مختصر المنار اردو

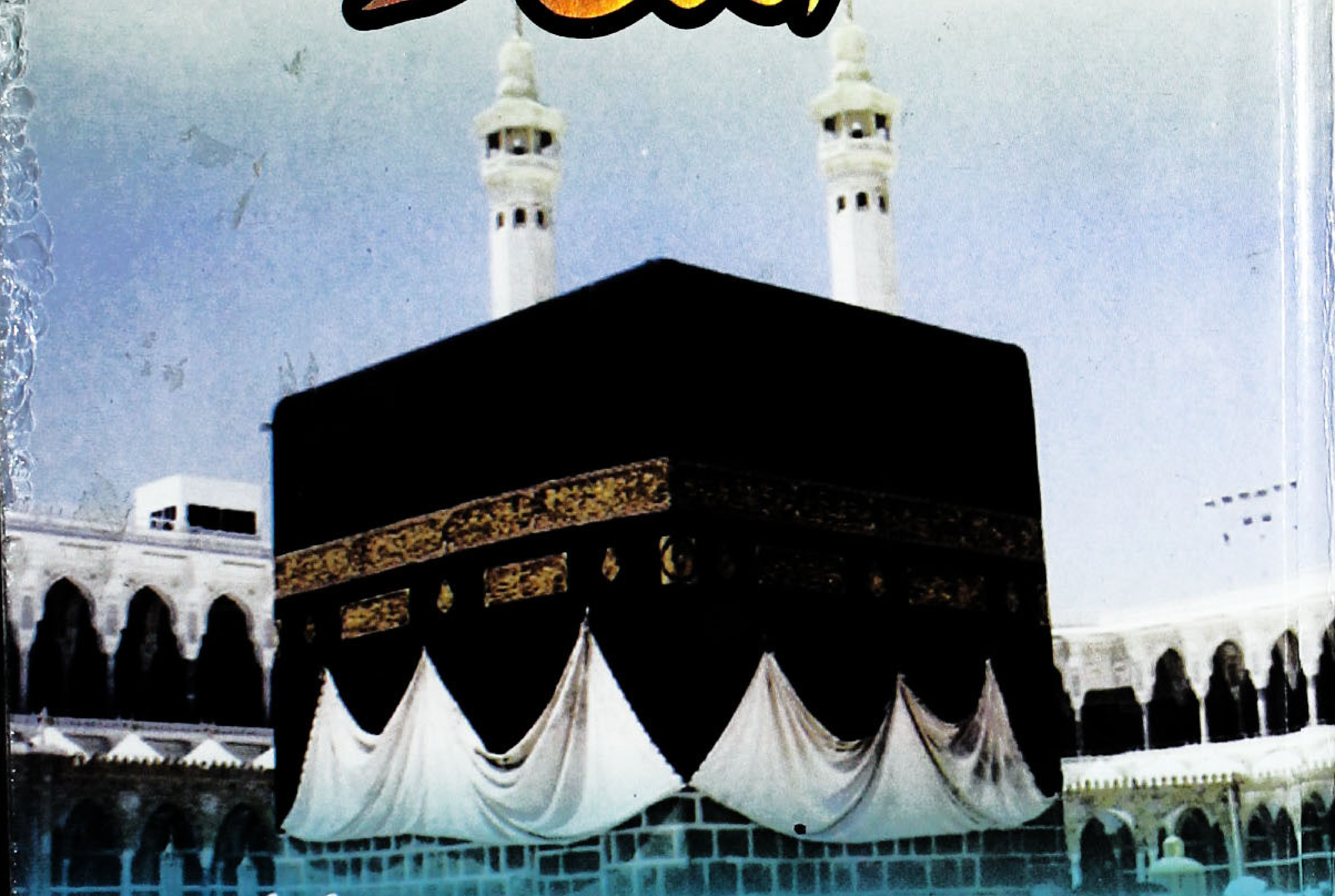

عبدالکریم اثری

Marfat.com

مختصر المنار اردو

مؤلف ومترجم

عبدالکریم اثری

Marfat.com

183577 2 143077

﴿جملہ حقوق بالکل آزاد ہیں جو چاہے طبع کرا سکتا ہے﴾

نام کتاب = مختصر المنار اردو

مؤلف ومترجم = عبدالکریم اثری

مقصد = اصلاحِ معاشرہ

ایڈیشن = اوّل

تاریخ اشاعت = ذی قعدہ 1430ھ مطابق اکتوبر 2009ء

کمپوزنگ = ارقم کمپوزنگ سنٹر جامعہ اشاعت اسلام

تعداد = 2200

اشاعت فنڈ = 300 روپے

دس کاپیاں حاصل کرنے پر = 1800 روپے علاوہ ڈاک خرچ

مقامِ اشاعت = انجمن اشاعت اسلام (رجسٹرڈ) ٹھٹھہ عالیہ براہ جو کالیاں ضلع منڈی بہاؤالدین

جہاں سے چاہیں طلب فرمائیں

کراچی:	0300-2723492---0300-2236558---0300-3515033 021-4965116---0333-2208904---0333-3036513
لاہور:	042-7594046---042-7235991---042-7321865 042-7578914---042-7722211---0303-6405195 0307-4661059---0300-9400962---0333-4500849
راولپنڈی:	051-5474578---051-5531396---0333-5154969
گجرات:	053-3530222---053-3512049---0333-8406422 0333-8402082---0301-6276382---03009623961
منڈی بہاؤالدین:	0346-6286669---0301-6296850---0546-593213 0344-6532653---03016249600---0343-6518113---0342-6452924
اسلام آباد:	051-2828422---051-4834558
گوجرانوالہ:	0323-6445200
مردان:	0300-5727670---093-7880784
سیالکوٹ:	0300-8610537
میانوالی:	045-9924789---0334-8770209
قصور:	0333-4124172
خانیوال:	0333-7650567

Marfat.com

تعارف مؤلف اور تالیف "مختصر المنار اردو"

میں کیا ہوں؟ ایک سوا من مٹی ہوں جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی روح پھونک دی ہے جس کے اثر نے مجھے متحرک کر رکھا ہے۔ وہ جب چاہے گا اپنی روح کو واپس بلا لے گا اور مٹی مٹی میں مل جائے گی۔ میری مٹی کو متحرک کرنے والے ربّ ذوالجلال والاکرام نے جب مجھے عقل وفکر اور شعور سے نوازا تو میں نے اپنے آپ کو ایک نہایت غریب اور ذخیر الرماد خاندان کا فرد پایا۔ جیسے کیسے ہوا میٹرک کا امتحان پاس کیا تو دین اسلام کو سمجھنے کے لیے سعی وکوشش شروع کر دی جو میری ذاتی دلچسپی کے باعث تھی۔ اِدھر اُدھر سے ہوتے ہوئے میں جناب استاذی حافظ عنایت اللہ اثری وزیر آبادی رحمہ اللہ کے پاس گجرات پہنچا تو وہاں تہ زانوں کرنے کا موقع میسر آ گیا۔ پس جو کچھ میں نے حاصل کیا وہ حافظ صاحب رحمہ اللہ کے مرہونِ منت ہے۔ درسِ نظامی سے فراغت کے بعد فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ میں O-T کرنا چاہتا تھا لیکن استاذی حافظ صاحبؒ نے اجازت نہ دی بلکہ سختی سے منع فرمایا اور آپ کے مشورہ سے میں نے معیشت کے لیے فن کتابت سے وابستگی اختیار کر لی۔ بحمد اللہ معیشت کے سلسلہ میں بندۂ ناچیز آج تک اس پیشہ سے وابستہ ہے۔ کتابت کے میدان میں مجھے قرآنِ کریم اور اس کی بہت سی تفاسیر اور صحاح ستہ کے متن کی کتابت کا موقع میسر آیا اور ساتھ ساتھ خطبہ جمعہ کا سلسلہ بھی چلتا رہا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے میں نے اس کو بطورِ پیشہ اختیار نہ کیا۔ استاذی حافظ صاحب مرحوم ومغفور جب عمر رسیدہ ہو گئے تو اُنھوں نے اپنا گھر مجھے رہائش کے لیے دے دیا اور 1975ء میں اپنی جگہ جامع مسجد العنائیہ جناح اسٹریٹ گجرات کے جمعہ کا خطبہ میرے سپرد کر دیا اور ساتھ ہی اپنی تصنیفات کی دوبارہ اشاعت کی طرف توجہ دلائی اور 1980ء میں آپ اس دارِفانی سے رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی وفات کے بعد آپ کی تصنیفات میں سے جو جو رسائل ختم ہوئے میں نے ضروری اضافوں کے ساتھ ان کی دوبارہ اشاعت کا سلسلہ جاری کیا جو تا حال جاری ہے اور ان شاء اللہ میری زندگی تک جاری رہے گا۔ انجمن مسجد العنائیہ جناح اسٹریٹ گجرات کے اُس وقت کے دوستوں اور جامع مسجد العنائیہ جناح اسٹریٹ گجرات کے خطبہ جمعہ کے نمازیوں کے تقاضا پر بندہ نے قرآنِ کریم کی تفسیر لکھنے کے لیے ایک بہت بڑے کام کو اپنے ذمہ لیا۔ یہ ذمہ داری دسمبر 1993ء میں میرے سپرد کی گئی جو بحمد اللہ جولائی 1998ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے وہ تفسیر القرآن بنام "عروۃ الوثقیٰ" 9 ضخیم جلدوں میں مکمل ہو کر طبع ہو گئی جو تقریباً 9 ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔

تکمیل تفسیر کے بعد بعض دوستوں اور عزیزوں نے اس تفسیری ترجمہ کی دوبارہ نظر ثانی کے بعد متن قرآنِ کریم کے ساتھ ایک ہی جلد میں شائع کرنے کی تجویز پیش کی جس کے لیے اگست 1998ء ہی میں کام

Marfat.com

شروع کر دیا گیا جو جنوری 1999ء کے رمضان المبارک میں بحمد اللہ مکمل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی طباعت کا انتظام بھی فرما دیا، یہ قرآنِ کریم چار بار طبع ہو چکا ہے۔

بعد ازیں ناچیز بندہ نے مختلف موضوعات پر تقریباً 35 کتابیں تصنیف کیں جو زیورِ طباعت سے مزین ہو کر لوگوں تک پہنچ چکی ہیں۔ اس دوران ایک دوست نے مجھے ''المنار'' کا نسخہ دے کر اس کے ترجمہ کی طرف توجہ دلائی اور اس کے ساتھ ہی ایک لاکھ روپے بھی انہوں نے مجھے دیئے۔ المنار کا ترجمہ بحمد اللہ دو سال کے عرصہ میں ختم ہوا لیکن بدقسمتی سے اس کی طباعت کا انتظام نہ ہو سکا۔ میرے مخلص دوست کا شاید خیال یہ تھا کہ ایک لاکھ میں اس کا ترجمہ اور طباعت کا کام مکمل ہو جائے گا جب معلوم ہوا کہ اس کی طباعت کیلئے تقریباً 14 لاکھ روپے کی ضرورت ہے تو اس کے انتظام کے لیے بعض طباعتی اداروں سے بات کی لیکن پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکی اور انجام کار انڈیا کے ایک پبلشر دوست نے لاکھ روپے دے کر مجھ سے ترجمہ وصول کر لیا کہ وہ طباعت کریں گے لیکن تا حال وہ سب کام اندھیرے میں ہے۔

بندہ نے وہ لاکھ روپے اپنے دوست کے مشورہ سے جس نے مجھے دیئے تھے دو کتابوں ''جہاد کیا ہے؟'' اور ''حلال کیا ہے اور حرام کیا؟'' میں صرف کیے اور یہ کتابیں ایک لاکھ روپے سے زائد کی ان کو روانہ کر دیں کہ وہ چاہیں فروخت کریں چاہیں تقسیم کرا دیں بہر حال ''المنار'' کا نام زندہ رکھنے کے لیے ''مختصر المنار اردو'' کے نام سے ایک کام کیا گیا تا کہ لوگ قرآنِ کریم کی تفہیم کے لیے اس کا مطالعہ کریں جو ان شاء اللہ ان کو قرآنِ کریم کے بہت قریب کر دے گا اس طرح زیر نظر کتاب سمجھیں یا قرآنِ کریم کی ترجمانی جو اس نام سے موسوم ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس میں وہ تمام فٹ نوٹس بھی آ گئے ہیں جو ناچیز بندہ نے اپنی طرف سے ''المنار'' کے ترجمہ کے حاشیہ میں دیئے تھے۔

میں پر امید ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس کوشش کو اس کا مطالعہ کرنے والے دوستوں، عزیزوں اور بزرگوں کے لیے مفید بنا دے گا اور اصل ''المنار'' جو تقریباً 6 ضخیم جلدوں میں طبع ہوگی اس کے لیے بھی راہ ہموار ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ ربّ کریم اس حقیر کوشش کو پذیرائی عطا فرمائے اور ناچیز بندہ کے لیے اور دوسرے تمام دوستوں کے لیے جو اس کا مطالعہ کریں فائدہ بخش بنا دے۔

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

Marfat.com

مختصر المنار اردو

﴿جیسا کہ تعارف میں ذکر کیا جا چکا ہے﴾

مؤلف کے لیے معاشرے کی ترقی، حکومت کی راہنمائی اور اسے عدل وانصاف کی راہ پر ڈالنے کے لیے درج ذیل ارشادِ الٰہی محرک ٹھہرا:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌo(71:9)

''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں کہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں، نماز ادا کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا، بلاشبہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔''

تمیم داریؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں اسلام پر آپ ﷺ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں تو آپ ﷺ نے مجھ پر ایک شرط عائد فرمائی کہ میں ہر مسلمان کی ہمدردی و خیر خواہی کروں گا، تو میں نے اس شرط کو قبول کرتے ہوئے آپ ﷺ کی بیعت کی۔ (بخاری کتاب الایمان ج 1 ص 147، مسلم کتاب الایمان ج 1 ص 54)

اللہ تعالیٰ کے دین میں ہمدردی و خیر خواہی کا درجہ اس قدر بلند ہے کہ اسے بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''دین ہمدردی و خیر خواہی کا نام ہے۔'' یعنی دین حق ہمدردی اور خیر خواہی کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا اور دین سے مراد ہر ایک مسلمان کا دین ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اللہ ربّ کریم ہم سب مردوں اور عورتوں سے پوچھے گا کہ ہم نے مسلمانوں کے حکمرانوں اور عوام کی ہمدردی اور خیر خواہی کے فریضہ کو ادا کیا تھا یا نہیں؟ ہمدردی اور خیر خواہی کے دو پہلو ہیں ایک نفسیاتی و شعوری پہلو، اس سے مراد یہ ہے کہ عام و خاص تمام مسلمانوں کے لیے خیر خواہی و بھلائی کا ارادہ کیا جائے اور دوسرا عملی و اخلاقی پہلو ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ اپنی رائے کا اظہار اور کلمۂ حق کا اعلان کیا جائے خواہ اس کے لیے انسان کو کتنی ہی تکلیف و مشقت برداشت کرنا پڑے۔

علامہ سید رضا مصری رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ''اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تمام مردوں اور عورتوں پر فرض ہے، خواہ اس فرض کو زبانی ادا کیا جائے یا

Marfat.com

تحریری طور پر نیز اس میں حکام، خلفاء، ملوک، امراء اور ان سے نیچے کے لوگوں پر تنقید بھی داخل ہے۔"

اس وقت جو ہم مسلمانوں کی حالت ہے وہ سب کے سامنے ہے کہ باوجود ستاون، اٹھاون حکومتیں رکھنے کے ہم نہایت ذلت ورسواکن دور سے گزر رہے ہیں جس کی اصل وجہ قرآنِ کریم سے دوری ہے کہ ہم قرآنِ کریم کو کثرت کے ساتھ پڑھنے کے باوجود اس کو سمجھ نہیں رہے جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ ہماری زبان میں نہیں۔ لاریب قرآنِ کریم کا متن محفوظ ہے اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود رب ذوالجلال والاکرام نے اپنے ذمہ لی ہے اس لیے اس کو مختلف لوگوں کی زبانوں میں منتقل کرنا ہرگز ہرگز اس خطرہ کا باعث نہیں ہوسکتا کہ کہیں اس میں تحریف نہ ہونے لگے، اعلان الٰہی کے بعد ایسا کہنا ایمان کی کمزوری ہوگی اس لیے اس کو مختلف لوگوں کی زبانوں میں منتقل کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ لوگ اس کو سمجھیں اور یہ لوگوں کی خیر خواہی کا کام ہے۔ ہماری زبان اردو ہے لہٰذا ان تمام لوگوں کے لیے جو اردو خواں ہیں ضروری معلوم ہوا کہ اس کو اردو میں پیش کیا جائے خواہ اس میں کتنے ہی خطرات پیش آئیں اندریں وجہ اس فریضہ کو "مختصر المنار اردو" کی صورت میں ناچیز بندہ نے پورا کرنے کی کوشش کی ہے حقیقت حال اللہ رب کریم خوب جانتا ہے جو تمام لوگوں کے دلوں کے رازوں سے بھی واقف ہے۔

میرے اس موید کی تصدیق اللہ ربّ کریم کے کلام کی درج ذیل آیت بھی ہے جس میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ:

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ. (4:14)

"اور ہم نے کوئی پیغمبر دُنیا میں نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ اپنی قوم کی زبان میں پیغامِ حق پہنچانے والا تھا تاکہ لوگوں پر مطلب واضح کردے۔"

اس آیت کے بیان میں ہمارے مفسرین کرام نے قوم کی زبان میں نبی بھیجنے کی یہ وجہ تسلیم کی ہے اور تحریر کیا ہے کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ "وہ قوم اسے اچھی طرح سمجھے اور اسے یہ عذر پیش کرنے کا موقع نہ مل سکے کہ آپ کی لائی ہوئی تعلیم تو ہماری سمجھ میں ہی نہیں آتی تھی پھر ہم اس پر ایمان کیسے لاتے" پھر اس ضمن میں یہ بات بھی تسلیم کی ہے کہ قرآنِ کریم کا ترجمہ دوسری زبانوں میں نہایت ضروری ہے اور یہ بات میرے لیے مزید انشراح کا باعث ہے۔ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝ (طٰہٰ: 23 تا 26)

والسلام

مولف

Marfat.com

مسلمان اور قرآنِ کریم

صدرِ اوّل کے بعد مسلمانوں نے قرآنِ کریم کو حفظ کرنے اور اُس کے پڑھنے پر سارا زور صرف کرنا شروع کر دیا اور قرآنِ کریم کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی طرف مطلق دھیان نہ دیا۔ ایسا کیوں ہوا؟ یہ اُس وقت کے حالات کا تقاضا ہوگا جس کی تفصیلات کا یہ مقام نہیں۔ قدرت کا یہ اصول ہے کہ ہر عمل کے ساتھ اُس کا نتیجہ لازم ٹھہرا دیا گیا ہے جب عمل صرف قرآنِ کریم کے پڑھنے تک محدود ہو گیا تو اس کا نتیجہ یہی ہونا چاہیے تھا جو ہوا کہ قرآنِ کریم پڑھا جاتا آیا ہے، پڑھا جا رہا ہے اگر صورتِ حال یہی رہی تو پڑھا جاتا رہے گا صدرِ اوّل کے بعد مسلمانوں کا عمل نہ اُس کے مطابق ہوا نہ ہو رہا ہے اور یہی صورتِ حال رہی تو نہ کبھی ہوگا۔ اُس پر آپ جتنا چاہیں خوش ہو لیں یا جتنا چاہیں رو لیں آپ کی صوابدید ہے۔

اس کے برعکس غیر مسلم اقوام نے صدرِ اوّل کے بعد قرآنِ کریم کو پڑھنا شروع کیا اور اُس کو پڑھا، بغور پڑھا اُس کے حفظ کرنے پر تو اُنہوں نے کبھی زور نہ دیا کہ وہ اُن کی مذہبی کتاب نہیں تھی لیکن اُنہوں نے عملی طور پر اس کو اختیار کر لیا جس کے شواہد موجود ہیں کہ قرآنِ کریم کے مختلف زبانوں میں اُنہوں نے ترجمے کیے اور ان کی راہنمائی میں کام شروع کر دیا اور قرآنِ کریم پر عمل کا وہ حصہ جو اُنہوں نے اختیار کیا اُس کا نتیجہ اُنہوں نے حاصل کر لیا۔ کر رہے ہیں۔ اور کرتے رہیں گے۔ اُنہوں نے قرآنِ کریم کے ترجمے اپنی اپنی زبانوں میں پندرہویں اور سولہویں صدی عیسوی میں شروع کیے اور اٹھارہویں صدی تک ہر زبان میں اُنہوں نے ترجمے کر لیے اور دنیوی ترقی بھی اسی دور میں شروع ہوئی اور روز بروز بڑھتی گئی۔

مختصر یہ کہ قرآنِ کریم کے نزول کے بعد جو ترقیاں اس کائنات میں انسانوں کے توسط سے ہوئیں وہ تمام کی تمام قرآنِ کریم کی مرہونِ منت ہیں۔ مزید جو ہوں گی اس کی مرہونِ منت ہوں گی۔ اشارہ ہی کیا جا سکتا ہے وہ ہم نے کر دیا ہے علاوہ ازیں اس جگہ مزید کچھ بیان نہیں کیا جا سکتا۔

مسلمانوں نے قرآنِ کریم کے پڑھنے میں جو ترقی کی اُس کی چند ایک جھلکیاں، وہ بھی نہایت اختصار کے ساتھ پیشِ خدمت ہیں ان کو آپ بھی پڑھ لیں اور سر دھنتے رہیں کہ ہمارے بزرگوں نے کیا کیا کارہائے نمایاں سرانجام دیئے چنانچہ نقل ہے کہ:

1۔ خلیفہ ہارون الرشید کے زمانہ میں ایک لڑکا جس کی عمر ساڑھے چار سال تھی اور وہ ساتوں قرأت میں قرآنِ کریم پڑھتا تھا اور حدیث بھی سند کے ساتھ بیان کرتا تھا اور فقہ میں بھی پوری بصیرت رکھتا تھا لیکن جب اُس کو بھوک لگتی تھی تو رو پڑتا تھا (ملفوظات فقیہ الامت ہفتم ص 74)

2۔ امام نووی لکھتے ہیں کہ ایک رکعت میں مکمل قرآنِ کریم ختم کرنے والے لوگوں کی اتنی تعداد ہے کہ ان کا شمار مشکل ہے (اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے ص 133)

3۔ امام شافعی رحمہ اللہ ہر ماہ میں تیس ختم فرماتے لیکن رمضان المبارک میں ساٹھ ختم کرتے اور یہ نماز میں قرآنِ کریم پڑھنے کے علاوہ ہے (صفوۃ الصفوہ ج 2 ص 14)

4۔ علامہ شمس الدین عراقی رحمہ اللہ متوفی 816ھ روزانہ چار عمرے ادا کرتے اور ایک قرآنِ مجید ختم

Marfat.com

فرمایا کرتے۔(شذرات الذہب ج7ص123)

5۔ حافظ کریم بخش صاحب ساڑھے تین گھنٹہ میں پورا قرآن کریم ختم فرماتے تھے حالانکہ دبلے پتلے اور نابینا تھے۔(ملفوظات فقیہ الامت سوم ص99)

6۔ خواجہ معین الدین چشتی متوفی 535ھ دن کو روزہ رکھتے اور ہر روز دو قرآنِ کریم ختم کرتے تھے۔ (عشاقِ قرآن)

7۔ شیخ عزیزالدین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ماہ میں مکمل قرآنِ کریم حفظ کرلیا۔ (شذرات الذہب ج2ص139)

8۔ علامہ شمس الدین بن احمد بن عثمان متوفی 788ھ روزانہ پانچ قرآن کریم ختم کرتے تھے۔ (شذرات الذہب ج6ص303)

9۔ علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ مغرب سے عشاء تک پانچ قرآن ختم کرتے تھے۔ (شذرات الذہب ج8ص175)

10۔ شیخ نورالدین علی خلیل مرصفی رحمہ اللہ نے ایک دن میں تین سو ساٹھ مرتبہ قرآن ختم فرمایا۔ (شذرات الذہب ج8ص175)

قرآنِ کریم پڑھنے کے متعلق اس طرح کے ہزاروں نہیں لاکھوں واقعات تحریر کیے گئے ہیں جن میں قارئین کو دکھانے کیلیے نہایت اختصار کے ساتھ دس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اور یہ صورتِ حال عرصہ بعید سے جاری ہے ان ہی واقعات کو پیش نظر رکھ کر مسلمان اپنے اسلاف پر نازاں، شاداں اور فرحاں ہیں کہ ہمارے اسلاف نے کیسے کیسے معرکے سر کیے اور قرآنِ کریم کے ساتھ ان کی کتنی محبت تھی اور ان کے بزرگوں نے کیا کیا کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ کس کس بزرگ نے چالیس سال تک مغرب کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی اور کبھی اپنی پیٹھ زمین کے ساتھ نہیں لگائی کہ وہ کھڑے ہو کر تلاوت قرآن میں مصروف رہے۔

آخر میں قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے مقامی علمائے گرامی قدر خصوصاً اہل حدیث اور دیوبندی کہلانے والوں سے صرف اتنا پوچھ لیں کہ کیا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح قرانِ کریم کو پڑھنے کی کہیں اجازت دی ہے اگر دی ہے تو اس مقام کی نشان دہی فرمادیں جس طرح ہم نے آپؐ کے ارشادات کی نشاندہی کردی ہے جو صفحہ 13,12 پر آرہی ہے۔یقین جانیں کہ وہ کبھی اس کی نشاندہی نہیں کرسکیں گے کیونکہ ایسی کوئی دلیل موجود نہیں لیکن اس استفسار میں جلدی نہ کریں بلکہ ایک سال کا عرصہ پورا ہولینے دیں جس کا وعدہ آپ نے اس ناچیز بندہ سے کیا ہے یا اس بندہ نے آپ سے جو وعدہ لیا ہے۔جس کا ذکر آگے صفحہ 14 پر آرہا ہے۔اُمید ہے کہ اس کا لحاظ رکھیں گے اور موعود سال گزرنے کے بعد ہی کسی عالم سے ایسا استفسار کریں گے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اور ناچیز بندہ کو مکمل قرآنِ کریم کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔قارئین سے التماس ہے کہ وہ پکار کر آمین کہہ دیں۔

فقط والسلام

Marfat.com

دوسری زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم

1۔ سب سے پہلے قرآنِ کریم کا ترجمہ ہندی میں الرا کے راجہ مہروک پسر رائک نے 270ھ مطابق 883ء میں کیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

2۔ انگریزی میں سب سے پہلے مترجم قرآن الگزینڈر راس ہے جس نے 1649ء میں یہ ترجمہ طبع کرایا۔

3۔ لاطینی، امریکی زبان میں ترجمہ ببلیانڈ سویٹزرلینڈ نے 1543ء میں کیا۔

4۔ اٹالین زبان میں سب سے پہلا مترجم قرآن الکوراوَ ہے جس نے فرانسیسی زبان سے اٹالین زبان میں منتقل کیا۔

5۔ ہالینڈ کی زبان میں سب سے پہلا مترجم شویکر ہیمبرگ ہے جس نے 1641ء میں یہ ترجمہ طبع کیا۔

6۔ جرمن زبان میں سب سے پہلا مترجم قرآن مارٹن لوتھر ہے جس نے 1500ء میں طبع کرایا۔

7۔ یونانی زبان میں سب سے پہلا مترجم قرآن ہرمینس یا ہرینس ڈانڈر ہے جس نے 1734ء میں یہ ترجمہ طبع کرایا۔

8۔ پولینڈ کی زبان میں سب سے پہلا مترجم بوشکیفو وارسا ہے جس نے 1858ء میں یہ ترجمہ طبع کرایا۔

9۔ اسپینی زبان میں سب سے پہلا مترجم قرآن ڈی رولز میڈرڈ ہے جس نے 1844ء میں یہ ترجمہ طبع کرایا۔

10۔ عبرانی زبان میں سب سے پہلا مترجم قرآن رکندرف لیپزک ہے جس نے 1857ء میں یہ ترجمہ طبع کرایا۔

بعد ازیں بیسویں صدی تک تو ہر زبان میں قرآنِ کریم کے ترجمے کیے جا چکے تھے۔ اور ان میں تمام ترجموں کا اجتماع زیادہ اٹھارویں اور انیسویں صدی میں ہوا اور یہی وہ دور ہے جس میں اقوام عالم نے قوم مسلم پر فوقیت حاصل کی اور روز بروز اس سلسلہ میں ترقی پر ترقی حاصل کرتے جا رہے ہیں لیکن قومِ مسلم محض قرآنِ کریم کی تلاوت پر اکتفا کر کے اس طرح بیٹھی ہے کہ دوبارہ اُٹھنے کا کبھی نام ہی نہیں لیا۔ اوپر دیئے گئے حوالہ جات کے لیے عالمی تاریخ ص 65 تا 74 دیکھیں۔

1113ھ تک پریس وجود میں نہیں آیا تھا اس لیے قبل ازیں قرآنِ کریم کے جتنے نسخے موجود تھے سب کے سب ہاتھ سے لکھے ہوئے تھے 1113ھ مطابق 1723ء میں پہلا قرآنِ کریم ہیمبرک کے مقام پر طبع ہوا جس کا ایک نسخہ آج تک دار الکتاب المصریہ میں موجود ہے۔

اس وقت دنیا کی بتیس تینتیس زبانوں میں ترجمے قرآن کریم کے موجود ہیں اور مسلمانوں نے سب سے پہلے ترجمہ 1817ء میں طبع کرایا اور اس کے بعد زبردست مخالفت کے باوجود متن کے ساتھ اردو میں تراجم ہوتے آئے ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ لیکن مسلمانوں کے ترجمہ اور دوسری اقوامِ عالم کی زبانوں کے ترجمہ میں بے شمار فرق پایا گیا ہے۔ جس کا تعلق تراجم کے دیکھنے اور فریقین کے تراجم کے تقابل سے ہے چونکہ یہ سب تراجم موجود ہیں اس لیے اس سلسلہ میں اسی بات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ قارئین خود ہمت کر کے ان کا آپس میں تقابل کریں اور جہاں تک ممکن ہو سکے حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

Marfat.com

قرآنِ کریم کی نظر میں قرآنِ کریم کے ترجمہ کی اہمیت

وَھٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰی طَآئِفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ ۝ (156:6)

''اور یہ کتاب جسے ہم نے نازل کیا ہے برکت والی، پس چاہیے کہ اس کی پیروی کرو اور پرہیز گاری کا ڈھنگ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ ہم نے یہ کتاب اس لیے نازل کی کہ تم یہ نہ کہو کہ اللہ نے صرف دو جماعتوں پر ہی کتاب نازل کی ہے جو ہم سے پہلے تھیں اور ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی خبر نہ تھی۔''

ظاہر ہے کہ پڑھنے پڑھانے کی خبر کیوں نہ تھی'' اس لیے کہ وہ ہماری زبان میں نہ تھیں، چنانچہ اس عذر کو قرآنِ کریم عربی میں اُتارا گیا جس سے ان کا یہ عذر ختم ہو گیا۔''

معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ باوجود علاقہ عرب میں رہنے کے اپنی مذہبی کتابوں یعنی تورات و انجیل کا ترجمہ عربی زبان میں کرنا جائز نہیں سمجھتے تھے اور عرب ان کی مذہبی کتابوں کی زبان سے واقفیت نہیں رکھتے تھے یا بہت کم واقفیت رکھتے تھے اگر یہ دونوں گروہ اپنی مذہبی کتابوں کا ترجمہ عربی میں کرتے تو ان کا یہ اعتراض اس طرح بھی ختم ہو سکتا تھا تا کہ تمام لوگ عربی میں ترجمہ کے باعث خود سمجھ جاتے لیکن ان کا اعتراض تو قرآنِ کریم کے نزول سے ختم ہو گیا کیونکہ قرآنِ کریم نے ان کتابوں کی اصل حقیقت کھول کر واضح کر دی اور جہاں جہاں ان لوگوں نے اپنے پاس سے اس میں تحریف کی تھی اس کو بھی واضح کر دیا۔

بدقسمتی سے آج یہی کام علمائے اسلام قرآنِ کریم سے کر رہے ہیں کہ اس کو لوگوں کی زبان میں منتقل کرنے سے منع کرتے ہیں تا کہ ان کی اجارہ داری قائم رہے اور لوگ اپنی زبان میں منتقل ہونے کے باعث اس کو سمجھنے نہ لگ جائیں اگر ایسا ہو تو ان کی گروہ بندیاں جو محض ان کی اس اجارہ داری کے باعث قائم ہیں وہ مکمل طور پر ختم نہ بھی ہوں تو کم از کم ماند ضرور پڑ جائیں۔ نزول قرآن کے بعد اب کوئی نبی و رسول تو نہیں آئے گا اس لیے علمائے حق پر لازم و ضروری ہے کہ وہ قرآنِ کریم کے ترجمہ کو عام کریں اور لوگوں کو توجہ اس کی طرف اس طرح مبذول کر دیں کہ وہ تمام مذہبی کتابوں کو جو گروہ بندی کی تعلیم دیتی ہیں ان سے ہٹ کر صرف اور صرف کتاب اللہ کے ترجمہ کی طرف آ جائیں اور محض ترجمہ کے اندر کے اختلافات پر متوجہ ہوں اور ان شاء اللہ ان کی اس توجہ سے ترجمہ کے اندر کے اختلافات آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں یقیناً ختم ہو جائیں گے کیونکہ ان کا دائرہ بہت حد تک محدود ہو جائے گا جس پر کنٹرول کرنا بہت آسان ہو جائے گا۔ جب تک قرآن و سنت کو اُس کے اپنے مخصوص دائرہ کے اندر نہ لایا گیا اور قرآن و سنت کے ساتھ سینکڑوں کی تعداد میں جو روایتی کتب اور علمائے کرام کی رایوں کو جوڑ دیا گیا ہے ان کو الگ نہ کیا گیا تو اصلاح ممکن نہیں۔

قرآنِ کریم کی اس آیت اور ان جیسی دوسری تمام آیات کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ لوگوں کی زبان

Marfat.com

میں لوگوں کے سامنے قرآنِ کریم کا ترجمہ رکھ دیا جائے اور ان کو اس بات پر لگا دیا جائے کہ وہ خود اس ترجمہ کو پڑھ کر اس پر جتنا غور وفکر کر سکتے ہیں کریں اور دیانتداری کے ساتھ تمام لوگ اس کی روشنی میں اپنی اصلاح کی خود کوشش کریں تو جوئندہ یابندہ کے اصول کے مطابق وہ بہت جلد اصلاح کی طرف لوٹ آئیں گے۔ جس انسان کی بینائی، گویائی اور شنوائی تینوں کا اجتماع ہو کر ان میں یکسانیت پیدا ہو جائے وہ انسان روز بروز اصلاح کی طرف چل نکلتا ہے اور ان شاء اللہ بہت جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو دین و دنیا میں کامیاب وکامران فرمائے۔

وَمَاتَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ

ہائے وائے

یاللعجب کہ ہمارے مفسرین نے زیرِ نظر آیت پر کچھ لکھنے سے کیوں گریز کیا؟ اور صرف ترجمہ کر کے آگے کیوں نکل گئے؟ پھر جن بزرگوں نے کچھ لکھا اُنہوں نے اس آیت کے ضمن میں محض قرآنِ کریم کے فضائل بیان کیے اور حقیقت کو گول مول کر دیا تا کہ کسی بھی شخص کی توجہ اس طرف مبذول نہ ہو کہ عربوں کا اصل اعتراض گذشتہ کتابوں پر کیا تھا اور وہ کیوں ان کے پڑھنے سے غفلت میں رہے خصوصاً موجودہ دور کے مفسرین نے جنہوں نے اردو میں تفسیریں لکھیں جن کے بڑے بڑے نام اور بڑی بڑی جماعتیں ہیں اُنہوں نے اس سے چشم پوشی کیوں اختیار کی؟ حالانکہ ان پر روزِ روشن کی طرح یہ بات واضح تھی کہ لوگ صحیح معنوں میں اُسی چیز کو سمجھ سکتے ہیں جو اُن کی زبان میں ہو اور جو چیز اُن کی زبان میں نہ ہو اُس کو ان کی زبان میں منتقل کرنا ضروری ہے اگر ایسا نہ کیا جائے تو وہ بات کو ہرگز نہیں سمجھ سکتے اسی لیے تو اُنہوں نے اردو میں قرآنِ کریم کی تفسیریں کیں لیکن تفسیر میں ہر ایک تفسیر کرنے والا اپنا ما فیہ ضمیر اور اپنی تفہیم پیش کرتا ہے وہ ہر قاری کی ذمہ داری پر نہیں چھوڑتا اگر قرآنِ کریم کا فقط ترجمہ کر دیا جائے تو اُس کو ہر ایک قاری کی تفہیم پر چھوڑا جاسکتا ہے کہ وہ خود تفہیم کی کوشش کرے اور یہ عین حقیقت ہے کہ اسلام نے یہ حق سب کو یکساں ایک جیسا دیا ہے اور نبی اعظم وآخر ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے روز یہ بات زور دے کر فرمادی تھی کہ "ہر ایک سننے والے پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ میری اِن باتوں کو نہ سننے والے لوگوں تک پہنچا دے اس لیے کہ ایسا ہوسکتا ہے کہ ان باتوں کو پہنچانے والے سے سننے والے زیادہ اس حقیقت کے قریب پہنچ جائیں جو ان باتوں میں بیان کی گئی ہے۔" ظاہر ہے کہ یہی بات قرآنِ کریم کی تفہیم کے لیے بھی ضروری ہے لیکن اس جگہ اس ذمہ داری سے غفلت کیوں روا رکھی گئی اور علمائے گرامی قدر نے یہ بین (Ban) کیوں لگایا کہ قرآنِ کریم کا فقط ترجمہ طباعت کرنا ممنوع ہے لہٰذا اس کو خلافِ قانون قرار دیا جائے۔ اس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔ اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّىْ وَحُزْنِىْ اِلَى اللّٰهِ.

Marfat.com

نبی اعظم و آخر ﷺ نے فرمایا

(1) اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ." (رواہ مسلم)

نبی اعظم و آخر ﷺ نے فرمایا "بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کتاب قرآنِ کریم پر عمل کرنے والی اقوام کو رفعت و بلندی عطا فرماتا ہے اور دوسری اقوام کو جو اس پر عمل نہیں کرتیں بلکہ اس سے غافل رہتی ہیں ان کو ذلت و پستی میں دھکیل دیتا ہے۔"

(2) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ وَلَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَہٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغُدْوَۃِ وَالرَّوْحَۃِ" الخ (رواہ مسلم)

نبی اعظم و آخر ﷺ نے فرمایا دین بہت سہل اور آسان ہے کسی کو بھی دین میں شدت کا طریقہ نہیں اپنانا چاہیے اگر کوئی ایسا طریقہ اپنائے گا تو دین اُس پر غالب آ جائے گا جس سے شدت کا طریقہ اپنانے والا عاجز و بے بس ہو جائے گا پس سلامت روی اختیار کرو اور بقدر ہمت و طاقت انشراح حاصل کرنے کے لیے عمل کرو، بشارت حاصل کرو اکتاہٹ کا کام مت کرو، دن کے ابتدائی اور آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ سے مدد و تعاون حاصل کرو جس سے تم کو خوشی اور انبساط حاصل ہو۔" الخ

(3) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ بَیْنَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ اِذَا ھُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَاَلَ عَنْہُ فَقَالُوْا اَبُوْ اِسْرَآئِیْلَ نَذَرَ اَنْ یَّقُوْمَ فِی الشَّمْسِ وَلَا یَقْعُدَ وَلَا یَسْتَظِلَّ وَلَا یَتَکَلَّمَ وَیَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِیُّ

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْہُ فَلْیَتَکَلَّمْ وَلْیَسْتَظِلَّ وَلْیَقْعُدْ وَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ.
(رواہ البخاری)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اعظم و آخر ﷺ ہمارے ہاں خطبہ دے رہے تھے کہ آپؐ نے ایک شخص کو کھڑے دیکھ کر فرمایا کہ ”یہ شخص کون ہے؟“ صحابہ کرام نے عرض کیا ”یہ ابواسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے کہ وہ دھوپ میں کھڑا رہے گا اور نہ بیٹھے گا، اور نہ سائے میں آئے گا اور نہ کسی سے بولے گا اور روزے سے رہے گا آپؐ نے فرمایا کہ اسے حکم سنا دو کہ وہ بات چیت کرے، سایہ میں آئے، بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے۔ (رواہ البخاری)

4 اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَلَکَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَھَا ثَلَاثًا. (رواہ مسلم)

نبی اعظم و آخر ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اپنے اوپر سختی اور شدت اختیار کرنے والے برباد ہو گئے“ پھر یہ الفاظ آپؐ نے تین بار دہرائے مطلب واضح ہے کہ خواہ مخواہ باریکیاں نکالنا اور لاحاصل اعمال میں شدت اختیار کرنا اور سمجھنا کہ اس سے اللہ راضی ہوتا ہے ہرگز ہرگز صحیح نہیں۔

5 وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُؤْتٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَھْلِہِ الَّذِیْنَ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ بِہٖ فِی الدُّنْیَا. الخ (رواہ مسلم)

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اعظم و آخر ﷺ سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز قرآنِ کریم اور قرآنِ کریم پر عمل کرنے والے لوگوں کو جو دنیا میں اس کے مطابق عمل کیا کرتے تھے اللہ کے سامنے لایا جائے گا اور قرآنِ کریم اپنے مطابق عمل کرنے والے لوگوں پر گواہی دے گا کہ یہ لوگ میرے مطابق عمل کرتے رہے۔ الخ

Marfat.com

قرآنِ کریم کی تفہیم کے لیے وعدہ

''المنار'' دراصل قرآنِ کریم کو سمجھنے کے لیے بہت اونچے روشنی دینے والے ستون ہیں جو چوطرفہ روشنی سے ماحول کو روشن کر رہے ہیں اور اردو زبان بولنے والا جو شخص بھی مرد ہو یا عورت ان سے روشنی حاصل کرنا چاہے تو لاریب اس کی نظروں کو سرور اور اس کے دل کو تسکین دیتے ہیں۔

قارئین کرام آپ جو کچھ ہیں، جہاں ہیں، جیسے ہیں اگر قرآنِ کریم سمجھنا چاہتے ہیں تو ان ستونوں کی روشنی سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں جس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ''مختصر المنار اردو'' سے چند پیرے جتنے آپ آسانی سے چار چھ بار پڑھ سکیں بلاناغہ مسلسل سمجھ سمجھ کر پڑھیں نیز راہنمائی کے لیے حاشیہ میں جو اشارات دیئے گئے ہیں ان سے استفادہ کریں کہ دراصل یہی روشنی کے وہ منارہ ہیں جو ''المنار'' سے حاصل کیے گئے ہیں۔ اور شروع سے آخر تک اسی طریقہ کے مطابق پڑھتے رہیں تا آنکہ ''المنار'' ایک بار پایہ تکمیل کو پہنچ جائے پھر اسی طرح دوبار، سہ بار دہرائیں اور کم از کم ایک سال تک یہ سلسلہ مسلسل جاری رکھیں۔ آپ دیکھیں گے کہ ایک سال گزرنے تک ان شاء اللہ آپ میں کتنی مثبت تبدیلی پیدا ہوئی ہے استعداد کے لحاظ سے معیار مختلف ہو سکتا ہے لیکن مثبت تبدیلی ناگزیر ہے۔

یہ عمل نہایت خاموشی کے ساتھ اپنی زندگی کے دوسرے کام نبھاتے ہوئے جاری رکھیں۔ جہاں کہیں بات سمجھ میں نہ آئے وہاں نشان لگا دیں اور وہ مقام ذہن میں رکھیں ان شاء اللہ پہلی بار ختم ہونے تک وہ مقام خود بخود سمجھ میں آ جائے گا اگر ایک بار میں ایسا ممکن نہ ہوا تو دوسری، تیسری بار آپ یقیناً سمجھ لیں گے یہ ایک تجربہ شدہ حقیقت ہے جس کا خلاف ممکن نہیں۔

آئیں وعدہ کریں اور بحمد اللہ نہایت خاموشی کے ساتھ مطالعہ شروع کر دیں ایک سال کی مدت اتنے بڑے اور اہم کام کے لیے کوئی زیادہ نہیں اگر آپ نے وعدہ ایفاء کیا تو ان شاء اللہ آپ کی دنیوی زندگی کی ایسی اصلاح ہو گی جو آپ کی آخرت کو بھی سنوار دے گی اور ایک سچے مسلمان کے لیے اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ اُس کی دنیوی اور اُخروی دونوں زندگیاں کامیاب و کامران ہو جائیں۔

نہایت خاموشی کے ساتھ اس لیے کہا گیا ہے کہ درمیان مطالعہ اگر لوگوں کے ساتھ آپ بحث و مناظرہ میں مصروف ہو گئے تو آپ کا قیمتی وقت خواہ مخواہ ضائع ہو گا اور جو بات منزل مقصود تک پہنچانے والی ہے وہ پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکے گی اور آپ راستہ ہی میں دل برداشتہ ہو کر رہ جائیں گے اور گوہر مقصود ہاتھ نہیں آئے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ آپ باتیں تو بہت کر پائیں گے لیکن عملی صورت ماند پڑ جائے گی پھر اس راستہ میں عملی صورت حال کا کمزور ہو جانا وہ نقصان ہے جس کی تلافی ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ عملی کمزوری سے محفوظ رکھتے ہوئے آپ کو منزل مقصود تک پہنچا دے اللہ آپ کا اور ہمارا سب کا حامی و ناصر ہو۔

Marfat.com

مختصر المنار (اردو)

باب اوّل

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفاتِ الٰہی اور واجب الوجود ہونے کے دلائل

258,164:2
18:3
40,17,14,1:6
64,62,41:6
79,77,76:6
99 تا 95:6
57,54:7
185,58:7
22,6تا3:10
32,31:10
67,66:10
101:10
105:12
4تا2:13
13,12:13
34تا32:14
17تا10:16
54تا52:16
73تا65:16
81تا78:16
42,12:17
67,66:17
9:18
54,53:20
33تا30:21
80تا78:23
95تا84:23
46تا41:24
54تا45:25
62,61:25
24,7:26
28,26:26
86,65تا60:27
63تا61,44:29
25تا20:30
35تا33:30
48,46,37:30
54,49:30
25,11,10:31
32,29:31
27,26:32
13تا11:35
28,27:35
44تا33:36
6تا4:39
42,21:39
64تا61:40
68,67:40
81تا79:40
37:41
33,32,29:42
87,13تا9:43
5تا3:45
13,12:45
11تا6:50
21,20:51
59تا57:56
68,64,63:56
72,71,69:56
5تا1:67
19,17,15:67
24,23:67
23تا20:77
27تا25:77
20تا17:88

واحدانیت کا بیان

163,133:2
171:4
73:5
19:6
70:7
31:9
39:12
16:13
52,48:14
22:16
46:17
110:18
108:21
34:22
46:29
4:37
65,5:38
4:39
84,16,12:40
6:41
4:60
1:112

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

255,163:2
18,6,2:3
64:62:3
87:4
73:5
74,71,46:6
100,79:6
151,102:6
73,65,59:7
158,85:7
129,31:9
91:10
50,26,2:11
84,61:11
40تا38:12
30:13
2:16
110:18
98,14,8:20
87,25,22:21
116,91,23:23
26:27
64تا59:27
88,72تا70:28
3:35
61:36
35:37
65:38
6,3,2:39
66,65,62,3:40
14,41
84:43
8:44
21:46
19:47
43:52
23,22:59
13:69
9:73

الٰہی حیات و بقا

255:2
2:3
11,73:20
58:25
65:40
27:55
3:57

خلق، ایجاد اور فعل الٰہی

117,29,21:2
228:2
47,40,6:3
1:4
18,17:5
79,73,2,1:6
99,95:6
102,101:6
185,54:7
66:9
4,3:10
51,7:11
16:13
19:16
86,26,22:15
13,11,5,4:16
78,48,17:16
81,80:16
19:17
55,53,50:20
33,30:21
79,78:23
45:24
48تا45,2:25
62,61,54:25
184,166:26
61,60:27
3,1:35
81:36
62:39
63:40
24:59
23,15,3,2:67

Marfat.com

39,38:75
5تا2:87
3:92
2,1:96
2:103

علم وحکمت ربی

32,30,29:2
127,115,95:2
158,137:2
215,181:2
227,216:2
244,231:2
261,256:2
273,268:2
283:2
73,63,34:3
115,99,92:3
154,153,121:3
17,12,11:4
32,26,24:4
39,35,33:4
94,92,70:4
111,104:4
148,127:4
106,103,98:9
115,110:9
34:31
1:34
46:39
7,6,3:58
13,11:58
24,22:59
10,5:60
1:61
8,7,3,1:62
18,11:64

12:65
3,2:66
13:67

ربی سمع وبصر

137,127,96:2
224,181:2
233,227:2
244,237:2
265:2
35,20,15:3
156,121:3
148,134,58:4
17,1,17
96,30:17
75,61:22
28:31
9:33
56,20:40
40:41
27,11:42
4:57
1,58
19:67
2:76
15:84

ارادہ الٰہی

253,185:2
108:3
28,26:4
49,6,1:5
67,7:8
85,55:9
107:11
11:13
40:16
18,16:17

82:18
17:21
14:22
38:39
31:40
32,29:42
11:48
10:72
31:74
16:85

مشیت خداوندی

105,90:2
211,142:2
251,247:2
284,272:2
26,13,6:3
74,73,27:3
179,129:3
133,56,48:4
54,40,18,17:5
80,39,35:6
111,83:6
133,128:6
176,89:7
28,27:9
25:10
76,56:12
27,19,4:14
93,2:16
86,54,18:17
24:18
35:24
51,45,10:25
13:32
22,16:35
52,23,4:39

27,24,19:42
49,32,29:42
4:47
14:48
26:49
29,21:57
6:59
4:62
56,31:74
31,28:76
29:81

قدرتِ الٰہی

148,106,20:2
284,259:2
189,165,29:3
149,133:4
120,40,17:5
65,37,17:7
41:8
39:9
4:11
77,70:16
99:17
45:18
39,6:22
45:24
5425
20:29
54,50:30
27:33
44,1:35
81:36
39:41
50,29,9:42
33:46
21:48

55:54
3:57
6:59
7:60
1:64
12:65
8:66
1:67
40:75
8:86

کلام الٰہی

174,118:2
253:2
77:3
164:4
143,144:7
109:18
51:42

ربوبیت خداوندی

2:1
124,5:2
129تا126:2
258,139,131:2
260,262:2
51تا49,47:3
28,25,24:5
78تا71,45:6
157,83,80:6
162,158:6
165,164:6
29,23,22:7
54,47,33:7
62,61,55:7
71,69,63:7
105,104,77:7
125,122,121:7

Marfat.com

137,134,126:7	28,26,24:26	16:59	38:24	128,118:9
155تا149:7	51,50,48:26	5,4:60	54:28	107:10
129:9	98,81,77:26	10:63	60:29	90,41:11
32,10,3:10	117,104:26	1:65	40,37,28:30	98,53:12
47,45:11	140,122:26	12,11:66	16:32	30:13
34,33:12	159,145:26	52,43:69	47:36	16:14
101,100:12	169,164:26	40:70	64:40	56,49:15
16:13	180,175:26	21,10,5:71	38,12:42	47,18,7:16
41تا35:14	191,188:26	28,26:71	16:45	115,110:16
39,36:15	26,19,8:27	20,9,8:73	58:51	119:16
21,12,8:17	44,40:27	31:74	10:63	110,66:17
80,25,24:17	93,91:27	37:78	**نرمی وشفقت الٰہی**	61,26,18:19
102,87:17	21,17,16:28	29:81	207,143:2	85,78,69:19
98,95,14:18	30,24,22:28	15,6:83	30:3	91,88,87:19
110,109:18	46,33,32:28	3:106	117:9	96,93,92:19
6,4تا2:19	30,26:29	2:108	**رحمت پروردگار**	109,90,5:20
64,10تا8:19	3,2:32	3:110	3,1:1	42,36,26:21
68,65:19	12,11:32	1:113	143,128,37:2	112:21
70,25,12:20	23,15,3:34	1:114	163,160:2	65:22
74,73:20	58:36	**رزاقیت خداوندی**	182,173:2	118:23
114,105:20	87,5:37	172,57,3:2	199,192:2	22,20,5:24
122,121:20	149,126:37	254,212:2	225,218:2	62,33:24
127,125:20	182,180:37	37:3	226:2	59,26,6:25
83,26,22:21	79,66,35:38	88:5	129,89,31:3	70,63:25
112,92,89:21	75,73,71:39	142:6	96,29,25:4	104,68,9,5:26
39,29,26:23	66تا64,62:40	160,50:7	110,100:4	140,122:26
86,60,52:23	9:41	26,4,3:8	152,129:4	175,158:26
97,94,93:23	64,47:43	93,31:10	34,30,3:5	217,191:26
99,98:23	88,82:43	6:11	98,74:5	30,11:27
107,106:23	8تا6:44	22:13	156,145,54:6	16:28
118,116:23	36:45	31:14	153,151:7	5:30
45,30,21:25	15:46	73,72,56:16	167,156:7	6:32
65,57,54:25	30,23:51	114,75:16	70,69:8	24,5:33
77,74,73:25	49,42:53	70,31,30:17	91,27,5:9	2:34
12,10,9:26	17:55	81:20	102,99:9	15,11,5:36
23,21,16:26	96,80,74:56	35,34:22	117,104:9	58,52,23:36

Marfat.com

97:3	189,26:3	23,5:42	89,31:3	53:39
131:4	40,18,17:5	8:46	155,129:3	32,2:41
133:6	120:5	14:48	43,25,23:4	5:42
68:10	73:6	14,5:49	110,99,96:4	20,1917:43
8:14	185,158:7	28:57	152,129:4	36,33:43
64:22	116:9	12,2:58	39,34,3:5	81,45:43
40:27	111:17	7:60	101,98,74:5	42:44
6:29	56:22	14:64	165,145,54:6	8:46
26,12:31	88:23	1:66	167,153:7	14:48
15:35	42:24	2:67	70,69:8	12,5:49
7:39	26,2:25	10:71	91,27,5:9	33:50
38:47	13:35	20:73	127,99:9	28:52
48:53	83:36	14:85	107:10	1:55
24:57	44,6:39	**موت وحیات کا**	41:11	28,9:57
6:60	16:40	**مالک اللہ**	98,53:12	12:58
6:64	49:42	258,73:2	36:14	22,10:59
احسانات الٰہی	85:43	260,259:2	49:15	12:60
47,40:2	27:45	156:3	119,110,18:16	14:64
54تا49:2	13:48	158:7	44,25:17	1:66
58تا56:2	5,2:57	116:9	58:18	19,3:67
87,61,60:2	1:64	56:10	82:20	29,20:67
122,101,92:2	1:67	6:22	60:22	20:73
126تا124:2	8:85	80:23	22,5:24	37:78
150,151:2	2:114	50,24,19:30	62,33:24	**عفو الٰہی کا ذکر**
257,152:2	**حلم**	79:36	7,6:25	187,52:2
164,103:3	235,225:2	68:40	11:27	99,43:3
144تا141:6	263:2	39:41	16:28	153,149:3
32:7	155:3	9:42	50,24,5:33	101,95:5
63,62,26:8	12:4	8:44	73,59:33	43:9
58,57,22:10	101:5	33:46	15,2:34	60:22
8تا5:16	44:17	17,2:57	30,28:35	34,30:42
16تا10:16	59:22	40:75	41,34:35	2:58
89,18:16	51:33	**ملک وملکوت اللہ ہی**	66:38	**مغفرتِ الٰہی**
33تا30:21	17:64	**کے لیے**	53,5:39	182,173:2
87,66تا63:22	**غنی ربی**	4:1	42:40	218,199:2
14تا12:23	267,263:2	107:2	32:41	235,225:2

Marfat.com

22تا17:23
50تا45,1:25
54,53:25
62,61:25
73تا71:26
20:31
27,9تا7:32
3,1:35
16,13:45
5تا1:48
8تا1:55
25تا19:55
59تا46:55
77تا62:55
25:57
5:67
2:76
16تا6:78
33تا27:78
22تا19:80
32تا25:80
4:95

تقدیرِ الٰہی

253:2
27,26:3
154,145:3
87:4
35,17:6
125,36:6
187,179:7
49,4:10
101,99:10
27:14
108,93,9:16
35:24
40تا38:24
68:28
13,5:32
2:35
67:40
25:41
50,49:42
58تا42:53
49:54
22:57
11:64
56:74
31,30,28:76

عدل و شکر

152,143:2
261:2
147,73:4
160:6
27,26:10
97:16
94:21
38:24
7:29
46:31
23:42

تخلیق عالم و آدمؑ

30:2
4,3:10
7:11
29.26:15
12تا9:41
32تا27:79

ایمانیات
اللہ، اُس کی کتابوں، فرشتوں، رسولوں اور قیامت پر ایمان لانا

285,77,4,3:2
84,81:3
136,59:4
162,152:4
69:5
158,157:7
99:9
19:57
8:64

ملائکہ اور اُن کی خدمات

97,34,30:2
102,98:2
93:6
206:7
13,11:13
50,49:16
64:19
20,19:21
29,26:21
25:25
94,93:26
23,22:34
1:35
166تا124:36
9تا7:40
38:41
5:42
80,77:43
26تا17:50
26:53
6:66
17:69
31,30:74
21تا19:81
12تا10:82
4:97

قرآنِ مجید کے منزل من اللہ ہونے کے دلائل

23:2
44:3
82:4
19:6
38,37:10
49,14,13:11
102:12
88:17
197,196:26
49:28
49تا47:29
6:34
25,23:39
28,27:39
10:46
34,33:52
40,39,38:69

قرآن کی پیش گوئیاں

114,24,23:2
112,111,12:2
151,139:3
84:4
67,54:5
40تا36:8
62,59:8
28,15,14:9
39,33,32:9
101,57,56:9
31:13
9:15
41:16
60,8:17
55:24
93:27
85:28
6تا1:30
21:32
175تا171:37
53:41
35,10تا7:47
27,21,16:48
48:52
45:54
21,20:58
9,8:61
16:68
18تا15:96

رسولوں کے حالات
تذکرہ پیدائش و افضلیت آدم، ملائکہ کا سجدہ، ابلیس کا وجہ انکار و مردود اور نسل انسان کا دشمن ہونا

39تا30:2
33:3
31تا25:5
189,27تا9:7
42تا28,26:15
65تا61:17
50:18
124تا115:20
85تا71:38

سیدنا نوح علیہ السلام

33:3
84:6
64تا59:7
73تا71:10
34تا25:11
9:14

Marfat.com

3:17
77,76:21
29تا23,23
37:25
120تا105:26
15,14:29
82تا75:37
46:51
52:53
16تا9:54
26:57
10:66
12,11:69
28تا1:71

سیدنا ابراہیم علیہ السلام

132تا124:2
136,135:2
260,258:2
67تا65:3
125:4
88تا76:6
114:9
76تا69:11
5:12
14تا35:14
60تا51:15
122تا120:16
50تا41:19
73تا51:21
27,26:22
104تا69:26
27تا16:29
32,31:29
113تا83:37
47تا45:38
28تا26:43

27تا24:51
26:57
4:60

سیدنا اسماعیل علیہ السلام

125:2
129تا127:2
131:2
140تا136:2
88تا86:6
55,54:19
85:21
107تا101:37
48:35

سیدنا لوط علیہ السلام

88تا86:6
84تا80:7
77تا48:15
87,74:21
175تا160:26
58تا54:27
26:29
30تا28:29
35تا32:29
138تا133:37
36تا32:51
54,53:53
38تا33:54
10:66

سیدنا اسحٰق علیہ السلام

133:2
84:6
6:12
72:21
113,112:37
47تا45:38

سیدنا یعقوبؑ و یوسفؑ اور اُن کے بھائی

133,132:2
93:3
84:6
101تا4:12
73,72:21
47تا45:38
34:40

سیدنا ہودؑ اور قوم عاد

72تا65:7
60تا49:11
17تا9:14
39,38:25
139تا132:26
38:27
16,13:41
26تا21:46
42,41:51
50:53
20تا18:54
8تا4:69
8تا6:89

سیدنا صالحؑ اور قومِ ثمود

79تا73:7
68تا61:11
17تا9:14
84تا80:15
39,38:25
158تا141:26
53تا45:27
38:29
18,17,14:41
45تا43:51
51:53

28تا23:54
5,4:69
13تا9:89
15تا11:91

سیدنا شعیب علیہ السلام و اہل مدین اور ایکہ

93تا58:7
95تا84:11
79,78:15
189تا176:26
37,36:27

سیدنا داؤد و سلیمان علیہما السلام

251,102:2
163:4
78:5
88تا84:6
82تا78:21
44تا15:27
14تا10:34
26تا17:38
40تا30:38

سیدنا موسیٰ و ہارونؑ و فرعون، ہامان، قارون اور بنی اسرائیل

61تا47:2
75تا63:2
123تا83:2
140تا135:2
251تا234:2
253:2
162تا153:4
164:4
32,16تا12:5
71تا57,45:5
79,78:5

16488تا84:6
164:6
159,154:6
157تا103:7
164تا159:7
54:8
93تا75:10
99تا96:11
110:11
8,6,5:14
124:16
8تا2:17
104تا101:17
82تا60:18
53تا51:19
98تا9:20
49,48:21
49تا45:23
36,35:25
66تا10:26
14تا7:27
48تا3:28
40,39:29
24,23:32
69:33
122,114:37
45,23:40
56تا46:43
33تا17:44
17,16:45
40تا38:51
42:54
5:61
6,5:62
11:66
10,9:69

Marfat.com

16,15:73
25تا15:79
19:87
13تا10:89

سیدنا یونس علیہ السلام

87,86:6
98:10
88,87:21
148تا139:37
50تا48:68

سیدنا ادریس والیاس علیہما السلام

85:6
57,56:19
85:21
132تا123:37

سیدنا ایوب علیہ السلام

84:6
84,83:21
44تا41:38

سیدنا زکریا و یحییٰ

41تا38:3
85:6
15تا2:19
90,89:21

سیدنا الیسع علیہ السلام

86:6
48:38

سیدنا ذوالکفل علیہ السلام

85:21
48:38

سیدنا عزیر علیہ السلام

259:2
30:9

سیدنا عیسیٰ و مریم

136,87:2

37تا35:3
60تا42:3
159تا156:4
172,163:4
78,75,72,46:5
118تا110:5
85:6
31,30:9
35تا16:19
91:21
50:23
64تا57:43
27:57
14,6:61
12:66

متفرق لوگوں کے حالات

سیدنا لقمان علیہ السلام

19تا12:31

سیدنا ذوالقرنین علیہ السلام

98تا83:18

قوم سبا کا حال

44تا22:27
21تا15:34

اصحاب الاخدود

11تا4:85

اصحاب الکہف والرقیم

22تا9:18
26,25:18

حبیب نجار و اہل انطاکیہ

19تا13:36

ہاروت و ماروت کا حال

102:2

دو باغ والوں کا قصہ

44تا32:18

مالکان باغ کا قصہ

32تا17:69

اصحاب رس کون تھے

39,38:25
14تا12:50

اصحاب فیل

5تا1:105

سید ولد آدم ﷺ آپ کی نبوت عامہ کے دلائل

151,119:2
79:6
158:7
30:13
4:14
64,44,43:16
109تا105:17
107:21
56,1:25
45:33:47
28:34
24:35
10تا8:48
15:73

نبی ﷺ کی بابت سابقہ کتب سماویہ کی پیش گوئیاں

89:2
146تا144:2
20:6
157:7
17:11
43:13
69:23
133:20
29:48

6:61

اہل کتاب و مشرکین کا آپ کو صادق جاننا

75,42,41:2
146,144,89:2
99,86:3
114:6
43,36:13
57,53,52:28

رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے دلائل

61,13:3
166,163:4
11,10:6
105,104:6
184:7
16:10
111تا109:12
43:13
103:16
68:23
46تا44:28
47,46:34
70تا67:38
43:41
45:43
29تا27:48
42تا29:52

نبی ﷺ کی فضیلت و خاتمیت

110,81:3
113:4
79,1:17
56,1:25
45.40:33
56,46:33

18تا5:53
8تا1:93
4تا1:94
3تا1:108

نبی ﷺ کا خلق عظیم و اوصاف حسنہ

164,159,44:2
15:5
50,35:6
90,59تا56:6
188,187:7
61,40:9
129,128:9
49:10
104,103:12
88:15
6:18
107:21
111تا109:21
72:23
58,57:25
4,3:26
83,53:33
47:34
8:35
86:38
23:42
9:46
40:52
4:68
23,22,21:72
27,26,25:72

رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اقارب کا مکلف بشرع ہونا

145:2

Marfat.com

84:4
67:5
15,14:6
205:7
113:9
94,95:10
105,104:10
123:11
75,74:17
96,87:17
65:19
132,130:20
214,213:26
217:26
45:27
43:30
52,34تا28:33
66,65:39
15:42
49,48:52
10تا1:73
7تا1:74
26تا23:76
8,7:94
2:108
3:110

آپ کو بروقت انتباہ تاکہ آپ کے صحابہؓ کے اخلاق پر کوئی داغ نہ آئے

128:3
107تا105:4
68,67:8
84,43:9
37:33
5تا1:66

صحابہ کرامؓ کی دیانت اور ان کی مدح

273,143:2
172,110:3
174,173:3
89,86,79:9
92:9
100تا98:9
117:9
110:16
41تا39:22
58:22
22:24
219:26
33,22:33
19,18,10:48
29,26:48
10تا8:59

حقیقتِ اسلام

7,6:1
132تا128:2
137تا135:2
68,67,20,19:3
85تا83:3
125:4
126,125:6
162,161:6
36,33,32:9
40:12
43,30:30
17:49
13تا7:61
5:98

معراج النبی ﷺ

1:17
18تا12:53

امہات المومنینؓ اور اُن کے آداب

26:24
34تا28,6:33
40تا37:33
53تا50:33
5تا1:66

رسول اللہ ﷺ کے کفار سے غزوات

127تا121,13:3
145تا140:3
155تا152:3
175تا165:3
18تا3:8
44تا41:8
49,48:8
26,25:9
39,38:9
59تا42:9
83تا81:9
27تا9:33
12تا1:48
16تا2:59

آخرت قیامت کی ضرورت اور مر کر جینے کا ثبوت

259,73,72:2
57,28:7
77,40تا38:16
99,98:17
21:18
27,26:19
15:20
104:21
7تا1:22
86:27

20,19:29
14تا11:30
50,27,19:30
3:34
9:35
68,33:36
82تا77:36
11:37
28,27:38
57:40
39تا37:41
40تا38:44
22,21:45
33,3:46
15تا2:50
6تا1:51
12تا1:52
7تا1:56
62تا57:56
12تا3:75
40تا36:75
13تا1:77
20تا6:78
40تا38:78
32تا27,14:79
10تا5:86
8تا4:95

تذکرۂ موت

185:3
97,78:4
93,61:6
37:7
50:8
28:16
199,99:23
11:32

30:39
32تا30:41
27:47
19:50
85تا83:56
11,10:63
30,26:75
30,27:89
2:108

آخرت کے اشارات

54:2
171تا169:3
97:4
62:6
40:7
100:23
11:32
46:40
4:50

قربِ قیامت اور اس کے آثار

99,98:18
96:21
82:27
61:43
11,10:44
18:47
58,57:53
1:54
7,6:70

نفخ صور و حشر و نشر وغیرہ

148,113:2
210,174:2
107,106:3
42,41:4

183577
143077

Marfat.com

36,31:6
73,38:6
53,29:7
35,34:9
30تا26,4:10
45:10
103,98,18:11
51تا48:14
25:15
89تا84:16
72,71,52:17
104,97:17
53,52,47:18
101تا98:18
39تا37:19
86,85,68:19
95تا93:19
112تا100:20
126تا124:20
104,103,40:21
87:22
101,100:23
34,30تا22:25
95تا90:26
85تا83:27
88,87:27
66تا62:28
75,74:28
16تا12:30
25تا21:30
57تا55:30
5:32
59تا48:36
32تا18:37
15:38
75,70تا67:39

15:40
47:42
67,66:43
40:44
31تا20,11:50
44تا41:50
12تا7:52
8تا6:54
43تا37:55
50,49,6تا1:56
15تا12:57
9:64
7تا1:69
17تا13:69
44,43,14تا1:70
14تا12:73
18,17:73
10تا8:74
13تا7:75
15تا8:77
20تا17:78
40تا37:78
14,13,9تا6:79
41تا34:79
42تا33:80
14تا1:81
5تا1:82
19تا15:82
17تا15:83
5تا1:84
30تا21:89
8تا1:99
11تا9:100
5تا1:101

بیان کرب اہل دوزخ

27:6

108,107:23
14,13:25
102تا96:26
14تا12:32
68تا66:33
37,36:35
11,10:40
50تا47:40
77تا74:43
11تا6:67

اعراف واہل اعراف

48تا46:7

جنت اُس کی وسعت واہل جنت

133:3
44تا42:7
10,9:10
35,24تا22:13
48تا45:15
32تا30:16
31,30:18
24,23:22
16,15:25
58:29
19تا17:32
44:33
37:34
35تا33:35
58تا55:36
59تا41:37
54تا50:35
74تا72:39
40:40
73تا69:43
57تا51:44
38تا17:52

دوام جنت

108تا106:11

حسنات کا گناہوں کیلئے کفارہ ہونا اور توبہ وشرائط قبولیت توبہ

277:2
91,18,17:3
110,106:3
54:6
104تا102:9
114:11
119:16
60:19
83:20
71,70:25
11:27

اصول دین میں کل انبیاء علیہم السلام متفق ہیں

183:2
83تا81,64:3
48تا46:5
90:6
38:12
36:16
92,25,24:21
52:23
37:37
13:42
45:43
56تا36:53
19تا14:87

اتباع محمد ﷺ ہی میں مکمل ہدایت ہے

32,31:3
65,64:4

71,70:33
28:57
11,10:61

باب دوم

احکام متعلقہ عقائد و عبادات و معاملات و اخلاق وغیرہ

اوامر کا بیان

41,40,21:2
48,47,45,43:2
110,109:2
123,122:2
136,125:2
150تا143:2
153,152:2
158تا155:2
172,168:2
180,177:2
187تا183:2
200تا189:2
208تا203:2
222,216:2
232,223:2
239تا235:2
245,244:2
261,254:2
263,262:2
265:2
274تا267:2
283تا278:2
92,32,31:3
97,95:3
104,102:3
137,130:3
160,157:3
186:3

Marfat.com

195تا190:3	78,77,35:22	6,4:60	237,231:2	106,94,92:16
200:3	10تا1:23	14,4:61	264,262:2	116,107:16
12,11,9تا1:4	22,16,12:24	10:62	275,267:2	23,22:17
58,36,32:4	56,33تا30:24	10:63	283,282:2	110,39تا26:17
65,64,59:4	58,52,20:25	18تا11,9:64	66تا64,28:3	57,28تا23:18
74تا71:4	75تا63:25	10,3,2:65	105,103:3	59:19
95,86,85:4	40:27	9,8,6:66	149,130:3	131,111:20
131,114:4	77:28	20:73	180,156:3	15,12,11:22
135:4	32تا28:30	10تا5:75	32,29,10:4	38,25:22
11تا6,2,1:5	15,14,12:31	41تا34:79	38,37,36:4	117,11تا1:23
90تا88,35:5	33,19,17:31	26تا22:83	50,49,48:4	15,11,12:24
105:5	42,41,21:33	1:87	92,61,60:4	19,17,16:24
120,72تا68:6	71,70:33	18تا15:89	104,94,93:4	27,23,21:24
153,152:6	39,13:34	17تا4:90	107,105:4	55,33,28:24
55,29,3:7	29,28,10:35	7تا4:92	135,112:4	63,19:25
185,56:7	12:36	11تا6:93	148,140:4	72,68:25
200,199:7	61:37	8,5,4:98	87,44,8,2:5	55,54:27
206تا204:7	10,9,7,2:39	3تا1:103	100,91,90:5	77,76,50:28
60,26تا23:8	38,18,16:39	4تا1:106	93,68,21:6	108:29
123تا119,41:9	55,53:39	نواہی کا بیان	142,141:6	39,36,31:30
3:10	60,14,13:40	42,41,22:2	153تا151:6	20,18,13:31
112,111,3:11	37تا33,6:41	98,44:2	56,33,32:7	33,21:31
116تا114:14	47,13:42	103تا100:2	180:7	22:32
90,67,40:12	14تا12:43	150,140,114:2	47,46,27:8	36,5,4,1:33
22تا20:13	15:46	159,154,152:2	34:9	58,57,53:33
31,7:14	33,24,21,4:47	170تا168:2	60,59,12:10	10:35
91,90:16	9:48	176تا174:2	10,9,2:11	26:38
98,97:16	10,9:49	178:2	20تا15:11	8,7,3:39
111,28تا23:17	56,51,49:51	182تا180:2	85,84:11	65,53:30
110:18	62تا59:53	188,187:2	113,112:11	37:41
55,54:19	9:55	191,190:2	87:12	36:43
58:19	74:56	211,195:2	25:13	38,35:47
14:20	19تا16,8,7:57	217,212:2	7,3:14	17,12,11:9
132تا129:20	28,25,21:57	221,219:2	88:15	28:50
94,93:21	11:58	224,222:2	51,32,22:16	51:51
34,31,30:22	18,10,9,7:59	230تا228:2	91,90,52:16	32:53

Marfat.com

9:55
23:57
14,9:58
13,12,10,1:60
3,2:61
5:62
1:65
1:66
12,7:70
18:72
6:74
16:75
24:76
39تا37:79
3تا1:83
14تا12:83
30,29:83
10:85
20تا15:89
16,15,11تا8:92
10,9:93
6:96
2,1:104
7تا1:107

باب سوم

طہارت کا بیان
پانی طاہر و مطہر ہے
11:8
49,48:25

حیض کا بیان
223,222:2

وضو و غسل کا بیان
6:5

تیمم کا بیان
43:4
6:5

نماز اور شرائطِ نماز
کپڑوں کا پاک ہونا
4:74

بدن کا ڈھانکنا
31:7
31:24

جائے نماز کا پاک ہونا
125:2
26:22

استقبالِ قبلہ
150,149,144:2
29:7

تکبیرِ تحریمہ کا بیان
111:17
3:74

اذان کا بیان
58:5
9:62

نماز کا بیان
239,238,43:2
103تا101:4
114:11
110,79,78:17
130,14:20
132:20
9,2:23
56:24
45:29
18,17:30
40,39:50
18,17:51
49,48:52
10,9:62
4تا2:74
26,25:76
15:87
6تا4:107

پنج وقتہ نمازوں کا بیان
114:11
87:17
130:20
18,17:30

نمازِ جمعہ و خطبہ
1,9:62

مسجد کے احکام
125,114:2
150,149:2
40:22
37,36:24

مسجدِ قبا کا بیان
110تا107:9

زکوٰۃ و صدقات اور
اُن کے مصارف
267,215:2
274تا271:2
141:6
60:9
56:24
67:25
39:30
9,8:76

روزہ، اعتکاف اور
لیلۃ القدر کا بیان
125:2
187تا183:2

حج و عمرہ
حج و بیان کعبہ و شہر مکہ
127تا124:2
191,158:2
203تا196:2
97,96:3
2,1:5
97تا95:5
37تا25:22
91:27
57:28
3:95

نذر فی سبیل اللہ
279:2
56:16
29:22
7:76

جہاد، غنیمت، مالِ
فئے اور اسیر
194تا190:2
217:2
81تا75,71:4
91تا89,84:4
94:4
16تا12,1:8
41تا39:8
47تا45:8
60,58,57:8
69تا67,61:8
73,72:8
12,11,7تا1:9
29,28:9
41تا36:9
74,73:9
126:16
40,39:22
62تا60:33
4:47
10تا5:59
11,10:60

بیع تجارت، کسب حلال
275,198:2
283,282:2
29:4
37:24
10:62
20:73

حلال و حرام از قسم
ماکولات و مشروبات
172,168:2
173:2
5تا3,1:5
90تا87:5
121تا118:6
145تا142:6
157:7
116تا114:16
30:22

عائلی احکام
نکاح و مہر، طلاق و
عدت
221:2
232تا228:2
237تا234:2
25تا19,4,3:4
127:4
26,3:24
27:28
49,27:33
1:60
2,1:65
7تا4:65

لعان کا بیان
9تا4:24

ایلا و ظہار کا بیان
226:2
4:33
4تا2:58

Marfat.com

- قسم وکفارۂ قسم کا ذکر
- 225,224:2
- 89:5
- 2:66
- 27:24 تا 31
- 57:24 تا 60
- 53:33 تا 55,59
- میراث، وصیت
- 181,180:2
- 240,182:2
- 12,11,8,7:4
- 176,33:4
- 106:5 تا 108
- 75:8
- باب چہارم
- شفاعت کا ذکر
- 255:2
- 85:4
- 79:17
- 87:19
- 38:78

- 5:93
- حالتِ نزع میں ایمان مقبول نہیں
- 18,17:4
- مشرک کی مغفرت نہیں
- 116,48:4
- اللہ، رسول اور اولی الامر (مسلمان حاکم) کی اطاعت بشرطیکہ وہ اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق فیصلہ کرے
- 59:4 تا 70,80
- اجماع کا حجت ہونا
- 143:2
- 115:4
- قیاس صحیح (مطابق کتاب وسنت) کا حجت ہونا
- 2:59

- شریعت سے استہزاء کرنے پر وعید
- 57:5
- 66,65:9
- علم کے چھپانے پر وعید
- 187:3
- سب بیویوں میں برابری رکھنے کا بیان
- 129:4
- رضاعت کا بیان
- 233:2
- 15:46
- طلاقِ خلع کا بیان
- 229:2
- 4:65
- حدِ زنا
- 2:24
- حدِ قذف (تہمت)
- 5,4:24
- حدِ سرقہ (چوری)
- 39,38:5

- حدِ قاطع الطریق (ڈاکو)
- 34,33:5
- مرتد کا حکم
- 217:2
- 137:4
- 54:5
- 38:8
- اجارہ کیا ہے؟
- 26:28
- وکیل کیا ہے؟
- 19:18
- ذبائح کا حکم
- 5,4,3:3
- 118:6 تا 121
- 145:6
- قربانی کا بیان
- 107:37
- قصاص وخون بہا کا بیان
- 179,178:2

- 92:4
- 45:5
- اشیاء میں اصل اباحت ہے
- 29:2
- 141:7 تا 145
- 32:7
- مساجد میں آنے سے منع کرنے والوں کی مذمت اور اس پر وعید
- 114:2
- الربوا کیا ہے؟
- 275:2 تا 279
- 131,130:3
- 29:30
- شراب، خنزیر، جوا اور مردار وغیرہ حرام ہیں
- 219:2
- 91,90,3:5

الاعتذار

''مختصر المنار اردو'' کے حواشی میں آپ جگہ جگہ دیکھیں گے کہ ''تفصیل کیلئے ''عروۃ الوثقیٰ'' کی طرف مراجعت کریں'' اس لیے سمجھ لیں کہ ''عروۃ الوثقیٰ'' مؤلف ومترجم ہذا کی تحریر کی ہوئی قرآنِ کریم کی تفسیر ہے جو 9 ضخیم جلدوں میں دستیاب ہے جن مقامات پر اس کا ذکر کیا گیا ہے ان مقامات پر اس میں محولہ آیات کی تفصیل بیان کی گئی ہے اس لیے ضروری تھا کہ اس تفسیر کا حوالہ دیا جاتا جس میں اُن آیات کی تفصیل بیان کرنے کا یقین تھا۔ اب یہ قارئین کی مرضی کی بات ہے کہ چاہیں تو اس تفسیر کی طرف مراجعت کریں چاہیں نہ کریں لیکن اس موضوع کی تفصیل چاہتے ہوں تو وہ اس کی طرف مراجعت کرنے پر مجبور ہیں کیونکہ دوسری تفاسیر میں ان مقامات کی ایسی تفصیل نہیں ملے گی جو موجودہ مضمون کی مؤید ہو۔ امید ہے قارئین کرام اس کی وجہ سمجھ چکے ہوں گے کہ حوالہ کے لیے ''عروۃ الوثقیٰ'' کی طرف بار بار مراجعت کا ذکر کیوں کیا گیا۔ فقط

Marfat.com

المحتویات

ترتیب نمبر	نزول نمبر	آیات	صفحہ نمبر
1	5	7	31
2	87	286	//
3	89	200	61
4	92	176	78
5	112	120	94
6	55	165	106
7	39	206	119
8	88	75	134
9	113	129	140
10	51	109	151
11	52	123	159
12	53	111	167
13	96	43	175
14	72	52	179
15	54	99	183
16	70	128	186
17	50	111	195
18	69	110	202
19	44	98	209
20	45	135	215
21	73	112	221
22	103	78	227
23	74	118	233
24	102	64	238
25	42	77	243
26	47	227	247
27	48	93	253
28	49	88	259
29	85	69	265
30	84	60	270
31	57	34	273
32	75	30	275
33	90	73	277
34	58	54	284
35	43	45	288
36	41	83	292
37	56	182	295
38	38	88	300
39	59	75	304
40	60	85	310
41	61	54	315
42	62	53	319
43	63	89	323
44	64	59	328
45	65	37	329
46	66	35	332
47	95	38	334
48	111	29	337
49	106	18	340
50	34	45	341
51	67	60	343
52	76	49	345
53	23	62	346
54	37	55	348
55	97	78	350
56	46	96	351

Marfat.com

ترتیب نمبر	نزول نمبر	آیات	صفحہ نمبر
57	94	29	353
58	105	22	356
59	101	24	358
60	91	13	360
61	109	14	362
62	110	11	364
63	104	11	//
64	108	18	365
65	99	12	367
66	107	12	368
67	77	30	370
68	2	52	371
69	78	52	373
70	79	44	374
71	71	28	375
72	40	28	376
73	3	20	378
74	4	56	379
75	31	40	380
76	98	31	381
77	33	50	382
78	80	40	383
79	81	46	384
80	24	42	385
81	7	29	386
82	82	19	387
83	86	36	//
84	83	25	388
85	27	22	389
86	38	17	389
87	8	19	390
88	68	26	//
89	10	30	391
90	35	20	392
91	26	15	//
92	9	21	393
93	11	11	//
94	12	8	//
95	28	8	394
96	1	19	//
97	25	5	395
98	100	8	//
99	93	8	//
100	14	11	396
101	30	11	//
102	16	8	//
103	13	3	//
104	32	9	397
105	19	5	//
106	29	4	//
107	17	7	//
108	15	3	398
109	18	6	//
110	114	3	//
111	6	5	//
112	22	4	//
113	20	5	399
114	21	9	//

ارقم کمپوزنگ سنٹر جامعہ اشاعت اسلام:0344-6532653

Marfat.com

مختصر المنار اردو

﴿مؤلف﴾

عبدالکریم اثری

انجمن اشاعتِ اسلام (رجسٹرڈ) ٹھٹھہ عالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین
0346-6286669 - 0301-6296850 - 0546-593213

Marfat.com

علاّمہ اقبال رحمہ اللہ کہتے ہیں

آن کتاب زندہ قرآنِ حکیم
حکمت اُو لایزال است وقدیم

نسخہ تکوینِ اسرارِ حیات
بے ثبات از قوتش گیرد ثبات

نوع انساں را پیامِ آخریں
حامل اُو رحمۃ للعالمین

ارج می گیرد ازو نا ارجمند
بندہ را از سجدہ سازد سَر بلند

رہزنان از حفظ اُو رہبر شدند
از کتابے صاحب دفتر شدند

از جہاں بانی نوازد سازِ اُو
مسندِ جم گشت پا انداز اُو

گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بقرآں زیستن

از تلاوت بر تو حق دارد کتاب
تو از و کامے کہ می خواہی بیاب

Marfat.com

❁ 7 — 5:1

(پڑھو) اللہ کے نام[1] سے جو بہت مہربان بہت ہی
پیار کرنے والا ہے ❁ 1 سب اچھی تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی
کے لیے ہیں جو تمام مخلوق کا پروردگار ہے ❁ 2 جو رحمت
والا، بہت پیار کرنے والا ہے ❁ 3 جو اُس دن کا مالک
ہے جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے
گا ❁ 4 ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تو
ہے جس سے ہم مدد مانگتے ہیں ❁ 5 ہم پر سیدھی راہ
کھول دے ❁ 6 وہ راہ جو اُن لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو
نے انعام کیا، ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے اور نہ اُن
کی جو راہ سے بھٹک گئے ❁ 7

286 — 87:2

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

الف۔لا... م می... م ❁ 1 یہ ﴿الکتب﴾ ہے اِس
میں کوئی شک نہیں، جو متقی انسانوں[2] پر راہ کھولنے والی
ہے ❁ 2 وہ لوگ جو غیب (کی حقیقت) پر ایمان رکھتے
ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے جو کچھ روزی
اُنہیں دی ہے اُسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے
ہیں ❁ 3 وہ لوگ جو اس (کتاب) پر ایمان رکھتے ہیں
جو تم پر نازل ہوئی ہے اور ان تمام (کتابوں) پر بھی جو
تم سے پہلے نازل ہو چکی ہیں اور آخرت پر بھی ان کے
اندر یقین ہے ❁ 4 (یقیناً) یہی لوگ ہیں جو اپنے
پروردگار کے راستہ پر ہیں اور یہی ہیں کامیابی پانے
والے ❁ 5 بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے انکار کی[3] راہ اختیار
کی اُن کے لیے یکساں ہے تم اُنہیں خبردار کرو یا نہ کرو
وہ ماننے والے نہیں ❁ 6 ان کے دلوں اور کانوں پر اللہ
نے مہر لگادی ہے اور اُن کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے
سو وہ کبھی ہدایت نہیں پا سکتے ان کے لیے بہت بڑا
عذاب ہے ❁ 7

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں[4] جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر
اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں مگر حقیقت یہ
ہے کہ وہ مومن نہیں ❁ 8 وہ اللہ کو اور ایمان والوں کو
دھوکہ دیتے ہیں، حالانکہ وہ خود ہی دھوکے میں پڑے
ہیں اگرچہ اس کا شعور نہیں رکھتے ❁ 9 اِن کے دلوں میں
روگ ہے پس اللہ نے اُنہیں اور زیادہ روگی کر دیا ہے
اور ان کے لیے دردناک عذاب لازم ہے اِس لیے کہ
جھوٹے ہیں ❁ 10 اور جب اُن لوگوں سے کہا جاتا ہے
کہ مُلک میں خرابی نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو
سنوارنے والے ہیں ❁ 11 یاد رکھو یہی لوگ خرابی
پھیلانے والے ہیں اگرچہ شعور نہیں رکھتے ❁ 12 اور
جب ان سے کہا جاتا ہے ایمان کی راہ اختیار کرو جس
طرح اور لوگوں نے اختیار کی ہے تو کہتے ہیں کیا ہم
بھی اس طرح ایمان لائیں جس طرح بے وقوف
ایمان لائے ہیں؟ خبردار یہی بیوقوف ہیں لیکن سمجھتے
نہیں ❁ 13 جب یہ لوگ اِن لوگوں سے ملتے ہیں جو دعوتِ
حق قبول کر چکے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لائے لیکن
جب اپنے سرغنوں کے ساتھ بیٹھتے ہیں تو ان سے کہتے

[1] ''پڑھو اللہ کے نام سے''۔''بھٹک گئے'' تک سات دُعائیہ جملے ہیں اور ہر جملہ اپنے اندر ایک دریا رکھتا ہے جو اس جملہ کے کوزے میں بند ہے، دُعا اپنے اندر ایک خاص اثر رکھتی ہے جس کا تعلق دُعا کرنے والے کے جذبات سے ہوتا ہے۔ جذبات ہر ایک کے اور ہر وقت یکساں نہیں ہوتے اس لیے کہ انسان کی اندرونی حالت ہر وقت بدلتی رہتی ہے۔ دُعا کوئی مرئی چیز نہیں اور جو مرئی نہیں وہ مشاہدہ میں نہیں آ سکتی جب تک وہ مرئی ہو نہ جائے دُعا وہ چیز ہے جو چڑیوں سے باز کا شکار کرا سکتی ہے؟ لیکن معلوم تب ہوتا ہے جب ایسا ہو جاتا ہے۔

[2] متقی انسان کا تعارف یہ ہے کہ وہ ہدایت کو بہت جلد قبول کر لیتا ہے اور ہدایت کی ضد ضلالت سے فطرتاً دور رہتا ہے۔

[3] انکار کی راہ اختیار کرنے والے جو کچھ کرتے ہیں سمجھ سوچ کر کرتے ہیں اس لیے ان پر وعظ و نصیحت اثر نہیں کرتی۔

[4] ہاں! ان میں بعض ایسے ضرور ہوتے ہیں جو مصلحتاً تسلیم کرتے ہیں اور ان کی یہ مصلحت دراصل دھوکا ہوتا ہے جو وہ دوسروں کو دینا چاہتے ہیں لیکن قانونِ قدرت یہ ہے کہ جو کسی کو دھوکا دیتا ہے، خود دھوکا کھانے والا ہوتا ہے ایسے لوگوں کا ذکر مسلسل 16 نمبر تک چلا گیا ہے۔

Marfat.com

ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہمارا (اظہارِ ایمان تو)
مسلمانوں سے (ایک قسم کا) تمسخر ہے ۞14 (حقیقت یہ
ہے کہ) خود انہی کے ساتھ تمسخر ہو رہا ہے کہ اللہ نے
ان کی رسّی ڈھیلی چھوڑ رکھی ہے اور وہ اپنی اس سرکشی
میں بہکے چلے جا رہے ہیں ۞15 یہی وہ لوگ ہیں جنہوں
نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی، ایسے تاجروں کی
تجارت کبھی نفع مند نہیں ہو سکتی اور وہ کبھی ہدایت نہیں پا
سکتے ۞16 اِن لوگوں کی مثال ایسی[1] ہے جیسے ایک آدمی
نے سخت تاریکی میں روشنی کے لیے آگ سلگائی ہو
جس کے شعلوں سے اُس کا آس پاس روشن ہو گیا، تو
قدرتِ الٰہی سے اس کے شعلے بجھ گئے اور پھر اندھیرا
چھا گیا اور اس کی آنکھیں چُندھیا کر رہ گئیں کہ کچھ بھی
دکھائی نہیں دیتا ۞17 گویا گونگے، بہرے اور اندھے ہو
کر رہ گئے، وہ کبھی نہیں لوٹ سکتے ۞18 یا پھر جیسے آسمان
سے پانی کا برسنا ہے کہ اس کے ساتھ کالی گھٹائیں،
بادلوں کی گرج اور بجلی کی چمک ہوتی ہے، بادل جب
زور سے گرجتے ہیں تو موت کا ڈر انہیں دہلا دیتا ہے، تو
اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے لگتے ہیں اور اللہ کا
قانون منکروں کو گھیرے ہوئے ہے ۞19 پھر جب بجلی
زور سے چمکتی ہے تو قریب ہے کہ ان کی بینائی اُچک
لے، اس کی چمک سے جب فضا روشن ہو جاتی ہے تو دو
چار قدم چل لیتے ہیں اور جب اندھیرا چھا جاتا ہے تو
پھر رُک جاتے ہیں، اگر اللہ چاہے تو یہ لوگ بالکل
بہرے، اندھے ہو کر رہ جائیں اور اللہ یقیناً ہر چیز کیلئے
ایک اندازہ مقرر کرنے والا ہے۔ ۞20
اے لوگو! اپنے رب کی عبادت[2] کرو جس نے تمہیں
پیدا کیا ہے اور ان سب کو بھی جو تم سے پہلے گزر چکے
ہیں تب ہی تم اس کی نافرمانی سے بچ سکتے ہو ۞21 وہ
پروردگارِ عالم جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش کی
طرح بچھا دیا اور آسمان کو چھت کی طرح بلند کر دیا اور
وہی ہے جو آسمان سے پانی برساتا ہے جس سے زمین
شاداب ہوتی ہے اور پھل تمہاری غذا کیلئے پیدا کرتا
ہے، ایسا نہ کرو کہ اس کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو
شریک بناؤ اور تم جانتے بھی ہو ۞22 اگر تمہیں اِس کلام[3]
کی سچائی میں کوئی شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر
نازل کیا ہے تو تم بھی اِس کی سی ایک سورت بنا لاؤ اور
اللہ کے سوا جن جن کو تم نے اپنا حمایتی سمجھ رکھا ہے اِن
سب کو بھی اپنی مدد کے لیے بلا لو اگر تم سچے ہو ۞23 پھر
اگر تم ایسا نہ کر سکو اور حقیقت بھی یہ ہے کہ تم کبھی ایسا
نہیں کر سکو گے تو اس آگ کے عذاب سے ڈرو جو
انسانوں اور پتھر کے ایندھن سے سلگائی جانے والی
ہے اور منکرینِ حق کیلئے وہ بالکل تیار ہے ۞24 جن لوگوں
نے ایمان کی راہ اختیار کی اور ان کے کام بھی اچھے
ہوئے تو اُن کو باغات کی بشارت[4] ہے، ایسے باغات
جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، جب بھی ان
باغوں کا پھل یعنی جنت کی کوئی نعمت ان کو ملے گی تو
بول اُٹھیں گے کہ یہ تو وہ نعمت ہے جو پہلے بھی ہم کو دی
جا چکی ہے اور یہ اس لیے کہیں گے کہ ملتی جلتی چیزیں
ان کے سامنے آئیں گی ان کے لیے نیک اور پارسا
بیویاں ہوں گی اور ان کی ہر راحت ہمیشگی راحت ہو
گی ۞25 اللہ اِس بات سے نہیں جھجکتا کہ کسی بات کو
سمجھانے کیلئے کسی حقیر سے حقیر چیز کی مثال سے کام

[1] مثال محض تفہیم کیلئے بیان کی جاتی ہے تاکہ ایک سمجھی ہوئی بات سے دوسری بات کو سمجھ لیا جائے، اُس کے الفاظ پر بحث نہیں ہوتی فقط مضمون کو پیشِ نظر رکھا جاتا ہے۔

[2] تمام عبادات اسلامی کا ماحصل اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا ہے محض پوجا پاٹ نہیں جیسا کہ بدقسمتی سے سمجھ لیا گیا ہے۔

[3] قرآنِ کریم اللہ کا کلام ہے اور اس کے کلام کی مثل ممکن ہی نہیں بلکہ ممتنع ہے اس کا مثل قرار دینا اس سے انکار کے مترادف ہے۔

[4] آخرت کی جنت کا مقام اپنا ہے لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ مومنوں کو اس دنیا میں انعامات اور خوشحالی نصیب نہیں ہوتی ایسا تخیل سراسر جھوٹ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دُنیا میں خوشحالی کا نہ ہونا مسلمانوں کی کوتاہیوں کا نتیجہ ہے اور ہر کوتاہی اسلام کے منافی ہے۔

Marfat.com

لے جیسے مچھر کی یا اِس سے بھی زیادہ کسی حقیر چیز کی، پس جو لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ سمجھ جاتے ہیں کہ جو کچھ ہے اِن کے پروردگار کی طرف سے ہے لیکن جن لوگوں نے انکار کیا وہ کہتے ہیں بھلا ایسی مثال بیان کرنے سے اللہ کا مطلب کیا ہوسکتا ہے؟ پس کتنے انسان ہیں جن کے حصے میں اِس سے گمراہی آئے گی اور کتنے ہیں جن پر سعادت کی راہ کھل جائے گی اور وہ گمراہ نہیں کرتا مگر انہیں، جو فاسق ہو گئے ہوں ۞26 جو لوگ احکام الٰہی کی اطاعت کرنے کا عہد کر کے پھر اسے توڑ ڈالتے ہیں اور جن رشتوں کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کے کاٹنے میں بیباک ہیں اور اپنی بدعملیوں سے ملک میں فساد پھیلاتے ہیں، سو یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے سر تا سر نامرادی ہے ۞27 تم کس طرح اللہ کا انکار کر سکتے ہو؟ جب کہ تمہارا وجود نہ تھا، اُس نے تم کو زندگی بخشی پھر وہی ہے جو موت طاری کر دیتا ہے پھر دوبارہ زندگی بخشے گا بالآخر تم سب کو اسی کے حضور لوٹنا ہے ۞28 یہ اس رب کریم کی کارفرمائی ہے کہ اس نے زمین کی ساری[1] چیزیں تمہارے لیے پیدا کیں، پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان درست کیے (جن سے تم فوائد حاصل کر رہے ہو) اور وہی ہے جو ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے ۞29

اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا تھا "میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں" فرشتوں نے عرض کیا "کیا ایسی شخصیت کو خلیفہ[2] بنایا جائے گا جو زمین میں خرابی پھیلائے گی اور خونریزی کرے گی؟ ہم تیری حمد و ثنا کرتے ہیں اور تیری پاکیزگی وقدوسی کا اقرار کرتے ہیں" ارشادِ الٰہی ہوا کہ: "میری نظر جس حقیقت پر ہے تمہیں اس کی خبر نہیں" ۞30 اور آدم نے فطری تعلیم[3] الٰہی سے تمام چیزوں کے نام معلوم کر لیے تو اللہ تعالیٰ نے وہ تمام چیزیں فرشتوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم حقیقت حال سے واقف ہو تو ان کے نام بتاؤ ۞31 فرشتوں نے عرض کیا کہ: اے اللہ! ساری پاکیزگیاں تیرے ہی لیے ہیں ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا تو نے ہماری فطرت میں رکھا، (حقیقت میں تو) علم تیرا ہی علم ہے اور حکمت تیری ہی حکمت ہے ۞32 اللہ نے حکم دیا "اے آدم اب تم فرشتوں کو ان کے نام بتاؤ" جب آدم نے بتلا دیئے تو پھر ارشادِ الٰہی ہوا "کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ آسمان و زمین کے تمام غیب مجھ ہی پر روشن ہیں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو وہ بھی میرے علم میں ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو وہ بھی مجھ سے مخفی نہیں ہے" ۞33 جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کی بزرگی کا اعتراف کرتے ہوئے سجدۂ شکر ادا کرو، وہ سب حکم سنتے ہی سجدۂ شکر میں گر گئے مگر ابلیس کو یہ سجدہ ناگوار گزرا، لگا گھمنڈ کرنے اور وہ تھا ہی منکروں سے ۞34 ہم نے آدم سے کہا "اے آدم تو اور تیری بیوی جنت میں رہو، جو چاہو اور جہاں سے چاہو کھاؤ پیو اور امن وچین کی زندگی بسر کرو مگر ہاں! دیکھو وہ جو ایک درخت ہے اُس کے قریب مت جانا ورنہ زیادتی کرنے والوں میں شمار ہونے لگو گے ۞35 شیطانی وسوسہ اندازی نے ان دونوں کے قدم ڈگمگا دیئے تو اس زندگی سے ہاتھ دھونے پڑے کیونکہ حکم الٰہی ہوا کہ

[1] "زمین کی ساری چیزیں انسانوں کیلئے ہیں" انسانیت ہے تو اسلام ہے اگر انسانیت نہیں تو اسلام کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

[2] خلافت ارضی کا تعلق "انسان" سے ہے لیکن "خلافت" محض حکومت کا نام نہیں اگر سمجھ نہ آئے تو ہماری تفسیر القرآن عروۃ الوثقیٰ کی طرف رجوع کریں۔

[3] "فطری تعلیم" ہی وہ چیز ہے جس کے باعث دنیوی ترقیاں ہو رہی ہیں اور نئی نئی چیزیں معرض وجود میں آ رہی ہیں اور آتی رہیں گی اس انسانی کمال سے فرشتے بھی عاری ہیں کیونکہ ان کے اندر یہ قوت ناپید ہے۔

Marfat.com

”یہاں سے نکل جاؤ تم میں سے ہر وجود دوسرے کا
دُشمن ہے اب تم کو زمین میں رہنا ہے اور ایک خاص
وقت کیلئے اس میں رہ کر فائدہ اُٹھانا ہے“ ۞36 پھر آدم
نے اپنے رب کی فطری تعلیم سے چند کلمات معلوم کر
لیے جن سے اس کے حضور قبولیت تھی، پس اس طرح
اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی، بلاشبہ وہی ہے جو توبہ
قبول کرنے والا ہے، اس کی درگزر کی کوئی انتہا نہیں
ہے ۞37 جنت سے نکل جانے کا حکم ہمارا بدستور قائم رہا
اس کے لیے ہدایت تھی کہ ہماری جانب سے تم پر
ہدایت[1] وراہنمائی کی راہِ حق کھولی جائے گی جو کوئی اس
ہدایت کی پیروی کرے گا اس کے لیے کسی طرح کا غم و
فکر نہیں ۞38 لیکن جو کوئی انکاری ہوگا اور ہماری نشانیاں
جھٹلائے گا وہ دوزخی گروہ میں سے ہوگا یعنی ہمیشہ
عذاب میں رہنے والا ۞39

اے اسرائیل کے بیٹو! میری وہ نعمت یاد کرو جس
سے میں نے تمہیں[2] سرفراز کیا تھا اور دیکھو اپنا ہدایت
قبول کرنے کا عہد پورا کرو اور میں تو اپنا عہد پورا
کرنے ہی والا ہوں اور (دوسروں سے نہیں) صرف
مجھ ہی سے ڈرو ۞40 اور ایمان لاؤ جو میں نے نازل کیا
ہے جو اس کلام کی تصدیق کرتا ہوا نازل ہوا جو تمہارے
پاس میری طرف سے پہلے موجود ہے اور ایسا نہ ہو کہ
اس کے انکار میں بدبختی کا پہلا قدم جو اُٹھے وہ تمہارا ہی
ہو، اور ایسا نہ کرو کہ میری آیتوں کو دنیوی مال کے
بدلے بیچنا شروع کر دو، اور میری نافرمانی سے بچتے
رہو ۞41 (خوب سن لو! کہ) حق کو باطل کے ساتھ ملا کر
مشتبہ مت بناؤ اور نہ حق کو چھپاؤ جب کہ تم جانتے
ہو ۞42 نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور جب اللہ کے حضور
جھکنے والے جھکیں تو ان کے ساتھ تم بھی سرنیاز جھکا
دو ۞43 کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو مگر خود اپنی خبر
نہیں لیتے؟ حالانکہ اللہ کی کتاب تمہارے پاس ہے
جس کی ہمیشہ تلاوت[3] بھی کرتے رہتے ہو کیا اتنی موٹی
سی بات بھی تمہاری سمجھ میں نہیں آرہی؟ ۞44 صبر اور نماز
سے اپنی اصلاح میں مدد لو یہ ایسا عمل ہے جو انسانی
طبیعت پر بہت کٹھن گزرتا ہے مگر وہ لوگ جن کے دِل
اللہ کے حضور جھکے ہوں ۞45 اور جن لوگوں کو یقین ہے
کہ انہیں اپنے پروردگار سے ایک روز ملنا ہے اور اس
کے پاس حاضر ہونا ہے ۞46

اے بنی اسرائیل! میری دوسری نعمتوں کے ساتھ
اس نعمت کو بھی یاد رکھو جس سے میں[4] نے تم کو سرفراز کیا تھا
کہ اقوام عالم پر تم کو فضیلت دی ۞47 اور یہ کہ اس دن کی
پکڑ سے ڈر جاؤ، جس روز کوئی انسان کسی دوسرے
انسان کے کام نہیں آئے گا، نہ کسی کی سفارش سنی جائے
گی اور نہ کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی کسی
طرح کی مدد مل سکے گی ۞48 اور جب ہم نے تمہیں
خاندانِ فرعون سے جنہوں نے تم کو نہایت ہی سخت
عذاب میں ڈال رکھا تھا نجات دی تھی وہ تمہارے[5]
لڑکوں کو ذبح کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کی حیا پر
ڈاکہ زنی کرتے تھے اور اس صورتِ حال میں
تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر بڑی ہی بھاری
آزمائش تھی ۞49 اور وہ ہم ہی تھے کہ سمندر کا پانی

[1] اختیار سے ایک کام کرنا یا نہ کرنا صرف اور صرف انسان کیلئے ہے یہی وجہ ہے کہ انسان اپنے کیے کا جواب دہ ہے۔

[2] دنیا کی سرفرازی مخصوص اعمال سے وابستہ ہے۔ اعمال دو طرح کے ہوتے ہیں اس لیے دنیا کی سرفرازی بھی دو طرح کی ہوئی، یہی وجہ ہے کہ وہ کسی کی میراث نہیں۔

[3] کسی چیز کی تلاوت، سمجھنے اور اُس کے مطابق عمل کرنے کے لیے ہوتی ہے محض تلاوت، تلاوت کی جانے والی چیز کے ساتھ وہ ظلم ہے جس کی سزا بہت سخت ہے۔

[4] قومی سرفرازی کسی قوم کے ساتھ لازم و ضروری نہیں یہ بعض اعمال کا نتیجہ ہے لیکن لوگوں نے اس کو بہت کم سمجھنے کی کوشش کی ہے۔

[5] کسی قوم یا انسان کو تعلیم و تربیت سے دور رکھنا اُس کو قتل یا ذبح کر دینے کے مترادف ہے

Marfat.com

تمہارے لیے پایاب کر دیا کہ تم بچ نکلے مگر فرعون کا گروہ غرق ہو گیا اور تم اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہے تھے!﴿50﴾ جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا عہد لیا تھا اور موسیٰؑ پہاڑ پر پہنچے ہی تھے کہ تم نے بچھڑے کی پرستش اختیار کر لی اور تم راہِ حق[1] سے ہٹ گئے﴿51﴾ لیکن تمہاری اس بد اعتدالی کے بعد ہم نے تم سے درگزر کی تا کہ تم اللہ کی وسعت بخشش کی قدر کرو﴿52﴾ پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) توراۃ کی تختیوں اور حق و باطل میں فرق کرنے والی چیز کے ساتھ اُترا تاکہ تم اس کی دی ہوئی ہدایت پر عمل کرو﴿53﴾ اور جب موسیٰ پکار اُٹھا کہ اے میری قوم! تم نے بچھڑے کی پوجا کر کے خود اپنے آپ کو تباہ کر لیا ہے پس چاہیے کہ تم اپنے خالق کے حضور توبہ کرو اور اپنی جانوں کو ملامت کرو، اس میں اللہ کے نزدیک تمہارے لیے بہتری ہے، پھر تمہاری توبہ قبول کر لے گا اور اللہ توبہ قبول کرنے والا درگزر کرنے والا ہے﴿54﴾ اور تم نے کہا تھا! اے موسیٰ! (علیہ السلام) ہم کبھی تم پر یقین کرنے والے نہیں جب تک کہ کھلے طور پر اللہ کو نہ دیکھ لیں پھر بجلی کے کڑکے نے تم کو آ گھیرا اور تم دیکھ رہے تھے﴿55﴾ پھر ہم نے تم کو اس ہلاکت سے بچا کر اُٹھا کھڑا کیا تا کہ اپنے آپ کو نعمت الٰہی کا قدر شناس ثابت کرو﴿56﴾ اور (پھر وہ وقت یاد کرو کہ) ہم نے تمہارے سروں پر آبر کا سایہ پھیلا دیا اور من[2] وسلویٰ کی اچھی چیزیں مہیا کر دیں کہ انہیں خوب کھاؤ لیکن تم بدعملی سے باز نہ آئے، غور کرو کہ تم نے ناشکری کر کے ہمارا کیا بگاڑا؟ خود اپنا ہی نقصان کر لیا﴿57﴾ اور پھر ہم نے حکم دیا تھا کہ اس آبادی میں داخل ہو جاؤ اور کھاؤ پیو اور آرام چین کی زندگی بسر کرو، لیکن جب شہر کے دروازے میں قدم رکھو تو تمہارے سر اللہ کے حضور جھکے[3] ہوئے ہوں اور تمہاری زبانوں پر توبہ کا کلمہ جاری ہو اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ تمہاری خطائیں معاف کر دے گا اور نیک کردار انسانوں کے اعمال میں برکت دے گا﴿58﴾ لیکن ان لوگوں نے جن کی راہ ظلم و شرارت کی تھی اس بتلائی ہوئی بات کو بدل دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ظلم و شرارت کرنے والوں پر ہم نے آسمان سے عذاب نازل کیا اور دراصل یہ ان کی نافرمانی کی سزا تھی﴿59﴾

اور پھر جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی طلب کیا تھا اور ہم نے حکم دیا تھا کہ اپنی لاٹھی سے اِس اِس چٹان پر ضرب لگاؤ تو یقیناً پانی موجود پاؤ گے، چنانچہ اِس طرح بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور تمام قبیلوں کے لوگوں نے اپنے اپنے پانی لینے کی جگہ معلوم کر لی اور تم سے کہا گیا کہ کھاؤ پیو، اللہ کی بخشائش سے فائدہ اُٹھاؤ اور اس سرزمین میں جھگڑا فساد مت کرو﴿60﴾ پھر تم نے موسیٰ سے کہہ دیا کہ ہم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم ایک طرح کے کھانے پر قناعت کر لیں پس تم اپنے پروردگار سے دُعا کرو کہ ہمارے لیے وہ سب چیزیں پیدا فرما دے جو زمین کی پیداوار کہلاتی ہیں یعنی ترکاری، گیہوں، دال، پیاز وغیرہ (جو مصر میں ہم کھایا کرتے تھے) موسیٰؑ نے یہ سن کر کہا (افسوس تم پر) کیا تم ایک ادنیٰ سی بات کی طلب کرتے ہو اعلیٰ کے بدلے جس میں بڑی ہی خیر و برکت ہے؟ اگر ایسی بات ہے تو یہاں سے نکلو کسی شہر کی راہ لو وہاں تم کو یہ تمام چیزیں مل جائیں گی جن کے لیے تم ترس رہے ہو، پھر ان پر خواری و نامرادی کی مار پڑی اور وہ اللہ کے غضب کے

[1] صحیح راہنمائی حاصل کرنا انسانی زندگی کے راستوں کو آسان بنا دیتا ہے، ضد اور ہٹ دھرمی مشکلات کو زیادہ بنا دیتی ہے۔

[2] بغیر محنت شاقہ کے زندگی بحال رکھنے کیلئے کسی چیز کا مل جانا "من وسلویٰ" کہلاتا ہے لیکن محنت کر کے حاصل کرنے والی چیزیں محنت ہی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

[3] کسی بھی اچھے اور مفید کام میں قوم کو اپنے قومی راہنما کے ساتھ تعاون کرنے سے ہمیشہ اچھے نتائج سامنے آتے ہیں اور نافرمانی سے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

Marfat.com

سزاوار ہوئے اور یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور انبیاء (علیہم السلام) کے ناحق قتل میں بیباک ہو چکے تھے اور وہ تمام حدیں توڑ کر بے لگام ہو گئے تھے ❁61

جو لوگ ایمان لائے وہ ہوں یا یہود و نصاریٰ اور صابی ہوں، جو کوئی بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اس کے اعمال اچھے ہوئے[1] تو وہ اپنے ایمان و عمل کا اجر اپنے پروردگار سے ضرور پائے گا، اس کیلئے نہ تو کوئی کھٹکا ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی ہو گی ❁62 پھر جب ہم نے تم سے تمہارا پختہ عہد لیا تھا اور کوہِ طور کی چوٹیاں تم پر بلند تھیں کہ جو کتاب تمہیں دی گئی ہے اس پر مضبوطی کے ساتھ جم جاؤ اور جو کچھ اس میں بیان کیا گیا ہے اسے ہمیشہ یاد رکھو تا کہ تم پرہیزگار ہو ❁63 لیکن تم پھر گئے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تمہارا ساتھ نہ دیتی تو تم اپنی اِسی گمراہی کے سبب تباہی کے حوالے ہو جاتے ❁64 اور یقیناً تم ان لوگوں کے حال سے بھی بے خبر نہیں ہو جو تم ہی سے تھے اور جنہوں نے سبت کے معاملہ میں راست بازی کی تمام حدیں توڑ دی تھیں اور ہم نے ان سے کہا تھا کہ تم ذلیل وخوار بندروں کی طرح ہو جاؤ ❁65 اور ہم نے اس معاملہ کو ان سب کیلئے جو اس وقت موجود تھے اور اُن کیلئے بھی جو بعد میں پیدا ہوئے تازیانہ عبرت بنا دیا اور ان لوگوں کیلئے جو متقی ہیں اس میں بہت بڑی نصیحت رکھ دی ❁66 اور پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے یہ بات کہی تھی کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے، قوم کے لوگوں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے تم ہمارے ساتھ تمسخر کرتے ہو، موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اللہ کی پناہ کیا میں جاہلوں کا سا شیوہ اختیار کر رہا ہوں؟ ❁67 وہ بولے کہ تم اپنے رب سے درخواست کرو کہ واضح کرے، وہ گائے کس طرح کی ہو؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اللہ کا حکم یہ ہے ''وہ ایسی گائے ہو جو نہ تو بوڑھی ہو نہ بچھیا بلکہ درمیانی عمر کی ہو'' اور اب چاہیے کہ تم تعمیل حکم کرو ❁68 لیکن پھر وہ کہنے لگے کہ اپنے رب سے پوچھو وہ یہ بھی بتلائے کہ اس کا رنگ کیسا ہو؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا ''اللہ کا حکم یہ ہے کہ اس کا رنگ پیلا ہو، خوب گہرا پیلا، ایسا پیلا کہ دیکھنے والے دیکھتے ہی خوش ہو جائیں'' ❁69 وہ پھر کہنے لگے اب بھی ہمارے لیے اس کی پہچان مشکل ہے اپنے ربّ سے کہو وہ واضح کرے کہ وہ گائے کیسی ہونی چاہیے؟ ہم اِن شاء اللہ العزیز ضرور پتہ لگالیں گے ❁70 موسیٰؑ نے کہا اللہ کا حکم ہے کہ وہ ایسی گائے ہو جو نہ تو کبھی ہل میں جوتی گئی ہو اور نہ ہی کبھی آبپاشی کا کام اس سے لیا گیا ہو، صحیح سالم اور داغ دھبے سے بھی پاک ہو پھر وہ عاجز ہو کر بولے کہ ہاں! اب تم نے ٹھیک بات بتا دی چنانچہ اُنہوں نے گائے ذبح کی اگرچہ ایسا کرنے پر وہ دِل[2] سے آمادہ نہ تھے ❁71

اور پھر جب تم نے ایک جان ہلاک[3] کر دی تھی اور اس کی نسبت تم آپس میں جھگڑتے اور ایک دوسرے پر الزام لگاتے تھے، جس حقیقت کو تم چھپاتے تھے اللہ اُس کو آشکارا کر دینے والا تھا ❁72 پھر ہم نے کہا کہ اس مقتول کو اِسی[4] کے بعض اعضاء سے مارو، اسی طرح اللہ زندہ کر دے گا مرے ہوؤں کو اور اللہ اپنی

[1] اچھے کام کرنے والے لوگ اچھے ہوتے ہیں خواہ ان کا تعلق کسی بھی قوم سے ہو اور اس کا عکس بھی بدستور اسی طرح ہے لیکن دوسری اقوام کی طرح مسلمانوں نے بھی اس کو سمجھنے کی کوشش بہت کم کی ہے۔

[2] موشگافیاں کرنا اور بال کی کھال اُتارنا نکمے لوگوں کا کام ہے جس کا نتیجہ ہمیشہ منفی ہوتا ہے۔

[3] گائے کے ذبح کرنے کا تعلق مقتول کے ساتھ وابستہ نہ تھا ہمارے مفسرین نے دونوں کو آپس میں ملا دیا اور اس کو معجزہ قرار دے دیا۔

[4] مقتول کے قاتل کا معلوم کرنا ایک فنی چیز ہے اور فن کا تعلق فن سیکھنے سے ہوتا ہے اور رہے گا، افسوس کہ مسلمانوں نے اس کو سمجھنے کی کوشش نہ کی اور آج تک تحقیق کے لیے غیروں پر انحصار کرتے ہیں۔

Marfat.com

نشانیاں تم کو دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو۞[73] پھر تمہارے دِل سخت پڑ گئے ایسے سخت گویا پتھر کی چٹانیں ہیں بلکہ پتھر سے بھی سخت کیونکہ پتھروں میں سے تو بعض پتھر ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں اور پتھروں میں ایسی چٹانیں بھی ہیں جو شق ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہیں اور ان میں سے پانی اپنی راہ نکال لیتا ہے اور پھر انہی میں ایسی چٹانیں بھی ہیں جو خوفِ الٰہی سے لرز کر گر پڑتی ہیں اور یاد رکھو کہ قانونِ الٰہی تمہارے کرتوتوں کی طرف سے غافل نہیں ہے۞[74] کیا تم توقع رکھتے ہو کہ یہ لوگ تمہاری بات آسانی سے مان جائیں گے حالانکہ ان میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہے جو اللہ کا کلام سنتا ہے اور اس کا مطلب بھی سمجھتا ہے لیکن پھر بھی جان بوجھ کر اس میں تحریف کر لینے کا عادی ہے۞[75] اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو اپنے آپ کو ایمان والوں سے ظاہر کرتے ہیں اور جب آپس میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں تو کہتے ہیں ''جو کچھ تمہیں اللہ نے علم دیا ہے وہ ان لوگوں پر کیوں ظاہر کرتے ہو؟ اس لیے کہ وہ تمہارے خلاف تمہارے ربّ کے ہاں اس سے دلیل پکڑیں، کیا تم اتنے عقل کے کورے ہو؟''۞[76] کیا وہ نہیں جانتے کہ جو کچھ چھپاتے ہیں اسے بھی اللہ جانتا ہے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں وہ بھی اس کے سامنے ہے۞[77] اور پھر اس قوم میں وہ لوگ بھی ہیں جو نرے اَن پڑھ ہیں اور کتابِ الٰہی کو اپنی آرزوؤں کے سوا کچھ نہیں جانتے اور محض وہموں میں مگن ہیں۞[78] پس افسوس ان پر کہ وہ خود اپنے[1] ہاتھوں اپنی مرضی سے احکام لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہیں تاکہ اس کے بدلے میں ایک حقیری سی قیمت دُنیوی فائدہ کی حاصل کر لیں، پس افسوس اس پر جو کچھ ان کے ہاتھ لکھتے ہیں اور افسوس اس پر جو کچھ وہ اس ذریعہ سے کماتے ہیں۞[79] اور کہتے ہیں کہ دوزخ کی آگ ہمیں کبھی چھونے والی نہیں، اگر ہم آگ میں ڈالے بھی گئے تو صرف چند گنتی کے دنوں کیلئے ڈالے جائیں گے، بلکہیے یہ بات تم کیسے کہتے ہو؟ کیا تم نے اللہ سے نجات کا کوئی پٹا لکھا لیا ہے کہ اب وہ اس کے خلاف نہیں کرے گا یا پھر تم اللہ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جس کیلئے تمہارے پاس کوئی صحیح علم نہیں ہے۞[80] ہاں! جس کسی نے بھی اپنے کاموں[2] سے بُرائی کمائی اور اس کے گناہوں نے اسے گھیرے میں لے لیا تو وہ دوزخی گروہ میں سے ہے یعنی ہمیشہ دوزخ میں رہنے والا۞[81] اور جو کوئی ایمان لایا اور اس کے کام بھی اچھے ہوئے تو وہ جنتی گروہ میں سے ہے، ہمیشہ جنت میں رہنے والا۞[82]

اور پھر جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا، ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا، عزیزوں، قریبی رشتہ داروں کے ساتھ نیکی سے پیش آنا، یتیموں، مسکینوں کی خبر گیری کرنا اور تمام انسانوں سے اچھا برتاؤ کرنا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، لیکن تم ایک تھوڑی تعداد کے سوا سب اُلٹی چال ہی چلے اور تم حق سے منہ موڑ لینے والے ہو۞[83] اور پھر جب ہم نے تم سے یہ عہد لیا تھا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کا خون مت بہاؤ اور اپنے لوگوں کو جلا وطن مت کرو، تم نے اقرار کیا اور تم اس اقرار کی خود گواہی بھی دیتے ہو۞[84] پھر تم وہ لوگ ہو کہ

[1] خود لکھ کر اللہ کے ذمہ لگانا یہود و نصاریٰ کا فعل تھا اور آج مسلمانوں نے اپنا لیا ہے جس کے نتیجہ میں آج مسلمانوں کی وہی حالت ہے جو اُس وقت یہود و نصاریٰ کی تھی۔

[2] اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام اقوامِ عالم کو یکساں ایک جیسی تعلیم دی گئی اور ہر قوم نے بشمول ہماری قوم کے اس کی خلاف ورزی کا ارتکاب کیا پھر نتیجہ بھی یکساں رہا۔

Marfat.com

ایک دوسرے کو بے دریغ قتل کرتے[1] ہو اور ایک فریق دوسرے فریق کو اس کے خلاف ظلم و معصیت سے وطن سے نکال باہر کرتا ہے لیکن پھر جب قیدی ہو کر تمہارے سامنے آتے ہیں تو تم فدیہ دے کر چھڑا لیتے ہو حالانکہ جلاوطن کرنا ہی تم پر حرام تھا، کیا تم بعض کتاب کو مانتے ہو اور بعض حصے سے انکاری ہو؟ پھر بتلاؤ جن لوگوں کے کاموں کا یہ حال ہے انہیں کیا مل سکتا ہے یہی کہ دُنیا میں ذلت و رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت سے سخت عذاب! یاد رکھو اللہ (کا قانونِ جزا) تمہارے کاموں کی طرف سے بالکل غافل نہیں ہے ۞85 (یقیناً) یہی لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کی زندگی کو برباد کر کے دنیا کی زندگی خرید لی ہے نہ تو ان کے عذاب میں کمی ہوگی، نہ کہیں سے وہ مدد حاصل کر سکیں گے ۞86

اور ہم نے پہلے موسیٰ کو کتاب دی پھر موسیٰ ؑ کے بعد ہدایت کا سلسلہ پے در پے رسولوں کو بھیج کر جاری رکھا بالآخر مریم کے بیٹے عیسیٰ کو سچائی کی روشن نشانیاں دیں اور اُس کو رُوح القدس کی تائید سے ممتاز کیا لیکن ان میں سے ہر[2] داعی کی دعوت کی تم نے مخالفت کی کیا تمہارا شیوہ ہی یہ ہے کہ جب کبھی اللہ کا کوئی رسول ایسی دعوت لے کر آیا جو تمہاری نفسانی خواہشوں کے خلاف تھی تو تم سرکشی کرتے رہے اور پھر کسی کو جھٹلایا اور کسی کو قتل کر دیا ۞87 اور یہ لوگ کہتے ہیں ہمارے دِل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں، ان پر انکارِ حق کے تعصب کی پھٹکار ہے، بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ قبول کریں ۞88 جب ایسا ہوا کہ اللہ کی طرف سے ان کی ہدایت کیلئے ایک کتاب نازل ہوئی اور وہ اس کتاب کی تصدیق کرتی تھی جو پہلے سے ان کے پاس موجود ہے تو باوجود اس کے کہ وہ کافروں کے مقابلہ میں اس کا نام لے کر فتح و نصرت کی دُعائیں مانگتے تھے لیکن جب ہدایت سامنے آگئی تو صاف انکار کر گئے، پس ان لوگوں کیلئے جو کفر کی راہ اختیار کریں اللہ کی لعنت کے سوا کیا ہے؟ ۞89 افسوس! کیا ہی بری قیمت ہے جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کا سودا چکایا! انہوں نے اللہ کی نازل کردہ سچائی سے انکار کیا کہ وہ جس کسی پر چاہتا ہے اپنا فضل نازل کر دیتا ہے۔ یہ لوگ اپنی بدعملیوں کی وجہ سے پہلے ہی ذلیل و خوار ہو چکے ہیں، پھر اللہ کا غضب بھی ایک کے بعد ایک ان کے حصے میں آیا اور انکارِ حق کرنے والوں کیلئے ہمیشہ رُسوا کرنے والا عذاب ہی ہوتا ہے ۞90 اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے اُتارا ہے اس پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں ہم تو صرف وہی بات مانیں گے جو ہم پر اُتری ہے اور اس کے سوا جو کچھ ہے اس سے انہیں انکار ہے حالانکہ وہ اللہ کا سچا کلام ہے جو ان کی کتاب کی بھی تصدیق کرتا ہوا نازل ہوا ہے۔ ان سے کہو اچھا اگر واقعی تم ایماندار ہو تو پھر تم نے پچھلے وقتوں میں اللہ کے نبیوں کو کیوں قتل کیا؟ ۞91 اور پھر موسیٰ (علیہ السلام) سچائی کی روشن دلیلوں کے ساتھ تمہارے پاس آیا پھر تم بچھڑے کے پیچھے پڑ گئے جو سب ظلموں سے بڑا ظلم ہے ۞92 اور پھر جب ہم نے کوہِ طور کی بلند و بالا چوٹیوں کے نیچے تم سے پختہ عہد لیا تھا کہ جو کتاب تم کو دی گئی ہے اُس پر مضبوطی کے ساتھ جم جاؤ اور اس کے حکموں پر کاربند ہو تو تم نے اقرار کیا اور دِل سے تسلیم[3] ہی نہ کیا کیونکہ تمہارے دلوں میں تو کفر کے باعث بچھڑے کی پوجا رَچ بس گئی تھی، ان سے برملا کہیے کہ تم اپنے جس

[1] قتل کرنا صرف جان سے مار دینے کو نہیں کہتے بلکہ ذلیل و خوار کرنے پر بھی اِس کا اطلاق ہوتا ہے جو جان سے مار دینے سے بھی زیادہ برا ہے۔

[2] تمام انبیاء کرام کی تعلیم ایک جیسی تھی موسیٰ ہوں، اُن سے قبل یا بعد لیکن اس حقیقت کو بھی من حیث القوم کسی قوم نے سمجھنے کی کوشش نہ کی۔

[3] ہر قوم اپنے پاس سے اچھائی یا برائی کا ایک تخیل پیدا کر لیتی ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ فرشتے وہ قوتیں ہیں جو اللہ کے حکم کی پابند ہیں ان کا اپنا ذاتی کوئی امیج (Image) نہیں ہوتا۔

Marfat.com

ایمان کا دعویٰ کرتے ہو افسوس ہے اس ایمان پر کیا ہی بری راہ ہے جس پر تم کو تمہارا ایمان لیے جا رہا ہے❁[93] ان سے کہیے کہ اگر آخرت کا گھر اللہ کے نزدیک صرف تمہارے ہی لیے ہے دوسرے لوگوں کا اس میں کوئی حصہ نہیں تو آؤ موت کی آرزو کرو (مباہلہ کے لیے آگے بڑھو) اگر تم اس اعتقاد میں سچے ہو❁[94] یہ لوگ اپنی بدعملیوں کی وجہ سے جس کا ذخیرہ یہ جمع کر چکے ہیں کبھی ایسا کرنے والے نہیں اور اللہ ظلم کرنے والوں کو اچھی طرح جانتا ہے❁[95] زندگی کے سب سے زیادہ حریص یہی لوگ ہیں، مشرکوں سے بھی زیادہ، ان میں سے ایک ایک آدمی کا دِل یہ حسرت رکھتا ہے کہ کاش! ایک ہزار برس تک تو جیتا رہے، عمر کی درازی انہیں عذابِ آخرت سے نجات نہیں دلا سکتی کیونکہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ کی نظروں سے وہ چھپا ہوا نہیں ہے❁[96]

جبرئیلؑ سے دشمنی رکھنے والوں سے کہہ دیجئے کہ یہ اللہ کا کلام ہے جو جبرئیلؑ نے اس کے حکم سے اُتارا ہے اور یہ اس کی تصدیق کرتا ہے جو اس سے پہلے اللہ کی طرف سے نازل ہو چکا ہے اور اس میں ہدایت اور اُن لوگوں کیلئے جو ایمان رکھتے ہیں بشارت ہے❁[97] جو کوئی بھی اللہ کا، اس کے فرشتوں اور رسولوں کا جبرئیل اور میکائیل کا دُشمن ہے تو یقیناً اللہ بھی ایسے منکرین حق کا دوست نہیں ہو سکتا❁[98] ہم نے تم پر سچائی کی روشن دلیلیں نازل کی ہیں جن سے کوئی انکار نہیں کر سکتا مگر وہی جو راست بازی کے دائرے سے نکل چکا ہو❁[99] جب کبھی بھی ان لوگوں نے اتباعِ حق کا کوئی عہد کیا تو کسی نہ کسی گروہ نے ضرور ہی اُسے پس پشت ڈال دیا اور ان لوگوں میں بڑی تعداد انہی لوگوں کی ہے جن کے دِل ایمان کی دولت سے خالی ہیں❁[100] اس وقت کو یاد کرو جب اللہ کا ایک رسول اس کتاب کی تصدیق کرتا ہوا آیا جو پہلے سے ان کے پاس موجود تھی تو ان لوگوں میں سے ایک گروہ نے جو کتابِ الٰہی رکھتا تھا کتابِ الٰہی کو اس طرح پیٹھ پیچھے ڈال دیا گویا وہ اسے جانتے ہی نہیں❁[101] ان لوگوں نے ان اعمال واحکام کی پیروی کی جنہیں شیاطین، سلیمان[1] علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے پڑھا کرتے تھے حالانکہ سلیمانؑ کبھی کفر کا مرتکب نہیں ہوا تھا بلکہ یہ انہی شیطانوں کا کفر تھا کہ لوگوں کو جادوگری سکھلاتے تھے اور یہ بھی صحیح نہیں کہ بابل میں دو فرشتوں ہاروت ماروت پر اس طرح کی کوئی بات نازل ہوئی تھی "وہ جو کچھ بھی کسی کو سکھلاتے تھے تو یہ کہہ دیتے تھے کہ دیکھو ہمارا وجود تو ایک فتنہ ہے پھر تم کیوں کفر میں مبتلا ہوتے ہو؟ لیکن اس کے باوجود لوگ ان سے (ایسے ایسے اعمال و اقوال) سیکھتے جن کے ذریعے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈالنا چاہتے" وہ کسی انسان کو نقصان نہیں پہنچا سکتے اِلاّ یہ کہ اللہ کے حکم سے کسی کو کوئی نقصان پہنچنے والا ہو یہ لوگ کتابِ الٰہی[2] کو چھوڑ کر ایسی باتیں سیکھتے ہیں جو انہیں سراسر نقصان پہنچانے والی ہیں انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ جو کوئی جادوگری کا خریدار ہوتا ہے اس کے لیے آخرت کی برکتوں میں کوئی حصہ نہیں ہوتا، پس افسوس ان کی اس خریداری پر! کیا ہی بری جنس ہے جس کے بدلے اُنہوں نے اپنی نجات فروخت کر دی! کاش وہ اس حقیقت کی خبر رکھتے❁[102] اگر یہ لوگ احکامِ الٰہی پر ایمان لاتے اور نیک عملی کی راہ اختیار کرتے تو ان کیلئے اللہ کے ہاں بہت ہی بہتر اجر ہوتا، کاش وہ سمجھ بوجھ سے کام لیتے❁[103]

[1] سلیمان علیہ السلام اللہ کے رسول تھے لیکن لوگوں نے اُن کی طرف جادو جیسی ناپاک اور دھوکا فریب پر مبنی باتوں کو منسوب کر دیا جن کے تاثرات آج تک موجود چلے آرہے ہیں جو سراسر جھوٹ اور فریب ہے اور شیطانی باتیں ہیں۔

[2] صاف اور ستھری باتوں کو چھوڑ کر مشتبہ باتوں کی طرف جانا ذلت و رسوائی کو دعوت دینا ہے۔

Marfat.com

اے مسلمانو! ﴿رَاعِنَا﴾ کا لفظ استعمال نہ کرو بلکہ ﴿اُنْظُرْنَا﴾ کا لفظ بولو، جی لگا کر سنو منکرین حق کو دردناک عذاب ملنے والا ہے ❁[104] اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے اور مشرک دونوں فریق نہیں چاہتے کہ تمہارے ربّ کی طرف سے تم پر خیر و برکت نازل ہو لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کیلئے چن لیتا ہے اور وہ بہت بڑا فضل رکھنے والا ہے ❁[105] ہم احکام میں سے جو بدل دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس کی جگہ اس سے بہتر یا اس جیسا حکم نازل کر دیتے ہیں کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ نے ہر ایک چیز کیلئے ایک اندازہ مقرر کر دیا ہوا ہے ❁[106] (خوب سن لو اور اچھی طرح یاد رکھو) یقیناً اللہ ہی کیلئے آسمان و زمین کی سلطانی ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں جو تمہارا کارساز (بگڑی بنانے والا) اور مددگار ہو ❁[107] کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے بھی ویسے ہی[1] سوالات کرو جیسے آپ سے پہلے موسیٰؑ سے کیے جا چکے ہیں، جو کوئی بھی ایمان کی نعمت پا کر اسے کفر سے بدل دے گا تو یقیناً وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا ❁[108] اہل کتاب چاہتے ہیں تمہیں ایمان کے بعد پھر کفر میں لوٹا دیں اگرچہ ان پر سچائی ظاہر ہو چکی ہے لیکن پھر بھی اس حسد سے جس کی جلن ان کے اندر ہے پسند نہیں کرتے کہ تم راہِ حق میں ثابت قدم رہو پس عفو و درگزر سے کام لیتے ہوئے ان کے عزائم کو مٹی میں دبا دو یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ ظاہر ہو جائے کیونکہ اللہ نے ہر ایک چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کیا ہوا ہے ❁[109] اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، جو کچھ بھی تم اپنے لیے نیکی کی پونجی پہلے سے اکٹھی کر لو گے اللہ کے پاس اس کے نتائج و ثمرات موجود پاؤ گے تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے ❁[110] وہ کہتے ہیں کہ جنت میں کوئی آدمی داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ یہودی یا عیسائی نہ ہو، یہ ان کی اُمنگیں اور آرزوئیں ہیں، تم ان سے برملا کہو کہ اگر تم سچے ہو تو ثابت کرو اور بتاؤ کہ تمہارے اس دعوے کی دلیل کیا ہے؟ ❁[111] ہاں! بلاشک وشبہ جس کسی نے بھی اللہ کے آگے سر جھکایا اور وہ نیک عمل بھی ہوا تو وہ اپنے رب سے اپنا اُجر ضرور پائے گا، نہ تو اس کیلئے کسی طرح کا کھٹکا ہے نہ کسی طرح کی غمگینی ❁[112]

اور یہودی[2] تو کہا کرتے تھے کہ عیسائیوں کا دین کچھ نہیں اور عیسائی بھی کہتے تھے کہ یہودیوں کے پاس کیا دھرا ہے؟ اللہ کی کتاب بھی دونوں پڑھتے ہیں اور ٹھیک ایسی ہی بات وہ لوگ بھی کہتے ہیں جو علم نہیں رکھتے، (حالانکہ دین سب کے لیے ایک ہی ہے) اچھا قیامت کے روز اللہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا جس بات میں وہ جھگڑ رہے ہیں ❁[113] اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والا کون ہے جو اللہ کی عبادت گاہوں[3] میں اس کے نام کی یاد کو روکے اور ان کی ویرانی میں کوشاں ہو؟ جن لوگوں کے ظلم کا یہ حال ہے تو وہ اس قابل ہی نہیں کہ اللہ کی عبادت گاہوں میں وہ قدم رکھیں بجز اس حالت کے کہ وہ ڈرے، سہمے ہوئے ہوں، ایسے لوگوں کیلئے دُنیا میں بھی رُسوائی ہے اور آخرت میں بھی اُن کے لیے سخت عذاب تیار ہے ❁[114] اور مشرق ہو یا مغرب سب اللہ ہی کیلئے ہے جہاں کہیں بھی تم رُخ کر لو اللہ تمہارے سامنے ہے، بلاشبہ وہ وسیع قدرت والا جاننے والا ہے ❁[115] ان کا قول ہے کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے حالانکہ اللہ کی ذات اس سے پاک ہے اور زمین و

[1] قوم محمدی کہو یا احمدی کے مسلمانوں کے لیے مخصوص ہدایت کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح نہ ہو جانا کہ فرضی سوال و جواب کرنے لگو، جو سراسر جہالت ہے۔ خیال رہے کہ قوم محمدی ہی احمدی ہے یہ جو مرزائی امت کو احمدی کہا جاتا ہے یہ غلط ہے۔

[2] خوش فہمیوں میں مبتلا ہونے کی بجائے وہ کام کرو جن کے نتائج اچھے اور دیرپا ہوں۔

[3] تمام عبادت گاہوں کا احترام ضروری و لازم ہے ایکدوسرے کی عبادت گاہ کو برا جاننا سراسر جہالت ہے۔ کسی بھی جہت کا تصور محض قومی شناخت ہے۔ اس کو اِسی تک محدود رکھنا چاہیے۔

Marfat.com

آسمان میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کا تو ہے اور سب اسی کے فرمان کے سامنے جھکے ہوئے ہیں ۞116 وہ آسمان وزمین کو بنانے والا ہے وہ جب کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو حکم دیتا ہے ہو جا اور جیسا وہ حکم دیتا ہے بالکل ویسا ہی ظہور میں آجاتا ہے ۞117 اور جو لوگ علم نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ اللہ ہم سے براہِ راست بات چیت کرے یا اپنی کوئی نشانی ہمارے پاس بھیج دے ایسی ہی بات ان لوگوں نے بھی کہی تھی جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں، سب کے دِل ایک ہی طرح کے ہوئے، ہم نے ان لوگوں کے لیے جو ماننے والے ہیں کتنی ہی نشانیاں نمایاں کر دی ہیں جن کو دیکھ کر وہ مان رہے ہیں ۞118 (اے پیغمبر!) ہم نے تمہیں اس لیے بھیجا ہے کہ بشارت دو اور متنبہ کر دو، جو لوگ دوزخی گروہ میں شامل ہو گئے آپ ان کیلئے جوابدہ نہیں ہوں گے ۞119 (اے پیغمبر اسلام ﷺ) یہود و نصاریٰ آپؐ سے خوش ہونے والے نہیں، وہ تو صرف اسی حالت میں خوش ہو سکتے ہیں کہ تم ان کی جماعتوں کے پیروکار ہو جاؤ، کہہ دو کہ اللہ کی ہدایت ہی سیدھی راہ ہے اور اگر تم نے ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کی جبکہ تمہارے پاس علم و یقین کی روشنی بھی آ چکی ہے تو اللہ کی دوستی اور مددگاری سے تم یکسر محروم ہو جاؤ گے ۞120 اہل کتاب ہی میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کتابِ الٰہی کی تلاوت سمجھ بوجھ کر کرتے ہیں تو وہی ہیں جو اس پر ایمان لائے ہیں اور جو کوئی انکار کرتا ہے تو وہ وہی لوگ ہیں جن کیلئے تباہی و نامرادی[1] لازم ہو چکی ہے ۞121

اے بنی اسرائیل! میری وہ نعمتیں یاد کرو جن سے میں نے تمہیں سرفراز کیا تھا اور میں نے تمہیں اقوامِ عالم میں برگزیدگی عطا کی تھی ۞122 اور دیکھو اس دن سے ڈرو جس دن نہ تو کوئی جان دوسری جان کے کام آئے گی، نہ کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائے گا، نہ کسی کی سعی و سفارش چل سکے گی اور نہ ہی کہیں سے مدد ملے گی ۞123 اور جب ابراہیمؑ کو اُس کے رب نے چند باتوں میں آزمایا[2] اور وہ ان میں پورا اُترا، فرمایا: میں تجھے انسانوں کے لیے امام بناتا ہوں، پھر ابراہیمؑ نے عرض کیا (اے اللہ!) کیا میری اولاد سے بھی؟ اس کو جواب دیا گیا کہ جو ظلم و معصیت کی راہ اختیار کریں گے ان کیلئے میرے اس عہد میں کوئی حصہ نہیں ہے ۞124 اور پھر جب ہم نے اس گھر[3] کو لوگوں کے اجتماع اور پناہ گاہ کی جگہ بنایا اور حکم دیا کہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ مقرر کرو اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کو حکم دیا تھا کہ ہمارے نام پر جو گھر بنایا گیا ہے اسے طواف کرنے والوں، عبادت کیلئے ٹھہرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک و صاف کرو ۞125 اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ "اے میرے ربّ! اس جگہ کو امن و امان کا ایک آباد شہر بنا دے اور یہاں کے بسنے والوں میں جو لوگ تجھ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اُن کو پھلوں سے رزق مہیا فرما دے" اِس پر ارشادِ الٰہی ہوا کہ جو کوئی کفر کا شیوہ اختیار کرے گا سو اِسے بھی ہم رزق سے فائدہ دیں گے، البتہ ان کا یہ فائدہ بہت تھوڑا ہوگا، بالآخر اُن کو دوزخ میں جانا ہے اور کیا ہی وہ برا ٹھکانا ہے ۞126 اور جب ابراہیمؑ بیت اللہ کی بنیادیں[4]

[1] "عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی" جنت کسی قوم کی میراث نہیں چاہے ہر قوم سمجھے کہ وہ ہماری میراث ہے۔

[2] ہر انسان معرضِ آزمائش میں ہے تم بھی آزمائش میں اس طرح پورے اُترو جس طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام پورے اُترے۔

[3] بیت اللہ وہ عبادت گاہ ہے جو تمام عبادت گاہوں سے پہلے بنائی گئی اور ابراہیم علیہ السلام نے بھی اپنے دور میں اُس کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیا اور آج تک وہ اُن کی اولاد در اولاد کے زیرِ عاطفت ہے۔

[4] تم کو اس سے یہ تصور دیا گیا ہے کہ ہاتھوں سے کام کرو، دل سے دُعا اور زبان سے اس کا اظہار تاکہ تمہاری دُعائیں مقبول ہوں جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے کیا۔

Marfat.com

اُٹھا رہا تھا اور اسماعیلؑ بھی (دونوں کہہ رہے تھے) "اے ہمارے ربّ! ہمارا یہ عمل تیرے حضور قبول ہو، بلاشبہ تو ہی ہے جو دُعاؤں کا سننے والا اور جاننے والا ہے"127 ❁ اے ہمارے ربّ! ہم سچے مسلم ہوجائیں اور ہماری نسل میں سے ایک ایسی اُمت پیدا فرمادے جو تیرے احکام کی فرمانبردار ہو، اے اللہ! ہمیں ہماری عبادت کے صحیح طورطریقے بتلادے اور ہم سے درگزر فرمابلاشبہ تیری ہی ذات ہے جودرگزر کرنے والی، پیار کرنے والی ہے128 ❁ "اے ہمارے ربّ! اس بستی کے بسنے والوں میں تیرا ایک رسول پیدا ہو جوانہی میں سے ہو، وہ تیری آیتیں پڑھ کرلوگوں کوسنائے، کتاب و حکمت اور عقل کی باتوں کی تعلیم دے جوان کی اصلاح کردے، یقیناً تیری ہی ذات ہے جو حکمت والی ہے اور سب پرغالب ہے"129 ❁

ان لوگوں کے سوا جنہوں نے اپنے آپ کو جہالت اور نادانی کے حوالے کر دیا ہے کون ہے جو ابراہیمؑ کے طریقہ سے مُنہ پھیر سکتا ہے؟ ہم نے دُنیا میں بھی اُسے برگزیدہ کیا اور آخرت میں بھی اس کی جگہ نیک انسانوں میں ہوگی130 ❁ اور جب ابراہیمؑ کے ربّ نے اُسے حکم دیا تھا کہ فرمانبردار ہوجا، وہ پکار اُٹھا تھا کہ میں اس کے حکموں کا فرمانبردار ہو گیا جو تمام جہانوں کا ربّ ہے131 ❁ اور پھر ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں[1] کواور یعقوبؑ نے اپنی اولاد کووصیت کی تھی کہ اے بیٹو! اللہ نے تمہارے لیے اس دین کی راہ پسند فرمائی ہے دُنیا سے نہ جانا مگراس حالت میں کہ تم مسلمان ہو132 ❁ پھر کیا تم اُس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کے سرہانے موت آ کھڑی ہوئی تھی اور اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے پوچھا تھا کہ "میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟" انہوں نے جواب دیا تھا "اس اللہ واحد کی جس کی تو نے عبادت کی ہے اور تیرے آباء ابراہیم، اسمٰعیل اور اسحاقؑ نے کی ہے اور ہم بھی اُسی کے حکموں کے فرمانبردار رہیں گے"133 ❁ یہ ایک اُمت تھی جوگزر چکی، اس کیلئے وہ تھا جواس نے کمایا، تمہارے لیے وہ ہوگا جو تم کماؤ گے تم سے اس کی پوچھ کچھ نہیں ہوگی کہ ان کے اعمال کیسے تھے134 ❁ یہودیوں نے کہا، یہودی ہو جاؤ، ہدایت پاؤ گے، نصاریٰ نے کہا نصرانی ہوجاؤ، ہدایت پاؤ گے، لیکن تم کہو نہیں، اس کی راہ تو ہی "حنفی" راہ ہے جوابراہیم (علیہ السلام) کی راہ تھی کیونکہ یقیناً وہ شرک کرنے والوں سے نہ تھا135 ❁ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں، قرآن پرایمان لائے ہیں جو ہم پر نازل ہوا ہے ان تمام تعلیموں پر ایمان لائے ہیں جو ابراہیم کو، اسماعیل کو، اسحاق کو، یعقوب کواور اولادِ یعقوب علیہم السلام کودی گئیں نیز ان کتابوں پر جوموسیٰ کواور عیسیٰ علیہم السلام کودی گئی تھیں اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ان تمام تعلیموں پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو دُنیا کے دوسرے نبیوں کواُن کے ربّ سے ملی ہیں، ہم ان میں سے کسی ایک کوبھی دوسروں سے جدانہیں کرتے اور ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں136 ❁ پس اگر یہ لوگ بھی ایمان کی راہ[2] اختیار کرلیں بالکل اسی طرح جس طرح تم نے اختیار کی ہے تو انہوں نے بھی ہدایت پالی اور اگر اس سے رُوگردانی کریں تو پھران کی راہ ہٹ دھرمی کی راہ

---

[1] خود راہِ ہدایت اختیار کرو اور اپنی اولادوں کو راہِ ہدایت پر لگاؤ، یہی انبیاء کرام کرتے رہے اور اسی کا تم کو حکم دیا جارہا ہے عقل مند بنو اور جہالت کے کام ترک کردو۔

[2] اپنی اپنی گروہ بندیوں کے رنگ چھوڑ دو صرف اور صرف اللہ کا دیا رنگ اختیار کرو، گذشتہ تمام انبیاء کرام اور ان کی اُمتیں دراصل ایک ہی امت تھے تم بھی گروہ بندیوں کوترک کر کے یک عمل ہوجاؤ اور ان کے عمل کی بحث نہ کرو اپنے اعمال کی جوابدہی کے لیے تیار رہو، تم سے تمہارے اعمال کے متعلق سوال ہوگا ان کے اعمال کے بارے میں نہیں۔

Marfat.com

ہے، وہ وقت دور نہیں جب اللہ کی مدد تمہیں ان کی مخالفت سے بے پروا کردے گی وہ سننے والا اور جاننے والا ہے ❁[137] اللہ کا رنگ دینا یہی ہے اور تم ہی بتاؤ اللہ سے بہتر اور کس کا رنگ دینا ہوسکتا ہے؟ اور ہم سب اسی کی بندگی کرنے والے ہیں ❁[138] تم ان سے کہو کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو؟ حالانکہ ہمارا اور تمہارا سب کا رب وہی ہے، ہاں ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں تمہارے لیے تمہارے اعمال اور ہمارا طریقہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ ہم صرف اس کی بندگی کرنے والے ہیں؟ ❁[139] کیا تمہارا دعویٰ یہ ہے کہ ابراہیم، اسماعیل، یعقوب علیہم السلام اور اولادِ یعقوب بھی یہودی اور نصرانی تھے؟ کیا تم زیادہ جاننے والے ہو یا اللہ زیادہ جاننے والا ہے؟ پھر تم ہی بتلاؤ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے جس کے پاس اللہ کی گواہی موجود ہو اور وہ اسے چھپائے؟ جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ اس سے ہرگز غافل نہیں ہے ❁[140] ہاں! یہ ایک اُمت تھی جو گزر چکی اس کے لیے وہ تھا جو اس نے اپنے اعمال سے کمایا، تمہارے لیے وہ ہوگا جو تم اپنے عمل سے کماؤ گے، تم سے کچھ اس کی پوچھ گچھ نہیں ہو گی کہ ان کے اعمال کیسے تھے؟ ❁[141]

❁ جو لوگ عقل و بصیرت سے محروم ہیں وہ کہیں گے مسلمان جس قبلہ کی طرف[1] رُخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے کیا بات ہوئی کہ اُن کا رُخ اس طرف سے پھر گیا؟ تم کہو مشرق ہو یا مغرب سب اللہ ہی کے لیے ہے وہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے ❁[142] اسی طرح ہم نے تمہیں نیک ترین اُمت ہونے کا درجہ عطا کردیا تا کہ تم انسانوں کیلئے گواہی دینے والے ہو اور تمہارے لیے اللہ کا رسول گواہی دینے والا ہو اور یہ جو اتنے دنوں تک ہم نے تمہیں اس قبلہ پر رہنے دیا تو یہ اس لیے تھا، تا کہ معلوم ہو کہ کون لوگ اللہ کے رسول کی پیروی میں سچے ہیں اور کون لوگ ہیں جو اُلٹے پاؤں پھر جانے والے ہیں اس میں شک نہیں کہ ہدایت یافتہ لوگوں کے سوا اور سب کیلئے اس معاملہ میں بڑی ہی سخت آزمائش تھی، یقین کرلیں، ایسا نہیں ہوسکتا کہ اللہ تمہارا ایمان رائیگاں جانے دے، وہ تو انسانوں کیلئے سرتاسر شفقت و رحمت رکھنے والا ہے ❁[143] ہم دیکھ رہے ہیں کہ تمہارا چہرہ آسمان کی طرف بار بار اُٹھتا ہے یقین کرو ہم عنقریب تمہارا رُخ اس قبلہ کی طرف پھیرنے والے ہیں جس سے تم خوشنود ہو جاؤ گے تم اپنا رُخ مسجد حرام کی طرف پھیر لو اور جہاں کہیں بھی تم نکلو ضروری ہے کہ اپنا رُخ اسی طرف پھیرا کرو جن لوگوں کو آپؐ سے پہلے کتاب دی گئی ہے وہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ معاملہ ان کے ربّ کی طرف سے ایک اَمرِ حق ہے اور جیسے کچھ ان کے اعمال ہیں اللہ ان سے غافل نہیں ❁[144] اگر تم اہلِ کتاب کے سامنے ساری دلیلیں پیش کردو تب بھی وہ تمہارے قبلہ کی پیروی کرنے والے نہیں، نہ یہ ہوسکتا ہے کہ تم ان کے قبلہ کی پیروی کرنے لگو اور ان میں سے ہر ایک گروہ دوسرے گروہ کا قبلہ ماننے والا نہیں اور اگر تم نے ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی کی جب کہ تمہیں اس بارے میں علم بھی ہو چکا ہے تو تم یقیناً نافرمانی کرنے والوں میں شمار ہونے لگو گے ❁[145] جن لوگوں کو ہم نے آپ سے پہلے کتاب دی ہے وہ آپ کو اس طرح پہچان گئے ہیں[2] جس طرح ہر آدمی اپنی

---

[1] قبلہ دراصل سب کا ایک اور صرف ایک ہے یعنی بیت اللہ لیکن لوگوں نے اپنی اپنی شناخت کے لیے اپنے الگ الگ قبلے بنالیے ہیں تم ان کی باتوں میں نہ آؤ تم اپنے قبلہ پر قائم رہو اپنا شیرازہ بکھرنے نہ دو تمہارا قبلہ محض شیرازہ بندی کیلئے ہے۔ اللہ تعالیٰ جہت سے پاک ہے دلیل اور ضد دو الگ الگ چیزیں ہیں اس لیے ضد کا جواب دلیل سے ممکن نہیں ہے، البتہ خاموشی سے ممکن ہوسکتا ہے۔

[2] اہلِ کتاب کے تمام گروہ جانتے ہیں کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں، اتنی بات ہی کافی ہے اس سے آگے جھگڑا ہے اور اہلِ علم کا کام جھگڑا نہیں۔

Marfat.com

اولاد کو پہچانتا ہے لیکن اس کے باوجود انمیں ایک گروہ
ایسا ہے جو علم رکھتے ہوئے جان بوجھ کر سچائی کو چھپاتا
ہے۞146 تمہارے ربّ کی طرف سے ایک اَمرِ حق ہے،
پس ایسا نہ ہو کہ تم شک کرنے والوں سے ہو جاؤ۞147
اور ہر گروہ کیلئے ایک سمت ہے جس کی طرف وہ
رُخ پھیرتا ہے پس نیکیوں کی راہ میں ایک دوسرے
سے آگے نکل جانے کی کوشش کرو، تم جہاں کہیں بھی ہو
اللہ تم سب کو پالے گا یقیناً اللہ نے ہر چیز کے لئے ایک
اندازہ مقرر کر دیا ہے۞148 آپؐ کہیں سے بھی نکلو یا
جہاں کہیں بھی ہو رُخِ انور اسی کی طرف پھیر لو جس
طرف مسجد حرام ہے اور یقین کرو یہ آپؐ کے ربّ کی
طرف سے ایک اَمرِ حق ہے اور جانتے رہو کہ اللہ
تمہارے اعمال کی طرف سے غافل نہیں۞149 اور تم
کہیں سے بھی نکلو اور جہاں کہیں بھی ہو چاہیے کہ اپنا
رُخ مسجد حرام ہی کی طرف کیا کرو تاکہ تمہارے خلاف
لوگوں کے پاس کوئی دلیل باقی نہ رہے، وہ لوگ جو حق
سے تجاوز کر گئے ہیں ان کی مخالفت تو ہر حال میں
جاری رہے گی ان سے مت خوف کھاؤ، ڈرو تو صرف
مجھ ہی سے ڈرو تاکہ میں تم پر اپنی نعمت پوری کر دوں
جس کے نتیجہ میں تم سیدھی راہ پر لگ جاؤ۞150 ہم نے تم
میں سے ایک شخص کو اپنی رسالت کیلئے چن لیا، وہ
ہماری آیتیں تمہیں سناتا ہے تمہارے دِلوں کو صاف
کرتا ہے، کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور وہ باتیں
سکھلاتا ہے جن سے تم یکسر ناآشنا تھے۞151 پس اب
میری یاد میں لگے رہو میں بھی تمہاری طرف سے غافل
نہیں ہوں اور دیکھو میری نعمتوں کی قدر کرو، ایسا نہ کرو
کہ کفرانِ نعمت میں مبتلا ہو جاؤ۞152

اے مسلمانو! صبر اور نماز کی قوتوں[1] سے سہارا
پکڑو، یقین کرو کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ
ہے۞153 اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو[2] جاتے ہیں تو
یہ مت کہو کہ وہ مردہ ہیں، نہیں! وہ تو زندہ ہیں لیکن تم ان
کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے۞154 اور ضروری ہے کہ
(اے لوگو!) ہم تمہارا امتحان لیں، خطرات کا خوف،
بھوک کی تکلیف، مال و جان کا نقصان، پیداوار کی
تباہی وہ آزمائشیں ہیں جو تمہیں پیش آئیں گی، پھر جو
صبر کرنے والے، ثابت قدم رہنے والے ہیں (اے
پیغمبر اسلام ﷺ) اُنہیں بشارت دے دو۞155 یہ وہی
لوگ ہیں جب بھی مصیبت ان پر آپڑتی ہے تو ان کی
صدا یہ ہوتی ہے کہ ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾۞156
سو یقیناً ایسے ہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کے
الطاف و کرم ہیں اور یہی ہیں جو اپنے مقصد میں
کامیاب ہیں۞157 بلاشبہ صفا اور مروہ[3] دونوں پہاڑیاں
اللہ کی رحمت وحکمت کی نشانیوں میں سے ہیں، پس جو
شخص حج یا عمرہ کی نیت سے اس گھر کا قصد کرے تو اس
کے لیے کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں پہاڑیوں کے
درمیان سعی کرے اور جو کوئی خوشدلی کے ساتھ نیکی کا
کوئی کام کرتا ہے تو اللہ ہر عمل کی اس کی منزلت کے
مطابق قدر کرنے والا ہے اور سب کچھ جاننے والا
ہے۞158 جن لوگوں کا شیوہ یہ ہے کہ وہ ان باتوں کو
چھپاتے ہیں جو سچائی کی روشنیوں میں سے ہم نے
نازل کی ہیں، باوجودیکہ ہم نے انہیں کتاب میں کھول
کھول کر بیان کر دیا ہے تو یقین کرو، ایسے ہی لوگ
ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے
والوں کی لعنتیں بھی ان کے حصے میں آتی ہیں۞159

[1] صبر کرنا اپنے صحیح موقف پر قائم رہنے کا نام ہے تاکہ قدم ڈگمگا نہ جائیں، ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ اللہ کی مدد موجود رہتی ہے۔

[2] اللہ کی راہ میں جدوجہد کرتے ہوئے قتل ہو جانا مرنا نہیں بلکہ زندہ ہونا ہے اس لیے کسی حال میں بھی جدوجہد کو ترک نہ کرو۔

[3] کچھ چیزیں حقیقت کو یاد دلانے کی علامت ہوتی ہیں، یہی حال صفا مروہ کا ہے ان کی سعی گذشتہ جدوجہد کی یاد تازہ کرتی ہے اس میں تم بھی بخوشی حصہ لو تاکہ تمہاری جدوجہد میں گرمی پیدا ہو جائے۔

Marfat.com

مگر ہاں! جن لوگوں نے توبہ کر لی اور اپنی بگڑی ہوئی حالت[1] سنوار لی اور ان کو بیان کرنے کا شیوہ اختیار کر لیا تو ایسے ہی لوگ ہیں جن کی توبہ ہم قبول کر لیتے ہیں اور ہم بڑے ہی درگذر کرنے والے بخش دینے والے ہیں ❁160 بلاشبہ جن لوگوں نے راہِ حق سے انکار کیا اور پھر مرتے دَم تک اسی پر قائم رہے، تو یہ وہی لوگ ہوں گے جن پر اللہ کی، اس کے فرشتوں کی اور انسانوں سب کی لعنت ہوئی ❁161 وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی حالت میں رہنے والے ہیں، یقیناً نہ تو ان کے عذاب میں کبھی کمی کی جائے گی اور نہ ہی انہیں مہلت ملے گی ❁162 اور تم سب کا معبود ایک ہی ہے، کوئی معبود نہیں مگر صرف اسی کی ذات رحمت والی اور پیار کرنے والی ہے ❁163

بلاشبہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے ایک کے بعد ایک آتے رہنے میں اور جہازوں میں جو انسانوں کی کاربراریوں کیلئے سمندر میں چلتے رہتے ہیں اور برسات میں جسے اللہ آسمان سے برساتا ہے کہ اس سے زمین مرنے[2] کے بعد جی اُٹھتی ہے اور اس بات میں کہ ہر قسم کے جانور زمین کے پھیلاؤ میں پھیلے ہوئے ہیں اور ہواؤں کے پھرنے میں اور بادلوں میں جو آسمان و زمین کے درمیان اپنی مقرر جگہ کے اندر بندھے ہوئے ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں بڑی ہی نشانیاں ہیں ❁164 اور انسانوں میں سے کچھ انسان ایسے بھی ہیں جو اللہ کے سوا دوسری ہستیوں کو اس کا ہم پلہ بنا لیتے ہیں وہ انہیں اس طرح چاہنے لگتے ہیں جیسی چاہت اللہ ہی کیلئے خاص ہے حالانکہ جو لوگ اللہ پر ایمان لاتے ہیں ان کے دِلوں میں تو سب سے زیادہ محبت اللہ ہی کی ہوتی ہے یہ بات ان ظالموں کو اس وقت سوجھے گی جب وہ عذاب کی لپیٹ میں ہوں گے، اس دن یہ دیکھیں گے کہ ہر طرح کی قوّت تو بس اللہ ہی کیلئے ہے اور اس کا عذاب بڑا ہی سخت ہے ❁165 (اس وقت کو یاد کرو کہ وہ لوگ) جن کی پیروی کی جاتی تھی اپنے پیروؤں سے بیزاری ظاہر کرنے لگیں گے کیونکہ عذاب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور ان کا تمام سلسلہ ٹوٹ جائے گا ❁166 جب وہ لوگ جنہوں نے پیروی کی تھی پکار اُٹھیں گے کہ کاش! ہم کو ایک دفعہ پھر دنیا میں لوٹنے کی مہلت مل جائے تو ہم ان سے اسی طرح بیزاری ظاہر کر دیں جس طرح یہ ہم سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں، اللہ ان لوگوں کو ان کے اعمال کی حقیقت دکھا دے گا کہ سرتاسر حسرت و پشیمانی کا منظر ہو گا اور وہ آگ سے چھٹکارا پانے والے نہیں ہوں گے ❁167

اے افرادِ نسلِ انسانی! زمین میں جس قدر حلال اور پاکیزہ[3] چیزیں تمہاری غذا کیلئے مہیا کر دی گئی ہیں شوق سے کھاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر مت چلو وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے ❁168 وہ تو تمہیں بری اور قبیح باتوں ہی کیلئے حکم دے گا اور یہ کہ اللہ کے نام سے جھوٹی باتیں کہو جن کیلئے تمہارے پاس کوئی علم نہیں ❁169 اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو ہدایت نازل کی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں، ہاں! ہم تو اس طریقے پر چلیں گے جس پر اپنے بڑے بوڑھوں کو چلتے دیکھ رہے ہیں، اگرچہ ان کے بڑے بوڑھے عقل سے کور[4] ے اور

[1] اپنی بگڑی ہوئی حالت کو سنوارنا وہ جدوجہد ہے جس سے زندگی کے مسائل حل ہو جاتے ہیں، اپنی اصلاح کی ہر حال کوشش جاری رکھو۔

[2] زمین کے مرنے جینے کے محاورہ سے قومی زندگی اور موت کا تقابل کرتا کہ زندگی اور موت کی حقیقت کو تم شناخت کر لو کہ وہ کیا ہے؟

[3] حلال و حرام غذا میں ہو یا زندگی کے کسی حصہ میں، حرام سے اجتناب کرتے ہوئے حلال کی طلب جاری رکھو، عقل سے کام لو گے تو تمہاری اس سلسلہ کی تمام مشکلات آسان ہو جائیں گی۔

[4] جو لوگ اندھے، بہرے اور گونگے ہو کر رہ جاتے ہیں اور ہر اچھی بات سُنی ان سُنی کر دیتے ہیں، اُن کو انسان کیوں سمجھتے ہو؟ تمہارے لیے بہتر ہے کہ اُن کو فقط حیوان تصور کر لو، سہولت میں رہو گے۔

Marfat.com

ہدایت سے محروم رہے ہوں ❁170 اور جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چرواہا چارپایوں کے پیچھے چیختا چلاّ تا ہے اور چارپائے کبھی بھی نہیں سنتے مگر صرف بلانے اور پکارنے کی صدائیں، وہ بہرے، گونگے، اندھے ہو کر رہ گئے پس کبھی سوچنے سمجھنے والے نہیں ❁171 مسلمانو! اگر تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرنے والے ہو تو وہ تمام پاکیزہ چیزیں بے کھٹکے کھاؤ جو اللہ نے تمہاری غذا کیلئے مہیا کر دی ہیں اور اُس کی نعمتیں کام میں لا کر اسی کی بخششوں کے شکر گزار ہو جاؤ ❁172 اور اللہ نے جو چیزیں تم پر حرام کر دی ہیں وہ یہ ہیں: مردار جانور، حیوانات کا خون[1] سور کا گوشت اور سب چیزیں جو اللہ کے سوا کسی دوسری ہستی کے نام پر پکاری جائیں، ہاں! اگر وہ بحالت مجبوری کھا لے تو مجبور آدمی کیلئے کوئی گناہ نہیں ہوگا بلاشبہ اللہ بخش دینے والا اور رحمت رکھنے والا ہے ❁173

جو لوگ ان احکام کو جو اللہ نے اپنی کتاب[2] میں نازل کیے ہیں چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے دنیا کے حقیر فائدے خریدتے ہیں تو یقین کرو یہی وہ لوگ ہیں جو آگ کے انگاروں سے اپنا پیٹ بھر رہے ہیں، قیامت کے روز یہ اللہ کے خطاب سے محروم رہیں گے، وہ انہیں معاف کر کے گناہوں سے ہرگز پاک نہیں کرے گا، ان کے لیے دردناک عذاب میں مبتلا ہونا ضروری ہو گیا ہے ❁174 یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت بیچ کر گمراہی خرید لی اور مغفرت کے بدلے عذاب کا سودا کیا، اور جہنم کی آگ کیلئے ان کی برداشت کیسی سخت ہے ❁175 یہ اس لیے ہوا کہ اللہ نے کتاب سچائی کے ساتھ نازل کر دی اور کچھ لوگوں نے کتابِ الٰہی کے نازل ہو جانے کے بعد بھی الگ الگ راہیں اختیار کی ہیں تو وہ تفرقہ و مخالفت کی دور دراز راہوں میں کھوئے گئے ہیں ❁176

نیکی اور بھلائی صرف[3] یہی نہیں ہے کہ تم نے خاص عبادت میں اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لیا، نیکی کی راہ تو ان لوگوں کی ہے جو اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر، آسمانی کتابوں پر اور اللہ کے تمام فرستادوں پر ایمان لاتے ہیں، اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سائلوں کو دیتے ہیں اور غلاموں کو آزاد کرانے کیلئے خرچ کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اپنی بات کے پکے ہوتے ہیں جب قول و قرار کر لیتے ہیں تو اسے پورا کرتے ہیں، تنگی و مصیبت کی گھڑی ہو یا خوف و ہراس کا وقت، ہر حال میں صبر کرنے والے اور سیدھی راہ میں ثابت قدم ہوتے ہیں، بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں جو نیکی کی راہ میں سچے ہوئے اور یہی ہیں جو صحیح معنوں میں برائیوں سے بچنے والے ہیں ❁177 اے مسلمانو! جو لوگ قتل کر دیئے جائیں ان کے لیے تمہیں قصاص[4] لینے کا حکم دیا جاتا ہے، اگر

[1] حیوانات میں بہنے والا خون حرام ہے جب کوئی حیوان طبعی موت مرتا ہے تو خون اس کے اندر منجمد ہو کر اس کے جسم کو ناپاک کر دیتا ہے اور وہ حیوان جس کو خنزیر یا سور کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے وہ اپنی مضرت کے باعث ہے جس کی حقیقت تم نہیں سمجھتے تم پر حرام کیا گیا ہے اس طرح وہ حلال جانور بھی جو محض تقرب کے باعث غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جاتا ہے اور اس قبیل سے ملتے جلتے جانوروں کو چھوڑ کر باقی سب تم پر حلال و طیب ہیں معروف طریقہ کے مطابق ان کو اپنی غذا کا حصہ بنا سکتے ہو۔

[2] جو لوگ دنیوی زندگی کی آسانی کی خاطر حق کو چھپاتے ہیں وہ اس حرکت سے اپنی بربادی خود اپنے ہاتھوں کر رہے ہیں، ان کی طرف سے آنکھیں بند کر لو اور اپنا کام منہ دھیان جاری رکھو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔

[3] صحیح اعمال کی پختگی کا نام نیکی اور بھلائی ہے اسی طرح نظریات کی پختگی کا نام عقائد ہے۔ عقیدہ اور عمل درست ہو تو بحمد اللہ خیر ہی خیر ہے۔

[4] قاتل کو مقتول کے عوض قتل کرنے میں زندگی ہے تاکہ قتل در قتل کا دروازہ بند ہو جائے جان اور زندگی کے لحاظ سے تمام انسان برابر ہیں خواہ کون ہوں، کہاں ہوں اور کیسے ہوں۔ ہاں! مقتول کے ورثاء اگر قاتل سے قصاص لے کر چھوڑنے پر رضامند ہو جائیں تو ایسا کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

آزاد نے قتل کیا ہے تو اس کے بدلہ میں وہی آزاد قتل کیا جائے گا، اگر غلام قاتل ہے تو وہی غلام قتل کیا جائے گا، عورت نے قتل کیا ہے تو وہی قتل کی جائے گی اور ہاں! اگر کسی قاتل کو مقتول کے بھائی سے معافی مل جائے تو مقتول کے وارث کیلئے دستور کے مطابق مطالبہ ہے اور قاتل کیلئے خوش معاملگی کے ساتھ ادا کر دینا ہے اور یہ تمہارے ربّ کی طرف سے تمہارے لیے اس کی رحمت ہے، اب اس کے بعد جو کوئی زیادتی کرے تو وہ اپنے ربّ کے ہاں دردناک عذاب کا سزاوار ہے ۞ 178 اور اے اربابِ عقل و دانش! اس قصاص کے حکم میں تمہارے لیے زندگی ہے تاکہ تم برائیوں سے بچو ۞ 179 یہ بات بھی تم پر فرض کردی گئی ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی محسوس کرے کہ اس کے مرنے کی گھڑی آگئی اور وہ اپنے بعد مال و متاع میں سے کچھ چھوڑ جانے والا ہو تو چاہیے کہ اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کیلئے اچھی وصیت[1] کر جائے جو متقی انسان ہیں ان کیلئے تو ایسا کرنا اور بھی ضروری ہے ۞ 180 پھر جو شخص ایسا کرے کہ کسی آدمی کی وصیت سننے کے بعد اس میں ردوبدل کردے تو اس کے گناہ کی ذمہ داری اسی کے سر ہوگی جس نے ردوبدل کیا ہے، یقین جانو اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے ۞ 181 اور اگر کسی شخص کو وصیت کرنیوالے سے بے جا رعایت کرنے یا کسی معصیت کا اندیشہ ہو اور وہ ان میں مصالحت کرادے تو ایسا کرنے میں کوئی گناہ نہیں، بلاشبہ اللہ بخشنے والا رحمت رکھنے والا ہے ۞ 182

اے مسلمانو! جس طرح ان لوگوں پر جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں، روزہ[2] فرض کردیا گیا تھا، اسی طرح تم پر بھی فرض کردیا گیا ہے تاکہ تم میں پرہیزگاری پیدا ہو ۞ 183 یہ روزے چند گنے ہوئے دن ہیں پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا کوئی سفر درپیش ہو تو اس کیلئے اجازت ہے کہ دوسرے دنوں میں روزہ رکھ کر گنتی پوری کرلے اور جو لوگ ایسے ہوں کہ ان کے لئے روزہ رکھنا ناقابلِ برداشت ہو تو اُن کے لیے روزے کے بدلے ایک مسکین[3] کو کھانا کھلا دینا ہے، پھر اگر کوئی اپنی خوشی سے زیادہ کرے تو وہ اس کیلئے مزید اجر کا موجب ہوگا لیکن اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ہو تو سمجھ لو کہ روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے ۞ 184 یہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآنِ کریم کا نزول شروع ہوا، وہ انسانوں کیلئے راہنما ہے کیونکہ ہدایت کی روشن صداقتیں رکھتا ہے اور حق کو باطل سے الگ کردینے والا ہے پس جو کوئی تم میں سے یہ مہینہ پائے تو چاہیے کہ اس میں روزہ رکھے، ہاں! جو کوئی بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو تو اس کے لیے یہ حکم ہے کہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرلے، اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے سختی و تنگی نہیں چاہتا اور یہ اس لیے ہے کہ تم گنتی پوری کرلو اور اس لیے بھی کہ اللہ نے تم پر سعادت کی راہ کھول دی ہے، تم اس کیلئے بڑائی کا اعلان کرو نیز اس لیے کہ اس کی شکرگزاری میں سرگرمِ عمل رہو ۞ 185 اور

[1] ہر مرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ وہ مرنے سے قبل اپنے عزیز رشتہ داروں کے متعلق ان کی حالت کے پیش نظر کچھ وصیت کرنا چاہے تو کر جائے اس لیے کہ جتنا وہ اپنے گرد و پیش کو سمجھتا ہے دوسرے لوگ شاید نہ سمجھ سکیں وصیت کو بدلنے کا حق کسی کو نہیں اور جو کوئی اس میں ردوبدل کی کوشش کرے گا اُس کی ذمہ داری بدلنے والے پر ہوگی مرنے والے پر نہیں۔ تفصیل کیلئے عروۃ الوثقیٰ کے محولہ مقام کا مطالعہ کریں۔

[2] روزے کی فرضیت اُسی طرح ہے جس طرح گذشتہ قوموں پر قائم تھی اور اس کا مقصد روزہ کی خوبیوں کو تہ دل سے قبول کرنا ہے۔

[3] اگر کسی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت و صلاحیت موجود نہ رہے تو دوسروں کو روزہ رکھوانے کی سہولت سے بھی فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے اسی طرح مسافر اور مریض رمضان کے علاوہ دوسرے دنوں میں روزہ کی قضا بھی کرسکتے ہیں اس لیے کہ مقصود دل کی پاکیزگی ہے کسی کو تکلیف میں مبتلا کرنا نہیں۔ حائضہ کے روزہ کی ممانعت کا ذکر قرآنِ کریم میں نہیں اس کا ذکر فقط احادیث میں ہے۔

Marfat.com

جب میرے بندے میری نسبت تم سے دریافت کریں انہیں کہہ دو کہ میں تو ان کے پاس ہوں وہ جب پکارتے ہیں تو میں ان کی پکار سنتا ہوں اور اسے قبول بھی کرتا ہوں، پس ان کو چاہیے کہ وہ میری پکار کا جواب دیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ حصولِ مقصد میں کامیاب و کامران ہوں۞186 روزہ کے دنوں میں رات[1] کے وقت اپنی ازدواجی زندگی کی خواہش کی تکمیل چاہیں تو بیشک کریں کیونکہ تم ان کے رازداں ہو اور وہ تمہاری رازداں ہیں اللہ سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ تم اپنے اندر ایک بات کا خیال رکھ کر پھر اس میں خیانت کرتے رہو، پس اس نے تمہاری ندامت و شرمندگی قبول کر لی اور جو تم کو غلطی محسوس ہوئی معاف فرما دی اور اب تم ازدواجی زندگی کی خواہش پوری کرنا چاہتے ہو تو کرو اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لیے مقرر کر دیا ہے اس کے خواہشمند ہو اور حلال وطیب چیزیں کھاؤ پیو یہاں تک کہ صبح کی سفیدی کالی دھاری سے نمایاں ہو جائے پھر اس وقت سے لے کر رات آنے تک روزے کو پورا کرو، ہاں! اگر تم مسجد میں اعتکاف کر رہے ہو تو اس حالت میں ازدواجی زندگی کی خواہش پوری کرنے کی ممانعت ہے، یاد رکھو یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں پس ان سے دور رہنا چاہیے، اللہ اسی طرح اپنے احکام واضح کر دیتا ہے تا کہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں۞187 اور ایسا نہ ہو کہ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے کھاؤ اور نہ ایسا ہو کہ مال و دولت کو حاکموں کے دلوں تک پہنچنے کا ذریعہ بناؤ تا کہ دوسروں کے مالوں کا کوئی حصہ ناحق حاصل کر لو اور تم جانتے ہو۞188 لوگ تم سے مہینوں کی چاند رات کی بابت دریافت کرتے ہیں، ان لوگوں سے کہہ دو یہ انسانوں کیلئے وقت کا حساب[2] ہے اور اسی سے حج کے مہینے کا تعین ہوتا ہے اور یہ کوئی نیکی کی بات نہیں ہے کہ اپنے گھروں میں دروازے چھوڑ کر پچھواڑے سے داخل ہو، نیکی تو اس کے لیے ہے جس نے اپنے اندر تقویٰ اختیار کیا پس ان اوہام کو چھوڑ کر گھروں میں آؤ تو دروازے کی راہ سے ہی آؤ، ہاں! اللہ کی نافرمانی سے بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۞189 اور جو لوگ تم سے لڑائی لڑ رہے ہیں اللہ کی راہ میں تم بھی ان کے ساتھ لڑو، ہاں! کسی طرح کی زیادتی نہیں کرنی چاہیے اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو زیادتی کرنے والے ہوں۞190 انہیں جہاں کہیں پاؤ قتل کرو اور جس جگہ سے انہوں نے تم کو نکالا ہے تم بھی انہیں نکال باہر کرو کیونکہ فتنہ کا قائم رہنا قتل و خونریزی سے بڑھ کر ہے جب تک وہ خود مسجد حرام کی حدود میں تم سے لڑائی نہ کریں تم بھی ان سے لڑائی نہ کرو، ہاں! اگر انہوں نے اس مقام پر لڑائی شروع کر دی تو تمہارے لیے اس مقام پر لڑنا ضروری ہو جائے گا، منکرینِ حق کا یہی بدلہ ہے۞191 جب وہ لڑائی سے باز آ گئے تو پھر اللہ کی بخشش کا دروازہ[3] کھلا ہے، بلاشبہ وہ رحمت سے بخشش دینے والا ہے۞192 اور ان سے لڑائی جاری رکھو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ ہی کیلئے ہو جائے، پھر اگر ایسا ہو کہ

[1] روزہ فجر طلوع ہونے سے سورج غروب ہونے تک ہے رات کو چونکہ افطار ہوتا ہے لہٰذا رات میں ازدواجی زندگی کی رعنائی حاصل کرنے پر کوئی پابندی نہیں، خواہ مخواہ کی پابندیاں عائد کرنا اور پھر ان پر کاربند نہ رہنا کوئی نیکی اور برائی کا معیار نہیں۔

[2] اوقات کا حساب کتاب اور اس کی پابندی دراصل تمہاری اصلاح کی خاطر ہے تا کہ تمہاری اوہام پرستی کی زندگی سے تم کو نجات ملے طرح طرح کے اوہام پیدا کرنا نیکی نہیں بلکہ نیکی کو برباد کرنے والی چیز ہے۔

[3] اسلام سلامتی، صلح اور آشتی کا دین ہے جو لوگ تم سے ہاتھ روک لیں تم ان پر کبھی ہاتھ نہ اٹھاؤ خواہ وہ کہاں ہوں کیسے ہوں؟ ہاں! جو کچھ ہو برابری کے بیس (Base) پر ہو تا کہ تم کو کمزور اور بزدل نہ سمجھ لیا جائے۔ جو لوگ تم کو خواہ مخواہ تنگ کریں تم ان کو لوہے کے چنے چبواؤ اور اپنی طاقت و قوت کو سنبھال کر رکھو۔

Marfat.com

یہ لوگ لڑائی سے باز آ جائیں تو تم بھی ہاتھ روک لو مگر انہی لوگوں کے مقابلہ میں جو ظلم کرنے والے ہیں ❁193 اگر حرمت کے مہینوں کی رعایت کی جائے تو تمہاری طرف سے بھی رعایت ہونی چاہیے حرمت کے مقابلہ میں بھی مساوات[1] ہے، پس جو کوئی تم پر زیادتی کرے تو چاہیے کہ جس طرح کا معاملہ اس نے تمہارے ساتھ کیا ہے ویسا ہی تم بھی اس کے ساتھ کرو، ہاں! اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ بات نہ بھولو کہ اللہ انہی لوگوں کا ساتھی ہے جو اپنے تمام کاموں میں متقی و پرہیزگار ہوں ❁194 اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو ایسا نہ ہو کہ اپنے ہاتھوں[2] سے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دو، نیکی اختیار کرو! یقیناً اللہ کی محبت انہی لوگوں کیلئے خاص ہے جو نیکی کرنیوالے ہیں ❁195 اور دیکھو حج اور عمرہ کی جب نیت کر لی جائے تو اسے اللہ کی رضا کیلئے ادا کرنے چاہیے اور اگر ایسی صورت پیش آ جائے کہ تم راہ میں گھر جاؤ تو پھر ایک جانور کی قربانی دینی چاہیے جیسا کچھ بھی میسر آئے اور اس وقت تک سر کے بال نہ منڈاؤ جب تک کہ قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے ہاں! اگر کوئی شخص بیمار ہو یا اسے سر کی کسی تکلیف کی وجہ سے مجبوری ہو تو چاہیے کہ فدیہ دے دے اور فدیہ یہ ہے کہ روزہ رکھے یا صدقہ دے اور پھر جب تم امن کی حالت میں ہو اور کوئی شخص چاہے کہ تمتع حج کرے تو اس کیلئے بھی جانور کی قربانی ہے جیسی کچھ میسر آئے، البتہ جس شخص کو قربانی میسر نہ آئے تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے سات روزے واپسی پر یہ دس کی پوری گنتی ہو جائے گی، ہاں! یاد رہے کہ یہ اس کیلئے ہے جس کا گھر بار مکہ مکرمہ میں نہ ہو اور دیکھو ہر حال میں اللہ کی نافرمانی سے بچو اور یقین کرو کہ وہ یعنی اللہ سزا دینے میں بہت ہی سخت ہے ❁196

حج کے مہینے سب[3] کو معلوم ہیں پس جس کسی نے ان مہینوں میں حج کرنا اپنے اوپر لازم کر لیا تو حج کی حالت میں نہ تو عورتوں کی طرف رغبت کرنا ہے نہ گناہ کی کوئی بات کرنی ہے اور نہ لڑائی جھگڑے کے قریب جانا ہے اور تم نیک اعمال میں سے جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کے علم میں ہے پس حج کرنا چاہتے ہو تو اس کیلئے سامان کی تیاری بھی رکھو سب سے بہتر سامان تقویٰ و پرہیزگاری کا ہے اور اے اربابِ عقل و دانش! اللہ سے ڈرتے رہو یہی دراصل پرہیزگاری ہے ❁197 اور اس میں تمہارے لیے کوئی گناہ نہیں اگر تم اپنے رب کے فضل کی تلاش میں رہو پس جب عرفات سے دُعائے حج کے بعد لوٹو تو مشعر الحرام میں اللہ کا ذکر کرو اور یہ ذکر کرنا اسی طرح ہو جس طرح تم کو اس ذکر کا طریقہ بتلایا گیا ہے اگرچہ قبل ازیں تم بھی انہی لوگوں میں سے تھے جو راہِ حق سے بھٹک گئے ہیں ❁198 پھر جس جگہ پہنچ کر لوگ لوٹتے ہیں تم بھی وہیں سے لوٹو اور اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرو، بلاشبہ اللہ ہی خطائیں بخشنے والا اور رحمت رکھنے والا ہے ❁199 پھر جب تم حج کے تمام ارکان پورے کر چکو تو چاہیے کہ جس طرح پہلے اپنے آباؤ اجداد کی بڑائیوں کا ذکر کیا کرتے تھے اب اسی طرح اللہ کا ذکر کیا کرو بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ پھر غور کرو کچھ لوگ تو ایسے ہیں جن کی صدائے حال یہ ہوتی ہے کہ اے ہمارے رب ہمیں جو کچھ دینا ہے دُنیا ہی

[1] اسلام کا نظریہ حیات ہی یہ ہے کہ امن سے جیو اور جینے دو، یہی مساوات کی روح ہے۔

[2] قوم کے لوگوں کو ضروریات زندگی میسر نہ ہوں اور صاحب مال دن رات دولت سمیٹنے میں مصروف ہوں تو اس کا نتیجہ ہمیشہ قومی ہلاکت و نامرادی ہوتا ہے۔

[3] حج کا اجتماع جتنا بڑا ہوتا ہے اتنی اس میں پابندیاں بھی زیادہ ہوتی ہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری طرف سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچے یا کسی سے جھگڑا شروع کر دو اور اپنے حج کو اس طرح برباد کر لو۔

Marfat.com

میں دے دے[1] پس آخرت کی زندگی میں ان کیلئے کوئی حصہ نہیں ہوگا۞200 کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے[2] رب! ہمیں اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچالے۞201 ایسے ہی لوگ ہیں جنہیں ان کے عمل کے مطابق دنیا و آخرت کی فلاح میں حصہ ملنا ہے اور اللہ اعمال کی جانچ میں سست رفتار نہیں ہے۞202 یاد رکھو کہ حج کے دن گنتی کے دن ہیں تم اللہ کی یاد میں مشغول رہو، جو شخص واپسی میں جلدی کرے اور دو ہی دن بعد روانہ ہوجائے تو اس میں کوئی گناہ نہیں اور جو کوئی تاخیر کرے تو وہ تاخیر بھی کرسکتا ہے لیکن یہ رخصت اس کیلئے ہے جس میں تقویٰ و پرہیزگاری بھی ہو، پس ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ بات نہ بھولو کہ تم سب کو اسی کے حضور جمع ہونا ہے۞203 اور بعض آدمی ایسے ہیں کہ دُنیوی زندگی کے بارے میں ان کی باتیں تمہیں بہت[3] اچھی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اپنے ضمیر کی پاکیزگی پر اللہ کو گواہ ٹھہراتے ہیں اور خصومت میں بڑے ہی سخت ہوتے ہیں۞204 ان کی تمام سرگرمیاں[4] ملک میں اسی لیے ہوتی ہیں تاکہ خرابی پھیلائیں اور انسان کی زراعت اور محنت کے نتیجوں کو اور اس کی نسل کو ہلاک کردیں حالانکہ اللہ یہ کبھی پسند نہیں کرتا کہ ویرانی و خرابی پھیلائی جائے۞205 اور جب ان لوگوں سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو ان کا گھمنڈ ان کو مزید گناہ پر اُکساتا ہے انہیں تو جہنم ہی کفایت کرے گا اگرچہ وہ برا ٹھکانا ہے۞206 پھر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی خوشنودی کی طلب میں اپنی جانیں تک بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ بھی اپنے ایسے بندوں کیلئے مہربانی رکھنے والا ہے۞207 اے مسلمانو! (اعتقاد و عمل کی) ساری باتوں میں پوری طرح مسلم ہوجاؤ اور (کسی بات میں بھی اسلام کے خلاف نہ کرو) دیکھو شیطانی وسوسوں کی پیروی نہ کرو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۞208 پھر اگر تمہارے قدم ڈگمگا گئے باوجود اس کے کہ ہدایت کی روشن دلیلیں تمہارے سامنے آچکی ہیں تو یاد رکھو، اللہ سب پر غالب اور حکمت والا ہے۞209 پھر یہ لوگ کس بات کی انتظار میں ہیں؟ کیا اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ ان کے سامنے نمودار ہوجائے، بادل ان پر سایہ کیے ہوں، فرشتے ان کے سامنے صف باندھے کھڑے ہوں اور جو کچھ ہونا ہے وہ ہو چکے؟ اور تمام کاموں کا انجام بالآخر اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۞210

بنی اسرائیل سے پوچھو، ہم نے انہیں کتنی روشن نشانیاں دی تھیں؟ اور جو کوئی اللہ کی نعمت پا کر پھر اسے بدل ڈالے تو یاد رکھو کہ اللہ بھی سزا دینے میں بہت ہی سخت ہے۞211 منکرین آخرت کی نگاہوں میں تو صرف دُنیا کی زندگی ہی سمائی ہوئی ہے وہ ایمان والوں کی ہنسی اُڑاتے ہیں حالانکہ جو لوگ پرہیزگار ہیں قیامت کے روز وہی ان منکرین کے مقابلہ میں بلند مرتبہ پر فائز ہوں گے اور پھر یہ منکرین آخرت نہیں جانتے کہ اللہ جسے چاہتا ہے اپنے بے حساب[5] رزق سے مالا مال کر

[1] جو لوگ محض دنیا کی طلب رکھتے ہوں ان کو فقط دنیا ہی دی جاتی ہے قانونِ الٰہی یہی ہے۔

[2] جو لوگ دنیا کی بھلائی کے ساتھ آخرت کی طلب بھی رکھتے ہوں ان کو بھی ان کی طلب کے مطابق دیا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ ان کی طلب ہی کامیاب و کامران طلب ہے۔

[3] اعمال خود فیصلہ کردیتے ہیں کہ کس کی طلب کیسی ہے؟ کون خرابی پھیلا رہا ہے اور کون اصلاح کرا رہا ہے۔ کسی خرابی پھیلانے والے نے آج تک تسلیم نہیں کیا کہ میں خرابی پھیلا رہا ہوں۔

[4] خرابی پھیل رہی ہو، لوگ تباہ و برباد ہو رہے ہوں، زندگی مفلوج ہو کر رہ جائے، جن کے ہاتھ میں حکومت کی ڈور ہو وہ باور کرائیں کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اصلاح کی خاطر کر رہے ہیں تو ان کی یہ بات کیسے مان لی جائے؟

[5] مال جمع کرنے کی حرص کا ختم ہونا رزق سے مالا مال ہونا ہے اگر حرص ختم نہ ہو تو اربوں کے مالک بھی مانگتے ہی ہوتے ہیں۔

Marfat.com

دیتا ہے ❁212 لوگ الگ الگ گروہوں میں بٹے ہوئے نہیں تھے بلکہ ایک ہی قوم و جماعت تھے، پس اللہ نے نبیوں کو مبعوث کیا وہ بشارت دیتے اور متنبہ کرتے نیز ان کے ساتھ کتاب الٰہی نازل کی گئی تاکہ جن باتوں میں لوگ اختلاف کرنے لگے تھے، ان میں وہ فیصلہ کر دینے والی ہو اور یہ جو لوگ باہم دگر مختلف ہوئے تو اس لیے نہیں ہوئے کہ وہ ہدایت سے محروم اور حقیقت سے بے خبر تھے، نہیں! وحی الٰہی کے واضح احکام ان کے سامنے تھے مگر پھر بھی محض آپس کی ضد اور مخالفت سے اختلاف کرنے لگے تھے بالآخر اللہ نے ایمان لانے والوں کو وہ حقیقت دکھادی جس میں لوگ مختلف ہو گئے تھے اور اللہ اپنے قانون کے مطابق جسے چاہتا ہے دین کی سیدھی راہ دکھلا دیتا ہے ❁213 تعجب[1] ہے کہ تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ محض ایمانی دعویٰ سے تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ حالانکہ ابھی تم کو وہ آزمائشیں تو پیش ہی نہیں آئیں جو تم سے پہلے لوگوں کو پیش آ چکی ہیں، ہر طرح کی سختیاں اور محنتیں انہیں پیش آئیں، شدتوں اور ہولناکیوں سے ان کے دل دہل گئے یہاں تک کہ اللہ کا رسول اور جو لوگ ایمان لائے تھے پکار اٹھے، اے نصرتِ الٰہی تیرا وقت کب آئے گا؟ گھبراؤ نہیں اللہ کی نصرت تم سے دور نہیں ہے ❁214 تم سے لوگ دریافت کرتے ہیں کہ خیرات[2] کیلئے خرچ کریں تو کیا خرچ کریں؟ ان سے کہہ دو جو کچھ بھی تم اپنے مال میں سے نکال سکتے ہو نکالو تو اس کے مستحق تمہارے ماں باپ ہیں، عزیز و اقارب ہیں، بے باپ بچے ہیں، مسکین ہیں، مصیبت کے مارے مسافر ہیں اور یاد رکھو جو کچھ بھی تم بھلائی کے کاموں میں سے کرتے ہو وہ اللہ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا وہ تو سب کچھ جاننے والا ہے ❁215 جہاد کا تمہیں حکم[3] دیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار گزرتا ہے لیکن بہت ممکن ہے کہ ایک بات تم ناگوار سمجھتے ہو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور ایک بات تمہیں اچھی لگتی ہے اور اس میں تمہارے لیے برائی ہو اللہ جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے ❁216

لوگ تم سے پوچھتے ہیں جو مہینہ حرمت کا سمجھا جاتا ہے اس میں لڑائی کرنا کیسا ہے؟ ان سے کہہ دو اس میں لڑائی لڑنا بہت ہی بری بات ہے مگر کسی انسان کو اللہ کی راہ سے روکنا اور اس کا انکار کرنا اور مسجد حرام میں کسی کو نہ جانے دینا یہاں تک کہ وہاں کے بسنے والوں کو نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ برائی ہے اور فتنہ قتل سے بھی بڑھ کر برائی ہے یاد رکھو یہ لوگ تم سے برابر لڑتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر بن پڑے تو تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ کر دیں اور پھر تم میں سے جو شخص اپنے دین سے برگشتہ ہو جائے اور اسی حالت برگشتگی میں دنیا سے رخصت ہو جائے تو اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن کے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور ایسے ہی لوگ ہیں جن کا گروہ دوزخی گروہ ہے، ہمیشہ عذاب میں رہنے والا ❁217 جو لوگ ایمان لائے اور جن لوگوں نے وطن سے بے وطن ہونے کی سختیاں برداشت کیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کی امیدواری کرنے کے صحیح مستحق ہیں اور جو کوئی اللہ کی رحمت کا امیدوار ہو تو اللہ بھی رحمت سے بخش دینے والا ہے ❁218 تم سے لوگ شراب[4] اور جوئے کے متعلق دریافت کرتے ہیں، ان سے کہہ دو کہ ان دونوں

[1] جنت کا تعلق دعویٰ سے نہیں اعمال سے ہے لیکن اس حقیقت کو بہت کم تسلیم کیا گیا ہے۔

[2] قومی ضروریات کو دیکھ کر خرچ کیا جاتا ہے چاہے جمع شدہ پونجی سب کی سب خرچ ہو جائے۔

[3] "جہاد" جدوجہد اور سعی و کوشش کا نام ہے خواہ اس میں مال و دولت کے علاوہ جان تک کو قربان کرنا پڑے یا وطن سے بے وطن ہونا پڑے۔

[4] ہر چیز میں نفع اور نقصان دونوں کا احتمال ہوتا ہے جس میں دین و دنیا کا نفع زیادہ اور نقصان کم ہو اختیار کر و اور نفع سے نقصان کا احتمال زیادہ ہو تو ترک کر دو" یہ اصول یاد رہا تو بحمد اللہ تمہارے حق میں ہمیشہ بہتر رہے گا۔

Marfat.com

چیزوں میں نقصان بہت ہے اور انسان کے لیے فائدے بھی ہیں لیکن ان کا نقصان ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے اور تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ ان سے کہہ دو جس قدر فاضل ہو، دیکھو اللہ اس طرح کے احکام دے کر تم پر اپنی نشانیاں واضح کر دیتا ہے تاکہ تم غور وفکر کرو ۞219 (تمہارا فکر) دُنیا اور آخرت دونوں کی مصلحتوں میں ہو اور اے پیغمبر اسلام! لوگ تم سے بے باپ بچوں کی نسبت پوچھتے ہیں ان سے کہہ دو کہ جس بات میں ان کیلئے اصلاح و درستگی ہو وہی بہتر ہے اور اگر تم ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو بہر حال وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ کون اصلاح کرنے والا ہے اور کون خرابی کرنے والا ہے، اگر اللہ چاہتا تو تم پر مشقت ڈال دیتا بلاشبہ وہ غلبہ و طاقت کے ساتھ حکمت رکھنے والا ہے ۞220 اور مشرک عورتوں[1] سے جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں، نکاح نہ کرو، ایک مشرک عورت تمہیں کتنی ہی پسند آئے لیکن مومن عورت اس سے کہیں بہتر ہے اگر چہ وہ باندی ہو اور اسی طرح مشرک مرد جب تک ایمان نہ لے آئیں مومن عورتیں ان کے نکاح میں نہ دی جائیں یقیناً اللہ کا مومن بندہ اگر چہ وہ غلام ہو ایک مشرک مرد سے بہتر ہے اگر چہ بظاہر مشرک مرد تمہیں کتنا ہی پسند کیوں نہ آئے، یہ لوگ تمہیں دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے حکم سے تمہیں جنت اور مغفرت کی طرف بلا رہا ہے، اللہ لوگوں کی ہدایت کے لیے اپنی آیتیں واضح کر دیتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں ۞221
لوگ تم سے عورتوں کے ایام ماہواری[2] کے بارے میں دریافت کرتے ہیں ان سے کہہ دو کہ وہ اذیت کا وقت ہے پس چاہیے کہ ان دنوں میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور جب تک وہ فارغ ہو کر پاک وصاف نہ ہولیں ان سے تعلق خاص قائم نہ کرو اور جب وہ پاک وصاف ہولیں تو اللہ نے فطری طور پر جو بات جس طرح ٹھہرا دی ہے اس کے مطابق ان کی طرف ملتفت ہو، اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو برائی سے دور رہنے والے اور پاکیزگی اور صفائی رکھنے والے ہیں ۞222 تمہاری بیویاں تمہارے[3] لیے ایسی ہیں جیسے کاشت کی زمین پس جب چاہو اپنی زمین کاشت کرو اور اپنے لیے مستقبل کا سروسامان بھی کرو یاد رکھو کہ اس کے حضور بھی حاضر ہونا ہے اور ان کیلئے جو ایمان رکھتے ہیں بشارت ہی بشارت ہے ۞223 اور ایسا نہ کرو کہ کسی کے ساتھ بھلائی کرنے یا پرہیزگاری کی راہ اختیار کرنے یا لوگوں کے درمیان صُلح صفائی کرا دینے کے خلاف قسمیں کھا کر اللہ کے نام کو نیکی سے بچ نکلنے کا بہانہ بنا لو، یاد رکھو اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۞224 تمہاری قسموں میں جو لغو اور بے معنی قسمیں ہوں ان پر اللہ مواخذہ نہیں کرتا جو کچھ بھی پکڑ ہوگی وہ تو اسی بات پر ہوگی جو سمجھ بوجھ کر کی گئی ہو اور اللہ ہر حال میں بخشنے والا تحمل کرنے والا ہے ۞225 جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھا بیٹھیں تو ان کے لیے چار ماہ کی مہلت ہے پھر اگر اس مدت کے اندر اندر رجوع کر لیں تو بلاشبہ اللہ اپنی خاص رحمت سے بخش دینے والا ہے ۞226 لیکن اگر وہ طلاق کی ٹھان[4] لیں تو طلاق دیں اور یاد رکھیں کہ اللہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے ۞227 اور

[1] نکاح کے معاملہ میں ہم آہنگی ضروری ہے مال و دولت اور شکل و صورت کی حیثیت ثانوی ہے۔

[2] بیویوں سے تعلق خاص قائم کرنا اذیت کے دنوں میں صحیح نہیں یہ بیج کو ضائع کرنے کے مرادف ہے اور اپنی تباہی اپنے ہاتھوں عقل مندی کی بات نہیں۔

[3] کون نہیں جانتا کہ کاشت کی گئی زمین فصل حاصل کرنے کے بعد دوبارہ کاشت کی جاتی ہے۔

[4] ٹھان لینا طے کر لینا ہوتا ہے اور کسی معاملہ کو طے کرنا عقل و فکر اور سمجھ سوچ سے کام کرنے کا نام ہے غصہ کی حالت میں طلاق طلاق سے طلاق نہیں ہوتی یہ محض بکواس ہے جو بکواسی آدمیوں کا کام ہے وضاحت کیلئے عروۃ الوثقیٰ میں محولہ آیات کی تفسیر دیکھیں۔

Marfat.com

جن عورتوں کو طلاق دے دی گئی ہو انہیں چاہیے کہ
اذیت کے دنوں کے تین ماہ تک اپنے آپ کو نکاحِ
ثانی سے روکے رکھیں اور اگر وہ اللہ اور آخرت کے دن
پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کیلئے جائز نہیں ہے کہ جو چیز
اللہ نے ان کے رحم میں پیدا کر دی ہے اسے چھپائیں
اور ان کے شوہر اگر عدت کے اندر اندر اصلاحِ حال پر
آمادہ ہو جائیں تو وہ انہیں اپنی زوجیت میں لینے کے
زیادہ حقدار ہیں اور عورتوں کیلئے بھی اسی طرح کے
حقوق مردوں پر ہیں جس طرح کے مردوں کے
عورتوں پر، چاہیے کہ ایک دوسرے کے ساتھ اچھا
سلوک کریں البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک خاص درجہ
دیا گیا ہے اور اللہ زبردست حکمت رکھنے والا ہے ۞228

طلاق دو مرتبہ ہے یا تو معروف طریقے سے روک
لینا ہے یا پھر حسن سلوک کے ساتھ الگ کر دینا، اور
مردوں کیلئے جائز نہیں کہ جو کچھ وہ اپنی بیویوں کو دے
چکے طلاق کے وقت واپس لے لیں ہاں! اگر میاں
بیوی کو اندیشہ ہو کہ اللہ کے ٹھہرائے ہوئے حقوق ادا نہ
کر سکیں گے تو رضامندی سے ایسا ہو سکتا ہے میاں بیوی
میں کچھ گناہ نہیں کہ بیوی اپنا پیچھا چھڑانے کیلئے بطورِ
معاوضہ اپنے حق میں سے کچھ دے کر طلاق حاصل کر
لے، یہ اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حد بندیاں ہیں پس ان سے
قدم باہر نہ نکالو جو کوئی اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حد بندیوں
سے نکل جائے گا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو ظلم کرنے
والے ہیں ۞229 اگر کسی شخص نے طلاق بائن دے دی تو
اب اس شوہر کے لیے وہ عورت جائز نہ ہوگی جب تک
کہ وہ کسی دوسرے مرد کے نکاح میں نہ آجائے، پھر اگر
دوسرا خاوند[1] بھی طلاق دے دے تو پہلے طلاق دینے والا
اور عورت از سرِ نو نکاح کرنا چاہیں تو نکاح کر سکتے ہیں
اس میں ان کو کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ دونوں کو توقع ہو کہ اللہ
کی حد بندیوں پر قائم رہ سکیں گے اور یہ اللہ کی حد بندیاں
ہیں جنہیں وہ ان لوگوں کیلئے جو علم رکھتے ہیں واضح کر
دیتا ہے ۞230 اور جب ایسا ہو کہ تم اپنی عورتوں کو طلاق
دے دو اور ان کی مدتِ عدت پوری ہونے کو آئے تو پھر
یا تو رجوع کر کے انہیں ٹھیک طریقے سے روک لو یا ٹھیک
طریقے سے جانے دو ایسا نہ ہو کہ انہیں نقصان پہنچانے
کیلئے روکے رکھو تا کہ ان پر جور و ستم کرو اور خوب یاد رکھو
جو کوئی ایسا کرے گا تو اپنے ہاتھوں خود اپنا ہی نقصان
کرے گا اور دیکھو ایسا نہ کرو کہ اللہ کے حکموں کو ہنسی کھیل
بنا لو، اللہ کا اپنے اوپر احسان یاد کرو اس نے کتاب و
حکمت میں سے جو کچھ نازل کیا ہے اور اس کے ذریعے تم
کو نصیحت کرتا ہے اسے مت بھولو اور اللہ سے ڈرو اور
یقین کرو کہ اس کے علم سے کوئی بات باہر نہیں ۞231

اور جب تم نے عورتوں کو طلاق دے[2] دی اور وہ اپنی
مدتِ عدت پوری کر چکیں تو اگر وہ نکاحِ ثانی کرنا
چاہیں اور دونوں فریق آپس میں رضامند ہو جائیں تو
اس سے انہیں مت روکو، تم میں سے ہر اس انسان کو جو
اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس حکم کے
ذریعے نصیحت کی جاتی ہے، اس بات میں تمہارے
لیے زیادہ برکت اور زیادہ پاکیزگی ہے اور اللہ جانتا
ہے اور تم نہیں جانتے ۞232 اور ماؤں کو چاہیے کہ اپنے
بچوں کو کامل دو برس تک دودھ[3] پلائیں بشرطیکہ بچے کا
باپ بھی چاہے کہ وہ دودھ کی مدت پوری کریں اور

[1] ایک خاوند سے انقطاع ہونے کے بعد اگر کسی عورت نے دوسرے خاوند سے نکاح کر لیا، پھر اس نے طلاق دے دی یا اُس کی وفات ہو گئی تو عورت دوبارہ پہلے خاوند سے نکاح کرنے پر راضی ہو تو وہ دونوں دوبارہ میاں بیوی بن سکتے ہیں۔

[2] طلاق دی گئی عورت اپنے معاملہ میں آزاد ہے اس کو نکاح ثانی سے روکا نہیں جا سکتا، جو ایسا کرے گا ظلم کرے گا۔

[3] بچہ وضع ہونے کے بعد بچے کے ماں باپ مشورہ سے اپنے بچے کو کسی دوسری عورت کا دودھ پلوانا چاہیں تو ایسا کیا جا سکتا ہے جس کی پرورش میں بچہ کو دیا جائے اُس سے جو کچھ طے پائے اس کی ادائیگی باپ پر لازم ہے اگر باپ نہ ہو تو اُس کے ورثاء کے لیے بھی اس ذمہ داری کو پورا کرنا ضروری ہے

Marfat.com

جس کا بچہ ہے اس پر لازم ہے کہ ان کے کھانے، کپڑے کا مناسب انتظام کرے اور یاد رہے کہ کسی شخص پر اس کی وسعت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے، نہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے، نہ باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے اور بچے کے وارث پر بھی اسی طرح کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور اگر ماں باپ آپس کی رضامندی اور صلاح مشورہ سے قبل از مدت دودھ چھڑانا چاہیں تو بھی ان پر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم چاہو، اپنے بچوں کو ماں کے علاوہ کسی دوسری عورت سے دودھ پلواؤ تو اس میں بھی کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ جو کچھ انہیں دودھ پلوائی کا دینا مقرر کیا تھا دستور کے مطابق ان کو دیتے رہو، ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کی نظریں اسے دیکھ رہی ہیں ۞233 اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں تو انہیں چاہیے کہ چار مہینے دس دن تک عدتِ وفات میں اپنے آپکو روکے رکھیں پھر جب وہ یہ مدت پوری کر لیں تو وہ جو کچھ جائز طریقے پر اپنے لیے کریں اس کے لیے تمہارے سر کوئی الزام نہیں اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے ۞234 اور جن [1] بیوہ عورتوں سے تم نکاح کرنا چاہو تمہارے لیے کوئی گناہ نہیں کہ اگر اشارے کنائے میں اپنا خیال ان تک پہنچا دو یا اپنے دِل میں اس کا ارادہ پوشیدہ رکھو، اللہ جانتا ہے کہ فطری خیال تمہیں آئے گا لیکن ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ چوری چھپے نکاح کا وعدہ کر لو مگر یہ کہ دستور کے مطابق کوئی بات کہی جائے تو وہ اور بات ہے اور جب تک اللہ کی مقرر کردہ مدت پوری نہ ہو جائے نکاح کا ارادہ پختہ نہ کرو اور یقین جانو جو کچھ تمہارے اندر پوشیدہ ہے اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے پس اس سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا اور بہت ہی بردبار ہے ۞235

اور اگر بغیر اس [2] کے کہ تم نے بیوی کو ہاتھ لگایا ہو اور اس کے لیے جو کچھ مقرر کرنا تھا مقرر کیا ہو، طلاق دے دو تو اس پر بھی تم پر کوئی گناہ نہیں البتہ ایسی صورت میں بھی اسے فائدہ پہنچاؤ ایسا فائدہ جو دستور کے مطابق پہنچایا جائے، مقدور والا اپنی حیثیت کے مطابق دے، تنگ دست اپنی حالت کے مطابق، نیک کردار آدمیوں کیلئے ضروری ہے کہ ایسا کریں ۞236 اور اگر ایسا ہو کہ تم نے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دی اور جو کچھ مقرر کرنا تھا مقرر کر چکے تو ایسی صورت میں مقررہ مہر کا آدھا دینا چاہیے ہاں! اگر عورت معاف کر دے یا مرد جس کے ہاتھ میں معاہدۂ نکاح ہے درگزر کرتے ہوئے پورا حق مہر ادا کر دے، اگر تم مرد ہی درگزر کرو گے تو یہ زیادہ پرہیزگاری کی بات ہو گی، دیکھو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ احسان اور بھلائی کرنا نہ بھولو اور یقین کرو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کی نظر سے مخفی نہیں ۞237 اور اپنی نمازوں [3] کی حفاظت میں کوشاں رہو خصوصاً ایسی نماز کی جو وسطیٰ ہے اور اللہ کے حضور اس طرح کھڑے ہو کہ ادب و نیاز میں ڈوبے ہوئے ہو ۞238 پھر اگر ایسا ہو کہ تمہیں دشمن کا خوف ہو اور مقررہ صورت میں نماز نہ ادا کر سکو تو پیدل ہو یا سوار جس حالت میں ہو نماز پڑھ لو، پھر جب تم مطمئن ہو جاؤ تو چاہیے کہ اسی طریقے سے اللہ کا ذکر

[1] کسی بیوہ عورت کی عدت کے دنوں میں اس سے نکاح نہیں کیا جا سکتا ہاں، عندیہ ظاہر کرنے میں کچھ حرج نہیں۔

[2] چھونا اور ہاتھ لگانا استعارہ ہے مطلب یہ ہے کہ نکاح کرنے کے بعد عورت سے تعلق خاص قائم نہ ہوا ہو اور کسی وجہ سے طلاق ہو جائے اگر مہر مقرر ہو چکا ہو تو آدھا ادا کرنا ہوگا، اگر مقرر نہیں ہوا تو احسانا کچھ دے دیا جائے البتہ ایسی مطلقہ عورت کی عدت نہیں ہوگی۔ وہ عورت نکاح ثانی طلاق ہوتے ہی کر سکتی ہے۔

[3] نماز ادا کرنے کا اصل مقصد قانونِ الٰہی کی پابندی ہے، خلاف ورزی کر کے اپنی نمازوں کو برباد نہ کرو۔

Marfat.com

کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے جو تمہیں پہلے معلوم نہ تھا۞239 اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور اپنے پیچھے بیوہ عورتیں چھوڑ جائیں وہ وصیت کر جائیں کہ ایک برس تک ان کو نان ونفقہ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں، ہاں! اگر وہ خود اپنا گھر چھوڑ جائیں تو جو کچھ وہ جائز طریقہ پر اپنے لیے کریں اس کیلئے تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا یاد رکھو اللہ سب پر غالب اور حکمت والا ہے۞240 اور جن عورتوں کو طلاق دے دی گئی ہو تو چاہیے کہ انہیں مناسب طریقہ پر فائدہ پہنچایا جائے متقی انسانوں کے لیے ایسا کرنا لازمی وضروری ہے۞241 اس طرح اللہ تعالیٰ تم پر اپنی آیتیں واضح کر دیتا ہے تاکہ تم سوچتے سمجھتے ہوئے عقل سے کام لو۞242

کیا تم نے ان لوگوں کی سرگزشت پر غور نہیں کیا جو اپنے گھروں[1] سے نکل کھڑے ہوئے تھے اور باوجودیکہ وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے مگر موت کے ڈر سے بھاگ گئے تھے اللہ کا حکم ہوا کہ اب تمہارے لیے یہ موت ہی ہے پھر اللہ نے انہیں زندہ کر دیا اور وہ غالب ہو گئے یقیناً اللہ انسان کیلئے بڑا ہی فضل وبخشش رکھنے والا ہے لیکن اکثر آدمی ناشکری کرنے والے ہیں۞243 اور اللہ کی راہ میں لڑائی پیش آ جائے یعنی جہاد کرنا پڑے تو موت سے نہ ڈرو، بے خوف ہو کر لڑو اور یقین کرو اللہ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۞244 کون ہے جو اللہ کو خوشدلی کے ساتھ قرض[2] دیتا ہے تاکہ اللہ اس کا دیا ہوا (قیامت کے روز) دوگنا، سہ گنا کر کے ادا کرے، اور (رزق کی) تنگی اور کشائش کا رشتہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے (کسی انسان کے ہاتھ میں نہیں) اور اسی کے حضور تم سب کو لوٹنا ہے۞245 کیا تم نے اس واقعہ پر غور[3] نہیں کیا جو موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے سرداروں کو پیش آیا تھا؟ بنی اسرائیل کے سرداروں نے اپنے عہد کے نبی سے کہا تھا کہ ہم اللہ کی راہ میں جنگ کریں گے ہمارے لیے ایک حکمران مقرر کر دو، نبی نے کہا اگر تمہیں لڑائی کا حکم دیا گیا تو کچھ بعید نہیں کہ تم لڑنے سے انکار کر دو، سرداروں نے کہا، ایسا کیونکر ہو سکتا ہے ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم اپنے گھروں سے نکالے جا چکے ہیں اور اپنی اولاد سے علیحدہ ہو چکے ہیں پھر دیکھو کہ جب ایسا ہوا کہ انہیں لڑائی کا حکم دیا گیا تو ایک تھوڑی تعداد کے سوا سب نے پیٹھ دکھلا دی اور اللہ نافرمانوں سے بے خبر نہیں۞246 اور پھر ایسا ہوا کہ ان کے نبی نے کہا کہ اللہ نے تمہارے لیے طالوت کو حکمران مقرر کیا ہے، یہ سنتے ہی وہ بول اُٹھے یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کہ اسے ہم پر حکمرانی کا حق مل جائے حالانکہ اس سے کہیں زیادہ حکمران ہونے کے ہم خود حقدار ہیں علاوہ ازیں یہ بھی ظاہر ہے کہ اسے مال ودولت کی وسعت حاصل نہیں، نبی نے یہ سن کر کہا کہ اللہ نے طالوت ہی کو تم پر برگزیدگی عطا فرمائی ہے اور علم کی فراوانی اور جسم کی طاقت دونوں میں اسے وسعت دی ہے وہ اپنے قانون کے مطابق جسے چاہتا ہے اپنی زمین کی حکمرانی بخش دیتا ہے اور وہ اپنی قدرت میں بڑی وسعت رکھنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۞247 پھر ان کے نبی نے کہا اس کی اہلیت کی نشانی یہ ہے کہ مقدس تابوت جو تم کھو چکے ہو وہ تمہارے پاس واپس آ جائے گا اور فرشتے اسے اُٹھا لائیں گے اسی تابوت میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لیے تسکین ہے اور جو کچھ موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کے گھرانے

[1] اسلام خواہ مخواہ جنگ نہیں چاہتا، لیکن اگر ناگزیر ہو جائے تو بزدلی دکھانا بری بات ہے جو مستوجب سزا ہے پھر اس کا نتیجہ بھی قومی موت ہے اس لیے اچھی طرح سوچ سمجھ کر قدم اُٹھانا چاہیے۔

[2] اللہ کو قرض دینا یہی ہے جو کسی بھی ضرورت مند کو دے کر اُس سے واپس نہ لیا جائے۔ وضاحت کیلئے ہماری کتاب سود کیا ہے؟ کا مطالعہ کریں۔

[3] جو قوم اپنے حکمرانوں سے اور حکمران قوم سے الجھے رہیں اُن کے لیے ترقی کی تمام راہیں مسدود ہو جاتی ہیں۔

Marfat.com

چھوڑ گئے ہیں ان کا بقیہ ہے اگر تم یقین کرنے والے ہو تو یقیناً اس واقعے میں تمہارے لیے بڑی ہی نشانی ہے ❁248

پھر جب طالوت نے لشکر کے ساتھ کوچ کیا تو اس نے کہا دیکھو اللہ اس ندی کے پانی سے تمہاری آزمائش کرنے والا ہے پس جس کسی نے اس ندی کا پانی پیا اس سے میرا کوئی واسطہ نہیں، میرا ساتھی وہی ہو گا جو اس پانی سے پیاس نہ بجھائے، ہاں! اگر کوئی آدمی مجبوراً اپنے ہاتھ سے چلو بھر پی لے تو اس کا مضائقہ نہیں، لیکن اس حکم کے باوجود ایک تھوڑی تعداد کے سوا سب نے خوب پانی پیا، پھر جب طالوت اور اس کے ساتھ وہ لوگ جو سچا ایمان لائے ندی کے پار اُترے تو ان لوگوں نے جنہوں نے طالوت کی نافرمانی کی تھی کہا ہم میں یہ طاقت نہیں کہ آج جالوت اور اس کی فوج سے مقابلہ کر سکیں لیکن وہ چند لوگ جو سمجھتے تھے کہ انہیں ایک دن اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے پکار اُٹھے کہ کتنی ہی چھوٹی جماعتیں ہیں جو بڑی جماعتوں پر غالب آ گئیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ❁249 اور پھر جب وہ میدانِ جنگ میں جالوت اور اس کے لشکر کے سامنے آئے تو انہوں نے کہا اے اللہ! ہم صبر و ثبات کے پیاسوں پر صبر کے جام اُنڈیل دے اور ہمارے قدم میدانِ جنگ میں جما دے اور منکرین حق کے گروہ پر ہم کو فتح نصیب فرما ❁250 انہوں نے حکم الٰہی سے اپنے دُشمنوں کو شکست دی اور داؤد کے ہاتھ سے جالوت مارا گیا پھر اللہ نے داؤد کو بادشاہی اور حکمت سے سرفراز کیا اور جو کچھ اس کو سکھانا چاہا سکھا دیا اور اگر اللہ ایسا نہ کرتا کہ انسانوں کے ایک گروہ کے ذریعے دوسرے گروہ کو راہ سے ہٹاتا رہتا تو دُنیا خراب ہو جاتی اور امن و عدل کا نام مٹ جاتا لیکن اللہ دُنیا والوں کے لیے فضل و رحمت رکھنے والا ہے ❁251 یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تمہیں سنا رہے ہیں اور ہمارا سنانا بالکل حق ہے، یقیناً تم ان لوگوں میں سے ہو جنہیں ہم نے رسول بنایا ہے ❁252

....

❁ یہ ہمارے پیغمبر ہیں جن میں سے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے، ان میں کچھ تو ایسے تھے جن سے اللہ نے کلام کیا، بعض ایسے تھے جن کے درجے بلند کیے گئے اور مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو روشن دلیلیں عطا فرمائیں اور رُوح القدس کی تائید سے سرفراز کیا، اگر اللہ چاہتا تو جو لوگ اُن پیغمبروں کے بعد پیدا ہوئے وہ ہدایت کی روشن دلیلیں پا لینے کے بعد پھر نہ لڑتے لیکن پیغمبروں کے بعد لوگ آپس میں مخالف ہو گئے کچھ لوگوں نے ایمان کی راہ اختیار کی، کچھ لوگوں نے کفر کا شیوہ پسند کیا، اگر اللہ چاہتا تو یہ لوگ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے (یعنی کوئی اس کے کاموں کا احاطہ نہیں کر سکتا) ❁253

اے مسلمانو! ہم[1] نے جو کچھ تمہیں دے رکھا ہے اسے راہِ حق میں خرچ کرو قبل اِس کے کہ آنے والا دن سامنے آ جائے کیونکہ اُس دن نہ تو خرید و فروخت ہو گی اور نہ ہی کسی کی دوستی کام آئے گی اور نہ کسی کی سعی و سفارش سے کام لیا جائے گا اور جو لوگ منکر ہیں وہی ظالم ہیں ❁254 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ ہے، ہر چیز اُس کے حکم سے قائم ہے اُس کیلئے نہ اُونگھ ہے اور نہ نیند، آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اُسی کا ہے اور کون ہے جو اُس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کیلئے زبان کھولے؟ جو کچھ سامنے ہے وہ اسے بھی جانتا ہے اور جو کچھ پیچھے ہے وہ بھی اُس کے علم سے باہر نہیں، اُس کے علم کا کوئی بھی احاطہ نہیں کر سکتا مگر یہ کہ جتنی بات کا علم وہ انسان کو دینا چاہے دے

[1] مال داروں کا مال جمع کرنا اور قوم کے لیے خرچ نہ کرنا سرمایہ داری کو جنم دیتا ہے اور سرمایہ داری قومی ترقی کے منافی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پوری قوم قعر مذلت میں گر جاتی ہے۔ رہتا ہے بانس، نہ بجتی ہے بانسری۔

Marfat.com

دے، اُس کا تخت آسمان و زمین کے تمام پھیلاؤ پر چھایا ہوا ہے اور اُن کی نگرانی و حفاظت میں اُس کے لیے کوئی تھکاوٹ نہیں اُس کی ذات بڑی ہی بلند مرتبہ ہے 255 دین کے بارے میں کسی طرح کا جبر[1] نہیں بلاشبہ ہدایت کی راہ گمراہی سے الگ اور نمایاں ہو گئی ہے، پھر جو شخص طاغوتی طاقتوں سے انکار کرتے ہوئے اللہ پر ایمان لایا تو بلاشبہ اس نے مضبوط حلقہ پکڑ لیا جو حلقہ ٹوٹنے والا نہیں اور یاد رکھو اللہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے 256 اللہ اُن لوگوں کا ساتھی اور مددگار ہے جو ایمان کی راہ اختیار کرتے ہیں وہ انہیں تاریکیوں سے نکالتا اور روشنی میں لاتا ہے مگر جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے تو ان کے مددگار سرکش اور مفسد ہیں انہیں روشنی سے نکالتے اور تاریکیوں میں لے جاتے ہیں، سو یہی لوگ ہیں جن کا گروہ پکا دوزخی ہے جو ہمیشہ ہمیشہ عذابِ جہنم ہی میں رہے گا 257

کیا تم نے اُس شخص کی حالت[2] پر غور نہیں کیا جس نے ابراہیمؑ سے اُس کے ربّ کے بارے میں حجت کی تھی کہ اللہ نے اسے بادشاہت دے رکھی تھی، جب ابراہیمؑ نے کہا میرا ربّ تو وہ ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے تو اُس نے جواب میں کہا میں تو خود بخود زندہ ہوا ہوں اور خود ہی مروں گا، اس پر ابراہیمؑ نے کہا، اللہ سورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے تُو اُس کو مغرب سے طلوع کر کے دکھا، یہ سن کر وہ بادشاہ ہکا بکا ہو گیا اور اللہ کا قانون یہ ہے کہ ظالموں پر کبھی کامیابی اور فلاح کی راہ نہیں کھولتا 258 یا اُس شخص کی مانند جو[3] (بحالتِ خواب) ایک ایسی بستی پر سے گزرا جو اپنی چھتوں پر گری پڑی تھی تو اُس کو خیال گزرا کہ اللہ اس بستی کو کیسے زندہ کر دے گا؟ پھر اللہ نے اُس کو (اسی حالت میں) ایک سو سال تک مارے رکھا پھر اُٹھایا اور پوچھا کہ تُو اس حالت میں کتنی دیر رہا؟ تو اُس نے کہا ایک دن یا دن کا کچھ حصّہ، ارشاد ہوا نہیں! بلکہ تُو سو سال تک یہاں ٹھہرا۔ اب اپنے کھانے اور پینے پر نظر ڈال کہ وہ ابھی تک گلا سڑا نہیں اور اپنی سواری کے گدھے کو بھی دیکھ کہ وہ کس حالت میں ہے؟ اور یہ سب کچھ اس لیے کیا گیا ہے کہ ہم تجھے لوگوں کیلئے ایک نشانی بنائیں اور پھر اس کے جسم کی ہڈیوں پر غور کر کہ کس طرح ہم اُس کا ڈھانچہ بنا کر کھڑا کر دیتے ہیں اور پھر اُس پر کس طرح گوشت کا غلاف چڑھا دیتے ہیں، پس اُس شخص پر یہ حقیقت کھل گئی تو وہ بول اُٹھا میں یقین کرتا ہوں کہ بلاشبہ اللہ نے ہر چیز کیلئے ایک اندازہ مقرر کر دیا ہوا ہے 259 پھر اس واقعہ پر غور کرو جب[4] ابراہیمؑ نے کہا تھا کہ اے رب! مجھے دکھا دے کہ تُو (کفر کی موت) مرے ہوؤں کو کس طرح زندہ کرے گا؟ اللہ نے فرمایا کیا تمہیں اس کا یقین نہیں ہے؟ عرض کیا ضرور ہے لیکن یہ اس لیے چاہتا ہوں تاکہ میرے دِل کو قرار آ جائے اس پر ارشادِ الٰہی ہوا، اچھا یوں کرو کہ پرندوں میں سے چار پرندے پکڑ لو اور انہیں اپنے پاس رکھ کر اپنے ساتھ مانوس کر و یعنی ان کو ہلا لو پھر اُن چاروں میں سے ہر ایک کو ایک ایک پہاڑ پر بٹھا دو، پھر انہیں بلاؤ وہ تمہاری طرف اُڑتے ہوئے چلے آئیں گے، یاد رکھو اللہ غالب ہے اور اپنے تمام کاموں پر حکمت رکھنے والا ہے 260

[1] لاریب اسلام کا حکم یہی ہے کہ دین کے بارے میں جبر نہیں لیکن فی زمانا مسلمانوں نے جبر کو دین سمجھ لیا ہے اور اندھیرے کو روشنی۔

[2] جو طاقت دلیل کو پسند نہ کرے اُس کا انجام کبھی بخیر نہیں ہوتا، وہ پانی پر حباب ہے۔

[3] بعض خواب ایسے ہوتے ہیں جو خواب دیکھنے والے کی سوئی ہوئی قوتوں کو بیدار کر دیتے ہیں اور واقعہ خود بتاتا ہے کہ یہ خواب ہے یا مشاہدہ کی بات۔

[4] اُکھڑ اور اُجڈ قوم قومی جہالت کا نشان ہے۔ جس کا علاج فقط تعلیم ہے۔ کاش کہ کوئی اس حقیقت کو سمجھے۔

Marfat.com

جولوگ اللہ کی راہ[1] میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی اِس نیکی کی مثال اُس بیج کے دانے کی سی ہے جو زمین میں بویا جاتا ہے، اُس ایک دانے سے سات بالیاں پیدا ہوگئیں اور ہر بالی میں سو سو دانے نکل آئے اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے اِس سے بھی دوگنا کر دیتا ہے وہ بہت ہی وسعت رکھنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے ❁ 261 جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اِس طرح خرچ کرتے ہیں کہ نہ تو احسان جتاتے ہیں نہ لینے والے کو قول وفعل سے دُکھ پہنچاتے ہیں تو اُن کے ربّ کے حضور اُن کے عمل کا اجر محفوظ رہتا ہے نہ تو اُن کیلئے کسی قسم کا ڈر ہے اور نہ کسی طرح کی غمگینی ❁ 262 سیدھے مُنہ سے ایک اچھا بول اور عفو و درگذر کی کوئی بات اس خیرات سے کہیں بہتر ہے جس کے ساتھ اللہ کے بندوں کیلئے اذیت ہو اور یاد رکھو کہ اللہ بے نیاز اور نہایت ہی بردبار ہے ❁ 263 اے مسلمانو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور لوگوں کو اذیت پہنچا کر برباد نہ کرو جس طرح وہ شخص جو محض لوگوں کو دکھانے کے لیے مال خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا ایسے لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے پتھر کی چٹان کہ اس پر مٹی کی ایک تہہ جم گئی ہو اور اِس پر اُس نے بیج بو دیا جب زور سے بارش برسے تو ساری مٹی معہ بیج بہہ جائے اور ایک صاف چٹان کے سوا کچھ باقی نہ رہے، جو کچھ بھی کمایا تھا وہ رائیگاں کر دیا، اللہ اُن لوگوں پر سعادت کی راہ نہیں کھولتا جو کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں ❁ 264 ہاں! جو لوگ اپنا مال صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرتے ہیں اور اِس بات پر ان کے دِل جم چکے ہیں اُن کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اُونچی زمین پر اُگایا ہوا باغ ہو کہ اس پر پانی برسے تو پھل پھول پیدا ہو جائیں اور اگر زور سے پانی نہ برسے تو ہلکی بوندیں بھی اسے شاداب کردینے کیلئے کافی ہوں اور یاد رکھو کہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہے ❁ 265 کیا تم میں سے کوئی شخص بھی یہ پسند کرے گا کہ اس کے پاس کھجوروں کے درختوں اور انگوروں کی بیلوں کا ایک باغ ہو اس میں نہریں بہہ رہی ہوں، نیز اس میں اور بھی ہر طرح کے پھل پھول پیدا ہوئے ہوں پھر جب اُسے بڑھاپا آ جائے اور ناتواں اولاد اس آدمی کے چاروں طرف جمع ہو کہ اچانک جھلس دینے والی آندھی چلے اور آن کی آن میں وہ باغ جل کر ویران ہو جائے؟ اللہ ایسی ہی مثالوں کے انداز میں تم پر حقیقت کی نشانیاں واضح کر دیتا ہے تاکہ تم غور و فکر سے کام لو ❁ 266

اے مسلمانو! جو کچھ تم نے کمائی کی ہو اس[2] لئے خرچ کرو جو کچھ ہم تمہارے لیے زمین میں پیدا کر دیتے ہیں لیکن چاہیے کہ اللہ کی راہ میں خیرات کرو تو اچھی چیز خیرات کرو فصل کی پیداوار میں سے کسی چیز کو رَدی اور خراب دیکھ کر تم خیرات نہ کرو حالانکہ اگر ویسی ہی چیز تمہیں دی جائے تو تم کبھی اُسے خوشدلی سے لینے والے نہیں مگر آنکھیں بند کرلو تو دوسری بات ہے، یاد رکھو کہ اللہ کی ذات بے نیاز اور ساری ستائشوں کے لائق ہے ❁ 267 شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور برائیوں کی ترغیب دیتا ہے، لیکن اللہ تمہیں اُس راہ کی طرف بلاتا ہے جس میں اُس کی مغفرت اور اُس کے فضل کا وعدہ ہے اور یاد رکھو اللہ وسعت رکھنے والا،

[1] قوم کا ترقی یافتہ ہونا اور ترقی پذیر ہونا اس میں زمین وآسمان کا فرق ہے اور یہ فرق مال خرچ کرنے سے واضح ہونا ضروری ہے مال جمع کرنے سے نہیں۔ تفصیلات کے لیے ہماری تفسیر عروۃ الوثقیٰ کا مطالعہ کریں اور سود کیا ہے؟ کو دیکھیں۔

[2] یہ راز کہ مال خرچ کرنے سے بڑھتا ہے جمع کرنے سے کم ہوتا ہے اگر سمجھ میں نہ آئے تو زمین میں ایک ترتیب کے ساتھ بکھیرے ہوئے بیج پر غور کرو شاید تم اس کو سمجھ سکو۔

Marfat.com

سب کچھ جاننے والا ہے 268 ۞ وہ جسے چاہتا ہے حکمت[1] دے دیتا ہے اور جس کو حکمت مل گئی تو یقین جانو اُس نے بڑی ہی بھلائی پا لی اور نصیحت حاصل نہیں کرتے مگر وہی لوگ جو عقل وبصیرت رکھنے والے ہیں 269 ۞ اور دیکھو خیرات کی قسم میں سے تم جو کچھ بھی خرچ کر دیا اللہ کی نذر مان کر جو کچھ بھی تم نکالنا چاہو تو یہ بات یاد رکھو کہ اللہ کے علم سے وہ پوشیدہ نہیں ہے اور اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کیلئے کوئی مددگار نہیں ہوگا 270 ۞ اگر تم کھلے طور پر خیرات کرو یہ بات بھی اچھی ہے اگر پوشیدہ رکھو اور محتاجوں کو دے دو تو اس میں بھی تمہارے لیے بڑی ہی بہتری ہے اور ایسا کرنا تمہارے گناہوں کو تم سے دور کر دے گا اور یاد رکھو کہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں ہے وہ ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے 271 ۞ تم پر اس بات کی کچھ ذمہ داری نہیں کہ لوگ ہدایت قبول کریں، اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے جو کچھ بھی تم خیرات کرو گے تو اپنے ہی لیے کرو گے تمہارا خرچ کرنا صرف اس اللہ کی رضا کیلئے ہو اس طرح جو کچھ تم خرچ کرو گے تو اللہ اس کا پورا بدلہ تم کو دے گا اور تمہاری حق تلفی ہرگز نہ ہوگی 272 ۞ اُن ضرورت مندوں کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں گھر کر بیٹھ گئے ہوں کیونکہ انہیں یہ طاقت ہی نہیں رہی کہ وہ معیشت کی تلاش کر سکیں، ناواقف آدمی دیکھے تو خیال کرے کہ اُنہیں کسی طرح کی احتیاج نہیں، کیونکہ اُن کی ظاہری حالت ایسی ہے تم غور وفکر ہی سے اُن کی حالت جان سکتے ہو، وہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر کبھی سوال کرنے والے نہیں تم جو کچھ بھی نیکی کی راہ میں خرچ کرو گے اللہ اُس کا علم رکھنے والا ہے 273 ۞

جو لوگ رات کی تاریکی اور دن کی روشنی میں پوشیدہ طور پر اور کھلے طور پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو یقیناً اُن کے رب کے ہاں اُن کا اَجر محفوظ ہے نہ تو اُن کیلئے عذاب کا ڈر ہوگا اور نہ ہی وہ رنجیدہ خاطر ہوں گے 274 ۞ جو لوگ ناجائز نفع[2] لینے کے عادی ہوں وہ قیامت کے روز اپنے ربّ کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں گے جیسے شیطان کے اثر سے مخبوط الحواس آدمی کھڑا ہوتا ہے اس لیے کہ انہوں نے کہا خرید وفروخت کرنا بھی ایسا ہی ہے جیسے قرض دے کر اُس پر (الربوا) زائد مال لینا حالانکہ خرید وفروخت کو اللہ نے حلال کیا ہے اور (الربوا) ناجائز نفع کو حرام، ہاں! اب جس کسی کو اس کے ربّ کی یہ نصیحت پہنچ گئی اور وہ اپنی اس حرکت سے باز آ گیا البتہ جو پہلے لے چکا اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے لیکن جو شخص باز نہ آیا وہ یقیناً دوزخی گروہ سے ہے جو ہمیشہ عذاب میں رہے گا 275 ۞ اللہ الربوا کو مٹاتا ہے اور صدقہ وخیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ایسے ناقدر شناسوں، منکروں اور نافرمانوں کو کبھی پسند نہیں کرتا 276 ۞ جو لوگ (سچے دل سے) اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور پھر اچھے کام کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں تو بلاشبہ ان کے رب کے ہاں ان کا اَجر موجود ہے (اور آخرت میں) ان کیلئے کسی طرح کا خوف وڈر نہیں اور نہ ہی وہ رنجیدہ خاطر ہوں گے 277 ۞ اے مسلمانو! اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو جس قدر زائد مال نادار مقروضوں کے ذمہ لازم بنا رکھا ہے اسے چھوڑ دو 278 ۞ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر اللہ

[1] سینکڑوں سال ہوئے ہم لڑ رہے ہیں کہ حکمت کیا ہے؟ وہ کتب احادیث وفقہ سے ملتی ہے یا قرآن کریم سے، قرآن کریم کہتا ہے کہ یہ عطائی چیز ہے کسبی نہیں۔

[2] کسی غریب کو مال دینا کہ وہ اصل کے ساتھ کچھ ملا کر واپس کرے وہ ظلم ہے جس کے مقابلہ کا ظلم کوئی اور نہیں حالانکہ وہ مستحق ہے کہ اس کو اس کی ضرورت کے مطابق یا کم از کم حسب توفیق دے کر اس سے واپس نہ لیا جاتا پھر کوئی ظالم اپنے ظلم کا نام احسان رکھ دے تو کیا وہ احسان ہو جائے گا؟ مزید وضاحت کیلئے ہماری کتاب سود کیا ہے؟ کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

اور اُس کے رسول سے جنگ کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ اور اگر تم اپنی روش سے توبہ کرتے ہو تو پھر اپنا اصل زر لے لو اور زائد چھوڑ دو اس طرح نہ تم کسی پر ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا ۞279 پھر اگر کوئی مقروض تنگ دست ہے تو چاہیے کہ اسے فراخی حاصل ہونے تک مہلت دے دو اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو تمہارے لیے یہ عمل بہت ہی بہتر ہے کہ تم ایسے تنگ دست بھائی کو اُدھار دیا ہوا بالکل ہی معاف کر دو یعنی بطورِ خیرات بخش دو ۞280 اور اُس دن کی حاضری سے ڈرو جب تم سب اللہ کے حضور لوٹائے جاؤ گے اور پھر ایسا ہو گا کہ ہر جان کو جو کچھ اس نے کمایا ہو گا اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی کی بھی حق تلفی نہیں ہو گی ۞281

اے مسلمانو! جب بھی ایسا ہو کہ تم خاص میعاد کے لیے اُدھار[1] لینے دینے لگو تو اُس کو ضرور لکھ لیا کرو اور ضروری ہے کہ تمہارے درمیان☆ ایک لکھنے والا ہو جو پوری دیانتداری کے ساتھ لکھے اور لکھنے والے کو اس سے گریز نہیں کرنا چاہیے، وہ حقیقت حال پوری دیانتداری سے لکھے جس طرح اللہ نے اُس کو سکھایا ہے جس کے ذمہ دینا ہے وہ مطلب بولتا جائے اور چاہیے کہ ایسا کرتے ہوئے وہ اپنے ربّ کا خوف دِل میں رکھے اور اس میں کسی طرح کی کمی نہ کرے پھر اگر قرض لینے والا ایسا شخص ہو کہ وہ عقل نہ رکھتا ہو یا ناتواں ہو، مکمل سمجھ نہ رکھتا ہو یا بول کر لکھوانے کی اِستعداد نہ رکھتا ہو، اُس کا کوئی سرپرست دیانتداری کے ساتھ مطلب بولتا جائے اس پر اپنے دو آدمیوں کو گواہ کر لو، ہاں! اگر دو مرد نہ ہوں تو پھر ایک مرد اور دو عورتیں جنہیں تم گواہ کرنا پسند کرو، اگر ایک بات کو واضح نہ کر سکی تو دوسری کر دے گی اور ضروری ہے کہ جب گواہ طلب کیے جائیں تو وہ گواہی کیلئے تیار ہوں اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد لکھنے میں کوتاہی نہ کرو، اللہ کے نزدیک اِس میں تمہارے لیے انصاف کی بات یہی ہے اور شہادت اچھی طرح قائم رکھنا ہے اور اِس بات کا حتی الامکان بندوبست کر دینا ہے کہ اِس میں کوئی شک وشبہ باقی نہ رہے، ہاں! اگر نقد لین دین کا کاروبار ہو جسے تم ہاتھوں ہاتھ لیتے دیتے ہو تو ایسی صورت میں اگر تم لکھا پڑھی نہ کرو تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن سودا کرتے ہوئے گواہ ضروری کر لیا کرو اور کاتب اور گواہ کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچاؤ اگر تم نے ایسا کیا تو یہ تمہارے لیے گناہ کی بات ہو گی، ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو اُس نے تم کو سکھایا ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے ۞282 اور اگر تم سفر میں ہو اور وہاں کوئی لکھنے والا نہ ملے تو کوئی چیز گروِ رکھ کر اس چیز کا قبضہ قرض دینے والے کو دے دو پھر جب تم امن کی جگہ پہنچ جاؤ تو اس طرح اگر ایک آدمی نے دوسرے پر اعتبار کیا ہے تو اعتبار کرنے والے کی امانت واپس کر دی جائے اللہ سے بے خوف نہ ہو جاؤ اور کسی حال میں بھی گواہی مت چھپاؤ اور جو کوئی گواہی چھپائے گا یقیناً اُس کا دِل گنہگار ہو گا اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اُس کو جانتا ہے ۞283

آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کیلئے ہے جو کچھ تمہارے دِلوں میں ہے تم اسے ظاہر کرو یا پوشیدہ رکھو وہ تم سے ضرور حساب لے گا وہ جسے چاہے بخش دے، جسے چاہے عذاب دے اُس نے ہر چیز کے لئے ایک اندازہ مقرر کیا ہوا ہے ۞284 رسول اُس کلام پر ایمان رکھتا ہے جو اُس کے ربّ کی طرف سے اُس پر نازل ہوا ہے اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں وہ بھی، یہ سب ایمان لاتے ہیں اللہ پر، اُس کے فرشتوں پر، اُس کی کتابوں پر، اُس کے رسولوں پر اور کہتے ہیں

[1] روپیہ پیسہ یا ضرورت کی دوسری چیزیں کسی کو اُدھار دینا ''دَین'' کہلاتا ہے ''قرضِ حسنہ'' نہیں، پھر اُدھار کے لیے لکھت پڑھت اور گواہوں کا تقرر ضروری ہے ورنہ خواری ہوگی، یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ دو عورتوں کی گواہی عورتوں کے حالات کے پیشِ نظر ہے۔

279:2 ☆ مطلب یہ ہے کہ لینے دینے والا خود نہ لکھیں بلکہ کسی تیسرے سے لکھوائیں یہ ضروری ہے۔

Marfat.com

ہم اللہ کے رسولوں میں سے کسی کو ایک دوسرے سے
جدا نہیں کرتے، وہ کہتے ہیں کہ اے اللہ! ہم نے تیرا
حکم سنا اور ہم تیرے فرمانبردار ہوئے، تیری مغفرت
کے ہم طلبگار ہیں اور اے ہمارے ربّ! ہم سب کو
تیری ہی طرف لوٹنا ہے ۞285 اللہ کسی جان پر اُس کی
طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتا، ہر جان کیلئے
وہی ہے جو اُس کی کمائی ہے اور جس کیلئے اُسے جوابدہ
ہونا ہے وہ بھی اُس کی کمائی ہے، اے ہمارے[1] ربّ! اگر
ہم سے بھول چوک ہو جائے یا ہم سے کوئی غلطی سرزد
ہو جائے تو اس کیلئے ہم پر مواخذہ نہ کر، اے ہمارے
ربّ! ہم پر بوجھ نہ ڈال جیسا کہ ان پر ڈالا تھا جو ہم
سے پہلے گزر چکے ہیں، اے ہمارے ربّ! وہ بوجھ ہم
سے مت اُٹھوا جس کے اُٹھانے کی ہم کو ہمت نہیں اور
ہم سے درگزر فرما، اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما،
تو ہی ہمارا مالک و آقا ہے پس کافروں کے مقابلے
میں ہماری مدد فرما ۞286

200　　89:3

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

الف۔لا... م می... م ۞1 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ
ہمیشہ زندہ ہے وہ ﴿القیوم﴾ ہے ۞2 اُس نے آپ
(ﷺ) پر سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی جو اس سے
پہلے جس قدر کتابیں نازل ہو چکی ہیں اُن سب کی
تصدیق کرنے والی ۞3 پہلے توراۃ و انجیل بھی لوگوں کی
ہدایت ہی کیلئے نازل کی گئی تھیں، یہ کتاب حق و باطل
میں امتیاز کرنے والی نازل فرمائی ہے لیکن جو لوگ اللہ
کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں یقیناً انہیں سخت عذاب
ملنے والا ہے اور اللہ سب پر غالب اور مجرموں کو سزا دینے
والا ہے ۞4 بلاشبہ اللہ کے علم سے کوئی بات پوشیدہ نہیں
(اور نہ ہی ہو سکتی ہے) وہ زمین میں ہو یا آسمان میں ۞5 وہ
جس طرح چاہتا ہے ماں کے شکم میں تمہاری صورت بنا
دیتا ہے یقیناً کوئی معبود نہیں مگر وہی غالب آنے والا
حکمت والا ہے ۞6 وہی ذات ہے جس نے تم پر کتاب
نازل فرمائی جس میں ایک قسم تو محکم آیتوں کی ہے اور
وہی کتاب کی اصل وبنیاد ہیں دوسری[2] قسم متشابہات کی
ہے جن لوگوں کے دِلوں میں کجی ہے وہ محکم آیتوں کو
چھوڑ کر متشابہات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ فتنہ پیدا
کریں اور ان کی حقیقت معلوم کر لیں حالانکہ ان کی
حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا مگر جو لوگ علم میں
پکے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں کیونکہ
یہ سب کچھ ہمارے ربّ کی طرف سے ہے اور دانائی
حاصل نہیں کرتے مگر وہی جو عقل وبصیرت رکھنے والے
ہیں ۞7 اے ہمارے ربّ! ہمیں سیدھے راستے پر لگا
دینے کے بعد ہمارے دِلوں کو ڈانواں ڈول نہ کر اور ہمیں
اپنے پاس سے رحمت عطا فرما یقیناً تو ہی (بخشش) عطا
کرنے والا ہے ۞8 اے ہمارے ربّ! بلاشبہ تو ایک دن
ہم سب کو اپنے حضور جمع کرنے والا ہے، یقیناً تیرا وعدہ
کبھی خلاف نہیں ہو سکتا ۞9

بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے انہیں
اللہ کی پکڑ سے نہ تو ان کی دولت بچا سکے گی نہ آل اولاد
یقیناً یہی وہ لوگ ہیں کہ آتش عذاب کا ایندھن بن کر
رہیں گے ۞10 اُن لوگوں کا بھی وہی حال ہے جو فرعون
کے گروہ کا تھا جو اُس سے پہلے گزر چکے ہیں، انہوں
نے اللہ کی نشانیاں جھٹلائیں تو اللہ نے انہیں پکڑ لیا اور
یاد رکھو کہ وہ بہت ہی سخت سزا دینے والا ہے ۞11 جن

[1] یہ دُنیا ہے جس کو دوطرفہ کاٹنے والی تلوار سے تشبیہ دی جاتی ہے، تم ایک کام خیر سمجھ کر کرتے ہو لیکن دوسرا اس کو شر قرار دے سکتا ہے اس لیے ہمیشہ خیر کا کام کرو اور اللہ سے دُعا بھی کرو کہ اس خیر کو دوسرا خیر ہی سمجھے کہیں شر نہ سمجھ لے۔ یہ دُعا تمہارے لیے ان شاء اللہ مفید رہے گی کہ کم از کم "خیر" کرنے کا گھمنڈ تم میں پیدا نہیں ہوگا۔

[2] قرآن کریم انسانوں ہی کی زبان میں نازل کیا گیا ہے جس طرح ہر زبان میں ضرب الامثال، محاورات، استعارات، کنایات، تشبیہ اور رمز کا استعمال ہوتا ہے، اس میں بھی ہے، قرآن فہمی میں ان تمام چیزوں کو سامنے رکھو ورنہ کچھ بھی سمجھ نہیں سکو گے۔

Marfat.com

لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے ان سے کہہ دو کہ عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے اور دوزخ کی طرف ہنکائے جاؤ گے وہ کیا ہی برا ٹھکانا ہے 12 ۞ تمہارے لیے اُن دو گروہوں میں بڑی ہی نشانی تھی[1] جو ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تھے اُس وقت ایک گروہ تو اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا دوسرا منکرین حق کا گروہ تھا جنہیں مسلمان اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے کہ وہ اُن سے دو چند ہیں اس کے باوجود منکرین حق کو شکست فاش ہوئی اور اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی نصرت سے مددگاری فرماتا ہے، بلاشبہ اُن لوگوں کیلئے جو چشم بینا رکھتے ہیں اس معاملہ میں بڑی ہی عبرت ہے 13 ۞ عام انسانوں[2] کیلئے مرد وعورت کے رشتہ میں، اولاد میں، چاندی سونے کے ذخیروں میں، خاص نسلی گھوڑوں میں، دوسرے مویشیوں میں اور کھیتی باڑی میں دِل لبھانے والی خوشنمائی رکھ دی گئی ہے لیکن یہ جو کچھ ہے دُنیوی زندگی کا فائدہ اُٹھانا ہے اور بہتر ٹھکانا تو اللہ ہی کے پاس ہے جو نصیب ہوگا جس کو نصیب ہوگا 14 ۞ ان سے کہہ دو میں تمہیں بتاؤں زندگی کے ان فائدوں سے بھی بہتر تمہارے لیے کیا ہے؟ جو لوگ متقی ہیں ان کیلئے ان کے ربّ کے پاس باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان باغات میں رہیں گے، ان کی پاک بیویاں ان کے ساتھ ہوں گی اور یہ کہ اللہ کی خوشنودی اُنہیں حاصل ہوگی اور اللہ اپنے بندوں کا حال دیکھ رہا ہے 15 ۞ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم تجھ پر ایمان لائے پس ہمارے گناہ بخش دے اور عذاب جہنم سے ہمیں بچالے 16 ۞ صبر کرنیوالے نہایت ہی سچے لوگ، خشوع وخضوع کرنے والے، نیکی کی راہ میں خرچ کرنے والے اور رات کی آخری گھڑیوں میں اللہ کے حضور کھڑے ہونے والے اور اس کی مغفرت طلب کرنے والے 17 ۞ اللہ نے اس بات کی گواہی آشکارا کر دی ہے کہ کوئی معبود نہیں مگر صرف اسی کی ذات فرشتے بھی اس کی شہادت دیتے ہیں اور وہ لوگ بھی جو علم رکھنے والے ہیں، ہاں! کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی ایک طاقت و غلبہ والا اور حکمت والا 18 ۞ بلاشبہ ﴿الدین﴾ اللہ کے نزدیک ﴿الاسلام﴾ ہے اور یہ جو اہل کتاب نے آپس میں اختلاف کیا یہ محض اس لیے ہوا کہ وہ علم پانے کے بعد اِس پر قائم نہیں رہے اور آپس کی ضد اور عناد سے الگ الگ ہو گئے اور یاد رکھو کہ جو کوئی اللہ کی آیتوں سے انکار کرتا ہے تو اللہ کا قانونِ جزا بھی حساب لینے میں سست رفتار نہیں 19 ۞ پھر اگر یہ لوگ تم سے جھگڑا کریں تو تم کہہ دو میرا اور میرے پیروؤں کا طریقہ تو یہ ہے کہ ہم نے اللہ کے سامنے سراطاعت جھکا دیا ہے اور اہل کتاب اور اَن پڑھ لوگوں سے پوچھو تم بھی اللہ کے سامنے جھکتے ہو یا نہیں؟ اگر وہ اب بھی اللہ کے سامنے جھک جائیں تو انہوں نے راہ پالی، اگر روگردانی کریں تو پھر تمہارے ذمے پیامِ حق پہنچا دینا ہے اور اللہ اپنے بندوں کے حال سے غافل نہیں وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے 20 ۞

جو لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اور اُس کے نبیوں کو ناحق قتل کرنے کے مرتکب رہ چکے ہیں نیز (لوگوں میں سے) اُن لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو حق و عدالت کا حکم دینے والے ہیں تو اُنہیں دردناک عذاب کی خوشخبری پہنچا دو 21 ۞ یہی لوگ ہیں جن کا سارا کیا دھرا، دنیا و آخرت دونوں میں اکارت گیا اور کوئی نہیں جو ان کا مددگار ہوگا 22 ۞ کیا تم نے اُن لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جنہیں کتاب اللہ کے علم

---

[1] وسائل ہونے کے باوجود عزم وجزم کا ہونا بھی کامیابی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے، عزم پختہ نہ ہو تو صرف وسائل ساتھ چھوڑ دیتے ہیں، اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

[2] عوام الناس کا انحصار صرف وسائل پر ہوتا ہے یا جو لوگ فقط وسائل پر انحصار کرتے ہیں وہ عوام الناس ہوتے ہیں، خواص کا مقام الگ ہے۔

Marfat.com

میں سے کچھ حصہ ملا ہے اُنہیں اللہ کی کتاب کی طرف بلایا گیا کہ اُن کے درمیان فیصلہ کر دے اس پر بھی ایک گروہ اس سے صاف رُو گرداں ہے اور اصل یہ ہے کہ کتاب اللہ کی طرف سے اُن کے رُخ ہی پھرے ہوئے ہیں ❁ 23 اور اُن کی یہ حالت اس لیے ہوئی کہ اُنہوں نے کہا دوزخ[1] کی آگ ہمیں کبھی نہیں چھوئے گی اور اگر چھوئے گی بھی تو گنتی کے چند دنوں کیلئے اِس طرح سے وہ جو اللہ پر اِفتراء پردازی کرتے رہے ہیں اس نے انہیں دین کے متعلق بتلائے فریب کر دیا ہے ❁ 24 لیکن اُن کا حال کیا ہوگا جب قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں ہم انہیں اپنے حضور جمع کریں گے اور ہر جان نے جیسا کچھ کمایا ہے اُس کے مطابق اُسے پورا پورا بدلہ ملے گا اور کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہوگی ❁ 25 تم کہو اے اللہ! شاہی و جہانداری کے مالک! تو اپنے قانون کے مطابق جسے چاہے بخش دے، جس سے چاہے ملک لے لے، جسے چاہے عزت دے، جسے چاہے ذلیل کر دے، تیرے ہی ہاتھ میں ہر طرح کی بھلائی ہے اور تو نے ہر بات کیلئے ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے ❁ 26 ہاں ہاں! تو ہی ہے جو رات کو دن میں لے آتا ہے اور دن کو رات میں، جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے اور جسے چاہتا ہے بے حساب بخش دیتا ہے ❁ 27 جو لوگ ایمان والے ہیں وہ مومنوں کو چھوڑ کر منکرین حق کو اپنا رفیق و مددگار نہ بنائیں اور جس کسی نے ایسا کیا تو وہ یاد رکھے کہ اُس کا اللہ کے ساتھ کوئی سروکار نہیں رہا، ہاں! اگر تم اُن کے شر سے بچنے کیلئے اپنا بچاؤ کرنا چاہو اور کر لو تو یہ دوسری بات ہے اور دیکھو اللہ بھی تمہیں اپنے قانونِ مواخذہ سے ڈرا رہا ہے اور آخر کار تم سب کو لوٹ کر اُسی کی طرف جانا ہے ❁ 28 ان لوگوں سے کہہ دو تمہارے دِلوں کے اندر جو کچھ ہے تم اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو، ہر حال میں اللہ اسے خوب جانتا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب اُس پر روشن ہے اُس کی قدرت کے احاطہ سے کوئی چیز باہر نہیں ہے ❁ 29 اُس دن کو یاد کرو جس دن ہر انسان دیکھے گا کہ جو کچھ اُس نے نیک عملی کی تھی اُس کے سامنے موجود ہے اور جو کچھ برائی کی تھی وہ بھی، اُس دن وہ آرزو کرے گا کہ اے کاش! اِس دن میں اور اُس دن میں ایک بڑی مدت حائل ہو جاتی اللہ تمہیں اپنے قانونِ مواخذہ سے ڈراتا ہے اور وہ اپنے بندوں کیلئے بڑی ہی مہربانی رکھنے والا ہے ❁ 30

ان لوگوں سے کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیر[2]وی کرو، اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور وہ تمہاری خطائیں بخش دے گا وہ بخشنے ولا رحمت والا ہے ❁ 31 تم کہہ دو کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر یہ لوگ روگردانی کریں تو اللہ کفر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ❁ 32 بلاشبہ اللہ نے آدم، نوح، ابراہیم اور عمران (علیہم السلام) کے گھرانوں کو تمام دُنیا میں برگزیدگی عطا فرمائی تھی ❁ 33 یہ ایک ہی نسل تھی جس میں سے بعض بعض سے پیدا ہوئے تھے اور اللہ سننے والا اور صحیح علم رکھنے والا ہے ❁ 34 جب عمران کی بیوی نے دُعا مانگی تھی کہ "اے اللہ! میرے[3] پیٹ میں جو بچہ ہے میں اُسے دنیا کے دھندوں سے آزاد کر کے تیرے لیے نذر کرتی ہوں سو میری طرف سے قبول فرما لے

[1] موہوم خواہشات گزشتہ قوموں میں بھی پائی جاتی تھیں اور بدقسمتی سے آج مسلمان قوم کو بھی علمائے قوم نے ان ہی میں مبتلا کر رکھا ہے نتیجہ نہ پہلے صحیح نکلا اور نہ آج صحیح نکل رہا ہے، نہ کبھی صحیح نکلے گا۔

[2] رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے رسول کا نافرمان نہ پہلے کامیاب ہوا اور نہ آج ہوگا، اطاعت معروف ہے لوگوں کے اوہامات کا نام نہیں۔

[3] والدہ مریم کی پاکیزہ خواہش کا ذکر جس کی خواہش میں لڑکا تھا لیکن اللہ نے لڑکی عطا کر دی اور ساتھ ہی بتا دیا کہ تیرے موہوم بیٹے سے تیری یہ منذورہ بیٹی زیادہ بلند مقام کی مالک ہوگی لیکن افسوس کہ لوگوں کی یہ غلط فہمی آج تک دور نہ ہو سکی کہ بعض لڑکیاں لڑکوں سے زیادہ بلند مقام پر بھی فائز ہو سکتی ہیں۔

Marfat.com

بلاشبہ تو دُعائیں سننے والا اور نیتوں کے حال جاننے والا ہے'' ۞[35] پھر جب ایسا ہوا کہ لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی تو بولی: اے اللہ! میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہوئی ہے حالانکہ جو وجود پیدا ہوا تھا اللہ اسے بہتر جاننے والا تھا اور لڑکا مثل لڑکی کے نہیں ہے، اب میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اُسے اور اُس کی ذریت کو تیری پناہ میں دیتی ہوں کہ وہ شیطان رجیم سے محفوظ رہیں (اور بلاشبہ وہ محفوظ رہے) ۞[36] پس مریم کو اس کے ربّ[1] نے بڑی ہی اچھی قبولیت کے ساتھ قبول کیا اور ایسی نشو و نما دی جو بہت ہی بہتر نشو و نما تھی اور زکریا (علیہ السلام) کو اس کا نگرانِ حال بنادیا، جب کبھی ایسا ہوا کہ زکریاؑ اس کے پاس محراب میں جاتے تو اس کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے کی چیزیں موجود پاتے اس پر کبھی وہ پوچھتے کہ اے مریم یہ چیزیں تجھے کہاں سے مل گئیں؟ وہ کہتی، اللہ سے، اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے ۞[37] اس جگہ کا یہ واقعہ ہے کہ زکریا نے اپنے رب کے حضور دُعا مانگی کہ اے میرے ربّ! تو اپنے خاص فضل سے مجھے پاک اولاد عطا فرما بلاشبہ تو ہی دُعائیں سننے والا اور التجائیں قبول کرنے والا ہے ۞[38] پھر ایسا ہوا کہ فرشتوں نے زکریا (علیہ السلام) کو پکارا اور وہ محراب میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا کہ (اے زکریا!) اللہ تجھے یحییٰ (علیہ السلام) کی بشارت دیتا ہے وہ حکمِ الٰہی سے تصدیق کرنے والا، جماعت کا سردار، پارسا اور اللہ کے بندوں (اور نبیوں) میں سے ایک نبی ہوگا ۞[39] زکریا (علیہ السلام) نے جب یہ سنا تو کہا اے میرے ربّ! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوسکتا ہے جب کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہو چکی ہے؟ حکم الٰہی ہوا اِسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۞[40] زکریا (علیہ السلام) نے عرض کی اے میرے ربّ! اس کے متعلق میرے لیے کوئی نشانی ٹھہرادے، ارشادِ الٰہی ہوا تیرے لیے نشانی یہ ہے کہ تین دن رات تک عام بات چیت نہ کر مگر اشارہ کنایہ سے اور اپنے ربّ کا کثرت کے ساتھ ذکر کر اور صبح وشام اس کی حمد وثنا میں مشغول رہ ۞[41]

اور پھر اس واقعہ کا ذکر کرو، جب فرشتوں نے کہا تھا، اے مریم اللہ نے تجھے اپنی قبولیت کے لیے چن لیا ہے اور ہر برائی کی آلودگی سے پاک کردیا ہے اور تجھے تمام دنیا کی عورتوں پر برگزیدگی عطا فرمائی ہے ۞[42] اے مریم! اب تُو اپنے رب کی اطاعت وفرمانبرداری میں مزید سرگرم ہوجا اور رکوع وسجود کرنے والوں کے ساتھ تُو بھی رکوع وسجود کرتی رہ ۞[43] یہ غیب کی خبریں ہیں جن کو ہم تم پر وحی کر رہے ہیں ورنہ یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ تم اُس وقت ان لوگوں کے پاس موجود نہ تھے جب ہیکل کے مجاور[2] اپنے اپنے قلم پھینک رہے تھے کہ کون مریم کا کفیل ہو اور تم اس وقت موجود نہ تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے ۞[44] پھر اُس وقت کا ذکر کرو جب فرشتوں نے کہا تھا، اے مریم! اللہ تجھے اپنے کلام کے ذریعے ایک لڑے کی بشارت دیتا ہے اس کا نام مسیح عیسیٰ ہوگا اور مریم کا بیٹا کہلائے گا، وہ دُنیا و آخرت دونوں میں ارجمند ہوگا اور اللہ کے حضور پہنچا ہوا ہوگا ۞[45] اور بچپنے اور اَدھیڑ عمر میں یکساں طور پر نبوت کا کلام کرے گا اور اُس کے بندوں میں ایک صالح

[1] مریم منذورہ ہونے کے باعث ہیکل کے منتظم اعلیٰ سیدنا زکریا علیہ السلام کی کفالت میں دے دی گئیں۔ سیدہ مریم نے اپنے کردار سے زکریا علیہ السلام کو اس قدر متاثر کیا کہ زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس کردار کا ایک وارث طلب کیا جو اللہ رب کریم نے زکریا علیہ السلام کو عطا کردیا۔

[2] سیدہ مریم کو زکریا علیہ السلام نے فطرت کے مطابق جب کسی دوسری کفالت میں دینے کا ارادہ کیا تو اس کی طرف بہت سے ہاتھ بڑھے لیکن یہ سعادت جس کے نصیب میں تھی اُس نے حاصل کرلی۔

Marfat.com

انسان ہوگا﴿46﴾ مریم نے کہا اے میرے[1] ربّ! میرے ہاں لڑکا کیونکر ہوگا؟ جب کہ خاوند نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا، ارشادِ الٰہی ہوا یہ بات اِسی طرح ہے اللہ جو چاہتا ہے کر دیتا ہے وہ جب کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو حکم دیتا ہے کہ ہو جا پھر جیسا کچھ وہ چاہتا ہے ویسا ہی ظہور میں آ جاتا ہے﴿47﴾ اللہ اس تیرے لڑکے کو کتاب و حکمت کا علم عطا فرمائے گا نیز توراۃ اور انجیل کا بھی﴿48﴾ اور اسے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر مبعوث کرے گا وہ لوگوں میں یہ منادی کرے گا کہ لوگو! میں تمہارے ربّ کی طرف سے نشانی لے کر تمہارے پاس آیا ہوں، تمہارے لیے مٹی سے ایسی چیز بنا دوں جو پرند کی سی صورت رکھتی ہو پھر اس میں پھونک ماروں اور وہ اللہ کے حکم سے پرند ہو جائے، اللہ کے حکم سے اندھوں اور کوڑھیوں کو چنگا کر دوں اور (کفر کی موت) مرے ہوؤں کو زندہ اور جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو سب تمہیں بتلا دوں، اگر تم واقعی اللہ پر ایمان رکھنے والے ہو تو یقیناً اِن باتوں میں تمہارے لیے بڑی ہی نشانی ہے﴿49﴾ توراۃ کی جو میرے سامنے موجود ہے تصدیق کروں اور بعض چیزیں جو تم پر حرام ہو گئی ہیں انہیں تمہارے لیے حلال کر دوں اور میں تمہارے ربّ کی طرف سے نشانی یعنی پیغامِ نبوت لے کر تمہارے پاس آیا ہوں دیکھو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت و فرمانبرداری کرو﴿50﴾ بلاشبہ اللہ میرا اور تمہارا سب کا ربّ ہے پس اس کی بندگی کرو، یہی دین کا سیدھا راستہ ہے﴿51﴾ پھر عیسیٰ نے بنی اسرائیل میں کفر دیکھا تو وہ پکار اُٹھا کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہو؟ اس پر اس کے چند حواریوں نے اس کی دعوت قبول کرتے ہوئے جواب دیا کہ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں ہم اُس پر ایمان لاتے ہیں اور تم گواہ رہو کہ ہم اُس کی فرمانبرداری میں مکمل طور پر داخل ہو گئے﴿52﴾ اے ہمارے رب! جو کچھ تو نے نازل کیا ہے اُس پر ہمارا ایمان ہے اور ہم نے تیرے رسول (عیسیٰ علیہ السلام) کی پیروی کی، ہمارا شمار ان لوگوں میں ہو جو شہادت دینے والے ہیں﴿53﴾ اور انہوں نے (برائی کی) خفیہ تدبیریں کیں اور اللہ نے ان کی (برائی کی) خفیہ تدبیروں کو ضائع کر دیا اور لوگوں کی خفیہ تدبیروں کو ضائع کرنے میں اللہ سے بہتر کوئی نہیں ہے﴿54﴾

اس وقت کا ذکر کرو[2] جب اللہ نے فرمایا تھا اے عیسیٰ! میں تیرا وقت پورا کروں گا، تجھے اپنی طرف اُٹھاؤں گا، تیرے منکروں سے تجھے پاک کر دوں گا اور جن لوگوں نے تیری پیروی کی انہیں قیامت تک تیرے منکروں پر برتری دوں گا اور بالآخر تم سب کو میری طرف لوٹنا ہے، اُس دن ان باتوں کا فیصلہ کر دوں گا جن میں لوگ ایک دوسرے سے اِختلاف کرتے رہے ہیں﴿55﴾ پھر جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی (اور برائی کی خفیہ تدبیریں کرنے میں تیز گام رہے) اُنہیں دُنیا و آخرت دونوں جگہ سخت سزا دوں گا اور پھر کوئی بھی ان کا مددگار نہیں ہوگا﴿56﴾ اور ہاں! جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اُن کے عمل بھی نیک ہیں تو ان کا اُجر ان کو پورا پورا مل جائے گا اور اللہ ظلم کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا﴿57﴾ (اے پیغمبر اسلام!

---

[1] اس دوسری کفالت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے سیدہ مریم کو ایک ہونہار بیٹے مسیح کی بشارت سنا دی حالانکہ مریم اُس وقت ایسی صورت حال سے مایوس تھی، پھر مریم کے بیٹے مسیح کی زندگی بھی رجسٹرڈ کر دی اور اُس کی کامیابیوں کی اطلاع کر دی، پھر وہی ہوا جو اللہ کا فیصلہ تھا، اس بچے کے تمام کاموں کو استعارات کے پردہ میں پیش فرما دیا۔

[2] ان تمام کامیابیوں سے عیسیٰ علیہ السلام کو اس طرح گزارا کہ مخالفین کی کوئی مخالفت بھی عیسیٰ علیہ السلام کا بال بیکا نہ کر سکی اور مخالفین کی تمام اسکیمیں فیل ہو گئیں اور عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی طبعی عمر بحمد اللہ بخیر و خوبی پوری کی۔

Marfat.com

(ﷺ) یہ اللہ کی آیتیں اور حکمت والے تذکرے ہیں جو ہم تمہیں سنا رہے ہیں ۞58 بلاشبہ اللہ کے نزدیک تو عیسیٰ ایسا ہی ہے جیسا آدم کہ اس کو مٹی سے پیدا کیا، حکم فرمایا کہ ہو جا اور وہ ہو گیا (ہر چیز اُس کے کلمہ ۞کن۞ سے پیدا کی گئی) ۞59 مسیح کے (انسان ہونے کے) متعلق جو کچھ کہا گیا ہے یہ تمہارے ربّ کی طرف سے بالکل حق ہے، دیکھو ایسا نہ ہو کہ شک و شبہ کرنے والوں سے ہو جاؤ ۞60 پھر جو شخص تم سے اس بارے میں جھگڑا کرے حالانکہ علم و یقین تمہارے سامنے آچکا ہے تو تم اِس سے برملا کہو کہ آؤ ہم دونوں فریق میدان میں اپنے اپنے بیٹوں، عورتوں کو بلائیں اور خود بھی شریک ہوں پھر عجز و نیاز کے ساتھ اللہ کے حضور التجا کریں کہ ہم دونوں سے جس کا دعویٰ جھوٹا ہے اُس پر اللہ کی لعنت یعنی پھٹکار ہو ۞61 بلاشبہ یہ واقعہ بالکل حق ہے اور کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف اللہ کی ذات واحد اور یقیناً اُسی کی ذات ہے جو سب پر غالب اور حکمت رکھنے والی ہے ۞62 پھر بھی اگر یہ لوگ حق قبول نہ کریں تو اللہ ایسے مفسدوں کا حال خوب جانتا ہے ۞63

تم کہہ دو کہ اے[1] اہل کتاب! اس بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے لیے یکساں طور پر مسلم ہے کہ ہم سب اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، کسی ہستی کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہرائیں، ہم میں سے کوئی بھی اللہ کو چھوڑ کر کسی کو اپنا ربّ نہ بنالے، پھر بھی اگر یہ لوگ اس بات سے رُوگردانی کریں تو تم کہہ دو گواہ رہنا کہ ہم صرف ایک اللہ کو ماننے والے ہیں ۞64 اے اہل کتاب[2]! تم ابراہیم (علیہ السلام) کے بارے میں کیوں جھگڑا کرتے ہو حالانکہ توراۃ اور انجیل تو اُس کے بہت بعد نازل ہوئی ہیں؟ کیا تم اتنی صاف بات بھی نہیں سمجھ سکتے؟ ۞65 تم وہ لوگ ہو کہ تم نے اُن باتوں میں جھگڑا کیا جن کا تمہارے پاس علم تھا، تو اب اس بارے میں بھی جھگڑا کرتے ہو جس کا تمہارے پاس کوئی علم نہیں ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے تم کچھ نہیں جانتے ۞66 ابراہیم (علیہ السلام) نہ تو یہودی تھا اور نہ نصرانی (اور نہ کسی دوسری پارٹی بازی کا پیرو) بلکہ وہ تو اللہ کا فرمانبردار بندہ تھا اور بلاشبہ اس کی راہ شرک کرنے والوں کی راہ نہ تھی ۞67 ابراہیم (علیہ السلام) سے نزدیک تر لوگ تو وہ تھے جو اُس کے قدم بقدم چلے نیز اللہ کا یہ نبی (ﷺ) اور وہ لوگ جو اِس نبی (ﷺ) پر ایمان لائے ہیں، یاد رکھو اللہ انہی کا مددگار ہے جو ایمان رکھنے والے ہیں ۞68 اہل کتاب میں ایک گروہ ایسا ہے جو اِس بات کا خواہش مند ہے کہ کسی طرح تمہیں راہِ حق سے بھٹکا دے، وہ تمہیں نہیں خود اپنے آپ کو گمراہی میں ڈالے ہوئے ہیں اگرچہ اِس کا شعور نہیں رکھتے ۞69 اے اہل کتاب! تم اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہو حالانکہ اُس کی نشانیاں تمہارے سامنے ہیں ۞70 اے اہل کتاب! کیوں حق کو باطل کے ساتھ ملا جلا کر مشتبہ کر دیتے ہو اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو ۞71

اور اہل کتاب میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ ایسا کرو کہ صبح ان کی کتاب (قرآنِ کریم) پر ایمان لے آؤ اور شام کو انکار کر دو، اِس طرح عجب نہیں کہ وہ اسلام سے پھر جائیں ۞72 اور ان لوگوں کے سوا جو تمہارے دین کی پیروی کرنے والے ہوں اور کسی کی بات نہ مانو، تم ان لوگوں سے کہہ دو ہدایت تو

[1] اسلام کی وسعت نظری کا اندازہ کون کرسکتا ہے وہ اہل کتاب کو بانگ دہل آواز دیتا ہے کہ آؤ ہر وہ کام مل کر کریں جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ایک حیثیت رکھتا ہے کہ اللہ کی عبادت میں ہم تمہارے اور تم ہمارے ساتھ شریک ہو جاؤ۔

[2] اے اہل کتاب! تم کو یہ دعوت اسلیے دی جارہی ہے کہ ہماری اور تمہاری اصل بھی ایک ہے اور وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ تم بھی اُن کی اولاد ہو ہم بھی، یہاں بات ختم نہیں کی بلکہ مزید واضح کر دیا کہ اہل کتاب میں اہل حق بھی موجود ہیں اور نجات کا دارومدار حق پر ہے گروہ بندیوں پر نہیں۔

Marfat.com

وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے، (یہود کہتے ہیں) یہ بھی نہ مانو کہ جیسا کچھ دین تمہیں دیا گیا ہے ویسا ہی کسی دوسرے انسان کو ملا ہو، یا یہ کہ تمہارے ربّ کے حضور تمہارے خلاف کسی کی حجت چل سکتی ہو، تم ان لوگوں سے کہو فضل و بخشش تو اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے، وہ بڑی ہی وسعت رکھنے والا جاننے والا ہے ❁ 73 وہ جس کسی کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے نزول کے لیے چن لیتا ہے، اس کا فضل ہی بڑا فضل ہے ❁ 74 اور اہل کتاب میں [1] سے کچھ آدمی تو ایسے دیانتدار ہیں کہ اگر تم چاندی سونے کے ڈھیر بھی ان کی امانت میں چھوڑ دو تو وہ تمہاری طلب پر تمہارے حوالے کر دیں لیکن ان میں ایک گروہ ایسا بھی ہے کہ اگر ایک روپے کے لیے بھی ان پر بھروسہ کرو تو کبھی تمہیں واپس نہ کریں جب تک تقاضے کیلئے ہمیشہ ان کے سر پر کھڑے نہ رہو، یہ اس لیے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اُمیوں سے معاملہ کرتے ہوئے ہمارے لیے کوئی مواخذہ نہیں وہ یہ کہہ کر اللہ پر تہمت باندھتے ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں کہ حقیقت حال کیا ہے؟ ❁ 75 ہاں! جو شخص اپنا قول و قرار پورا کرتا ہے اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے تو اللہ کی پسندیدگی ان ہی لوگوں کے لیے ہے جو پرہیزگار ہوتے ہیں ❁ 76 جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ ایک حقیر قیمت کے لیے اللہ کا عہد اور خود اپنی قسمیں فروخت کر ڈالتے ہیں تو یہی لوگ ہیں کہ آخرت میں ان لوگوں کا کوئی حصہ نہیں ہوگا نہ تو قیامت کے دن اللہ ان سے کلام کرے گا، نہ ان کو دیکھے گا نہ وہ گناہوں کی آلودگی سے پاک کیے جائیں گے، پس ان کے لیے دردناک قسم کا عذاب ہوگا ❁ 77 اور بلاشبہ اہل کتاب میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو کتاب پڑھتے ہوئے اس میں اُلٹ [2] پھیر کرنے کا عادی ہے تاکہ تم خیال کرو کہ جو کچھ یہ سنا رہے ہیں کتاب اللہ میں سے ہے حالانکہ وہ قطعاً کتاب اللہ میں سے نہیں ہوتا اور وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ جو کچھ تمہیں بتایا گیا ہے یہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں، وہ اللہ کے نام پر جھوٹ بولتے ہیں اور یہ جانتے بھی ہیں کہ جھوٹ بول رہے ہیں ❁ 78 کسی انسان کو یہ بات سزاوار نہیں کہ اللہ اُسے کتاب، حکومت اور نبوت عطا فرمائے اور پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ (وہ کہے گا تو یہی کہے گا کہ) تم ربانی انسان بن جاؤ اس لیے کہ تم کتاب اللہ کی تعلیم دیتے ہو اور اس لیے بھی کہ تم اس کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول رہتے ہو ❁ 79 وہ کبھی تمہیں اس بات کا حکم نہیں دے گا کہ فرشتوں یا نبیوں کو تم اپنا ربّ بنا لو، کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں کفر کرنے کا حکم دے؟ خصوصاً جب کہ تم مسلم ہو چکے ہو؟ ❁ 80

اور جب [3] ہم نے نبیوں سے عہد لیا تھا کہ ہم نے تمہیں کتاب اور حکمت عطا فرمائی پھر اگر ایسا ہو کہ کوئی دوسرا رسول اس کتاب کی تصدیق کرتا ہوا تمہارے پاس آئے جو کتاب تم کو دی گئی ہے تو ضروری ہے کہ تم اسے مانو اور اُس کی تائید کرو، ارشادِ الٰہی ہوا تھا کہ کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور اس کا ذمہ لیتے ہو؟ انہوں نے کہا تھا کہ بیشک ہم اقرار کرتے ہیں، اس پر ارشادِ الٰہی ہوا تھا کہ ہاں! گواہ رہو اور تمہارے ساتھ

[1] اس اصل عظیم کا اعلان کہ اہل کتاب میں دیانتدار بھی ہیں اور بددیانت بھی گویا اس کا تعلق بھی کسی قوم سے نہیں بلکہ ہر قوم کے عمل سے ہے
عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی — یہ خاکی اپنی فطرت میں نوری ہے نہ ناری ہے

[2] جس طرح تمام اقوام میں اُلٹ پھیر کرنے والے پائے جاتے ہیں اسی طرح اہل کتاب میں بھی ہیں، جو کچھ وہ کرتے ہیں جان بوجھ کر کرتے ہیں۔

[3] جب تک نبیوں کی آمد کا سلسلہ جاری تھا ہم ہر ایک نبی و رسول سے آنے والے نبی و رسول کی تصدیق کا وعدہ لیتے رہے۔ انسانیت بلوغت کو پہنچ گئی اور انبیاء و رسل کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ اب جو بھی ایسا دعویٰ کرے گا ظاہر ہے کہ وہ جھوٹا ہوگا۔

Marfat.com

میں خود بھی اس پر گواہ ہوں ۞81 تو اب جو شخص اس سے (یعنی پختہ عہد سے) روگرداں ہو تو یقیناً ایسے ہی لوگ ہیں جو فاسق ہیں ۞82 پھر کیا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کا دین چھوڑ کر کوئی راہ ڈھونڈ نکالیں؟ حالانکہ آسمان و زمین میں جو کچھ بھی موجود ہے خوشی سے یا ناخوشی سے سب اس کے حکم کے فرمانبردار ہیں اور سب اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ۞83 تم کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ ہم پر نازل ہوا اور جو کچھ ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق، یعقوب اور یعقوب کی اولاد پر نازل ہوا اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو اور اللہ کے دوسرے نبیوں کو اللہ کی طرف سے ملا ہے اس پر بھی ہمارا ایمان ہے، ہم ان رسولوں میں سے کسی کو بھی دوسروں سے جدا نہیں کرتے اور ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں ۞84 اور جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کا خواہش مند ہوگا تو اس کا وہ دین کبھی قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت کے دن اُس کی جگہ اُن لوگوں میں ہوگی جو نامراد ہوں گے ۞85 یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ ایک ایسے گروہ پر کامیابی[1] کی راہ کھول دے جس نے ایمان کے بعد کفر کی راہ اختیار کر لی، حالانکہ اس نے گواہی دی تھی کہ اللہ کا رسول برحق ہے اور روشن دلیلیں اس کے سامنے واضح ہو گئی تھیں؟ اللہ ظلم کرنے والے گروہ پر کبھی سعادت کی راہ نہیں کھولتا ۞86 اُن لوگوں کو جو بدلہ ملنے والا ہے وہ تو یہ ہے کہ اُن پر اللہ کی، فرشتوں کی اور انسانوں سب کی لعنت برس رہی ہے ۞87 وہ اس حالت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے نہ تو ان کا عذاب کبھی کم ہوگا نہ وہ کبھی مہلت پائیں گے ۞88 ہاں! جن لوگوں نے توبہ کر لی اور اپنے آپ کو سنوار لیا تو بلاشبہ اللہ رحمت والا اور بخش دینے والا ہے ۞89 البتہ جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ انہوں نے ایمان کے بعد کفر کی راہ اختیار کی اور اپنے کفر میں بڑھتے ہی گئے تو ایسے لوگوں کی توبہ کبھی قبول ہونے والی نہیں اور یہی لوگ ہیں جو سیدھی راہ سے بھٹک گئے ۞90 بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی اور مرتے دم تک کفر پر جمے رہے تو اُن میں سے اگر کوئی شخص پورے کرۂ ارض کو سونے سے بھر کر دے دے جب بھی اس کے فدیہ میں قبول نہ ہوگا یہی لوگ ہیں کہ اُن کے لیے عذاب دردناک ہے اور کوئی شخص بھی ان کا مددگار نہیں ہوگا ۞91

۞ تم نیکی کا درجہ کبھی حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم مال و دولت میں سے جو کچھ محبوب رکھتے ہو اسے راہِ حق میں خرچ کرو اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو وہ اللہ کے علم سے چھپا نہیں ۞92 کھانے کی تمام چیزیں بنی اسرائیل کیلئے بھی حلال تھیں، ہاں! وہ چیزیں جو اسرائیل نے توراۃ نازل ہونے[2] سے پہلے خود اپنے لیے منع ٹھہرا لی تھیں اللہ نے ان کو حرام نہیں کیا تھا، کہہ دو اگر تم لوگ اپنے اس خیال میں سچے ہو تو توراۃ لاؤ اور اسے کھول کر پڑھو ۞93 پھر جو شخص اب اس اعلان کے بعد بھی باز نہ آئے اور اللہ پر بہتان باندھے تو ایسے لوگ ہی ہیں جو مجرم ہیں ۞94 (اے پیغمبر اسلام! ﷺ) کہو اللہ نے سچائی ظاہر کر دی پس ابراہیم (علیہ السلام) کے طریقہ کی پیروی کرو جو ہر طرف سے ہٹ کر صرف اللہ ہی کا ہو رہا تھا یقیناً ابراہیم (علیہ السلام) شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا ۞95 بلاشبہ پہلا گھر جو[3] انسان کے لیے عبادت

[1] کامیاب اور ناکام الگ الگ دو کرداروں کا نام ہے۔ کامیاب ہونے والوں کو مسلم اور ناکام ہونے والوں کو کافر کہا جاتا ہے۔ ناکام ہونے والے کسی بھی بدلے کے عوض کامیاب قرار نہیں دیئے جا سکتے یہ قانونِ الٰہی ہے جس میں ردّ و بدل ممکن نہیں۔

[2] مطلب یہ ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے اپنی طبیعت کے موافق نہ ہونے کے باعث ان کو استعمال کرنا ترک کر دیا تھا یہ شرعی حرمت نہ تھی طبیعت کے موافق نہ ہونے کے باعث آج بھی کسی حلال و طیب چیز کا استعمال انسان ترک کر سکتا ہے۔

[3] اللہ رب کریم کی طرف سے اس دنیا میں عبادت کا پہلا گھر کعبہ یعنی بیت اللہ ہے، بیت المقدس یعنی مسجد اقصیٰ نہیں اور یہی اصل سمت قبلہ تھی، ہے اور رہے گی، افسوس کہ اس حقیقت کو اہل اسلام بھی نہ سمجھ سکے جس کے نتیجہ سے دوچار ہیں۔

Marfat.com

کا مرکز بن گیا وہ یہی ہے جو مکہ میں ہے برکت والا
ہے اور تمام انسانوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ
ہے ۞96 اس میں ہدایت کی روشن نشانیاں ہیں جن میں
ایک مقامِ ابراہیم بھی ہے، جو کوئی اس کے حدود میں
داخل ہوا وہ امن وحفاظت میں آ گیا اور اللہ کی طرف
سے لوگوں کیلئے یہ بات بھی ضروری ہوگئی کہ اس تک
پہنچنے کی استطاعت پائیں تو اس گھر کا حج کریں، اس
پر بھی جو کوئی انکار کرے تو خیال رہے، اللہ کی ذات
تمام دُنیا سے بے نیاز ہے ۞97 تم ان اہل کتاب سے کہو
کہ اے اہل کتاب! یہ کیا ہے کہ تم اللہ کی آیتوں سے
انکار کرتے ہو حالانکہ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کا شاہد
حال ہے ۞98 اے اہل کتاب! یہ کیا ہے کہ جو شخص اللہ
پر ایمان لانا چاہتا ہے تو تم اسے اللہ کی راہ سے
روکتے ہو اور اس کو ٹیڑھی چال چلانا چاہتے ہو
حالانکہ تم حقیقت حال سے بے خبر نہیں ہو، یقین رکھو
جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے ۞99
اے مسلمانو! اگر تم اہل کتاب میں سے ایک گروہ کی
باتوں پر کاربند ہو گئے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ تمہیں
راہِ حق سے پھرا دیں گے اور تم ایمان کے بعد کفر میں
مبتلا ہو جاؤ گے ۞100 اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم کفر کی
راہ اختیار کرو جب کہ اللہ کی آیتیں تمہیں سنائی جا
رہی ہیں اور اس کا رسول تم میں موجود ہے اور یاد رکھو
جو شخص مضبوطی کے ساتھ اللہ کا ہو رہا تو بلاشبہ اس پر
سیدھی راہ کھل گئی ۞101

اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو ایسا ڈرنا جو واقعی ڈرنا
ہے اور دیکھو دُنیا سے نہ جاؤ مگر اس حالت میں کہ اسلام
پر ثابت قدم ہو ۞102 اور یاد رکھو کہ سب مل کر اللہ کی رسّی
مضبوط پکڑ لو اور گروہ گروہ نہ[1] ہو جاؤ، اللہ نے تمہیں جو
نعمت عطا فرمائی ہے اس کی یاد سے غافل نہ ہو، (ایک
وقت وہ تھا) جب تمہارا حال یہ تھا کہ آپس میں ایک
دوسرے کے دشمن ہو رہے تھے لیکن اس کے خاص فضل
وکرم سے تم سب بھائی بھائی بن گئے، تمہارا حال تو یہ تھا
کہ آگ سے بھری ہوئی خندق ہے اور اس کے
کنارے کھڑے ہو لیکن اللہ نے تمہیں اس حالت
سے نکال لیا، اللہ اسی طرح اپنی کارفرمائیوں کی نشانیاں
واضح کر دیتا ہے تاکہ تم راہ پا لو ۞103 اور ضروری ہے کہ تم
میں ایک جماعت ایسی ہو جو بھلائی کی[2] طرف دعوت
دینے والی ہو وہ نیکی کا حکم دے، برائی سے روکے اور
بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں جو کامیابی حاصل کرنے والے
ہیں ۞104 اور دیکھو ان لوگوں کی سی چال نہ چلنا جو (اللہ
کے ایک دین پر اکٹھا ہونے کے بعد) الگ الگ ہو
گئے اور باہم دگر اختلافات میں پڑ گئے، یقین کرو یہی
لوگ ہیں جن کے لیے عذابِ عظیم ہے ۞105 وہ دن کہ
کتنے ہی چہرے اُس دن چمک اُٹھیں گے اور کتنے ہی
چہرے سیاہ پڑ جائیں گے، سو جن لوگوں کے چہرے
سیاہ پڑ گئے ان سے اس دن کہا جائے گا کہ تم نے ایمان
کے بعد پھر انکارِ حق کی راہ اختیار کر لی تھی تو جیسی کچھ
تمہاری منکرانہ چال تھی اب اس کا نتیجہ میں عذاب کا
مزہ چکھ لو ۞106 اور جن لوگوں کے چہرے چمک رہے
ہوں گے سو یہی لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کے سائے
میں ہوں گے ہمیشہ رحمت الٰہی میں رہنے والے ۞107 یہ
اللہ کی آیتیں ہیں جو تمہیں سنا رہے ہیں اور یہ نہیں ہو
سکتا کہ اللہ تمام دُنیا پر ظلم کرنے والا ہو جائے ۞108 اور
آسمان وزمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے لیے

---

[1] قرآن کریم نے گروہ بندی سے روکا لیکن مسلمانوں نے گروہ بندیاں قائم کیں۔ قرآن کریم نے جس چیز کو شرک، آگ کا گڑھا اور اللہ کی لعنت قرار دیا مسلمانوں نے گذشتہ قوموں کی طرح اس کو حرزِ جان بنا لیا، کاش کہ! ایسا نہ ہوتا۔

[2] بھلائی کی طرف دعوت صرف اور صرف اس جماعت کی ہو سکتی ہے جو ان گروہ بندیوں میں سے کسی میں بھی شریک نہ ہو اور سب گروہ بندیوں سے مکمل طور پر بیزاری کا اظہار کرے۔

Marfat.com

ہے اور ساری باتیں بالآخر اسی کی طرف لوٹنے والی ہیں ❁ 109

تم تمام اُمتوں میں بہتر اُمت ہو جو لوگوں کی اصلاح[1] کے لیے ظہور میں آئی ہو، تم نیکی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ پر ایمان لانے والے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو یہ ان کیلئے بہتری کی بات ہوتی، ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ایمان رکھنے والے ہیں لیکن بڑی تعداد انہی لوگوں کی ہے جو دائرہ ہدایت سے یکسر باہر ہو چکے ہیں ❁ 110 وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے مگر وہ جو تم کو دلی اذیت ہو گی اگر وہ تم سے لڑیں گے تو انہیں لڑائی میں پیٹھ دکھانی پڑے گی وہ کبھی فتح مند نہ ہوں گے ❁ 111 ان لوگوں پر ذلت کی مار پڑی جہاں کہیں بھی پائے گئے، ہاں! یہ کہ اللہ کے عہد سے یا لوگوں کے عہد سے کہیں پناہ مل گئی ہو، اللہ کا غضب ان پر چھا گیا، محتاجی اور بدحالی میں گرفتار ہو گئے اور یہ اس لیے ہوا کہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور نبیوں کے ناحق قتل میں بیباک تھے ان کی یہ حالت اس لیے ہوئی کہ وہ نافرمانی اور سرکشی کرنے لگے تھے اور شرارتوں میں حد سے گزر گئے تھے ❁ 112 تمام اہل کتاب[2] ایک ہی طرح کے نہیں ان میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو راہِ ہدایت پر قائم ہیں وہ راتوں کو اُٹھ کر اللہ کی آیتیں تلاوت کرتے ہیں اور اس کے حضور سربسجود رہتے ہیں ❁ 113 وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائی سے روکتے ہیں، بھلائی کے تمام کاموں میں تیز گام ہیں اور بلاشبہ ان لوگوں میں سے ہیں جو نیک کردار ہیں ❁ 114 اور یہ لوگ نیک کاموں میں سے جو کچھ کرتے ہیں ہرگز ایسا نہیں ہوگا کہ اس کی ناقدری کی جائے اور جو لوگ متقی ہیں اللہ ان کے حال سے بے خبر نہیں ❁ 115 بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی تو ایسا ہوگا کہ نہ تو مال و دولت کی طاقت انہیں اللہ کے عذاب سے بچا سکے گی، نہ آل و اولاد کی کثرت ہی کچھ کام آئے گی وہ یقیناً دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ❁ 116 دُنیا کی زندگی میں یہ لوگ جو کچھ بھی (محض دنیا کی خاطر) خرچ کرتے ہیں اس کی مثال ایسی ہے جیسے اس[3] ہوا کا چلنا جس کے ساتھ سردی کی لہر شامل ہو پھر ایک گروہ نے جو محنت و مشقت برداشت کر کے ایک کھیت تیار کیا لیکن اس سردی کی لہر سے سارا کھیت برباد ہو کر رہ جائے، ہاں! یہ جو کچھ انہیں پیش آیا تو اس لیے نہیں کہ اللہ نے ان پر ظلم کیا ہو بلکہ یہ خود اپنے ہاتھوں اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں ❁ 117 اے مسلمانو! ایسا نہ کرو کہ اپنے آدمیوں کے سوا کسی دوسرے کو اپنا ہم راز بناؤ، ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ تمہارے خلاف فتنہ انگیزی میں کمی کرنے والے نہیں، جس بات سے تمہیں نقصان پہنچے وہی انہیں اچھی لگتی ہے ان کی دشمنی تو ان کی باتوں ہی سے ظاہر ہے لیکن جو کچھ ان کے دلوں میں چھپا ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے، اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ہو تو ہم نے فہم و بصیرت کی نشانیاں تم پر واضح کر دی ہیں ❁ 118 تم ان سے دوستی رکھتے ہو لیکن وہ تمہیں دوست نہیں رکھتے تم اللہ کی کتاب پر ایمان رکھنے والے ہو جتنی کتابیں بھی نازل ہوئی ہیں ان کا احترام کرتے ہو، وہ جب کبھی تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان والے ہیں، لیکن جب اکیلے ہوتے ہیں تو تمہارے خلاف جوشِ غضب

[1] جو لوگ صحیح معنوں میں اپنی اصلاح کریں اور دوسروں کی اصلاح کے لیے کوشاں رہیں وہی بہتر لوگ ہوتے ہیں خواہ وہ کسی بھی نام سے معروف ہوں۔

[2] کسی قوم سے معروف ہونے کے باعث اچھائی برائی نہیں آتی عمل سے آتی ہے، اہل کتاب ہوں یا دوسرے لوگ۔

[3] محض دکھاوے اور شہرت حاصل کرنے کے لیے خرچ کیے گئے مال کی مثال بیان کی گئی ہے۔

Marfat.com

میں انگلیاں[1] کاٹتے ہیں، تم کہہ دو اتنا ہی نہیں بلکہ جوشِ غضب میں اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالو اور یاد رکھو، اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو انسانوں کے سینوں میں پوشیدہ ہے۞119 اگر تمہارے لیے کوئی بھلائی کی بات ہو جائے تو انہیں بُرا لگے، برائی ہو جائے تو بڑے ہی خوش ہوں لیکن یاد رکھو اگر تم نے صبر کیا اور تقویٰ کی راہ اختیار کی تو ان کا مکر و فریب تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے گا، جیسے کچھ بھی ان کے کرتوت ہیں اللہ کا قانونِ قدرت انہیں گھیرے ہوئے ہے۞120

جب تم صبح سویرے اپنے گھر سے نکلے تھے اور لڑائی کے لیے مسلمانوں کو جابجا مورچوں پر بٹھا رہے تھے اور اللہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۞121 اور پھر جب ایسا ہوا تھا کہ تم میں سے دو جماعتوں نے ارادہ کیا تھا کہ ہمت ہار دیں حالانکہ اللہ ان کا مددگار تھا جو ایمان رکھنے والے ہیں انہیں تو چاہیے کہ وہ ہر حال میں اللہ پر بھروسہ رکھیں۞122 اور اللہ نے بدر کے میدانِ جنگ میں تمہیں فتح مند کیا تھا حالانکہ تم دِل ہار چکے تھے اور تمہاری کامیابی کے آثار بھی نظر نہیں آتے تھے، پس اللہ سے ڈرو تاکہ تمہارے اندر اس کی قدر پہچاننے کا جوش پیدا ہو جائے۞123 جب تم (میدانِ جنگ میں) ایمان والوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمہارے لیے یہ بات کافی نہیں کہ اللہ (اپنی خاص مدد سے) تین ہزار نازل کیے ہوئے فرشتوں سے تمہاری مدد فرمائے گا؟۞124 ہاں! بلاشبہ اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو اور جب ایسا ہو کہ دشمن اچانک تم پر چڑھ آئے تو تمہارا رب (تین ہزار کی بجائے) پانچ ہزار نشان[2] رکھنے والے فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا۞125 یہ بات جو کہی جا رہی ہے تو صرف اس لیے کہ تمہارے لیے خوشخبری ہو اور تمہارے دِل اس کی وجہ سے مطمئن ہو جائیں، مدد و نصرت جو کچھ بھی ہے اللہ کی طرف سے ہے اس کی طاقت سب پر غالب ہے اور وہ اپنے تمام کاموں میں حکمت رکھنے والا ہے۞126 تاکہ منکرین حق کی طاقت کا ایک حصہ بیکار کر دے یا انہیں اس درجہ ذلیل و خوار کر دے کہ نامراد ہو کر اُلٹے پاؤں پھر جائیں۞127 اس معاملہ میں تمہیں کوئی دخل نہیں یہ اللہ کے ہاتھ میں ہے کہ چاہے تو ان سے درگزر کرے اور چاہے تو عذاب دے (کوئی نہیں جو اس کا ہاتھ پکڑنے والا ہو) یقیناً وہ ظلم کرنے والے ہیں۞128 آسمان و زمین میں جو کچھ ہے (سب کا سب) اللہ ہی کیلئے ہے جسے چاہے بخش دے جسے چاہے عذاب دے اور وہ بخشنے والا اور بڑی ہی رحمت رکھنے والا ہے۞129

اے مسلمانو! حرام کی کمائی[3] سے اپنا پیٹ مت بھرو جو دوگنی چوگنی ہو جایا کرتی ہے اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۞130 اور اس آگ کے عذاب سے ڈرو جو منکرین حق کیلئے تیار کی گئی ہے۞131 اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو تاکہ رحمت الٰہی کے مستحق ہو جاؤ۞132 اپنے ربّ کی بخشائش کی طرف تیز گام ہو جاؤ اور اس جنت کی طرف بھی جس کے پھیلاؤ کا یہ حال ہے کہ تمام آسمان و زمین کی چوڑائی ایک طرف اور اس کا پھیلاؤ ایک طرف جو پرہیزگار انسانوں کے لیے تیار کی گئی ہے۞133 وہ خوشحال و تندرست ہوں یا بیمار و بدحال، اپنی بساط کے مطابق اللہ کی رضا کیلئے خرچ

[1] ''انگلیاں کاٹنا'' محاورہ ہے مطلب ہے۔ غصہ کرنا، ایسا غصہ جس کو پینے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو۔

[2] تعداد کی گنتی میں بیشی کا ذکر محض زیادہ سے زیادہ مدد و تعاون دینا مراد ہوتا ہے اصل چیز کامیابی ہے جو میدان بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا کی، اُس کا باعث کچھ بھی ہو۔

[3] قومی زندگی میں قوم کے غرباء کو مال فی سبیل اللہ دینے کا حکم ہے نفع یا نفع در نفع حاصل کرنے کیلئے نہیں، جو بھی ایسا کرے گا وہ حرام مال کھانے کا مرتکب ہوگا، خواہ کوئی ہو، کون ہو اور کہاں ہو، مزید تفصیل کیلئے ہماری کتاب ''سود کیا ہے؟'' کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

کرتے ہیں، غصہ[1] میں آکر بے قابو نہیں ہو جاتے، لوگوں کے قصور معاف کر دیتے ہیں اور اللہ ایسے ہی نیک کرداروں کو دوست رکھتا ہے ۞ 134 نیز وہ لوگ کہ جب ان سے کوئی سخت برائی کی بات ہو جائے یا اپنی جانوں کو کسی مصیبت میں ڈال لیں تو فوراً اللہ کی یاد ان میں جاگ اُٹھتی ہے وہ اپنے اللہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں اور جو کچھ ہو چکا ہے اس پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے اور انہیں یقین ہے کہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جو گناہوں کو بخشنے والا ہو؟ ۞ 135 یہی لوگ ہیں کہ ان کے رب کی طرف سے ان کیلئے عفو و بخشش کا اَجر ہے اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ہمیشہ انہی باغوں میں رہیں گے اور کتنا ہی اچھا بدلہ ہے جو اچھے کام کرنے والوں کے حصہ میں آئے گا ۞ 136 تم سے پہلے بھی دُنیا میں دستور[2] اور قانون رہ چکے ہیں، پس دُنیا کی سیر کرو اور دیکھو کہ جو لوگ احکامِ حق کو جھٹلانے والے تھے اُن کا انجام کیا ہوا اور پاداشِ عمل میں اُن کو کیسے نتائج پیش آئے ۞ 137 یہ (لوگوں کی فہم و بصیرت کیلئے) ایک بیان ہے اور ان لوگوں کیلئے جو متقی ہیں ہدایت اور موعظت ہے ۞ 138 اور (خوب سن لو کہ) نہ تو ہمت ہارو، نہ غمگین ہو تم ہی سب سے سر بلند ہو بشرطیکہ تم سچے مومن ہو ۞ 139 اگر تم نے زخم کھایا ہے تو دشمنوں کو بھی تو ویسے ہی زخم بدر میں لگ چکے ہیں؟ یہ اوقات ہیں جنہیں ہم انسانوں میں اِدھر اُدھر پھراتے رہتے ہیں اور یہ اس لیے بھی تھا تاکہ اس بات کی آزمائش ہو جائے کہ کون سچا ایمان رکھنے والا ہے اور تم میں سے ایک گروہ کو شاہد حال بنا دے اور اللہ ظلم کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۞ 140 اور جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں انہیں تمام لغزشوں سے پاک کر دے اور جو منکرین حق ہیں انہیں نیست و نابود کر دے ۞ 141 کیا تم سمجھتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ حالانکہ ابھی تو وہ موقعہ پیش ہی نہیں آیا کہ اللہ تمہیں آزمائش میں ڈال کر نمایاں کر دیتا کہ کون لوگ پوری پوری کوشش کرنے والے ہیں اور کتنے ہیں جو مشکلوں میں ثابت قدم رہنے والے ہیں ۞ 142 اور یہ واقعہ ہے کہ جب تک موت کا سامنا نہیں ہوا تھا تم راہِ حق میں مرنے کی آرزوئیں کرتے تھے لیکن پھر ایسا ہوا کہ موت تمہاری آنکھوں کے سامنے آ گئی اور تم کھڑے تک رہے تھے (کہ اچانک کیا سے کیا ہو گیا) ۞ 143
اور محمد (ﷺ) اس کے سوا کیا ہیں کہ اللہ کے رسول ہیں اور ان سے پہلے بھی اللہ کے رسول گزر چکے ہیں پھر اگر ایسا ہو کہ وہ وفات پا جائیں یا ایسا ہو کہ وہ لڑائی میں قتل ہو جائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں راہِ حق سے پھر جاؤ گے؟ اور جو کوئی راہِ حق سے اُلٹے پاؤں پھرے گا تو وہ اللہ کا کیا بگاڑے گا؟ کچھ بھی نہیں! جو لوگ شکر گزار ہیں وہ وقت دور نہیں کہ اللہ اُنہیں ان کا اَجر عطا فرمائے ۞ 144 اور اللہ کے حکم کے بغیر کوئی جان مر نہیں سکتی، ہر جان کیلئے ایک خاص وقت ٹھہرا دیا گیا ہے اور جو شخص دنیا کے فائدے پر نظر رکھتا ہے ہم اُسے دنیا میں سے دیں گے اور جو کوئی آخرت کے ثواب پر نظر رکھتا ہے اُسے آخرت کا ثواب ملے گا ہم شکر گزاروں کو ان کی نیک عملی کا اَجر ضرور دیں گے ۞ 145 اور دیکھو کتنے ہی نبی تھے جن کے ساتھ ہو کر بہت سے رب والے لوگوں نے جنگ کی لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ان سختیوں کی وجہ سے جو انہیں اللہ کی راہ میں پیش آئی ہوں بے ہمت ہو

[1] ''غصہ'' ایک فطری چیز ہے جس کو جہاں تک ممکن ہو برداشت کرنا چاہیے، اس لیے کہا گیا ہے کہ ''جتنا دیر سے آئے اور جلدی چلا جائے'' بہتر ہے ''جلدی آئے اور دیر تک رہے'' تو برا ہے بلکہ نہایت برا۔

[2] کتاب وسنت ہو یا تاریخ عالم ہر جگہ عیاں ہے کہ قومی خود انحصاری زندگی ہے اور دوسروں کے سہارے تلاش کرنا موت، نتیجہ بھی وہی ہے یہی وجہ ہے کہ مسلم من حیث القوم فی زمانہ مردہ قوم ہے اور خصوصاً پاکستان جا ہے ہم اس کو ''اسلام کا قلعہ کہتے ہیں''۔

Marfat.com

گئے ہوں اور نہ ایسا ہوا کہ وہ کمزور پڑ گئے ہوں یا عجز و بے چارگی کا اظہار کریں اور اللہ انہی لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو مصیبتوں میں ثابت قدم رہتے ہیں ❁146 اور ان کی زبانوں سے نکلتا تھا کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے ہم سے ہمارے کام میں جو زیادتیاں ہوگئی ہیں ان سے درگزر فرما، ہمارے قدم راہِ حق میں جمادے اور منکرینِ حق کے گروہ پر ہمیں فتح مند کردے ❁147 تو اللہ نے بھی انہیں دونوں جہانوں میں اَجر عطا فرمایا دُنیا کا بھی ثواب دیا اور آخرت کا بھی بہتر ثواب دیا اور اللہ تو اُنہی لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو نیک کردار ہوتے ہیں ❁148

اے مسلمانو! اگر تم ان لوگوں[1] کے کہنے میں آگئے جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے تو وہ تمہیں راہِ حق سے اُلٹے پاؤں پھرادیں گے اور نتیجہ یہ نکلے گا کہ تباہی و بربادی و نامرادی میں جا گرو گے ❁149 تمہارا کارساز تو اللہ ہے، مدد کرنے والوں میں اُس سے بہتر مددگار کون ہوسکتا ہے ❁150 وہ وقت دور نہیں کہ جب منکرینِ حق کے دِلوں میں ہم تمہاری ہیبت بٹھادیں گے یہ اس لیے ہوگا کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ ان ہستیوں کو بھی شریک ٹھہرالیا ہے جن کیلئے اس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور ان لوگوں کا بالآخر ٹھکانا دوزخ ہے اور جو ظالم ہیں تو ان کا ٹھکانا کیا ہی برا ٹھکانا ہے ❁151 اور دیکھو اللہ نے اپنا وعدۂ نصرت سچا کر دکھایا تھا جب کہ تم اس کے حکم سے دشمنوں کو بے دریغ تہ تیغ کررہے تھے لیکن جب تم نے کمزوری[2] دکھائی اور جنگ کے بارے میں باہم دگر جھگڑنے لگے اور بالآخر اپنے سردار کے حکم سے کہ وہ اللہ کا رسول تھا نافرمانی کر بیٹھے، تم میں کچھ لوگ تو ایسے تھے جو دنیا کے خواہش مند تھے، کچھ ایسے تھے جن کی نظر آخرت پر تھی پھر ہم نے تمہارا رُخ دشمنوں کی طرف سے پھرا دیا تا کہ تمہیں آزمائیں، بہرحال اللہ نے تمہارا قصور معاف کردیا اور بلاشبہ وہ مومنوں کے لیے بڑا ہی فضل رکھنے والا ہے ❁152 جب تم میدان سے بھاگ رہے[3] تھے اور ایک، دوسرے کی طرف مڑ کر دیکھتا تک نہ تھا اور اللہ کا رسولؐ تھا کہ پیچھے سے تم کو بلا رہا تھا سو جب تمہارا یہ حال ہوا تو اللہ نے بھی تمہیں رنج پر رنج دیا تا کہ آئندہ نہ تو اس چیز کے لیے غم کرو جو ہاتھ سے جاتی رہی ہے نہ اس پر غمگین ہو جو سر پر آپڑے اور جو تم کرتے ہو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے ❁153 پھر اللہ نے تم پر بے خوفی کی خود فراموشی طاری کردی، یہ حالت ایک گروہ کی تھی لیکن تم میں ایک دوسرا گروہ بھی تھا جسے اس وقت بھی اپنی جانوں کی پڑی تھی اور اللہ کی جناب میں عہدِ جہالت کے سے ظنوں و اوہام رکھتا تھا، سمجھتا تھا کہ اس کام میں ہماری رائے کا کوئی دخل نہیں، ان سے کہہ دیجئے کہ ان کا کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے سب اختیارات صرف اللہ کیلئے ہیں جس بات کو وہ ظاہر نہیں کر رہے تھے بلکہ دِلوں میں چھپی تھی وہ یہ تھی کہ اگر ہمارے اختیار میں کچھ ہوتا تو ہمارا اتنا جانی نقصان نہ ہوتا، ان سے کہہ دو اگر تم اپنے گھروں کے اندر بیٹھے ہوتے جب بھی جن کیلئے مارا جانا تھا وہ گھر سے ضرور نکلتے اور اپنے مارے جانے کی جگہ پہنچ کر رہتے اور اللہ کو منظور تھا کہ جو کچھ تمہارے سینوں میں چھپا ہوا ہے اس کیلئے تمہیں آزمائے اور جو کدورتیں تمہارے دلوں میں پیدا ہوگئی تھیں انہیں پاک وصاف کردے اور اللہ جانتا ہے جو انسانوں کے

[1] کتنی سچی بات ہے کہ ''کسی کے کہنے میں آنے'' اور اپنی سمجھ بوجھ سے کام نہ لینے کا نتیجہ بربادی و نامرادی ہوتا ہے نام ''مشرف'' ہو یا ''زرداری'' یا کوئی اور۔

[2] کمزوری دکھانا اور اپنے درمیان جھگڑا کھڑا کرنا، ناکامی و نامرادی کا باعث ہوتا ہے، جب ہو، جہاں ہو اور جیسے ہو؟

[3] قومی اور جماعتی زندگی کے اصولوں میں سے ہے کہ بعض کی غلطی سے پوری قوم متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی، غلطی آنکھ کرے تو پاؤں ٹوٹ سکتا ہے۔

Marfat.com

دِلوں میں پوشیدہ ہوتا ہے ❁[154] جن لوگوں نے اس دن لڑائی سے منہ موڑ لیا تھا جس دن دونوں لشکر ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تھے تو شیطان نے ان کے قدم ڈگمگا دیئے تھے اور اللہ نے ان کی یہ لغزش معاف کر دی تھی وہ یقیناً بخش دینے والا بہت ہی بردبار ہے ❁[155]

اے مسلمانو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے اور جن کا شیوہ یہ ہے کہ اگر ان کے بھائی بند سفر میں گئے ہوں یا لڑائی میں مشغول ہوں اور انہیں موت[1] پیش آ جائے تو کہنے لگتے ہیں، اگر یہ لوگ گھر سے نہ نکلتے اور ہمارے پاس ٹھہرے رہتے تو کاہے کو مرتے یا مارے جاتے؟ تا کہ اللہ اس بات کو ان کے دِلوں کیلئے داغِ حسرت بنا دے، زندگی اور موت کا معاملہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کی نگاہ سے چھپا نہیں ❁[156] اور اگر تم اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے یا اپنی موت مر گئے تو اللہ کی طرف سے جو رحمت و بخشش تمہارے حصے میں آئے گی یقیناً وہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن کی پونجی لوگ جمع کیا کرتے ہیں ❁[157] اور تم طبعی موت مرو یا مارے جاؤ ہر حال میں ہونا یہی ہے کہ اللہ کے حضور جمع کیے جاؤ گے ❁[158] یہ اللہ کی بڑی ہی رحمت ہے کہ تم لوگوں کیلئے اس قدر نرم مزاج[2] ہو، اگر سخت مزاج اور سنگدل ہوتے تو لوگ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے پس ان لوگوں کا قصور معاف کر دو اور اللہ سے بھی ان لوگوں کیلئے بخشش طلب کرو اور اس طرح کے معاملات میں ان سے مشورہ کر لیا کرو، پھر جب ایسا ہو کہ تم نے کسی بات کا عزم کر لیا تو چاہیے کہ اللہ پر بھروسہ کرو یقیناً اللہ انہی لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس پر بھروسہ کرنے والے ہیں ❁[159] اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی نہیں جو تم پر غالب آ سکے لیکن اگر وہی تمہیں چھوڑ دے تو بتلاؤ کون ہے جو تمہارا مددگار ہو سکتا ہے؟ صرف اللہ ہی کی ذات ہے پس جو مومن ہیں وہ اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں ❁[160] اور اللہ کا نبی یہ کبھی نہیں کر سکتا کہ وہ کسی طرح کی خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرتا ہے تو جو کچھ اس نے خیانت کی ہے قیامت کے روز چھپا نہیں سکے گا وہ اس کے ساتھ آئے گی پھر ہر جان کو اس کی کمائی کے مطابق پورا پورا بدلہ ملنا ہے، ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی کے ساتھ ناانصافی کی جائے ❁[161] کیا ایسا آدمی جس نے اللہ کی خوشنودیوں کی راہ اختیار کی ہے اس آدمی کی طرح ہو سکتا ہے جس نے اللہ کے غضب کو دعوت دی اور اس کا ٹھکانا جہنم جیسا برا ٹھکانا ہوا؟ ❁[162] اللہ کے نزدیک لوگوں کے مرتبے ہیں اور جیسے کچھ ان کے اعمال ہیں وہ انہیں دیکھ رہا ہے ❁[163] اللہ کا مومنوں پر بڑا ہی احسان ہے کہ اس نے ایک رسول ان میں بھیج دیا جو انہی میں سے ہے، وہ اللہ کی آیتیں سناتا ہے، ہر طرح کی برائیوں سے انہیں پاک کرتا ہے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں مبتلا تھے ❁[164] جب تم پر مصیبت پڑی اور یہ مصیبت ایسی تھی کہ اس سے دوگنی مصیبت تمہارے ہاتھوں تمہارے دشمنوں پر پڑ چکی تھی تو تم بول اُٹھے کہ یہ مصیبت ہم پر کہاں سے آ پڑی؟ ان سے کہہ دو یہ مصیبت خود تمہارے ہی ہاتھوں[3] آئی، اللہ کے اندازۂ

[1] فرد کی موت ہو یا قوم کی "سیاپا" کرنے سے مزید نقصان تو ہو سکتا ہے فائدہ ممکن نہیں ہوتا، کاش کہ اقوام مسلم بھی اس حقیقت کو سمجھ لیتی۔

[2] قوم کا لیڈر اچھی صفات کا حامل ہو تو قوم کے قدم کسی نہ کسی موڑ پر جم جاتے ہیں ورنہ ذلت و رسوائی روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور نتیجہ یہی نکلتا ہے جو ہمارے ملک عزیز پاکستان کا نکل رہا ہے اور لیڈر "ہنوز دلی دور است" کی رٹ لگا رہے ہیں۔

[3] جنگ اُحد کے حالات کا مطالعہ کرو تم پر سب کچھ روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ کسی مصیبت سے دوچار ہو جانے کے بعد کیا کرنا چاہیے کہ زخم تازہ نہ ہوں بلکہ مندمل ہو جائیں۔ مرنے والے مریں نہیں بلکہ زندگی کا باعث ہو جائیں۔ ڈرانے والے ڈرا نہ سکیں بلکہ خود ڈر جائیں۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

Marfat.com

قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں ہے ❁165 اور یہ جو دو گروہوں کے مقابلے کے دن تمہیں پیش آیا وہ اللہ ہی کے حکم سے تھا اور اس لیے پیش آیا تاکہ ظاہر ہو جائے ایمان والے کون ہیں؟ ❁166 اور ظاہر ہو جائے کہ منافق کون ہیں؟ جب ان سے کہا گیا کہ آ ؤ یا تو اللہ کی راہ میں جنگ کرو یا دشمنوں کا حملہ روکو، تو کہنے لگے اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ لڑائی ضرور ہوگی تو ہم تمہارا ساتھ دیتے، یقین کرو جس وقت انہوں نے یہ بات کہی تو وہ کفر سے زیادہ نزدیک تھے بمقابلہ ایمان کے، یہ لوگ زبان سے ایسی بات کہتے ہیں جو فی الحقیقت ان کے دلوں میں نہیں ہے اور جو کچھ دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں اللہ اس سے بے خبر نہیں ❁167 جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ خود تو اپنے گھروں میں بیٹھ رہے لیکن اب اپنے بھائیوں کے حق میں کہتے ہیں کہ اگر ہماری بات پر چلے جاتے تو کبھی نہ مارے جاتے، تم کہہ دو اچھا! اگر تم واقعی سچے ہو تو جب موت تمہارے سرہانے آ کھڑی ہو تو اسے نکال باہر کرنا اور بالکل نہ مرنا ❁168 اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں ان کی نسبت ایسا خیال نہ کرنا کہ وہ مر گئے، نہیں وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق پا رہے ہیں ❁169 اللہ نے اپنے فضل و کرم سے جو کچھ انہیں عطا فرمایا ہے اس سے خوشحال ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے (دُنیا میں) رہ گئے ہیں اور ابھی ان سے ملے نہیں ان کیلئے خوش ہو رہے ہیں کہ نہ تو ان کیلئے کسی طرح کا کھٹکا ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی ہو گی ❁170 وہ اللہ کی نعمتوں اور عطیوں سے مسرور ہیں نیز اس بات سے بھی کہ انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ اللہ ایمان والوں کا اُجر کبھی اکارت نہیں کرتا ❁171 جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی پکار کا جواب دیا باوجودیکہ زخم کھا چکے تھے، یہی وہ لوگ ہیں جو نیک کردار اور متقی ہیں یقیناً ان کے لیے اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر ہے ❁172 وہ لوگ جن سے بعض آدمی کہتے تھے کہ تمہارے ساتھ جنگ کرنے کیلئے دشمنوں نے بہت بڑا گروہ اکٹھا کر لیا ہے، پس چاہیے کہ ان سے ڈرو لیکن ان کا ایمان مضبوط ہو گیا اور وہ بول اُٹھے کہ ہمارے لیے اللہ کا سہارا کافی ہے اور جس کا کارساز اللہ ہو تو کیا ہی اچھا اس کا کارساز ہے ❁173 پھر یہ لوگ (بے خوف ہو کر نکلے اور) اللہ کی نعمت اور فضل سے شادکام واپس آ گئے کوئی گزند انہیں نہ پہنچا، وہ اللہ کی خوشنودیوں میں گامزن ہوئے تھے اور اللہ بڑا فضل رکھنے والا ہے ❁174 اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ شیطان تھا جو تمہیں اپنے ساتھیوں سے ڈرانا چاہتا تھا اگر تم ایمان رکھنے والے ہو تو شیطان کے ساتھیوں سے نہ ڈرو، فقط اللہ سے ڈرو ❁175 جو لوگ کفر کی راہ میں دوڑ رہے ہیں ان کی یہ حالت دیکھ کر تم آزردہ خاطر نہ ہو، یاد رکھو وہ اللہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ قانونِ الٰہی چاہتا ہے کہ ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہ رہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ❁176 جن لوگوں نے ایمان دے کر کفر کا سودا[1] چکایا ہے وہ اللہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے ان کے لیے ان کے اعمال کے سبب دردناک عذاب تیار ہے ❁177 اور یہ جو ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے ہم مہلت پر مہلت دیتے جا رہے ہیں تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ مہلت ان کے حق میں بہتر ہے، ہم انہیں مہلت دے رہے ہیں کہ وہ گناہوں میں اور زیادہ ہو جائیں اور انجام کار ان کے لیے رُسوا کن عذاب ہے ❁178 ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ ایمان والوں کو چھوڑ دے جس حالت میں تم آج کل

[1] جس طرح عزت فروشی، جسم فروشی اچھی چیز نہیں اسی طرح ایمان فروشی بھی اچھی چیز نہیں لیکن یہی "فروشی" اگر سبزی اور غلہ کے ساتھ لگ جائے تو اچھی ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس بخیلی ایک ایسا لفظ ہے کہ جس کے ساتھ بھی لگے گا اُس کا ستیاناس کر دے گا اس سے بہت کچھ سمجھا جا سکتا ہے اگر کوئی سمجھنا چاہے۔

Marfat.com

اپنے آپ کو پاتے ہو، وہ ضرور ناپاک کو پاک سے الگ کر دے گا اور اللہ کا یہ قاعدہ نہیں کہ وہ تمہیں غیب کی خبریں دے دے لیکن ہاں! وہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس بات کے لیے چن لیتا ہے، پس چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آو، اگر تم ایمان لے آئے اور برائیوں سے بچے تو یقیناً تمہارے لیے اجرِ عظیم ہے ۞179 جن لوگوں کو اللہ نے اپنے خاص فضل و کرم سے مال دیا ہے اور وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں بخیل ہیں تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ ایسا کرنا ان کیلیے کوئی بھلائی کی بات ہے، نہیں، وہ تو ان کیلیے بڑی ہی برائی ہے، قریب ہے کہ قیامت کے دن یہی مال و متاع اُن کی گردنوں میں طوق بنا کر پہنا دیا جائے اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب اللہ کی میراث ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اس کے علم سے مخفی نہیں ۞180

بلاشبہ اللہ نے ان لوگوں کا کہنا سن لیا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم دولت مند ہیں، عنقریب جو بات انہوں نے کہی ہے ہم ان ہی کیلیے لکھ دیں گے اور ان کا نبیوں کو ناحق قتل کرنا بھی لکھا جا چکا ہے ہم کہیں گے کہ اب پاداشِ عمل میں عذابِ جہنم کا مزہ چکھو ۞181 تم جو کچھ اپنے ہاتھوں اپنے لیے مہیا کر چکے ہو یہ اسی کا نتیجہ ہے ورنہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ اپنے بندوں کیلیے ظلم کرنے والا ہو ۞182 جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے عہد لے چکا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ہمارے پاس ایسی قربانی نہ لائے[1] جسے آگ کھا لیتی ہو، تو تم ان سے کہہ دو کہ مجھ سے پہلے اللہ کے کتنے ہی رسول روشن دلیلوں کے ساتھ تمہارے پاس آئے اور (بقول تمہارے) اس بات کے ساتھ آئے جسے تم کہہ رہے ہو پھر اگر تم سچے ہو تو کیوں انہیں قتل کرتے رہے؟ ۞183 یہ لوگ آج تمہیں جھٹلا[2] رہے ہیں تو تم سے پہلے کتنے رسول جھٹلائے گئے باوجود اس کے کہ سچائی کی دلیلیں، صحیفے اور روشن کتاب ان کے ساتھ تھی ۞184 ہر جان کے لیے موت کا مزہ چکھنا ضروری ہے اور جو کچھ تمہارے اعمال کا بدلہ ملنا ہے وہ قیامت کے دن پورا پورا ملے گا اُس دن جو شخص آتشِ دوزخ سے ہٹا لیا گیا اور جنت میں داخل کر لیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا اور دُنیا کی زندگی تو اس کے سوا کچھ نہیں کہ خواہشوں اور ولولوں کا کارخانۂ فریب ہے ۞185 خوب یاد رکھو کہ ایسا ہونا ضروری ہے کہ تم جان و مال کی آزمائشوں[3] میں ڈالے جاؤ یہ بھی ضروری ہے کہ اہلِ کتاب اور مشرکینِ عرب سے تمہیں دُکھ پہنچانے والی باتیں سننی پڑیں لیکن اگر تم نے صبر کیا اور پرہیزگاری اختیار کی تو بلاشبہ اسلام کی راہ میں یہ بڑے ہی عزم و ہمت کی بات ہے ۞186 جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے ان سے اللہ نے اس بات کا عہد لیا تھا کہ اسے لوگوں پر واضح کرتے رہنا اور ایسا نہ کرنا کہ اسے چھپانے لگو لیکن انہوں نے کتاب اللہ کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور اسے تھوڑے داموں فروخت کر ڈالا پس کیا ہی برے وہ دام ہیں جو حق فروشی کے بدلے حاصل کیے گئے ۞187 جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہو رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کاموں کے لیے سراہے جائیں جو انہوں نے کبھی نہیں کیے تو تم ہرگز یہ نہ سمجھنا کہ وہ عذاب سے

[1] فضول اور لغو باتیں کہنے والوں سے بحث و تجسس کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ان کے سوال ہی سے اُس کا جواب دے دینا صحیح ہوتا ہے کہ یہی راہ سلامتی کی راہ ہے۔

[2] عادات سے لوگ پہچانے جاتے ہیں، وقت اور زمانہ کی بحث نہیں عادات و خصائل کی یکسانیت اصل چیز ہے، جن کے اعمال ایک جیسے ہوں ان کے نتائج بھی ایک ہی جیسے ہوتے ہیں۔

[3] تمام انسان معرضِ آزمائش میں ہیں، کیوں؟ اس لیے کہ اختیار دیا ہی آزمائش کے لیے جاتا ہے پھر جتنی اختیار کی حدود وسیع ہوتی ہیں اتنی آزمائش بھی وسیع ہوتی ہے۔

Marfat.com

بچے رہیں گے، نہیں! اُن کے لیے رُسوا کن عذاب
ہے۞ 188 اور آسمان وزمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی
کیلئے ہے اور اس کے اندازۂ قدرت سے کوئی چیز باہر
نہیں ہے۞ 189
بلاشبہ آسمان وزمین کے پیدا کرنے میں اور رات
دن ایک کے بعد ایک آتے رہنے میں اربابِ عقل و
دانش کیلئے بڑی ہی نشانیاں ہیں۞ 190 وہ لوگ ہیں جو کسی
حال میں بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے، کھڑے
ہوں، بیٹھے ہوں، لیٹے ہوں، جن کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ
آسمان وزمین کی خِلقت میں غور کرتے ہیں پھر پکار
اُٹھتے ہیں اے اللہ! یہ سب کچھ تُو نے بلاشبہ بیکار و
عبث نہیں پیدا کیا یقیناً تیری ذات اس سے منزہ ہے کہ
ایک بیکار کام اس سے صادر ہو، اے ہمارے ربّ!
ہمیں عذابِ آتش سے بچالے۞ 191 اے ہمارے ربّ!
جو ایسا ہو، کہ تو اسے دوزخ میں ڈالے تو بلاشبہ تو نے
اسے رُسوائی میں ڈالا اور ظلم کرنے والوں کیلئے کوئی
مددگار نہیں ہوگا۞ 192 اے ہمارے ربّ! ہم نے ایک
منادی کرنے والے کی منادی سنی جو ایمان کی طرف بلا
رہا تھا کہ لوگو! اپنے ربّ پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے
آئے، پس اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش
دے، ہماری برائیاں مٹا دے اور ایسا کر کہ ہمارا انجام
نیک کرداروں کے ساتھ ہو۞ 193 اے ہمارے ربّ!
ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں
کی زبانی وعدہ فرمایا ہے قیامت کے دن ہمیں ذلت نہ
ہو، بلاشبہ تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہوتا۞ 194 پس ایسی
دُعائیں کرنے والوں کی دُعائیں ان کے ربّ نے
قبول کرلیں بلاشبہ میں کبھی کسی عمل کرنے والے کا عمل
ضائع نہیں کرتا مرد ہو خواہ عورت تم سب ایک دوسرے
کی جنس ہو لہٰذا نتائج عمل کا قانون سب کے لیے ایک
جیسا ہی ہے، پس جن لوگوں نے راہِ حق میں ہجرت کی،
اپنے گھروں سے نکالے گئے، میری راہ میں ستائے
گئے اور پھر راہِ حق میں جہاد کیا اور قتل ہوئے تو یقیناً ایسا
ہوگا کہ میں ان کی خطائیں محو کر دوں اور انہیں اَبدی
باغوں میں پہنچا دوں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی
ہوں، یہ اللہ کی طرف سے ان کے نیک اعمال کا ثواب
ہوگا اور اللہ ہی ہے جس کے پاس بہتر ثواب ہے۞ 195
جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی، ان کا عیش و آرام
کے ساتھ ملکوں میں سیر و گردش کرنا تمہیں دھوکے میں
نہ ڈال دے۞ 196 یہ تھوڑا سا فائدہ اُٹھانا ہے بالآخر ان کا
ٹھکانہ جہنم ہے اور ذرا خیال کرو کہ جہنم کیا ہی برا ٹھکانہ
ہے۞ 197 لیکن جو لوگ اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں ان
کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی
وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی حالت میں رہیں گے اور جو کچھ اللہ
کے پاس ہے وہ نیک کرداروں کے لیے ہے جو اچھائی
اور خوبی کے سوا کچھ نہیں۞ 198 اور یقیناً اہلِ کتاب میں
کچھ لوگ ہیں جو اللہ پر سچے دِل سے ایمان[1] رکھتے ہیں
اور جو کچھ تم پر نازل ہوا ہے اور جو کچھ ان پر نازل ہو
چکا ہے سب کیلئے ان کے دِل میں یقین ہے نیز ان
کے دِل اللہ کے سامنے جھکے ہوئے ہیں وہ ایسا نہیں
کرتے کہ اللہ کی آیتیں دُنیا کے مال حقیر کے بدلے
فروخت کر ڈالیں تو بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے
لیے ان کے رب کے ہاں ان کا اَجر محفوظ ہے، یقیناً
اللہ (مکافاتِ اعمال کے) حساب میں سست رفتار
نہیں۞ 199 اے مسلمانو! صبر کرو، ایک دوسرے کو صبر کی
تلقین کرو ایک دوسرے[2] کے ساتھ بندھ جاؤ، اور ہر
حال میں اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو۞ 200

[1] قرآن کریم میں ایک دو بار نہیں بلکہ بار بار اس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ اہل کتاب ہوں یا دوسرے لوگ سب میں اچھے لوگ موجود ہیں گویا اچھائی برائی کا معیار قوم نہیں بلکہ اعمال ہیں، نہ معلوم عوام تو عوام رہے خواص کو بھی یہ حقیقت کیوں سمجھ نہیں آتی؟

[2] ہمت سے کام پر لگے رہنے کا نام "صبر" ہے ہمت ہارنے کا نام "صبر" نہیں، یہ وہ راز ہے جس نے پالیا، بس اُس نے "پالیا، جی پالیا"۔

Marfat.com

176 92:4

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

اے افرادِ نسلِ انسانی! اپنے پروردگار سے ڈرو وہ
پروردگار جس نے تمہیں اکیلی جان سے پیدا کیا اور
اس کی جنس[1] سے اس کا جوڑا بھی پیدا کر دیا، پھر دونوں
سے مردوں اور عورتوں کی بڑی تعداد دُنیا میں پھیلا
دی، پس دیکھو اللہ سے ڈرو جس کے نام پر باہم دگر
سوال کرتے ہو، نیز قرابتداری کے معاملہ میں بے
پروانہ ہو جاؤ، یقین رکھو کہ اللہ تم پر نگرانِ حال ہے ۞ 1
اور دیکھو بے باپ بچوں کا مال ان کے حوالے کر دو ایسا
نہ کرو کہ ان کی اچھی چیز کو اپنی ناکارا چیز سے بدل ڈالو
اور ان کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا جلا کر خورد برد کر دو،
یقیناً ایسا کرنا بڑی ہی گناہ کی بات ہے ۞ 2 اور دیکھو اگر
تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے معاملہ میں
انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمہیں پسند آئیں
نکاح کر لو دو، تین، چار تک کر سکتے ہو، اگر تمہیں
اندیشہ ہو کہ انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر چاہیے کہ
ایک بیوی سے زیادہ نہ کرو پھر جو عورتیں تمہارے
ہاتھ آ گئی ہیں (ان سے نکاح کر لو) بے انصافی
سے بچنے کے لیے ایسا کرنا زیادہ قرین صواب
ہے ۞ 3 اور دیکھو عورتوں کا مہر[2] (پورا کا پورا) خوش دلی
کے ساتھ ادا کر دیا کرو ہاں! اگر ایسا ہو کہ وہ اپنی خوش
دِلی سے کچھ چھوڑ دیں تو تم اسے بے کھٹکے اپنے کام
میں لا سکتے ہو ۞ 4 اور دیکھو مال و متاع کو اللہ نے
تمہارے لیے قیام کا ذریعہ بنایا ہے، پس ایسا نہ کرو کہ کم
عقل آدمیوں کے حوالے کر دو، ایسا کرنا چاہیے کہ ان
کے مال سے ان کے کھانے اور کپڑے کا انتظام کر دیا
جائے اور نیکی اور بھلائی کی بات انہیں سمجھا دی جائے ۞ 5
اور بے باپ بچوں کی حالت پر نظر رکھ کر انہیں
آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں،
پھر اگر ان میں صلاحیت پاؤ تو ان کا مال ان کے
حوالے کر دو اور فضول خرچی کر کے جلد جلد ان کا مال کھا
پی نہ جاؤ، ان کے سرپرستوں میں سے جو مقدور والا ہو
اسے چاہیے کہ پرہیز کرے، جو حاجت مند ہو اس میں
سے لے سکتا ہے مگر ٹھیک طریقہ پر پھر جب ایسا ہو کہ
ان کا مال ان کے حوالے کرو تو چاہیے کہ اس پر لوگوں کو
گواہ کر لو، یاد رکھو محاسبہ کرنے کے لیے اللہ کا محاسبہ بس
کرتا ہے ۞ 6 ماں، باپ اور (قریبی) رشتے داروں
کے ترکے میں لڑکوں کا حصہ ہے (اور اسی طرح) ماں،
باپ اور (قریبی) رشتہ داروں کے ترکے میں لڑکیوں
کا بھی حصہ ہے (وہ ترکہ) تھوڑا ہو یا زیادہ اور یہ حصہ
(تمہاری مرضی کے مطابق نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف
سے) مقرر کیا گیا ہے ۞ 7 اور یاد رکھو جب ایسا ہو کہ
ترکہ تقسیم کرنے کے وقت رشتے دار، بے باپ اور
مساکین افراد بھی حاضر ہو جائیں تو چاہیے کہ میت
کے مال سے انہیں بھی تھوڑا بہت دے دو اور انہیں
اچھے طریقے پر بات کہہ کر سمجھا دو ۞ 8 اور لوگوں کو ڈرنا
چاہیے کہ اگر وہ اپنے پیچھے ناتواں اولاد چھوڑ جائیں تو
انہیں ان کی طرف سے کیا کچھ اندیشہ ہو؟ پس چاہیے
کہ اللہ سے ڈریں اور ایسی بات کہیں جو درست اور
مضبوط ہو ۞ 9 جو لوگ بے باپ بچوں کا مال ناانصافی
سے خورد برد کر لیتے ہیں تو یہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے
کہ اپنے پیٹ میں آگ کے انگارے بھر رہے ہیں
اور قریب ہے کہ دوزخ میں جھونکے جائیں ۞ 10

[1] فی نفسہٖ آدم کی پسلی سے اُس کا جوڑا یعنی ''حوا'' پیدا کرنے کا تخیل کوئی حقیقت نہیں رکھتا، ہاں! آدم کی جنس سے اُس کا جوڑا یعنی ''حوا'' پیدا کی گئیں اور یہ حال پہلی پیدائش کا ہے خواہ وہ کتنے انسانوں پر مشتمل تھی۔

[2] مہر بیوی کے استعمال کا عوض نہیں ہوتا جیسا کہ اکثر سمجھا گیا ہے بلکہ یہ شریک حیات ہونے کی ایک علامت ہے کہ عورت کی پہلی کفالت کی جگہ اب دوسری کفالت نے لے لی ہے جو عورت کی فطرت کے مطابق ہے اور اُس کا حق ہے۔

Marfat.com

تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ لڑکے کے لیے دو لڑکیوں[1] کے برابر حصہ ہو، پھر اگر ایسا ہو کہ لڑکیاں دو سے زیادہ ہوں تو ترکے میں ان کا حصہ دو تہائی ہے اور اکیلی ہو تو اس کو آدھا ملے گا اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ میت کے اولاد ہو، اگر اولاد نہ ہو اور وارث صرف ماں باپ ہی ہوں تو ماں کیلئے تہائی ہے، اگر میت کے ایک یا زیادہ بھائی بہنیں بھی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ہوگا، ہاں! یاد رہے کہ میت نے جو کچھ وصیت کردی ہو جو کچھ اس پر قرض رہ گیا ہو اس کی تعمیل اور ادائیگی کے بعد یہ حصے تقسیم ہوں گے، دیکھو تمہارے باپ دادا بھی ہیں اور تمہاری اولاد بھی ہے، تم نہیں جانتے نفع رسانی کے لحاظ سے کونسا رشتہ تم سے زیادہ قریب ہے، اللہ نے حصے ٹھہرا دیئے ہیں اور وہ جاننے والا حکمت رکھنے والا ہے ۞ 11 اور تمہاری بیویاں جو کچھ ترکے میں چھوڑ جائیں اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ان کی اولاد نہ ہو تو تمہارا حصہ آدھا ہے اگر (ان کی) اولاد ہو تو چوتھائی، مگر یہ تقسیم اس کے بعد ہوگی کہ جو کچھ وہ وصیت کر گئی ہوں اس کی تعمیل ہو جائے اور جو کچھ ان پر قرض ہو ادا کر دیا جائے اور جو کچھ ترکہ تم چھوڑ جاؤ تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو بیویوں کا حصہ چوتھائی ہوگا اور اگر (تمہاری) اولاد ہو تو (ان کا حصہ) آٹھواں، جو کچھ تم وصیت کر جاؤ اس کی تعمیل اور جو کچھ تم پر قرض رہ گیا ہو اس کی ادائیگی کے بعد اور اگر ایسا ہو کہ کوئی مرد یا عورت ترکہ چھوڑ جائے اور وہ کلالہ ہو اور اس کے (اخیافی) بھائی یا بہن ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ بھائی بہن میں سے ہر ایک کا حصہ چھٹا ہوگا اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو پھر ایک تہائی میں سب برابر کے شریک ہوں گے لیکن اس وصیت کی تعمیل کے بعد جو میت نے کر دی ہو نیز اس قرض کی ادائیگی کے بعد جو میت کے ذمہ رہ گیا ہو، بشرطیکہ مقصود نقصان پہنچانا نہ ہو، یہ اللہ کی طرف سے حکم ہے اور اللہ جاننے والا اور بہت بردبار ہے ۞ 12 یہ اللہ کی حد بندیاں ہیں پس جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو اللہ اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہ اس حالت میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی ہی کامیابی ہے جو اُنہیں حاصل ہوگی ۞ 13 لیکن جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور اس کی ٹھہرائی ہوئی حد بندیوں سے باہر نکل گیا تو وہ آگ کے عذاب میں ڈالا جائے گا، وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا اور اس کیلئے رُسوا کرنے والا عذاب ہوگا ۞ 14

اور تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں بدچلنی[2] کی مرتکب ہوں تو چاہیے کہ اپنے لوگوں میں سے چار

[1] وراثت کے معاملہ میں جو حصص متعین کر دیئے گئے ہیں اس کی خلاف ورزی قانونی جرم قرار دینا چاہیے اور زندگی میں والدین کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ لڑکیوں کو محروم کر دیں اور جائیداد بچوں کے نام منتقل کر جائیں حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس سلسلہ میں باقاعدہ قانون نافذ کرے اور اس طرح دوسرے ورثاء میں سے بھی کسی کو محروم کرنے کی علت غیر قانونی قرار دی جائے۔

[2] "فحشاء" وہ بدچلنی ہے جو عورت کو عورت کی طرف ملتفت کر دیتی ہے۔ ارتکاب زنا مراد نہیں، کہیں ایسی صورت پیدا ہو جائے تو اُس کے لیے چار گواہوں کا ہونا ضروری ہے جو عورت کی بدچلنی کی گواہی دیں تو ایسی عورت کو گھر کی چار دیواری میں نظر بند رکھا جا سکتا ہے تاکہ اُس کے پاس اس طرح کی کوئی دوسری عورت نہ پہنچ سکے یہاں تک کہ وہ اپنی موت کو پہنچ جائے دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی مرد اس کو قبول کر لے چاہے وہ ناکت خدا ہے، مطلقہ ہے یا بیوہ۔
اگر اس بدچلنی کا ارتکاب دو مردوں میں پایا جائے تو ان کو بھی ایسی سزا دی جائے کہ وہ اس کے ارتکاب سے باز آجائیں اور ان کی حالت کے پیش نظر ان کی سزا میں کمی بیشی یا نرمی و سختی کی جا سکتی ہے، سوسائٹی و یا حکومت کو اس کا حق ہے۔

Marfat.com

آدمیوں کی اس پر گواہی لو، اگر چار گواہ گواہی دے دیں تو پھر ایسی عورتوں کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ موت ان کی عمر پوری کر دے یا اللہ ان کیلئے کوئی دوسری راہ پیدا کر دے ۞[15] اور جو دو شخص تم میں سے بدچلنی کے مرتکب ہوں تو چاہیے کہ ان دونوں کو اذیت پہنچاؤ، پھر اگر وہ دونوں توبہ کر لیں اور اپنی حالت سنوار لیں تو انہیں چھوڑ دو، بلاشبہ اللہ ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحمت رکھنے والا ہے ۞[16] اللہ کے حضور توبہ کی قبولیت انہیں لوگوں کیلئے ہے جو بُرائی کی کوئی بات نادانی و بے خبری میں کر بیٹھتے ہیں اور پھر فوراً توبہ کر لیتے ہیں، تو بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں کہ اللہ بھی اُن پر لوٹ آتا ہے اور وہ یقیناً سب کچھ جاننے والا اور حکمت رکھنے والا ہے ۞[17] لیکن ان لوگوں کی توبہ نہیں ہے، جو برائیاں کرتے رہے لیکن جب ان میں سے کسی کے آگے موت آ کھڑی ہوئی تو کہنے لگا اب تو میں توبہ کرتا ہوں، اسی طرح ان لوگوں کی توبہ بھی توبہ نہیں ہے جو دُنیا سے کفر کی حالت میں جاتے ہیں، ان تمام لوگوں کیلئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ۞[18] اے مسلمانو! تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں کہ عورتوں کو، میراث سمجھ کر ان پر زبردستی قبضہ کر لو اور ایسا نہ کرنا چاہیے کہ جو کچھ انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ لے نکلنے کیلئے ان پر سختی کرو اور انہیں روک رکھو الا یہ کہ وہ اعلانیہ بدچلنی کی مرتکب ہوئی ہوں اور دیکھو عورتوں کے ساتھ معاشرت کرنے میں نیکی اور انصاف ملحوظ رکھو پھر اگر ایسا ہو کہ تمہیں وہ ناپسند ہوں، عجیب نہیں کہ ایک بات تم ناپسند کرتے ہو اور اس میں اللہ نے تمہارے لیے بہت کچھ بہتری رکھ دی ہو ۞[19] اور اگر تم ارادہ کر لو کہ ایک بیوی کو چھوڑ کر اس کی جگہ دوسری کر لو گے اور پہلی بیوی کو تم نے ایک ڈھیر[1] بھی دے دیا ہو تو بھی نہیں چاہیے کہ اس میں سے کچھ واپس لے لو، کیا تم چاہتے ہو کہ انہیں دیا ہوا مال بہتان لگا کر اور صریح ظلم کر کے واپس لے لو ۞[20] اور پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم اسے واپس لے لو جب کہ تم دونوں ایکدوسرے کے ساتھ شوہر اور بیوی کا ملنا مل چکے ہو اور تمہاری بیویاں تم سے نکاح کے وقت پکا قول و قرار کرا چکی ہوں؟ ۞[21] اور ان عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ لاؤ جنہیں تمہارے باپ نکاح میں لا چکے ہوں، اس سے پہلے جو کچھ ہو چکا سو ہو چکا، یہ بڑی ہی بے حیائی کی بات تھی، مکروہ و مردود شیوہ تھا اور برا دستور ۞[22]

تم پر حرام ٹھہرا دی گئی ہیں تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، تمہاری بھتیجیاں، تمہاری بھانجیاں، تمہاری دودھ پلانے والی مائیں، تمہاری رضاعی بہنیں، تمہاری بیویوں کی مائیں، تمہاری بیویوں کی اولاد جو تمہاری گودیوں میں ہے (اگرچہ وہ تمہاری اپنی اولاد نہیں ہے) البتہ یہ ضروری ہے کہ (تمہارا) زناشوئی کا تعلق بھی ہو گیا ہو، اگر ایسا تعلق نہ ہوا ہو تو پھر ان کی لڑکیوں سے نکاح کر لینے میں کوئی پکڑ نہیں، تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں بھی تم پر حرام ہیں نیز یہ بات بھی حرام کر دی گئی ہے کہ دو بہنوں کو جمع کرو، پہلے جو کچھ ہو چکا اللہ بخش دینے والا اور رحمت رکھنے والا ہے ۞[23] ......

۞ اور وہ عورتیں بھی تم پر حرام ہیں جو دوسروں کے نکاح میں ہیں، ہاں! جو عورتیں تمہاری ملک یمین[2] ہو چکی ہوں یہ اللہ کی طرف سے تمہارے لیے ٹھہرا دیا گیا ہے، ان عورتوں کے علاوہ، تمام عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں، بشرطیکہ قید و بند میں رہنے کیلئے نہ کہ نفس

---

[1] طلاق دینے والے کو حق نہیں کہ بیوی کو دیا ہوا حق مہر واپس لے خواہ وہ سونے کا ڈھیر ہی کیوں نہ ہو اور ادا نہیں کیا تھا تو اب دینے سے انکار کرے اگر ایسا کرے گا تو قانون مواخذہ کرے گا۔ ہاں! اگر عورت چاہے تو سب یا اُس کا کچھ حصہ معاف کر سکتی ہے۔

[2] ملک یمین کی وضاحت ضروری نہیں رہی کہ زمانہ نے خود ہی اس کو ختم کر دیا ہے اور اسلام کی یہی منشا تھی، مزید تفصیل کیلئے عروۃ الوثقیٰ کو دیکھیں

Marfat.com

پرستی کیلئے اپنا مال خرچ کر کے ان سے نکاح کرو، پھر جن عورتوں سے تم نے فائدہ اُٹھایا ہے چاہیے کہ جو مہر ان کا مقرر کیا ہے وہ ان کے حوالے کر دو اور مہر مقرر کرنے کے بعد اگر آپس کی رضامندی سے کوئی بات ٹھہر جائے تو ایسا کیا جا سکتا ہے اس میں تم پر کوئی پکڑ نہ ہوگی، اللہ جاننے والا اور حکمت رکھنے والا ہے ۝24 اور تم میں کوئی اس کا مقدور نہ رکھتا ہو کہ آزاد مسلمان بیبیوں سے نکاح کرے تو ان عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے جو تمہارے قبضے میں آئی ہوں اور وہ مومن ہوں اور اللہ تمہارے ایمانوں کا حال بہتر جاننے والا ہے اور تم سب ایک دوسرے کی ہم جنس ہو، پس ایسی عورتوں کو ان کے سرپرستوں کی اجازت سے اپنے نکاح میں لاؤ اور دستور کے مطابق ان کا مہر ان کے حوالے کر دو، البتہ یاد رہے کہ وہ قید و بند میں رہنے والی ہوں، بدکار عورتیں نہ ہوں اور نہ ایسی ہوں کہ چوری چھپے بدچلنی کرتی رہتی ہوں، پھر اگر ایسا ہو کہ قید نکاح میں آنے کے بعد، بدچلنی کی مرتکب ہوں تو ان کیلئے اس سزا سے آدھی سزا ہوگی جو کہ آزاد بیبیوں کیلئے ہے، یہ حکم ان لوگوں کیلئے ہے جنہیں اندیشہ ہو کہ نقصان اور برائی میں پڑ جائیں گے اور اگر تم صبر کرو تو یہ تمہارے لیے کہیں بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا اور رحمت رکھنے والا ہے ۝25

اللہ چاہتا ہے کہ تم پر ان لوگوں کی راہ کھول دے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور انہیں کے طریقہ پر تمہیں بھی چلائے نیز تم پر لوٹ آئے اور اللہ جاننے والا اور حکمت رکھنے والا ہے ۝26 (اے لوگو!) اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم پر لوٹ آئے، لیکن جو لوگ نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہِ اعتدال سے ہٹ کر (حقیقت سے) بہت دور جا پڑو ۝27 اللہ چاہتا ہے تمہارے لیے نرمی اور آسانی ہو اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے ۝28 اے مسلمانو! ایک دوسرے کا مال آپس میں ناحق و ناروا[1] نہ کھاؤ ہاں! اس صورت میں کھا سکتے ہو کہ آپس کی رضامندی سے ملا جلا کاروبار ہو اور (برابر کی محنت و مشقت) دیکھو اپنی جانوں کو ہلاک نہ کرو اللہ تمہارے لیے رحمت رکھنے والا ہے ۝29 اور جو کوئی ظلم اور شرارت سے ایسا کرے گا (یعنی ایک دوسرے کا ناحق مال کھائے گا) تو قریب ہے کہ ہم اسے آتش دوزخ میں ڈال دیں اور اللہ کے لیے یہ کوئی مشکل بات نہیں ۝30 جن بڑی بڑی برائیوں سے تمہیں روک دیا گیا ہے اگر تم ان سے بچتے رہو گے تو ہم تمہاری لغزشوں اور غلطیوں کے اثرات تم سے محو کر دیں گے اور تمہیں ایک ایسے مقام پر پہنچا دیں گے جو عزت اور خوبی کا مقام ہوگا ۝31 اور اللہ نے تم میں سے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے مقابلہ میں جو کچھ دے رکھا ہے اس کی تمنا نہ کرو، مَردوں نے اپنے عمل میں سے جو کچھ حاصل کیا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے اور عورتوں نے اپنے عمل سے جو کچھ حاصل کیا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے اور اللہ سے اس کی بخشش کے طلبگار رہو یقیناً وہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے ۝32 اور جو کچھ ترکہ ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ جائیں تو ان میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے حق دار ٹھہرا دیئے ہیں نیز جن سے تمہارا عہد و پیمان بندھ چکا ہے پس چاہیے کہ جو کچھ جس کا حصہ ہو وہ اس کے حوالے کر دو اللہ حاضر و ناظر ہے، اس سے کوئی چیز چھپی نہیں ہے ۝33

مرد عورتوں کی معیشت کا بندوبست کرنے والے ہیں اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، نیز اس لیے کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں، پس جو عورتیں نیک ہیں وہ اطاعت شعار

[1] ناجائز اور حرام طریقہ سے حاصل کیا ہوا مال چاہے فی نفسہ حلال ہو حاصل کرنے والے کے لیے حرام ہو جاتا ہے اور حرام مال کا انجام کبھی بخیر نہیں ہوتا۔

Marfat.com

ہوتی ہیں اور اللہ کی حفاظت سے[1] جو انہیں حاصل ہے وہ
پوشیدگی میں بھی اس کی حفاظت کرتی ہیں اور جن
بیویوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو تو چاہیے انہیں
سمجھاؤ پھر خواب گاہ میں ان سے الگ رہنے لگو اور
انہیں تادیباً مار بھی سکتے ہو پھر اگر وہ تمہارا کہنا مان لیں تو
ایسا نہ کرو کہ الزام دینے کیلئے راہیں ڈھونڈنے لگو یاد
رکھو کہ اللہ سب کے اوپر اور سب سے زیادہ بڑائی
رکھنے والا ہے ۞34 اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ میاں بیوی
میں تفرقہ پڑ جائے گا تو چاہیے کہ ایک پنچ شوہر کے کنبے
میں سے مقرر کرو اور ایک بیوی کے کنبے میں سے اگر
دونوں پنچ چاہیں گے تو صلح وصفائی کروا دیں گے اللہ
ضرور فریقین میں باہم موافقت پیدا کر دے گا بلاشبہ
اللہ سب کچھ جاننے والا اور ہر بات کی خبر رکھنے والا
ہے ۞35 اور دیکھو اللہ کی بندگی کرو اور کسی چیز کو اس کے
ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ اور چاہیے کہ ماں باپ کے ساتھ،
قرابت داروں کے ساتھ، یتیموں اور مسکینوں کے
ساتھ، پڑوسیوں کے ساتھ، خواہ قرابت والے پڑوسی
ہوں خواہ اجنبی ہوں نیز پاس کے بیٹھنے اٹھنے والوں
کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ جو مسافر ہوں یا
تمہارے قبضے میں ہوں احسان اور سلوک کے ساتھ
پیش آؤ، اللہ ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو اترانے
والے اور ڈینگیں مارنے والے ہیں ۞36 جو خود بھی بخیلی
کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کرنا سکھاتے ہیں
اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے[2] دے رکھا ہے اسے
چھپا کر رکھتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو ناشکری کرتے
ہیں ہم نے رُسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ۞37
اور جو محض لوگوں کے دکھانے کو مال خرچ کرتے ہیں وہ
فی الحقیقت اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں
رکھتے اور دیکھو جس کا ساتھی شیطان ہو کیا ہی بُرا یہ
ساتھی ہے ۞38 ان لوگوں کا کیا بگڑتا تھا اگر یہ اللہ اور
آخرت پر ایمان رکھتے اور جو کچھ انہیں اللہ نے دے
رکھا ہے اُسے خرچ کرتے؟ اور اللہ تو ان کی حالت کی
پوری خبر رکھتا ہے ۞39 یاد رکھو اللہ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم
نہیں کرتا اگر ذرہ برابر بھی کسی نے نیکی کی ہے تو وہ
اسے دوگنا کر دے گا اور پھر اپنے پاس سے ایسا بدلہ بھی
عطا فرمائے گا جو بہت بڑا بدلہ ہوگا ۞40 اور پھر کیا حال
ہوگا اس دن، جب ہم ہر ایک اُمت سے ایک گواہ
طلب کریں گے اور ہم تجھے بھی ان سب لوگوں پر
گواہی دینے کیلئے طلب کریں گے ۞41 سو اُس دن ایسا
ہوگا کہ جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے اور رسول
کے حکموں سے نافرمان ہو گئے ہیں وہ تمنا کریں گے
کاش! زمین اُن کے اوپر برابر ہو جائے اور اس دن وہ
اللہ سے کوئی بات بھی پوشیدہ نہیں رکھ سکیں گے ۞42
اے مسلمانو! ایسا نہ کرو کہ تم نشہ میں ہو[3] اور نماز کا
ارادہ کرو، نماز کیلئے ضروری ہے کہ تم ایسی حالت میں
ہو کہ جو کچھ زبان سے کہو اسے سمجھو اور جس کسی کو نہانے
کی حاجت ہو تو وہ بھی جب تک نہا نہ لے نماز کا قصد نہ
کرے ہاں! راہ چلتا مسافر ہو (تو وہ تیمم کر سکتا ہے)
اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی آدمی
جائے ضرور سے فارغ ہو کر آئے یا ایسا ہو کہ تم نے

[1] مراد نفسانی خواہشات کی حفاظت ہے اور یہی نکاح میں مقصود و مطلوب ہے اور حسب ونسب کی حفاظت کا یہ برتن عورت ہی کے پاس ہے اور ظاہر ہے کہ جس کے پاس چیز ہو حفاظت اُسی کے ذمہ ہوتی ہے۔

[2] سب کے سب زرداری جن کا کام محض زر کو سینت سینت کر رکھنا ہے "زر" اِدھر رہ جائے گا اور خود اُدھر پہنچ جائیں گے یہاں جمع کرنے کے عذاب میں مبتلا ہیں اور وہاں جمع کرنے کے نتائج کی آگ میں دھکیل دیئے جائیں گے۔

[3] نماز کا مقصد عقل وفکر اور سمجھ سوچ کی قوتوں کو اجاگر کرنا ہے جب عقل وفکر ہی گم ہو جائے تو نماز کا فائدہ؟ نمازی کے لیے ضروری ہے کہ جو کلمات وہ زبان پر لائے ان کو سمجھے، صرف زبان سے رٹے ہوئے الفاظ جو بغیر سوچے سمجھے زبان پر از بر ہوتے ہیں وہ مفید مطلب نہیں ہو سکتے یہی وجہ ہے کہ نماز محض رسماً ادا کی جاتی ہے جس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔

Marfat.com

عورت کو چھوا ہو اور پانی نہ ملے تو اس صورت میں چاہیے کہ پاک زمین سے کام لو، چہرہ اور ہاتھوں کا مسح کرلو، بلاشبہ اللہ درگزر کرنے والا اور بخش دینے والا ہے۞ 43 کیا تم نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جنہیں کتاب اللہ سے کچھ حصہ دیا گیا؟ کس طرح وہ گمراہی خرید رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ سے بہک جاؤ؟۞ 44 اور اللہ تمہارے دشمنوں کو اچھی طرح جانتا ہے اللہ کی دوستی اور اس کی مددگاری کافی ہے۞ 45

یہودیوں[1] میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ لفظوں کو ان کی اصلی جگہ سے پھیر دیا کرتے ہیں اور اس خیال سے کہ دین حق کے خلاف طعن و تشنیع کریں زبان مروڑ مروڑ کر لفظوں کو بگاڑ دیتے ہیں، کہتے ہیں ﴿سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا﴾ اور ﴿اسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ﴾ اور ﴿رَاعِنَا﴾ اگر یہ لوگ ﴿سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا﴾ اور ﴿اسْمَعْ﴾ اور ﴿انْظُرْنَا﴾ کہتے تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوتا اور درستگی کی بات ہوتی، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے کفر کی وجہ سے ان پر اللہ کی پھٹکار پڑ چکی ہے، پس ایک چھوٹے گروہ کے سوا اور سب ایمان سے محروم ہیں۞ 46 اے وہ لوگو! کہ تمہیں کتاب دی گئی تھی! جو کتاب ہم نے نازل کی ہے اور اس کی تصدیق کرتی ہوئی آئی ہے جو تمہارے ہاتھوں میں موجود ہے اس پر ایمان لاؤ، اس وقت سے پہلے کہ ہم لوگوں کے چہرے مسخ کر کے پیٹھ پیچھے الٹا دیں یا جس طرح سبت والوں پر ہماری پھٹکار پڑی تھی اسی طرح تم پر بھی پھٹکار پڑے اور اللہ نے جو کچھ فیصلہ کر دیا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا۞ 47 اللہ یہ بات کبھی بخشنے والا نہیں کہ اس کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو شریک ٹھہرایا جائے، ہاں! اس کے سوا جتنے گناہ ہیں وہ چاہے تو بخش دے اور دیکھو جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے تو یقیناً وہ بڑا گناہ کرتا ہے، افتراء پردازی کرتا ہے۞ 48 تم نے ان لوگوں کی حالت پر نظر نہیں کی جو اپنی پاکیزگی کا بڑا گھمنڈ رکھتے ہیں، حالانکہ یہ اللہ کے ہاتھ میں ہے کہ جسے چاہے پاک وصاف کرے اور رائی برابر بھی کسی پر ظلم نہیں ہوگا۞ 49 دیکھو! یہ لوگ اللہ پر کس طرح صریح بہتان باندھ رہے ہیں؟ ان کی آشکارا گنہگاری کیلئے یہی ایک بات بس کرتی ہے۞ 50

اے پیغمبر اسلام! کیا تم ان لوگوں کا حال نہیں دیکھتے جنہیں کتاب اللہ سے ایک حصہ دیا گیا تھا پھر وہ بتوں کے اور شریر قوتوں کے معتقد ہو گئے اور کافروں کی نسبت کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے تو کہیں زیادہ یہی لوگ سیدھے راستے پر ہیں۞ 51 یہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی مار پڑی اور جس کسی پر اللہ کی مار پڑ گئی تو ممکن نہیں کہ تم کسی کو اس کا مددگار پاؤ۞ 52 تو پھر، کیا یہ بات ہے کہ ان کے قبضے میں بادشاہت کا کوئی حصہ آ گیا ہے اور اس لیے نہیں چاہتے کہ لوگوں کو رائی برابر بھی کچھ مل جائے؟۞ 53 یا پھر اللہ نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو کچھ عطا فرمایا ہے اس کا انہیں حسد ہے؟ اگر یہی بات ہے تو ہم نے خاندانِ ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی تھی اور ساتھ ہی بڑی بھاری سلطنت بھی عطا فرمائی تھی۞ 54 پھر ان میں سے کوئی تو ایسا ہوا جس نے اس پر یقین کیا، کوئی ایسا ہوا جس نے روگردانی کی اور اس کو دہکتی ہوئی دوزخ کی آگ بس کرتی ہے۞ 55 یاد رکھو جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا، تو قریب ہے کہ ہم انہیں آتش دوزخ میں جھونک دیں جب کبھی ایسا ہوگا کہ ان کی کھال پک جائے گی تو ہم پہلی کھال کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تاکہ عذاب کا مزہ چکھ لیں بلاشبہ اللہ سب پر غالب ہے اور جو کچھ کرتا ہے حکمت کیساتھ کرتا ہے۞ 56 اور جو لوگ ایمان لائے اور

[1] یہود و نصاریٰ کی جن عادات و خصائل کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے اس وقت ان میں سے ایک ایک خصلت ہماری قوم، قومِ مسلم میں پائی جاتی ہے اور نتائج بھی وہی برآمد ہو رہے ہیں جو سب کی آنکھوں کے سامنے ہیں۔

Marfat.com

ان کے کام بھی اچھے ہوئے تو ہم انہیں ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے، ان کی رفاقت کیلئے نیک و پارسا بیویاں ہوں گی، نیز ہم انہیں بڑے اچھے سائے میں جگہ دیں گے ۞57 اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ جو جس کی امانت ہو وہ اس کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو چاہیے کہ انصاف کے ساتھ کرو، کیا ہی اچھی بات ہے جس کی اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے، بلاشبہ وہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ہے ۞58 اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو، اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں حکم اور اختیار رکھتے ہوں، پھر اگر ایسا ہو کہ کسی معاملہ میں باہم جھگڑ پڑو تو چاہیے کہ اللہ اور اُس کے رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، اس میں تمہارے لیے بہتری ہے اور اسی میں انجام کار کی خوبی ہے ۞59

کیا تم نے ان لوگوں کی حالت پر نظر نہیں کی جن کا دعویٰ یہ ہے کہ جو کچھ تم پر نازل ہوا ہے اور جو کچھ تم سے پہلے نازل ہو چکا ہے وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں، اپنے جھگڑے، قضیے ایک سرکش اور شریر کے آگے لے جاتے ہیں حالانکہ انہیں حکم دیا جا چکا ہے کہ اس سے انکار کریں، شیطان چاہتا ہے کہ انہیں اس طرح گمراہ کر دے کہ سیدھی راہ سے بہت دور جا پڑیں ۞60 جب ان لوگوں کو اللہ کے حکم کی طرف جو اس نے نازل کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف بلایا جاتا ہے تو تم منافقوں کو دیکھتے ہو کہ تم سے روگردانی کرتے ہیں اور ان کے قدم ٹھٹک کر رہ جاتے ہیں ۞61 پھر اگر ایسا ہو کہ ان کے اپنے ہی کرتوتوں کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت آ پڑے تو اس وقت ان لوگوں کا کیا حال ہو گا؟ اس وقت یہ تمہارے پاس آ کر اللہ کے نام کی قسمیں کھائیں گے اور کہیں گے ہم نے جو کچھ کیا تھا اس سے مقصد صرف بھلائی تھی اور یہ کہ میل ملاپ رہے ۞62 یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ ہی جانتا ہے کہ ان کے دلوں میں کیا چھپا ہوا ہے؟ پس چاہیے کہ ان کے پیچھے نہ پڑو اور انہیں پند و نصیحت کرتے رہو، تم انہیں ایسی باتیں کہو کہ ان کے دلوں میں اُتر جائیں ۞63 اور ہم نے جس کسی کو بھی منصب رسالت دے کر دُنیا میں کھڑا کیا اس لیے کیا کہ ہمارے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور جب ان لوگوں نے اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر لیا تھا تو اگر اس وقت تمہارے پاس حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے پھر اللہ کا رسول بھی ان کیلئے بخشش طلب کرتا تو یہ لوگ دیکھ لیتے کہ اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحمت رکھنے والا ہے ۞64 پس یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے[1] جب تک ایسا نہ کریں کہ اپنے تمام جھگڑوں، قضیوں میں تمہیں حاکم بنائیں اور پھر ان کے دلوں کی حالت ایسی ہو جائے کہ جو کچھ تم فیصلہ کر دو اس کے خلاف اپنے اندر کسی طرح کی کھٹک محسوس نہ کریں اور وہ جو کسی بات کو پوری پوری طرح مان لینا ہوتا ہے وہ ٹھیک اسی طرح مان لیں ۞65 اور اگر ہم انہیں حکم دیتے کہ اپنے آپ کو ملامت کرو یا حکم دیتے کہ اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہو تو چند آدمیوں کے سوا کوئی بھی اس کی تعمیل نہ کرتا، حالانکہ اگر یہ اس پر عمل کرتے اور پوری طرح جمے بھی رہتے تو ان کے حق میں اچھا ہوتا ۞66 تو اس وقت ضروری تھا کہ ہم

[1] بعض صفات ایسی ہیں کہ وہ انسان کو مومن بنا دیتی ہیں گویا مومن اوصاف و اعمال بناتے ہیں قوم و نسل نہیں بناتی اور آج یہ حقیقت کسی کو یاد نہیں الا ماشاء اللہ۔ مثلاً:

مومنین کا وصف یہ ہے کہ وہ اپنے تمام جھگڑوں اور قضیوں کو اللہ اور اُس کے رسول کے سامنے ختم کر دیں اور ہمارے تمام جھگڑے اور قضیے اللہ اور اُس کے رسول کے نام سے شروع ہوتے ہیں جس کے لیے محاورہ ہے کہ "اُلٹے بانس بریلی کو"۔

Marfat.com

اپنی جانب سے انہیں اَجرِ عظیم عطا فرماتے ❁67 اور ایسی راہ لگا دیتے جو سیدھی راہ ہوتی ❁68 اور جس کسی نے اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کی تو بلاشبہ وہ ان لوگوں کا ساتھی ہوا جن پر اللہ نے انعام کیا ہے اور وہ نبی ہیں، صدیق ہیں، شہید ہیں، نیک اور راست باز انسان ہیں اور ایسے ساتھی کیا ہی اچھے ساتھی ہیں (اگر کسی کو میسر آئیں) ❁69 یہ بخشش و کرم اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کا علم کفایت کرتا ہے ❁70

اے مسلمانو! اپنی حفاظت اور تیاری میں لگے رہو پھر مقابلے میں نکلو الگ الگ گروہوں میں ہو کر یا اکٹھے ہو کر ❁71 اور تم میں کوئی کوئی آدمی ایسا بھی ہے کہ وہ ضرور قدم پیچھے ہٹائے، اگر تم پر کوئی مصیبت آ پڑے تو کہے اللہ نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ نہ تھا ❁72 اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم ہو تو بے اختیار بول اُٹھے گویا تم میں اور اس میں کوئی محبت کا رشتہ تھا ہی نہیں کہ اے کاش! میں ان لوگوں کے ساتھ ہوتا کہ بہت کچھ کامیابی حاصل کر لیتا ❁73 جو لوگ آخرت کے بدلے میں دُنیا کی زندگی فروخت کر چکے ہیں انہیں چاہیے اللہ کی راہ میں جنگ کریں (جو لوگ ان سے جنگ کرتے ہیں) اور جو کوئی اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے تو خواہ قتل ہو جائے، خواہ غالب آئے، ہم اُسے بڑا اجر عطا فرمائیں گے ❁74 اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں جنگ نہیں کرتے؟ (جب کہ انہوں نے تم سے جنگ شروع کر دی ہے) حالانکہ کتنے ہی بے بس مرد ہیں، کتنی ہی عورتیں ہیں، کتنے ہی بچے ہیں جو فریاد کر رہے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اس بستی سے جہاں کے باشندوں[1] نے ظلم پر کمر باندھ لی ہے (یعنی مکہ سے) نجات دلا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا دوست بنا دے اور کسی کو ہماری مددگاری کیلئے کھڑا کر دے ❁75 جو لوگ ایمان رکھتے ہیں تو ان کا لڑنا اللہ کی راہ میں ہوتا ہے اور جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں، سو شیطان کے حمایتیوں سے لڑو، شیطان کا مکر دیکھنے میں کتنا ہی مضبوط دکھائی دے لیکن حق کے مقابلے میں کبھی جمنے والا نہیں ❁76

کیا تم نے ان لوگوں کی حالت پر نظر نہیں کی جنہیں حکم دیا گیا تھا کہ ہاتھ روک لو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو پھر جب ایسا ہوا کہ ان پر لڑنا فرض کر دیا[2] گیا تو یکا یک ایک گروہ انسانوں کے ڈر سے لگا اس طرح ڈرنے جیسے کوئی اللہ سے ڈر رہا ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ، وہ کہتے ہیں کہ اے اللہ! تو نے ہم پر جنگ کرنا کیوں فرض کر دیا؟ کیوں نہ ہمیں تھوڑے دنوں کی اور مہلت دے دی؟ تم ان لوگوں سے کہہ دو دُنیا کا سرمایہ تو بہت تھوڑا ہے اور جو کوئی اللہ سے ڈرا تو اس کیلئے آخرت ہی کا سرمایہ بہت ہوا، وہاں رائی برابر بھی کسی کی حق تلفی ہونے والی نہیں ❁77 تم کہیں بھی ہو موت تمہارا ٹھکانا پا کر رہے گی، اگر تم اونچے اور مضبوط قلعوں کے اندر چھپے ہو جب بھی اس کی پکڑ سے بچنے والے نہیں اور جب ان کو کوئی بھلائی کی بات پیش آتی ہے تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے لیکن جب بھی کوئی نقصان پہنچ جاتا ہے تو کہتے ہیں یہ تمہاری طرف سے ہے (یعنی پیغمبر اسلام ﷺ کی طرف سے) ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بھی بات ہو سمجھ بوجھ کے قریب نہیں پھٹکتے ❁78 جو کچھ بھلائی پیش آتی ہے وہ اللہ

[1] کوئی سرزمین بھی متبرک نہیں ہے، زمین کے رہنے والے لوگ اپنے کردار کے باعث زمین کو متبرک بناتے ہیں۔ آپ کی تشریف آوری سے پہلے مکہ موجود تھا لیکن مکہ کے رہنے والوں کی اکثریت ظالم تھی جس کے باعث مکہ ظالموں کا شہر قرار پایا، ایک عرصہ کے بعد جب مکہ کے لوگ ظلم سے باز آ کر درست ہو گئے تو مکہ مکرمہ ہو گیا۔ کاش کہ مسلمان اس اصول کو بھول نہ جاتے۔

[2] جو ڈینگیں مارتے ہیں وہ مرد میدان نہیں ہوتے۔ میدان کارزار جب گرم ہوتا ہے تو وہ دکھائی نہیں دیتے، کیا وہ اپنی جانوں کو موت کی زد سے بچا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں، ہاں! وہ شیر کی موت نہیں بلکہ گیدڑ کی موت مرتے ہیں۔

Marfat.com

کی طرف سے ہوتی ہے اور جو کچھ نقصان اُٹھاتے ہو وہ خود تمہاری طرف سے ہوتا ہے اور ہم نے تمہیں لوگوں کے پاس اپنا پیامبر بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کی گواہی بس کرتی ہے ❁ 79 جس نے اللہ کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے روگردانی کی تو ہم نے تمہیں ان پر کچھ پاسبان بنا کر نہیں بھیجا ہے ❁ 80 اور دیکھو یہ کہتے ہیں کہ آپ کا حکم سر آنکھوں پر! لیکن جب تمہارے پاس سے جاتے ہیں تو راتوں کو اپنی مجلسیں جماتے اور جو کچھ تم کہتے ہو اس کے خلاف مشورے کرتے ہیں اور راتوں کی ان مجلسوں میں وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ لکھ رہا ہے، پس چاہیے کہ ان کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا لو اور اللہ پر بھروسہ کرو، کارسازی کیلئے اللہ کی کارسازی بس کرتی ہے ❁ 81 پھر کیا[1] یہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے؟ اگر یہ کسی دوسرے کی طرف سے ہوتا اللہ کی طرف سے نہ ہوتا تو ضروری تھا کہ یہ اس کی بہت سی باتوں میں اختلاف پاتے ❁ 82 اور جب ان لوگوں کے پاس امن کی یا خوف کی کوئی خبر پہنچ جاتی ہے تو یہ اسے لوگوں میں پھیلانے لگتے ہیں، اگر یہ اللہ کے رسول کے سامنے اور ان لوگوں کے سامنے جو ان میں حکم و اختیار والے ہیں پیش کرتے تو جو بات کی تہہ تک پہنچنے والے ہیں وہ اس کی حقیقت کو معلوم کر لیتے اور دیکھو اگر اللہ کا تم پر فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو معدودے چند آدمیوں کے سوا سب کے سب شیطان کے پیچھے لگ گئے ہوتے ❁ 83 پس تم اللہ کی راہ میں جنگ کرو کہ تم پر تمہاری ذات[2] کے سوا اور کسی کی ذمہ داری نہیں اور مومنوں کو بھی جنگ کی ترغیب دو عجب نہیں کہ بہت جلد اللہ منکرین حق کا زور اور تشدد روک دے اور اللہ کا زور سب سے زیادہ قوی اور سزا دینے میں، وہ سب سے زیادہ سخت ہے ❁ 84 جو انسان دوسرے انسان کے ساتھ نیکی کے کام میں ملتا اور مددگار ہوتا ہے تو اسے اس کام میں حصہ ملے گا اور جو کوئی برائی میں دوسرے کے ساتھ مددگار ہوتا ہے تو اس کیلئے اس برائی میں حصہ ہوگا اور اللہ ہر چیز کا محافظ اور نگران ہے ❁ 85 اور جب کبھی تمہیں دُعا دے کر سلام کیا جائے تو چاہیے کہ جو کچھ سلام و دُعا میں کہا گیا ہے اس سے زیادہ اچھی بات جواب میں کہو یا جو کچھ کہا گیا ہے اس کو لوٹا دو، بلاشبہ اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے ❁ 86 اللہ ہی کی ایک ذات ہے کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف وہی، وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن اکٹھا کرے گا، اس میں کوئی شبہ نہیں اور اللہ سے بڑھ کر بات کہنے میں کون سچا ہو سکتا ہے ❁ 87

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو فریق بن گئے ہو حالانکہ اللہ نے ان بدعملیوں کی وجہ سے جو انہوں نے کمائی ہیں انہیں اُلٹا دیا ہے، کیا تم چاہتے ہو کہ اُن کو راہ دکھا دو جن پر اللہ نے راہ گم کر دی؟ اور یاد رکھو جس پر اللہ راہ گم کر دے تو پھر تم اس کیلئے کوئی راہ نہیں نکال سکتے ❁ 88 اُن کی دلی تمنا تو یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے کفر کی راہ اختیار کر لی ہے تم بھی کر لو اور تم سب ایک ہی طرح کے ہو جاؤ، پس دیکھو جب تک یہ لوگ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں، تمہیں چاہیے کہ ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ، پھر اگر یہ ہجرت کرنا قبول نہ کریں تو انہیں گرفتار کرو، جہاں کہیں پاؤ قتل کرو اور نہ تو کسی کو اپنا دوست بناؤ نہ کسی کو اپنا مددگار ❁ 89 مگر ہاں! جو لوگ، کسی ایسی قوم سے جا

[1] قرآن کریم کا صرف یہ ایک اصول پیش نظر رکھ کر تشریح و تفسیر کی جائے تو تمام ابہامات ختم ہو جاتے ہیں لیکن افسوس کہ اس آیت کی تفسیر و تشریح میں ایک سے زیادہ حجتیں نکالی گئی ہیں لیکن اس صاف اور غیر مبہم اصول کو تسلیم نہیں کیا گیا۔

[2] جنگ اسلام کا مقصد نہیں اس لیے جنگ کی حالت قائم کر دی جائے تو اس حالت سے نکلنے کے لیے جنگ ناگزیر ہو جاتی ہے، جتنا جلدی ممکن ہو اس حالت سے خود بھی نکلو اور دوسروں کو بھی نکالنے کی حتی الامکان کوشش کرو تا کہ حالت جنگ ختم ہو۔

Marfat.com

ملیں کہ تم میں اور اس میں عہد و پیمان ہو چکا ہو یا ایسے لوگ ہوں کہ لڑائی سے دلبرداشتہ ہو کر تمہارے پاس چلے آئیں، نہ تم سے لڑیں[1] اور نہ اپنی قوم کے ساتھ لڑیں اگر اللہ چاہتا تو ان لوگوں کو بھی تم پر مسلط کر دیتا کہ تم سے لڑے بغیر نہ رہتے، پس اگر وہ تم سے کنارہ کش ہو گئے اور جنگ نہیں کرتے نیز صلح کا پیغام بھی بھیج رہے ہیں تو پھر اللہ نے تمہارے لیے کوئی راہ نہیں رکھی کہ ایسے لوگوں کے خلاف جنگ کرو ۞ 90 ان کے علاوہ کچھ لوگ تمہیں ایسے بھی ملیں گے جو تمہاری طرف سے بھی امن میں رہنا چاہتے ہیں اور اپنی قوم کی طرف سے بھی لیکن جب کبھی فتنہ و فساد کی طرف لوٹا دیے جائیں تو اوندھے منہ اس میں گر پڑیں سو اگر ایسے لوگ کنارہ کش نہ ہو جائیں اور تمہاری طرف پیغام صلح نہ بھیجیں اور نہ لڑائی سے ہاتھ روکیں تو انہیں بھی گرفتار کرو اور جہاں کہیں پاؤ قتل کرو، یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے برخلاف ہم نے تمہیں کھلی حجت جنگ دے دی ہے ۞ 91

اور دیکھو کسی مسلمان کو سزاوار نہیں کہ کسی مسلمان کو قتل کر ڈالے مگر یہ کہ غلطی سے اور جس کسی نے ایک مسلمان کو غلطی سے قتل کر دیا ہو تو چاہیے کہ ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو اس کا خون بہا دے، اگر مقتول کے وارث خون بہا معاف کر دیں تو کر سکتے ہیں اور اگر مقتول اُس قوم میں سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اگر مومن ہے تو چاہیے کہ ایک مسلمان غلام آزاد کیا جائے اور اگر مقتول اُن لوگوں میں سے ہو جن کے ساتھ تمہارا معاہدہ صلح ہے تو چاہیے کہ قاتل مقتول کے وارثوں کو خون بہا بھی دے اور ایک مسلمان غلام بھی آزاد کرے اور جو کوئی غلام نہ پائے تو اسے چاہیے کہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے، اس لیے کہ یہ اللہ کی طرف گویا توبہ کے طور پر ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت رکھنے والا ہے ۞ 92 اور جو مسلمان کسی مسلمان کو جان بوجھ کر[2] قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہوا اور اس کی پھٹکار پڑی اور اس کے لیے اللہ نے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے ۞ 93 اے مسلمانو! جب ایسا ہو کہ تم اللہ کی راہ میں نکلو تو چاہیے کہ اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو اور جو کوئی تمہیں سلام کرے تو یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو، کیا تم دُنیا کے سروسامانِ زندگی کے طلبگار ہو، اگر یہی بات ہے تو اللہ کے پاس تمہارے لیے بہت سی غنیمتیں موجود ہیں تمہاری حالت بھی تو پہلے ایسی ہی تھی پھر اللہ نے تم پر احسان کیا پس ضروری ہے کہ لوگوں کا حال تحقیق کر لیا کرو، تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے ۞ 94 مسلمانوں میں سے جو لوگ معذور نہیں ہیں اور بیٹھے رہے ہیں وہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جو اپنے مال سے اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں، اللہ نے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بہ اعتبار درجے کے فضیلت دی ہے اور اللہ کا وعدۂ نیک سب کے لیے ہے اور بیٹھ رہنے والوں کے مقابلہ میں جہاد کرنے والوں کو اللہ نے بہت بڑا اجر عطا کیا ہے ۞ 95 یہ درجات اللہ کی طرف سے ہیں اور اس کی طرف سے بخشش اور رحمت ہے اور وہ بخشنے والا رحمت رکھنے والا ہے ۞ 96

جو لوگ اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر رہے ہیں ان کی روح قبض کرنے کے بعد فرشتے ان سے پوچھیں

[1] قتال صرف اور صرف ان سے ہے جو خود قتال چاہیں، جو لڑائی کے لیے تیار نہ ہوں اُن سے لڑائی کا کوئی جواز نہیں خواہ وہ کون ہوں اور کہاں ہوں خواہ ان کا تعلق دشمن قوم ہی سے کیوں نہ ہو۔

[2] ایک مسلمان کا کسی دوسرے مسلمان کو قتل کرنا ان اعمال میں سے ہے جو انسان کو ابدی دوزخی بنا دیتے ہیں اور اس کے تمام نیک کام اکارت ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

گے کہ تم کس حال میں تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم کیا کرتے؟ ہم ملک میں دبے ہوئے اور بے بس تھے، اس پر فرشتے کہیں گے، کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ کسی دوسری جگہ ہجرت کر کے چلے جاتے؟ غرض کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہوا اور کیا ہی بری جگہ ہے ۞[97] مگر جو مرد، عورتیں، بچے ایسے مجبور اور بے بس ہوں کہ کوئی چارۂ کار نہ رکھتے ہوں اور کوئی راہ نہ پاتے ہوں ۞[98] تو امید ہے کہ اللہ انہیں معاف کر دے اور اللہ معاف کر دینے والا اور بخش دینے ولا ہے ۞[99] اور جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا تو اسے اللہ کی زمین میں بہت سی اقامت گاہیں ملیں گی اور (وہ اس زمین میں) کشائش پائے گا اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور اُس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے نکلے اور پھر (اس کو) اسی راہ میں موت آ جائے تو اس کا اجر اللہ کے ہاں ثابت ہو گیا اور اللہ تو بخشنے والا رحمت رکھنے والا ہے ۞[100]

اور اگر تم سفر میں نکلو تو تم پر کچھ گناہ نہیں ہے اگر تم نماز[1] قصر کر لو (خصوصاً اُس وقت) جب تم کو اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں کسی (بڑی) مصیبت میں نہ ڈال دیں (اس لیے کہ) بلاشبہ کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں (جو ہر وقت کسی موقع کی تلاش میں رہتے ہیں) ۞[101] اور جب تم مسلمانوں میں موجود ہو اور تم ان کے لیے نماز قائم کرو تو چاہیے کہ ایک حصہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو جائے اور اپنے ہتھیار لیے رہے، پھر جب وہ سجدہ کر چکے تو پیچھے ہٹ جائے اور دوسرا حصہ جو نماز میں شریک نہ تھا تمہارے ساتھ شریک ہو جائے اور چاہیے کہ پوری ہوشیاری رکھے اور اپنے ہتھیار لیے رہے، جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے ان کی دِلی تمنا ہے کہ تم اپنے ہتھیار اور سامانِ جنگ سے ذرا بھی غفلت کرو تو یکبارگی تم پر ٹوٹ پڑیں اور اگر تمہیں برسات کی وجہ سے کچھ تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں اگر ہتھیار اُتار کے رکھ دو، لیکن اپنے بچاؤ سے غافل نہ ہونا چاہیے، اللہ نے منکرین حق کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ۞[102] پھر جب تم نماز پوری کر چکو تو چاہیے کہ کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے رہو پھر جب ایسا ہو کہ دشمن سے تم مطمئن ہو جاؤ (اور سفر سے گھر واپس لوٹ آؤ) تو نماز قائم رکھو (قصر کرنا ترک کر دو) بلاشبہ نماز مسلمانوں پر وقت کی قید کے ساتھ فرض کر دی گئی ہے ۞[103] اور دشمنوں کا پیچھا کرنے میں ہمت نہ ہارو، اگر تمہیں دُکھ پہنچا ہے تو جس طرح تم دُکھی ہوئے ہو وہ بھی دُکھی ہوئے ہیں اور تم اللہ سے ایسی ایسی اُمیدیں رکھتے ہو جو انہیں میسر نہیں اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے ۞[104]

ہم نے تم پر ﴿الکتب﴾ سچائی کے ساتھ نازل کر دی ہے تا کہ جیسا کچھ اللہ نے بتلایا ہے اس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور خیانت کرنے والوں کی طرفداری میں نہ جھگڑو ۞[105] اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے رہو، یقین جانو کہ بلاشبہ اللہ بخشنے والا رحمت رکھنے والا ہے ۞[106] اور جو لوگ اپنے اندر خیانت رکھتے ہیں تم ان کی طرف سے نہ جھگڑو، اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو خیانت اور معصیت میں ڈوبے ہوئے ہوں ۞[107] یہ لوگ اپنا حال انسانوں سے چھپاتے ہیں لیکن اللہ سے نہیں چھپا سکتے حالانکہ وہ راتوں کو مجلس بٹھا کر ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں جو اللہ کو پسند نہیں تو اس وقت وہ ان کے ساتھ موجود ہوتا ہے وہ جو کچھ کرتے

[1] صلوٰۃ قصر کرنے کی علت سفر ہے یا مخالفین کی طرف سے خوف وخطرہ، ہمارے خیال میں محض سفر کے ساتھ خوف وخطرہ بھی علت میں داخل ہے لیکن جن کے خیال میں محض سفر ہے ہمیں اُن سے کوئی اختلاف نہیں کہ اس بحث کو موضوع بنایا جائے ہاں! خطرہ کی نوعیت کے مطابق قصر در قصر یعنی ایک رکعت وہ بھی مع اسلحہ ادا کی جا سکتی ہے۔

Marfat.com

ہیں اس کے احاطۂ علم سے باہر نہیں ❁[108] دیکھو تم وہ لوگ ہو کہ دُنیا کی زندگانی میں تم نے ان کی طرف سے جھگڑا کر لیا لیکن قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ کے ساتھ کون جھگڑے گا یا کون ہے جو ان کا وکیل بنے؟ ❁[109] اور جو شخص کوئی بُرائی کی بات کر بیٹھتا ہے یا اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر لیتا ہے اور پھر اللہ سے بخشش طلب کرتا ہے تو وہ اللہ کو بخشنے والا رحمت رکھنے والا پائے گا ❁[110] اور جو کوئی بُرائی کماتا ہے تو وہ اپنی جان کیلیے ہی کماتا ہے اور اللہ جاننے والا، حکمت رکھنے والا ہے ❁[111] اور جس کسی سے خطا سرزد ہو جائے یا کسی گناہ کا مرتکب ہو[1] اور پھر اسے کسی بے گناہ کے سر تھوپ دے تو اس نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اپنی گردن پر لاد لیا ❁[112]

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان لوگوں میں سے ایک جماعت نے تو ارادہ کر لیا تھا کہ تمہیں غلط راستہ پر ڈال دیں یہ لوگ غلط راستہ پر نہیں ڈال رہے ہیں مگر خود اپنی جانوں کو، یہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے کیونکہ اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کر دی ہے اور جو باتیں معلوم نہ تھیں وہ تمہیں سکھلا دی ہیں اور تم پر اس کا بہت ہی بڑا فضل ہے ❁[113] ان لوگوں کے پوشیدہ مشوروں میں سے اکثر مشورے بھلائی کیلیے نہیں ہوتے ہاں! جو کوئی خیرات کیلیے یا کسی نیک کام کے لیے حکم دے یا لوگوں کے درمیان صلح صفائی کرانا چاہے اور جو کوئی اللہ کی خوشنودی کی طلب میں اس طرح کے کام کرتا ہے تو ہم اسے بہت بڑا اُجر عطا فرمائیں گے ❁[114] اور جس شخص[2] پر الہدیٰ کھل جائے اور اس پر بھی وہ اللہ کے رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ چلنے لگے تو ہم اسے اس طرف کو لے جائیں گے جس طرف کو جانا اُس نے پسند کیا ہے اور اسے دوزخ میں پہنچا دیں گے اور یہ پہنچنے کی کیا ہی بری جگہ ہے ❁[115]

اللہ یہ بات بخشنے والا نہیں کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے، اس کے سوا جتنے گناہ ہیں وہ جسے چاہے بخش دے اور جس کسی نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو وہ بھٹک کر سیدھے راستے سے بہت دور جا پڑا ❁[116] یہ (اللہ تعالیٰ کے سوا) نہیں پکارتے مگر بیبیوں کو اور یہ نہیں پکارتے مگر شیطان مردود کو ❁[117] اُس پر اللہ لعنت کر چکا ہے اور اُس[3] نے کہا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ لے کر رہوں گا ❁[118] اور ضرور انہیں بہکاؤں گا اور ضرور ایسا کروں گا کہ آرزوؤں میں اُنہیں مشغول رکھوں اور ضرور اُنہیں حکم دوں گا پس وہ جانوروں کے کان ضرور ہی چیریں گے اور میں اُنہیں حکم دوں گا پس وہ اللہ کی خلقت میں ضرور رد و بدل کریں گے اور جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق و مددگار بناتا ہے تو یقیناً وہ تباہی میں پڑ جاتا ہے ایسی تباہی جو کھلی تباہی ہے ❁[119] شیطان ان سے وعدہ کرتا ہے اور آرزوؤں میں ڈالتا ہے اور شیطان ان سے جو کچھ وعدہ کرتا ہے وہ فریب کے سوا کچھ نہیں ہوتا ❁[120] یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہوا اور یہ اس سے نکل بھاگنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے ❁[121] اور جو لوگ

[1] گناہ کا کام کر کے کسی دوسرے کے ذمہ لگا دینا ایسی برائی ہے کہ انسان کو انسانیت سے نکال دیتی ہے وہ شکل و صورت سے چاہے انسان نظر آئے لیکن وہ انسانیت کو ضائع کر بیٹھتا ہے تا آنکہ وہ اس فعل سے باز آ جائے۔

[2] بعض اوقات انسان کسی غلط فہمی کے باعث ایک فعل کا مرتکب ہوتا ہے پھر اپنی غلطی کو بھانپ جاتا ہے لیکن اُنچ اس کو گھیر لیتی ہے اور ضد کے باعث وہ سیدھی راہ پر آنے کے لیے تیار نہیں ہوتا حالانکہ یہ محض جہالت ہے۔ خواہ وہ کون ہو، کیسا ہو اور کہاں ہو۔

[3] انسان اپنی فطرت کے لحاظ سے خیر و شر کے مجموعے کا نام ہے۔ شر کی طاقت و قوت کو شیطان یا ابلیس کا نام دیا گیا ہے اور تفہیم کے لیے اس طرح بیان کیا گیا ہے جیسے وہ خارج از انسان کوئی دوسری چیز ہے جب کہ وہ دوسری قوتوں کی طرح خارج از انسان نہیں جیسے باصرہ، سامعہ اور شامہ وغیرہ۔ ہاں اہل علم اس کو غضبیہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

ایمان لائے اور نیک کام انجام دیئے تو ہم انہیں باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہ ہمیشہ انہی باغوں میں رہیں گے، اللہ کا وعدہ حق ہے اور اللہ سے بڑھ کر بات کہنے میں سچا اور کون ہوسکتا ہے؟ ۞122 نہ تو تمہاری آرزوؤں پر موقوف ہے نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر، [1] جو کوئی برائی کرے گا ضروری ہے کہ اس کا بدلہ پائے اور پھر اللہ کے سوا نہ تو اسے کوئی دوست ملے گا نہ مددگار ۞123 اور جو کوئی اچھے کام کرے گا خواہ مرد ہو خواہ عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہوگا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے اور رائی برابر بھی ان کے ساتھ بے انصافی ہونے والی نہیں ۞124 اور پھر اس آدمی سے بہتر دین رکھنے والا کون ہوسکتا ہے جس نے اللہ کے آگے سر اطاعت جھکا دیا اور وہ نیک عمل بھی ہے اور اس نے ابراہیم (علیہ السلام) کے طریقے کی پیروی کی ہے جو صرف اللہ ہی کا ہو رہا تھا اور اللہ نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اپنا دوست بنالیا تھا ۞125 اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کیلئے ہے اور وہ ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے ۞126

اور لوگ تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ طلب کرتے ہیں، تم کہہ دو اللہ تمہیں ان کے بارے میں وہی حکم دیتا ہے (جو آیت 3 میں گذر چکا) نیز وہ تمہیں یتیم عورتوں کی نسبت بھی حکم دیتا ہے جو تمہیں قرآن کریم میں سنایا جا رہا ہے، وہ یتیم عورتیں جو تمہاری سرپرستی میں ہوتی ہیں اور ان کا وہ حق جو ٹھہرایا جاچکا ہے تم نہیں دیتے ہو اور چاہتے ہو کہ ان سے نکاح کرلو، نیز جو کچھ بے بس، بے باپوں کی نسبت قرآن میں سنایا جا رہا ہے کہ ان کے معاملہ میں حق و انصاف کے ساتھ قائم رہو اور تم بھلائی کے کاموں میں سے جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس کا علم رکھنے والا ہے ۞127 اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی [2] طرف سے سرکشی یا کنارہ کشی کا اندیشہ ہو تو شوہر اور بیوی پر کچھ گناہ نہ ہوگا اگر وہ (آپس میں افہام وتفہیم کرکے) صلح کرلیں، صلح ہی بہتر ہے اور مال کا لالچ بھی سبھی میں ہوتا ہے (دینے والا کم دینا اور لینے والا زیادہ لینا چاہتا ہے) اور اگر تم اچھا سلوک کرو اور (بخل سے) بچو تو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے ۞128 اور تم اپنی طرف سے کتنے ہی خواہش مند ہو لیکن یہ بات تمہاری طاقت سے باہر ہے کہ عورتوں میں عدل کرسکو، پس ایسا نہ کرو کہ کسی ایک کی طرف جھک پڑو اور دوسری کو چھوڑ بیٹھو گویا ''معلقہ'' ہے اور دیکھو اگر تم درستگی پر رہو اور بچو تو اللہ بخشنے والا اور رحمت رکھنے والا ہے ۞129 اور اگر وہ دونوں جدا ہو جائیں تو اللہ اپنی کشائش سے دونوں کو بے نیاز کردے گا اور اللہ بڑی وسعت والا اور حکمت رکھنے والا ہے ۞130 اور یاد رکھو آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کیلئے ہے، ہم نے یقیناً ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور خود تم کو بھی یہ حکم دیا کہ اللہ سے ڈرو اور (اگر تم کفر پہ ڈٹے رہو تو خوب سن لو کہ) آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کیلئے ہے وہ بے نیاز ہے اچھی تعریف کیا ہوا ۞131 اور اللہ ہی کیلئے ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اور کارسازی کیلئے اس کا کارساز ہونا کفایت کرتا ہے ۞132 لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں ہٹا

[1] دوسری گمراہیوں کی طرح یہ گمراہی بھی تمام جماعتوں میں برابر آرہی ہے کہ ہر جماعت اپنے سوا دوسری جماعتوں کو غیر نجات یافتہ سمجھتی ہے حالانکہ تمام جماعتوں سے یہ کہا گیا ہے کہ ہدایت کسی گروہ یا جماعت کی میراث نہیں بلکہ تمام جماعتوں اور گروہوں میں ہدایت یافتہ لوگ موجود ہیں اور اسی طرح غیر ہدایت یافتہ بھی لہٰذا کسی گروہ یا جماعت کی آرزوؤں کے مطابق فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔

[2] تمام رشتہ داریوں میں نازک ترین رشتہ ازدواج ہے لیکن اس میں بھی غلط فہمیاں پیدا ہوسکتی ہیں، کیوں؟ اس لیے کہ ہر جان اپنے آپ کو حق پر سمجھتی ہے جب کہ یہ کمزوری انسان کی فطرت میں ہے اس کا بہترین حل برداشت ہے جو اس طرح ممکن ہے کہ جب ایک طرف سے گرمی ہو تو دوسری طرف سے گرمی کا اظہار نہ ہو اور اسی چیز کا نام برداشت ہے۔

Marfat.com

دے اور دوسروں کو لے آئے وہ بلاشبہ ایسا کرنے پر قادر ہے ❁ 133 جو کوئی دنیا کا ثواب چاہتا ہے تو اللہ کے پاس دُنیا اور آخرت دونوں کا ثواب موجود ہے، وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے ❁ 134

اے مسلمانو! ایسے ہو جاؤ کہ انصاف پر[1] پوری طرح مضبوط کے ساتھ قائم رہنے والے اور اللہ کیلئے سچی گواہی دینے والے ہو، اگر تمہیں خود اپنے خلاف یا اپنے ماں باپ اور قرابت داروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے جب بھی نہ جھجکو، خواہ کوئی مالدار ہے یا محتاج ہے تو اللہ زیادہ ان پر مہربانی رکھنے والا ہے، پس ایسا نہ ہو کہ ہوائے نفس کی پیروی تمہیں انصاف سے باز رکھے اور اگر تم بات گھما پھرا کر کہو گے یا گواہی دینے سے پہلوتہی کرو گے تو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے ❁ 135 اے مسلمانو! اللہ پر ایمان لاؤ، اللہ کے رسول پر ایمان لاؤ، اس کتاب پر ایمان لاؤ جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے، نیز ان کتابوں پر جو اس سے پہلے نازل کی تھیں اور دیکھو جس کسی نے اللہ سے انکار[2] کیا اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان نہ رکھا تو وہ بھٹک کر سیدھے راستے سے بہت دور جا پڑا ❁ 136 جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ ایمان لائے پھر کفر میں پڑ گئے، پھر ایمان لائے پھر کفر میں پڑ گئے[3] اور پھر برابر کفر میں بڑھتے ہی گئے، اللہ انہیں بخشنے والا نہیں اور ہرگز ایسا نہ ہوگا کہ انہیں کوئی راہ دکھائے ❁ 137 تم منافقوں کو یہ خوشخبری سنا دو کہ بلاشبہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے ❁ 138 جو لوگ مسلمانوں کو چھوڑ کر منکرین حق کو اپنا رفیق و مددگار بناتے ہیں، تو کیا وہ چاہتے ہیں کہ ان کے پاس عزت ڈھونڈیں؟ تو عزت جتنی بھی ہے سب کی سب اللہ ہی کیلئے ہے ❁ 139 اور دیکھو، اللہ اپنی کتاب میں تمہارے لیے یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم دیکھو اور سنو کہ اللہ کی آیتوں کے ساتھ کفر کیا جا رہا ہے اور ان کی ہنسی اُڑائی جا رہی ہے تو جب تک کسی دوسری بات میں لوگ نہ لگ جائیں ان کے پاس نہ بیٹھو اگر بیٹھو گے تو تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے، بلاشبہ اللہ منافقوں اور منکرین حق سب کو جہنم میں اکٹھا کر دینے والا ہے ❁ 140 ان کا شیوہ یہ ہے کہ وہ تمہاری حالت دیکھتے رہتے اور منتظر رہتے ہیں اگر تمہیں اللہ کی طرف سے فتح ملتی ہے تو کہتے ہیں کیا ہم بھی تمہارے ساتھ نہ تھے؟ اگر منکرین حق کے لیے فتح مندی ہوتی ہے تو کہتے ہیں کیا ہم نے ایسا نہیں کیا کہ وہ بالکل غالب آ گئے تھے پھر بھی تمہیں مسلمانوں سے بچالیا؟ تو یقین کرو اللہ قیامت کے دن تم میں اور ان میں فیصلہ کر دے گا اللہ کبھی ایسا کرنے والا نہیں کہ کافر، ایمان رکھنے والوں کے خلاف کوئی راہ پالیں ❁ 141

منافق، اللہ کو دھوکا دے رہے ہیں اور اللہ نے ان کے دھوکا کو ضائع کر دیا ہے اور جب یہ نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں، محض لوگوں کو دکھانے کیلئے نماز پڑھتے ہیں اور اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر برائے نام ❁ 142 کفر اور ایمان کے درمیان متردد کھڑے ہیں کہ اِدھر رہیں یا اُدھر، نہ تو اِن کی طرف ہیں اور نہ اُن کی طرف اور جس پر اللہ راہ گم کر دے تو پھر ممکن نہیں تم اس کے لیے کوئی راہ نکال

[1] مسلمانوں کو مخاطب کر کے کیا کہا جا رہا ہے؟ "انصاف پر قائم رہنے والے ہو جاؤ" حقیقت یہ ہے کہ اس وقت خصوصاً اس ملک عزیز میں مسلمانوں نے انصاف کو قتل کر دیا ہے اور اُس کی نعش کو بھی مسخ کر دیا گیا ہے کہ اب وہ پہچانا ہی نہیں جاتا۔

[2] انکار دو طرح کا ہوتا ہے قولاً اور فعلاً۔ اور ظاہر ہے کہ دونوں طرح کا انکار کرنے والے کو کافر کہتے ہیں اور مسلمان، مسلمان ہیں کافر نہیں ہاں! قولاً اقرار کرنا اور فعلاً انکار کرنے کا نام آپ جو بھی رکھیں خود رکھ لیں، فی زمانہ مسلمان قولاً اقرار کرتے ہیں فعلاً نہیں، ہاں! آنے والی آیات میں ان کو "منافق" کہا جا رہا ہے جو کفر سے بھی بدتر ہے۔

[3] اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو یہ لوگ بار بار ایسا کیسے کر سکتے؟ ذرا غور کر لیں پھر آگے چلیں ضروری ہے۔

Marfat.com

سکو۔ ❁143 اے مسلمانو! ایسا نہ کرو کہ مسلمانوں کے سوا کافروں کو اپنا رفیق و مددگار (اور رازداں) بناؤ، کیا تم چاہتے ہو کہ (ایسا کر کے) اللہ کا صریح الزام اپنے اوپر لے لو؟ ❁144 بلاشبہ منافقوں کیلئے یہی ہوتا ہے کہ دوزخ کے سب سے نچلے درجہ میں ڈالے جائیں اور کسی کو بھی تم ان کا رفیق و مددگار نہ پاؤ۔ ❁145 ہاں! جن لوگوں نے توبہ کر لی اپنی عملی حالت سنوار لی[1]، اللہ پر مضبوطی کے ساتھ جم گئے اور اپنے دین میں صرف اسی کیلئے ہوگئے تو ایسے لوگ مومنوں کی صف میں ہوں گے اور قریب ہے کہ اللہ مومنوں کو اَجر عطا فرمائے ایسا اَجر جو بہت بڑا اَجر ہوگا۔ ❁146 لوگو! اگر تم شکر کرو اور اللہ پر ایمان رکھو تو اللہ کو تمہیں عذاب دے کر کیا کرنا ہے؟ اللہ تو قدر شناس اور علم رکھنے والا ہے۔ ❁147 ....

❁ اللہ کو پسند نہیں کہ تم برائی پکارتے پھرو، ہاں یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ ❁148 تم بھلائی کی کوئی بات ظاہر طور پر کرو یا چھپا کر کرو یا کسی کی برائی سے درگزر کرو تو اللہ بھی قدرت رکھتا ہے اور درگزر کرنے والا ہے۔ ❁149 جو لوگ اللہ اور اُس کے رسولوں سے برگشتہ ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ میں اور اُس کے رسولوں میں تفرقہ کریں اور کہتے ہیں ہم ان میں سے بعض کو مانتے ہیں بعض کو نہیں مانتے اور اس طرح چاہتے ہیں ایمان[2] و کفر کے درمیان کوئی راہ اختیار کر لیں ❁150 تو ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں اور کافروں کیلئے ہم نے ذلت دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ❁151 اور جو لوگ اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی دوسروں سے جدا نہیں کیا، تو بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں کہ عنقریب وہ ان کا اَجر عطا فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا رحمت رکھنے والا ہے۔ ❁152

اہل کتاب تم سے درخواست کرتے ہیں کہ آسمان سے کوئی کتاب ان پر نازل کرا دو تو یہ اس سے بھی بڑی بات کا سوال موسیٰ سے کر چکے ہیں، انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں اللہ آشکارا طور پر دکھلا دو، تو ان کی شرارت کی وجہ سے بجلی نے انہیں پکڑ لیا تھا پھر باوجودیکہ دین حق کی روشن دلیلیں ان پر واضح ہو چکی تھیں وہ بچھڑے کو لے بیٹھے، ہم نے اس سے بھی درگزر کیا اور موسیٰ (علیہ السلام) کو ظاہر و واضح اقتدار دے دیا۔ ❁153 پھر عہد لینے کے لیے ہم نے ان کے سروں پر طور بلند کر دیا اس کے بعد ہم نے انہیں حکم دیا کہ شہر کے دروازے میں جھکے ہوئے داخل ہوا اور ہم نے حکم دیا کہ سبت کے دن سے تجاوز نہ کر جاؤ، ہم نے ان سے ان باتوں پر پکا عہد و میثاق لے لیا تھا۔ ❁154 پس ان کے عہد توڑنے کی وجہ سے اور اللہ کی آیتیں جھٹلانے کے باعث اور اس وجہ سے کہ اللہ کے نبیوں کو ناحق قتل کرتے رہے اور انہوں نے کہا ہمارے دِلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دِلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے یہی وجہ ہے کہ معدودے چند آدمیوں کے سوا سب کے سب ایمان سے محروم ہیں ❁155 اور انہوں نے کفر کیا اور مریمؑ کے خلاف بڑے ہی بہتان[3] کی بات کہی ❁156 اور ان کا یہ کہنا کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو

---

[1] کافر کا توبہ کرنا ممکن ہے اور سمجھ میں آنے والی بات ہے لیکن منافق کیسے توبہ کرے جب وہ پہلے ہی اپنے آپ کو مسلمان تصور کرتا ہے۔ اللہ کرے کہ کوئی سمجھ جائے اور توبہ کی توفیق اُس کو میسر آ جائے۔

[2] ایمان اور کفر کے درمیان راستہ ہے تو صرف اور صرف وہی ہے جس کا نام منافقت ہے اور منافقت سے کفر بہر حال بہتر ہے کیونکہ کافر کے مسلمان ہونے کے چانسز (Chances) زیادہ ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ منافقت سے بھی بچائے اور کفر سے بھی۔

[3] عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی والدہ سیدہ مریم کے متعلق اہل کتاب نے افراط و تفریط سے کام لیا اور ان پر طرح طرح کے بہتان باندھے یہاں تک کہ یہود نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دینے کا دعویٰ کیا، حالانکہ اس طرح جو کچھ انہوں نے کیا محض جھوٹ کا پلندہ ہے کوئی بات بھی صحیح نہیں ہے لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے بھی ان کی باتوں کو حرزِ جان بنایا، جس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔

Marfat.com

جو اللہ کے رسول تھے، قتل کر ڈالا، حالانکہ نہ تو انہوں
نے قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا بلکہ حقیقت حال ان پر
مشتبہ ہوگئی اور جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف
کیا تو بلاشبہ وہ بھی شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں،
ظن و گمان کے سوا کوئی علم ان کے پاس نہیں اور یقیناً
یہودیوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو قتل نہیں کیا ۞157 بلکہ اللہ
نے اسے اپنی طرف اُٹھالیا (یعنی وفات دے دی)[1] اور
اللہ سب پر غالب رہنے والا اور حکمت رکھنے والا
ہے ۞158 اور دیکھو اہل کتاب میں سے کوئی نہ ہوگا جو اپنی
موت سے پہلے اس پر یقین نہ لے آئے[2] ایسا ہونا
ضروری ہے اور قیامت کے دن وہ ان پر شہادت
دینے والا ہوگا ۞159 یہودیوں کے اس ظلم کی وجہ سے ہم
نے اچھی چیزیں اُن پر حرام کر دیں، جو حلال تھیں
اور اس وجہ سے بھی کہ وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہت
روکنے لگے تھے ۞160 اور وہ الربا[3] کھانے لگے تھے
حالانکہ اس سے روکے گئے تھے اور یہ بات کہ ناجائز
طریقہ پر لوگوں کا مال کھانے لگے اور ان میں جو لوگ
منکر ہوگئے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر
رکھا ہے ۞161 لیکن (اے پیغمبر اسلام!) ان میں سے جو
لوگ علم میں پکے ہیں وہ اور مسلمان اس کتاب پر بھی
ایمان رکھتے ہیں جو تم پر نازل ہوئی ہے اور ان تمام
کتابوں پر بھی جو تم سے پہلے نازل ہو چکی ہیں وہ
نماز قائم کرتے، زکوٰۃ ادا کرتے اور اللہ تعالیٰ اور
آخرت پر ایمان لاتے ہیں تو ایسے لوگ ہیں جنہیں
ہم عنقریب ان کا اَجر عطا کریں گے ایسا اَجر جو بہت
ہی بڑا اَجر ہوگا ۞162
(اے پیغمبر اسلام ﷺ) ہم نے تمہاری طرف

اسی طرح وحی بھیجی جس طرح نوح (علیہ السلام) پر اور اُن
نبیوں پر جو نوح (علیہ السلام) کے بعد آئے (وحی بھیجی تھی)
اور جس طرح ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ پر،
عیسیٰؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ہارونؑ اور سلیمان پر (بھی وحی)
بھیجی اور داؤدؑ کو زبور عطا فرمائی ۞163 اور اللہ کے وہ
رسول جن کا حال ہم پہلے سنا چکے ہیں اور وہ جن کا حال
ہم نے تمہیں نہیں سنایا اور اللہ نے موسیٰ (علیہ السلام) سے
کلام کیا جیسا کہ واقعہ میں کلام کرنا ہوتا ہے ۞164 یہ تمام
رسول، خوشخبری دینے والے اور متنبہ کرنے والے تھے
کہ ان کے آنے کے بعد لوگوں کے پاس کوئی حجت
باقی نہ رہے جو وہ اللہ کے حضور پیش کر سکیں اور اللہ سب
پر غالب اور حکمت رکھنے والا ہے ۞165 اللہ نے جو کچھ تم
پر نازل کیا ہے وہ اسے نازل کر کے (تمہاری سچائی کی)
گواہی دیتا ہے کہ اس نے اپنے علم کے ساتھ نازل کیا
ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور اللہ کی گواہی
بس کرتی ہے ۞166 جو لوگ منکر ہوئے اور اللہ کی راہ سے
لوگوں کو روکا تو بلاشبہ وہ بھٹک گئے اور ایسے بھٹکے کہ دور
دراز راہوں میں وہ گُم ہو گئے ۞167 بلاشبہ جن لوگوں نے
کفر کیا اور ظلم بھی تو اللہ انہیں کبھی بخشنے والا نہیں نہ انہیں
کوئی راہ دکھائے گا ۞168 بجز جہنم کی راہ کے جہاں وہ ہمیشہ
رہیں گے اور اللہ کیلئے ایسا کرنا بالکل آسان ہے ۞169
اے افرادِ نسلِ انسانی! بلاشبہ (الرسول)[4] تمہارے
پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس سچائی کے ساتھ
آ گیا ہے، پس ایمان لاؤ کہ تمہارے لیے اس میں
بہتری ہے اور دیکھو اگر تم کفر کرو گے تو آسمان و زمین
میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ
جاننے والا اور حکمت رکھنے والا ہے ۞170 اے اہل

[1] یہ بات یقینی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے طبعی وفات پائی، قتل ہوئے، نہ سولی چڑھائے گئے۔
[2] من حیث العلم وہ جانتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو سولی نہیں چڑھایا گیا، محض ضد کی باعث وہ ایسا کہتے ہیں اور ضد کا خاتمہ موت کے سوا ممکن نہیں ہے۔
[3] قوم کے غرباء کو مال دینے کی بجائے ان سے ناجائز طریقہ سے مال بٹورنے لگے۔
[4] یہ وہ آخری رسول ہے جس کی تمام رسولوں نے اپنے بعد آنے والوں کو خبر دی۔

Marfat.com

کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ کے بارے
میں حق کے سوا اور کچھ نہ کہو، مریم کا بیٹا عیسیٰ مسیح اس
کے سوا کچھ نہیں کہ اللہ کا رسول ہے اور اس کے کلمہ
بشارت کا ظہور ہے جو مریم پر القا کیا گیا تھا نیز ایک
روح اللہ کی جانب سے بھیجی گئی، پس چاہیے کہ اللہ پر
اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور یہ بات نہ کہو کہ
اللہ تین ہیں ایسی بات کہنے سے باز آجاؤ کہ تمہارے
لیے بہتری ہے، حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ
اللہ ہی اکیلا معبود ہے وہ اس سے پاک ہے کہ اس
کے لیے کوئی بیٹا ہو، آسمان و زمین میں جو کچھ ہے
سب اس کے لیے ہے، کارسازی کے لیے اللہ کا
کارساز ہونا بس ہے ❁ 171
مسیح کو ہرگز اس بات میں [1] عار نہیں کہ وہ اللہ کا
بندہ سمجھا جائے اور نہ اللہ کے مقرب فرشتوں کو اس
سے عار ہے جو کوئی اللہ کی بندگی میں عار سمجھے اور گھمنڈ
کرے تو وہ وقت دور نہیں کہ اللہ سب کو اپنے حضور جمع
کرے گا ❁ 172 اس دن ایسا ہوگا کہ جو لوگ ایمان لائے
ہیں اور نیک کام کیے ہیں تو ان کی نیکیوں کا پورا پورا
بدلہ انہیں دے گا اور اپنے فضل سے اس میں زیادتی
بھی فرمائے گا، لیکن جن لوگوں نے بندگی کو ننگ و عار
سمجھا اور گھمنڈ کیا تو انہیں ایسا عذاب دے گا جو
دردناک عذاب ہوگا اور اس دن انہیں اللہ کے سوا نہ تو
کوئی رفیق ملے گا، نہ مددگار ❁ 173 لوگو! تمہارے
پروردگار کی طرف سے برہان آگئی اور ہم نے تمہاری
طرف چمکتی ہوئی روشنی بھیج دی ❁ 174 پس جو لوگ اللہ پر
ایمان لائے اور اس کا سہارا مضبوط پکڑ لیا تو وہ انہیں
عنقریب اپنی رحمت میں داخل کر دے گا اور ان پر اپنا
فضل کرے گا اور انہیں اپنے تک پہنچنے کی راہ دکھا دے
گا ایسی راہ جو بالکل سیدھی راہ ہے ❁ 175 لوگ تم سے
فتویٰ پوچھتے ہیں کلالہ [2] کے متعلق کہہ دو کہ اللہ تمہیں
کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے اگر کوئی ایسا مرد مر
جائے جس کے اولاد نہ ہو اور اس کی حقیقی بہن ہو تو جو
کچھ مرنے والا چھوڑ مرا ہے اس کا آدھا حصہ حقیقی بہن
کو ملے گا اور بہن مر جائے اور اس کے اولاد نہ ہو تو اس
کا وارث وہ حقیقی بھائی ہی ہوگا، پھر اگر دو بہنیں ہوں تو
انہیں ترکہ میں سے دو تہائی ملے گا اور اگر بھائی بہن،
کچھ مرد کچھ عورتیں ہوں تو پھر مرد کے لیے دو عورتوں
کے برابر حصہ ہوگا، اللہ تمہارے لیے اپنے احکام واضح
کر دیتا ہے تاکہ گمراہ نہ ہو اور اللہ تمام باتوں کا علم
رکھنے والا ہے ❁ 176

112:5 120

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

اے مسلمانو! اپنے معاہدے پورے کرو،
تمہارے لیے مویشی جانور حلال کر دیے گئے ہیں، مگر
ہاں! وہ جن کی نسبت حکم سنایا جائے گا، لیکن جب
حالتِ احرام میں ہو تو شکار کرنا حلال نہیں ہے، بلاشبہ
اللہ جیسا کچھ چاہتا ہے حکم دے دیتا ہے ❁ 1 اے
مسلمانو! اللہ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ ان
مہینوں کی بے حرمتی کرو جو حرمت کے مہینے ہیں اور نہ
قربانی کی، نہ ان جانوروں کی جن کی گردنوں میں پٹے
ڈال دیتے ہیں نیز ان لوگوں کی بھی بے حرمتی نہ کرو جو
بیتِ حرام کا قصد کرتے ہیں اور اپنے پروردگار کا فضل
اور اس کی خوشنودی ڈھونڈتے ہیں اور جب تم احرام کی
حالت سے باہر آجاؤ تو پھر شکار کر سکتے ہو اور ایسا نہ ہو
کہ ایک گروہ کی دشمنی تمہیں اس بات پر ابھار دے کہ
زیادتی کرنے لگو کیونکہ انہوں نے مسجد حرام سے تمہیں
روک دیا تھا، نیکی اور پرہیزگاری کی ہر بات میں ایک
دوسرے کی مدد کرو گناہ اور ظلم کی بات میں نہ کرو اور

[1] اس لیے کہ مسیح علیہ السلام نہ اللہ ہے نہ اللہ کا بیٹا بلکہ وہ محض اللہ کا ایک نیک بندہ اور رسول ہے۔

[2] حقیقی اور اخیافی بہن بھائیوں کا فرق واضح فرما دیا گیا جس سے اسی سورت کی آیت نمبر 12 کا ابہام ختم ہو گیا۔

Marfat.com

دیکھو اللہ کی نافرمانی سے بچو یقیناً وہ سخت سزا دینے والا ہے ۞ 2 اے مسلمانو! تم پر حرام[1] کر دیئے گئے ہیں مُردار جانور، خون، سور کا گوشت، وہ جانور جو غیر اللہ کے نام سے پکارا جائے، گلا گھونٹ کر مارا ہوا، چوٹ لگا کر مارا ہوا، وہ جو بلندی سے گر کر مر جائے، وہ جانور جو کسی کے سینگ مارنے سے مر جائے، وہ جسے درندہ پھاڑ جائے مگر ہاں! وہ جسے تم ذبح کر لو، وہ جانور جو کسی تھان پر چڑھا کر ذبح کیا جائے اور یہ بات بھی کہ تیروں اور پانسوں سے آپس میں تقسیم کرو تو یہ گناہ کی بات ہے، جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی وہ آج تمہارے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے ہیں پس ان سے نہ ڈرو بلکہ صرف مجھ ہی سے ڈرو، آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے پسند کر لیا کہ دین ﴿الاسلام﴾ ہو، پس دیکھو جو کوئی بھوک سے بے تاب ہو جائے یہ بات نہ ہو کہ دانستہ گناہ کرنا چاہے تو اللہ بخشنے والا اور رحمت رکھنے والا ہے ۞ 3 لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا چیزیں ان کے لیے حلال ہیں؟ آپ کہہ دیجیے جتنی اچھی چیزیں ہیں سب تم پر حلال کر دی گئی ہیں اور شکاری جانور جو تم نے شکار کے لیے سدھار رکھے ہیں اور وہ طریقہ جیسا کچھ اللہ نے تمہیں سکھا دیا ہے انہیں سکھا دو، تو جو کچھ وہ شکار کر کے تمہارے لیے بچا رکھیں تم اسے بھی بے کھٹکے کھا سکتے ہو مگر چاہیے کہ اللہ کا نام لے لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، یاد رکھو کہ اللہ حساب لینے میں بہت تیز ہے ۞ 4 آج تمام اچھی چیزیں تم پر حلال کر دی گئی ہیں، ان لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب[2] دی گئی ہے تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا اُن کے لیے حلال ہے، نیز تمہارے لیے مسلمان بیبیاں اور اُن لوگوں کی بیبیاں جنہیں کتاب دی گئی ہے حلال ہیں (تم اُن سے نکاح کر سکتے ہو) بشرطیکہ ان کے مہر ان کے حوالے کرو اور مقصود اس سے حفاظت و حمایت میں لانا ہو یہ بات نہ ہو کہ نفس پرستی کے لیے بدکاری کی جائے یا چوری چھپے بدچلنی کی جائے اور یاد رکھو جو کوئی ایمان سے منکر ہوا تو اس کے تمام کام اکارت گئے اور آخرت میں اس کی جگہ تباہ کاروں میں ہوگی ۞ 5

اے مسلمانو! جب تم نماز کے لیے آمادہ ہو تو چاہیے کہ اپنا منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لیا کرو اور سر کا مسح بھی کر لو نیز اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھو لو (اور سنت کے مطابق وضو کرو) اگر نہانے کی حاجت ہو تو چاہیے کہ نہا کر پاک صاف ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا ایسا ہو کہ تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم نے زناشوئی کا عمل کیا ہو اور پانی میسر نہ ہو تو ایسی حالت میں چاہیے کہ پاک مٹی سے کام لو اور اپنے منہ اور ہاتھوں پر اس سے مسح کر لو (یہ نہیں کہ زمین پر لیٹنے لگو) اللہ نہیں چاہتا کہ تمہیں کسی طرح کی مشقت و تنگی میں ڈالے بلکہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک و صاف رکھے (اور حقیقی پاکیزگی وہ ہے جو دِل کی ہے) نیز یہ بھی کہ (اللہ تعالیٰ) تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تا کہ تم شکر گزار ہو ۞ 6 اور دیکھو اللہ نے جو تم پر انعام کیا ہے اس کی یاد سے غافل نہ ہو اور اس کا عہد و پیمان نہ بھولو جو وہ مضبوطی کے ساتھ تم سے ٹھہرا چکا ہے جب تم نے کہا تھا کہ اے اللہ! ہم نے تیرا فرمان سنا اور ہم نے اسے قبول کیا اور اللہ سے ڈرتے رہو جو کچھ بھی تمہارے سینوں میں چھپا ہوتا ہے وہ اسے پوری طرح جانتا ہے ۞ 7 اے مسلمانو! ایسے ہو جاؤ کہ اللہ کے لیے مضبوطی سے قائم رہنے والے اور انصاف کے لیے

[1] حلت و حرمت کی وضاحت کے لیے ہماری کتاب "حلال کیا ہے اور حرام کیا؟" کا مطالعہ کریں۔

[2] تمام لوگ اہل کتاب ہیں اور تمام لوگوں کے ہاں حلت و حرمت کا قانون یکساں ایک جیسا ہے خواہ کھانے پینے میں ہو یا ازدواج میں لہٰذا اس طرح کے روابط آپس میں قائم رکھے جاسکتے ہیں۔

Marfat.com

گواہی دینے والے ہو اور ایسا بھی نہ ہو کہ کسی گروہ کی دشمنی تمہیں اس بات کے لیے اُبھار دے کہ انصاف نہ کرو، انصاف کرو کہ یہی تقویٰ سے لگتی ہوئی بات ہے اور اللہ سے ڈرو، تم جو کچھ کرتے ہو وہ اس کی خبر رکھنے والا ہے ۞8 جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے تو اللہ کا ان سے وعدہ ہے کہ ان کیلئے مغفرت ہوگی اور بہت ہی بڑا اَجر ہوگا ۞9 ہاں! جن لوگوں نے (حق بات کا) انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو وہ لوگ دوزخی ہیں ۞10 اے مسلمانو! اپنے اوپر اللہ کا وہ احسان یاد کرو کہ جب ایک گروہ نے پورا ارادہ کر لیا تھا کہ تم پر ہاتھ بڑھائے تو اللہ نے ایسا کیا کہ اس کے ہاتھ تمہارے خلاف بڑھنے سے روک دیئے اور اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ ہی ہے جس پر مومنوں کو بھروسہ رکھنا چاہیے ۞11

اور دیکھو یہ واقعہ ہے کہ اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد[1] لیا تھا اور ان میں بارہ سردار مقرر کر دیئے تھے اللہ نے فرمایا تھا دیکھو میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم رکھی، زکوٰۃ ادا کرتے رہے، میرے تمام رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی مدد کی اور اللہ کو قرض نیک دیتے رہے (یعنی اللہ کی رضا کے لیے فی سبیل اللہ مال خرچ کیا) تو میں ضرور تم پر سے تمہاری بُرائیاں محو کر دوں گا اور تمہیں ضرور باغوں میں داخل کر دوں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، پھر تم میں سے جس کسی نے اس کے بعد انکارِ حق کی راہ اختیار کی تو یقیناً اس نے سیدھی راہ گم کر دی ۞12 پس ان لوگوں نے اپنا عہد[2] اطاعت توڑ ڈالا ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دِلوں کو سخت کر دیا، چنانچہ یہ لوگ باتوں کو ان کی اصلی جگہ سے پھیر دیتے ہیں، جس بات کی انہیں نصیحت کی گئی تھی اس سے کچھ بھی فائدہ اُٹھانا ان کے حصے میں نہیں آیا اسے بالکل فراموش کر بیٹھے اور تم ہمیشہ ان کی کسی نہ کسی خیانت پر اطلاع پاتے رہتے ہو اور بہت تھوڑے ہیں جو ایسا نہیں کرتے، پس آپ کو چاہیے کہ ان سے درگزر کریں اور ان کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا لیں، بلاشبہ اللہ انہی لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو نیک کردار ہوتے ہیں ۞13 اور جو لوگ اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں ان سے بھی ہم نے عہد لیا تھا پھر ایسا ہوا کہ جس بات کی نصیحت کی گئی تھی اس سے کچھ بھی فائدہ اُٹھانا ان کے حصے میں نہ آیا اسے بالکل فراموش کر بیٹھے، پس ہم نے ان کے درمیان قیامت تک کے لیے دشمنی اور کینے کی آگ بھڑکا دی اور وہ وقت دور نہیں کہ جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں اللہ اس کی حقیقت انہیں بتا دے گا ۞14 اے اہل کتاب! یہ واقعہ ہے کہ ہمارا رسول تمہارے پاس آ چکا، کتابِ الٰہی کی بہت سی باتیں جنہیں تم چھپاتے رہے ہو وہ تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے اور بہت سی باتوں سے درگزر کر جاتا ہے اللہ کی طرف سے تمہارے پاس روشنی آ چکی اور ایسی کتاب آ چکی جو روشن کتاب ہے ۞15 اللہ اس کتاب کے ذریعے ان لوگوں پر جو اللہ کی خوشنودیوں کے تابع ہوں سلامتی کی راہ کھول دیتا ہے اور (اپنے خاص حکم سے) انہیں تاریکیوں سے نکالتا، روشنی میں لاتا اور (پہلے ایمان لانے والوں کی) سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے ۞16 یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ مریم کا بیٹا مسیح ہے، تم ان لوگوں سے کہو اگر اللہ مسیح ابن مریم کو اور اس کی ماں کو اور رُوئے زمین پر جتنے انسان بستے ہیں سب کو ہلاک کر دینا چاہتا تو کون ہے جو اس کی بادشاہی میں دخل دینے کی جرأت کر سکتا؟ آسمان کی اور زمین کی اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطانی اللہ ہی کے

[1] یہ عہدِ فطرت کا ذکر ہے اور نیکی کے کام تمام لوگوں کے درمیان یکساں ایک جیسے ہیں اس لیے کہ ایمان کا تقاضا فقط نیکی ہے۔

[2] اہل کتاب کے عہدِ فطرت توڑنے کا ذکر اور اس کی سزا کا ذکر کر کے امت مسلمہ کو سمجھایا گیا ہے کہ جو لوگ عہدِ فطرت کو توڑ دیں وہ اللہ کی لعنت کے مستحق قرار پاتے ہیں تاکہ وہ عہد پر قائم رہیں۔

Marfat.com

لیے ہے، وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ۝17 اور یہودی[1] اور عیسائی کہتے ہیں ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، تم کہہ دو اگر ایسا ہی ہے تو پھر اللہ تمہاری بدعملیوں کی وجہ سے تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے؟ اس کے پیدا کیے ہوئے انسانوں میں سے تم بھی انسان ہو اور وہ جسے چاہے بخش دے، جسے چاہے عذاب دے، آسمانوں کی اور زمین کی ان سب کی جو ان کے درمیان ہیں مالکی و سلطانی اسی کے لیے ہے اور سب کو بالآخر اُس کی طرف لوٹنا ہے ۝18 اے اہل کتاب! ایسی حالت میں کہ رسولوں کا ظہور مدتوں سے بند تھا، ہمارا رسول تمہارے پاس آیا وہ تم پر واضح کر رہا ہے تا کہ تم یہ نہ کہو کہ ہماری طرف کوئی رسول نہیں بھیجا گیا، نہ تو بشارت دینے والا، نہ متنبہ کرنے والا تو اب بشارت دینے والا ور متنبہ کرنے والا تمہارے پاس آ گیا ہے اور اللہ ہر بات پر قادر ہے ۝19

اور جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا تھا اے (میری قوم کے) لوگو! اللہ کا اپنے اوپر احسان یاد کرو اس نے تم میں نبی پیدا کیے، تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں (موجودہ لوگوں پر فضیلت دے کر) وہ بات عطا فرمائی جو دُنیا میں کسی (دوسری قوم) کو نہیں دی گئی ۝20 اے میری قوم کے لوگو! مقدس سرزمین میں جسے اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے داخل ہو جاؤ اور اُلٹے پاؤں پیچھے کی طرف نہ ہٹو کہ نقصان و تباہی میں پڑ جاؤ ۝21 لوگوں نے کہا اے موسیٰ! (علیہ السلام) اس سرزمین میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو بڑے ہی زبردست ہیں، جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں ہم اس سرزمین پر قدم رکھنے والے نہیں، ہاں! اگر وہ لوگ وہاں سے نکل گئے تو پھر ہم ضرور داخل ہو جائیں گے ۝22 اس پر دو[2] آدمیوں نے جو اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے اور اللہ نے انہیں نعمت ایمان عطا فرمائی تھی لوگوں سے کہا کہ ہمت کر کے ان لوگوں پر جا پڑو اور دروازے میں داخل ہو اگر تم داخل ہو گئے تو پھر غلبہ تمہارے ہی لیے ہے اور اگر تم ایمان رکھنے والے ہو تو چاہیے کہ اللہ پر بھروسہ کرو ۝23 وہ بولے اے موسیٰ! جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں ہم کبھی اس میں داخل ہونے والے نہیں، تم خود چلے جاؤ اور تمہارا ربّ بھی تمہارے ساتھ چلا جائے ہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے تم دونوں وہاں لڑتے رہنا ۝24 موسیٰ نے کہا، اے اللہ! میں اپنی جان کے سوا اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر اختیار نہیں رکھتا پس تو ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں فیصلہ کر دے ۝25 اللہ کا حکم ہوا کہ اب چالیس برس تک وہ سرزمین ان پر حرام کر دی گئی یہ اس بیابان میں (مجبور ولاچار ہو کر) سرگرداں رہیں گے سو تم نافرمان لوگوں کی حالت پر غمگین نہ ہو ۝26

اور ان لوگوں کو دو آدم زادوں[3] کا حال سچائی کے ساتھ سنا دو جب ان دونوں نے قبولیت کے لیے قربانیاں چڑھائیں تو ان میں سے ایک کی قبول ہوگئی، دوسرے کی قبول نہیں ہوئی، اس پر اس نے کہا میں یقیناً تجھے قتل کر دوں گا اللہ صرف متقی آدمیوں ہی قربانی قبول کرتا ہے ۝27 اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ اُٹھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے کبھی ہاتھ نہیں اُٹھاؤں گا، میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام دُنیا کا پروردگار ہے ۝28 میں چاہتا

[1] یہود و نصاریٰ کا دعویٰ کہ ''ہم اللہ کے پیارے ہیں'' ان کو جواب دے کر واضح کر دیا ہے کہ اللہ کے پیارے ہونا من حیث القوم نہیں من حیث العمل ہے۔ جن کے اعمال صحیح نہ ہوں وہ اپنے دعویٰ میں سچے نہیں ہو سکتے خواہ وہ کون ہوں، کہاں ہوں اور کیسے ہوں؟

[2] دو آدمیوں سے مراد سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام ہیں جو اہل کتاب کے نبی و رسول تھے۔

[3] دو آدم زادوں سے مراد در اصل دو کردار ہیں اس طرح نیک کردار اور بدکردار کا مقابلہ کر کے بات سمجھائی گئی ہے تا کہ دونوں کرداروں کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کیا جا سکے کہ بدکرداروں کے لیے ہمیشہ پچھتاوا ہوتا ہے اور پشیمانی۔

Marfat.com

ہوں کہ تو میرا اور اپنا دونوں کا گناہ سمیٹ لے اور پھر دوزخیوں میں سے ہو جا کہ ظلم کرنے والوں کو یہی بدلہ ملنا ہے۞[29] پھر ایسا ہوا کہ اس کے نفس نے اسے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا، اس نے اسے قتل کر دیا، نتیجہ یہ نکلا کہ وہ یعنی قاتل تباہ کاروں میں سے ہو گیا۞[30] اس کے بعد اللہ نے ایک کوا بھیجا وہ زمین کریدنے لگا تا کہ اسے دکھائے کہ اپنے بھائی کا عیب کیونکر چھپانا چاہیے تھا، وہ بول اُٹھا کہ افسوس مجھ پر! میں اس کوے کی طرح بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کے عیب کو چھپا دیتا غرض کہ وہ بہت ہی پشیمان ہوا۞[31] اس وقت سے ہم نے بنی اسرائیل کے لیے حکم لکھ دیا تھا کہ جس کسی نے سوا اس حالت کے قصاص میں لینا ہو یا ملک میں لوٹ مار مچانے والوں کو سزا دینی ہو کسی جان کو قتل کر ڈالا تو گویا اس نے تمام انسانوں کا خون کیا اور جس کسی نے کسی کی زندگی بچا لی تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندگی دے دی اور ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آتے رہے لیکن اس پر بھی ان میں سے اکثر ایسے نکلے جو ملک میں زیادتیاں کرنے والے تھے۞[32] بلاشبہ ان لوگوں کی جو اللہ اور اُس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور ملک میں خرابی پھیلانے کے لیے دوڑتے پھرتے ہیں یہی سزا ہے کہ قتل کر دیے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف جہتوں سے کاٹ ڈالے جائیں یا اُنہیں جلا وطن کر دیا جائے، یہ ان کے لیے دُنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لیے عذاب عظیم ہے۞[33] مگر ہاں! ان میں سے جو لوگ قبل اس کے کہ تم ان لوگوں پر قابو پاؤ، توبہ کر لیں تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا رحمت رکھنے والا ہے۞[34]

مسلمانو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس تک پہنچنے کا ذریعہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جدوجہد کرو تا کہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۞[35] بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے اگر ان کے قبضہ میں وہ سب کچھ آ جائے جو روئے زمین میں موجود ہے اور اتنا ہی اور بھی وہ پا لیں پھر یہ سب کچھ روزِ قیامت کے عذاب سے بچنے کے لیے فدیہ میں دے دیں جب بھی ان سے قبول نہیں کیا جائے گا، ان کے لیے عذاب دردناک ہے۞[36] وہ چاہیں گے کہ آگ سے باہر نکل آئیں لیکن اس سے باہر ہونے والے نہیں، ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے۞[37] اور جو چور ہو خواہ مرد ہو یا عورت تو اس کے ہاتھ کاٹ[1] ڈالو جو کچھ انہوں نے کیا ہے یہ اس کی سزا ہے اور اللہ کی طرف سے عبرت کی نشانی، اللہ غالب اور حکمت رکھنے والا ہے۞[38] پھر جس کسی نے اپنے ظلم کے بعد توبہ کر لی اور اپنے آپ کو سنوار لیا تو اللہ اس پر لوٹ آئے گا، وہ بخشنے والا رحمت رکھنے والا ہے۞[39] کیا تو نہیں جانتا کہ آسمان و زمین کی ساری بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے وہ (اپنے قانون کے مطابق) جسے چاہے عذاب دے جسے چاہے بخش دے اور وہ ہر بات پر قادر ہے۞[40] اے پیغمبر اسلام! اس گروہ میں سے جس نے زبان سے کہا ہم ایمان لائے مگر ان کے دِل مومن نہیں ہوئے اور اس گروہ میں سے جو یہودی ہیں جو لوگ کفر میں تیز گام ہوئے تو ان کی حالت تمہیں غمگین نہ کرے، یہ لوگ جھوٹ کے لیے کان لگانے والے ہیں اور اس لیے کان لگانے والے ہیں کہ ایک دوسرے گروہ تک جو تمہارے پاس نہیں آیا خبریں پہنچائیں، یہ کلموں کو باوجودیکہ ان کا صحیح محل ثابت ہو چکا ہے صحیح محل سے پھیر دیتے ہیں یہ کہتے ہیں اگر یہی حکم دیا جائے (جو تم کو پسند ہے) تو قبول کر لو (اور اگر ایسا حکم) نہ دیا جائے تو اس سے

[1] "ہاتھ کاٹ دو" کیوں؟ اس لیے کہ وہ آئندہ ایسا فعل نہ کر سکیں، سمجھنے والوں کے لیے اس میں بہت وسعت ہے کاش کہ کوئی سمجھنے والا بھی ہو، ہاں! یہ کام حکومت کا ہے افراد کا نہیں۔

Marfat.com

اجتناب کرو، جس کسی کے لیے اللہ نے چاہا کہ آزمائش میں بڑے تو تم اس کے لیے اللہ سے کچھ نہیں پا سکتے، یہی لوگ ہیں کہ اللہ ان کے دلوں کو پاک کرنا نہیں چاہتا، ان کے لیے دُنیا میں بھی رسوائی ہوئی اور آخرت میں بھی بہت بڑا عذاب ہے۞ 41 یہ لوگ جھوٹ کیلئے کان لگانے میں اور بُرے طریقوں سے مال کھانے میں بیباک ہیں، پس اگر یہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ کرو یا ان سے کنارہ کش ہو جاؤ، اگر تم کنارہ کش ہو گئے تو یہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر فیصلہ کرو تو چاہیے کہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو بلاشبہ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۞ 42 اور پھر یہ لوگ کس طرح تمہیں منصف[1] بناتے ہیں جب توراۃ ان کے پاس موجود ہے اور اللہ کا حکم بھی توراۃ میں موجود ہے کیا پھر توراۃ رکھنے پر بھی اس سے روگردانی کرتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ ایمان نہیں رکھتے۞ 43

بلاشبہ ہم نے توراۃ نازل کی اس میں ہدایت اور روشنی ہے، اللہ کے نبی جو احکامِ الٰہی کے فرمانبردار تھے اس کے مطابق حکم دیتے رہے نیز ربّی اور احبار بھی اس پر کاربند رہے کیونکہ وہ کتاب اللہ کے محافظ ٹھہرائے گئے تھے اور اس پر گواہ تھے، پس (اے گروہِ یہود اتباعِ حق میں) انسانوں سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کو سستے داموں فروخت نہ کرو جو کوئی اللہ کی نازل کی ہوئی[2] کتاب کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ ہیں جو کافر ہیں۞ 44 اور ہم نے یہودیوں کے لیے (توراۃ میں) یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور زخموں کے بدلے ویسے ہی زخم، پھر جو کوئی بدلہ لینا معاف کر دے تو یہ اس کے لیے (اس کے گناہوں کا) کفارہ ہوگا اور جو کوئی اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں۞ 45 اور پھر (پہلے انبیاء علیہم السلام کے پیچھے) انہی کے نقش قدم پر ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو چلایا توراۃ کی تصدیق کرتا ہوا جو اس کے سامنے موجود تھی اور ہم نے اسے انجیل دی جس میں ہدایت اور روشنی تھی اور توراۃ کی جو پہلے سے موجود تھی اسی کی تصدیق ہے نیز متقی انسانوں پر سعادت کی راہ کھولنے والی اور پند و نصیحت ہے۞ 46 اور چاہیے کہ انجیل والے اس کے مطابق حکم دیں جو کچھ انجیل میں اللہ نے نازل کیا ہے اور جو کوئی اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو فاسق ہیں۞ 47 اور ہم نے تمہاری طرف کتاب بھیجی ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو پہلے سے موجود ہیں اور ان پر نگہبان، اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو (سچائی تمہارے پاس آ چکی ہے) تم میں سے ہر ایک گروہ کے لیے ہم نے ایک ﴿شرع﴾ اور ﴿منہاج﴾ ٹھہرا دی ہے اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک اُمت بنا دیتا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا تا کہ جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے اس میں تمہیں آزمائے، پس نیکی کی راہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ نکلنے کی کوشش کرو، تم سب کو بالآخر اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں بتلا دے گا جن باتوں میں باہم دگر اختلاف کرتے رہے تھے ان کی حقیقت کیا

---

[1] کتاب اللہ کو پس پشت ڈال کر رسول کی طرف متوجہ ہونے کا مطلب محض دونوں میں فرق ڈالنے کے لیے ہے اور ایسا تقاضا ایمان کے منافی ہے اہل کتاب کا ہو یا اہل اسلام کا حالانکہ دونوں کی باتوں میں اختلاف ممکن نہیں۔

[2] ''کتاب'' سے مراد تمام آسمانی کتابیں ہیں اور تمام آسمانی کتابوں کی تعلیم یکساں ایک جیسی تھی، ہے اور رہے گی خواہ توراۃ ہو، انجیل ہو یا قرآن کریم۔ افسوس کہ اسلام کی وسعت نظر سے اہل اسلام بھی انحراف کر گئے۔

Marfat.com

تھی؟ [48] اور ہم نے تمہیں حکم دیا کہ جو کچھ اللہ نے تم پر نازل کیا ہے اس کے مطابق ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو نیز ان کی طرف سے ہوشیار ہو جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس کے کسی حکم سے تمہیں ڈگمگا دیں، پھر اگر یہ لوگ روگردانی کریں تو جان لو اللہ کو یہی منظور ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان پر مصیبت پڑے اور حقیقت یہ ہے کہ انسانوں میں سے بہت سے انسان نافرمان ہیں [49] پھر کیا جاہلیت کے عہد کا سا حکم چاہتے ہیں؟ اور ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھنے والے ہیں اللہ سے بہتر حکم دینے والا کون ہو سکتا ہے؟ [50]

مسلمانو! [1] یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق و مددگار نہ بناؤ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور تم میں سے جو کوئی انہیں رفیق اور مددگار بنائے گا تو وہ انہی میں سے سمجھا جائے گا، اللہ اس گروہ پر راہ نہیں کھولتا جو ظلم کرنے والا گروہ ہے [51] پھر تم دیکھو گے کہ جن کے دِلوں میں روگ ہے وہ ان لوگوں کی طرف دوڑے جا رہے ہیں، وہ کہتے ہیں ہم ڈرتے ہیں کہ کسی مصیبت کے پھیر میں نہ آ جائیں تو وہ وقت دور نہیں جب اللہ تمہیں فتح دے گا یا اس کی طرف سے کوئی اور بات ظاہر ہو جائے گی اور اس وقت یہ لوگ اس بات پر شرمندہ ہوں گے جو انہوں نے اپنے دِلوں میں چھپا رکھی ہے [52] اور ایمان والے کہیں گے کیا یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کی سخت سے سخت قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں؟ تو ان کے تمام کام اکارت گئے اور بالآخر وہ تباہ و نامراد ہو کر رہ گئے [53] مسلمانو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو قریب ہے کہ اللہ ایک ایسا گروہ پیدا کر دے جنہیں اللہ دوست رکھتا ہو اور وہ بھی اللہ کو دوست رکھنے والے ہوں، مومنوں کے مقابلہ میں نہایت نرم اور جھکے ہوئے لیکن دشمنوں کے مقابلہ میں نہایت سخت، اللہ کی راہ میں جان لڑا دیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے، یہ اللہ کا فضل ہے جس گروہ کو چاہے عطا فرما دے اور وہ بڑی ہی وسعت رکھنے والا اور جاننے والا ہے [54] تمہارا رفیق و مددگار اگر کوئی ہے تو اللہ ہے اس کا رسول ہے اور وہ لوگ ہیں جو ایمان والے ہیں جن لوگوں کا شیوہ یہ ہے کہ نماز قائم رکھتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں [55] اور جس کسی نے اللہ کو، اُس کے رسول کو اور ایمان والوں کو اپنا رفیق و مددگار بنایا تو بلاشبہ اللہ ہی کا گروہ غالب رہنے والا گروہ ہے [56]

اے مسلمانو! یہود و نصاریٰ اور کفار میں سے جن لوگوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے (اور اس کی تحقیر و تذلیل کی ہے) تم انہیں اپنا مددگار و رفیق نہ بناؤ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اگر فی الحقیقت تم ایمان رکھنے والے ہو [57] اور جب تم نماز کے لیے پکارتے ہو تو یہ اسے تماشا بناتے ہیں اور ہنسی اُڑاتے ہیں یہ ایک ایسا گروہ ہے جو سمجھ بوجھ سے یک قلم بے بہرہ ہے [58] تم کہو کہ اے اہل کتاب! کیا تم اس چیز کا انتقام لینا چاہتے ہو کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس سچائی پر جو ہم پر نازل ہوئی اور جو ہم سے پہلے نازل ہو چکی ہے؟ اور تم میں اکثر آدمی نافرمان ہو گئے ہیں [59] تم کہو کیا میں تمہیں بتلاؤں اللہ کے ہاں کون

---

[1] یہود و نصاریٰ جب مسلمانوں کے خلاف ایک دوسرے کے مددگار ہو جائیں اور حق و ناحق کی پہچان ترک کر دیں تو مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟ اور اس وقت مسلمان کیا کر رہے ہیں؟ کاشکہ! مسلمان اس حقیقت کو سمجھیں!

نمبر 51 سے 66 تک کا مضمون نہایت ہی قابل غور ہے لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے قرآن کریم کو قابل غور سمجھا ہی کب ہے؟ ہماری اپیل ہے کہ اس مضمون کو بار بار پڑھو اور سمجھنے کی کوشش کرو۔

Marfat.com

زیادہ بدتر ہوا؟ وہ لوگ جن کو اللہ نے لعنت کی اور اپنا غضب اتارا اور ان میں سے کتنوں ہی کو بندر اور سور[1] (کی طرح) کر دیا اور وہ جو شریر قوتوں کو پوجنے لگے یہی لوگ ہیں جو بدتر ہیں درجے میں اور سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے ❁60 اور دیکھو جب یہ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر لیے ہوئے آئے تھے اور کفر لیے ہوئے واپس گئے اور وہ جو کچھ اپنے دِلوں میں چھپائے ہوئے ہیں اللہ اسے بہتر جاننے والا ہے ❁61 اور تم ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ وہ گناہ، ظلم اور مال حرام کھانے میں تیز گام ہیں، کیا ہی برے کام ہیں جو وہ کر رہے ہیں ❁62 ان کے عالموں اور پیروں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہیں (یعنی اپنی قوم کے لوگوں کو) جھوٹ بولنے، حرام کھانے سے روکتے نہیں؟ کیا ہی بری کارگزاری ہے جو یہ کر رہے ہیں ❁63 اور یہودیوں نے کہا، اللہ کا ہاتھ بندھ گیا ہے، حالانکہ حقیقت میں انہی کے ہاتھ بندھ گئے ہیں اور جو کچھ انہوں نے کہا اس کی وجہ سے ان پر لعنت پڑی ہے، اللہ کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے اور اللہ کی طرف سے جو کچھ تم پر نازل ہوا ہے ان لوگوں میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کو اور زیادہ بڑھا دے گا اور ہم نے ان کے درمیان عداوت اور کینہ ڈال دیا ہے وہ قیامت تک مٹنے والا نہیں، جب کبھی لڑائی کی آگ سلگاتے ہیں، اللہ اسے بجھا دیتا ہے یہ لوگ ملک میں خرابی پھیلانے کے لیے کوشش کرتے ہیں اور اللہ خرابی پھیلانے والوں کو دوست نہیں رکھتا ❁64 اور اگر اہل کتاب ایمان رکھتے اور پرہیزگار ہوتے تو ہم ضرور ان پر سے ان کی خطائیں محو کر دیتے (خطاؤں کے اثرات مٹا دیتے) اور ضرور انہیں نعمت کی جنتوں میں داخل کر دیتے ❁65 اور اگر وہ توراۃ انجیل کو اور جو کچھ ان کے پروردگار کی جانب سے نازل ہوا ہے قائم رکھتے تو ضرور ایسا ہوتا کہ ان کے اوپر سے بھی اور ان کے قدموں کے نیچے سے بھی انہیں برکت ملتی، ان میں سے ایک گروہ ضرور میانہ رو ہے لیکن زیادہ تر ایسے ہیں کہ جو کچھ کرتے ہیں برائی ہی برائی ہے ❁66

اے پیغمبر اسلام! تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر جو کچھ نازل ہوا ہے اسے پہنچا دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ کا پیغام نہ پہنچایا[2] اور اللہ تمہیں انسانوں سے محفوظ رکھے گا، وہ اس گروہ پر راہ نہیں کھولتا جس نے کفر کی راہ اختیار کی ہے ❁67 ان لوگوں سے کہہ دو کہ اے اہل کتاب تمہارے پاس ٹکنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے جب تک کہ تم توراۃ اور انجیل کو اور جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے قائم نہ کرو اور جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے تنبیہ اور نصیحت کی بجائے وہ اور زیادہ ان کو سرکشی اور انکار میں بڑھا دے گا تم اس گروہ کی حالت پر افسوس نہ کرو جو حق سے منکر ہو گیا ❁68 جو لوگ ایمان[3] لائے ہیں وہ مومن ہوں یا وہ لوگ جو یہودی اور صابی اور نصاریٰ ہیں کوئی ہو لیکن (اصل دین یہی ہے کہ) جو کوئی بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے گا اور اچھے کام کرے گا تو اس کے لیے نہ تو کسی قسم کا اندیشہ ہو گا نہ کسی قسم کی غمگینی ❁69 ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا اور ان کی طرف رسول بھیجے مگر

---

[1] جب کسی فرد یا قوم کے اوصاف انسانوں سے تجاوز کر کے حیوانوں والے ہو جائیں تو ان کا شمار ان حیوانوں میں ہونے لگتا ہے۔

[2] پیغام الٰہی کو لوگوں تک پہنچانے کا مطلب کیا ہے؟ یہی کہ ان کی زبان میں ان کو سمجھایا جائے تا کہ وہ طوطے کی طرح محض رٹتے نہ رہیں بلکہ اس کو سمجھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔

[3] بات صرف دعویٰ کی نہیں بلکہ عمل کی ہے کیونکہ دعویٰ محض ظاہری شناخت ہے اور عمل پر کامیابی کا انحصار ہے۔ اعمال درست ہوں تو نتائج درست ہوں گے خواہ کوئی ہو، کون ہو، کہاں ہو اور کیسا ہو؟ بدعملی کا نتیجہ ہر حال میں غم گینی ہے۔

Marfat.com

جب کبھی کوئی رسول ان کے پاس ایسا حکم لے کر آیا جو
ان کی نفسانی خواہشوں کے خلاف تھا تو اُنہوں نے
ان میں سے بعض کو جھٹلایا اور بعض کو قتل کیا ❁70 وہ سمجھے
کہ کوئی آزمائش نہیں ہوگی اس لیے اندھے بہرے ہو
گئے اور پھر اللہ اپنی رحمت سے ان پر لوٹ آیا لیکن پھر
ان میں سے بہتیرے اندھے بہرے ہو گئے اور اب
جیسے کچھ ان کے کرتوت ہیں اللہ انہیں دیکھ رہا ہے ❁71
یقیناً وہ کافر ہوئے[1] جنہوں نے کہا اللہ تو یہی مسیح بیٹا
مریم کا ہے اور مسیح نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ
کی بندگی کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے،
بلاشبہ جس کسی نے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک
ٹھہرایا تو اس پر اللہ نے جنت حرام کردی اس کا ٹھکانا
آتش دوزخ ہوا اور ظلم کرنے والوں کے لیے کوئی
نہیں جو مددگار ہوگا ❁72 یقیناً وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں
نے کہا "اللہ تین میں سے ایک ہے" حالانکہ کوئی معبود
نہیں مگر وہی معبود یگانہ اور جو کچھ یہ کہتے ہیں اگر اس
سے باز نہ آئے تو ان میں سے جن لوگوں نے انکارِ حق
کیا ہے انہیں عذابِ دردناک پیش آئے گا ❁73 انہیں
کیا ہو گیا کہ اللہ کی طرف نہیں لوٹتے اور اس سے
بخشش طلب نہیں کرتے حالانکہ وہ بخشنے والا ہے ❁74
مریم کا بیٹا مسیح اس کے سوا کچھ نہیں ہے[2] کہ اللہ کا ایک
رسول ہے، اس سے پہلے بھی کتنے رسول ہو چکے اور
اس کی ماں صدیقہ تھی یہ دونوں کھانا کھاتے تھے، دیکھ!
کس طرح ہم ان لوگوں کے لیے دلیلیں واضح کر دیتے
ہیں اور پھر دیکھ کس طرح یہ لوگ پھرے جا رہے
ہیں؟ ❁75 تم کہو کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ایسی ہستیوں کی بندگی
کرتے ہو جن کے اختیار میں نہ تو تمہارا نقصان ہے نہ
نفع اور اللہ تو سننے والا علم رکھنے والا ہے ❁76 تم کہہ دو
اے اہلِ کتاب! اپنے دین میں حقیقت کے خلاف غلو
نہ کرو اور اس گروہ کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو تم سے
پہلے گمراہ ہو چکا ہے اور بہتوں کو گمراہ کر چکا ہے اور
سیدھی راہ اس پر گم ہو گئی ہے ❁77
بنی اسرائیل میں سے جو لوگ منکر ہوئے تھے وہ
داؤد اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کی زبانی لعنت کیے گئے اور
یہ اس لیے ہوا کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور وہ حد سے
گزر گئے تھے ❁78 وہ برائیوں میں پڑ جاتے تو پھر ان
سے باز نہیں آتے تھے البتہ یہ بڑی ہی برائی تھی جو وہ کیا
کرتے تھے ❁79 ان میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں
جو کفر کرنے والوں سے مدد و رفاقت رکھتے ہیں کیا ہی
بری تیاری ہے جو ان کے نفسوں نے اس کے لیے مہیا
کردی کہ ان پر اللہ کا غضب ہوا اور وہ عذاب میں
ہمیشہ رہنے والے ہیں ❁80 اور اگر یہ لوگ اللہ پر اور اللہ
کے نبی پر اور جو کتاب اس پر نازل ہوئی ہے اس پر
ایمان رکھنے والے ہوتے تو کبھی مشرکوں کو مددگار و
رفیق نہ بناتے لیکن ان میں زیادہ تر ایسے ہیں جو سچائی
کی حدود سے باہر ہو گئے ہیں ❁81 تم ایمان والوں کی
عداوت میں سب سے زیادہ سخت یہودیوں کو پاؤ گے
نیز مشرکوں کو اور ایمان والوں کی دوستی میں سب سے
زیادہ قریب اُن لوگوں کو پاؤ گے جو کہتے ہیں ہم نصاریٰ
ہیں اس لیے کہ ان میں پادری اور رہبان ہیں (یعنی
عالم اور تارکِ دُنیا فقیر) اس لیے بھی کہ ان میں گھمنڈ
اور خود پرستی نہیں ہے ❁82 ....

[1] افراط اور تفریط دونوں کا تعلق بداعتدالی سے ہے جو سراسر کفر و جحود ہے۔ اللہ کے کاموں میں دوسروں کو شریک کرنا خواہ وہ نبی و رسول ہی کیوں نہ ہوں کفر ہے۔ خیال رہے کہ استعارات تفہیم کے لیے ہوتے ہیں لفظی بحث کے لیے نہیں۔

[2] بھوکے کو کھلانا، ننگے کو پہنانا، پیاسے کو پلانا، بیمار کی بیمار پرسی کرنا اللہ کو کھلانا، پہنانا، پلانا اور اللہ کی بیمار پرسی کرنا ہے لیکن یہ محض استعارہ ہیں حقیقت میں اللہ کا بھوکا ہونا، ننگا ہونا، پیاسا ہونا ہرگز ہرگز نہیں۔ مسیح اور دوسرے انبیاء کرام کے متعلق جو استعارات بیان ہوئے ہیں ان کو سمجھنے کی ضرورت ہے لفظی بحث کی نہیں، افسوس کہ جس چیز سے روکا گیا وہی مسلمانوں نے حرزِ جان بنائی۔

Marfat.com

۞ اور جب یہ لوگ وہ کلام سنتے ہیں جو اللہ کے رسول[1] پر نازل ہوا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھیں جوشِ گریہ سے بہنے لگتی ہیں کیونکہ انہوں نے اس کی سچائی پہچان لی ہے، وہ بول اُٹھتے ہیں اے اللہ! ہم اس کلام پر ایمان لائے پس ہمیں بھی انہیں میں سے لکھ جو تیری گواہی دینے والے ہیں ۞ 83 اور ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم اللہ پر اور اس کلام پر جو سچائی کے ساتھ ہمارے پاس آیا ایمان نہ لائیں اور اللہ سے اس کی توقع نہ رکھیں کہ وہ ہمیں نیک کردار انسانوں کے گروہ میں داخل کر دے؟ ۞ 84 تو اللہ ان کے اس کہنے کے صلے میں انہیں جنتیں عطا فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان جنتوں میں رہیں گے ایسا ہی بدلہ ہے جو نیک کرداروں کے لیئے ٹہرا دیا گیا ہے ۞ 85 لیکن جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو (سرکشی اور عناد سے) جھٹلایا تو وہ دوزخی ہیں ۞ 86

اے مسلمانو![2] اللہ نے جو چیزیں تم پر حلال کر دی ہیں انہیں اپنے اوپر حرام نہ کرو اور (اس طرح کی روک ٹوک میں) حد سے نہ گزرو اللہ حد سے گزر جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۞ 87 اور جو کچھ اللہ نے تمہیں رزق دے رکھا ہے اس میں سے اچھی اور حلال چیزیں کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو ۞ 88 تمہاری قسموں میں سے جو قسمیں لغو ہوں اُن پر اللہ تم سے مواخذہ نہیں کرے گا، مواخذہ ان پر کرے گا جنہیں تم نے سمجھ کر کھایا (پھر اگر تم کو کوئی قسم توڑنی پڑے) تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، درمیانی درجہ کا کھانا جیسا تم اپنے بیوی بچوں کو کھلایا کرتے ہو یا اتنے مسکینوں کو کپڑا پہنا دینا یا ایک غلام آزاد کر دینا ہے اور اگر وہ میسر نہ آئے تو پھر تین دن تک روزہ رکھنا چاہیے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ سمجھ سوچ کر قسم کھا بیٹھو اور چاہیے کہ اپنی قسموں کی نگہداشت کرو، اللہ تعالیٰ اس طرح اپنی آیتیں تم پر واضح کر دیتا ہے تاکہ تم شکر گزار ہو ۞ 89 اے مسلمانو! بلاشبہ شراب، جوا، معبودانِ باطل کے نشان اور پانسے شیطانی کاموں کی گندگی ہے تم ان سے اجتناب کرو (اور اس گندگی کے قریب مت جاؤ) تاکہ تم کامیاب ہو ۞ 90 شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور کینہ ڈلوا دے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے باز رکھے، پھر کیا تم باز رہنے والے ہو ۞ 91 اور اللہ کی اطاعت کرو، اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور (برائیوں سے) بچتے رہو پھر اگر تم نے روگردانی کی تو جان رکھو ہمارے پیغمبر (ﷺ) پر تو صرف پیغام پہنچا دینا ہے ۞ 92 جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جو کچھ کھا پی چکے ہیں اس کے لیے ان پر کوئی گناہ نہیں جب کہ وہ پرہیز گار رہو گئے اور ایمان لے آئے اور اچھے کام کیے اور ایمان لے آئے جس بات سے انہیں روکا گیا رُک گئے اور اچھے کام کیے پھر پرہیز کی اور اللہ نیک کرداروں کو دوست رکھتا ہے ۞ 93

اے مسلمانو! شکار کے معاملہ میں جس تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچیں اللہ ضرور تمہاری ایک حد تک آزمائش کرے گا تاکہ معلوم ہو جائے کہ کون اللہ سے غائبانہ ڈرتا ہے، پھر اس کے بعد جو کوئی حد سے گزر جائے تو اس کے لیے عذابِ دردناک ہے ۞ 94 اے مسلمانو! جب تم احرام کی حالت میں ہو

[1] ان لوگوں سے کون مراد ہیں؟ ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل ہی ہیں لیکن وہ جو کتاب اللہ کو سمجھتے ہیں، معلوم ہوا کہ اصل چیز کتاب اللہ کو سمجھنا اور اس کے مطابق عمل کرنا ہے محض گروہ بندی اختیار کرنا نہیں۔

[2] مسلمانوں کو جو احکام دیئے گئے ہیں ان کا بیان نمبر 87 سے 108 تک مسلسل دیا گیا ہے ان احکام کی پابندی کا نام اسلام ہے اور ان احکام کے پابند کو مسلمان کہا جاتا ہے خواہ وہ کسی بھی گروہ بندی سے تعلق رکھتا ہو۔ گروہ بندی کبھی قابل تحسین نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔ افسوس کہ اس حقیقت کو بھی بہت کم سمجھا گیا ہے۔

Marfat.com

شکار کے جانور نہ مارو اور جو کوئی تم میں سے جان بوجھ کر مار ڈالے تو چاہیے کہ اس کا بدلہ دے جیسے جانور کو مارا ہے اس کی مانند مویشی میں سے ایک جانور کعبہ پہنچا کر قربان کیا جائے اور مویشی کو تم میں سے دو منصف ٹھہرادیں یا کفارہ دے (مویشی کی قیمت کا) مسکینوں کو کھانا کھلائے یا پھر مسکینوں کی گنتی کے برابر روزے رکھے تا کہ اپنے کیے کی جزا چکھ لے اس سے پہلے جو ہو چکا اللہ نے اس سے درگزر کیا لیکن جو کوئی پھر کرے گا تو اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب آنے والا اور بدلہ لینے والا ہے❁[95] تمہارے لیے سمندر اور دریا کا شکار اور کھانے کی چیزیں حلال ہیں تا کہ ان سے خود تمہیں بھی فائدہ پہنچے اور اہل قافلہ بھی فائدہ اُٹھائیں لیکن خشکی کا شکار جب تک احرام کی حالت میں ہو تم پر حرام ہے، پس اللہ سے ڈرو کہ اس کی طرف تم سب جمع کر کے لے جائے جاؤ گے❁[96] اللہ نے کعبہ کو حرمت کا گھر بنایا ہے لوگوں کے لیے قیام کا ذریعہ ٹھہرایا ہے نیز حرمت کے مہینوں کو اور قربانی کو اور ان جانوروں کو جن کی گردنوں میں پٹے ڈال دیتے ہیں، یہ اس لیے کیا گیا تا کہ تم جان لو، آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ سب کا حال جانتا ہے اور وہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے❁[97] جان لو کہ اللہ (پاداشِ عمل میں) سخت سزا دینے والا ہے اور بخشنے والا، رحمت والا ہے❁[98] اللہ کے رسول کے ذمے پیغام پہنچانا ہے اور جو کچھ تم کھلے طور پر کرتے ہو اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہو اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں❁[99] (اے پیغمبر اسلام!) کہہ دو پاکیزہ اور گندی چیزیں برابر نہیں ہوسکتیں اگرچہ تمہیں گندی چیز کا بہت ہونا اچھا لگے، پس اے اربابِ عقل و دانش! اللہ سے ڈرو تا کہ فلاح پاؤ❁[100]

مسلمانو! ان چیزوں کو نسبت سوالات نہ کرو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں اگر ان چیزوں کی نسبت سوال کرو گے جب کہ قرآنِ کریم نازل ہو رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی، اللہ نے یہ بات معاف کر دی اور اللہ بخشنے والا اور بہت ہی بردبار ہے❁[101] دیکھو یہ واقعہ ہے کہ تم سے پہلے ایک گروہ نے ایسی ہی باتیں پوچھی تھیں پھر نتیجہ یہ نکلا کہ وہ منکر ہو گئے❁[102] ﴿بحيرة☆، سائبة، وصيلة﴾ اور ﴿حام﴾ میں سے کوئی چیز بھی اللہ نے نہیں ٹھہرائی ہے لیکن جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی وہ اللہ پر افتراء کرتے ہیں اور ان میں زیادہ تر ایسے ہی لوگ ہیں جو سمجھ بوجھ سے محروم ہیں❁[103] اور جب ان سے کہا جاتا ہے اس بات کی طرف آؤ جو اللہ نے نازل کی ہے نیز اللہ کے رسول کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں ہمارے لیے تو وہی طریقہ بس کرتا ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو چلتے دیکھا ہے اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ جانتے بوجھتے نہ ہوں اور سیدھے راستے پر بھی نہ ہوں❁[104] اے مسلمانو! تم پر فقط تمہاری جانوں کی ذمہ داری ہے، اگر تم سیدھے راستے پر قائم ہو تو کسی کا گمراہ ہونا تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا، تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے، وہ بتا دے گا کہ تمہارے کام کیسے کچھ رہے ہیں❁[105] اے مسلمانو! جب تم میں کسی کے سامنے موت آ کھڑی ہو تو وصیت کے وقت گواہی کے لیے تم میں سے دو معتبر آدمی گواہ ہونے چاہیں، اگر ایسا ہو کہ تم سفر میں ہو اور موت کی مصیبت پیش آ جائے اور اپنے گواہ نہ مل سکیں تو اپنے گواہوں کی جگہ غیر گواہ بھی گواہ ہو سکتے ہیں، پھر اگر تمہیں ان کی سچائی میں کسی طرح کا شبہ پڑ جائے تو انہیں نماز کے بعد روک لو وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں ہم نے اپنی قسم کسی معاوضہ کے بدلے فروخت نہیں کی ہے، ہمارا قریب و عزیز کیوں نہ ہو ہم اللہ کے لیے سچی گواہی کبھی نہیں چھپائیں گے، اگر ایسا کریں تو ہم گنہگاروں میں سے ہوں❁[106] پھر اگر معلوم ہو جائے کہ وہ پہلے دونوں گواہ گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں تو ان کی جگہ دوسرے دو گواہ ان لوگوں میں کھڑے

☆ ان کی وضاحت کے لیے عروۃ الوثقٰی کی محولہ آیت کی تفسیر دیکھیں۔

Marfat.com

ہو جائیں جن کا حق پچھلے گواہوں میں سے ہر ایک نے دبانا چاہا تھا اور یہ گواہ ان میں سے ہوں جو نزدیکی رکھنے والے ہوں، پھر یہ دونوں اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہماری گواہی پچھلے گواہوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے، ہم نے گواہی دینے میں کسی طرح کی زیادتی نہیں کی، اگر کی ہو تو ہم ظالموں میں سے ہوں ❁107 اس طرح کی قسم سے زیادہ اُمید کی جاسکتی ہے کہ گواہ ٹھیک ٹھیک گواہی دیں گے یا اس بات کا انہیں اندیشہ رہے گا کہ ہماری قسمیں فریق ثانی کی قسموں کے بعد رَد نہ کر دی جائیں، اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کا حکم سنو اور اللہ ظلم کرنے والوں پر راہ نہیں کھولتا ❁108

وہ دن کہ اللہ تمام رسولوں کو جمع کرے گا اور پھر پوچھے گا تمہیں کیا جواب ملا؟ وہ کہیں گے ہمیں تو کچھ علم نہیں، یہ تو تیری ہی ہستی ہے جو غیب کی باتیں جاننے والی ہے ❁109 اس دن اللہ کہے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ میں نے تم پر اور تمہاری ماں[1] پر جو انعام کیے ہیں انہیں یاد کرو، جب ایسا ہوا تھا کہ میں نے روح القدس سے تمہیں قوت دی تھی، تم لوگوں[2] سے کلام کرتے تھے چھوٹی عمر میں بھی اور بڑی عمر میں بھی اور جب تم میرے حکم سے مٹی لیتے اور پرند کی شکل جیسی چیز بناتے پھر اس میں پھونک مارتے اور وہ میرے حکم سے ایک پرند ہو جاتی اور جب تم میرے حکم سے اندھے اور برص کے بیمار کو چنگا کر دیتے اور جب تم میرے حکم سے بعض (کفر کے) مُردوں کو موت کی حالت سے باہر لے آتے اور جب میں نے بنی اسرائیل کا شر جو وہ تمہارے خلاف کر رہے تھے روک دیا تھا، یہ وہ وقت تھا کہ تم روشن دلیلیں ان کے سامنے لے گئے تھے اور ان میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی وہ بول اُٹھے تھے، یہ تو اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ آشکارا جادوگری ہے ❁110 اور جب میں نے حواریوں (مسیح علیہ السلام پر ایمان لانے والی جماعت) پر الہام کیا تھا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ انہوں نے کہا تھا ہم ایمان لائے اور اے اللہ! تو گواہ رہیو کہ ہم مسلم ہیں ❁111 اور دیکھو جب حواریوں نے کہا تھا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) کیا تمہارا پروردگار ایسا کر سکتا ہے کہ آسمانوں سے ہم پر ایک خوان اتار دے؟ عیسیٰ (علیہ السلام) نے کہا، اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان رکھتے ہو ❁112 انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دِل آرام پائیں اور ہم جان لیں کہ تو نے جو کچھ بتلایا وہ سچ تھا اور اس پر ہم گواہ ہو جائیں ❁113 اس پر مریم کے بیٹے عیسیٰؑ نے دُعا کی اے اللہ! اے ہمارے ربّ! ہم پر آسمان سے ایک خوان بھیج دے کہ اس کا آنا ہمارے لیے اور ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لیے عید قرار پائے اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو، ہمیں روزی دے تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ❁114 اللہ نے فرمایا میں تمہارے لیے خوان بھیجوں گا لیکن جو شخص اس کے بعد بھی انکار کرے گا تو میں اسے عذاب دوں گا ایسا عذاب کہ تمام دُنیا میں کسی آدمی کو بھی ویسا عذاب نہیں دیا ہو گا ❁115

اور پھر جب اللہ کہے گا اے مریم[3] کے بیٹے عیسیٰؑ کیا تو نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور

[1] مسیح علیہ السلام کی والدہ ماجدہ پر اللہ کا سب سے بڑا احسان یہ ہوا کہ وہ اپنی والدہ کے منذور بیٹے سے افضل قرار دی گئیں اور منذور ہونے کے باوجود مسیح کی ماں بنیں اور اُنہوں نے اس رسمِ بد کو توڑ کر احکامِ الٰہی کی پابندی کی، اس طرح اپنے کامل ہونے کا ثبوت دیا۔

[2] یہاں سے مسیح علیہ السلام کے ان استعارات کا بیان شروع ہوتا ہے جن کو عام طور پر معجزات کا نام دیا گیا ہے اور استعارہ کی وضاحت پیچھے ذکر کی جا چکی ہے۔

[3] عیسیٰ علیہ السلام کے اس سوال و جواب سے واضح ہو گیا کہ لوگ اللہ کے نیک بندوں کے ذمہ ایسی باتیں لگا دیتے ہیں جو انہوں نے کبھی کہی نہیں ہوتیں اور محض کسی کے ذمہ لگا دینے سے بات اُس کی نہیں ہو جاتی۔ اس سے ''حدیث'' کا مفہوم بھی واضح ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

میری ماں کو اِلٰہ بنالو؟ عیسیٰ جواب میں عرض کریں گے
تیرے لیے پاکیزگی ہو بھلا مجھ سے یہ بات کیسے ہو سکتی
ہے کہ ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھے حق نہیں،
اگر میں نے یہ کہا ہوگا تو ضرور تجھے معلوم ہوگا تو میرے
دِل کی بات جانتا ہے مجھے تیرے ضمیر کا علم نہیں، تو ہی
ہے کہ غیب کی ساری باتیں جاننے والا ہے۞116 میں
نے ان کو صرف وہی بات کہی جس کے کہنے کا تو نے
مجھے حکم دیا تھا یہ کہ اللہ کی بندگی کرو، میرا اور تمہارا سب کا
پروردگار وہی ہے جب تک میں ان میں رہا ان کا
نگرانِ حال تھا، جب تو نے میرا وقت[1] پورا کر دیا تو پھر
تو ہی ان کا نگہبان تھا اور تو ہر چیز کو دیکھنے والا اور اور
اس کی نگہبانی کرنے والا ہے۞117 اگر تو ان لوگوں کو
عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں بخش
دے تو تُو سب پر غالب اور حکمت رکھنے والا ہے۞118
اللہ فرمائے گا آج وہ دن ہے کہ سچے انسانوں کو ان کی
سچائی کام آئے گی اور ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے
تلے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے
ہیں، اللہ ان سے رضامند ہوا اور وہ اللہ سے رضامند
ہوئے یہ سب سے بڑی کامیابی ہے۞119 آسمانوں کی
اور زمین کی اور ان میں جو کچھ ہے سب کی بادشاہی
اللہ ہی کے لیے ہے، اس کی قدرت سے کوئی چیز باہر
نہیں ہے۞120

165 55:6

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

ہر طرح کی اچھی تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس
نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور اُجالا
نمودار کر دیا، اس پر بھی جو لوگ اپنے پروردگار سے منکر
ہو گئے ہیں وہ دوسری ہستیوں کو اللہ کے برابر سمجھتے ہیں
۞1 وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر تمہارے
لیے ایک میعاد ٹھہرا دی اور ایک دوسری میعاد بھی اس کے علم
میں مقرر ہے پھر بھی تم ہو کہ شک کرتے ہو۞2 وہی اللہ ہے
آسمانوں کا بھی اور زمین کا بھی، تمہاری چھپی اور کھلی ہر
طرح کی باتوں کا علم رکھتا ہے، تم جو کچھ کرتے ہو وہ بھی
اس کے علم سے باہر نہیں۞3 اور ان کے پروردگار کی
نشانیوں میں سے کوئی نشانی نہیں جو ان کے سامنے آئی
ہو اور انہوں نے اس سے گردن نہ موڑی ہو۞4 جب
سچائی ان کے پاس آئی تو انہوں نے اسے جھٹلا دیا اور جس
بات کی یہ ہنسی اُڑاتے رہے ہیں عنقریب اس کی حقیقت
انہیں معلوم ہو کر رہے گی۞5 کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ
ان سے پہلے قوموں کے کتنے ہی دور رہ چکے ہیں
جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا؟ یہ وہ قومیں تھیں جنہیں ہم
نے اس طرح ملکوں میں جما دیا تھا کہ اس طرح تمہیں
بھی نہیں جمایا ہم نے ان پر آسمانی برسات اس طرح
بھیج دی تھی کہ پے در پے برستی رہی اور ان کی آبادیوں
کے نیچے نہریں چلا دی تھیں لیکن پھر ہم نے ان کے
گناہوں کی وجہ سے انہیں ہلاک کر دیا اور ان کے بعد
دوسری قوموں کے دور پیدا کر دیئے۞6 اور اگر ہم تم پر
ایک کتاب کاغذ پر لکھی ہوئی اتار دیتے اور یہ لوگ
اپنے ہاتھوں[1] سے چھو کر دیکھ لیتے کہ سچ مچ کتاب ہے
پھر بھی جن لوگوں نے انکار کی راہ اختیار کی ہے وہ کہتے
کہ یہ[2] اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ صریح جادو ہے۞7
اور انہوں نے کہا کیوں اس پر فرشتہ نہیں اترتا؟ اگر ہم
فرشتہ نازل کرتے تو ساری باتوں کا فیصلہ ہی ہو جاتا
پھر ان کے لیے مہلت ہی کب رہتی؟۞8 اور اگر ہم کسی
فرشتے کو پیغمبر کرتے تو اسے بھی انسان ہی بناتے اور
جیسے کچھ شبہات یہ اب کر رہے ہیں ویسے ہی شبہوں

[1] ظاہر ہے کہ "وقت پورا ہونے" سے مراد انسانوں کی وفات ہوتی ہے اور اس جگہ بھی یہی مراد ہے خواہ ضد ہم کو تسلیم نہ کرنے دے۔

[2] معلوم ہوا کہ جو لوگ ٹھان چکے ہوں کہ وہ حق کو تسلیم نہیں کریں گے وہ کسی دلیل کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے بلکہ کوئی نہ کوئی نئی حجت شروع کر دیتے ہیں۔

Marfat.com

میں انہیں ڈال دیتے ۞9 اور یہ واقعہ ہے کہ تم سے پہلے
بھی رسولوں کی ہنسی اُڑائی گئی تو جن لوگوں نے ہنسی
اُڑائی تھی، وہ جس بات کی ہنسی اُڑاتے تھے وہی بات
ان پر آن پڑی ۞10

ان سے کہو زمین میں پھرو اور دیکھو جھٹلانے
والوں کو کیسا انجام پیش آچکا ہے؟ ۞11 اے پیغمبر اسلام!
ان سے پوچھو آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ
کس کے لیے ہے، کہو اللہ کے لیے اس نے اپنے اوپر
لازم کرلیا ہے کہ رحمت فرمائے وہ ضرور تمہیں قیامت
کے دن جمع کرے گا اس میں کوئی شک نہیں، جو لوگ
اپنے آپ کو تباہ کر چکے ہیں وہ کبھی یقین کرنے والے
نہیں ۞12 اور اس کے لیے ہے جو کچھ رات اور دن میں
ٹھہرا ہوا ہے اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے ۞13 اور
تم کہو کیا میں اللہ کو چھوڑ کر جو آسمان و زمین کا پیدا
کرنے والا ہے کسی دوسری ہستی کو کارساز بنالوں؟ وہ
سب کو روزی دیتا ہے لیکن کوئی نہیں جو اسے روزی
دینے والا ہو، تم کہو مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ
کے آگے جھکنے والوں میں پہلا جھکنے والا ہوں اور مجھے
کہا گیا ہے کہ ایسا نہ کر کہ مشرکوں میں سے ہو جا ۞14 تم
کہو میں کس طرح اللہ کی نافرمانی کروں؟ میں تو اس
دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو بہت بڑا دن ہے ۞15
اس دن جس کے سر سے عذاب ٹل گیا تو اس پر اللہ نے
رحم کیا اور بڑی سے بڑی کامیابی یہی ہے ۞16 اور اگر
اللہ تجھے[1] اپنے قانون کے مطابق دُکھ پہنچائے تو اس کا
ٹالنے والا کوئی نہیں ہے مگر اس کی ذات اور اگر وہ
تجھے بھلائی پہنچائے تو وہ ہر بات پر قادر ہے ۞17 اور
وہی ہے جو اپنے تمام بندوں پر زور و غلبہ رکھنے والا
ہے اور وہی ہے حکمت رکھنے والا اور آگاہ ۞18 اور تم
پوچھو کونسی چیز ہے جس کی گواہی بڑی گواہی ہوئی؟ تم
کہہ دو اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے، اس
نے مجھ پر اس قرآن کی وحی کی تاکہ انہیں اور ان کو
جن تک اس کی تعلیم پہنچ جائے متنبہ کروں، کیا تم
گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ دوسرے معبود بھی
شریک ہیں؟ تم کہو میں اس کی گواہی نہیں دیتا، میری
گواہی یہ ہے کہ صرف وہی معبود یگانہ ہے اس کے
ساتھ کوئی نہیں اور جو کچھ تم شریک ٹھہراتے ہو میں ان
سے بیزار ہوں ۞19 جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے
وہ اس کی سچائی اس طرح پہچان گئے ہیں جس طرح
اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں، جن لوگوں نے اپنے آپ کو
تباہ کرلیا وہ کبھی یقین کرنے والے نہیں ۞20

اور دیکھو اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والا کون ہوا
جس نے اللہ پر جھوٹ بول کر افتراء کیا ہو اور اس طرح
اس سے بھی بڑھ کر کوئی نہ ہوا جو اس کی آیتوں کو
جھٹلائے بلاشبہ جو ظلم کرنے والے ہیں وہ کبھی کامیاب
نہ ہوں گے ۞21 اور دیکھو وہ دن جس دن ہم ان سب کو
اکٹھا کر کے ایک جگہ جمع کریں گے پھر جن لوگوں نے
اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہے ان سے کہیں گے
بتلاؤ تمہارے شریک کہاں گئے جن کی نسبت تم زعم
باطل رکھتے تھے ۞22 تو اس وقت وہ اس کے سوا کوئی
شرارت نہیں کرسکیں گے کہ کہیں اللہ کی قسم جو ہمارا
پروردگار ہے ہم شرک کرنے والے نہ تھے ۞23 دیکھو کس
طرح یہ اپنے اوپر جھوٹ بولنے لگے اور جو کچھ افتراء
پردازیاں کیا کرتے تھے وہ سب ان سے کھوئی
گئیں ۞24 اور دیکھو ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو
سننے کے لیے تمہاری طرف کان لگاتے ہیں اور ہم نے
ان کے دلوں پر پردے[2] ڈال دیئے ہیں اور ان کے
کانوں میں بوجھ ہے کہ سن نہیں سکتے، اگر یہ ہر ایک
نشانی بھی دیکھ لیں جب بھی یقین کرنے والے نہیں

[1] دُکھ اور تکلیف پہنچنے کے ایسے خفیہ اسباب بھی ہوتے ہیں جو نظر نہیں آتے ان کا مداوا انا للہ و انا الیہ راجعون کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

[2] جو لوگ حق بات کو سن کر سمجھ کر محض ضد کے باعث انکار کر دیں ان کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ قانونِ الٰہی نے ان کو اندھا کر دیا ہے۔

Marfat.com

یہاں تک کہ جب یہ تمہارے پاس آتے ہیں تو تم سے جھگڑتے ہیں تو جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے وہ کہنے لگتے ہیں کہ یہ تو اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ پچھلوں کی کہانیاں ہیں۞[25] اور دیکھو یہ لوگ قرآنِ کریم[1] سے دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی دور بھاگتے ہیں اور وہ ایسا کر کے کسی کا کچھ نہیں بگاڑتے اپنے ہی کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور اس کا شعور نہیں رکھتے۞[26] اور تُو تعجب کرے اگر انہیں اس حالت میں دیکھے جب یہ آتشِ دوزخ کے کنارے کھڑے ہوں گے اس وقت کہیں گے اے کاش! ایسا ہو کہ ہم پھر دُنیا کی طرف لوٹا دیئے جائیں اور اپنے پروردگار کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور ان میں سے ہو جائیں جو ایمان والے ہیں۞[27] جو کچھ یہ پہلے چھپایا کرتے تھے اس کا بدلہ اُن پر نمودار ہو گیا اگر یہ دُنیا کی طرف لوٹا دیئے جائیں تو پھر اس بات میں پڑ جائیں جس سے انہیں روکا گیا تھا اور کچھ شک نہیں کہ یہ لوگ جھوٹے ہوں گے۞[28] اور انہوں نے کہا کہ زندگی اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ یہی دُنیا کی زندگی ہے اور ہمیں پھر اُٹھنا نہیں ہے۞[29] اور تو تعجب کرے! اگر انہیں اس حالت میں دیکھے جب یہ اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے اس وقت اللہ ان سے پوچھے گا کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟ یہ کہیں گے ہاں! ہمیں اپنے پروردگار کی قسم، اس پر اللہ فرمائے گا تم جو انکار کرتے رہے ہو تو اب اس کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھ لو۞[30]

یقیناً وہ لوگ نقصان و تباہی میں پڑے جنہوں نے اللہ کی ملاقات[2] کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب گھڑی اچانک ان پر آ جائے گی تو اس وقت کہیں گے افسوس اس پر جو کچھ ہم سے اس بارے میں تقصیر ہوئی وہ اس وقت اپنے گناہوں کا بوجھ پیٹھوں پر اُٹھائے ہوں گے سو دیکھو کیا ہی برا بوجھ ہوا جو یہ لاد رہے ہیں۞[31] اور دُنیا کی زندگی تو کچھ نہیں ہے مگر ایک عارضی چیز ہے جو متقی ہیں ان کے لیے آخرت ہی کا گھر بہتر ہے کیا تم نہیں سمجھتے؟۞[32] ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ جیسی کچھ باتیں کرتے ہیں وہ تمہارے لیے ملالِ خاطر کا موجب ہوتی ہیں یہ دراصل تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم جان بوجھ کر اللہ کی آیتوں کو جھٹلا رہے ہیں۞[33] اور دیکھو یہ واقعہ ہے کہ تم سے پہلے بھی اللہ کے رسول جھٹلائے گئے سو انہوں نے لوگوں کے جھٹلانے اور دُکھ دینے پر صبر کیا یہاں تک کہ ہماری مدد آ پہنچی اور کوئی نہیں جو اس کی باتوں کو بدل دینے والا ہو اور رسولوں کی خبروں میں بہت سی چیزیں تو تم تک پہنچ ہی چکی ہیں۞[34] اور اگر ان لوگوں کی روگردانی تم پر کٹھن گزرتی ہے تو اگر تم سے ہو سکے تو زمین کے اندر کوئی سرنگ ڈھونڈ نکالو یا آسمان میں کوئی سیڑھی مل جائے تو لگا لو اور اس طرح انہیں ایک نشانی لا کر دکھاؤ اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو دینِ حق پر جمع کر دیتا دیکھو ان میں سے نہ ہو جاؤ جو علم نہیں رکھتے!۞[35] تمہاری دعوت کا وہی جواب دے سکتے ہیں جو تمہاری پکار سنتے ہیں لیکن جو مُردے ہیں انہیں تو اللہ ہی اُٹھائے گا پھر اس کے حضور لوٹائے جائیں گے۞[36] اور اُنہوں نے کہا کیونکر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی اس پر نہیں اتاری گئی، تم کہہ دو اللہ یقیناً اس پر قادر ہے کہ ایک نشانی اتار دے لیکن اکثر آدمی ایسے ہیں جو نہیں جانتے۞[37] اور دیکھو زمین میں چلنے والا کوئی حیوان اور ہوا میں پروں سے اُڑنے والا کوئی پرند ایسا نہیں جو تمہاری ہی طرح اپنی اُمتیں نہ رکھتا ہو ہم نے نوشتہ میں کوئی بات بھی فروگزاشت نہیں کی پھر سب اپنے پروردگار کے حضور جمع کیے جائیں گے۞[38] اور دیکھو جن

[1] قرآن کریم سے دوسروں کو روکنا اور خود در کنا یہی ہے کہ آدمی نہ خود سمجھے اور نہ دوسروں کو سمجھنے دے اور محض تلاوت پر زور صرف کرتا رہے۔

[2] موت کے وقت کو "اللہ کی ملاقات" کا وقت قرار دینا عین فطرت کے مطابق ہے۔

Marfat.com

لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ بہرے[1] گونگے تاریکیوں میں گم ہیں، اللہ جس کسی پر چاہے راہ گم کر دے جسے چاہے کامیابی کی سیدھی راہ پر لگا دے۞ 39 ان سے کہو کیا تم نے اس بات پر غور کیا کہ اگر اللہ کا عذاب تم پر آ جائے یا آنے والی گھڑی سامنے آ کھڑی ہو تو اس وقت بھی تم اللہ کے سوا دوسروں کو پکارو گے؟ اگر تم سچے ہو۞ 40 نہیں، اس کو پکارو گے اور اگر وہ چاہے گا تو تمہاری مصیبت دور کر دے گا اور اس وقت بھول جاؤ گے جو کچھ تم شرک کرتے رہے تھے۞ 41

اور یہ واقعہ ہے کہ جو اُمتیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں ہم نے ان کی طرف رسول بھیجے اور انہیں جن کی طرف رسول بھیجے گئے سختی اور محنت میں گرفتار کیا کہ عجب نہیں کہ وہ عجز و نیاز کریں۞ 42 پھر ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب[2] ہماری طرف سے ان پر سختی آئی تو وہ گڑگڑائے؟ اس لیے ان کے دِل سخت پڑ گئے تھے اور جو کچھ وہ بدعملیاں کر رہے تھے انہیں شیطان نے ان کی نظروں میں خوشنما کر دکھایا تھا۞ 43 پھر جب ایسا ہوا کہ جو کچھ نصیحت انہیں کی گئی تھی اسے انہوں نے بھلا دیا تو ہم نے ان پر ہر طرح کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ وہ خوشیاں منانے لگے لیکن اچانک ہم نے انہیں پکڑ لیا پس ناگہاں وہ ناامید ہو کر رہ گئے۞ 44 اس طرح اس گروہ کی جڑ کاٹ دی گئی جو ظلم کرنے والا تھا اور تمام ستائشیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۞ 45 اُن سے کہو تم نے اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لے لے اور تمہارے دِلوں پر مہر لگا دے تو اس کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں یہ واپس دلا سکتا ہے؟ ہم کس طرح گوناں گوں طریقوں سے بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ لوگ ہیں کہ منہ پھیرے ہوئے ہیں۞ 46 ان سے کہو تم نے اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر اللہ تم پر اچانک عذاب بھیج دے یا آشکارا آئے تو ظالموں کے گروہ کے سوا کونسا گروہ ہو سکتا ہے جو ہلاک کیا جائے گا؟۞ 47 اور (ہمارا قانون یہ ہے کہ) ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر اس لیے کہ خوشخبری سنائیں اور متنبہ کریں، پھر جو کوئی یقین لایا اور اپنے آپ کو سنوار لیا تو اس کے لیے نہ تو کسی قسم کا اندیشہ ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی۞ 48 اور جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو اپنی بدعملیوں کی وجہ سے ضروری ہے کہ ہمارے عذاب کی لپیٹ میں آ جائیں۞ 49 تم کہو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے غیبی خزانے ہیں نہ یہ کہتا ہوں کہ غیب کا جاننے والا ہوں، نہ میرا یہ کہنا ہے کہ میں فرشتہ ہوں، میری حیثیت تو فقط یہ ہے کہ اس بات پر چلتا ہوں جس کی اللہ نے مجھ پر وحی کر دی ہے، ان سے پوچھو کیا وہ جو اندھا ہے اور جو بینا ہے دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تم غور و فکر نہیں کرتے۞ 50

تم ان لوگوں کو وحی الٰہی سنا کر متنبہ کرو جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے حضور لے جائے جائیں اور اس دن اس کے سوا نہ کوئی مددگار رہو گا نہ سفارشی، عجب نہیں کہ وہ متقی ہو جائیں۞ 51 اور (اے پیغمبر اسلام! تم) ان لوگوں کو جو (دعوتِ حق پر ایمان رکھتے ہیں اور) صبح و شام اللہ کے حضور مناجات کرتے اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں اپنے پاس سے نہ نکالو، ان کے کاموں کی جوابدہی تمہارے ذمے نہیں نہ تمہاری جوابدہی ان کے ذمے ہے کہ

[1] قرآن کریم نے حق بات کو تسلیم نہ کرنے والوں کو بہروں، گونگوں اور اندھوں سے تعبیر کیا ہے اور بعض مقامات پر ان کو مردے بھی ارشاد فرمایا گیا ہے۔

[2] جہاں نرمی اختیار کرنی چاہیے وہاں مزید سختی سے کام لینا شیطانی عمل ہے لیکن یہ بات بہت کم سمجھ میں آتی ہے۔ لیکن نہایت نرمی کے ساتھ یہ بات سمجھاتے رہنا ہی نتیجہ کے لحاظ سے بہتر ہو سکتا ہے خواہ کوئی سمجھے یا نہ سمجھے۔

Marfat.com

اُن کو نکال دو اگر ایسا کرو گے تو زیادتی کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے 52 اور دیکھو اس طرح ہم نے بعض انسانوں کو بعض انسانوں کے ساتھ آزمایا ہے کہ کہنے لگے کیا یہی لوگ ہیں جنہیں اللہ نے اپنے انعام کے لیے ہم میں سے چن لیا ہے؟ کیا اللہ بہتر جاننے والا نہیں کہ کون قدر کرنے والے ہیں؟ 53 اور جب وہ لوگ تمہارے پاس آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھنے والے ہیں تو تم کہو تم پر سلام ہو تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت لازم ٹھہرالی ہے تم میں سے جو کوئی نادانی سے برائی کر بیٹھے اور پھر توبہ کرلے اور اپنی حالت سنوار لے تو وہ بخشنے والا رحمت رکھنے والا ہے 54 اور ہم اس طرح کھول کھول کر اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں اور اس لیے تاکہ مجرموں کی راہ نمایاں ہو جائے 55

تم کہو مجھے اس بات سے روکا گیا ہے کہ میں ان کی بندگی کروں جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو نیز کہو کہ میں کبھی تمہاری نفسانی خواہشوں پر چلنے والا نہیں اگر میں ایسا کروں تو میں گمراہ ہو چکا اور ان میں نہ رہا جو راہ پانے والے ہیں 56 تم کہو بلاشبہ میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلایا ہے تم جس کے لیے جلدی مچا رہے ہو وہ کچھ میرے اختیار میں تو ہے نہیں حکم تو بس اللہ ہی کے لیے ہے، وہی حق کی باتیں بیان کرتا ہے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے 57 تم کہہ دو جس بات کے لیے تم جلدی مچا رہے ہو اگر وہ میرے اختیار میں ہوتی تو مجھ میں اور تم میں کب کا فیصلہ ہو گیا ہوتا اور وہ ظلم کرنے والوں کی حالت اچھی طرح جاننے والا ہے 58 اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں اسے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا جو کچھ خشکی میں ہے اور جو سمندروں میں ہے سب کا وہ علم رکھتا ہے[1]، درختوں سے کوئی پتا نہیں گرتا اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ نہیں پھوٹتا مگر یہ کہ وہ اسے جانتا ہے کوئی خشک اور تر پھل نہیں گرتا مگر یہ کہ واضح نوشتہ میں مندرج ہے 59 اور وہی ہے جو رات کے وقت تم پر موت طاری کر دیتا ہے اور جو کچھ تم نے دن میں کاوشیں کی تھیں ان سے بے خبر نہیں ہے پھر دن کے وقت تمہیں اُٹھا کھڑا کرتا ہے تاکہ ٹھہرائی ہوئی میعاد پوری ہو جائے پھر تم سب اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور جیسے کچھ تمہارے کام رہے ہیں اس کی حقیقت وہ تمہیں بتا دے گا 60

اور وہی اپنے بندوں پر زور اور غلبہ رکھنے والا ہے اور تم پر حفاظت کرنے والی قوتیں بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے تو اس کے بھیجے ہوئے فرشتے اسے وفات دے دیتے ہیں اور وہ کسی طرح کا قصور نہیں کرتے 61 پھر تمام بندے اللہ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں جو ان کا مالک حقیقی ہے، حکم اسی کا ہے اور حساب لینے والوں میں اس سے جلد حساب لینے والا کوئی نہیں 62 ان لوگوں سے کہو وہ کون ہے جو تمہیں بیابانوں اور سمندروں کے اندھیروں میں نجات دیتا ہے اور جس کی جناب میں آہ وزاری کرتے ہو اور کبھی پوشیدہ دُعائیں مانگتے ہو اور کہتے ہو اگر اللہ ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا دے تو پھر ہم ضرور شکر گزار بندے ہو کر رہیں گے؟ 63 تم کہو اللہ ہی ہے جو تمہیں اس بلا سے اور ہر طرح کے دُکھ سے نجات دیتا ہے لیکن اس پر بھی تم ہو کہ اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو 64 (اے پیغمبر اسلام!) تم کہہ دو وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر اوپر (یعنی آسمان) سے کوئی عذاب بھیج دے یا تمہارے پاؤں تلے سے کوئی عذاب اُٹھا

[1] دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اچھا ہے یا برا وہ اللہ رب کریم کے علم میں ہے لیکن اکثر لوگ علم کو حکم سے بدل دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ علم اور حکم دو الگ الگ چیزیں ہیں ایک نہیں۔

Marfat.com

دے یا ایسا کرے کہ تم گروہ گروہ[1] ہو کر آپس میں لڑ پڑو اور ایک دوسرے کی شدت کا مزہ چکھو سو دیکھو کس طرح ہم گونا گوں طریقوں سے آیتیں بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سمجھیں بوجھیں ۞65 اور تیری قوم نے اسے جھٹلایا ہے حالانکہ وہ حق پر ہے تم کہہ دو میں تم پر کچھ نگہبان نہیں ہوں ۞66 ہر خبر کیلئے ایک ٹھہرایا ہوا وقت ہے اور قریب ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے ۞67 اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں میں کاوشیں کرتے ہیں تو تم ان کے ساتھ بحث کرنے میں وقت ضائع نہ کرو اور ان سے کنارہ کش ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں غور وخوض کرنے لگیں اور اگر ایسا ہو کہ شیطان تمہیں بھلا دے تو چاہیے کہ یاد آنے کے بعد ایسے گروہ میں نہ بیٹھو جو ظلم کرنے والے ہیں ۞68 اور جو لوگ پرہیز گاری کی راہ چلنے والے ہیں تو ان پر ایسے لوگوں کے کاموں کی کوئی ذمہ داری نہیں جو کچھ ان کے ذمہ ہے وہ تو یہ ہے کہ خود نصیحت پکڑیں تا کہ وہ بچیں ۞69 اور جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا لیا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے تو ایسے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور کلام الٰہی کے ذریعہ نصیحت کرتے رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان اپنی بدعملی کی وجہ سے ہلاکت میں چھوڑ دیا جائے، اللہ کے سوا کوئی نہیں جو اس کا مددگار ہو گا یا اس کی شفاعت کر کے اسے بچا لے گا، جس قدر بدلے بھی ہو سکتے ہیں اگر وہ سب دے دے تو بھی اس سے نہ لیے جائیں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی بدعملیوں کی وجہ سے ہلاکت میں چھوڑ دیئے گئے، ان کے لیے کھولتا ہوا پانی پینے کو ہو گا اور انکارِ حق کی جزا میں دردناک عذاب ۞70

اُن لوگوں سے پوچھو کیا تم چاہتے ہو ہم اللہ کو چھوڑ کر انہیں پکاریں جو نہ تو ہمیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان؟ اور باوجودیکہ اللہ ہمیں سیدھی راہ دکھا چکا ہے لیکن ہم اُلٹے پاؤں پھر جائیں؟ اور ہماری مثال اس آدمی کی سی ہو جائے جسے شیطان نے بیابان میں گمراہ کر دیا ہو حیران و پریشان پھر رہا ہے اور اس کے ساتھ ہیں جو اس راہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ تو کدھر کھو گیا؟ اِدھر آ! کہہ دو اللہ کی ہدایت وہی ﴿اَلْهُدٰى﴾ ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ تمام جہانوں کے پروردگار کے آگے سر اطاعت جھکا دیں ۞71 اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ نماز قائم کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کی طرف تم سب اکٹھے لے جائے جاؤ گے ۞72 اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو علم وحقیقت کے ساتھ پیدا کیا اور جس دن وہ کہہ دے ''ہو جا'' تو ویسا ہی ہو جائے اس کا قول حق ہے اور جس دن صور پھونکا جائے گا اس دن بادشاہی اس کی ہو گی وہ غیب اور شہادت کا جاننے والا ہے اور وہ حکمت رکھنے والا اور آگاہ ہے ۞73 اور دیکھو جب[2] ایسا ہوا تھا کہ ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا تھا کیا تم بتوں کو معبود مانتے ہو؟ میرے نزدیک تو تم اور تمہاری قوم کھلی گمراہی میں مبتلا ہو ۞74 اور اس طرح ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کے جلوے دکھا دیئے تا کہ وہ یقین رکھنے والوں میں سے ہو جائے ۞75 پھر جب ایسا ہوا کہ اس پر رات کی اندھیری چھا گئی تو اس نے ایک ستارہ دیکھا اس نے کہا کیا یہ میرا پروردگار ہے؟ لیکن جب وہ ڈوب گیا تو کہا ہاں! میں انہیں پسند نہیں کرتا جو

---

[1] کسی قوم کا مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جانا اللہ کے عذاب میں گرفتار ہونے کی علامت ہے لیکن یہ وہ حقیقت ہے جو بہت کم تسلیم کی گئی ہے غور کرو وہ کونسی قوم ہے جو عذاب نہیں دی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت قوم مسلم مسلسل عذاب میں گرفتار ہے۔

[2] سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قوم مختلف گروہوں میں بٹی ہوئی تھی، ان میں سورج پرست، چاند پرست اور ستارہ پرست سب قسم کے لوگ تھے ابراہیم علیہ السلام نے ان چیزوں سے استشہاد کر کے سب کو توحید کا درس دیا۔

Marfat.com

ڈوب جانے والے ہیں ۝76 پھر جب ایسا ہوا کہ چاند چمکتا ہوا نکل آیا تو ابراہیم نے کہا کیا یہ میرا پروردگار ہے؟ اور جب وہ ڈوب گیا تو کہا اگر میرے پروردگار نے مجھے راہ نہ دکھائی ہوتی تو میں ضرور اس گروہ میں سے ہو جاتا جو سیدھے راستے سے بھٹک گیا ہے ۝77 پھر جب سورج چمکتا ہوا طلوع ہوا تو ابراہیم نے کہا کیا یہ میرا پروردگار ہے؟ کہ یہ سب سے بڑا ہے؟ لیکن جب وہ بھی غروب ہو گیا تو اس نے کہا اے میری قوم! تم جو کچھ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو میں اس سے بیزار ہوں ۝78 میں نے ہر طرف سے منہ موڑ کر صرف اس ہستی کی طرف اپنا رُخ کر لیا ہے جو آسمان و زمین کی بنانے والی ہے اور میں ان سے نہیں جو اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے والے ہیں ۝79 اور ابراہیمؑ سے اس کی قوم نے رَدّ و کدّ کی، ابراہیمؑ نے کہا کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں رَدّ و کد کرتے ہو حالانکہ اس نے مجھے راہِ حق دکھا دی ہے، جنہیں تم نے اللہ کا شریک ٹھہرا لیا ہے میں ان سے نہیں ڈرتا، میں جانتا ہوں کہ جب تک میرا پروردگار مجھے نقصان نہ پہنچانا چاہے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، میرا پروردگار اپنے علم سے تمام چیزوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے پھر کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے؟ ۝80 اور میں ان ہستیوں سے کیوں ڈروں جنہیں تم نے اللہ کا شریک ٹھہرا لیا ہے جب کہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراؤ جس کے لیے کوئی سند اور دلیل تم پر نہیں اتری ہے بتلاؤ ہم دونوں فریقوں میں سے کس کی راہ امن کی ہوئی اگر تم علم و بصیرت رکھتے ہو؟ ۝81 جن لوگوں نے اللہ کو مانا اور اپنے ماننے کو ظلم سے آلودہ نہ کیا تو انہیں کے لیے امن ہے اور وہی ٹھیک راستے پر ہیں ۝82

اور دیکھو یہ ہماری حجت ہے جو ہم نے ابراہیمؑ کو اس کی قوم پر دی تھی ہم جس کے مرتبے بلند کرنا چاہتے ہیں بلند کر دیتے ہیں اور یقیناً تمہارا پروردگار علم عطا کرنے والا ہے ۝83 اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق اور یعقوب (علیہم السلام) دیا ہم نے ان کو سیدھی راہ دکھائی اور ابراہیم (علیہ السلام) سے پہلے نوح (علیہ السلام) کو دکھا چکے تھے اور ابراہیم (علیہ السلام) کی نسل سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون (علیہم السلام) کو بھی، ہم اسی طرح نیک کرداروں کو بدلہ دیتے ہیں ۝84 اور زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس (علیہم السلام) کہ یہ سب نیک انسانوں میں سے تھے ۝85 اور نیز اسماعیل، الیسع، یونس اور لوط (علیہم السلام) کو ان سب کو ہم نے دنیا والوں پر برتری دی تھی ۝86 اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کی نسل اور ان کے بھائی بندوں میں سے بھی کتنوں ہی کو ہم نے برگزیدہ کیا تھا اور سیدھی راہ ان پر کھول دی تھی ۝87 یہ اللہ کی ہدایت ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اُس کی روشنی دکھا دے اور اگر یہ لوگ (توحید کی راہ چھوڑ کر) شرک کرتے تو ان کا سارا کیا دھرا اَکارت جاتا ۝88 یہ وہ لوگ ہیں[1] جنہیں ہم نے کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی پھر اگر یہ نعمت سے انکار کرتے ہیں، ہم نے ان کی حفاظت ایک ایسے گروہ کے حوالے کر دی ہے جو سچائی سے انکار کرنے والا نہیں ۝89 یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے راہِ حق دکھا دی پس تم بھی انہی کی پیروی کرو تم کہہ دو میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا یہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ تمام دنیا کے لیے نصیحت ہے ۝90

اور دیکھو جب ان لوگوں نے کہا اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں اُتاری ہے تو گویا ان لوگوں نے اللہ کا بڑا غلط اندازہ لگایا تم کہو کس نے وہ کتاب اتاری

[1] "یہ وہ لوگ ہیں" یعنی جن انبیاء کرام کا اوپر ذکر ہوا جو سب کے سب اللہ کے نبیوں اور رسولوں میں سے ہیں ان سب کا دین بھی اسلام ہے اور ان سب کی پیروی نبی اعظم و آخر ﷺ کو کرنے کا حکم دیا گیا اور یہی کچھ آپ نے کیا۔

Marfat.com

جسے موسیٰ (علیہ السلام) لائے تھے؟ جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت ہے اور جسے تم اوراق کا مجموعہ بنا کر لوگوں کو دکھاتے ہو اور بہت سی پوشیدہ باتیں پوشیدہ رکھتے ہو؟ نیز تمہیں وہ باتیں کس نے سکھائیں جو پہلے نہ تو تم جانتے تھے نہ تمہارے باپ دادا جانتے تھے؟ تم کہو ''اللہ نے'' اور پھر اُنہیں ان کی کاوشوں میں چھوڑ دو کہ وہ کھیلتے رہیں ۞91 اور دیکھو یہ کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا برکت والی ہے اور جو اس سے پہلے نازل ہوا اس کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس لیے نازل کی تاکہ تم اُم القریٰ کے باشندوں کو اور ان کو جو اس کے چاروں طرف بستے ہیں متنبہ کرو جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں وہ اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی نگہداشت سے غافل نہیں ہوتے ۞92 اور اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والا کون ہے جو اللہ پر جھوٹ بول کر افتراء کرے؟ یا کہے مجھ پر وحی کی گئی ہے اور حقیقت میں اس پر کوئی وحی نہ آئی ہو؟ اور اس سے بھی جو کہے میں بھی ایسی ہی بات اتار دکھاؤں گا جیسی اللہ نے اتاری ہے؟ اور تم تعجب کرو اگر ظالموں کو اس حالت میں دیکھو جب وہ جان کنی کی بے ہوشیوں میں پڑے ہوں گے اور فرشتے ہاتھ بڑھائے ہوں گے کہ اپنی جانیں نکال باہر کرو، آج کا دن وہ دن ہے کہ جو کچھ تم اللہ پر تہمتیں باندھتے تھے اور اس کی آیتوں کی تصدیق سے گھمنڈ کرتے تھے اس کی پاداش میں تمہیں رُسوا کرنے والا عذاب دیا جائے ۞93 اور بالآخر تم ہمارے حضور اکیلی جان آ گئے جس طرح تم کو پہلی مرتبہ اکیلا پیدا کیا گیا تھا اور جو کچھ تمہیں دیا تھا وہ سب اپنے پیچھے چھوڑ آئے، ہم تمہارے ساتھ ان ہستیوں کو نہیں دیکھتے جنہیں تم نے شفاعت کا وسیلہ سمجھا تھا اور جن کی نسبت تمہارا زعم تھا کہ تمہارے کاموں میں وہ اللہ کے شریک ہیں تمہارے سارے رشتے ٹوٹ گئے جو کچھ تم زعم رکھتے تھے سب کے سب تم سے کھو گئے ۞94 یہ اللہ ہی کی کارفرمائی ہے کہ وہ[1] دانے اور گٹھلی کو شق کر دیتا ہے وہ زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور وہی ہے جو مُردہ کو زندہ سے نکالنے والا ہے وہی اللہ ہے پھر تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو؟ ۞95 وہ رات کا پردہ چاک کر کے صبح نمودار کرنے والا ہے اس نے رات کو راحت و سکون کا سامان بنا دیا اور سورج اور چاند حساب کا معیار بن گئے یہ اس کا ٹھہرایا ہوا اندازہ ہے جو سب پر غالب ہے اور علم رکھنے والا ہے ۞96 اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے ستارے بنا دیئے کہ بیابانوں اور سمندروں کے اندھیروں میں ان کی علامتوں سے راہ پالو، بلاشبہ ہم نے ان لوگوں کے لیے جو جاننے والے ہیں اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں ۞97 اور پھر وہی ہے جس نے تمہیں اکیلی جان سے نشوونما دی پھر تمہارے لیے قرار پانے کی جگہ ہے اور سپردگی کا مقام ہے، بلاشبہ جو لوگ بات کی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں ان کے لیے ہم نے اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں ۞98 اور وہی ہے جو آسمانوں سے پانی برساتا ہے پھر اس سے ہر طرح کی روئیدگی پیدا کر دیتا ہے پھر روئیدگی سے ہری ہری ٹہنیاں نکل آتی ہیں اور ٹہنیوں سے دانے نمودار ہو جاتے ہیں اور ایک دانے سے دوسرا دانہ ملا ہوا اور کھجور کے درخت سے جس کی شاخوں میں گچھے جھکے پڑتے ہیں اور انگور، زیتون اور انار کے باغ پیدا کیے ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور الگ الگ ان کے پھلوں کو دیکھو جب درخت پھل لاتا ہے اور پھر ان کے پکنے کو دیکھو، بلاشبہ جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کیلئے اس بات میں بڑی ہی نشانیاں ہیں ۞99 اور ان لوگوں نے اللہ کے

---

[1] اسی طرح مردہ قوموں سے زندہ اور زندہ قوموں سے مردہ قومیں بنتی رہتی ہیں جو کچھ ہوتا ہے قانونِ الٰہی کے مطابق ہوتا ہے جس طرح دن سے رات اور رات سے دن بنتے رہتے ہیں یعنی کم و بیش ہوتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

ساتھ جنوں کو شریک ٹھہرالیا ہے حالانکہ انہیں بھی اللہ ہی نے پیدا کیا ہے اور انہوں نے بغیر علم کی کسی روشنی کے اللہ کے لیے بیٹے اور بیٹیاں بھی تراش لی ہیں اللہ کی پاکیزگی ہو اس کی ذات تو ان تمام باتوں سے پاک اور بلند ہے جو یہ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں ۞100

وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو[1] جبکہ کوئی اس کی بیوی نہیں، اس نے تمام چیزیں پیدا کیں اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے؟ ۞101 یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی، (اس دنیا میں جتنی چیزیں ہیں) تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے، سو دیکھو اس کی بندگی کرو ہر چیز اس کے حوالے ہے ۞102 اسے نگاہیں پا نہیں سکتیں لیکن وہ تمام نگاہوں کو پا رہا ہے، وہ بڑا ہی باریک بیں اور آگاہ ہے ۞103 دیکھو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس علم و دلیل کی روشنیاں آچکی ہیں، پس اب جو کوئی دیکھے تو خود اس کے لیے ہے اور جو کوئی اندھا ہو جائے تو اس کا وبال بھی اُسی کے سر آئے گا اور میں تم پر کچھ پاسبان نہیں ہوں ۞104 اور دیکھو اس طرح ہم گونا گوں طریقوں سے آیتیں بیان کرتے ہیں اور تاکہ وہ بول اُٹھیں تم نے پڑھ سنایا نیز اس لیے کہ جو لوگ جاننے والے ہیں ان کے لیے دلائل حق روشن کر دیں ۞105 تمہارے پروردگار کی طرف سے جو کچھ تم پر وحی کی گئی ہے تم اس کی پیروی کرو کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف اس کی ذات اور مشرکوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو ۞106 اور اگر اللہ چاہتا تو یہ لوگ شرک نہ کرتے، ہم نے تمہیں نہ تو ان پر پاسبان بنایا ہے، نہ تمہارے حوالے ان کے ذمہ داری کی ہے ۞107 اور جو لوگ اللہ کے سوا دوسری ہستیوں کو پکارتے ہیں تم ان کے معبودوں کو گالیاں نہ دو کہ پھر وہ بھی حق سے متجاوز ہو کر بے سمجھے بوجھے اللہ کو برا بھلا کہنے لگیں گے ہم نے اس طرح ہر قوم کے لیے اس کے کاموں کو خوشنما کر دیا ہے پھر بالآخر سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے اس وقت وہ ان سب پر ان کے کاموں کی حقیقت کھول دے گا جو وہ کرتے رہے ہیں ۞108 اور یہ کہ اللہ کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں اگر کوئی نشانی ان کے سامنے آ جائے تو وہ ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے اے پیغمبر اسلام! تم کہہ دو "نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں؟" اور تمہیں کیا معلوم؟ اگر نشانیاں آ بھی جائیں جب بھی یہ یقین کرنے والے نہیں ۞109 ہم اِن کے دِلوں کو اور آنکھوں کو اُلٹ دیں گے (کہ وہ نشانیاں دیکھ کر بھی انکار کرتے جائیں) جس طرح پہلی دفعہ قرآنِ کریم سے انکار کیا اور ہم انہیں چھوڑ دیں گے کہ اپنی سرکشیوں میں بھٹکتے رہیں ۞110

۞ اور اگر ہم ان[2] پر فرشتے اتار دیتے اور مُردے ان سے باتیں کرنے لگتے اور جتنی چیزیں بھی ہیں سب ان کے سامنے لاکھڑی کرتے جب بھی یہ ایسا کرنے والے نہیں ہیں کہ ایمان لے آئیں اِلّا یہ کہ اللہ ہی کی مشیّت ہو لیکن ان میں اکثر ایسے ہیں جو نہیں جانتے ۞111 اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے انسان اور جنوں میں سے[3] شیطانوں کو دشمن ٹھہرا دیا جو آپس

[1] اللہ کا بیٹا قرار دینے والوں سے فرمایا جا رہا ہے کہ جب تم نے اللہ کا بیٹا قرار دیا ہے تو اللہ کی بیوی بھی بتاؤ کیونکہ کسی کے بیٹا ہونے سے لازم آتا ہے کہ کوئی اس کا باپ ہو وہ تم نے اللہ بنا دیا تو اُس کی بیوی بتاؤ جو اُس کے بیٹے کی ماں ہو کیونکہ جس طرح بیٹا بغیر باپ کے نہیں ہوتا بالکل اسی طرح بیٹا بغیر ماں کے بھی نہیں ہوتا اور اس کا عکس بھی۔ مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا مسئلہ حل کرنے میں یہ آیت اصل الاصول ہے لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں نے بھی اس پر غور نہیں کیا۔

[2] حق کو تسلیم نہ کرنے والوں کے سامنے دلائل کے انبار لگا دو وہ کبھی نہیں مانیں گے مثل ہے کہ "لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔"

[3] شیطان کا تعلق آدمیوں کی دونوں اصناف یعنی جنوں اور انسانوں سے ہے جو ہر وقت برائی پر اکساتا رہتا ہے تاآنکہ ان جنوں اور انسانوں سے برائی کا صدور ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

میں ایک دوسرے کو دکھاوے کی خوشنما باتیں سکھائیں، لوگوں کو فریب دیں اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے، پس انہیں ان کی افترا پردازیوں میں چھوڑ دو۞[112] اور تاکہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے دِل ان کی طرف جھک پڑیں اور ان کی باتیں پسند کریں اور جیسی کچھ بدکرداریاں وہ خود کرتے رہتے ہیں ویسی ہی وہ بھی کرنے لگیں۞[113] کیا میں اللہ کے سوا کوئی دوسرا منصف ڈھونڈوں؟ حالانکہ وہی ہے جس نے تم پر ﴿الکتب﴾ نازل کردی جو کھول کھول کر بیان کرنے والی ہے اور دیکھو جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل ہوا ہے، پس ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو شک کرنے والے ہیں۞[114] اور یاد رکھو تمہارے پروردگار کی بات سچائی اور انصاف کے ساتھ پوری ہوگئی، اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں، وہ سننے والا، جاننے والا ہے۞[115] اور اگر تم ان لوگوں کا کہا مانو جو رُوئے زمین میں سب سے زیادہ ہیں تو وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں، وہ پیروی نہیں کرتے مگر محض گمان کی وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ محض شک اور گمان میں قیاس آرائیاں کرتے رہتے ہیں۞[116] بلاشبہ تمہارا پروردگار ہی اس بات کو بہتر جاننے والا ہے کہ کون اس کی راہ سے بہک رہا ہے اور کون ہیں جنہوں نے راہ پالی۞[117] پس جس جانور پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اسے بلا تامل کھاؤ اگر تم اللہ کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو۞[118] اور تمہارے لیے کونسی بات روکنے والی ہے کہ جس جانور پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اسے نہ کھاؤ؟ حالانکہ جو کچھ تم پر حرام کیا گیا ہے وہ اللہ نے کھول کر بیان کر دیا ہے، ہاں حالت کی مجبوری تمہیں جو کچھ کھلا دے وہ اس سے مستثنیٰ ہے اور بہت سے لوگ ہیں جو بغیر علم کے محض اپنی نفسانی خواہشوں سے لوگوں کو بہکاتے رہتے ہیں، تمہارا پروردگار انہیں اچھی طرح جانتا ہے جو زیادتی کرنے والے ہیں۞[119] اور ظاہری گناہ ہو یا چھپا گناہ ہو، ہر حال میں گناہ کی باتیں ترک کردو جو لوگ گناہ کماتے ہیں وہ (انسانوں کی نگاہ سے اگرچہ چھپ جائیں لیکن) جو کچھ کرتے رہتے ہیں ضرور اس کا بدلہ پائیں گے۞[120] اور جس جانور پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا ہے اس کا گوشت نہ کھاؤ اس میں سے کھانا البتہ نافرمانی کی بات ہوگی اور دیکھو شیطان تو اپنے ساتھیوں کے دِلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں تاکہ تم سے کج بحثی کریں اگر تم نے ان کا کہا مان لیا تو پھر سمجھ لو تم بھی شرک کرنے والے ہوئے۞[121]

پھر کیا وہ آدمی کہ مُردہ[1] تھا اور ہم نے اسے زندہ کر دیا اور اس کے لیے ایک نور ٹھہرا دیا کہ وہ اس کے اُجالے میں لوگوں کے درمیان چلے پھرے کیا وہ اس آدمی جیسا ہو سکتا ہے جس کا حال یہ ہے کہ اندھیروں میں گھرا ہوا ہے اور ان سے باہر نکلنے والا نہیں؟ اس طرح کافروں کی نظروں میں وہی باتیں خوشنما دکھائی دیتی ہیں جو وہ کرتے رہتے ہیں۞[122] اور اس طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے بدکردار آدمیوں کو سردار بنا دیا تاکہ وہاں مکروفریب کے جال بچھائیں اور فی الحقیقت وہ مکروفریب نہیں کرتے مگر اپنے ہی ساتھ لیکن اس کا شعور نہیں رکھتے۞[123] اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں ہم کبھی یقین کرنے والے نہیں جب تک ہمیں ویسی ہی بات نہ ملے جیسے اللہ کے رسولوں کو مل چکی ہے، اللہ ہی اس بات کو بہتر جاننے والا ہے کہ کہاں اپنی رسالت ٹھہرائے جو لوگ جرم کے مرتکب ہوئے عنقریب انہیں اللہ کے ہاں ذلت

[1] قبل ازیں عرض کیا جا چکا ہے کہ قرآنِ کریم کے نزدیک کفر موت اور اسلام زندگی کا نام ہے اس طرح اسلام روشنی اور کفر اندھیرے کو بھی کہا گیا ہے لیکن لفظی بحثوں میں مبتلا ہونے والے لوگ اس حقیقت کو بہت کم سمجھتے ہیں۔

Marfat.com

وحقارت ملے گی اور جیسی کچھ مکاریاں وہ کرتے رہے ہیں اس کی پاداش میں سخت عذاب بھی ۞[124] پس جس کسی کو اللہ چاہتا ہے (سعادت وکامیابی کی) راہ دکھا دے، اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جس کسی پر (سعادت وکامیابی کی) راہ گم کر دینا چاہے اس کے سینہ کو اس طرح تنگ کر دیتا ہے گویا وہ بلندی پر چڑھ رہا ہو (اس کا سینہ پھول جاتا ہے) اس طرح اللہ ان لوگوں پر عذاب بھیج دیتا ہے جو ایمان نہیں رکھتے ۞[125] اور یہ تمہارے پروردگار کی سیدھی راہ ہے بلاشبہ ہم نے ان لوگوں کیلئے جو نصیحت پر دھیان دینے والے ہیں نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں ۞[126] ان لوگوں کے لیے ان کے پروردگار کے حضور سلامتی و عافیت کا گھر ہے اور جیسے کچھ ان کے عمل رہے ہیں ان کی وجہ سے وہ ان کا مددگار ورفیق ہے ۞[127] اور اس دن کیا ہوگا جب اللہ ان سب کو جمع کرے گا اے گروہِ جن تم نے انسانوں میں سے بڑی تعداد اپنے ساتھ لے لی اور انسانوں میں سے جو لوگ ان کے ساتھی رہے ہیں وہ کہیں گے اے پروردگار! ہم ایک دوسرے سے فائدہ اُٹھاتے رہے ہیں اور میعاد کی اس منزل تک پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے ٹھہرادی تھی اللہ فرمائے گا تمہارا ٹھکانا آتش دوزخ ہے اس میں ہمیشہ رہو گے بجز ان کے جنہیں ہم نجات دینا چاہیں، بلاشبہ تمہارا پروردگار جاننے والا ہے ۞[128] اور اس طرح ہم بعض ظالموں کو بعض ظالموں پر مسلط کر دیتے ہیں ان کی اس کمائی کی وجہ سے جو وہ حاصل کرتے رہتے ہیں ۞[129]

اے گروہِ جن[1] وانس! کیا تمہارے پاس پیغمبر جو تم ہی میں سے تھے نہیں آئے تھے؟ اُنہوں نے ہماری آیتیں تمہیں نہیں سنائی تھیں؟ اور آج کے دن سے جو تمہیں پیش آیا ہے نہیں ڈرایا تھا؟ وہ عرض کریں گے اے اللہ ہم اپنے اوپر آپ گواہی دیتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ دُنیا کی زندگی نے انہیں فریب میں ڈال دیا تھا اور اب وہ خود ہی اپنے خلاف گواہ ہو گئے کہ بلاشبہ وہ سچائی سے انکار کرنے والے تھے ۞[130] یہ اس لیے ہوا کہ تمہارے پروردگار کا یہ ڈھنگ نہیں کہ وہ ناانصافی سے بستیوں کو ہلاک کر دے اور وہاں کے رہنے والے بے خبر ہوں ۞[131] اور سب کے درجے ان کے کاموں کے مطابق ہیں اور جیسے کچھ انسانوں کے کام ہیں تمہارا پروردگار ان سے غافل نہیں ۞[132] اور تمہارا پروردگار بے نیاز اور رحمت والا ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں ہٹا دے اور تمہارے بعد جس کو چاہے تمہارا جانشین بنا دے جس طرح ایک دوسرے گروہ کی نسل سے تمہیں اُٹھا کھڑا کیا ہے ۞[133] جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقیناً آنے والی ہے اور تمہارے بس میں نہیں کہ تم اسے عاجز کر دو ۞[134] ان لوگوں[2] سے کہو اے میری قوم! تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ میں بھی کام کر رہا ہوں عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ آخر کار کس کا انجام بخیر ہے یقیناً ظلم کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوں گے ۞[135] اور جو کچھ اللہ نے کھیتی اور مویشی میں سے پیدا کیا ہے اس میں سے ایک حصہ یہ لوگ اپنے زعم باطل کے مطابق اللہ کے لیے ٹھہراتے ہیں اور کہتے ہیں یہ اللہ کے لیے ہے اور یہ اُن کے لیے جنہیں ہم نے اللہ کا شریک ٹھہرالیا ہے پس جو کچھ ان کے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کے لیے ہے وہ تو اللہ کی طرف پہنچتا نہیں لیکن جو کچھ اللہ کے لیے ہے وہ ان کے شریکوں کی طرف پہنچ

[1] مکلف جن وانسان ایک ہی جنس کی دو اصناف نہ ہوتے تو دونوں سے الگ الگ نبی ورسول مبعوث ہوتے حالانکہ ایسا نہیں ہوا، اور نہ ایسا ہونا ممکن تھا، کیونکہ من حیث الجنس دونوں ایک ہیں یعنی مدنی اور بدوی ہاں غیر مکلف جن کی سینکڑوں اقسام سے انکار نہیں۔

[2] وہم پرستی کا عنصر ہر قوم وملت میں پایا جاتا ہے اور عربوں میں بھی اس کی کثرت تھی قرآن کریم نے اس کو مٹانے کی کوشش کی لیکن صدرِ اوّل کے بعد بدقسمتی سے مسلمانوں نے کسی نہ کسی طرح اور کچھ نہ کچھ حصہ اس کا داخل اسلام کر لیا جو نہایت دُکھ وہ بات ہے۔

Marfat.com

جاتا ہے کیا ہی برا فیصلہ ہے جو یہ لوگ کرتے ہیں ❁[136]
اور دیکھو اس طرح بہت سے مشرک ہیں کہ ان کے شریکوں نے ان کی نظروں میں قتل اولاد خوشنما کر دکھایا ہے تا کہ انہیں ہلاکت میں ڈالیں اور ان کے دین کی راہ ان پر مشتبہ کر دیں، اگر اللہ چاہتا تو وہ یہ کام نہ کرتے پس اُنہیں اور اُن کی افتراء پردازیوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دو ❁[137] اور کہتے ہیں یہ کھیت اور چار پائے ممنوع ہیں انہیں اس آدمی کے سوا کوئی نہیں کھا سکتا جسے ہم اپنے خیال کے مطابق کھلانا چاہیں اور کچھ جانور ہیں کہ ان کی پیٹھ حرام ہے اور کچھ جانور ایسے ہیں کہ ان پر اللہ کا نام نہیں لیتے کیونکہ اللہ پر افتراء کر کے انہوں نے یہ طریقہ نکال لیا ہے پھر جیسی کچھ افتراء پردازیاں یہ کرتے رہتے ہیں قریب ہے کہ اللہ بھی اُنہیں اس کی سزا دے ❁[138] اور کہتے ہیں ان چار پایوں کے پیٹ میں سے جو زندہ بچہ نکلے وہ صرف ہمارے مَردوں کے لیے حلال ہے ہماری عورتوں کیلئے حلال نہیں اور اگر وہ مُردہ ہو تو پھر سب اس میں شریک ہیں، قریب ہے کہ اللہ انہیں ان کی ان تقسیموں کی سزا دے، بلاشبہ وہ حکمت رکھنے والا اور جاننے والا ہے ❁[139] یقیناً وہ لوگ تباہ و برباد ہوئے جنہوں نے جہالت سے اپنی اولاد مار ڈالی اور جو کچھ اللہ نے ان کیلئے روزی پیدا کی اسے اللہ پر افتراء پردازی کر کے حرام ٹھہرایا، بلاشبہ وہ گمراہ ہوئے اور بلاشبہ وہ سیدھی راہ پر چلنے والے نہیں تھے ❁[140]

اور وہ اللہ ہی ہے جس نے باغ پیدا کیے چھپروں پر چڑھائے ہوئے اور کھجوروں کے درخت اور کھیتیاں جن کے پھل مختلف قسموں کے ہوتے ہیں نیز زیتون اور انار کے درخت شکل و صورت میں ایک دوسرے سے ملتے ہوئے اور ایک دوسرے سے الگ الگ سو ان کے پھل شوق سے کھاؤ جب وہ پھل تیار ہو جائیں اور چاہیے کہ جس دن فصل کاٹو تو اس کا حق بھی دے دیا کرو اور اسراف نہ کرو اللہ اُنہیں دوست نہیں رکھتا جو اسراف کرنے والا ہوں ❁[141] اور چار پایوں میں سے کچھ تو بوجھ اُٹھانے والے پیدا کر دیئے اور کچھ زمین سے لگے ہوئے سو جو کچھ اللہ نے تمہاری روزی کیلئے پیدا کر دیا ہے اسے کھاؤ اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو وہ بلاشبہ تمہارا آشکارا دشمن ہے ❁[142] چار پایوں میں آٹھ قسمیں پیدا کیں: بھیڑ میں سے دو قسم اور بکری کی دو قسم! اُن لوگوں سے پوچھو اللہ نے ان میں سے کس جانور کو حرام کیا ہے؟ دونوں قسموں کے نروں کو یا مادہ کو یا پھر اس کے بچے کو جسے دونوں قسم کی مادہ اپنے پیٹ میں لیے ہوئے ہیں؟ اگر تم سچے ہو تو مجھے علم کے ساتھ اس کا جواب دو ❁[143] اور دیکھو اونٹ میں سے دو قسمیں ہیں اور گائے میں سے دو قسمیں (یعنی نر اور مادہ) تم ان سے پوچھو کیا ان میں سے نر کو حرام کیا ہے یا مادہ کو یا اس کو جو ان دونوں کی مادہ اپنے پیٹ میں لیے ہوتی ہیں؟ پھر بتلاؤ اس آدمی سے زیادہ ظلم کرنے والا کون ہوا جو لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے اللہ پر افتراء پردازیاں کرے اور اس کے پاس کوئی علم نہ ہو؟ بلاشبہ اللہ ان لوگوں پر راہ نہیں کھولتا جو ظلم کرنے والے ہوں ❁[144]

تم کہہ دو جو وحی مجھ پر بھیجی گئی ہے میں اس میں ایسی کوئی چیز حرام نہیں پاتا کہ کھانے والے پر اس کا کھانا حرام ہو بجز اس کے کہ وہ مُردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کہ یہ چیزیں بلاشبہ گندگی ہیں یا پھر جو چیز گناہ کا موجب ہو کہ غیر اللہ کا نام اس پر پکارا گیا ہو اور اگر کوئی آدمی مجبور ہو جائے اور مقصود نافرمانی نہ ہو، نہ حدِّ ضرورت سے گزر جانا تو بلاشبہ تمہارا پروردگار بخشنے والا رحمت والا ہے ❁[145] اور یہودیوں پر ہم نے تمام ناخن والے[1] جانور حرام کر دیئے تھے اور گائے اور

[1] یہود نے جو کچھ اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اُس کی نسبت اللہ رب کریم نے اپنی طرف اس لیے فرمائی کہ یہ اُن کے کیے کی گویا سزا تھی جو اللہ نے اُن کے اپنے ہاتھوں اُن پر مسلط کر دی اس کو کہتے ہیں کہ "اپنا منہ اور اپنی چپیڑ" اور آج قوم مسلم میں بھی ایسی سزاؤں کی کوئی کمی نہیں ہے۔

Marfat.com

بکری میں سے ان کی چربی بھی حرام کر دی تھی مگر وہ چربی نہیں جو ان کی پیٹھ پر لگی ہو یا انتڑیوں میں ہو یا ہڈی کے ساتھ ملی ہوئی ہو یہ ہم نے انہیں ان کی سرکشی کی سزا دی تھی (یہ بات نہ تھی کہ یہ چیزیں فی نفسہٖ حرام ہوں) اور بلاشبہ ہم سچے ہیں 146۞ پھر یہ لوگ تمہیں جھٹلائیں تو ان سے کہہ دو تمہارا پروردگار بڑی ہی وسیع رحمت رکھنے والا ہے مگر مجرموں پر سے اس کا عذاب کبھی ٹلنے والا نہیں 147۞ جن لوگوں نے شرک کا ڈھنگ اختیار کیا ہے وہ کہیں گے اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا شرک نہ کرتے اور نہ کسی چیز کو حرام ٹھہراتے سو اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں یہاں تک کہ ان کو ہمارے عذاب کا مزہ چکھنا پڑا، تم کہو کیا تمہارے پاس کوئی علم کی روشنی ہے جسے ہمارے سامنے پیش کر سکتے ہو؟ اصل بات یہ ہے کہ تم پیروی نہیں کر رہے مگر محض وہم اور اٹکل کی اور تم اس کے سوا کچھ نہیں ہو کہ بے سمجھے بوجھے باتیں بنانے والے ہو 148۞ تم کہہ دو اللہ ہی کے لیے پہنچی ہوئی اور پکی دلیل ہے اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ دکھا دیتا 149۞ ان سے کہو کہ بلاؤ ان کو جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے یہ چیز حرام کر دی ہے، پھر اگر ان کے گواہ اس بات پر گواہی بھی دے دیں جب بھی تم ان کے ساتھ ہو کر اس کا اعتراف نہ کرو تم ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائی ہیں اور جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور دوسری ہستیوں کو اپنے پروردگار کے برابر ٹھہراتے ہیں 150۞

اُن سے کہو آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو کچھ تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کیا ہے؟ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ، ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو، اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم تمہیں روزی دیتے ہیں اور انہیں بھی دیں گے اور بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ وہ کھلے طور پر ہوں یا چھپی ہوئی ہوں اور کسی جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام ٹھہرا دیا ہے ہاں! یہ کہ کسی حق کی بنا پر قتل کرنا پڑے، یہ ہیں وہ باتیں جن کی اللہ نے تمہیں وصیت کی ہے تاکہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو 151۞ اور یتیموں کے مال کی طرف نہ بڑھو اِلّا یہ کہ اچھے طریقے پر ہو یہ بھی اس وقت تک کہ یتیم اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں اور انصاف و دیانت کے ساتھ ماپ تول پورا کرو ہم کسی جان پر اس کے مقدور سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے اور جب بھی کوئی بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ معاملہ اپنی قرابت داری کا کیوں نہ ہو اور اللہ کے ساتھ جو عہد و پیمان کیا ہے اسے پورا کرو یہ باتیں ہیں جن کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ نصیحت پکڑو 152۞ اور اس نے تمہیں بتلایا ہے کہ یہی راہ میری سیدھی راہ ہے سو اسی پر چلو اور راہوں پر نہ چلو کہ اللہ کی راہ سے بھٹکا کر تمہیں تتر بتر کر دیں، یہ بات ہے جس کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ 153۞ پھر ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی کہ جو کوئی نیک عمل ہو اس پر اپنی نعمت پوری کر دیں اور ہر بات کو کھول کھول کر بیان کر دیں اور لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہو تاکہ وہ اپنے پروردگار کی ملاقات پر ایمان لائیں 154۞

اور یہ کتاب[1] ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے برکت والی پس چاہیے کہ اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کا ڈھنگ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے 155۞ ہم نے یہ کتاب اس لیے نازل کی کہ تم یہ نہ کہو کہ اللہ نے صرف دو جماعتوں پر ہی کتاب نازل کی ہے جو ہم سے پہلے تھیں اور ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی خبر نہ تھی 156۞ یا

[1] کتاب کے نزول کا اصل مقصد اُس کی پیروی یعنی اُس کی تعلیمات کے مطابق عمل ہے محض تلاوت نہیں، عمل کا تعلق سمجھ جانے اور غور و فکر کرنے سے ہے کیونکہ عمل بغیر علم کے ممکن نہیں لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے اس کی خلاف ورزی کی اور کیے ہی جا رہے ہیں۔

Marfat.com

کہو اگر ہم پر کتاب نازل ہوتی تو ہم ان جماعتوں سے زیادہ ہدایت والے ہوتے سو دیکھو تمہارے پاس بھی تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل ہدایت اور رحمت آ گئی، پھر بتلاؤ اس سے بڑھ کر ظالم کون انسان ہے جو اللہ کی نشانیاں جھٹلائے اور ان سے گردن موڑے؟ جو لوگ ہماری نشانیوں سے گردن موڑتے ہیں ہم انہیں اس کی پاداش میں عنقریب سخت سزا دینے والے ہیں ❁157 پھر یہ لوگ کس بات کی انتظار میں ہیں؟ اس بات کی انتظار میں کہ فرشتے ان کے پاس آ جائیں یا خود تمہارا پروردگار ان کے سامنے آ کھڑا ہو یا پھر تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں نمودار ہو جائیں؟ تو (سن لو) جس دن تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں نمودار ہوں گی اس دن کسی انسان کو جو پہلے سے ایمان نہ لا چکا ہو یا اپنے ایمان میں نیکی نہ کما لی ہو ایمان لانا سودمند نہ ہوگا تم کہہ دو انتظار کرتے رہو پھر ہم بھی انتظار کرتے ہیں ❁158 جن لوگوں نے اپنے دین[1] میں تفرقہ ڈالا اور الگ الگ گروہ بن گئے تمہیں ان سے کچھ سروکار نہیں ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، پھر وہی بتلائے گا کہ جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں اس کی حقیقت کیا ہے؟ ❁159 جو کوئی نیکی لائے گا تو اس کے لیے اس کے عمل سے دس گنا زیادہ ثواب ہوگا اور جو کوئی برائی لائے گا تو وہ برائی کے بدلے اتنی ہی سزا پائے گا جتنی برائی کی ہوگی اور ایسا نہ ہوگا کہ لوگوں کے ساتھ ناانصافی کی جائے ❁160 تم کہہ دو مجھے تو میرے پروردگار نے سیدھا راستہ دکھایا ہے وہی درست اور صحیح دین ہے ابراہیم (علیہ السلام) کا طریقہ کہ ایک ہی اللہ کے لیے ہو جانا اور ابراہیم (علیہ السلام) ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھا ❁161 تم کہہ دو میری نماز، میرا حج، میرا جینا، میرا مرنا سب کچھ اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ❁162 اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں پہلا فرمانبردار ہوں ❁163 تم ان لوگوں سے پوچھو کیا میں اللہ کے سوا کوئی دوسرا پروردگار ڈھونڈوں حالانکہ وہی ہر چیز کا پرورش کرنے والا ہے؟ اور دیکھو ہر آدمی اپنے عمل سے جو کچھ کماتا ہے وہ اس کے ذمہ ہوتا ہے کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھاتا، پھر تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے اور وہ بتلائے گا کہ تم جن باتوں میں اختلاف کیا کرتے تھے ان کی حقیقت کیا تھی ❁164 اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں (ایک دوسرے کا) جانشین بنایا اور تم میں سے بعض کو بعض پر مرتبے دیئے تاکہ جو کچھ تمہیں دیا گیا اس میں تمہیں آزمائے، بلاشبہ تمہارا پروردگار جلد سزا دینے والا ہے اور بلاشبہ وہ بخشنے والا رحمت والا ہے ❁165

206 39:7

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

الف۔لا... م می... م صا... د ❁1 یہ کتاب ہے جو تم پر نازل کی گئی ہے اس لیے کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو خبردار کرو اور اس لیے کہ ایمان رکھنے والوں کے لیے بیداری و نصیحت ہو، پس دیکھو ایسا نہ ہو کہ اس بارے میں کسی طرح کی دِل تنگی تمہارے اندر راہ پائے ❁2 جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اس کی پیروی کرو اور اللہ کو چھوڑ کر اپنے مددگاروں کے پیچھے نہ چلو، بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ تم نصیحت پذیر ہو ❁3 اور کتنی ہی بستیاں[2] ہیں

---

[1] دین اسلام میں گروہ بندی اور تفرقہ بازی ہرگز نہیں، پھر جہاں گروہ بندی اور تفرقہ بازی ہو گیا وہاں دین اسلام ہوگا؟ سمجھ سوچ کر فیصلہ خود کر لو، زیر نظر آیت پیش نظر رکھو۔

[2] قانونِ الٰہی یہ ہے کہ بستیوں کی ہلاکت عذاب الٰہی کے استحقاق کے باعث ہے اگر بات ایسی ہے تو اس وقت مسلمان معرضِ عذاب میں ہیں لیکن تعجب ہے کہ یہ حقیقت تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں اور یہ ایک ایسی ضد ہے جس کا کوئی علاج نہیں۔

Marfat.com

جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا چنانچہ ایسا ہوا کہ لوگ راتوں کو بے خبر سو رہے تھے یا دوپہر کے وقت استراحت میں تھے کہ اچانک عذاب کی سختی نمودار ہو گئی ❁4 پھر جب عذاب کی سختی نمودار ہوئی تو اس وقت ان کی پکار اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ بلاشبہ ہم ظلم کرنے والے تھے ❁5 تو یقیناً ہم ان لوگوں سے باز پرس کریں گے جن کی طرف پیغمبر بھیجے گئے اور یقیناً پیغمبروں سے بھی باز پرس ہوگی ❁6 اور یقیناً ایسا ہوگا کہ ہم اپنے علم سے اُنہیں سنا دیں گے اور ہم غائب نہ تھے ❁7 اور اس دن تولنا برحق ہے پھر جس کسی کا پلہ بھاری نکلے گا تو کامیابی اسی کے لیے ہوگی ❁8 اور جس کسی کا پلہ ہلکا ہوا تو یہ لوگ وہ ہوں گے جنہوں نے اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کیا کیونکہ وہ ہماری آیتوں کے ساتھ ناانصافی کرتے تھے ❁9 اور ہم نے تمہیں زمین میں بسا دیا اور زندگی کے سروسامان مہیا کر دیے مگر بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ تم شکر گزار ہو ❁10

اور ہم نے تمہیں پیدا کیا[1] پھر تمہاری شکل وصورت بنا دی پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم (کی خلافت کو قبول کرتے ہوئے) سجدہ کرو، وہ سب سجدہ ریز ہو گئے مگر ابلیس[2] نے سجدہ نہ کیا ❁11 اللہ نے فرمایا کس بات نے تجھے سجدہ کرنے سے روکا جب کہ میں نے حکم دیا تھا؟ کہا اس بات نے کہ میں آدم سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا (خلافت میرا حق ہے) ❁12 فرمایا جنت سے نکل جا تیری یہ ہستی نہیں کہ تُو یہاں رہ کر سرکشی کرے یہاں سے دور ہو، یقیناً تو ان میں سے ہوا جو ذلیل وخوار ہیں ❁13 ابلیس نے کہا مجھے اس وقت تک کے لیے مہلت دیں جب لوگ دوبارہ اُٹھائے جائیں گے ❁14 فرمایا تجھے مہلت ہے ❁15 اس پر ابلیس نے کہا چونکہ تو نے مجھ پر راہ بند کر دی تو اب میں بھی ایسا ضرور کروں گا کہ تیری سیدھی راہ سے بھٹکانے کے لیے بنی آدم کی تاک میں بیٹھوں ❁16 پھر اس (طاقت نے جس کا نام ابلیس رکھا گیا ہے، کہا) کہ میں ان کے سامنے سے، ان کے پیچھے سے، داہنے سے، بائیں سے ان پر آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا ❁17 اللہ نے فرمایا یہاں سے نکل جا ذلیل اور ٹھکرایا ہوا بنی آدم میں سے جو کوئی تیری پیروی کرے گا تو میں ایسا کروں گا کہ تم سب سے جہنم بھر دوں گا ❁18 اے آدم! تو اور تیری بیوی جنت میں رہو سہو اور جس جگہ سے جو چیز پسند آئے شوق سے کھاؤ مگر دیکھو اس درخت کے قریب بھی نہ جانا اگر گئے تو یاد رکھو تم زیادتی کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے ❁19 (لیکن پھر ایسا ہوا کہ) شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا تاکہ ان کے ستر جو اُن سے چھپے تھے ان پر کھول دے، اس نے کہا تمہارے پروردگار نے اس درخت سے جو تمہیں روکا ہے تو صرف اس لیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم فرشتے بن جاؤ یا دائمی زندگی تمہیں حاصل ہو جائے ❁20 اس نے قسمیں کھا کھا کر یقین دلایا کہ میں تم دونوں کو خیر خواہی سے نیک بات سمجھانے والا ہوں ❁21 غرضیکہ شیطان انہیں فریب میں لے آیا پھر جونہی ایسا ہوا کہ انہوں نے درخت کا پھل چکھا ان[3]

[1] جمع کا صیغہ بول کر واضح کر دیا کہ انسان کی پیدائش اوّل میں کتنے ہی مرد اور عورتیں پیدا کیے گئے جن کے رہنما آدم علیہ السلام قرار پائے اور نسل آدم کی ان سے ابتدا ہوئی اور یہ سب مخلوق تھے توالد وتناسل سے ان کا تعلق نہیں تھا، پھر راہنما ہونے کے باعث فقط آدم اور اُس کی بیوی کا ذکر کیا گیا تاکہ حقیقت کا سمجھنا آسان ہو جائے۔

[2] ابلیس وہ طاقت وقوت ہے جو حق سے انکاری ہے اور اس کو متشخص کر کے بیان کرنا انسانی فطرت کے عین مطابق ہے اسی طرح دوسری طاقتوں کو بھی متشخص بیان کیا جاتا ہے جیسے باصرہ، لامسہ، سامعہ اور ذائقہ وغیرہ۔

[3] ممانعت کی چیز کو کر لینے کے لیے ''پھل چکھنے'' کے استعارہ سے بیان کرنا محض اس طاقت وقوت کے باعث ہے جس کو ابلیس سے تعبیر کیا گیا ہے۔ پھر ستر کھل جانے سے مزید اس کی وضاحت ہوگئی۔ ستر کھلنے سے کیا ہوتا ہے کسی سے پوشیدہ نہیں۔

Marfat.com

کے ستر ان پر کھل گئے اور باغ کے پتے اوپر تلے رکھ کر اپنے جسم پر چپکانے لگے اس وقت ان کے پروردگار نے پکارا کیا میں نے تمہیں اس درخت سے نہیں روک دیا تھا اور کیا میں نے نہیں کہہ دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے؟ ۞ 22 اُنہوں نے کہا پروردگار! ہم نے اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کیا اگر تو نے ہمارا قصور نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہمارے لیے بربادی کے سوا کچھ نہیں ۞ 23 فرمایا یہاں سے نکل جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اب تمہارے لیے زمین میں ٹھکانا ہے اور یہ کہ ایک خاص وقت تک وہاں سروسامانِ زندگی سے فائدہ اُٹھاؤ گے ۞ 24 اور فرمایا تم اس میں جیو گے اس میں مرو گے پھر اس سے (اس کے بعد) نکالے جاؤ گے ۞ 25

اے [1] اولادِ آدم! ہم نے تمہارے لیے ایسا لباس مہیا کر دیا ہے جو جسم کی ستر پوشی کرتا ہے اور ایسی چیزیں بھی جو زیب و زینت کا ذریعہ ہیں نیز تمہیں پرہیزگاری کی راہ دکھا دی کہ تمام لباسوں سے بہتر لباس ہے، یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے تاکہ لوگ نصیحت پذیر ہوں ۞ 26 اے اولادِ آدم! دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں اسی طرح بہکا دے جس طرح تمہارے ماں باپ کو بہکا کر جنت سے نکلوا دیا تھا اور ان کے لباس اُتروا دیئے تھے کہ ان کے ستر اُنہیں دکھا دے وہ اور اس کا گروہ تمہیں اس طرح دیکھتا ہے کہ تم اسے نہیں دیکھتے، ہم نے یہ بات ٹھہرا دی ہے کہ جو لوگ ایمان نہیں رکھتے ان کے رفیق و مددگار شیاطین ہوتے ہیں ۞ 27 اور یہ لوگ جب بے حیائی کی باتیں کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے اور اللہ نے ایسا ہی کرنے کا ہمیں حکم دیا ہے تم کہہ دو اللہ کبھی بے حیائی کی باتوں کا حکم نہیں دے گا کیا تم اللہ کے نام پر ایسی بات کہنے کی جرأت کرتے ہو جس کے لیے تمہارے پاس کوئی علم نہیں؟ ۞ 28 تم کہو میرے پروردگار نے جو کچھ حکم دیا ہے وہ تو یہ ہے کہ اعتدال کی راہ اختیار کرو، اپنی تمام عبادتوں میں اللہ کی طرف توجہ درست رکھو اور دین کو اس کیلئے خالص کر کے اسے پکارو، اس نے جس طرح تمہاری ہستی شروع کی اسی طرح لوٹائے جاؤ گے ۞ 29 ایک گروہ کو (کامیابی و کامرانی کی) راہ دکھائی، دوسرے پر گمراہی ثابت ہو گئی ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا رفیق بنا لیا بایں ہمہ سمجھے کہ وہ راہِ راست پر ہیں ۞ 30 اے اولادِ آدم! عبادت کے ہر موقع پر اپنے جسم کی زیب و زینت سے آراستہ رہا کرو نیز کھاؤ پیو مگر حد سے گزر نہ جاؤ، اللہ اُنہیں پسند نہیں کرتا جو حد سے گزر جانے والے ہیں ۞ 31

اُن لوگوں سے کہو اللہ کی زینتیں جو اس نے اپنے بندوں کے برتنے کے لیے پیدا کی ہیں اور کھانے پینے کی اچھی چیزیں کس نے حرام کی ہیں؟ تم کہو وہ تو اس لیے ہیں کہ ایمان والوں کے کام آئیں، دُنیا کی زندگی میں بھی قیامت کے دن بھی خالص (ان کے لیے) اس طرح ہم ان لوگوں کے لیے کھول کھول کر نشانیاں بیان کرتے ہیں جو جاننے والے ہیں ۞ 32 ان لوگوں سے کہو میرے پروردگار نے جو کچھ حرام ٹھہرایا ہے وہ تو یہ ہے کہ بے حیائی کی باتیں جو کھلے طور پر کی جائیں اور جو چھپا کر کی جائیں، گناہ کی باتیں، ناحق کی زیادتی، یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ جس کی اس نے کوئی سند نہیں اُتاری اور یہ کہ اللہ کے نام سے ایسی بات کہو جس کے لیے تمہارے پاس کوئی علم نہیں ۞ 33 اور ہر اُمت کے لیے ایک ٹھہرایا ہوا وقت ہے جب کسی اُمت کا ٹھہرایا ہوا وقت آ گیا تو پھر نہ تو ایک گھڑی

[1] اولادِ آدم کو بتایا گیا ہے کہ فطری چیزوں کا ہونا لازم ہے تاہم لباس تمہارے لیے لازم و ضروری ہے جس سے ظاہری زیب و زینت بھی ہو گی اور عقل و فکر کے لحاظ سے اس کو پہننا اور اُتارنا بھی۔

Marfat.com

پیچھے ہو سکتی ہے نہ ایک گھڑی آگے ۞[34] اے اولادِ آدم! جب کبھی ایسا ہو کہ میرے پیغمبر تم ہی میں سے آئیں اور میری آیتیں تمہیں پڑھ کر سنائیں تو جو کوئی برائیوں سے بچے گا اور اپنے آپ کو سنوار لے گا اس کے لیے کسی طرح کا اندیشہ نہ ہوگا نہ کسی طرح کی غم گینی ۞[35] لیکن جو لوگ میری آیتیں جھٹلائیں گے اور ان کے مقابلے میں سرکشی کریں گے تو وہ دوزخی ہوں گے ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ۞[36] پھر بتلاؤ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو جھوٹ بولتے ہوئے اللہ پر بہتان لگائے اور اس سے بڑھ کر جو اللہ کی آیتیں جھٹلائے؟ یہی لوگ ہیں کہ نوشتہ میں جو کچھ ان کے لیے ٹھہرا دیا گیا، اس کے مطابق اپنا حصہ پاتے رہیں گے لیکن بالآخر جب ہمارے فرستادہ پہنچیں گے کہ انہیں وفات دیں تو اس وقت وہ کہیں گے جن ہستیوں کو تم اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے اب وہ کہاں ہیں؟ وہ جواب دیں گے وہ ہم سے کھوئی گئی ہیں اور اپنے اوپر خود گواہی دیں گے کہ وہ واقعی منکر تھے ۞[37] اس پر حکمِ الٰہی ہوگا انسانوں اور جنوں کی ان اُمتوں کے ساتھ جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں تم بھی آتش دوزخ میں داخل ہو جاؤ جب کبھی ایسا ہوگا کہ ایک اُمت دوزخ میں داخل ہو تو وہ اپنی طرح کی دوسری اُمت پر لعنت بھیجے گی پھر جب سب اکٹھی ہو جائیں گی تو پچھلی اُمت پہلی امت کی نسبت کہے گی اے ہمارے پروردگار! یہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تو انہیں آتش دوزخ کا دوگنا عذاب دیجیو، اللہ فرمائے گا تم میں سے ہر ایک کے لیے دوگنا عذاب ہے لیکن تمہیں معلوم نہیں ۞[38] (ان کی بات سن کر) پہلی اُمت پچھلی اُمت سے کہے گی دیکھو تمہیں (عذاب کی کمی میں) ہم پر کوئی بزرگی نہ ہوئی تم جیسی کچھ کمائی کر چکے ہو اس کے عذاب کا مزہ چکھ لو ۞[39]

جن لوگوں نے ہماری نشانیاں جھٹلائیں اور ان کے مقابلہ میں سرکشی کی تو ان کے لیے آسمان کے دروازے[1] کبھی کھلنے والے نہیں، ان کا جنت میں داخل ہونا ایسا ہے جیسے سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزر جانا اسی طرح ہم مجرموں کو ان کے جرائم کا بدلہ دیتے ہیں ۞[40] ان کے نیچے آگ کا بچھونا ہوگا اوپر آگ کی چادر! ہم ظلم کرنے والوں کو ان کے ظلم کا ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ۞[41] اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کے کام بھی اچھے ہوئے اور ہم کسی جان پر اس کی برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے تو بس ایسے ہی لوگ جنت والے ہیں ہمیشہ جنت میں رہنے والے ۞[42] اور دیکھو ان لوگوں کے دِلوں میں جو کچھ کینہ وغبار تھا ہم نے نکال دیا ان کے تلے نہریں رواں ہیں اُنہوں نے کہا ساری ستائش اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی، ہم کبھی اس کی راہ نہ پاتے اگر وہ ہماری راہنمائی نہ کرتا بلاشبہ ہمارے پروردگار کے پیغمبر سچائی کا پیغام لے کر آئے تھے اور دیکھو انہوں نے پکار سنی یہ ہے جنت جو تمہارے ورثہ میں آئی، ان کاموں کی بدولت جو تم کرتے رہے ہو ۞[43] اور جنت والوں نے دوزخیوں کو پکارا ہمارے پروردگار نے جو کچھ ہم سے وعدہ کیا تھا ہم نے اسے سچا پایا پھر کیا تم نے بھی وہ تمام باتیں ٹھیک پائیں جن کا تمہارے پروردگار نے تم سے وعدہ کیا تھا؟ دوزخی جواب میں بولے ہاں! اس پر ایک پکارنے والے نے پکار کر کہا ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو ۞[44] ان پر جو اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے اور چاہتے تھے ان کی راہ سیدھی نہ ہو (اس میں کجی ڈال دیں) اور آخرت کی زندگی سے بھی وہ منکر تھے ۞[45] اور دیکھو ان دونوں کے درمیان ایک اوٹ ہے اور

[1] ''آسمان کے دروازے کھلنے والے نہیں'' بطور محاورہ ہے یعنی وہ رحمت الٰہی سے دور رکھے جائیں گے ناکامی اُن کا مقدر ہوگی وہ رحمت خداوندی کے مستحق نہیں ہوں گے۔

Marfat.com

اعراف پر کچھ لوگ ہیں جو ہر ایک کو اس کے قیافہ سے پہچان لیتے ہیں، ان لوگوں نے جنت والوں کو پکارا تم پر سلامتی ہو وہ ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے اس کے آرزو مند ہیں ۞46 اور جب ان لوگوں کی نگاہ دوزخیوں کی طرف پھری تو پکار اُٹھے، اے پروردگار! ہمیں ظالم گروہ کے ساتھ شامل نہ کیجیو ۞47

اور اعراف والوں نے ان لوگوں کو پکارا جنہیں وہ ان کے قیافہ سے پہچان گئے تھے نہ تو تمہارے جتھے تمہارے کام آئے نہ تمہاری بڑائیاں (ہی تمہارے کام آئیں) ۞48 کیا یہ وہی لوگ نہیں ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ کی رحمت سے انہیں کچھ ملنے والا نہیں؟ جنت میں داخل ہو جاؤ آج تمہارے لیے نہ تو کسی طرح کا اندیشہ ہے نہ کسی طرح کی غمگینی ۞49 اور دوزخیوں نے جنت والوں کو پکارا تھوڑا سا پانی ہم پر بہا دو یا اس میں سے کچھ دے دو جو اللہ نے تمہیں بخشا ہے، جنت والوں نے جواب دیا اللہ نے یہ دونوں چیزیں منکروں پر روک دی ہیں ۞50 جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا تھا اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا جس طرح انہوں نے اس دن کا آنا بھلا دیا تھا آج وہ بھی بھلا دیے جائیں گے نیز اس لیے کہ وہ ہماری آیتوں سے جان بوجھ کر انکار کرتے تھے ۞51 اور دیکھو ہم نے تو ان لوگوں کے لیے ایک ایسی کتاب بھی نازل کر دی جس میں علم کے ساتھ حق کی باتیں الگ الگ کر کے واضح کر دی ہیں اور جو ایمان رکھنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ۞52 پھر کیا یہ لوگ اس بات کے انتظار میں ہیں کہ اس کا مطلب وقوع میں آ جائے جس دن اس کا مطلب وقوع میں آئے گا اس دن وہ لوگ کہ اسے پہلے بھولے بیٹھے تھے بول اُٹھیں گے بلاشبہ ہمارے پروردگار کے پیغمبر ہمارے پاس سچائی کا پیام لے کر آئے تھے، کاش! شفاعت کرنے والوں میں سے کوئی ہو جو آج ہماری شفاعت کرے یا کاش! ایسا ہو کہ ہم پھر دنیا میں لوٹا دیے جائیں اور جیسے کچھ کام کرتے رہے ہیں اس کے برخلاف کام انجام دیں، بلاشبہ ان لوگوں نے اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو تباہی میں ڈالا اور دُنیا میں جو کچھ افتراء پردازیاں کیا کرتے تھے وہ سب ان سے کھوئی گئیں ۞53

تمہارا پروردگار تو وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ ادوار[1] میں پیدا کیا اور پھر تخت پر متمکن ہو گیا رات کی اندھیری دن کی روشنی کو ڈھانپ لیتی ہے اور دن کے پیچھے لپکی چلی آ رہی ہے اور دیکھو سورج، چاند، ستارے سب اس کے حکم کے آگے سجدہ ریز ہیں اس کے لیے پیدا کرنا ہے اور اسی کے لیے حکم دینا سو کیا ہی بابرکت ذات ہے اللہ کی، تمام جہانوں کا پرورش کرنے والا ۞54 اپنے پروردگار سے دُعائیں مانگو آہ وزاری کرتے ہوئے بھی اور پوشیدگی میں بھی وہ انہیں پسند نہیں کرتا جو حد سے گزر جانے والے ہیں ۞55 اور ملک کی درستگی کے بعد اس میں خرابی نہ پھیلاؤ ڈرتے ہوئے اور اُمیدیں رکھتے ہوئے اس کے حضور دُعائیں کرو یقیناً اللہ کی رحمت ان کے نزدیک ہے جو نیک کردار ہیں ۞56 اور یہ اس کی کارفرمائی ہے کہ بارانِ رحمت سے پہلے ہوائیں بھیجتا ہے کہ خوشخبری پہنچا دیں پھر جب وہ بوجھل بادل لے اُڑتی ہیں تو انہیں کسی مردہ زمین کی بستی کی طرف کھینچ لے جاتا ہے پھر ان سے پانی برساتا ہے اور زمین سے ہر طرح کے پھل پیدا کر دیتا ہے اس طرح ہم مُردوں کو زندہ کر دیتے ہیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ۞57 اور دیکھو اچھی

[1] چھ دن یا چھ ادوار کی حقیقت کیا ہے؟ اسی طرح ایک دن یا ایک دور کتنی مدت پر محیط ہے اس طرح کی بحث اُٹھانا فضول ہے۔ اس بیان سے مقصود محض اظہارِ قدرت ہے۔ ذاتِ الٰہی مشاہدہ میں آنے والی نہیں کہ اس کا تخت پر متمکن ہونا مرئی ہو۔

Marfat.com

زمین اپنے[1] پروردگار کے حکم سے اچھی پیداوار ہی نکالتی ہے لیکن جو زمین نکمی ہے اس سے کچھ پیدا نہیں ہوتا مگر یہ کہ نکمی چیز پیدا ہو اس طرح ہم نشانیاں ان لوگوں کے لیے دہراتے ہیں جو شکر کرنے والے ہیں ۞ 58

یہ واقعہ ہے کہ ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تھا اس نے کہا اے میری قوم! اللہ ہی کی بندگی کرو، اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں ڈرتا ہوں کہ ایک بڑے دن کا عذاب تمہیں پیش نہ آ جائے ۞ 59 اس پر اس کی قوم کے سربرآوردہ لوگوں نے جواب دیا کہ ہمیں تو ایسا دکھائی دیتا ہے کہ تو صریح گمراہی میں پڑ گیا ہے ۞ 60 نوح (علیہ السلام) نے کہا بھائیو! یہ بات نہیں ہے کہ میں گمراہی میں پڑ گیا ہوں میں تو اس کی طرف سے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے فرستادہ ہوں ۞ 61 میں اپنے پروردگار کا پیغام تمہیں پہنچاتا ہوں اور پند و نصیحت کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے اس بات کا علم رکھتا ہوں جو تمہیں معلوم نہیں ۞ 62 کیا تمہیں اس بات پر اچنبھا ہو رہا ہے کہ تمہارے پروردگار کی نصیحت ایک ایسے آدمی کے ذریعے تمہیں پہنچی جو تم ہی میں سے ہے؟ اور اس لیے پہنچی تاکہ خبردار کر دے اور تم برائیوں سے بچو اور رحمت الٰہی کے سزاوار رہو ۞ 63 بایں ہمہ لوگوں نے نوح (علیہ السلام) کو جھٹلایا پس ہم نے اسے اور ان سب کو جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور جنہوں نے ہماری نشانیاں جھٹلائی تھیں انہیں غرق کر دیا، حقیقت یہ ہے کہ وہ یک قلم اندھے ہو گئے تھے ۞ 64

اور ہم نے قومِ عاد کی طرف اس کے بھائی بندوں میں سے ہود (علیہ السلام) کو بھیجا اس نے کہا اے قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تم نہیں ڈرتے؟ ۞ 65 اس پر قوم کے سربرآوردہ لوگوں نے جنہوں نے کفر کا شیوہ اختیار کر رکھا تھا کہا ہمیں تو ایسا دکھائی دیتا ہے کہ تم حماقت میں پڑ گئے ہو اور ہمارا خیال یہ ہے کہ تم جھوٹ بولنے والوں میں سے ہو ۞ 66 ہود (علیہ السلام) نے کہا بھائیو! میں احمق نہیں ہوں میں تو اس کی طرف سے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے فرستادہ ہوں ۞ 67 اس کا پیام تمہیں پہنچاتا ہوں اور یقین کرو کہ تمہیں دیانتداری کے ساتھ نصیحت کرنے والا ہوں ۞ 68 کیا تمہیں اس بات پر اچنبھا ہو رہا ہے کہ ایک ایسے آدمی کے ذریعہ تمہارے پروردگار کی نصیحت تم تک پہنچی جو خود تم ہی میں سے ہے؟ اللہ کا یہ احسان یاد کرو کہ قوم نوح کے بعد تمہیں اس کا جانشین بنایا اور تمہاری نسل کو زیادہ وسعت و توانائی بخشی پس چاہیے کہ اللہ کی نعمتوں کی یاد سے غافل نہ ہو تاکہ ہر طرح کامیاب ہو ۞ 69 انہوں نے کہا کیا تم اس لیے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہم صرف ایک ہی اللہ کے پجاری ہو جائیں اور ان معبودوں کو چھوڑ دیں جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں؟ اگر تم سچے ہو تو وہ بات لا دکھاؤ جس کا ہمیں خوف دِلا رہے ہو؟ ۞ 70 ہود (علیہ السلام) نے کہا یقین کرو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب واقع ہو گیا ہے، کیا ہے جس کی بنا پر تم مجھ سے جھگڑ رہے ہو؟ محض چند نام جو تم نے اور تمہارے بزرگوں نے اپنے جی سے گھڑ لیے ہیں اور جن کے لیے اللہ نے کوئی سند نہیں اُتاری، اچھا انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ۞ 71 پھر ہم نے ہود (علیہ السلام) کو اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور جنہوں نے ہماری نشانیاں جھٹلائی تھیں ان کی بیخ و بنیاد تک اُکھاڑ دی، حقیقت یہ ہے کہ وہ کبھی ایمان لانے والے نہ تھے ۞ 72

اور ہم نے قومِ ثمود کی طرف اس کے بھائی بندوں میں سے صالح (علیہ السلام) کو بھیجا اس نے کہا اے میری

[1] جو چیز اچھی ہے اُس سے اچھائی ہی ظاہر ہوگی اور جو بری ہے اُس سے برائی، یہ گویا فطرت کا بیان ہے جو ہر جگہ یکساں ایک جیسا ہے ''جیسا کرو گے ویسا بھرو گے''۔

Marfat.com

قوم کے لوگو! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا کوئی معبود نہیں دیکھو تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح دلیل تمہارے سامنے آ چکی ہے یہ اللہ کے نام پر چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں جہاں چاہے چرے، اسے کسی طرح کا نقصان نہ پہنچاؤ کہ عذاب جانکاہ تمہیں آ پکڑے گا۞73 اور (وہ وقت یاد کرو کہ) اللہ نے تمہیں قوم عاد کے بعد اس کا جانشین بنایا اور اس سرزمین پر اس طرح بسا دیا کہ میدانوں سے محل بنانے کا کام لیتے ہو اور پہاڑوں کو بھی تراش کر اپنا گھر بنا لیتے ہو، پس اللہ کی نعمتیں یاد کرو اور ملک میں سرکشی کرتے ہوئے خرابی نہ پھیلاؤ۞74 قوم کے جن سربرآوردہ[1] لوگوں کو گھمنڈ تھا اُنہوں نے مومنوں سے کہا اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں وہ کمزور و حقیر سمجھتے تھے کیا تم نے سچ مچ معلوم کر لیا ہے کہ صالح (علیہ السلام) اللہ کا بھیجا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! بیشک جس پیامِ حق کے ساتھ وہ بھیجا گیا ہے ہم اس پر پورا یقین رکھتے ہیں۞75 اس پر گھمنڈ کرنے والوں نے کہا تمہیں جس بات کا یقین ہے ہم اس سے انکار کر رہے ہیں۞76 انہوں نے اونٹنی کو کاٹ[2] ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی انہوں نے کہا اے صالح! اگر تم واقعی پیغمبروں میں سے ہو تو اب وہ بات ہم پر لا دکھاؤ جس کا تم نے ہمیں خوف دلایا تھا۞77 پس لرزا دینے والی ہولناکی نے انہیں آ لیا اور جب ان پر صبح ہوئی تو گھروں میں اوندھے منہ پڑے تھے۞78 پھر صالح (علیہ السلام) ان سے کنارہ کش ہو گیا اس نے کہا اے میری قوم کے لوگو! میں نے اپنے پروردگار کا پیام تمہیں پہنچایا اور نصیحت کی مگر تم نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ہو۞79 اور لوط (علیہ السلام) کا واقعہ یاد کرو جب اس نے اپنی قوم سے کہا تھا کیا تم ایسی بے حیائی کا کام کرنا پسند کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی انسان نے نہیں کیا؟۞80 تم عورتوں کو چھوڑ کر نفسانی خواہش سے مَردوں پر مائل ہوتے ہو یقیناً تم ایک ایسی قوم ہو گئے ہو جو بالکل چھوٹ ہے۞81 لوط (علیہ السلام) کی قوم کے پاس اگر اس کا کچھ جواب تھا تو یہ تھا کہ آپس میں کہنے لگے اس آدمی کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو یہ ایسے لوگ ہیں جو بڑے پاک صاف بنا چاہتے ہیں۞82 پس لوط (علیہ السلام) کو اور اس کے گھر والوں کو تو ہم نے بچا لیا مگر اس کی بیوی نہ بچی کہ وہ بھی پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۞83 (پھر ایسا ہوا کہ) ہم نے ان پر پتھروں کا مینہ برسایا، سو دیکھو کہ مجرموں کا انجام کیا ہوا؟۞84

اور مدین کی بستی میں شعیب (علیہ السلام) بھیجا گیا کہ وہ اُنہی کے بھائی بندوں میں سے تھا اس نے کہا بھائیو! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں دیکھو تمہارے پروردگار کی طرف واضح دلیل تمہارے سامنے آ چکی پس چاہیے کہ ماپ تول پورا پورا کیا کرو لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو ملک کی درستگی کے بعد اس میں خرابی نہ ڈالو، اسی میں تمہارے لیے بہتری ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۞85 اور دیکھو ایسا نہ کرو کہ ہر راستے میں تم جا بیٹھو اور جو آدمی بھی ایمان لائے اسے دھمکیاں دے کر اللہ کی راہ سے روکو اور اس میں کجی ڈالنے کے درپے ہو جاؤ اللہ کا احسان یاد کرو کہ تم بہت تھوڑے تھے اس نے تمہاری تعداد زیادہ کر دی اور پھر غور کرو جن لوگوں نے فساد کا شیوہ اختیار کیا تھا اُنہیں کیسا کچھ انجام پیش آ چکا ہے؟۞86 اور اگر ایسا ہوا ہے کہ

[1] ہر نبی و رسول کی دعوت کا انکار کرنے والے سب سے پہلے سربرآوردہ لوگ تھے چونکہ وہ اپنی اپنی قوم کے سردار تھے اس لیے اُن کی دیکھا دیکھی دوسروں نے بھی انکار کی راہ اختیار کی اس طرح گویا اُنہوں نے خود بھی انکار کیا اور دوسروں کے انکار کا باعث بھی ہوئے۔

[2] اس اونٹنی کا قصور یہ تھا کہ اس پر سوار ہو کر صالح علیہ السلام قوم کے لوگوں کے پاس جاتے تھے تاکہ اُن کو وعظ و نصیحت کریں پھر لوگوں کی اس دشمنی کے باعث اللہ نے اس اونٹنی کو ایک نشان بنا دیا لیکن قوم نے ضد میں آ کر اس اونٹنی کو گزند پہنچائی تو قانونِ الٰہی نے ان کو ایسا پکڑا کہ اُن کا نام و نشان مٹا کر رکھ دیا۔

Marfat.com

تم میں سے ایک گروہ اس تعلیم پر ایمان لے آیا ہے جس کی تبلیغ کے لیے میں بھیجا گیا ہوں اور دوسرا گروہ ہے جسے اس پر یقین نہیں تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کردے اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۞87

....

۞ اس پر قوم کے سرداروں نے جنہیں گھمنڈ تھا کہا کہ اے شعیب (علیہ السلام) یا تو تجھے اور ان سب کو جو ایمان لائے ہیں ہم اپنے شہر سے ضرور نکال باہر کریں گے یا تمہیں مجبور کردیں گے کہ ہمارے دین میں لوٹ آؤ، شعیب (علیہ السلام) نے کہا اگر ہمارا دل تمہارے دین پر مطمئن نہ ہو تو کیا جبراً مان لیں؟۞88 اگر ہم تمہارے دین میں لوٹ آئیں حالانکہ اللہ نے ہمیں اس سے نجات دے دی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے جھوٹ بولتے ہوئے اللہ پر بہتان باندھا، ہمارے لیے ممکن نہیں کہ اب قدم ہٹائیں ہاں! اللہ کا جو ہمارا پروردگار ہے ایسا ہی چاہنا ہو، کوئی چیز نہیں جس پر وہ اپنے علم سے چھایا ہوا نہ ہو ہمارا تمام تر بھروسہ اُسی پر ہے، اے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان سچائی کے ساتھ فیصلہ کردے اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۞89 قوم کے سرداروں نے جو شعیبؑ کے منکر تھے کہا اگر تم نے شعیبؑ کی پیروی کی تو یہی سمجھ لو تم برباد ہوئے۞90 پس لرزا دینے والی ہولناکی نے انہیں آ لیا اور جب ان پر صبح ہوئی تو گھروں میں اوندھے پڑے تھے۞91 جن لوگوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا تھا گویا ان بستیوں میں کبھی بسے ہی نہ تھے، جن لوگوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا تھا وہی برباد ہونے والے تھے۞92 وہ ان سے کنارہ کش ہوگیا اس نے کہا بھائیو! میں نے پروردگار کے پیغامات تمہیں پہنچا دیئے تھے اور تمہاری بہتری چاہی تھی اب کفر کرنے والوں پر میں کیسے افسوس کروں؟۞93

اور ہم نے جب کبھی کسی بستی میں کوئی نبی بھیجا تو ہمیشہ ایسا کیا کہ اس کے باشندوں کو سختیوں اور نقصانوں میں مبتلا کردیا تاکہ سرکشی سے باز آئیں اور عاجزی و نیازمندی کریں۞94 پھر ہم نے مصیبت[1] راحت سے بدل دی پھر جب وہ خوب بڑھ گئے اور کہنے لگے ہمارے بزرگوں پر سختی کے دن بھی گزرے، راحت کے بھی، تو اچانک ہمارے عذاب کی پکڑ میں آ گئے اور وہ بالکل بے خبر تھے۞95 اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور برائیوں سے بچتے تو ہم آسمان اور زمین کی برکتوں کے دروازے ضرور ان پر کھول دیتے لیکن انہوں نے جھٹلایا پس اس کمائی کی وجہ سے جو انہوں نے حاصل کی تھی ہم نے انہیں پکڑ لیا۞96 کیا شہروں میں بسنے والوں کو اس بات سے امان مل گئی ہے کہ ہمارا عذاب راتوں رات نازل ہو اور وہ پڑے سوتے ہوں؟۞97 یا انہیں اس بات سے امان مل گئی ہے کہ دن دہاڑے عذاب نازل ہوجائے اور وہ کھیل کود میں مصروف ہوں؟۞98 کیا انہیں اللہ کی مخفی تدبیروں سے امان مل گئی ہے؟ تو یاد رکھو اللہ کی مخفی تدبیروں سے بے خوف نہیں ہو سکتے مگر وہی جو تباہ ہونے والے ہیں۞99

پھر جو لوگ ملک کے وارث ہوتے ہیں کیا وہ یہ بات نہیں پاتے کہ اگر ہم چاہیں تو انہیں بھی گناہوں کی وجہ سے مصیبتوں میں مبتلا کردیں اور ان کے دلوں پر مہر لگا دیں کہ کوئی بات سنیں ہی نہیں؟۞100 یہ ہیں آبادیاں جن کے حالات ہم تمہیں سناتے ہیں ان سب میں ان کے پیغمبر روشن دلیلوں کے ساتھ آئے مگر ان کے بسنے والے ایسے نہ تھے کہ جو بات پہلے جھٹلا چکے تھے اسے مان لیں سو دیکھو اس طرح اللہ ان لوگوں

[1] قانونِ الٰہی یہ ہے کہ وہ بدکاروں کو فوراً نہیں پکڑتا بلکہ قانونِ امہال کے تحت مہلت دیتا رہتا ہے لیکن جب پکڑ کا وقت آتا ہے تو ان کو اس طرح پکڑ لیا جاتا ہے کہ وہ چوں چرا نہیں کر سکتے۔

Marfat.com

کے دِلوں پر مہر لگا دیتا ہے جو انکار کرتے ہیں ۞[101] اور
اُن میں سے اکثروں کو ہم نے ایسا پایا کہ اپنے عہد پر
قائم نہ تھے اور اکثروں کو ایسا ہی پایا کہ یک قلم نافرمان
ہو گئے ۞[102] پھر ان پیغمبروں کے بعد ہم نے موسیٰ
(علیہ السلام) کو فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف اپنی
نشانیوں کے ساتھ بھیجا لیکن انہوں نے ہماری نشانیوں
کے ساتھ ناانصافی کی تو دیکھو مفسدوں کا کیسا انجام
ہوا؟ ۞[103] موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا "اے فرعون! میں اس
کی طرف سے بھیجا ہوا آیا ہوں جو تمام جہانوں کا
پروردگار ہے" ۞[104] میرا فرضِ منصبی ہے کہ اللہ کے نام
سے کوئی بات نہ کہوں مگر یہ کہ سچ ہو، میں تیرے
پروردگار کی طرف سے روشن دلیلیں لایا ہوں سو بنی
اسرائیل کو میرے ساتھ رخصت کر دے ۞[105] فرعون
نے کہا اگر تو واقعی کوئی نشانی لے کر آیا ہے اور اپنے
دعوے میں سچا ہے تو پیش کر ۞[106] اس پر موسیٰ (علیہ السلام)
نے اپنی لاٹھی ڈال دی تو اچانک ایک نمایاں اژدھا
ان کے سامنے تھا ۞[107] اور اپنا ہاتھ نکالا تو اچانک ایسے
ہوا کہ دیکھنے والوں کے لیے سفید چمکیلا تھا ۞[108]

فرعون کی قوم کے سردار آپس میں ایک دوسرے
سے کہنے لگے بلاشبہ یہ بڑا ماہر جادوگر[1] ہے ۞[109] یہ چاہتا
ہے کہ تمہیں ملک سے نکال باہر کرے اب بتلاؤ
تمہاری صلاح اس بارے میں کیا ہے ۞[110] چنانچہ
انہوں نے کہا موسیٰ اور اس کے بھائی کو ڈھیل دے کر
روک لے اور نقیب روانہ کر دے ۞[111] کہ تمام شہروں
سے جادوگر اکٹھا کر کے تیرے حضور لے آئیں ۞[112]
چنانچہ جادوگر فرعون کے حضور آئے، اُنہوں نے کہا اگر
ہم موسیٰ پر غالب آئے تو ہمیں اس خدمت کے صلے
میں انعام ملنا چاہیے ۞[113] فرعون نے کہا ضرور ملے گا
اور تم سب میرے مقربین کی صف میں داخل ہو جاؤ
گے ۞[114] (مقابلہ شروع ہوا تو فرعون کے جادوگروں
نے) کہا اے موسیٰ (علیہ السلام) یا تو تم پہلے پھینکو یا ہم ہی کو
پھینکنا ہے ۞[115] موسیٰ نے کہا تم ہی پھینکو! پھر جب
جادوگروں نے پھینکا تو ایسا کیا کہ لوگوں کی نگاہیں جادو
سے ماردیں اور ان میں دہشت پھیلا دی اور بہت بڑا
جادو بنا لائے ۞[116] اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) پر وحی کی
کہ تم بھی اپنی لاٹھی ڈال دو جونہی اس نے لاٹھی پھینکی تو
اچانک کیا ہوا جو کچھ جھوٹی نمائش جادوگروں کی تھی
سب اس نے نگل کر نابود کر دی ۞[117] سچائی ثابت ہوگئی
اور جو کچھ جادوگروں نے کرتب کیے تھے سب ملیامیٹ
ہوئے ۞[118] فرعون اور اس کے درباریوں کو مغلوب ہونا
پڑا اور وہ اُلٹے ذلیل ہوئے ۞[119] اور پھر جادوگر بے
اختیار سجدے میں گر پڑے ۞[120] اُنہوں نے کہا ہم اس
پر ایمان لائے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ۞[121] جو
موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کا پروردگار ہے ۞[122]
فرعون نے کہا مجھ سے اجازت لیے بغیر تم موسیٰ
(علیہ السلام) پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہ ایک پوشیدہ تدبیر
ہے جو تم نے شہر میں کی ہے تاکہ اس کے باشندوں کو
اس سے نکال باہر کرو، اچھا تھوڑی دیر میں تمہیں معلوم
ہو جائے گا ۞[123] میں ضرور ایسا کروں گا کہ پہلے تمہارے
ہاتھ پاؤں اُلٹے سیدھے کٹواؤں پھر تم سب کو سولی پر
چڑھا دوں ۞[124] اُنہوں نے جواب دیا ہمیں اپنے
پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۞[125] ہمارا قصور اس
کے سوا کچھ نہیں کہ جب ہمارے پروردگار کی نشانیاں
ہمارے سامنے آ گئیں تو ہم ایمان لے آئے،
پروردگارا! ہمیں صبر و شکیبائی سے معمور کر دے اور ہمیں
دُنیا سے اس طرح اُٹھا کہ تیرے فرمانبردار ہوں ۞[126]
اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے فرعون سے کہا
تُو موسیٰ (علیہ السلام) اور اس کی قوم کو چھوڑ دے گا کہ ملک

[1] جادو کوئی علم نہیں بلکہ یہ محض دھوکا اور فریب ہے لیکن قوم کے سیانے اور سمجھ دار لوگوں پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے موسیٰ علیہ السلام کو بھی اس مفہوم کے تحت ہی ایسا کہا گیا ہے اگرچہ کہنے والے خود ہوشیار و چالاک لوگ تھے۔

Marfat.com

پیچھے میری جانشینی کی، تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں ذرا بھی صبر نہ کر سکے اس نے (جوش میں آ کر) تختیاں پھینک دیں اور ہارون کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا ہارون (علیہ السلام) نے کہا، اے میری ماں جائے بھائی! میں کیا کرتا، لوگوں نے مجھے بے حقیقت سمجھا اور قریب تھا کہ قتل کر ڈالیں پس میرے ساتھ ایسا نہ کر کہ دشمن ہنسیں اور نہ مجھے ظالموں میں شمار کر۞150 موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا پروردگار! میرا قصور بخش دے اور میرے بھائی کا بھی اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر تجھ سے بڑھ کر کون ہے جو رحم کرنے والا ہے۞151

اللہ نے فرمایا جن لوگوں نے بچھڑے کی پوجا کی ان کے حصے میں ان کے پروردگار کا غضب آئے گا اور دُنیا کی زندگی میں بھی ذلت و رسوائی پائیں گے ہم افتراء پردازوں کو اس طرح بدلہ دیتے ہیں۞152 جن لوگوں نے برائیوں کے ارتکاب کے بعد (حقیقت حال کو سمجھ کر) توبہ کر لی اور ایمان لے آئے بلاشبہ تمہارا پروردگار توبہ کے بعد بخش دینے والا رحمت والا ہے۞153 اور جب موسیٰ کی خشم ناکی فرو ہوئی تو اس نے تختیاں اُٹھالیں ان کی کتابت میں ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے جو اپنے پروردگار کا ڈر رکھتے ہیں۞154 اور اس غرض سے کہ ہمارے ٹھہرائے ہوئے وقت میں حاضر ہوں موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم میں سے ستر آدمی چنے پھر جب لرزا دینے والی ہولناکی نے انہیں آ لیا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کی پروردگار اگر تو چاہتا تو ان سب کو اب سے پہلے ہلاک کر ڈالتا اور میری زندگی بھی ختم کر دیتا پھر کیا ایک ایسی بات کے لیے جو ہم میں سے چند بیوقوف آدمی کر بیٹھے ہیں تو ہم سب کو ہلاک کر دے گا؟ یہ اس کے سوا کیا ہے کہ تیری طرف سے ایک آزمائش ہے تو جسے چاہے اس میں بھٹکا دے جسے چاہے راہ دکھا دے، اے اللہ! تو ہمارا والی ہے ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تجھ سے بہتر بخشنے والا کوئی نہیں۞155 اور اس دنیا کی زندگی میں بھی ہمارے لیے اچھائی لکھ دے اور آخرت کی زندگی میں بھی ہمارے لیے اچھائی کر ہم تیری طرف لوٹ آئیں، اللہ نے فرمایا میرے عذاب کا حال یہ ہے کہ جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں اور رحمت کا حال یہ ہے کہ ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے، پس میں ان لوگوں کے لیے جلد ہی لکھ دوں گا جو تقویٰ اختیار کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور جو میری نشانیوں پر ایمان لائیں گے۞156 جو ﴿الرَّسُوْل﴾ (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ) کی پیروی[1] کریں گے کہ وہ نبی اُمی ہے اور اس کے ظہور کی خبر اپنے یہاں توراۃ و انجیل میں لکھی پائیں گے وہ انہیں نیکی کا حکم دے گا، برائی سے روکے گا، پسندیدہ چیزیں حلال کرے گا، گندی چیزیں حرام ٹھہرائے گا، اس بوجھ سے نجات دلائے گا جس کے تلے دبے ہوں گے ان پھندوں سے نکالے گا جن میں گرفتار ہوں گے تو جو لوگ اس پر ایمان لائے اس کے مخالفوں کے لیے روک ہوئے (اور راہِ حق میں) اس کی مدد کی اور اس روشنی کے پیچھے ہو لیے جو اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے سو وہی ہیں جو کامیابی پانے والے ہیں۞157

تم کہو اے افرادِ نسلِ انسانی! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں، وہ اللہ کہ آسمانوں اور زمین کی ساری بادشاہت اس کے لیے ہے کوئی معبود نہیں مگر اس کی ذات! وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے پس اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول نبی امی پر وہ جو اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے اس کی پیروی کرو تا کہ راہ تم پر کھل جائے۞158 اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں ایک گروہ ایسا ہے جو لوگوں کو سچائی کی راہ چلاتا ہے اور سچائی

[1] نبی اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ مناقب جو گذشتہ کتابوں یعنی توراۃ و انجیل میں بیان کیے گئے ہیں تفصیل کے لیے عروۃ الوثقیٰ کے محولہ مقام کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

ہی کے ساتھ انصاف بھی کرتا ہے ۞ 159 اور (پھر وہ واقعہ یاد کرو جب) ہم نے بنی اسرائیل کو بارہ خاندانوں کے بارہ گروہوں میں تقسیم کر دیا اور جب لوگوں نے موسیٰ (علیہ السلام) سے پینے کیلئے پانی مانگا تو ہم نے وحی کی کہ اپنی لاٹھی (جبل حوریب کی) ایک خاص چٹان پر مارو چنانچہ اس طرح بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر گروہ نے اپنی اپنی جگہ پانی کی معلوم کر لی اور ہم نے بنی اسرائیل پر ابر کا سایہ کر دیا تھا اور ﴿من﴾ اور ﴿سلویٰ﴾ اتارا تھا ہم نے کہا تھا کہ یہ پسندیدہ غذا کھایئے جو ہم نے عطا کی ہے، انہوں نے ہمارا تو کچھ نہیں بگاڑا خود اپنے ہاتھوں اپنا ہی نقصان کرتے رہے ۞ 160 اور جب بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ اس شہر میں جا کر آباد ہو جاؤ اور جس جگہ سے چاہو اپنی غذا حاصل کرو اور تمہاری زبانوں پر ﴿حطة﴾ کا کلمہ جاری ہو اور اس کے دروازے میں داخل ہو تو جھکے ہوئے ہو ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور نیک کرداروں کو زیادہ اجر دیں گے ۞ 161 لیکن پھر جو لوگ ان سے ظلم و شرارت کی راہ چلنے والے تھے انہوں نے اللہ کی بتلائی ہوئی بات بدل کر ایک دوسری ہی بات بنا ڈالی پس ہم نے آسمان سے ان پر عذاب بھیجا اس ظلم کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے ۞ 162

اور اے پیغمبر اسلام! بنی اسرائیل سے اس شہر کے بارے میں پوچھو جو سمندر کے کنارے واقعہ تھا اور جہاں سبت کے دن لوگ اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حد سے باہر ہو جاتے تھے، سبت کے دن ان کی مطلوبہ مچھلیاں پانی پر تیرتی ہوئی ان کے پاس آ جاتیں مگر جس دن سبت نہ مناتے نہ آتیں، اس طرح ہم انہیں آزمائش میں ڈالتے تھے بسبب اس نافرمانی کے جو وہ کیا کرتے تھے ۞ 163 اور جب اس شہر کے باشندوں میں سے ایک گروہ نے کہا تم ایسے لوگوں کو نصیحت کیوں کرتے ہو جنہیں یا تو اللہ ہلاک کر دے گا یا نہایت سخت عذاب میں مبتلا کر دے گا؟ انہوں نے کہا اس لیے کرتے ہیں تاکہ تمہارے پروردگار کے حضور معذرت کر سکیں اور اس لیے بھی کہ شاید لوگ باز آ جائیں ۞ 164 پھر جب ان لوگوں نے وہ تمام نصیحتیں بھلا دیں جو انہیں کی گئی تھیں تو ہمارا مواخذہ نمودار ہو گیا، ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو برائی سے روکتے تھے مگر شرارت کرنے والوں کو ایسے عذاب میں ڈالا کہ محرومی و نامرادی میں مبتلا کرنے والا عذاب تھا، بسبب ان نافرمانیوں کے جو وہ کیا کرتے تھے ۞ 165 پھر جب یہ اس بات میں حد سے زیادہ سرکش ہو گئے جس سے انہیں روکا گیا تھا تو ہم نے کہا ''بندر ہو جاؤ''[1] ذلت و خواری سے ٹھکرائے ہوئے ۞ 166 اور جب تیرے پروردگار نے اس بات کا اعلان کر دیا تھا کہ وہ قیامت کے دن تک ان پر ایسے لوگوں کو مسلط کر دے گا جو انہیں ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا کریں گے، حقیقت یہ ہے کہ تیرا پروردگار سزا دینے میں دیر کرنے والا نہیں اور ساتھ ہی بخشنے والا رحمت والا بھی ہے ۞ 167 اور ہم نے انہیں الگ الگ گروہ کر کے زمین میں متفرق کر دیا کچھ ان میں نیک تھے کچھ اس کے خلاف اور ہم نے انہیں اچھی اور بری دونوں طرح کی حالتوں میں ڈال کر آزمایا تاکہ وہ باز آ جائیں ۞ 168 پھر ان لوگوں کے بعد ناخلفوں نے ان کی جگہ پائی اور کتاب الٰہی کے وارث ہوئے وہ اس دنیائے حقیر کی متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں اس کی تو ہمیں معافی مل ہی جائے گی اور اگر کوئی متاع انہیں اس طرح ہاتھ آ جائے تو اسے بھی بلا تامل لے لیں، کیا

[1] جو انسان انسانیت کو چھوڑ کر جانوروں کی عادات و خصائل اپنالیں وہ شکل و صورت سے انسان ہونے کے باوجود ان جانوروں ہی کی مانند ہو جاتے ہیں جن کے اوصاف سے متصف ہوں قرآن کریم میں جگہ جگہ ان کی مثالیں پائی جاتی ہیں جیسے کتے، گدھے، بندر اور چوپایوں کی مثالیں۔

Marfat.com

ان سے کتاب میں عہد نہیں لیا گیا ہے کہ اللہ کے نام سے کوئی بات نہ کہیں مگر وہی جو سچ ہو، اور کیا جو کچھ کتاب میں حکم دیا گیا ہے وہ پڑھ نہیں چکے ہیں، جو متقی ہیں ان کے لیے تو آخرت کا گھر کہیں بہتر ہے کیا اتنی بات بھی تمہاری عقل میں نہیں آتی ؟169 اور جو لوگ کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور نماز میں سرگرم ہیں تو ہم بھی سنوارنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے170 اور جب ہم نے ان کے اوپر پہاڑ کو بلند کیا ہوا تھا کہ گویا ایک سائبان ہے اور وہ سمجھتے تھے کہ بس ان کے سروں پر آ گرا اور انہیں حکم دیا تھا کہ یہ کتاب جو ہم نے دی ہے مضبوطی سے پکڑے رہو اور جو کچھ اس میں بتلایا گیا ہے اسے خوب طرح یاد رکھو اور یہ اس لیے کہ تم برائیوں سے بچو171

اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے[1] جو ان کے ہیکل سے پیدا ہونے والی تھی عہد لیا تھا اور انہیں خود اس پر گواہ ٹھہرایا تھا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا تھا ہاں! تو ہی پروردگار ہے، ہم نے اس کی گواہی دی اور یہ اس لیے کہا تھا کہ تم قیامت کے دن عذر کو بیٹھو کہ ہم اس سے بے خبر رہے172 یا کہو اے اللہ! شرک تو ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں نے کیا ہم ان کی نسل میں بعد کو پیدا ہوئے پھر کیا تو ہمیں اس بات کے لیے ہلاک کرے گا جو جھوٹی راہ چلنے والوں نے کی تھی؟173 اور دیکھو اس طرح ہم سچائی کی نشانیاں الگ الگ کر کے واضح کر دیتے ہیں تا کہ لوگ لوٹ آئیں174 اور ان لوگوں کو اس آدمی کا حال پڑھ کر سناؤ جسے ہم نے اپنی نشانیاں دی تھیں لیکن پھر اس نے وہ جامہ اتار دیا پس شیطان ان کے پیچھے لگا نتیجہ یہ نکلا کہ گمراہوں میں سے ہو گیا175 اور اگر ہم چاہتے تو ان نشانیوں کے ذریعے اس کا مرتبہ بلند کرتے (اور دلائل حق کا جو علم ہم نے اُس کو دیا تھا وہ اس پر قائم رہتا) مگر وہ پستی کی طرف جھکا اور ہوائے نفس کی پیروی کی تو اس کی مثال[2] کتے کی سی ہو گئی، مشقت میں ڈالو جب بھی ہانپے اور زبان لٹکائے، چھوڑ دو جب بھی ایسا ہی کرے، ایسی ہی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری نشانیاں جھٹلائیں تو، یہ حکایتیں لوگوں کو سناؤ تا کہ ان میں غور و فکر کریں176 کیا ہی بری مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری نشانیاں جھٹلائیں اور اپنے ہاتھوں خود اپنا ہی نقصان کرتے رہے177 جس پر اللہ راہ کھول دے وہی راہ پر ہے اور جس پر راہ گم کر دے تو ایسے ہی لوگ ہیں جو گھاٹے (ٹوٹے) میں پڑے178 اور کتنے ہی جن اور انسان ہیں جنہیں ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے، ان کے پاس عقل ہے مگر اس سے سمجھ بوجھ کا کام نہیں لیتے، آنکھیں ہیں مگر ان سے دیکھنے کا کام نہیں لیتے، کان ہیں مگر ان سے سننے کا کام نہیں لیتے وہ چار پایوں کی طرح ہو گئے بلکہ ان سے بھی زیادہ کھوئے ہوئے ایسے ہی لوگ ہیں جو یک قلم غفلت میں ڈوب گئے ہیں179 اور اللہ کے لیے حسن و خوبی کے نام ہیں سو تم انہی ناموں سے اُسے پکارو اور جو لوگ اس کے ناموں میں کج اندیشیاں کرتے ہیں یعنی ایسی صفتیں گھڑتے ہیں تو تم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو وہ وقت دور نہیں کہ اپنے کیے کا بدلہ پا لیں گے180 اور جن لوگوں کو ہم نے پیدا کیا ان میں ضرور ایک گروہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو لوگوں کو سچائی کی راہ دکھاتا ہے اور سچائی ہی کے

[1] اس حقیقت کا اعلان کہ اللہ رب کریم کی ہستی کا اعتقاد انسانوں کی فطرت میں ودیعت کر دیا گیا ہے اور فطرت انسانی کی اصلی آواز "بلیٰ" ہے یعنی تصدیق ہے انکار نہیں ہے اس لیے کوئی انسان اپنی غفلت کے باعث معذور نہیں ہو سکتا۔

[2] جو انسان ہوائے نفس کی پیروی کرتا ہے اُس کی مثال کتے جیسی ہے خواہ وہ ایک ہو یا ہزاروں اور یہ وہی لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے وضاحت اوپر موجود ہے۔

Marfat.com

ساتھ ان میں انصاف بھی کرتا ہے ۞181
اور جن لوگوں نے ہماری نشانیاں جھٹلائیں ہم انہیں درجہ بدرجہ لے جائیں گے اس طرح کہ انہیں خبر بھی نہیں ہوگی ۞182 ہم انہیں ڈھیل دیتے ہیں اور ہماری مخفی تدبیر بڑی ہی مضبوط ہے ۞183 کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا؟ ان کے رفیق کو کچھ دیوانگی تو نہیں لگ گئی ہے وہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ کھلے طور پر خبردار کرنے والا ہے ۞184 پھر کیا یہ نظر اُٹھا کر آسمان[1] و زمین کی بادشاہی اور جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے نہیں دیکھتے؟ نیز یہ بات کہ ہو سکتا ہے ان کا وقت قریب آ گیا ہو؟ (اگر سوچنے سمجھنے کی یہ ساری باتیں انہیں درست نہیں کر سکتیں تو) پھر اس کے بعد اور کونسی بات ہو سکتی ہے جس پر ایمان لائیں گے ۞185 جس پر اللہ راہ گم کر دے تو پھر اس کے لیے کوئی راہ دکھانے والا نہیں، اللہ نے انہیں چھوڑ دیا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں ۞186
لوگ تم سے[2] آنے والے وقت کی نسبت پوچھتے ہیں کہ آخر وہ کب قرار پائے گا؟ تم کہہ دو اس کا علم تو میرے پروردگار کو ہے وہی ہے جو اس بات کو اس کے وقت پر نمایاں کرنے والا ہے وہ بڑا بھاری حادثہ ہے جو آسمانوں اور زمین میں واقع ہوگا، وہ تم پر نہیں آئے گا مگر اچانک یہ لوگ تم سے اس طرح پوچھ رہے ہیں گویا تم اس کی کاوش میں لگے ہوئے ہو، تم کہو حقیقت حال اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ صرف اللہ ہی یہ بات جانتا ہے لیکن اکثر آدمی ایسے ہیں جو اس حقیقت سے انجان ہیں ۞187 (اے پیغمبر اسلام ﷺ) تم کہہ دو میرا حال تو یہ ہے کہ خود اپنی جان کا نفع و نقصان بھی اپنے قبضے میں نہیں رکھتا وہی ہو کر رہتا ہے جو اللہ چاہتا ہے، اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو ضرور ایسا کرتا کہ بہت سے منفعت بٹور لیتا اور (میری زندگی میں) کوئی گزند مجھے نہ پہنچتا، میں اس کے سوا کیا ہوں کہ ماننے والوں کے لیے خبردار کرنے والا اور بشارت دینے والا ہوں ۞188
وہی ہے جس نے ایک جنس[3] سے تمہیں پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنا دیا تا کہ وہ اس کی رفاقت میں چین پائے، پھر جب مرد عورت کی طرف ملتفت ہوتا ہے تو عورت کو حمل ہو جاتا ہے پہلے حمل کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے اور وہ وقت گزارتی ہے پھر جب بوجھل ہو جاتی ہے تو مرد اور عورت دونوں اللہ کے حضور (جو اُن کا ربّ ہے) دُعا مانگتے ہیں کہ اے اللہ! ہم دونوں تیرے شکر گزار بندے ہوں گے اگر ہمیں ایک تندرست بچہ عطا فرما دے ۞189 پھر جب اللہ نے انہیں ایک تندرست فرزند دے دیا تو جو چیز اللہ نے دی وہی اس میں دوسری ہستیوں کو شریک ٹھہرانے لگے سو یہ لوگ جیسی کچھ شرک کی باتیں کرتے ہیں اس سے اللہ کی ذات بہت بلند ہے ۞190 یہ لوگ اللہ کے ساتھ کن ہستیوں کو شریک ٹھہراتے ہیں؟ ایسی کو جو کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے اور خود کسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں ۞191 ان میں نہ تو اس کی طاقت ہے کہ ان کی مدد کریں، نہ اس کی کہ خود اپنی ذات ہی کو مدد پہنچائیں ۞192 (اور اے پیغمبر اسلام! ان کی منافقت کا یہ حال ہے کہ) اگر تم سیدھی راہ کی طرف بلاؤ تو تمہارے پیچھے قدم نہ اُٹھا سکیں اور تم انہیں پکارو یا چپ رہو دونوں حالتوں کا نتیجہ تمہارے لیے یکساں ہو ۞193 تم اللہ کے سوا جن جن

---

[1] غور کرو قرآن کریم کا طریق تلقین و استدلال کیا ہے اور ہم نے اس کو کیا بنا دیا ہے؟

[2] قیامت کب آئے گی؟ قیامت کا علم تو اللہ کے پاس ہے لیکن جو تم میں سے چلا جاتا ہے اس کی قیامت تو گویا آ گئی، تم صرف یہ بتا دو کہ اس کے لیے تم نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟

[3] ازدواجی زندگی کی اصل سکون و تسکین ہے اور نسل انسانی کی افزائش جو سکون و تسکین کا ایک فطری حصہ ہے۔ شرط صرف اور صرف یہ ہے کہ اولاد صالح اور نیک ہو اور ازدواجی زندگی حیوانیت تک محدود نہ ہو۔

Marfat.com

ہستیوں کو پکارتے ہو وہ تمہاری ہی طرح اللہ کے بندے ہیں اگر تم سچے ہو (ماورائے بشریت ان میں طاقتیں ہیں) تو اپنی احتیاجوں میں پکارو وہ تمہاری پکار کا جواب دیں ❁194 کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے چلتے ہیں؟ ہاتھ ہیں جن سے پکڑتے ہیں؟ آنکھیں ہیں جن سے دیکھتے ہیں؟ کان ہیں جن سے سنتے ہیں؟ (نہیں اور یقیناً نہیں بلکہ یہ تو محض بت، شبیہیں اور قبریں ہیں پھر) ان لوگوں سے کہو انہیں پکار لو پھر مخفی تدبیریں کر ڈالو اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو ❁195 میرا کارساز تو بس اللہ ہے جس نے یہ کتاب نازل فرمائی اور وہی ہے جو نیک انسانوں کی کارسازی کرتا ہے ❁196 تم اللہ کے سوا جنہیں پکارتے ہو وہ نہ تو تمہاری مدد کرنے کی قدرت رکھتے ہیں نہ خود اپنی ہی مدد پر قادر ہیں ❁197 اگر تم ان لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف بلاؤ تو کبھی تمہاری پکار نہ سنیں تمہیں ایسا دکھائی دیتا ہے کہ تمہاری طرف تک رہے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ دیکھتے نہیں ❁198 (اے پیغمبر اسلام! بہرحال) نرمی و درگزر سے کام لو، نیکی کا حکم دو، جاہلوں کی طرف متوجہ نہ ہو ❁199 اور اگر شیطان کی طرف سے وسوسہ کی کوئی خلش محسوس ہو تو اللہ کی طرف سے متوجہ ہو جاؤ اور اس سے پناہ طلب کرو بلاشبہ وہ سننے والا جاننے والا ہے ❁200 جو لوگ متقی ہیں[1] اگر انہیں شیطان کی وسوسہ اندازی سے کوئی خیال چھو بھی جائے تو فوراً چونک اُٹھتے ہیں اور پھر اچانک اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں ❁201 مگر جو لوگ شیطانوں کے بھائی بند ہیں تو انہیں وہ گمراہی میں کھینچ لے جاتے ہیں اور پھر اس میں ذرا بھی کمی نہیں کرتے ❁202 اور جب تم ان کے پاس کوئی[2] نشانی لے کر نہ جاؤ تو کہتے ہیں کیوں کوئی نشانی پسند کر کے نہ چن لی تم کہہ دو حقیقت حال اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ جو کچھ میرے پروردگار کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے اس کی پیروی کرتا ہوں، یہ قرآنِ کریم تمہارے پروردگار کی طرف سے سرمایہ دلائل ہے اور ان سب کے لیے جو یقین رکھنے والے ہیں ہدایت اور رحمت ہے ❁203 اور جب قرآنِ کریم پڑھا جائے تو جی لگا کر سنو اور چپ رہو تا کہ اللہ کی مہربانی کے مستحق ثابت ہو ❁204 (اے پیغمبر اسلام ﷺ) اپنے پروردگار کو صبح و شام یاد کیا کرو دِل ہی دِل میں عجز و نیاز کے ساتھ ڈرتے ہوئے اور زُبان سے بھی آہستہ آہستہ بغیر پکارے اور ایسا نہ کرنا کہ غافلوں میں سے ہو جاؤ ❁205 جو اللہ کے حضور ہیں وہ کبھی بڑائی میں آ کر اس کی بندگی سے نہیں جھجکتے وہ اس کی پاکیزگی و ثنا میں مصروف رہتے ہیں اور اس کے آگے سربسجود ہیں ❁206

75　　88:8

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

لوگ تم سے پوچھتے ہیں مالِ غنیمت کے بارے میں کیا ہونا چاہیے؟ کہہ دو مالِ غنیمت دراصل اللہ اور اس کے رسول کا ہے، پس چاہیے کہ اللہ سے ڈرو، اپنا باہمی معاملہ درست رکھو اور اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت کے لیے سرگرم ہو جاؤ اگر تم مومن ہو ❁1 مومنوں کی شان تو یہ ہے کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دِل دہل جاتے ہیں اور جب اُس کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ ہر حال میں اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں ❁2 جو نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے جو دے رکھا ہے اس

[1] وساوس و خطرات سے سب دوچار ہوتے ہیں مگر جو متقی انسان ہیں ان کا ضمیر ایسا بیدار ہوتا ہے کہ جونہی کوئی وسوسہ گذرا معاً چونک اُٹھے اور راستی و نیکی کی روشنی نمودار ہو گئی۔

[2] ان کی طلب کی ہوئی نشانیاں بڑی عجیب تھیں کہ فلاں کا باپ بتاؤ کون ہے؟ فلاں کی چیز گم ہو گئی ہے وہ بتاؤ کون لے گیا یعنی وہی جاہلوں کے اعتقاد کی باتیں جن کا نبوت کے ساتھ کیا تعلق اور کیا واسطہ؟

Marfat.com

میں سے (ایک حصہ ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں ❁[3] بلاشبہ ایسے ہی لوگ حقیقی مومن ہیں ان کے لیے ان کے پروردگار کے یہاں مرتبے ہیں اور بخشائش اور بڑی خوبی و عزت کی روزی ❁[4] جس طرح "بدر میں" یہ بات ہوئی تھی کہ تیرے پروردگار نے سچائی کے ساتھ تجھے گھر سے باہر نکالا تھا اور یہ واقعہ ہے کہ مومنوں کا ایک گروہ اس بات سے ناخوش تھا ❁[5] وہ تجھ سے امرِ حق میں جھگڑنے لگے باوجودیکہ معاملہ واضح ہو چکا تھا گویا انہیں زبردستی موت کے منہ میں دھکیلا جا رہا ہے اور وہ اُسے دیکھ رہے ہیں ❁[6] اور جب ایسا ہوا تھا کہ اللہ نے تم سے وعدہ فرمایا تھا کہ دو جماعتوں میں سے کوئی ایک جماعت تمہارے ہاتھ ضرور آئے گی اور تمہارا حال یہ تھا کہ تم چاہتے تھے کہ جس جماعت میں لڑائی کی طاقت نہیں وہ ہاتھ آ جائے اور اللہ چاہتا تھا کہ اپنے وعدہ کے ذریعہ حق کو ثابت کر دے اور دشمنانِ حق کی جڑیں بنیادیں کاٹ کر رکھ دے ❁[7] تاکہ حق کو حق کر دکھلائے اور باطل کو باطل کر کے اگرچہ (ظلم و فساد کے) مجرم پسند نہ کریں ❁[8] جب تم نے اپنے پروردگار سے فریاد کی تھی کہ ہماری مدد کرو اس نے تمہاری فریاد سن لی تھی اس نے کہا تھا کہ میں ایک ہزار فرشتوں سے کہ "یکے بعد دیگرے آئیں گے تمہارے مدد کروں گا ❁[9] اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات جو کی تو اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ خوشخبری ہو اور تمہارے دِل قرار پائیں حالانکہ مدد تو اللہ کی طرف سے ہے بلاشبہ وہ غالب آنے والا حکمت رکھنے والا ہے ❁[10]

❁ جب اس نے چھا جانے والی غنودگی تم پر طاری کر دی تھی کہ یہ اس کی طرف سے تمہارے لیے تسکین و بے خوفی کا سامان تھا اور آسمان سے تم پر پانی برسا دیا تھا کہ تمہیں پاک و صاف ہونے کا موقعہ دے دے اور تم سے شیطان کی ناپاکی دور کر دے نیز تمہارے دِلوں کی ڈھارس بندھ جائے اور قدم جم جائیں ❁[11] یہ وقت

تھا کہ تیرے پروردگار نے فرشتوں پر وحی کی تھی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں پس مومنوں کو اُستوار رکھو، عنقریب ایسا ہو گا کہ میں کافروں کے دِلوں میں دہشت ڈال دوں گا سو ان کی گردنوں پر ضرب لگاؤ اور ان کے ہاتھ پاؤں کی ایک ایک پور پر مارو ❁[12] یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو یاد رکھو اللہ (پاداشِ عمل میں ان کو) سخت سزا دینے والا ہے ❁[13] یہ ہے سزا تمہارے لیے تو اس کا مزہ چکھ لو اور جان رکھو منکرین حق کو آتش دوزخ کا عذاب بھی پیش آنے والا ہے ❁[14] مسلمانو! جب کافروں کے لشکر سے تمہارا آمنا سامنا ہو جائے (وہ تم پر چڑھ دوڑیں) تو انہیں پیٹھ نہ دِکھاؤ ❁[15] اور جو کوئی ایسے موقعہ پر پیٹھ دکھلائے گا تو سمجھ لو کہ وہ اللہ کے غضب میں آ گیا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور اس کے پہنچنے کی جگہ کیا ہی بری جگہ ہے، مگر ہاں جو کوئی لڑائی کی مصلحت سے ہٹ جائے یا اپنے گروہ کے پاس جگہ حاصل کرنی چاہے تو یہ دوسری بات ہے ❁[16] پھر کیا تم نے انہیں (میدانِ جنگ میں) قتل کیا؟ نہیں اللہ نے کیا اور جب تم نے مٹھی بھر کر پھینکی تو تم نے نہیں پھینکی تھی اللہ نے پھینکی تھی اور یہ اس لیے ہوا تھا تاکہ اس کے ذریعہ ایمان والوں کو ایک بہتر آزمائش میں ڈال کر آزمائے بلاشبہ اللہ سننے والا علم رکھنے والا ہے ❁[17] یہ سب تو ہو چکا اب سن رکھو کہ اللہ کافروں کی مخفی تدبیروں کو کمزور کر دینے والا ہے ❁[18] اگر تم فتح مندی کے ظہور کے طلبگار تھے تو دیکھ لو فتح مندی تمہارے سامنے آ گئی اور اگر باز آ جاؤ تو تمہارے لیے بہتری کی بات یہی ہے اور اگر پھر یہی چال چلے تو ہم بھی چلیں گے اور یاد رکھو تمہارا جتھا تمہارے کچھ کام نہ آئے گا اگرچہ بہت سے آدمی ہی اکٹھے کر لو بلاشبہ اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے ❁[19] مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو،

Marfat.com

اس سے روگردانی نہ کرو اور تم سن رہے ہو [20] اور دیکھو اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا تھا ہم نے سنا اور واقعہ یہ تھا کہ وہ سنتے نہ تھے [21] یقیناً اللہ کے نزدیک سب سے بدتر حیوان[1] وہ (انسان) ہیں جو بہرے گونگے ہو گئے جو کچھ بھی سمجھتے نہیں [22] اور اگر اللہ دیکھتا کہ ان میں کچھ بھلائی ہے تو ضرور اُنہیں سنوا دیتا اور اگر وہ انہیں سنوائے تو نتیجہ یہی نکلے گا کہ اس سے منہ پھیر لیں گے اور وہ اس سے پھرے ہوئے ہیں [23] اے مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار کا جواب دو جب وہ پکارے تاکہ تمہیں (رُوحانی موت سے نکال کر) زندہ کر دے اور جان لو کہ (بسا اوقات) اللہ انسان اور اس کے دِل کے درمیان حائل[2] ہو جاتا ہے اور جان لو کہ اسی کے حضور جمع کیے جاؤ گے [24] اور فتنہ سے بچتے رہو جو اگر اُٹھا تو اس کی زد صرف انہی پر نہیں پڑے گی جو تم میں ظلم کرنے والے ہیں بلکہ سبھی اس کی لپیٹ میں آ جائیں گے اور جان لو کہ اللہ سزا دینے میں سخت ہے [25] اور یاد کرو جب تمہاری تعداد بہت تھوڑی تھی اور تم ملک میں کمزور سمجھے جاتے تھے تم اس وقت ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اُچک نہ لے جائیں، پھر اللہ نے تمہیں ٹھکانا دیا، اپنی مددگاری سے قوت بخشی اور اچھی چیزیں دے کر رزق کا سامان مہیا کر دیا تاکہ تم شکر گزار رہو [26] اے مسلمانو! ایسا نہ کرو کہ اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ خیانت[3] کرو اور نہ یہ کہ آپس کی امانتوں میں خیانت کرو اور تم اس بات سے ناواقف نہیں ہو [27] اور یاد رکھو تمہارا مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش ہے اور یہ نہ بھولو کہ اللہ ہی ہے جس کے پاس بہت بڑا اجر ہے [28]

اے مسلمانو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو تو وہ تمہارے لیے امتیاز کرنے والی ایک قوت پیدا کر دے گا اور تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور بخش دے گا اللہ تو بہت بڑا فضل کرنے والا ہے [29] وہ وقت یاد کرو جب کافر تیرے خلاف اپنی چھپی تدبیروں میں لگے تھے تاکہ تجھے گرفتار کر رکھیں یا قتل کر ڈالیں، یا جلاوطن کر دیں اور وہ اپنی مخفی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ ان کی مخفی تدبیروں کو توڑ رہا تھا اور اللہ بہتر ہے لوگوں کی مخفی تدبیروں کو توڑنے میں [30] اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں ہاں! ہم نے سن لیا اگر چاہیں تو ہم بھی اس طرح کی باتیں کہہ لیں یہ اس کے سوا کیا ہے کہ جو لوگ پہلے گزر چکے ان کی لکھی ہوئی داستانیں ہیں [31] اور (اے پیغمبر اسلام!) جب اُنہوں نے کہا تھا خدایا! اگر یہ بات (یعنی پیغمبر اسلام کی دعوت) تیری جانب سے امر حق ہے تو ہم پر پتھروں کی بارش برسا دے یا ہمیں عذاب دردناک میں مبتلا کر [32] اور اللہ ایسا کرنے والا نہ تھا کہ تُو ان کے درمیان موجود ہو اور پھر انہیں عذاب میں ڈالے حالانکہ وہ معافی مانگ رہے ہوں [33] لیکن اب کونسی بات رہ گئی ہے کہ انہیں عذاب نہ دے حالانکہ وہ مسجد حرام سے مسلمانوں کو روک رہے ہیں؟ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ اس کے متولی ہونے کے لائق نہیں اس کے متولی اگر ہو سکتے ہیں تو ایسے ہی لوگ ہو سکتے ہیں جو متقی ہوں لیکن ان میں سے اکثروں کو معلوم نہیں [34] اور بیت اللہ میں اُن کی نماز اس کے سوا کیا تھی

[1] انسان کو عقل و فکر اور سمجھ سوچ کی طاقت و قوت دی گئی ہے جب وہ اس سے کام نہ لے تو گویا وہ محض حیوان ہے بلکہ اُن سے بھی بدتر اور یہ وہ لوگ ہیں جو سنی اَن سنی کر دیتے ہیں اور دیکھی اَن دیکھی۔

[2] اللہ کا حائل ہونا اُس کے قانون کا حائل ہونا ہے یعنی اعمال کے مطابق نتائج کا ظاہر ہونا: یہی اللہ کا قانون ہے۔

[3] یہ تنبیہ حقیقی مسلمانوں کو کی گئی ہے اس لیے کہ مال و دولت ایک ایسی چیز ہے کہ یہ انسان کو اکثر خیانت کی طرف ملتفت کر دیتی ہے اور خاص راز کی بات بھی انسان ایسی جگہ کہہ دیتا ہے جہاں نہیں کہنی چاہیے اور راز کی بات امانت میں داخل ہے۔

Marfat.com

کی سیٹیاں بجائیں اور تالیاں پیٹیں، تو دیکھو جیسے کچھ کفر کرتے رہے ہو اب (اس کی پاداش میں) عذاب کا مزہ چکھو۞[35] جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے وہ اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکیں تو یہ لوگ آئندہ بھی خرچ کریں گے لیکن پھر ان کے لیے سراسر پچھتاوا ہوگا اور بالآخر مغلوب کیے جائیں گے اور جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی وہ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۞[36] اور یہ اس لیے ہوگا کہ اللہ ناپاک کو پاک سے جدا کر دے اور جو ناپاک ہیں ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ ملا دے پھر سب کو (انہیں تباہ حالیوں میں) اکٹھا کر دے پھر اس کو دوزخ کے حوالے کر دے یہی لوگ ہیں یکسر تباہ ہو جانے والے۞[37]

اور جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے تم ان سے کہہ دو اگر وہ باز آ جائیں تو جو کچھ گزر چکا معاف کر دیا جائے گا لیکن اگر وہ پھر لوٹے تو پچھلوں کا طور طریقہ اور اس کا نتیجہ گزر چکا ہے۞[38] اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ ظلم وفساد باقی نہ رہے اور دین کا سارا معاملہ اللہ ہی کے لیے ہو جائے پھر اگر ایسا ہو کہ وہ باز آ جائیں تو جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں۞[39] اور اگر روگردانی کریں تو یاد رکھو اللہ تمہارا رفیق وکارساز ہے کیا ہی اچھا رفیق ہے اور کیا ہی اچھا مددگار۞[40] ....

۞ اور جان رکھو کہ جو کچھ تمہیں مالِ غنیمت میں سے ملے اس کا پانچواں حصہ[1] اللہ کے لیے، رسول کے لیے، قرابت داروں کیلئے، یتیموں کیلئے، مسکینوں کیلئے اور مسافروں کیلئے نکالنا چاہیے اور بقیہ چار حصے مجاہدین میں تقسیم کر دیے جائیں اگر تم اللہ پر اور اس چیز پر یقین رکھتے ہو جو ہم نے فیصلہ کر دینے والے دن اپنے بندے پر نازل کی تھی جب کہ دو لشکر ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تھے اور اللہ کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں۞[41] یہ وہ دن تھا کہ تم اِدھر قریب کے ناکے پر تھے اُدھر دشمن دور کے ناکے پر اور قافلہ تم سے نچلے حصے میں تھا اور اگر تم نے آپس میں لڑائی کی بات ٹھہرائی ہوتی تو ضرور میعادِ جنگ سے گریز کرتے لیکن اللہ نے دونوں لشکروں کو بھڑا دیا تاکہ جو بات ہونے والی تھی اسے کر دکھائے نیز اس لیے کہ جسے ہلاک ہونا ہے اتمامِ حجت کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہنے والا ہے اتمامِ حجت کے بعد زندہ رہے اور بلاشبہ اللہ سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۞[42] یہ وہ دن تھا کہ اللہ نے تجھے خواب میں ان کی تعداد تھوڑی کر کے دکھائی اور اگر انہیں بہت کر کے دکھاتا تو تم ضرور ہمت ہار دیتے اور اس معاملہ میں جھگڑنے لگتے اللہ نے تمہیں اس صورتحال سے بچالیا یقین کرو جو کچھ انسان کے سینوں میں چھپا ہوا ہے وہ اس کے علم سے پوشیدہ نہیں۞[43] اور پھر جب تم دونوں فریق ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تھے اور اللہ نے ایسا کیا تھا کہ دشمن تمہاری نظروں میں تھوڑے دکھائی دیتے اور یہ اس لیے کیا تھا تاکہ جو بات ہونے والی تھی اسے کر دکھائے اور سارے کاموں کا دارومدار اللہ ہی کی ذات پر ہے۞[44]

اے مسلمانو! جب کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو جائے تو لڑائی میں ثابت قدم رہو اور زیادہ سے زیادہ اللہ کو یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو۞[45] اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو اور آپس میں جھگڑا نہ[2] کرو ایسا کرو

[1] میدانِ جنگ سے کافروں کا مال جو مسلمانوں کے قبضہ میں آ جائے اُس کو "غنیمت کا مال" کہا گیا ہے اور اللہ کو دینے سے مراد اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے جو ایسے لوگوں کو دیا جاتا ہے جو اپنی ضروریاتِ زندگی خود پوری نہیں کر سکتے۔

[2] مسلمانوں کے آپس کے جھگڑے ختم ہی نہیں ہوتے بلکہ نت نئے جھگڑے کھڑے ہو رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ اقوامِ عالم میں اس وقت مسلمان ایک مردہ قوم بن کر رہ گئے ہیں۔

Marfat.com

گے تو تمہاری طاقت سست پڑ جائے گی اور ہوا اُکھڑ جائے گی اور تم صبر کرو، اللہ اُن کا ساتھی ہے جو صبر کرنے والے ہیں ۞46 اور ان لوگوں جیسے نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کی نظروں میں نمائش کرتے ہوئے نکلے اور جن کا حال یہ ہے کہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور جو کچھ بھی یہ لوگ کرتے ہیں اللہ اس کو گھیرے ہوئے ہے ۞47 اور جب (ایسا ہوا تھا کہ) شیطان نے ان کے کرتوت ان کی نگاہوں میں خوشنما بنا کر دکھا دیئے تھے اور کہا تھا آج ان لوگوں میں کوئی نہیں جو تم پر غالب آ سکے اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں مگر جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو اُلٹے پاؤں واپس ہوا اور کہنے لگا مجھے تم سے کچھ سروکار نہیں مجھے وہ بات دکھائی دے رہی ہے جو تم نہیں دیکھتے میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ (بدعملیوں کی پاداش میں) بہت سخت سزا دینے والا ہے ۞48

اور جب منافق اور وہ لوگ جن کے دِلوں میں روگ تھا کہنے لگے تھے ان مسلمانوں کو تو ان کے دین نے مغرور کر دیا ہے اور جس کسی نے اللہ پر بھروسہ کیا تو اللہ غالب اور حکمت والا ہے ۞49 اور اگر تو وہ حالت دیکھے جب فرشتے کافروں کی روحیں قبض کرتے اور ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر ضربیں لگاتے ہیں اور کہتے ہیں اب عذابِ آتش کا مزہ چکھو ۞50 یہ اس کا نتیجہ ہے جو خود تمہارے ہی ہاتھوں نے پہلے سے ذخیرہ کر دیا اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ اپنے بندوں کے لیے ظلم کرنے والا ہو ۞51 جیسا کچھ دستور فرعون کے گروہ کا اور ان کا جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں رہ چکا ہے (وہی تمہارا ہوا) اللہ کی نشانیوں سے انکار کیا تو اللہ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا بلاشبہ اللہ سزا دینے میں بہت ہی سخت ہے ۞52 یہ بات اس لیے ہوئی کہ اللہ کا مقررہ قانون ہے کہ جو نعمت[1] وہ کسی گروہ کو عطا فرماتا ہے اسے پھر کبھی نہیں بدلتا جب تک کہ خود اس گروہ کے افراد اپنی حالت نہ بدل لیں اور اس لیے بھی کہ اللہ سنتا اور جانتا ہے ۞53 جیسا کچھ دستور فرعون کے گروہ اور ان کا جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں رہ چکا ہے وہی تمہارا ہوا انہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیاں جھٹلائیں تو ہم نے ان کے گناہوں کی پاداش میں انہیں ہلاک کر ڈالا فرعون کا گروہ غرق کیا گیا تھا اور وہ سب ظلم کرنے والے تھے ۞54 بلاشبہ اللہ کے نزدیک بدترین چلنے پھرنے والے وہ ہیں جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی تو یہ وہ لوگ ہیں کہ کبھی ایمان لانے والے نہیں ۞55 جن لوگوں سے تم نے عہد و پیمان کیا تھا پھر انہوں نے اسے توڑا اور ہر مرتبہ عہد کر کے توڑتے ہی رہے اور وہ ڈرتے نہیں ۞56 اگر تم لڑائی میں انہیں موجود پاؤ تو ایسی سزا دو کہ جو لوگ ان کے پس پشت ہیں انہیں بھاگتے دیکھ کر خود ہی بھاگ کھڑے ہوں اور یہ کہ وہ عبرت پکڑیں ۞57 اور اگر ایک گروہ سے تمہیں دغا کا اندیشہ ہے تو چاہیے کہ ان کا عہد انہی پر لوٹا دو اس طرح کہ دونوں جانب یکساں حالت میں ہو جائیں یاد رکھو اللہ خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۞58

اور جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی وہ خیال نہ کریں کہ بازی لے گئے وہ کبھی درماندہ نہیں کر سکتے ۞59 جہاں تک تمہارے[2] بس میں ہے قوت پیدا کر کے اور گھوڑے تیار رکھ کر دشمنوں کے مقابلہ کے لیے اپنا ساز و سامان مہیا کیے رہو کہ اس طرح مستعد رہ کر تم

---

[1] قومی زندگی کے بعد قومی موت واقع ہو جائے تو جان لینا چاہیے کہ قوم نے اپنی حالت بدل دی ہے یعنی زندگی کی جگہ موت کو ترجیح دی ہے۔

[2] مخالفین اسلام کے سامنے مسلمانوں کو اپنی مکمل طاقت کو جمع رکھنے کی جو ہدایت دی گئی تھی بدقسمتی سے مسلمانوں نے اس کا بروقت خیال نہ کیا پھر جب آنکھیں کھلیں تو آپس میں جھگڑنے لگے نتیجتاً آج مکمل طور پر غیروں کے اشاروں پر عمل پیرا ہیں۔ کاش کہ! وہ اجتماعی طور پر موت کو ترجیح دیتے تو زندگی پیدا ہو جاتی۔

Marfat.com

اللہ کے اور اپنے دشمنوں پر اپنی دھاک بٹھائے رکھو گے نیز ان لوگوں کے سوا اوروں پر بھی جن کی تمہیں خبر نہیں اللہ انہیں جانتا ہے اور اللہ کی راہ میں تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا مل جائے گا ایسا نہ ہوگا کہ تمہاری حق تلفی ہو ۞[60] اور اگر صلح کی طرف جھکیں تو چاہیے کہ تم بھی ان کی طرف جھک جاؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو بلاشبہ وہی ہے جو سنتا اور جانتا ہے ۞[61] اور اگر ان کا ارادہ یہ ہوگا کہ تجھے دھوکا دیں تو اللہ کی ذات تیرے لیے کافی ہے، وہی ہے جس نے اپنی مددگاری سے اور مومنوں سے تیری تائید کی ۞[62] اور وہی ہے جس نے مومنوں کے دِلوں میں باہم اُلفت پیدا کردی اگر تُو وہ سب کچھ خرچ کر ڈالتا جو رُوئے زمین میں ہے جب بھی ان کے دِلوں کو باہمیں اُلفت سے نہ جوڑ سکتا لیکن یہ اللہ ہے جس نے ان میں باہمی اُلفت پیدا کردی بلاشبہ وہ غالب اور حکمت والا ہے ۞[63] اے پیغمبر اسلام! اللہ تیرے لیے کفایت کرتا ہے اور ان مومنوں کو بھی جو تیرے پیچھے چلنے والے ہیں ۞[64]

اے پیغمبر اسلام! مومنوں کو لڑائی کا شوق دلا اگر تم میں بیس آدمی بھی مشکلوں کو جھیل جانے والے نکل آئے تو یقین کرو وہ دو سو دشمنوں پر غالب ہو کر رہیں گے اور اگر تم میں ایسے آدمی سو ہو گئے تو سمجھ لو کہ وہ ہزار کافروں کو مغلوب کر کے رہیں گے اور یہ اس لیے ہوگا کہ کافروں کا گروہ ایسا گروہ ہے جس میں سمجھ بوجھ نہیں ۞[65] (اے مسلمانو!) اب اللہ نے تم سے بوجھ ہلکا کر دیا، اس نے دیکھا کہ تم میں کمزوری ہے اچھا اب اگر تم میں صبر کرنے والے سو آدمی ہوں گے تو (ان کو دوگنی تعداد کا مقابلہ کرنا ہوگا) وہ دو سو دشمنوں پر غالب رہیں گے اور اگر ہزار ہوں گے تو سمجھو، دو ہزار دشمنوں کو مغلوب کر دیں گے اور اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے ۞[66] نبی (ﷺ) کے لیے سزاوار نہیں کہ اس کے قبضہ میں قیدی ہوں جب تک کہ ملک میں غلبہ حاصل نہ کر لے، (مسلمانو! جلدی نہ کرو) تم دنیا کی متاع چاہتے ہو اور اللہ چاہتا ہے تمہیں آخرت کا اَجر دے اور اللہ غالب ہے حکمت والا ۞[67] اگر پہلے سے اللہ کا حکم نہ ہو گیا ہوتا تو جو کچھ تم نے لوٹا اس کے لیے ضرور تمہیں بہت بڑا عذاب پہنچتا ۞[68] بہرحال جو کچھ تمہیں غنیمت میں ہاتھ لگا ہے اسے حلال و پاکیزہ سمجھ کر اپنے کام میں لاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ بخشنے والا رحمت والا ہے ۞[69]

اے پیغمبر اسلام! لڑائی کے قیدیوں میں سے جو لوگ تمہارے قبضہ میں ہیں ان سے کہہ دو اگر اللہ نے تمہارے دِلوں میں کچھ نیکی پائی تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس سے کہیں بہتر چیز تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا وہ بڑا بخشنے والا رحمت والا ہے ۞[70] اور اگر ان لوگوں نے چاہا تمہیں دغا دیں تو یہ اس سے پہلے خود اللہ کے ساتھ خیانت کر چکے ہیں اور اسی کی پاداش ہے کہ تمہیں ان پر قدرت دے دی گئی اور اللہ سب کچھ جانتا اور حکمت رکھنے والا ہے ۞[71] جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کیا اور جن لوگوں نے جگہ دی اور ان کی مدد کی تو یہی لوگ ہیں کہ ان میں سے ایک دوسرے کا کارساز و رفیق ہے اور جن لوگوں کا حال ایسا ہوا کہ ایمان تو لائے مگر ہجرت نہیں کی تو تمہارے لیے ان کی اعانت و رفاقت میں سے کچھ نہیں ہے جب تک وہ اپنے وطن سے ہجرت نہ کریں، ہاں اگر دین کے بارے میں تم سے مدد چاہیں تو بلاشبہ تم پر ان کی مددگاری لازم ہے اِلّا یہ کہ کسی ایسے گروہ کے مقابلہ میں مدد چاہی جائے جس سے تمہارا عہد و پیمان ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ کی نگاہ سے پوشیدہ نہیں ۞[72] اور جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے وہ بھی ایک دوسرے کے کارساز و رفیق ہیں اگر تم ایسا نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ پیدا ہو جائے گا اور بڑی ہی خرابی پھیلے گی ۞[73]

Marfat.com

(خوب سن لو اور اچھی طرح یاد رکھو کہ) جو لوگ ایمان لائے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (مہاجرین کو) پناہ دی اور مدد کی تو (فی الحقیقت) یہی (سچے) مومن ہیں، ان کے لیے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بخشش ہے اور عزت کی روزی ۞74 اور جو لوگ بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کیا تو وہ بھی تم ہی میں داخل ہیں (انہیں تم لوگ اپنے سے الگ نہ سمجھو) اور قرابت دار، تو وہ اللہ کے حکم میں ایک دوسرے کی میراث کے زیادہ حقدار ہیں بلاشبہ اللہ ہر بات کا علم رکھتا ہے ۞75

113:9   129

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

جن مشرکوں[1] کے ساتھ تم نے معاہدہ کیا تھا اب اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے بَری الذمہ ہونے کا ان کے لیے اعلان ہے ۞1 وہ چلیں پھریں چار مہینے تک ان پر کوئی روک ٹوک نہیں اور (اس کے بعد جنگ کی حالت قائم ہو جائے گی) یاد رکھو تم کبھی اللہ کو عاجز نہ کرسکو گے اور اللہ منکروں کو ذلیل کرنے والا ہے ۞2 اور اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے حج کے بڑے دن عام منادی کی جاتی ہے کہ اللہ مشرکوں سے بَری الذمہ ہے اور اس کا رسول بھی (اب کوئی معاہدہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک باقی نہیں رہا) پس اگر تم توبہ کرلو تو تمہارے لیے اس میں بہتری ہے اور اگر نہ مانو گے تو جان لو تم اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے اور جو لوگ کفر کی راہ اختیار کر رہے ہیں اُنہیں عذاب دردناک کی خبر پہنچا دو ۞3 ہاں! مشرکوں میں سے وہ لوگ کہ تم نے ان سے معاہدہ کیا تھا، پھر انہوں نے کسی طرح کی کمی نہیں کی اور نہ تمہارے مقابلہ میں کسی کی مدد کی ہو پس چاہیے کہ ان کے ساتھ جتنی مدت کے لیے عہد ہوا ہے اتنی مدت تک اسے پورا کیا جائے اللہ انہیں دوست رکھتا ہے جو متقی ہوتے ہیں ۞4 پھر جب حرمت کے مہینے گزر جائیں تو (جنگ کی حالت قائم ہو گئی اب) مشرکوں کو جہاں کہیں پاؤ قتل کرو اور جہاں کہیں ملیں گرفتار کرلو نیز ان کا محاصرہ کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ باز آ جائیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان سے کسی طرح کا تعرض نہ کرو، بلاشبہ اللہ بڑا ہی بخشنے والا، رحمت والا ہے ۞5 اگر مشرکوں میں سے کوئی آدمی آئے اور تم سے امان مانگے تو اسے ضرور امان دو، یہاں تک کہ اللہ کا کلام سن لے پھر اس کو اس کے ٹھکانے پہنچا دو، یہ بات اس لیے ضروری ہوئی کہ یہ لوگ علم نہیں رکھتے ۞6

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان مشرکوں[2] کا عہد اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک عہد ہو؟ جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد حرام کے قریب عہد و پیمان باندھا تھا تو جب تک وہ تمہارے ساتھ قائم رہیں تو تم بھی قائم رہو، اللہ انہیں دوست رکھتا ہے جو متقی ہوتے ہیں ۞7 ان مشرکوں کا عہد کیونکر عہد ہو سکتا ہے جب کہ ان کا حال یہ ہے کہ اگر آج تم پر غلبہ پا جائیں تو نہ تمہارے لیے قرابت داروں کا پاس کریں نہ کسی عہد و پیمان کا، وہ اپنی باتوں سے تمہیں راضی کرنا چاہتے ہیں مگر ان کے دلوں کا فیصلہ اس کے خلاف ہے اور ان میں زیادہ تر ایسے ہی لوگ ہیں جو فاسق ہیں ۞8 ان لوگوں نے اللہ کی آیتیں ایک بہت ہی حقیر قیمت پر بیچ ڈالیں، پس اس کی راہ سے لوگوں کو روکنے لگے کیا ہی برا ہے جو یہ لوگ کرتے رہے ہیں ۞9 کسی مومن کے لیے نہ تو

[1] جس قوم سے معاہدہ کیا گیا ہو اگر وہ قوم معاہدہ کی خلاف ورزی کرتی نظر آئے تو آگے بڑھ کر اس کو بتا دینا ضروری ہے کہ تم معاہدہ کی خلاف ورزی کر رہے ہو یاد رکھو ہم بھی تمہارا عہد تم پر چھوڑتے ہیں اور ہم اُس کے قطعاً پابند نہیں تا کہ وہ خود تجدید عہد کریں یا اپنی قسمت خود آزمائیں۔

[2] اقوام متحدہ میں جو عہد و پیمان باندھے گئے تھے یورپ مکمل طور پر اُن کی خلاف ورزی کر رہا ہے لیکن مسلمان من حیث القوم ٹس سے مَس نہیں اور نتیجتاً "پیاز بھی کھا رہے ہیں اور جوتے بھی۔"

Marfat.com

قرابت کا پاس کرتے ہیں، نہ عہد و قرار کا یہی لوگ ہیں
کہ ظلم میں حد سے گزر گئے ہیں ❁10 بہر حال اگر باز
آئیں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں تو (پھر ان کے
خلاف تمہارا ہاتھ نہ اُٹھنا چاہیے) تمہارے دینی بھائی
ہو گئے ان لوگوں کے لیے جو جاننے والے ہیں ہم اپنی
آیتیں کھول کھول کر بیان کر دیتے ہیں ❁11 اور اگر یہ
اپنے عہد و پیمان جو خود کر چکے ہیں توڑ ڈالیں اور
تمہارے دین کو برا بھلا کہیں تو پھر کفر کے سرداروں
سے جنگ کرو یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی قسمیں کوئی
قسمیں نہیں کہ وہ باز آ جائیں ❁12 کیا تم ایسے لوگوں
سے جنگ نہیں کرتے جنہوں نے اپنے عہد و پیمان کی
قسمیں توڑ ڈالیں، جنہوں نے اللہ کے رسول کو اس
کے وطن سے نکال باہر کرنے کے منصوبے کیے اور پھر
تمہارے خلاف لڑائی میں پہل بھی انہی کی طرف سے
ہوئی ہے کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ حالانکہ اللہ اس
بات کا زیادہ سزاوار ہے کہ اس کا ڈر تمہارے دلوں
میں رَچ بس جائے اگر تم مومن ہو ❁13 ان سے جنگ
کرو، اللہ تمہارے ہاتھوں انہیں عذاب دے گا انہیں رُسوائی
میں ڈالے گا، ان پر تمہیں فتح مند کرے گا اور مومنوں کی
جماعت کے سارے دُکھ دور کر دے گا ❁14 اور ان کے
دِلوں کی جلن باقی نہیں رہے گی اور پھر جس پر چاہے گا
اپنی رحمت سے لوٹ آئے گا، اللہ سب کچھ جاننے
والا، حکمت رکھنے والا ہے ❁15 کیا تم نے ایسا سمجھ لیا ہے
کہ تم اتنے ہی میں چھوڑ دیئے جاؤ گے حالانکہ ابھی تو
اللہ نے ان لوگوں کو پوری طرح ظاہر ہی نہیں کیا کہ
کون ہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہے اور اللہ
اور اس کے رسول اور مومنوں کو چھوڑ کر کسی کو اپنا پوشیدہ
دوست نہیں بنایا اور جیسے کچھ تمہارے اعمال ہیں اللہ ان
سب کی خبر رکھنے والا ہے ❁16
(اے پیغمبر اسلام! ان) مشرکوں کو اس بات کا
حق نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں[1] آباد کریں ایسی حالت
میں کہ خود اپنے کفر کا اعتراف کر رہے ہیں، یہ وہ لوگ
ہیں کہ ان کے سارے عمل اکارت گئے اور وہ عذابِ
آتش میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ❁17 مسجدوں کو آباد
کرنے والا تو وہ ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر
ایمان لایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور اللہ کے سوا اور
کسی کا ڈر نہ مانا جو لوگ ایسے ہیں انہی سے توقع کی جا
سکتی ہے کہ وہ (سعادت و کامیابی کی) راہ پانے والے
ثابت ہوں گے ❁18 کیا تم لوگوں نے یوں ٹھہرا رکھا
ہے کہ حاجیوں کے لیے سبیل لگا دینا اور مسجد حرام[2] کو آباد
رکھنا اسی درجہ کا کام ہے جیسا اس شخص کا کام جو اللہ پر
اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد
کیا؟ اللہ کے نزدیک تو یہ دونوں برابر نہیں اور اللہ ظلم
کرنے والوں پر راہ نہیں کھولتا ❁19 جو لوگ ایمان
لائے، ہجرت کی اور اپنے دِل اور جان سے اللہ کی راہ
میں جہاد کیا تو یقیناً اللہ کے نزدیک ان کا بہت بڑا درجہ
ہے اور وہی ہیں جو (آخرت میں) کامیاب ہونے
والے ہیں ❁20 ان کا پروردگار انہیں اپنی رحمت اور کامل
خوشنودی کی بشارت دیتا ہے نیز ایسے باغوں کی جہاں
انکے لیے ہمیشگی کی نعمت ہوگی ❁21 وہ ان میں ہمیشہ رہنے
والے ہوں گے یقیناً اللہ کے پاس نیک کرداروں کے
لیے بہت بڑا اجر ہے ❁22 اے مسلمانو! اگر تمہارے
باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلہ میں کفر کو عزیز
رکھیں وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائیں) تو

[1] غور کرو کہ اب مسجدیں اللہ کی کب رہیں؟ وہ تو مختلف مکاتب فکر کی ہو گئیں۔ آج کسی مسجد میں اللہ اور اُس کے رسول کی بات نہیں ہوتی بلکہ اپنے گروہ اور مسلک کی ہوتی ہے! اِلّا ماشاءاللہ۔

[2] مساجد کا بنانا اور آباد کرنا اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے افسوس کہ اس وقت مساجد کی تعمیر کا کام جتنا بڑھ رہا ہے مساجد کی آبادی کا کام اتنا کم تر ہوتا جا رہا ہے پھر اس کا نتیجہ بھی سب کی آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔

Marfat.com

انہیں اپنا رفیق و مددگار نہ بناؤ اور جو کوئی بنائے گا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو (اپنے آپ پر خود) ظلم کرنے والے ہیں۞23 کہہ دو اگر ایسا ہے کہ تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہاری برادری، تمہارا مال جو تم نے کمایا ہے، تمہاری تجارت جس کے مندا پڑ جانے سے ڈرتے ہو، تمہارے رہنے کے مکانات جو تمہیں اس قدر پسند ہیں کہ یہ ساری چیزیں تمہیں اللہ سے، اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ جو کچھ اللہ کو کرنا ہے وہ تمہارے سامنے لے آئے اور اللہ فاسقوں پر راہ نہیں کھولتا۞24

یہ حقیقت ہے کہ اللہ بہت سے موقعوں پر تمہاری مدد کر چکا ہے اور جنگ حنین کے موقعہ پر بھی جب کہ تم اپنی کثرت[1] پر اترا گئے تھے تو دیکھو وہ کثرت تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اپنی ساری وسعت کے باوجود تمہارے لیے تنگ ہو گئی، بالآخر ایسا ہوا کہ تم میدان کو پیٹھ دِکھا کر بھاگنے لگے۞25 پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر اپنی جانب سے دِل کا سکون و قرار نازل فرمایا اور ایسی فوجیں اتار دیں جو تمہیں نظر نہ آتی تھیں اور ان لوگوں کو عذاب دیا جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی اور یہی جزا ہے ان لوگوں کی جو کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں۞26 پھر اس کے بعد اللہ جس پر چاہے گا اپنی رحمت سے لوٹ آئے گا اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا رحمت والا ہے۞27 اے مسلمانو! حقیقت حال اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ یہ مشرک نجس ہیں (گویا شرک نے ان کے دِلوں کی پاکیزگی صلب کر لی ہے) پس چاہیے کہ اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے نزدیک نہ آئیں اور اگر تم کو فقر و فاقہ کا اندیشہ ہو تو گھبراؤ نہیں اللہ چاہے گا تو عنقریب تمہیں اپنے فضل سے تونگر کر دے گا اللہ سب کچھ جاننے والا، حکمت رکھنے والا ہے۞28 اہل کتاب میں سے جن لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ نہ تو اللہ پر سچے دِل سے ایمان رکھتے ہیں اور نہ آخرت کے دن پر، نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جنہیں اللہ اور اُس کے رسول نے کتاب الٰہی میں حرام ٹھہرایا ہے اور نہ ہی سچے دین پر عمل پیرا ہیں تو ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اپنی خوشی سے جزیہ دینا قبول کر لیں اور ان کی سرکشی ٹوٹ چکی ہو۞29

اور یہودیوں نے کہا عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائیوں نے کہا مسیح اللہ کا بیٹا ہے، یہ ان کی باتیں ہیں محض ان کی زبان سے نکالی ہوئی، ان لوگوں نے بھی انہی کی سی بات کہی جو ان سے پہلے کفر کی راہ اختیار کر چکے ہیں، ان پر اللہ کی لعنت! یہ کدھر بھٹکے جا رہے ہیں۞30 ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور مشائخ کو پروردگار بنا لیا اور مریم کے بیٹے مسیح کو بھی حالانکہ انہیں جو کچھ حکم دیا گیا تھا وہ اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ ایک اللہ کی بندگی کرو، کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی اس کی پاکیزگی ہے اس شرکت سے جو یہ اس کی ذات میں کر رہے ہیں۞31 یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی اور رسول اللہ (ﷺ) کی لائی ہوئی ہدایت کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں حالانکہ اللہ یہ روشنی پوری کیے بغیر رہنے والا نہیں اگرچہ کافروں کو پسند نہ آئے۞32 ہاں! وہی ہے جس نے اپنے رسول کو حقیقی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو سارے دینوں پر غالب کر دے اگرچہ

[1] کثرت پر اترانے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی کثرت کی وجہ سے پوری دل لگی کے ساتھ کام نہ کیا جائے اور جب کوئی کام دل جمعی کے ساتھ نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے جو حنین میں نکلا کہ مسلمان باوجود کثرت کے شکست سے دو چار ہو گئے اور نقصان اُٹھانے کے بعد جب دوبارہ عزم و ہمت سے کام لیا تو اس کا نتیجہ بھی یہ نکلا کہ بحمد اللہ شکست فتح میں تبدیل ہو گئی اس میں قوم کے لیے بہت بڑا سبق مخفی ہے اگر قوم مسلم حاصل کرنا چاہے۔

Marfat.com

مشرکوں کو ایسا ہونا پسند نہ آئے ۞ 33 اے مسلمانو! یاد رکھو
کہ یہودیوں[1] اور عیسائیوں کے علماء اور مشائخ میں
ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو لوگوں کا مال
ناحق ناروا کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے انہیں روکتے
ہیں اور جو لوگ چاندی سونا اپنے ذخیروں میں ڈھیر
کرتے رہتے ہیں اور اللہ کی راہ میں اسے خرچ نہیں
کرتے تو ایسے لوگوں کو عذابِ دردناک کی خوشخبری سنا
دو ۞ 34 وہ دن جب کہ سونے چاندی کے ڈھیروں کو
دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا اور ان سے ان کے
ماتھے، ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی
اور کہا جائے گا کہ یہ ہے جو تم نے اپنے لیے ذخیرہ کیا تھا
سو جو کچھ ذخیرہ کر کے جمع کرتے رہے اس کا مزہ آج
چکھ لو ۞ 35 اللہ کے نزدیک مہینوں کی گنتی بارہ مہینے کی ہے
اللہ کی کتاب میں ایسا ہی لکھا گیا ہے جس دن آسمانوں
کو اور زمین کو اس نے پیدا کیا ان بارہ مہینوں میں سے
چار مہینے حرمت کے مہینے ہوئے، دین کی سیدھی راہ یہی
ہے پس ان حرمت کے مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ
کرو اور چاہیے کہ تمام مشرکوں سے بلا استثناء جنگ کرو
جس طرح وہ تم سب سے بلا استثناء جنگ کرتے ہیں
اور یاد رکھو کہ اللہ انہیں کا ساتھی ہے جو تقویٰ والے
ہیں ۞ 36 "نسی" اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ کفر میں کچھ
اور بڑھ[2] جانا ہے اس سے کافر مزید گمراہی میں پڑتے
ہیں ایک ہی مہینے کو ایک برس حلال سمجھتے ہیں اور پھر
اس کو دوسرے برس حرام کر دیتے ہیں تاکہ اللہ نے
مہینوں کی جو گنتی رکھی ہے اسے اپنی گنتی کے مطابق کر
کے اللہ کے حرام کیے ہوئے مہینوں کو حلال کر لیں، ان
کی نگاہوں میں ان کے برے کام کو خوشنما ہو کر دکھائی
دیتے ہیں اور اللہ منکرین حق پر راہ نہیں کھولتا ۞ 37
اے مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا
جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں قدم اٹھاؤ تو تمہارے[3] پاؤں
بوجھل ہو کر زمین پکڑ لیتے ہیں کیا آخرت چھوڑ کر صرف
دنیا کی زندگی ہی پر ریجھ گئے ہو؟ دنیا کی زندگی کی
متاع تو آخرت کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہے مگر بہت
تھوڑی ۞ 38 اگر قدم نہ اُٹھاؤ گے تو یاد رکھو وہ تمہیں ایک
ایسے عذاب میں ڈالے گا جو دردناک ہوگا اور تمہاری
جگہ کسی دوسرے گروہ کو لا کھڑا کرے گا اور تم اللہ کا کچھ
بھی نہیں بگاڑ سکو گے اور اللہ تو ہر بات پر قادر ہے ۞ 39
اگر تم اللہ کے رسول کی مدد نہیں کرو گے تو اللہ نے اس
کی مدد کی ہے اور اس وقت کی ہے جب کافروں نے
اسے اس حال میں گھر سے نکالا تھا کہ وہ دو میں سے
دوسرا تھا اور دونوں غار میں چھپے بیٹھے تھے، اس وقت
اللہ کے رسول نے اپنے ساتھی سے کہا تھا "غمگین نہ ہو
یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے" پس اللہ نے اپنا سکون و
قرار اس پر نازل کیا اور پھر ایسی فوجوں سے مددگاری
کی جنہیں تم نہیں دیکھتے اور بالآخر کافروں کی بات
پست کی اور اللہ ہی کی بات ہے جس کیلئے بلندی ہے
اور اللہ غالب آنے والا حکمت والا ہے ۞ 40 (مسلمانو!
سازوسامان کے بوجھ سے) تم ہلکے ہو یا بوجھل جس
حال میں نکل کھڑے ہو اور اپنے مال سے اور اپنی
جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو اگر تم جانتے ہو تو یہ
تمہارے حق میں بہتر ہے ۞ 41 اگر تمہارا بلاوا کسی ایسی
بات کیلئے ہوتا جس میں قریبی فائدہ نظر آتا اور ایسے

[1] بلاشبہ نزولِ قرآن کے وقت یہود و نصاریٰ کے علمائے کرام کی جو حالت تھی اس وقت بعینہٖ وہ حالت علمائے اسلام کی ہو چکی ہے۔

[2] "نسی" کے متعلق وضاحت مطلوب ہو تو عروۃ الوثقیٰ میں زیر نظر آیت کی تفسیر دیکھیں۔ جب کوئی قوم یا گروہ اپنی جگہ پر طاقت و قوت حاصل کر لیتا ہے تو جو چاہے کرتا رہتا ہے پہلے بھی یہی ہوتا رہا ہے اور آج بھی یہی ہو رہا ہے حالانکہ یہ سراسر جہالت ہے خواہ کوئی کرے، کہاں کرے اور کیسے کرے؟

[3] دراصل یہ وہی مسلمان ہیں جو ایمان کا دعویٰ رکھتے ہیں لیکن صرف مصلحت کے تحت کہ "چلو تم ادھر کی جدھر کی ہوا ہو" یعنی بالکل اسی طرح جس طرح آج کل اسلام کے اکثر دعویدار کر رہے ہیں۔

Marfat.com

سفر کیلئے جو آسان ہوتا تو یہ لوگ بلا تامل تمہارے پیچھے ہو لیتے لیکن انہیں راہ دور کی دکھائی دی اور تم سے قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ اگر ہم مقدور رکھتے تو ضرور تمہارے ساتھ نکلتے، یہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ قطعاً جھوٹے ہیں۞42

اللہ تجھے معاف فرمائے تو نے ایسا کیوں کیا کہ انہیں رخصت دے دی؟ اس وقت تک رخصت نہ دی ہوتی کہ تجھ پر کھل جاتا کون سچے ہیں اور تو معلوم کر لیتا کون جھوٹے ہیں؟۞43 جو لوگ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ کبھی تجھ سے اجازت کے طلبگار نہ ہوں گے کہ اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے جہاد کریں اور اللہ جانتا ہے کہ کون متقی ہیں۞44 تجھ سے اجازت طلب کرنے والے تو وہی ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑ گئے ہیں تو اپنے شک کی حالت میں متردد ہو رہے ہیں۞45 اور اگر واقعی ان لوگوں نے نکلنے کا ارادہ کیا ہوتا تو اس کیلئے کچھ نہ کچھ تیاری ضرور کرتے مگر اللہ نے ان کا اُٹھنا پسند نہ کیا پس انہیں بوجھل کر دیا اور ان سے کہا گیا کہ دوسرے بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ تم بھی بیٹھ رہو۞46 اگر یہ تم میں نکلتے تو تمہارے اندر کچھ زیادہ نہ کرتے مگر خرابی اور ضرور تمہارے درمیان فتنہ انگیزی کے گھوڑے دوڑاتے اور تم جانتے ہو کہ تم میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ان کی بات پر کان دھرنے والے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ کون ظلم کرنے والے ہیں۞47 ان لوگوں نے اس سے پہلے بھی فتنہ انگیزی کی کوششیں کیں اور تمہارے خلاف ہر طرح کی تدبیریں اُلٹ پلٹ کر آزمائیں یہاں تک کہ سچائی نمایاں ہو گئی اور اللہ کا حکم غالب ہوا اور ایسا ہونا ان کیلئے خوشگوار نہ تھا۞48 اور ان (منافقوں) میں کوئی ایسا بھی ہے جو کہتا ہے مجھے اجازت دیجئے کہ میں گھر بیٹھا رہوں اور فتنہ میں نہ ڈالیے تو سن رکھو یہ لوگ فتنہ ہی میں گر پڑے اور بلاشبہ دوزخ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۞49 اگر تمہیں کوئی اچھی بات پیش آ جائے تو وہ انہیں بُری لگے اور اگر کوئی مصیبت پیش آ جائے تو کہنے لگیں کہ اس خیال سے ہم نے پہلے ہی اپنے لیے مصلحت بینی کر لی تھی اور پھر گردن موڑ کر خوش خوش چل دیں۞50 کہہ دو ہمیں کچھ پیش نہیں آ سکتا مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے، وہی ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو چاہیے کہ اللہ پر بھروسہ رکھیں۞51 تم کہو کہ تم ہمارے لیے جس بات کا انتظار کرتے ہو وہ ہمارے لیے اس کے سوا کیا ہے کہ دو خوبیوں[1] میں سے ایک خوبی ہے اور ہم تمہارے لیے جس بات کے منتظر ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ اپنے یہاں سے کوئی عذاب بھیج دے یا ہمارے ہی ہاتھوں عذاب دلائے تو اب انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والے ہیں۞52 آپ کہہ دیں کہ تم خوش ہو کر خرچ کرو یا ناخوش ہو کر تمہارا خرچ کرنا کبھی قبول نہیں کیا جائے گا کیونکہ تم ایک ایسا گروہ ہو گئے ہو جو نافرمان ہے۞53 اور خرچ کرنے کی قبولیت سے وہ محروم نہیں کیے گئے مگر اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے انکار کیا وہ نماز کے لیے نہیں آتے مگر کاہلی کے ساتھ اور مال خرچ نہیں کرتے مگر اس حال میں کہ خرچ کرنے کی ناگواری ان کے دلوں[2]

[1] اگر فی الواقعہ میدانِ کارزار میں کام آئے تو شہید ہو کر کامیاب و کامران ہو گئے اور اگر میدانِ جنگ سے بچ گئے تو غازی کہلائے آخر دونوں کاموں میں سے ایک ہی ہو گا، تو پھر ہمیں بحمد اللہ خیر ہے کہ نفاق کا مرض تو لاحق نہیں۔

[2] پوری سورت کا مضمون نگاہ میں رکھو تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ جب تک کسی قوم میں مال کے پجاری موجود ہیں وہ قوم من حیث القوم ترقی نہیں کر سکتی خصوصاً جب حکومت کا نظام بھی ان ہاتھوں میں ہو، ہاں حکومت کا نظام ان ہاتھوں میں نہ رہے تو یہ لوگ قوم کے لیے نقصان کا باعث تو ہو سکتے ہیں لیکن قومی ترقی کو نہیں روک سکتے اُس وقت جب یہ سورت نازل ہوئی حکومت کا انتظام ان کے پاس نہیں تھا اس لیے ان کی منفی کوششوں کے باوجود اسلام کامیاب ہوا لیکن آج کل حکومت کا نظام مکمل طور پر اُن کے ہاتھ میں ہے۔

Marfat.com

میں بسی ہوئی ہے ۞ 54 ان کے پاس مال و دولت ہے اور
صاحب اولاد ہیں (یہ بات) تجھے متعجب [2] نہ کرے یہ تو
اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اللہ نے مال و اولاد ہی کی راہ
سے انہیں دنیوی زندگی میں عذاب دینا چاہا ہے اور ان
کی جانیں اس حالت میں نکلیں گی کہ ایمان سے محروم
ہوں گے ۞ 55 اور اللہ کی قسمیں کھا کر وہ تمہیں یقین
دلاتے ہیں کہ وہ تم ہی میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں
سے نہیں ہیں بلکہ ایک گروہ ہے ڈرا سہا ہوا ۞ 56 اگر انہیں
پناہ کی کوئی جگہ مل جائے یا کوئی غار یا کوئی چھپ بیٹھنے کا
سوراخ تو تم دیکھو کہ یہ فوراً اس کا رُخ کریں اور حالت
یہ ہو کہ گویا رسّی کو توڑ کر بھاگے جا رہے ہیں ۞ 57 اور ان
میں سے کچھ ایسے ہیں کہ مالِ زکوٰۃ بانٹنے میں تجھ پر
عیب لگاتے ہیں پھر حالت ان کی یہ ہے کہ اگر انہیں
اس میں سے دیا جائے تو خوش ہو جائیں نہ دیا جائے تو
بس اچانک بگڑ بیٹھیں ۞ 58 اور اگر ایسا ہوتا کہ جو کچھ اللہ
اور اس کے رسول نے انہیں دے دیا اس پر راضی ہو
جائے اور کہتے ہمارے لیے اللہ بس کرتا ہے، اللہ اپنے
فضل سے ہمیں عطا فرمائے گا اور اس کا رسول بھی،
ہمارے لیے تو بس اللہ ہی غایت و مقصود ہے ۞ 59

صدقہ کا مال تو اور کسی کے لیے نہیں ہے، صرف
فقیروں کے لیے ہے اور مسکینوں کے لیے اور ان کے
لیے جو اس کی وصولی کے کام پر مقرر کیے جائیں اور یہ
کہ ان کے دِلوں میں اُلفت پیدا کرنا ہے اور یہ کہ ان
کی گردنیں جکڑی ہیں، نیز قرضداروں کے لیے اور
اللہ کی راہ میں مسافروں کے لیے یہ اللہ کی طرف سے
ٹھہرائی ہوئی بات ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا
ہے ۞ 60 اور انہی میں ہیں جو اللہ کے رسول کو اذیت
پہنچانا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں یہ شخص تو بہت سننے والا
ہے، تم کہو ہاں! وہ بہت سننے والا ہے مگر تمہاری بہتری
کے لیے، وہ اللہ پر یقین رکھتا ہے اور وہ مومنوں کی
بات پر بھی یقین رکھتا ہے اور وہ ان لوگوں کے لیے
سرتا سر رحمت ہے جو تم میں سے ایمان لاتے ہیں اور
جو لوگ اللہ کے رسول کو آزار پہنچانا چاہتے ہیں تو
اُنہیں سمجھ لینا چاہیے کہ ان کے لیے عذاب ہے،
عذاب دردناک ۞ 61 وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں
کھاتے ہیں تا کہ تمہیں راضی کر لیں حالانکہ اگر یہ واقعی
مومن [1] ہوتے تو سمجھتے کہ اللہ اور اس کا رسول اس بات کا
زیادہ حقدار ہے کہ اسے راضی رکھیں ۞ 62 کیا (ابھی
تک) انہوں نے یہ بات نہ جانی کہ جو کوئی اللہ اور اُس
کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے اس کے لیے دوزخ کی
آگ ہے ہمیشہ اس میں جلے گا اور یہ بہت ہی بڑی
رسوائی ہے ۞ 63 منافق اس بات سے ڈرتے ہیں، کہیں
ایسا نہ ہو کہ ان کے بارے میں کوئی سورت نازل ہو
جائے اور جو کچھ ان کے دِلوں میں ہے وہ انہیں جتا
دے، تم ان سے کہہ دو تم تمسخر کرتے رہو یقیناً اللہ اب
وہ بات نکال کر ظاہر کر دینے والا ہے جس کا تمہیں
اندیشہ رہتا ہے ۞ 64 اور اگر تم ان لوگوں سے پوچھو تو یہ
ضرور جواب میں کہیں ہم نے تو یوں ہی جی بہلانے کو
ایک بات چھیڑ دی تھی اور ہنسی کرتے تھے، تم کہو کیا اللہ
کے ساتھ اس کی آیتوں کے ساتھ اور اس کے رسول
کے ساتھ ہنسی کرتے ہو؟ ۞ 65 بہانے نہ بناؤ حقیقت یہ
ہے کہ تم نے ایمان کا اقرار کر کے پھر کفر کیا اگر ہم تم
میں سے ایک گروہ کو معاف بھی کر دیں تا ہم ایک گروہ
کو ضرور عذاب دیں گے اس لیے کہ وہی مجرم تھے ۞ 66

منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک دوسرے
کے ہم جنس ہیں برائی کا حکم دیتے ہیں اچھی باتوں سے
روکتے ہیں اور اپنی مٹھیاں بند رکھتے ہیں حقیقت یہ ہے
کہ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ بھی اللہ کے

[1] یہ ان ہی لوگوں کی بات ہے جن کو پیچھے "ایمان والے" کہہ کر خطاب کیا گیا ہے یعنی ایمان کا دعویٰ کرنے والے منافق جو محض نام کے مومن ہیں جیسے آج کل اہل اسلام کی اکثریت کا حال ہے۔

Marfat.com

حضور بھلا دیئے گئے بلاشبہ یہ منافق ہیں جو فاسق ہو کر رہ گئے ہیں ۞67 منافق مرد[1] اور منافق عورتوں اور منکروں کے لیے اللہ کی طرف سے دوزخ کی آگ کا وعدہ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور وہی انہیں بس کرتی ہے، اللہ نے ان پر لعنت کی اور ان کے لیے عذاب ہے ایسا عذاب کہ برقرار رہے گا ۞68 (منافقو! تمہارا بھی وہی حال ہوا) جیسا ان لوگوں کا حال کہ تم سے پہلے گزر چکے ہیں وہ تم سے کہیں زیادہ قوت والے تھے اور مال و اولاد بھی تم سے زیادہ رکھتے تھے پس ان کے حصے میں جو کچھ دنیا کے فوائد آئے وہ برت لیں جس طرح انہوں نے برتا تھا اور جس طرح (ہر طرح کی باطل پرستی) کی باتیں وہ کر گئے تم نے بھی کر لیں، یہی لوگ تھے جن کے سارے کام دنیا و آخرت میں اکارت ہوئے اور یہی ہیں اس گھاٹے میں پڑنے والے ۞69 کیا انہیں ان لوگوں کی خبر نہیں ملی جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم ابراہیمؑ اور مدین کے لوگ اور وہ کہ ان کی بستیاں اُلٹ دی گئیں؟ ان سب کے رسول ان کے پاس روشن دلیلوں کے ساتھ آئے تھے اور ہرگز ایسا نہ ہوسکتا تھا کہ اللہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ۞70 اور جو مرد اور عورتیں مومن ہیں تو وہ سب ایک دوسرے کے کارساز و رفیق ہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں سو یہی لوگ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحمت فرمائے گا یقیناً اللہ سب پر غالب آنے والا، حکمت والا ہے ۞71 مومن مردوں اور عورتوں کیلئے اللہ کی طرف سے (نعیم ابدی کے) باغوں کا وعدہ ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اس لیے وہ کبھی خشک ہونے والے نہیں) وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے نیز ان کیلئے ہیشگی کے باغوں میں پاک مسکن ہوں گے اور ان سب سے بڑھ کر اللہ کی خوشنودیوں کا ان پر نزول ہوگا ۞72

اے پیغمبر اسلام! کافروں اور منافقوں[2] سے جہاد کرو اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آؤ (کیونکہ کافروں کی عہد شکنیاں اور منافقوں کا عذر آخری حد تک پہنچ چکا ہے) بالآخر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے کیا ہی بری پہنچنے کی جگہ ہے ۞73 یہ منافق اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہم نے ایسا نہیں کہا اور واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے ضرور کفر کی بات کہی ہے وہ اسلام قبول کر کے پھر کفر کی چال چلے اور اس بات کا منصوبہ باندھا جو نہ پاسکے، اُنہوں نے انتقام نہیں لیا مگر اس بات کا کہ اللہ اور اُس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے تونگر کر دیا بہر حال اگر یہ لوگ اب بھی باز آ جائیں تو ان کے لیے بہتر ہے اور اگر گردن موڑیں تو پھر یاد رکھیں اللہ ضرور انہیں دُنیا اور آخرت میں عذابِ دردناک دے گا اور روئے زمین پر نہ کوئی ان کا کارساز ہونے والا ہے نہ مددگار ۞74 اور (دیکھو) ان میں (کچھ لوگ) ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ اپنے فضل سے ہمیں عطا فرمائے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ضرور ہی نیکی کی زندگی بسر کریں گے ۞75 پھر جب اللہ نے اپنے فضل سے مالا مال کر دیا تو لگے کنجوسی کرنے اور اپنے عہد سے پھر گئے اور حقیقت یہ ہے کہ ان کے دِل ہی

[1] منافق لوگ برے ہیں کافروں سے بھی اور انجام بھی منافقوں کا کافروں سے بدتر ہوتا ہے کیونکہ وہ دنیا میں بھی ذلیل وخوار ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی اور یہی کچھ حال آج کل کے زرداریوں کا ہے کہ حکمران ہونے کے باوجود دنیا کے ذلیل ترین انسان ہیں اس ذلالت سے ان کا زر و جواہر بھی ان کو بچا نہیں سکا۔

[2] تاریخ گواہ ہے کہ یہ جہاد بالسیف کا حکم نہیں، اس لیے کہ منافق چونکہ مسلمان ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں اس لیے ان کے خلاف جہاد بالسیف کے علاوہ ہر طرح کا جہاد کیا گیا ہے۔ ہاں! بات اُس وقت کی ہے جب نزول قرآن جاری تھا یعنی نبی اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم قوم مسلم میں بذلتہ موجود تھے۔

Marfat.com

پھرے ہوئے ہیں ❁76 پس اس بات کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کے دِلوں[1] میں نفاق دائمی ہوگیا اس وقت تک کے لیے کہ یہ اللہ سے ملیں اور یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا اسے پورا نہیں کیا اور اس وجہ سے کہ دروغ گوئی کیا کرتے تھے ❁77 کیا اُنہوں نے نہیں جانا کہ اللہ ان کے بھیدوں اور سرگوشیوں سے واقف ہے اور یہ کہ غیب کی کوئی بات اس سے پوشیدہ نہیں ❁78 جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ خوش دِلی سے خیرات کرنے والے مومنوں پر عیب لگاتے ہیں اور جن مومنوں کو اپنی محنت ومشقت کی کمائی کے سوا اور کچھ میسر نہیں ان پر تمسخر کرنے لگتے ہیں تو دراصل اللہ کی طرف سے خود ان پر تمسخر ہو رہا ہے ان کے لیے عذابِ دردناک ہے ❁79 آپؐ اُن کے لیے مغفرت کی دُعا کریں یا نہ کریں آپؐ اگر ستر مرتبہ بھی ان کے لیے مغفرت کی دُعا کریں جب بھی اللہ اُنہیں کبھی نہیں بخشے گا، یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ اُنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ دائرۂ ہدایت سے نکل جانے والوں پر کبھی راہ نہیں کھولتا ❁80

جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے وہ اس بات پر خوش ہوئے کہ اللہ کے رسول کی خواہش کے خلاف اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں اور انہیں یہ بات ناگوار ہوئی کہ اپنے مال اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں انہوں نے لوگوں سے کہا تھا اس گرمی میں کوچ نہ کرو، تم کہو دوزخ کی آگ کی گرمی تو کہیں زیادہ گرم ہوگی اگر اُنہوں نے سمجھا ہوتا ❁81 اچھا یہ تھوڑا سا ہنس لیں پھر اُنہیں اپنی ان بدعملیوں کی پاداش میں بہت کچھ رونا ہے جو یہ کماتے رہے ہیں ❁82 دیکھو اللہ نے تمہیں ان کے کسی گروہ کی طرف (صحیح سلامت) لوٹا دیا اور پھر (کسی موقعہ پر) انہوں نے نکلنے کی اجازت مانگی تو اس وقت تم کہہ دینا نہ تو تم میرے ساتھ کبھی نکلو اور نہ کبھی میرے ساتھ ہو کر دشمن سے لڑو تم نے پہلی مرتبہ بیٹھ رہنا پسند کیا تو اب بھی پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ (گھروں میں) بیٹھے رہو ❁83 اور ان میں سے کوئی مرجائے تو تم کبھی اس کے جنازہ پر نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے رہنا کیونکہ اُنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اسی حالت میں مرے کہ ہدایت سے باہر تھے ❁84 اور ان کے مال اور ان کی اولاد پر تمہیں تعجب نہ ہو یہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اللہ چاہتا ہے مال و اولاد کے ذریعے انہیں عذاب دے اور ان کی جان اس حالت میں نکلے کہ سچائی کے منکر ہوں ❁85 اور جب کوئی سورۃ اس بارے میں اترتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو جو لوگ ان میں مقدور والے ہیں وہی تجھ سے رخصت مانگنے لگتے ہیں کہ ہمیں چھوڑ دیجئے کہ گھر میں بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہیں ❁86 اُنہوں نے پسند کیا کہ پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ رہیں اور ان کے دِلوں پر مہر لگ گئی پس یہ کچھ سمجھتے نہیں ❁87 لیکن اللہ کے رسول نے اور اُنہوں نے جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے جہاد کیا یہی لوگ ہیں کہ ان کے لیے نیکیاں ہیں اور یہی ہیں کہ کامیاب ہوئے ❁88 اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اس لیے وہ کبھی خشک ہونے والے نہیں) یہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ ہے بہت بڑی فیروزمندی ❁89

اور اعرابیوں میں سے عذر کرنے والے تمہارے پاس آئے کہ انہیں بھی اجازت دی جائے اور جن لوگوں نے اللہ اور اُس کے رسول سے جھوٹ بولا تھا وہ

[1] منافقت چیز ہی ایسی ہے کہ یہ زندگی بھر ساتھ رہتی ہے، کافر کے اسلام لانے کی امید باقی رہتی ہے منافق کی نہیں کیونکہ وہ ایمان کا دعویٰ رکھتا ہے۔

Marfat.com

گھروں ہی میں بیٹھے رہے سو معلوم ہو کہ ان میں سے جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی انہیں عنقریب عذاب دردناک پیش آئے گا۞90 ناتوانوں پر، بیماروں پر اور ایسے لوگوں پر جنہیں خرچ کے لیے کچھ میسر نہیں (کچھ گناہ نہیں) ہے (اگر وہ دفاع میں شریک نہ ہوں) بشرطیکہ اللہ اور اُس کے رسول کی خیرخواہی میں کوشاں رہیں (کیونکہ ایسے لوگ نیک عمل سے الگ نہیں ہوتے) پھر ایسے نیک عملوں پر الزام کی کوئی وجہ نہیں اللہ بڑا بخشنے والا رحمت والا ہے۞91 نہ ان لوگوں پر کچھ گناہ ہے جن کا حال یہ تھا کہ تیرے پاس آئے کہ ان کے لیے سواری بہم پہنچادے اور جب آپؐ نے کہا کہ میں تمہارے لیے کوئی سواری نہیں پاتا تو وہ لوٹ گئے لیکن ان کی آنکھیں اشکبار ہو رہی تھیں کہ افسوس ہمیں میسر نہیں کہ اس راہ میں کچھ خرچ کریں۞92 سارا الزام تو در اصل اُن پر ہے جو تجھ سے اجازت مانگتے ہیں حالانکہ مالدار ہیں اُنہوں نے پسند کیا کہ گھروں میں رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ رہیں اللہ نے ان کے دِلوں پر مہر لگادی، پس وہ جانتے بوجھتے نہیں۞93 ......

۞ جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تو وہ آئیں گے اور تمہارے سامنے معذرتیں کریں گے، تمہیں چاہیے کہ اس وقت کہہ دو کہ معذرت کی باتیں نہ بناؤ اب ہم تمہارا اعتبار کرنے والے نہیں اللہ نے ہمیں پوری طرح تمہارا حال بتلا دیا ہے اب آئندہ اللہ اور اُس کا رسول دیکھے گا تمہارا عمل کیسا رہتا ہے اور پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو ظاہر و پوشیدہ ہر طرح کی باتیں جاننے والا ہے پس وہ تمہیں بتلائے گا کہ کیا کچھ کرتے رہے ہو۞94 جب تم لوٹ کر ان سے ملو گے تو ضرور یہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ ان سے درگزر کرو سو چاہیے کہ تم ان سے درگزر ہی کر لو، (یعنی رُخ پھیر لو) یہ ناپاک ہیں ان کا ٹھاکانا دوزخ ہوگا، اس کمائی کا نتیجہ جو یہ (اپنی بدعملیوں سے) کماتے رہے۞95 یہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ ان سے راضی ہو جاؤ سو اگر تم راضی بھی ہوگئے تو اللہ ان سے کبھی راضی ہونے والا نہیں جو (دائرہ) ہدایت سے باہر ہوگئے ہیں۞96 اعرابی کفر[1] و نفاق میں سب سے زیادہ سخت ہیں اور اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ ان کی نسبت سمجھا جائے دین کے ان حکموں کی انہیں خبر نہیں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کیے ہیں اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۞97 اور اعرابیوں ہی میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے جرمانہ سمجھتے ہیں اور منتظر ہیں کہ تم پر کوئی گردش آجائے، حقیقت یہ ہے کہ بری گردش کے دن تو انہی پر آنے والے ہیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۞98 اور ہاں! اعرابیوں ہی میں وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کے تقرب اور رسول کی دُعاؤں کا وسیلہ سمجھتے ہیں تو سن رکھو کہ وہ ان کے لیے موجب تقرب ہی ہے اللہ انہیں اپنی رحمت کے دائرہ میں داخل کرے گا بلاشبہ وہ بڑا ہی بخشنے والا، بڑا ہی رحمت والا ہے۞99

اور مہاجرین اور انصار میں جو لوگ سبقت کرنے والے، سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے راست بازی کے ساتھ ان کی پیروی کی تو اللہ ان سے خوشنود ہوا وہ اللہ سے خوشنود ہوئے اور اللہ نے ان کیلئے باغ تیار کردیئے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور یہی ہے بہت بڑی فیروز مندی۞100 اور ان اعرابیوں ہی میں

[1] مراد جاہل لوگ ہیں، ان کی دو قسمیں ہوتی ہیں کفر و منافقت میں ہوں تو بھی نہایت پختگی کے ساتھ قائم رہتے ہیں اور اگر وہ ایمان لے آئیں تو ان کا ایمان کمال کا ہوتا ہے۔ اس جگہ بھی دونوں طرح کے لوگوں کا ذکر موجود ہے۔ خیال رہے کہ منافقت کی بہت سی اقسام ہیں ایک قسم وہ ہے جس کو ہماری عام زبان میں ''لائی لگ'' یا ''کان کا کچا'' کہتے ہیں۔ ایسی ہی منافقت کا ذکر اس جگہ موجود ہے۔

Marfat.com

جو تمہارے آس پاس بستے ہیں کچھ منافق ہیں[1] اور خود مدینہ کے باشندوں میں بھی جو نفاق میں مشاق ہو گئے ہیں، تم انہیں نہیں جانتے لیکن ہم جانتے ہیں ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر اس عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے جو بہت ہی بڑا عذاب ہے ❁ 101 اور دوسرے لوگ جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا انہوں نے ملے جلے کام کیے کچھ اچھے اور کچھ برے تو کچھ بعید نہیں کہ اللہ ان پر لوٹ آئے اللہ بڑا ہی بخشنے والا بڑا ہی رحمت والا ہے ❁ 102 ان کے مال سے صدقات قبول کر لو تو قبول کر کے انہیں پاک اور تربیت یافتہ کر دو گے نیز ان کے لیے دعائے خیر کرو بلاشبہ تمہاری دعا اُن کے دِلوں کے لیے راحت و سکون ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ❁ 103 کیا اُنہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور جو کچھ بطورِ خیرات کے نکالیں اسے منظور کر لیتا ہے؟ اور یہ کہ اللہ ہی ہے زیادہ سے زیادہ توبہ قبول کرنے والا، بڑا ہی رحمت والا ❁ 104 اور تم کہو عمل کیے جاؤ اب اللہ دیکھے گا کہ تمہارے اعمال کیسے ہوتے ہیں اور اللہ کا رسول بھی دیکھے گا اور مسلمان بھی دیکھیں گے اور پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے جس کے علم سے نہ تو کوئی ظاہر بات پوشیدہ ہے نہ کوئی چھپی بات پس وہ تمہیں بتلائے گا کہ جو کچھ کرتے رہے ہو اس کی حقیقت کیا تھی ❁ 105 اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا معاملہ اس انتظار میں ہے کہ اللہ کا حکم کیا ہوتا ہے وہ انہیں عذاب دے یا اُن پر لوٹ آئے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ❁ 106 اور جنہوں نے اس غرض سے ایک مسجد[2] بنا کھڑی کی کہ نقصان پہنچائیں، کفر کریں، مومنوں میں تفرقہ ڈالیں اور ان لوگوں کے لیے ایک کمین گاہ پیدا کر دیں جو اس سے پہلے اللہ اور اُس کے رسول سے لڑ چکے ہیں وہ ضرور قسمیں کھا کر کہیں گے کہ ہمارا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں تھا کہ بھلائی ہو لیکن اللہ کی گواہی یہ ہے کہ وہ اپنی قسموں میں قطعاً جھوٹے ہیں ❁ 107 اے پیغمبر اسلام! تم اس مسجد میں کبھی کھڑے نہ ہونا اس بات کی کہ تم اس میں کھڑے ہو وہی مسجد حقدار ہے جس کی بنیاد اوّل دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس میں ایسے لوگ ہیں جو پسند کرتے ہیں کہ وہ صاف رہیں اور اللہ پاک و صاف رہنے والوں ہی کو پسند کرتا ہے ❁ 108 کیا وہ شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے خوف اور اس کی خوشنودی پر رکھی یا وہ جس نے ایک کھائی کے گرتے ہوئے کنارے پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھی اور وہ مع اپنے مکین کے آتش دوزخ میں جا گری؟ اللہ اُنہیں راہ نہیں دکھاتا جو ظلم کا شیوہ اختیار کرتے ہیں ❁ 109 یہ عمارت جو انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دِلوں کو شک و شبہ سے مضطرب رکھے گی مگر یہ کہ ان کے دِلوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں اور اللہ سب کا حال جاننے والا حکمت والا ہے ❁ 110

بلاشبہ اللہ نے مومنوں[3] سے ان کی جانیں بھی خرید لیں اور ان کا مال بھی اور اس قیمت پر خرید لیا کہ ان کے لیے بہشت ہے وہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں

[1] اس بات پر غور و فکر کیا جاتا کہ منافق دیہاتوں میں بھی موجود تھے اور مدینہ میں بھی اور یہ سب مسلمان کہلاتے تھے جو صحابی ہونے کی شرائط بیان کی جاتی ہیں کیا یہ ان پر پورے اُترتے ہیں یا نہیں؟

[2] جن مساجد کو تفرقہ بازی کی بنیاد پر بنایا گیا ہو وہ اسلام کی مساجد نہیں کہلا سکتیں لیکن افسوس کہ فی زمانہ تمام مساجد تفرقہ بازی کے اڈے ہیں الا ماشاء اللہ جس کی اصل وجہ حکومت اسلامی کا اپنی تحویل میں نہ لینا ہے۔ اس کا حل صرف اور صرف ایک ہے کہ مساجد کو حکومت اپنے انتظام میں لے لے جو یکساں ایک جیسا ہو۔

[3] مومنوں کے جان و مال اللہ کا خرید لینا دراصل استعارہ ہے کہ مومن اپنی جانیں اور اپنا مال اللہ کی راہ میں لگانے سے دریغ نہیں کرتے اور جو ایسا کرے وہی صحیح معنوں میں مومن ہوتا ہے۔

Marfat.com

پس مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں یہ وعدہ اللہ کے ذمہ ہو چکا توراۃ، انجیل، قرآن میں اس کا اعلان ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون ہے جو اپنا عہد پورا کرنے والا ہو؟ پس اپنے اس سودے پر جو تم نے اللہ سے چکایا خوشیاں مناؤ اور یہی ہے جو بڑی سے بڑی فیروزمندی ہے ۞111 وہ لوگ توبہ کرنے والے، عبادت میں سرگرم رہنے والے، اللہ کی حمد وثنا کرنے والے، سیر وسیاحت کرنے والے، رکوع وسجود میں جھکنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حد بندیوں کی حفاظت کرنے والے ہیں پس ان مومنوں کو خوشخبری دیں ۞112 پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں ایسا کرنا سزاوار نہیں کہ جب واضح ہو گیا یہ لوگ دوزخی ہیں تو پھر مشرکوں کی بخشائش کے طلبگار ہوں اگرچہ ان کے عزیز واقارب ہی کیوں نہ ہوں ۞113 اور ابراہیمؑ نے جو اپنے باپ کے لیے بخشائش کی آرزو کی تھی تو صرف اس وجہ سے کہ اپنا وعدہ پورا کر دے جو وہ اس سے کر چکا تھا لیکن جب اس پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی سچائی کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گیا بلاشبہ ابراہیمؑ بڑا ہی دردمند بڑا ہی بردبار تھا ۞114 اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ ایک گروہ کو ہدایت دے کر پھر گمراہ قرار دے تاوقتیکہ ان پر وہ ساری باتیں واضح نہ کر دے جن سے انہیں بچنا چاہیے بلاشبہ اللہ کے علم سے کوئی بات باہر نہیں ۞115 بلاشبہ آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے، وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے (سب کچھ اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے) اور اس کے سوا نہ تو تمہارا کوئی رفیق وکارساز ہے نہ مددگار ۞116 یقیناً اللہ اپنی رحمت سے پیغمبر پر متوجہ ہو گیا نیز مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے بڑی تنگی اور بے سروسامانی کی گھڑی میں اس کے پیچھے قدم اٹھایا اور اس وقت اٹھایا جب کہ حالت ایسی ہو چکی تھی کہ قریب تھا ان میں سے ایک گروہ کے دل ڈگمگا جائیں پھر وہ اپنی رحمت سے ان سب پر متوجہ ہو گیا بلاشبہ وہ شفقت رکھنے والا رحمت فرمانے والا ہے ۞117 اور ان تین شخصوں پر بھی جو چھوڑ دیئے گئے تھے جب کہ زمین اپنی ساری وسعت کے باوجود ان کے لیے تنگ ہو گئی تھی اور وہ خود بھی اپنی جان سے تنگ آ گئے تھے اور انہوں نے جان لیا تھا کہ اللہ سے بھاگ کر انہیں کوئی پناہ نہیں مل سکتی مگر خود اس کے دامن میں، پس اللہ ان پر لوٹ آیا تا کہ وہ رجوع کریں بلاشبہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا بڑا ہی رحمت والا ہے ۞118

اے مسلمانو! اللہ کے خوف[1] سے بے پروا نہ ہو جاؤ اور چاہیے کہ سچوں کے ساتھی بنو (کہ یہ سچائی ہی تھی جو ان لوگوں کی بخشش کا وسیلہ ہوئی) ۞119 مدینہ کے باشندوں کو اور ان اعرابیوں کو جو اس کے اطراف میں بستے ہیں لائق نہ تھا کہ اللہ کے رسول کا ساتھ نہ دیں اور پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ بات لائق تھی کہ اس کی جان کی پروا نہ کر کے اپنی جانوں کی فکر میں پڑ جائیں اس لیے کہ اللہ کی راہ میں انہیں جو مصیبت بھی پیش آتی، وہ ان کے لیے ایک نیک عمل شمار کی جاتی ہر پیاس جو وہ جھیلتے ہر محنت جو وہ اٹھاتے ہر مخمصہ جس پر وہ پڑتے ہر وہ قدم جو وہاں چلتا جہاں چلنا کافروں کے لیے غیظ و غضب کا باعث ہوتا اور ہر وہ چیز جو وہ دشمنوں سے پاتے (یہ سب کچھ ان کے لیے عمل نیک ثابت ہوتا کیونکہ) اللہ نیک کرداروں کا اجر کبھی بھی ضائع نہیں کرتا ۞120 اور وہ کوئی خرچ نہیں کرتے تھوڑا ہو یا زیادہ اور کوئی میدان طے نہیں کرتے مگر یہ کہ ان کے نام لکھا جاتا ہے تا کہ اللہ ان کے کاموں کا انہیں بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے ۞121 اور یہ ممکن نہ تھا کہ سب کے سب مسلمان نکل کھڑے ہوں پس کیوں نہ ایسا کیا گیا کہ

[1] ایمان کا تقاضا اللہ کے خوف سے نڈر ہونا نہیں بلکہ ہر حال میں ڈرتے رہنا ہے۔

Marfat.com

ان کے ہر گروہ[1] میں سے ایک جماعت نکل آئی ہوتی کہ دین میں دانش وفہم پیدا کرتی ور جب (تعلیم و تربیت کے بعد) وہ اپنے گروہ میں واپس جاتی تو لوگوں کو ہوشیار کرتی تا کہ وہ بچیں ﴿122﴾

اے مسلمانو! ان کافروں سے جنگ کرو جو تمہارے آس پاس ہیں اور چاہیے کہ وہ تمہاری سختی محسوس کریں کہ بغیر اس کے جنگ جنگ نہیں) اور یاد رکھو اللہ ان کا ساتھی ہے جو متقی ہیں ﴿123﴾ اور جب ایسا ہوتا ہے کہ قرآن کی کوئی سورۃ اترتی ہے تو ان میں کچھ لوگ ہیں جو کہتے ہیں تم لوگوں میں سے کس کا ایمان اس نے زیادہ کیا؟ جو ایمان رکھتے ہیں ان کا ایمان تو ضرور زیادہ کر دیا اور وہ اس پر خوشیاں منا رہے ہیں ﴿124﴾ لیکن جن لوگوں کے دِلوں میں (نفاق کا) روگ ہے تو بلاشبہ اس نے ان کی ناپاکی پر ایک اور ناپاکی بڑھا دی (انجام کار) وہ مر گئے اور اس حالت میں مرے کہ ایمان سے قطعی محروم تھے ﴿125﴾ کیا یہ نہیں دیکھتے کہ کوئی برس اس سے خالی نہیں جاتا کہ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ آزمائش میں نہ ڈالے جاتے ہوں پھر بھی یہ ہیں کہ نہ تو توبہ کرتے ہیں نہ نصیحت پکڑتے ہیں ﴿126﴾ اور جب کوئی سورۃ نازل ہوتی ہے (جس میں منافقوں کا ذکر ہوتا ہے) تو وہ آپس میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں کہ تم پر کسی کی نگاہ تو نہیں؟ پھر منہ پھیر کر چل دیتے ہیں اللہ نے ان کے دِل ہی پھیر دیئے کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ بوجھ سے کورے ہیں ﴿127﴾ تمہارے[2] پاس ایک رسول آ گیا جو تم ہی میں سے ہے، تمہارا رنج وکلفت میں پڑنا اُس پر بہت شاق گزرتا ہے وہ تمہاری بھلائی کا بڑا ہی خواہش مند ہے، وہ مومنوں کے لیے شفقت رکھنے والا، رحمت والا ہے ﴿128﴾ اگر اس پر بھی یہ لوگ سرتابی کریں تو ان سے کہہ دو میرے لیے اللہ کا سہارا بس کرتا ہے، کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف اسی کی ذات میں نے اسی پر بھروسہ کیا وہ عرشِ عظیم کا پروردگار ہے ﴿129﴾

51:10 109

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

الف لا... م را یہ آیتیں ہیں کتاب حکمت والی کی ﴿1﴾ کیا لوگوں کو اس بات پر اچنبھا ہوا کہ انہیں میں سے ایک آدمی پر ہم نے وحی بھیجی؟ اس بات کی وحی کہ لوگوں کو خبردار کر دے اور ایمان والوں کو خوشخبری دے دے کہ پروردگار کے حضور ان کیلئے اچھا مقام ہے؟ کافروں نے کہا بلاشبہ یہ شخص جادوگر ہے کھلا جادوگر ﴿2﴾ تمہارا پروردگار تو وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ ایام میں (یعنی چھ معین زمانوں میں) پیدا کیا پھر اپنے تخت پر متمکن[3] ہو گیا، وہی تمام کاموں کا بندوبست کر رہا ہے اس کے حضور کوئی سفارش نہیں کر سکتا مگر یہ کہ وہ خود اجازت دے دے، یہ ہے اللہ تمہارا پروردگار پس اس کی بندگی کرو کیا تم غور وفکر سے کام نہیں لیتے؟ ﴿3﴾ تم سب کو بالآخر اسی کی طرف لوٹنا ہے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے وہی ہے جو پیدائش شروع کرتا ہے اور پھر اسے دہراتا ہے (مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا) تا کہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انہیں انصاف کے ساتھ بدلہ دے، باقی رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی تو انہیں پاداش کفر میں کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا اور عذاب دردناک ﴿4﴾ وہی ہے جس نے سورج کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو روشن اور پھر چاند کی منزلوں اکا اندازہ ٹھہرا دیا تا کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر لیا کرو، اللہ نے یہ سب کچھ نہیں بنایا ہے

[1] اس جگہ گروہ سے مراد قبیلہ اور خاندان ہے جو محض پہچان کے لیے تشکیل پا جاتے ہیں ملت و مذہب کے لحاظ سے نہیں۔
[2] نبی اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ وہ اوصاف ہیں جو گزشتہ آسمانی کتابوں میں بیان کیے جا چکے ہیں۔
[3] اللہ تعالیٰ کے تخت پر متمکن ہونے کا مطلب انتظام و انصرام کا چلانا ہے جو نہایت باقاعدگی کے ساتھ چل رہا ہے۔

Marfat.com

مگر حکمت و مصلحت کے ساتھ ان لوگوں کے لیے جو جاننے والے ہیں وہ دلیلیں کھول کھول کر بیان کر دیتا ہے۞[5] بلاشبہ اس بات میں کہ رات کے پیچھے دن اور دن کے پیچھے رات آتی ہے اور بلاشبہ ان تمام چیزوں میں جو اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کی ہیں ان لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں جو متقی ہیں۞[6] (اے پیغمبر اسلام!) جو لوگ (مرنے کے بعد) ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے صرف دنیا کی زندگی میں مگن ہیں اور اس حالت پر مطمئن ہو گئے ہیں اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہو گئے ہیں۞[7] تو ایسے ہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہوگا بہ سبب اس کمائی کے جو کماتے رہے تھے۞[8] جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے تو ان کے ایمان کی وجہ سے سعادت کی راہ ان کا پروردگار ان پر کھول دے گا ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور وہ نعمت الٰہی کے باغوں میں ہوں گے۞[9] وہاں (جنت میں پہنچنے کے بعد) ان کی پکار یہ ہوگی کہ اے اللہ! ساری پاکیزگیاں تیرے ہی لیے ہیں! ان کی دعا یہ ہوگی کہ سلامتی ہو اور دعاؤں کا خاتمہ الحمد للہ رب العالمین پر ہوگا۞[10]

اور انسان جس طرح فائدہ کے لیے جلد باز ہوتا ہے اگر اسی طرح اللہ اسے نقصان پہنچنے میں جلد باز ہوتا تو اس کا وقت کبھی کا پورا ہو چکا ہوتا، پس جو لوگ ہماری ملاقات کی توقع نہیں رکھتے ہم انہیں اُن کی سرکشیوں میں سرگرداں چھوڑ دیتے ہیں[1]۞[11] اور جب کبھی انسان کو کوئی رَنج پہنچتا ہے خواہ کسی حال میں ہو کروٹ پر لیٹا ہو، بیٹھا ہو، کھڑا ہو ہمیں پکارنے لگے گا لیکن جب ہم اس کا رَنج دور کر دیتے ہیں تو پھر اسی طرح چل دیتا ہے گویا رَنج و مصیبت میں کبھی اس نے ہمیں پکارا ہی نہیں تھا تو دیکھو! جو حد سے گزر گئے ہیں ان کے کام خوشنما کر دیئے گئے ہیں۞[12] اور تم سے پہلے کتنی ہی امتیں گزر چکی ہیں کہ جب انہوں نے ظلم کی راہ اختیار کی تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا ان کے رسول ان کے پاس روشن دلیلوں کے ساتھ آئے تھے مگر اس پر بھی وہ آمادہ نہ ہوئے کہ ایمان لائیں تو یاد رکھو مجرموں کو اسی طرح ہم ان کے جرموں کا بدلہ دیتے ہیں۞[13] پھر ان اُمتوں کے بعد ہم نے تمہیں ان کا جانشین[2] بنایا تا کہ دیکھیں تمہارے کام کیسے ہوتے ہیں؟۞[14] اور (اے پیغمبر اسلام!) جب تم ہماری واضح آیتیں انہیں پڑھ کر سناتے ہو تو جو لوگ (مرنے کے بعد) ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں اس قرآن کے سوا کوئی دوسرا قرآن لا کر سناؤ یا اس میں ردوبدل کرو، تم کہو میرا یہ مقدور نہیں کہ اپنے جی سے اس میں رَدوبدل کر دوں میں تو بس اس حکم کا تابع ہوں جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے میں ڈرتا ہوں کہ اگر اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کروں تو عذاب کا ایک بہت بڑا دن آنے والا ہے۞[15] اور تم کہو اگر اللہ نہ چاہتا تو میں قرآن تمہیں نہ سناتا اور تمہیں اس سے خبردار ہی نہ کرتا پھر میں اس معاملہ سے پہلے تم لوگوں کے اندر ایک پوری عمر بسر کر چکا ہوں کیا تم سمجھتے بوجھتے نہیں۞[16] پھر بتلاؤ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اپنے جی سے جھوٹ بنا کر اللہ پر افتراء کرے اور اس آدمی سے جو اللہ کی سچی آیتیں جھٹلائے؟ یقیناً جرم کرنے والے کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۞[17] اور یہ لوگ (مشرکین مکہ) اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ تو انہیں نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ فائدہ اور کہتے ہیں یہ اللہ کے حضور ہمارے سفارشی ہیں تم کہہ دو کیا تم اللہ کو ایسی

[1] مطلب کے بندے ایسا ہی کرتے ہیں لیکن یہ طریقہ بہتر طریقہ نہیں، اللہ کے ساتھ ہو یا بندوں کے ساتھ۔

[2] آپ کی امت گذشتہ اُمتوں کی جانشین ہے اگر آپ کی امت وہی کچھ کرے جو گذشتہ امتوں نے کیا تو یقیناً نتیجہ بھی ویسا ہی رہے گا اور یہی کچھ ہم دیکھ رہے ہیں۔

Marfat.com

بات کی خبر دینا چاہتے ہو جو خود اسے معلوم نہیں نہ تو آسمانوں میں اور نہ زمینوں میں؟ پاک اور بلند ہے اس کی ذات اس شرک سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں ۞18 اور انسانوں کی ایک ہی امت تھی پھر الگ الگ ہو گئے اور اگر تمہارے پروردگار کی جانب سے پہلے ایک بات نہ ٹھہرا دی گئی ہوتی تو جن باتوں میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں ان کا فیصلہ کبھی کا ہو چکا ہوتا ۞19 اور یہ لوگ کہتے ہیں کیوں ایسا نہ ہوا کہ اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی اترتی؟ تو تم کہہ دو غیب کا علم صرف اللہ ہی کیلئے ہے پس انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں ۞20

اور جب ہم لوگوں کو درد دکھ کے بعد اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو فوراً ہماری نشانیوں میں باریک باریک [1] حیلے نکالنا شروع کر دیتے ہیں تم کہہ دو اللہ ان باریکیوں میں سب سے زیادہ تیز ہے اس کے فرشتے تمہاری یہ ساری مکاریاں قلمبند کر رہے ہیں ۞21 وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کی خشکی اور تری میں سیر و گردش کا سامان کر دیا ہے پھر جب تم جہازوں میں سوار ہوتے ہو، جہاز موافق ہوا پا کر تمہیں لے اُڑتے ہیں مسافر خوش ہوتے ہیں کہ اچانک ہوائے تند کے جھونکے نمودار ہو جاتے ہیں اور ہر طرح سے موجیں ہجوم کرنے لگتی ہیں اور مسافر خیال کرتے ہیں بس اب ان میں گھر گئے تو اس وقت وہ دین کے اخلاص کے ساتھ اللہ کو پکارنے لگتے ہیں کہ اے اللہ! اگر اس حالت سے ہمیں نجات دے دے تو ہم ضرور تیرے شکر گزار ہوں گے ۞22 پھر جب اللہ انہیں نجات دے دیتا ہے تو اچانک بھول جاتے ہیں اور ناحق ملک میں سرکشی و فساد کرنے لگتے ہیں اے لوگو! تمہاری سرکشی کا وبال تو خود تمہاری ہی جانوں پر پڑنے والا ہے، یہ دنیا کی زندگی کے فائدے ہیں سو اٹھا لو پھر تمہیں ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے اس وقت ہم تمہیں بتائیں گے کہ جو کچھ دنیا میں کرتے رہے اس کی حقیقت کیا تھی ۞23 دنیا کی زندگی کی مثال تو بس ایسی ہے جیسے یہ معاملہ کہ آسمان سے ہم نے پانی برسایا اور زمین کی نباتات جو انسانوں اور چارپایوں کے لیے غذا کا کام دیتی ہے اس سے شاداب ہو کر پھلی پھولیں اور باہم دگر مل گئیں پھر جب وہ وقت آیا کہ زمین نے اپنے سارے زیور پہن لیے اور خوشنما ہو گئی اور زمین کے مالک سمجھے کہ اب فصل ہمارے قابو میں آ گئی ہے تو اچانک ہمارا حکم دن کے وقت یا رات کے وقت نمودار ہو گیا اور ہم نے زمین کی ساری فصل اس طرح بیخ و بن سے کاٹ کر رکھ دی گویا ایک دن پہلے تک اس کا نام و نشان ہی نہ تھا اس طرح ہم دلیلیں کھول کھول کر بیان کر دیتے ہیں تو ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرنے والے ہیں ۞24 اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے (کامیابی و نجات کی) سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے ۞25 جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لیے بھلائی ہو گی اور اس سے کچھ زیادہ ان کے چہروں پر نہ تو کالک لگے گی اور نہ ذلت کا اثر نمایاں ہو گا، ایسے ہی لوگ جنتی ہیں ہمیشہ جنت میں رہنے والے ۞26 اور جن لوگوں نے برائیاں کمائیں تو برائی کا نتیجہ ویسا ہی نکلے گا جیسی کچھ برائی ہو گی اور ان پر خواری چھا جائے گی اللہ تعالیٰ کے قانون سے انہیں بچانے والا کوئی نہ ہو گا، ان کے چہروں پر اس طرح کالک چھا جائے گی جیسے اندھیری رات کا ایک ٹکڑا چہروں پر اوڑھا دیا گیا ہو سو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ۞27 اور جس دن ہم ان سب کو اپنے حضور اکٹھا کریں گے اور پھر ان لوگوں سے جنہوں نے شرک کیا ہے کہیں گے تم اور وہ سب جنہیں تم نے شریک ٹھہرایا تھا اپنی جگہ سے نہ ہلو اور پھر ایک دوسرے سے انہیں الگ الگ کر دیں گے ب وہ

[1] حیلے بہانے تراشنے والوں کے ساتھ وہی کچھ ہو گا جو گذشتہ حیلے بہانے تراشنے والوں کے ساتھ ہوا نتیجہ سب کی آنکھوں کے سامنے ہے۔

Marfat.com

ہستیاں جنہیں اللہ کے ساتھ شریک بنایا گیا ہے کہیں گی، یہ بات تو نہ تھی کہ تم ہماری پرستش کرتے تھے ❁28 آج کے دن ہم میں اور تم میں اللہ کی گواہی بس کرتی ہے اور تمہاری پرستاریوں سے ہم یک قلم بے خبر تھے ❁29 پس اس دن ہر آدمی جان لے گا کہ جو کچھ وہ پہلے کر چکا ہے اس کی حقیقت کیا تھی، سب اللہ کے حضور کہ ان کا مالک حقیقی ہے لوٹائے جائیں گے اور حقیقت کے خلاف جس قدر افتراء پردازیاں کرتے رہے ہیں سب ان سے کھوئی جائیں گی ❁30

ان لوگوں سے پوچھو وہ کون ہے جو تمہیں آسمان و زمین کی بخشائشوں کے ذریعہ روزی دیتا ہے؟ وہ کون ہے جس کے قبضہ میں تمہارا سننا اور دیکھنا ہے؟ وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے؟ اور پھر وہ کون ہے جو تمام کارخانۂ ہستی کا انتظام کر رہا ہے؟ یہ فوراً بول اُٹھیں گے کہ "اللہ" پس تم کہو اگر ایسا ہی ہے تو پھر تم ڈرتے کیوں نہیں؟ ❁31 یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے پھر بتلاؤ سچائی کے جان لینے کے بعد اسے نہ ماننا گمراہی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ تم منہ پھیرے کدھر کو جا رہے ہو؟ ❁32 اسی طرح تیرے پروردگار کا فرمودہ ان لوگوں پر صادق آ گیا جو ہدایت سے باہر ہو گئے ہیں کہ وہ ایمان لانے والے نہیں ❁33 ان سے پوچھو کیا تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو خلقت کی پیدائش شروع کرے اور پھر اسے دہرائے؟ تم کہو یہ تو اللہ ہے جو ابتدا میں پیدا کرتا ہے پھر اسے دُہرائے گا، پس غور کرو تمہاری اُلٹی چال تمہیں کدھر کو لے جا رہی ہے؟ ❁34 ان سے پوچھو کیا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ہے جو حق کی راہ دکھاتا ہے پھر جو حق کی راہ دکھائے وہ اس کا حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو خود ہی راہ نہیں پاتا جب تک اسے راہ نہ دکھائی جائے تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کر رہے ہو؟ ❁35 اور ان لوگوں میں زیادہ تر ایسے ہی لوگ ہیں جو صرف وہم و گمان کی باتوں پر چلتے ہیں اور سچائی کی معرفت میں گمان کچھ کام نہیں دے سکتا، یہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ اس سے بے خبر نہیں ❁36 اور اس قرآن کا معاملہ ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اپنے جی سے گھڑ لائے وہ تو ان تمام وحیوں کی تصدیق ہے جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں اور کتاب اللہ کی تفصیل ہے (گزشتہ کتب الٰہی کا نچوڑ ہے) اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے ❁37 کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اللہ کے نام پر افتراء کیا ہے؟ تم کہو اگر تم اپنے اس قول میں سچے ہو تو قرآن کی مانند ایک سورۃ بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جن جن ہستیوں کو اپنی مدد کے لیے بلا سکتے ہو بلا لو ❁38 نہیں، یہ بات نہیں ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ جس بات پر یہ اپنے علم سے احاطہ نہ کر سکے اور جس بات کا نتیجہ ابھی پیش نہیں آیا اس کے جھٹلانے پر آمادہ ہو گئے ٹھیک اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں تو دیکھو ظلم کرنے والوں کا کیسا کچھ انجام ہو چکا ہے ❁39 اور ان میں کچھ تو ایسے ہیں جو قرآن پر ایمان لانے والے ہیں کچھ ایسے ہیں جو ایمان لانے والے نہیں اور تیرا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون لوگ مفسد ہیں ❁40

اور اگر یہ[1] تجھے جھٹلائیں تو کہہ دے میرے لیے میرا عمل ہے تمہارے لیے تمہارا! میں جو کچھ کرتا ہوں اس کی ذمہ داری تم پر نہیں تم جو کچھ کرتے ہو اس کے لیے میں ذمہ دار نہیں ❁41 اور ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو تیری باتوں کی طرف کان لگاتے ہیں پھر کیا تو بہروں کو بات سنائے گا اگرچہ وہ بات نہ پا سکتے

[1] کمال اس میں ہے کہ جھٹلانے والوں کو بھی جھٹلایا نہ جائے بلکہ زیادہ سے زیادہ جو کہا جائے وہ یہی ہو کہ "اگر میرے اعمال درست نہیں تو نتیجہ بھی میرا ہی خراب ہوگا" میرے اعمال کی ذمہ داری تم پر نہیں۔

Marfat.com

ہوں؟ [42] اور ان میں کچھ ایسے ہیں جو تیری طرف تکتے ہیں پھر کیا تو اندھے کو راہ دکھا دے گا اگر چہ اسے کچھ سوجھ نہ پڑتا ہو؟ [43] یقیناً اللہ انسانوں پر ذرہ ربرابر بھی ظلم نہیں کرتا مگر خود انسان ہی ہے جو اپنے اوپر ظلم کرتا ہے [44] اور جس دن ایسا ہوگا کہ اللہ ان سب کو اپنے حضور جمع کرے گا اس دن انہیں ایسا معلوم ہوگا گویا اس سے زیادہ نہیں ٹھہرے جیسے گھڑی بھر کو لوگ ٹھہر جائیں اور آپس میں صاحب سلامت کرلیں، بلاشبہ وہ لوگ بڑے ہی گھاٹے میں رہے جنہوں نے اللہ کی ملاقات کا اعتقاد جھٹلایا اور وہ کبھی راہ پانے والے نہ تھے [45] اور ہم نے ان لوگوں سے جن جن باتوں کا وعدہ کیا ہے ان میں سے بعض باتیں تجھے دکھا دیں یا تیرا وقت پورا کر دیں لیکن بہر حال انہیں ہماری ہی طرف لوٹنا ہے اور یہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ اس پر شاہد ہے [46] اور ہر اُمت کے لیے ایک رسول ہے پھر جب کسی اُمت میں اس کا رسول ظاہر ہو گیا تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ایسا نہیں ہوتا کہ نا انصافی ہو [47] اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتلاؤ یہ بات کب ظہور میں آئے گی؟ [48] تم کہہ دو کہ میں تو خود اپنی جان کا بھی نفع نقصان اپنے قبضہ میں نہیں رکھتا، وہی ہوتا ہے جو اللہ نے چاہا ہے، ہر امت کے لیے ایک وقت مقرر ہے اور جب وہ وقت آ پہنچتا ہے تو پھر نہ تو ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں نہ ایک گھڑی آگے [49] آپ اُن لوگوں سے کہہ دیں کیا تم نے اس بات پر غور کیا ہے کہ تم کیا کرو گے اگر اس کا عذاب راتوں رات نازل ہو یا دن دہاڑے تم پر مسلط ہو جائے؟ پھر کیا بات ہے جس کے لیے مجرم جلدی مچا رہے ہیں؟ [50] کیا جب وہ واقعہ ہو جائے گا اس وقت تم یقین کرو گے؟ ہاں! اب تم نے یقین کیا اور تم ہی تھے کہ اس کی طلب میں جلدی مچایا کرتے تھے! [51] پھر ظلم کرنے والوں سے کہا جائے گا اب ہمیشگی کا عذاب چکھو تمہیں جو کچھ بدلہ مل رہا ہے یہ خود تمہارے ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے جو دنیا میں کماتے رہے ہو [52] اور تجھ سے پوچھتے ہیں کیا یہ بات واقعی سچ ہے؟ تم کہو ہاں میرا پروردگار اس پر شاہد ہے کہ یہ سچائی کے سوا کچھ نہیں اور تم کبھی ایسا نہیں کر سکتے کہ اسے عاجز کر دو [53]

اور اگر ہر ظالم انسان کے قبضے میں وہ سب کچھ آ جائے جو روئے زمین میں ہے تو وہ ضرور اسے اپنے فدیہ میں دے دے اور دیکھو جب انہوں نے عذاب اپنے سامنے دیکھا تو دِل ہی دِل میں پچھتانے لگے پھر ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا اور ایسا کبھی نہ ہوگا کہ ان پر کسی طرح کی زیادتی واقع ہو [54] آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے اور یہ بات بھی نہ بھولو کہ اللہ کا وعدہ حق ہے مگر ان میں زیادہ تر ایسے ہیں جو یہ بات نہیں جانتے [55] وہی جلاتا ہے، وہی مارتا ہے اور وہی ہے جس کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے [56] اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی جانب سے ایک ایسی چیز آ گئی جو موعظت ہے دِل کی تمام بیماریوں کے لیے شفا[1] ہے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں [57] تم کہو یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کی رحمت ہے پس چاہیے کہ اس پر خوشی منائیں اور یہ ان ساری چیزوں سے بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے رہتے ہیں [58] تم ان سے کہو کیا تم نے اس بات پر بھی غور کیا کہ جو روزی اللہ نے تمہارے لیے پیدا کی ہے تم نے اس میں سے بعض کو حرام ٹھہرا دیا بعض کو حلال سمجھ لیا ہے تم پوچھو کیا اللہ نے اس کی اجازت دی ہے یا تم اللہ پر بہتان باندھتے ہو [59] اور جن لوگوں کا یہ حال ہے کہ

[1] قرآن کریم "دِل کی تمام بیماریوں کے لیے شفا ہے" بشرطیکہ اس سے دل کی بیماریوں کا علاج کیا جائے۔ بات کیا تھی اور مسلمانوں نے کیا بنا دی کہ قرآن کریم کو جسمانی بیماریوں کے لیے پڑھ پڑھ کر پھونکنا شروع کر دیا اور تعویذ بنا کر لٹکانے لگے۔

Marfat.com

اللہ کے نام پر جھوٹ بول کر افتراء پردازی کر رہے ہیں اُنہوں نے روزِ قیامت کو کیا سمجھ رکھا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اللہ انسانوں کے لیے بڑا ہی فضل رکھتا ہے لیکن ان میں زیادہ تر ایسے ہیں جو اس کا شکر نہیں بجا لاتے ❁ 60

اور (اے پیغمبر اسلام!) تم کسی حال میں ہو اور قرآن کی کوئی سی آیت بھی پڑھ کر سناتے ہو اور (اے لوگو!) تم کوئی سا کام بھی کرتے ہو مگر وہ بات کرتے ہوئے ہماری نگاہوں سے غائب نہیں ہوتے اور نہ تو زمین میں نہ آسمان میں کوئی چیز تمہارے پروردگار کے علم سے غائب ہے (اور نہ ہی کبھی ایسا ہو سکتا ہے) ذرہ بھر کوئی چیز ہو یا اس سے چھوٹی یا بڑی سب کچھ ایک کتاب واضح میں مندرج ہے ❁ 61 جو اللہ کے دوست[1] ہیں ان کے لیے نہ تو کسی طرح کا خوف ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی ❁ 62 یہ لوگ ایمان لائے اور زندگی ایسی بسر کی کہ برائیوں سے بچتے رہے ❁ 63 ان کے لیے دُنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت کی زندگی میں بھی، اللہ کے فرمان اٹل ہیں کبھی بدلنے والے نہیں اور یہی سب سے بڑی فیروزمندی ہے ❁ 64 منکروں کی باتوں سے تم آزردہ نہ ہو ساری عزتیں اللہ ہی کے لیے ہیں وہ سننے والا جاننے والا ہے ❁ 65 وہ تمام ہستیاں جو آسمانوں میں ہیں اور وہ سب جو زمین میں ہیں اللہ ہی کے تابع فرمان ہیں اور جو لوگ اللہ کے سوا اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو پکارتے ہیں تم جانتے ہو کہ وہ کس بات کی پیروی کرتے ہیں؟ محض وہم وگمان کی، وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ اپنی اٹکلیں دوڑاتے ہیں ❁ 66 وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات کا وقت بنا دیا کہ اس میں آرام پاؤ اور دن کا وقت کہ اس کی روشنی میں دیکھو بھالو، بلاشبہ اس بات میں ان لوگوں کے لیے بڑی ہی نشانیاں ہیں جو سننے والے ہیں ❁ 67 یہ لوگ کہتے ہیں اللہ نے ایک بیٹا بنا رکھا ہے اس کے لیے تقدیس ہو! وہ تو بے نیاز ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کے لیے ہے، تمہارے پاس ایسی بات کہنے کے لیے کونسی دلیل آ گئی؟ کیا تم اللہ کے بارے میں ایسی بات کہنے کی جرأت کرتے ہو جس کے لیے تمہارے پاس کوئی علم نہیں؟ ❁ 68 (اے پیغمبر اسلام!) تم کہو جو لوگ اللہ پر بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی (کامیابی و) فلاح پانے والے نہیں ❁ 69 ان کے لیے صرف دنیا ہی کی متاع ہے پھر انجام کار ہماری طرف لوٹنا ہے، تب ہم انہیں عذاب سخت کا مزہ چکھائیں گے کہ جیسی کچھ کفر کی باتیں کرتے رہے ہیں اس کا نتیجہ پالیں ❁ 70

اور انہیں نوح (علیہ السلام) کا حال سناؤ جب ایسا ہوا تھا کہ اس نے اپنی قوم سے کہا تھا اے میری قوم! اگر تم پر یہ بات شاق گزرتی ہے کہ میں تم میں کھڑا ہوں اور اللہ کی نشانیوں کے ساتھ پند ونصیحت کرتا ہوں، تو میرا بھروسہ صرف اللہ پر ہے تم میرے خلاف جو کچھ کرنا چاہتے ہو اسے ٹھان لو اور اپنے شریکوں کو بھی ساتھ لے لو پھر جو کچھ تمہارا منصوبہ ہے اسے اچھی طرح سمجھ بوجھ لو جو کچھ میرے خلاف کرنا ہے کر گزرو اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو ❁ 71 پھر اگر تم نے مجھ سے روگردانی کی تو میں جو کچھ کر رہا ہوں اس کے لیے تم سے کسی مزدوری کا طلبگار نہیں ہوا میری مزدوری تو اللہ کے سوا اور کسی کے پاس نہیں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس کے فرمانبردار بندوں میں شامل رہوں ❁ 72 اس پر بھی لوگوں نے اسے جھٹلایا پس ہم نے اسے اور اُن لوگوں کو جو اس کے ساتھ کشتی میں سوار تھے بچا لیا اور غرق ہونے والوں کا جانشین بنا دیا اور جن لوگوں نے ہماری نشانیاں جھٹلائی تھیں ان سب کو غرق کر دیا تو دیکھو ان لوگوں کا حشر کیسا ہوا جو خبردار کر دیئے گئے تھے؟ ❁ 73 پھر

[1] مطلب یہ ہے کہ اللہ کے دوست کوئی کام ایسا نہیں کرتے جو اللہ رب کریم کی ناخوشی کا باعث ہو۔

Marfat.com

نوحؑ کے بعد ہم نے رسولوں کو ان کی قوموں میں پیدا کیا وہ ان کے پاس روشن دلیلیں لے کر آئے تھے اس پر بھی ان کی قوم میں تیار نہ تھیں کہ جو بات پہلے جھٹلا چکی ہیں اسے مان لیں سو دیکھو جو لوگ حد سے گزر جاتے ہیں ہم اس طرح ان کے دِلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۞[74] پھر ہم نے ان رسولوں کے بعد موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کو بھیجا فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف وہ ہماری نشانیاں اپنے ساتھ رکھتے تھے مگر فرعون اور اس کے درباریوں نے گھمنڈ کیا ان کا گروہ مجرموں کا گروہ تھا۞[75] پھر جب ہماری جانب سے سچائی ان پر نمودار ہوگئی تو کہنے لگے یہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ جادو ہے صریح جادو۞[76] موسیٰ نے کہا تم سچائی کے حق میں جب وہ نمودار ہوگئی ایسی بات کہتے ہو کیا یہ جادو ہے؟ حالانکہ جادوگر تو کبھی کامیابی نہیں پا سکتے۞[77] اُنہوں نے کہا کیا تم اس لیے ہمارے پاس آئے ہو کہ جس راہ[1] پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو چلتے دیکھا ہے اس سے ہمیں ہٹا دو اور ملک میں تم دونوں بھائیوں کے لیے سرداری ہو جائے ہم تو تمہیں ماننے والے نہیں۞[78] اور فرعون نے کہا کہ جتنے ماہر جادوگر ہیں سب کو میرے حضور حاضر کرو۞[79] جب جادوگر آموجود ہوئے تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا تمہیں جو کچھ میدان میں ڈالنا ہے ڈال دو۞[80] جب اُنہوں نے (اپنی لاٹھیاں اور رسیاں) ڈال دیں تو موسیٰ نے کہا تم جو کچھ بنا کر لائے ہو یہ جادو ہے اور یقیناً اللہ اسے ملیامیٹ کر دے گا اللہ کا یہ قانون ہے کہ وہ مفسدوں کا کام نہیں سنوارتا۞[81] وہ حق کو اپنے احکام کے مطابق ضرور ثابت کر دکھائے گا اگرچہ ان لوگوں کو جو مجرم ہیں ایسا ہونا پسند نہ آئے۞[82] تو دیکھو اس پر بھی موسیٰ (علیہ السلام) پر کوئی ایمان نہیں لایا مگر صرف ایک گروہ جو اس کی قوم کے نوجوانوں کا گروہ تھا وہ بھی فرعون اور اُس کے سرداروں سے ڈرتا ہوا کہ کہیں کسی مصیبت میں نہ ڈال دیں اور اس میں شک نہیں کہ فرعون ملک میں بڑا ہی سرکش تھا اور اس میں بھی شک نہیں کہ بالکل چھوٹ تھا۞[83] اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا لوگو! اگر تم فی الحقیقت اللہ پر ایمان لائے ہو اور اس کی فرمانبرداری کرنی چاہتے ہو تو چاہیے کہ صرف اس پر بھروسہ رکھو۞[84] اُنہوں نے کہا ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا اے پروردگار! ہمیں اس ظالم گروہ کے لیے آزمائشوں کا موجب نہ بنائیو۞[85] اور اپنی رحمت سے ایسا کیجیو کہ اس کافر گروہ کے پنجہ سے ہم نجات پائیں۞[86] اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور اس کے بھائی پر وحی کی کہ اپنی قوم کے لیے مصر میں مکان بناؤ اور اپنے مکانوں کو قبلہ رُخ تعمیر کرو نیز نماز قائم کرو اور جو ایمان لائے ہیں انہیں بشارت دو۞[87] اور موسیٰ (علیہ السلام) نے دُعا مانگی کہ اے اللہ! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو اس دنیا کی زندگی میں زیب و زینت کی چیزیں اور مال و دولت کی شوکتیں بخشی ہیں تو خدایا کیا یہ اس لیے ہے کہ تیری راہ سے یہ لوگوں کو بھٹکائیں، اے ہمارے رب! ان کی دولت زائل کر دے[2] اور ان کے دِلوں پر مہر لگا دے کہ اس وقت تک یقین نہ کریں گے جب تک عذابِ دردناک اپنے سامنے نہ دیکھ لیں گے۞[88] فرمایا میں نے تم دونوں کی دُعا قبول کی تو اب تم جم کر کھڑے[3] ہو جاؤ اور

[1] گزشتہ قوموں میں بھی یہی گمراہی سب گمراہیوں کی سردار تھی کہ ہم تو وہی کریں گے جو ہمارے باپ دادا کرتے آئے اور آج بھی اسی گمراہی کا دور دورہ ہے اور اسی نظریہ پر تمام گروہ بندیاں قائم ہیں۔ جو قوم آگے دیکھنے کی بجائے پیچھے کو دیکھے وہ کبھی راہِ ہدایت اختیار نہیں کر سکتی۔ ہم من حیث القوم قرآن و سنت کی روشنی میں بھی آگے دیکھنے کے لیے تیار نہیں۔

[2] مطلب یہ ہے کہ ان کی دولت بے اثر ہو کر رہ جائے۔

[3] دُعا مانگنے کا مطلب یہ نہیں کہ تم محنت اور لگن سے کام کرنا بند کر دو۔ دُعا مانگو لیکن اس کے ساتھ عمل پیہم جاری رکھو کاش کہ! اس حقیقت کو علمائے اسلام سمجھیں اور قوم کو سمجھائیں۔

Marfat.com

ان لوگوں کی پیروی نہ کرو جو نہیں جانتے ۞89 اور پھر ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار اُتار دیا یہ دیکھ کر فرعون اور اُس کے لشکر نے پیچھا کیا مقصود یہ تھا کہ ظلم وشرارت کریں لیکن جب حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ فرعون سمندر میں غرق ہونے لگا تو اس وقت پکار اُٹھا میں یقین کرتا ہوں کہ اس ہستی کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں اور میں بھی اس کے فرمانبرداروں میں ہوں ۞90 ہاں! اب تُو ایمان لایا حالانکہ پہلے برابر نافرمانی کرتا رہا اور تو دُنیا کے مفسد انسانوں میں سے ایک مفسد تھا ۞91 پس آج ہم ایسا کریں گے کہ تیرے جسم کو بچالیں گے تا کہ ان لوگوں کے لیے جو تیرے بعد آنے والے ہیں ایک نشانی ہو اور اکثر انسان ایسے ہیں جو ہماری نشانیوں کی طرف سے یکقلم غافل رہتے ہیں ۞92

اور ہم نے بنی اسرائیل کو بسنے کا بہت اچھا ٹھکانہ دیا تھا اور پاکیزہ چیزوں سے ان کی روزی کا سامان کر دیا تھا پھر جب بھی اُنہوں نے اختلاف کیا تو علم کی روشنی ضرور ان پر نمودار ہوگئی قیامت کے دن تمہارا پروردگار ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کردے گا جن میں باہم اختلاف کرتے رہے تھے ۞93 اور اگر تمہیں اس[1] بات میں کسی طرح کا شک ہو جو ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے تو ان لوگوں سے پوچھ لو؟ تمہارے زمانے سے پہلے کی کتابیں پڑھتے رہتے ہیں کہ یقیناً یہ سچائی ہے جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر اُتری ہے تو ہرگز ایسا نہ کرنا کہ شک کرنے والوں میں سے ہو جاؤ ۞94 اور نہ ان لوگوں میں سے جنہوں نے اللہ کی نشانیاں جھٹلائیں اور نتیجہ یہ نکلا کہ نامراد ہوئے ۞95 بلاشبہ (اے پیغمبر اسلام) جن لوگوں پر اللہ کا فرمان صادق آ گیا ہے (کہ جو آنکھیں بند کر لیں ان کو کچھ نظر نہیں آتا) وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے ۞96 اگر ساری نشانیاں بھی ان کے سامنے آ جائیں جب بھی وہ نہ مانیں یہاں تک کہ عذاب دردناک اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں ۞97 پھر قوم یونس کی بستی کے سوا اور کوئی بستی ایسی نہ نکلی کہ یقین کر لیتی اور ایمان کی برکتوں سے فائدہ اُٹھاتی؟ یونس کی قوم[2] جب ایمان لے آئی تو ہم نے رُسوائی کا وہ عذاب اس پر سے ٹال دیا جو دنیا کی زندگی میں پیش آنے والا تھا اور ایک خاص مدت تک سروسامان زندگی سے بہرہ مند ہونے کی مہلت دے دی ۞98 اور اگر تیرا پروردگار چاہتا تو جتنے آدمی روئے زمین پر ہیں سب کے سب ایمان لے آتے کیا تو ان پر جبر کرے گا کہ جب تک وہ ایمان نہ لائیں میں چھوڑنے والا نہیں؟ ۞99 اور (یاد رکھو) کسی جان کے اختیار میں نہیں ہے کہ (کسی بات پر) یقین لے آئے مگر یہ کہ اللہ کے حکم سے اور وہ ان لوگوں کو (محرومی وشقاوت کی) گندگی میں چھوڑ دیتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے ۞100 تم ان لوگوں سے کہو کہ جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اس پر نظر ڈالو، لیکن جو لوگ یقین نہیں رکھتے ان کے لیے نہ تو نشانیاں ہی کچھ سود مند ہیں نہ تنبیہیں ۞101 پھر اگر یہ لوگ منتظر ہیں تو ان کا انتظار اس بات کے سوا اور کس بات کے لیے ہو سکتا ہے کہ جیسے کچھ دن ان سے پہلے لوگوں پر گزر چکے ہیں ویسے ہی ان پر بھی آ موجود ہوں تو تم کہہ دو اچھا انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں ۞102 پھر ہم اپنے رسولوں کو اور مومنوں کو اس سے بچالیتے رہے اس طرح ہم نے اپنے اوپر ضروری ٹھہرالیا ہے کہ مومنوں کو بچالیا کریں ۞103

[1] اس طرح کی بات کہہ کر دراصل آپ کی امت کے لوگوں کو متنبہ کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ معاذ اللہ آپ کو کبھی شک ہوا۔

[2] یونس علیہ السلام کی قوم ایک منفرد قوم ہے اور یونس علیہ السلام دراصل نبوت سے قبل قوم سے نکل گئے تھے تفصیل کے لیے عروۃ الوثقیٰ سے محولہ آیات کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

(اے پیغمبر اسلام!) تم کہہ دو، اے لوگو! اگر تم میرے دین کے بارے میں کسی طرح کے شبہ میں ہو تو میں بتلا دیتا ہوں کہ میرا طریقہ کیا ہے تم اللہ کے سوا جن ہستیوں کی بندگی کرتے ہو میں ان کی بندگی نہیں کرتا میں تو اللہ کی بندگی کرتا ہوں جس کے قبضہ میں تمہاری زندگی[1] ہے اور جس کے حکم سے تم پر موت طاری ہوتی ہے اور مجھے اس کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ مومنوں کے زمرے میں رہوں 104 اور نیز مجھے کہا گیا ہے کہ ہر طرف سے ہٹ کر اپنا رُخ اللہ کے دین کی طرف کر لے اور ایسا ہرگز نہ کیجیو کہ شرک کرنے والوں سے ہو جاؤ 105 اور اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو، اس کے سوا جو کوئی ہے وہ نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان اگر تو نے ایسا کیا تو یقیناً تو بھی ظلم کرنے والوں میں گنا جائے گا 106 اور اگر اللہ کے حکم سے تجھے دُکھ پہنچے تو جان لے کہ اسے دور کرنے والا کوئی نہیں مگر اسی کی ذات اگر وہ تجھے کسی طرح کی خوبی بخشنی چاہے تو جان لے کہ کوئی نہیں جو اس کا فضل روک سکے، وہ بخشنے والا رحمت والا ہے 107 ان لوگوں سے کہہ دو کہ اے لوگو! تمہارے پروردگار کی طرف سے سچائی تمہارے پاس آ گئی ہے پس جو ہدایت کی راہ اختیار کرے گا تو اپنے ہی بھلے کے لیے کرے گا اور جو بھٹکے گا تو اس کی گمراہی اس کے آگے آئے گی میں تم پر نگہبان نہیں ہوں 108 اور جو کچھ تم پر وحی کی جاتی ہے اس پر چلتے رہو اور اپنی راہ میں جمے رہو یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے اور وہ فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے 109

123 52:11

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

الف۔ لا... م۔ را یہ کتاب ہے جس کی آیتیں مضبوط کی گئیں پھر کھول کر واضح کر دی گئیں یہ اُس کی طرف سے ہے جو حکمت والا ساری باتوں کی خبر رکھنے والا ہے 1 یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو یقین کرو میں اس کی طرف سے تمہیں خبردار کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں 2 اور یہ کہ اپنے پروردگار سے معافی کے طلبگار رہو اور اُس کی طرف لوٹ جاؤ وہ تمہیں ایک وقت مقررہ تک زندگی کے فوائد سے بہت اچھی طرح بہرہ مند کرے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو اس کی سعی مزید کا اَجر بھی دے گا لیکن اگر تم نے رُوگردانی کی تو میں ڈرتا ہوں کہ تم پر عذاب کا ایک بڑا دن نمودار نہ ہو جائے 3 تم سب کو اللہ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے اور اس کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں 4 یہ لوگ اپنے سینوں کو لپیٹتے ہیں کہ اللہ سے چھپیں مگر یہ لوگ جب اپنے سارے کپڑے اپنے اوپر ڈال لیتے ہیں تو اس وقت بھی نہیں چھپ سکتے، جو کچھ یہ چھپا کر کریں اور جو کچھ کھلم کھلا کریں سب اللہ کو معلوم ہے وہ تو سینے کے اندر کے بھید جاننے والا ہے 5

اور زمین میں چلنے پھرنے والا کوئی جانور نہیں ہے جس کی روزی کا انتظام اللہ پر نہ ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ اس کا ٹھکانا کہاں ہے اور وہ جگہ کہاں ہے جہاں بالآخر اس کا وجود سونپ دیا جائے گا، یہ سب کچھ کتاب میں مندرج ہے 6 اور وہی ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ ایام میں پیدا کیا اور اس کے تخت کی فرمانروائی پانی پر تھی اور اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائش میں ڈالے اور یہ بات ظاہر ہو جائے کہ کون عمل میں بہتر ہے اور اگر تو اُن لوگوں سے کہے کہ تم مرنے کے بعد اُٹھائے جاؤ گے تو جو لوگ منکر ہیں وہ ضرور بول اُٹھیں گے کہ یہ تو صریح جادو کی سی بات ہے 7 اور اگر ان پر عذاب کا نازل کرنا ایک مقررہ

[1] زندگی کا معاملہ بڑا عجیب ہے کہ آج تک کسی قوم میں یہ نظریہ قائم نہیں ہوا فلاں کو پکارو تو وہ تم کو مرنے نہیں دے گا۔ ہاں! قوم مسلم کے لوگوں نے زندگی کم کرنے والے اور بڑھانے والے تسلیم کیے ہیں۔

مدت تک ہم تاخیر میں ڈال دیں تو یہ ضرور کہیں گے کہ کونسی بات ہے جو اسے روک رہی ہے؟ سو سن رکھو جس دن عذاب ان پر آئے گا تو پھر کسی کے ٹالے ٹلنے والا نہیں اور جس بات کی یہ ہنسی اُڑایا کرتے تھے اُسی نے اُنہیں آگھیرا ۞[8]

اور اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت کا مزہ چکھائیں اور پھر اس سے وہ ہٹا لیں تو وہ یک قلم مایوس اور ناشکرا ہو جاتا ہے ۞[9] اور اگر اسے دُکھ پہنچا ہو اور اس کے بعد راحت کا مزہ چکھائیں تو پھر کہتا ہے کہ اب تو برائیاں مجھ سے دور ہو گئیں حقیقت یہ ہے کہ انسان خوش ہو جانے والا ڈینگیں مارنے والا ہے ۞[10] مگر ہاں! جو صبر کرتے ہیں اور نیک عملی کی راہ چلتے ہیں تو ان کا حال ایسا نہیں ہوتا ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لیے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے ۞[11] پھر کیا تو ایسا کرے گا[1] کہ جو کچھ تجھ پر وحی کیا جاتا ہے اس میں سے کچھ باتیں چھوڑ دے گا اور اس کی وجہ سے تنگ دِل رہے گا؟ اور یہ اس لیے کہ لوگ کہہ اُٹھیں گے، اس آدمی پر کوئی خزانہ کیوں نہ اُتر آیا یا ایسا کیوں نہ ہوا کہ اس کے ساتھ ایک فرشتہ آ کر کھڑا ہو جاتا؟ کہ تُو تو خبردار کر دینے والا ہے اور ہر چیز پر اللہ ہی نگہبان ہے ۞[12] پھر کیا لوگ ایسا کہتے ہیں کہ اس نے قرآن اپنے جی سے گھڑ لیا ہے؟ تو کہہ دے اگر تم اپنی اس بات میں سچے ہو تو اس طرح کی دس سورتیں گھڑی ہوئی بنا کر پیش کر دو اور اللہ کے سوا جس کسی کو پکار سکتے ہو پکار لو ۞[13] پھر اگر وہ تمہاری پکار کا جواب نہ دیں تو سمجھ لو کہ قرآن اللہ ہی کے علم سے اُترا ہے اور یہ بات بھی سچی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اب بتلاؤ کیا تم یہ بات تسلیم کرتے ہو؟ ۞[14] جو کوئی دنیا کی زندگی اور اس کی دِلفریبیاں ہی چاہتا ہے تو ہم اس کی کوشش وعمل کے نتائج یہاں پورے پورے دے دیتے ہیں ایسا نہیں ہوتا کہ دنیا میں اس کے ساتھ کمی کی جائے ۞[15] لیکن یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں ہوگا جو کچھ اُنہوں نے یہاں بنایا ہے سب اکارت جائے گا اور جو کچھ کرتے رہے ہیں سب نابود ہونے والا ہے ۞[16] پھر جو لوگ اپنے پروردگار کی جانب سے ایک روشن دلیل رکھتے ہوں اور اس کے ساتھ ہی ایک گواہ بھی اس کی طرف سے آ گیا ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب بھی پیشوائی کرتی ہوئی اور سرتا پا رحمت آ چکی ہو، کیا یہ لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں؟ اور اس طرح گروہوں میں سے جو کوئی اس سے منکر ہوا تو یقین کر و آگ وہ ٹھکانا ہے جس کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے پس تم اس کی نسبت کسی طرح کے شک میں نہ پڑو وہ تیرے پروردگار کی جانب سے اَمرِ حق ہے لیکن اکثر آدمی ایمان نہیں لاتے ۞[17] اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو جھوٹ بول کر اللہ پر بہتان باندھے؟ جو ایسا کر رہے ہیں وہ اپنے پروردگار کے حضور پیش کیے جائیں گے اور اس وقت گواہ گواہی دیں گے کہ یہ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ بولا تو سن رکھو ان ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے ۞[18] جو لوگ اللہ کی راہ سے اس کے بندوں کو روکتے ہیں اور چاہتے ہیں اس میں کجی پیدا کر دیں اور یہ وہی ہیں جو آخرت سے منکر ہیں ۞[19] یہ لوگ نہ تو زمین میں (اللہ تعالیٰ کو) عاجز کر دینے والے ہیں نہ اللہ کے سوا ان کا کوئی کارساز ہے انہیں دوگنا عذاب ہوگا (کیونکہ وہ ہٹ دھرم ہیں) کہ وہ نہ تو حق بات سن سکتے ہیں نہ حقیقت پر نظر رکھ سکتے ہیں ۞[20] یہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانیں تباہی میں ڈالیں اور زندگی میں جو کچھ افتراء پردازی کرتے رہے وہ سب ان سے کھوئی گئی ۞[21] کوئی شک نہیں یہی لوگ

[1] لوگوں سے طرح طرح کی باتیں سن کر دل تنگ نہ ہونا بہت بڑے کمال کی بات ہے اور یہ خوبی آپؐ میں بدرجہ اتم موجود تھی اس طرح بات کر کے آپؐ کی اس خوبی کو مزید بڑھایا گیا ہے۔

Marfat.com

آخرت میں سب سے زیادہ تباہ حال ہوں گے ۞22
لیکن اے پیغمبر اسلام! جو لوگ ایمان لائے، نیک کام کیے اور اپنے پروردگار کی طرف (اپنی دِلی رضا سے) قرار پکڑ لیا تو وہ جنت والے ہیں جو جنت (کی کامرانیوں) میں ہمیشہ رہیں گے ۞23
ان دو فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا، بہرا اور ایک دیکھنے والا، سننے والا پھر بتاؤ کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تم غور و فکر نہیں کرتے؟ ۞24

اور یہ واقعہ ہے کہ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تھا اس نے کہا میں تمہیں آشکارا خبردار کرنے والا ہوں ۞25
اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو میں ڈرتا ہوں کہ تم پر عذاب کا ایک دردناک دن نہ آ جائے ۞26
اس پر قوم کے سردار جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی کہا ہم تو تم میں اس کے سوا کوئی بات نہیں دیکھتے کہ ہماری ہی طرح کے ایک آدمی ہو اور جو لوگ تمہارے پیچھے چلے ہیں ان میں بھی ان لوگوں کے سوا کوئی دِکھائی نہیں دیا جو ہم میں کمینے ہیں اور بے سوچے سمجھے تمہارے پیچھے ہو لیے ہیں ہم تو تم لوگوں میں اپنے سے کوئی برتری نہیں پاتے بلکہ سمجھتے ہیں تم جھوٹے ہو ۞27
نوحؑ نے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم نے اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل روشن پر ہوں اور اس نے اپنے حضور سے ایک رحمت بھی مجھے بخش دی ہو مگر وہ تمہیں دِکھائی نہ دے تو کیا ہم جبراً تمہیں راہ دکھا دیں حالانکہ تم اس سے بیزار ہو ۞28
لوگو! جو کچھ میں کر رہا ہوں اس پر مال و دولت کا تم سے طالب نہیں میری خدمت کی مزدوری صرف اللہ پر ہے اور یہ بھی سمجھ لو کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں میں ایسا کرنے والا نہیں کہ اپنے پاس سے انہیں ہنکا دوں انہیں بھی اپنے ربّ سے ملنا ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم ایک جماعت ہو جاہلوں کی ۞29
اے میری قوم کے لوگو! مجھے بتلاؤ اگر میں ان لوگوں کو اپنے پاس[1] سے نکال باہر کروں تو اللہ کے مقابلے میں کون ہے جو میری مدد کرے گا؟ کیا تم غور نہیں کرتے ۞30
اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، نہ یہ کہتا ہوں کہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں، نہ میرا یہ دعویٰ ہے کہ میں فرشتہ ہوں، میں یہ بھی نہیں کہتا کہ جن لوگوں کو تم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو اللہ انہیں کوئی بھلائی نہیں دے گا اللہ ہی بہتر جانتا ہے جو کچھ ان لوگوں کے دِلوں میں ہے، اگر میں ایسا کہوں تو جونہی ایسی بات کہی میں ظالموں میں سے ہو گیا ۞31
ان لوگوں نے کہا اے نوح! تو نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت جھگڑ چکا، اگر تو سچا ہے تو جس بات کا وعدہ کیا ہے وہ ہمیں لا دکھا ۞32
نوح (علیہ السلام) نے کہا اگر اللہ کو منظور ہو گا تو بلاشبہ تم پر وہ بات لے آئے گا اور تمہیں یہ قدرت نہیں کہ اسے عاجز کر دو ۞33
اور اگر اللہ کی مشیت یہی ہے کہ تمہیں ہلاک کرے تو میں کتنی ہی نصیحت کرنا چاہوں میری نصیحت کچھ سودمند نہ ہو گی وہی تمہارا پروردگار ہے اس کی طرف تمہیں لوٹنا ہے ۞34
کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس آدمی نے اپنے جی سے بات گھڑ لی ہے؟ تو کہہ دے اگر میں نے یہ بات گھڑ لی ہے تو میرا جرم مجھ پر اور تم جو جرم کر رہے ہو میں اس سے بری الذمہ ہوں! ۞35

اور نوح (علیہ السلام) پر وحی کی گئی کہ تیری قوم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کے سوا اب کوئی ایمان لانے والا نہیں پس جو کچھ یہ کر رہے ہیں اس پر غم نہ کر ۞36
اور ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی بنانا شروع کر دے اور ان ظالموں کے

[1] یہ گمراہی بھی تمام قوموں میں یکساں ایک جیسی رہی ہے کہ بڑے لوگ چھوٹوں کے ساتھ مل بیٹھنے سے گریزاں رہے اور بالکل ایسا ہی آج قوم مسلم میں بھی ہو رہا ہے کہ بڑے لوگ اپنی دولت اور خاندانی بڑائی کے پیش نظر چھوٹوں سے نفرت کرتے ہیں یہاں تک کہ ان کو انسان تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں مگر ہاں صرف الیکشن کے دِنوں میں۔

Marfat.com

بارے میں اب ہم سے کچھ عرض معروض نہ کر یقیناً یہ لوگ غرق ہو جانے والے ہیں۞37 چنانچہ وہ کشتی بنانے لگا اور جب کبھی ایسا ہوتا کہ اس کی قوم کا کوئی گروہ اس پر سے گزرتا تو تمسخر کرنے لگتا نوح (علیہ السلام) اُنہیں جواب دیتا کہ اگر تم ہماری ہنسی اُڑاتے ہو تو اس طرح ہم بھی تم پر ہنسیں گے۞38 وہ وقت دور نہیں جب تمہیں معلوم ہو جائے گا کون ہے جس پر ایسا عذاب آتا ہے کہ اسے رُسوا کرے اور پھر دائمی عذاب بھی اس پر نازل ہو۞39 یہاں تک کہ جب وہ وقت آ گیا کہ ہماری بات ظہور میں آئے اور تنور نے جوش مارا تو ہم نے حکم دیا ہر قسم کے دو دو جوڑے کشتی میں لے لے اور اپنے اہل وعیال کو بھی ساتھ رکھ مگر اہل وعیال میں وہ لوگ داخل نہیں جن کے متعلق پہلے یہ بات کہی جا چکی ہے نیز ان لوگوں کو بھی لے لے جو ایمان لا چکے ہیں اور نوح کے ساتھ ایمان نہیں لائے تھے مگر بہت تھوڑے آدمی۞40 اور کہا نوحؑ نے اب کشتی میں سوار ہو جاؤ اللہ کے نام سے اسے چلنا ہے اور اللہ ہی کے نام سے ٹھہرنا ہے، بلاشبہ میرا پروردگار بخشنے والا رحمت والا ہے۞41 اور دیکھو ایسی موجوں میں کہ پہاڑ کی طرح اُٹھتی ہیں کشتی انہیں لیے جا رہی تھی اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو پکارا وہ کنارہ پر تھا اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا، کافروں کے ساتھ نہ رہ۞42 (نوح علیہ السلام کے بیٹے) نے کہا میں کسی پہاڑ پر پناہ لے لوں گا، وہ مجھے پانی کی زد سے بچا لے گا نوح (علیہ السلام) نے کہا آج اللہ کی بات سے بچانے والا کوئی نہیں مگر ہاں وہی جس پر وہ رحم کرے اور دونوں کے درمیان ایک موج حائل ہو گئی، پس وہ انہی میں ہوا جو ڈوبنے والے تھے۞43 اور حکم ہوا اے زمین! اپنا پانی پی لے اور اے آسمان! تھم جا! اور پانی کا چڑھاؤ اُتر گیا اور حادثہ انجام پا گیا اور کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی اور کہا گیا، نامرادی اس گروہ کے لیے ہے کہ ظلم کرنے والا گروہ تھا۞44 اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے پروردگار سے دُعا کی اس نے کہا خدایا! میرا[1] بیٹا تو میرے گھر کے لوگوں میں سے ہے اور یقیناً تیرا وعدہ بھی سچا ہے، تجھ سے بہتر فیصلہ کرنے والا اور کوئی نہیں۞45 اللہ نے فرمایا، اے نوحؑ! وہ تیرے لوگوں میں سے نہیں ہے وہ تو بدعمل ہے (اور کوئی عمل بھی اس کا اچھا نہیں ہے اور وہ بدعملوں کا ساتھی ہے) پس جس حقیقت کا تجھے علم نہیں اس بارے میں سوال نہ کر میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ ناواقفوں میں سے نہ ہو جا۞46 نوحؑ نے عرض کیا خدایا! میں اس بات سے تیرے حضور پناہ مانگتا ہوں کہ ایسی بات کا سوال کروں جس کی حقیقت کا مجھے علم نہیں اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور رحم نہ فرمایا تو میں ان لوگوں میں سے ہو جاؤں گا جو تباہ حال ہوئے۞47 حکم ہوا اے نوح (علیہ السلام)! اب کشتی سے اُتر ہماری جانب سے تجھ پر سلامتی اور برکتیں ہوں نیز ان جماعتوں پر جو تیرے ساتھ ہیں اور دوسری کتنی ہی جماعتیں ہیں جنہیں ہم بہرہ مند کریں گے لیکن پھر انہیں ہماری طرف سے عذابِ دردناک پہنچے گا۞48 اے پیغمبرِ اسلام! یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جسے وحی کے ذریعہ ہم تجھے بتلا رہے ہیں اس سے پہلے نہ تو جانتا تھا نہ تیری قوم، بس صبر کر (منکروں کی شرارت سے دِل گیر نہ ہو) انجام کار متقیوں ہی کے لیے ہے۞49

اور ہم نے عاد کی طرف اس کے بھائی بندوں میں سے ہود کو بھیجا، ہود نے کہا، اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں یقین کرو تم اس کے سوا کچھ نہیں ہو کہ افتراء پردازیاں کر رہے ہو۞50 اے میری قوم کے لوگو! میں اس بات کے لیے تم

[1] یہ فطری تقاضا کے مطابق فرمایا ہے ورنہ یہ بات پہلے فرمائی جا چکی تھی کہ ہمارے "ہاں حسب ونسب نہیں دیکھا جاتا صرف اور صرف اعمال دیکھے جاتے ہیں"۔ لیکن افسوس کہ ہمیشہ لوگوں نے بات حسب ونسب کی یاد رکھی اعمال کا معاملہ بہت کم یاد رکھا گیا۔

Marfat.com

سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا، میرا بدلہ تو اس پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا پھر کیا تم نہیں سمجھتے؟ 51 اے میری قوم کے لوگو! اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو اور اس کی جناب میں توبہ کرو وہ تم پر برسنے والے بادل بھیجتا ہے اور تمہاری قوتوں پر قوتیں بڑھاتا ہے اور جرم کرتے ہوئے اس سے منہ نہ موڑو 52 ان لوگوں نے کہا اے ہودؑ! تو ہمارے پاس کوئی دلیل لے کر تو نہیں آیا اور ہم ایسا کرنے والے نہیں کہ تیرے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں ہم تجھ پر ایمان لانے والے نہیں 53 ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ تو یہ ہے کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی کی تجھ پر مار پڑ گئی ہے،[1] ہودؑ نے کہا، میں اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ جن ہستیوں کو تم نے اس کا شریک بنا رکھا ہے مجھے ان سے کوئی سروکار نہیں 54 تم سب مل کر میرے خلاف جو کچھ تدبیریں کر سکتے ہو ضرور کرو اور مجھے (ذرا بھی) مہلت نہ دو 55 میرا بھروسہ اللہ پر ہے جو میرا پروردگار ہے اور تمہارا بھی، کوئی حرکت کرنے والی ہستی نہیں کہ اس کے قبضہ سے باہر ہو، میرا پروردگار (حق وانصاف کی) سیدھی راہ پر ہے 56 پھر اگر تم نے روگردانی کی تو جس بات کے لیے میں بھیجا گیا تھا وہ میں نے پہنچا دی اور میرا پروردگار کسی دوسرے گروہ کو تمہاری جگہ دے دے گا اور تم اس کا کچھ بگاڑ نہ سکو گے، یقیناً میرا پروردگار ہر چیز کا نگرانِ حال ہے 57 اور جب ہماری بات کا وقت آ پہنچا تو اپنی رحمت سے ہود (علیہ السلام) کو بچا لیا اور ان لوگوں کو بھی بچا لیا جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اور ایسے عذاب سے بچایا کہ بڑا ہی سخت عذاب تھا 58 یہ ہے سرگزشت عاد کی اُنہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیاں جھٹلائیں اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر متکبر و سرکش کے حکم کی پیروی کی 59 اور دنیا میں بھی ان کے پیچھے لعنت پڑی اور قیامت کے دن بھی تو سن رکھو کہ قوم عاد نے اپنے پروردگار کی ناشکری کی اور سن رکھو کہ عاد کے لیے محرومی کا اعلان ہوا جو ہود کی قوم تھی 60

اور ہم نے قوم ثمود کی طرف اس کے بھائی بندوں[2] میں سے صالحؑ کو بھیجا اس نے کہا، اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، وہی ہے جس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور پھر اس میں تمہیں بسا دیا پس اس سے بخشش مانگو اور اس کی طرف رجوع کرو، یقین کرو کہ میرا پروردگار ہر ایک کے پاس ہے اور ہر ایک کی دُعاؤں کا جواب دینے والا ہے 61 لوگوں نے کہا اے صالح (علیہ السلام)! پہلے تو تُو ایک ایسا آدمی تھا کہ ہم سب کی اُمیدیں تجھ سے وابستہ تھیں پھر کیا تو ہمیں روکتا ہے کہ ان معبودوں کی پوجا نہ کریں جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آ رہے ہیں؟ ہمیں تو اس بات میں شک ہے جس کی طرف تم دعوت دیتے ہو کہ ہمارے دِل میں اترتی نہیں 62 صالح (علیہ السلام) نے کہا اے میری قوم کے لوگو! کیا تم نے اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل روشن پر ہوں اور اس نے اپنی رحمت مجھے عطا فرمائی ہو تو پھر کون ہے جو اللہ کے مقابلہ میں میری مدد کرے گا اگر میں اس کے حکم سے سرتابی کروں؟ تم مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچاتے تباہی کی طرف لے جانا چاہتے ہو 63 اور اے میری قوم کے لوگو! دیکھو یہ اللہ کی اونٹنی

[1] یہ طریقہ بھی بدستور آج تک لوگوں میں موجود چلا آ رہا ہے کہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والوں کو یہی طعنہ دیا جاتا ہے کہ ان کو بزرگوں کی مار لگ گئی ہے اور ان کا دماغ ٹھیک نہیں رہا۔

[2] تمام نبی ورسول انسان تھے اور تمام انسانی علائق رکھتے تھے۔ یکساں ایک جیسی تعلیم تھی، سب کا دین اسلام تھا، یہی وجہ ہے کہ تمام اقوامِ عالم میں آج بھی مسلمان موجود ہیں جو صحیح معنوں میں امن وسلامتی چاہتے ہیں اور اس کا عکس بھی موجود ہیں۔

Marfat.com

تمہارے لیے ایک نشانی ہے پس اسے چھوڑ دو اللہ کی زمین میں چرتی رہے اسے کسی طرح کی اذیت نہ پہنچانا ورنہ فوراً عذاب تمہیں آ پکڑے گا۞[64] لیکن لوگوں نے اسے ہلاک کر ڈالا تب صالح (علیہ السلام) نے کہا تین دن تک اپنے گھروں میں کھا پی لو یہ وعدہ جھوٹا نہیں نکلے گا۞[65] پھر جب ہماری بات کا وقت آ پہنچا تو ہم نے صالحؑ کو اور اُن لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے بچا لیا اور اس دن کی رسوائی سے نجات دے دی بلاشبہ تیرا پروردگار ہی ہے جو قوت والا اور سب پر غالب ہے۞[66] اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا اُن کا حال یہ ہوا کہ ایک زور کی کڑک نے آ لیا جب صبح ہوئی تو سب اپنے گھروں میں اوندھے پڑے تھے۞[67] گویا ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے! ثمود[1] نے اپنے پروردگار کی ناشکری کی اور ثمود کے لیے محرومی ہوئی۞[68]

اور یہ واقعہ ہے کہ ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس خوشخبری لے کر آئے تھے، اُنہوں نے کہا تم پر سلامتی ہو، کہا تم پر بھی سلامتی ہو، پھر فوراً ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آیا۞[69] پھر جب اس نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف بڑھتے نہیں تو ان سے بدگمان ہوا اور جی میں ڈرا (کہ یہ بات کیا ہے؟) انہوں نے کہا خوف نہ کر ہم تو قومِ لوطؑ کی طرف بھیجے گئے ہیں۞[70] اور اس کی بیوی بھی کھڑی تھی وہ ہنس پڑی پس ہم نے اسے اسحاق (علیہ السلام) کی خوشخبری دی اور اس بات کی بھی کہ اسحٰق سے یعقوب علیہما السلام کا ظہور ہوگا۞[71] وہ بولی تعجب مجھ پر! کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ میرے اولاد ہو حالانکہ میں بڑھیا ہو گئی ہوں اور میرا شوہر بھی بوڑھا ہے، یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۞[72] اُنہوں نے کہا کیا تو اللہ کے کاموں پر تعجب کرتی ہے؟ اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تجھ پر ہوں، اے اہل خانہ ابراہیم! بلاشبہ اس کی ذات ہے جس کی ستائش کی جاتی ہے اور وہی ہے جس کے لیے ہر طرح کی بڑائیاں ہیں۞[73] پھر جب ابراہیمؑ کے دِل سے اندیشہ دور ہو گیا اور اسے خوشخبری ملی تو قومِ لوط کے بارے میں ہم سے جھگڑنے لگا۞[74] ابراہیم بڑا ہی بردبار، نرم دِل اور اللہ کی طرف رجوع ہو کر رہنے والا تھا۞[75] (اللہ تعالیٰ کے فرستادوں نے کہا) اے ابراہیم! (علیہ السلام) اب اس بات کا خیال چھوڑ دے تیرے پروردگار کی جو بات تھی وہ آ پہنچی اور ان لوگوں پر عذاب آ رہا ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا۞[76] اور پھر جب ہمارے فرستادے لوط (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو وہ ان کے آنے سے خوش نہیں ہوا ان کی موجودگی نے اسے پریشان کر دیا وہ بولا، آج کا دن تو بڑی مصیبت کا دن ہے۞[77] اور اس کی قوم کے لوگ دوڑتے ہوئے آئے وہ پہلے سے برے کاموں کے عادی ہو رہے تھے لوطؑ نے ان سے کہا، لوگو! یہ (تمہارے گھروں میں) میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے جائز اور پاک ہیں، پس اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے معاملہ میں مجھے رُسوا نہ کرو کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں؟۞[78] ان لوگوں نے کہا تجھے معلوم ہو چکا ہے کہ تیری ان بیٹیوں سے ہمیں کوئی سروکار نہیں اور تو اچھی طرح جانتا ہے ہم کیا کرنا چاہتے ہیں۞[79] لوط (علیہ السلام) نے کہا کاش! تمہارے مقابلہ میں مجھے طاقت ہوتی یا کوئی سہارا ہوتا جس کا آسرا پکڑ سکتا (یعنی ہجرت کا حکم آ جاتا)۞[80] آنے والوں نے کہا اے لوطؑ! ہم تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے آئے ہیں، یہ لوگ کبھی تجھ پر قابو نہ پا سکیں گے تو ایسا کر جب رات کا ایک حصہ گزر جائے تو اپنے گھر کے آدمیوں کو ساتھ لے کر نکل چل اور تم میں سے کوئی اِدھر اُدھر نہ دیکھے مگر تیری بیوی، جو کچھ ان لوگوں

[1] مراد صالح علیہ السلام کی قوم ہے جو قوم ثمود کے نام سے معروف تھی کہ ثمود ان کے کسی بڑے کا نام تھا اور صالح علیہ السلام اس قوم کی طرف
[2] رسول بنا کر مبعوث کیے گئے تھے۔

Marfat.com

پر گزرنا ہے وہ اس پر بھی گزرے گا، عذاب کا مقررہ وقت صبح کا ہے اور صبح کے آنے میں کچھ دیر نہیں ۞ 81 پھر جب ہماری بات کا وقت آ پہنچا تو ہم نے اس بستی کی تمام بلندیاں پستی میں بدل دیں اور اس پر آگ میں پکے ہوئے پتھر لگاتار برسائے ۞ 82 وہ پتھر تیرے پروردگار کے حضور نشان کیے ہوئے تھے، یہ بستی ان ظالموں سے کچھ دور نہیں ۞ 83

اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا، اس نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ماپ تول میں کمی نہ کیا کرو، میں دیکھ رہا ہوں کہ تم خوشحال ہو، میں ڈرتا ہوں کہ تم پر عذاب کا ایسا دن نہ آ جائے جو سب پر چھا جائے ۞ 84 (شعیب علیہ السلام نے کہا) اے میری قوم کے لوگو! ماپ تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کیا کرو، لوگوں کو ان کی چیزیں (ان کے حق سے) کم نہ دو ملک میں شر و فساد پھیلاتے نہ پھرو ۞ 85 اگر تم میرا کہا مانو تو جو کچھ اللہ کا دیا بچ رہے اس میں تمہارے لیے بہتری ہے اور دیکھو میں کچھ تم پر نگہبان نہیں ۞ 86 لوگوں نے کہا اے شعیب! کیا تیری یہ نمازیں تجھے یہ حکم دیتی ہیں کہ ہمیں آ کر کہے کہ ان معبودوں کو چھوڑ دو جنہیں تمہارے باپ دادا پوجتے رہے ہیں یا یہ کہ تمہیں اختیار نہیں کہ اپنے مال میں جس طرح کا تصرف کرنا چاہو کرو؟ بس تم ایک ہی نرم دِل اور راست باز آدمی رہ گئے ہو؟ ۞ 87 شعیب (علیہ السلام) نے کہا اے میری قوم کے لوگو! کیا تم نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک روشن دلیل رکھتا ہوں اور وہ مجھے اچھی روزی عطا فرما رہا ہے اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس بات سے تمہیں روکتا ہوں اس سے تمہیں تو روکوں اور خود اس کے خلاف چلوں، میں اس کے سوا کچھ نہیں چاہتا کہ جہاں تک میرے بس میں ہے اصلاحِ حال کی کوشش کروں میرا کام بنتا ہے تو اللہ ہی کی مدد سے بنتا ہے، میں نے اس پر بھروسہ کیا اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ۞ 88 اور اے میری قوم کے لوگو! میری ضد[1] میں آ کر کہیں ایسی بات نہ کر بیٹھنا کہ تمہیں بھی ویسا ہی معاملہ پیش آ جائے جیسا قومِ نوح کو یا قوم ہود کو یا قومِ صالح کو پیش آ چکا ہے اور قوم لوط تم سے کچھ دور نہیں ہے ۞ 89 اور اللہ سے معافی مانگو اور اس کی طرف لوٹ جاؤ میرا پروردگار بڑا ہی رحمت والا بڑا ہی محبت والا ہے ۞ 90 لوگوں نے کہا اے شعیب (علیہ السلام)! تم جو کچھ کہتے ہو اس میں سے اکثر باتیں تو ہماری سمجھ ہی میں نہیں آتیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم ہم لوگوں میں ایک کمزور آدمی ہو اگر تمہاری برادری[2] کے آدمی نہ ہوتے تو ہم ضرور تمہیں سنگسار کر دیتے تمہاری ہمارے سامنے کوئی ہستی نہیں ۞ 91 (شعیب علیہ السلام نے) کہا اے میری قوم کے لوگو! کیا اللہ سے بڑھ کر تم پر میری برادری کا دباؤ ہوا؟ اور اللہ تمہارے لیے کچھ نہ ہوا کہ اسے پیچھے ڈال دیا؟ اچھا جو کچھ تم کرتے ہو میرے پروردگار کے احاطہ سے باہر نہیں ۞ 92 اے میری قوم کے لوگو! تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ میں بھی سرگرمِ عمل ہوں تم بہت جلد معلوم کر لو گے کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رُسوا کرے گا اور کون جھوٹا ہے، انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ۞ 93 اور پھر جب ہماری بات کا وقت آ پہنچا تو ایسا ہوا کہ ہم نے شعیب (علیہ السلام) کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے بچا لیا اور جو لوگ ظالم تھے انہیں ایک

[1] غور کرو کہ شعیب علیہ السلام نے قوم کو سمجھانے کا کیسا صاف اور واضح راستہ اختیار کیا لیکن قوم نے بھی ثابت کر دیا کہ وہ ضد کیا ہوئی جو تسلیم کر لی جائے کہ ضد ہے۔

[2] برادری سسٹم (Sistem) میں کیا طاقت ہوتی ہے غور کرو گے تو بہت کچھ سمجھ میں آ جائے گا۔

Marfat.com

سخت آواز نے آ پکڑا، پس جب صبح ہوئی تو اپنے اپنے گھروں میں اوندھے پڑے تھے [94] گویا ان گھروں میں وہ کبھی بسے ہی نہ تھے تو سن رکھو کہ قبیلہ مدین کے لیے بھی محرومی ہوئی جس طرح قومِ ثمود کے لیے محرومی ہوئی ہے [95]

اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیوں اور واضح سند کے ساتھ (قوم کے پاس) بھیجا تھا [96] فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف مگر وہ فرعون کی بات پر چلے اور فرعون کی بات راست بازی کی بات نہ تھی [97] قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور انہیں دوزخ میں پہنچائے گا تو دیکھو کیا ہی پہنچنے کی بری جگہ ہے جہاں وہ پہنچ کر رہے [98] اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگی اور قیامت میں بھی تو دیکھو کہ کیا ہی برا صلہ ہے جو ان کے حصے میں آیا [99] یہ آبادیوں کی خبروں میں سے چند کا بیان ہے جو ہم تجھے سنا رہے ہیں ان میں سے کچھ تو اس وقت تک قائم ہیں، کچھ بالکل اُجڑ گئیں [100] اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا بلکہ خود انہوں نے ہی اپنے اوپر ظلم کیا، تو دیکھ جب تیرے پروردگار کی ٹھہرائی ہوئی بات آ پہنچی تو ان کے وہ معبود کچھ بھی کام نہ آئے جنہیں اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے انہوں نے کچھ فائدہ نہ پہنچایا بجز اس کے کہ ہلاکت کا باعث ہوئے [101] اور تیرے پروردگار کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ انسانی آبادیوں کو ظلم کرتے ہوئے پکڑتا ہے یقیناً اس کی پکڑ بڑی ہی دردناک، بڑی ہی سخت ہے [102] اور اس بات میں اس کے لیے بڑی ہی عبرت ہے جو آخرت کے عذاب کا خوف رکھتا ہے یہ آخرت کا دن وہ دن ہے جب تمام انسان اکٹھے کیے جائیں گے اور یہ وہ دن ہے جس کا نظارہ کیا جائے گا [103] اور ہم نے اس کو پیچھے نہیں ڈالا مگر اس لیے کہ مقررہ وقت پر اس کا ظہور ہو [104] جب وہ دن آ پہنچے گا تو کسی جان کی مجال نہ ہوگی کہ بغیر اللہ کی اجازت کے زبان کھولے پھر کچھ ایسے ہوں گے جن کے لیے محرومی ہے اور کچھ ایسے ہوں گے جن کے لیے سعادت ہے [105] تو جو لوگ محروم ہوئے وہ دوزخ میں ہوں گے (اس کے سوا کچھ نہ ہوگا کہ) ان کے لیے وہاں چیخنا چلانا ہوگا [106] وہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں مگر ہاں! اس صورت میں کہ تیرا پروردگار چاہے بلاشبہ تیرا پروردگار اپنے کاموں میں مختار ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے [107] اور جن لوگوں نے سعادت پائی تو وہ بہشت میں ہوں گے اور اسی میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں مگر ہاں! اس صورت میں کہ تیرا پروردگار چاہے یہ بخشش ہے ہمیشہ جاری رہنے والی [108] پس یہ لوگ جو پرستش کرتے ہیں تو اس بارے میں تجھے کوئی شبہ نہ ہو یہ اس طرح پرستش کر رہے ہیں جس طرح ان سے پہلے ان کے باپ دادا کرتے رہے ہیں، ایسا ضرور ہونے والا ہے کہ ہم ان کا حصہ انہیں پورا پورا دے دیں بغیر کسی کمی کے [109]

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی پھر اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر تیرے پروردگار نے پہلے سے ایک بات نہ ٹھہرا دی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا اور ان لوگوں کو اس کی نسبت شبہ ہے جس سے وہ حیران ہیں [110] اور سب کے لیے یہی ہونا ہے کہ جب وقت آئے گا تو تیرا پروردگار ان کے اعمال انہیں پورے پورے دے گا جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں وہ پوری خبر رکھنے والا ہے [111] پس چاہیے کہ جس طرح تمہیں حکم دیا گیا ہے تم اور وہ سب جو توبہ کر کے تمہارے ساتھ ہو لیے ہیں استوار ہو جاؤ اور حد سے نہ بڑھو یقین کرو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے [112] اور ایسا بھی نہ کرنا کہ ظالموں کی طرف جھک پڑو اور (قریب ہونے کے باعث) آگ تمہیں بھی چھو جائے اللہ کے سوا تمہارا کوئی رفیق نہیں پھر کہیں مدد

Marfat.com

نہ پاؤ گے ❁[113] اور نماز قائم کرو اس وقت جب دِن[1]
شروع ہونے کو ہو اور جب ختم ہونے کو ہو نیز اس وقت
جب رات کا ابتدائی حصہ گزر رہا ہو، یاد رکھو نیکیاں
بُرائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ نصیحت ہے اُن کے لیے جو
نصیحت پذیر ہیں ❁[114] اور صبر کرو کیونکہ اللہ نیک عملوں کا
اَجر کبھی ضائع نہیں کرتا ❁[115] پھر ایسا کیوں نہیں ہوا کہ جو
عہد تم سے پہلے گزر چکے ہیں ان میں اہلِ خیر باقی
رہے ہوتے اور لوگوں کو ملک میں شر و فساد کرنے سے
روکتے؟ ایسا نہیں ہوا مگر بہت تھوڑے عہدوں میں
جنہیں ہم نے نجات دی، ظلم کرنے والے تو اس راہ پر
چلے جس میں اُنہوں نے آسودگی پائی اور وہ مجرم
تھے ❁[116] اور یاد رکھو ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا تھا کہ تمہارا
پروردگار آبادیوں کو ناحق ہلاک کر دے اور اس کے
باشندے سنوارنے والے ہوں ❁[117] اور اگر تمہارا پروردگار
چاہتا تو تمام انسانوں کو ایک اُمت بنا دیتا اور لوگ
ایسے ہی رہیں گے کہ مختلف ہوں ❁[118] مگر ہاں! جس پر
تیرے پروردگار نے رحم فرمایا اور اسی لیے اُنہیں پیدا
کیا ہے اور تمہارے پروردگار کی بات پوری ہو کر رہی
کہ میں جہنم کو کیا جن اور کیا انسان سب سے بھرپور کر
دوں گا ❁[119] اور رسولوں کی سرگزشتوں میں سے جو قصے
ہم تجھے سناتے ہیں تو ان سب میں یہی بات ہے کہ
تیرے دِل کو تسکین دے دیں اور پھر ان کے اندر تجھے
اَمرِ حق مل گیا اور موعظت اور یاد دہانی ہوئی مومنوں
کے لیے ❁[120] جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہہ
دے تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ، ہم بھی سرگرمِ عمل
ہیں ❁[121] اور منتظر رہو ہم بھی منتظر ہیں ❁[122] اور اللہ ہی کے
لیے آسمان و زمین کی چھپی باتوں کا علم ہے اور سارے
کام اس کے آگے رجوع ہوتے ہیں پس اس کی بندگی
میں لگا رہ اور اس پر بھروسہ کر، تیرا پروردگار اس سے
غافل نہیں ہے جو کچھ لوگ کر رہے ہیں ❁[123]

111 53:12

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

الف۔لا...م۔را۔ یہ آیتیں ہیں روشن اور واضح
کتاب کی ❁[1] ہم نے اسے عربی زبان کی شکل میں اُتارا
ہے تا کہ تم سمجھو بوجھو ❁[2] اس قرآن کی وحی کر کے ہم تجھے
بہتر سے بہتر گزشتہ سرگزشتیں سناتے ہیں اور یقیناً
قرآنِ کریم کے نازل ہونے سے پہلے تُو انہی لوگوں
میں سے تھا جو بے خبر تھے ❁[3] اور دیکھو جب ایسا ہوا تھا
کہ یوسف (علیہ السلام) نے اپنے باپ سے کہا تھا، اے
میرے باپ! میں نے[2] (خواب میں) دیکھا کہ گیارہ
ستارے ہیں اور سورج اور چاند سب مجھے سجدہ کر رہے
ہیں ❁[4] باپ نے کہا اے میرے بیٹے! اپنے اس خواب کا
حال اپنے بھائیوں سے نہ بیان کرنا کہ وہ تیرے خلاف کسی
منصوبہ کی تدبیریں کرنے لگیں گے، یاد رکھ شیطان انسان کا
صریح دشمن ہے ❁[5] اور اس طرح تیرا پروردگار تجھے
برگزیدہ کرنے والا ہے اور یہ بات سکھلانے والا ہے
کہ باتوں کا نتیجہ و مطلب کیونکر ٹھہرایا جائے نیز جس
طرح وہ اس سے پہلے تیرے بزرگوں ابراہیم و اسحٰق
(علیہما السلام) پر اپنی نعمت پوری کر چکا ہے اس طرح
تجھ پر اور یعقوب (علیہ السلام) کے گھرانے پر بھی پوری
کرے گا، بلاشبہ تیرا پروردگار سب کچھ جاننے والا اور
حکمت والا ہے ❁[6]

[1] اوقاتِ صلوٰۃ پر نظر ڈالی جائے تو تمام اوقاتِ صلوٰۃ کی وضاحت کئی سورتوں میں کی گئی ہے اور یہ تمام اوقات وہی ہیں جو گزشتہ قوموں میں بھی موجود تھے تفصیل کے لیے ہماری کتاب ''ہماری نمازیں اور ہم؟'' دیکھیں۔ ان شاء اللہ صلوٰۃ کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔

[2] یوسف ابھی بچے ہی تھے کہ اُنہوں نے جو دیکھا اپنے والد یعقوب علیہ السلام سے بیان کر دیا لیکن یعقوب علیہ السلام نے بیٹے کی بات سن کر اُس کو خواب قرار دیا، کیوں؟ اس لیے کہ جو کچھ اُنہوں نے دیکھا تھا ایسا خواب ہی میں دیکھا جا سکتا ہے۔ قرآنِ کریم میں اس طرح کے بہت سے بیانات آئے ہیں جو فی الحقیقت خواب ہیں، اُن کا مضمون اس کی شہادت دے رہا ہے لیکن علمائے کرام ایسا تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں اور ایسے کلام کو خواہ مخواہ معجزات کی طرف لے جاتے ہیں جو ان کی اپنی اختراع ہے۔

Marfat.com

جولوگ پوچھنے والے ہیں، ان کے لیے یوسف (علیہ السلام)[1] اوراُن کے بھائیوں کے معاملہ میں بڑی ہی نشانیاں ہیں ❁7 جب ایسا ہوا تھا کہ وہ کہنے لگے ہمارے باپ کو یوسف (علیہ السلام) اور اس کا بھائی ہم سب سے بہت زیادہ پیارا ہے[2] حالانکہ ہم ایک پوری جماعت ہیں اور یقیناً ہمارا باپ صریح غلطی پر ہے ❁8 پس (بہتر یہی ہے کہ) یوسف (علیہ السلام) کو مار ڈالیں یا کسی جگہ پھینک آئیں تاکہ ہمارے باپ کی توجہ ہماری ہی طرف رہے اور اس کے نکل جانے کے بعد ہمارے سارے کام سدھر جائیں ❁9 ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا، نہیں، یوسف (علیہ السلام) کو قتل مت کرو اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے تو اندھے کنوئیں میں ڈال دو (یہ کہ گزرنے والے قافلوں سے کوئی قافلہ) اسے نکال لے جائے گا ❁10 اُنہوں نے کہا اے ہمارے باپ! کیوں آپ یوسف (علیہ السلام) کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے ہو، حالانکہ ہم تو اس کے دِل سے خیر خواہ ہیں ❁11 کل ہمارے ساتھ جانے دیجئے کہ کھائے پیئے، کھیلے کودے ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں ❁12 باپ نے کہا یہ بات مجھے غم میں ڈالتی ہے کہ تم اسے اپنے ہمراہ لے جاؤ اور میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ اسے بھیڑیا کھا لے اور تم اس سے غافل ہو ❁13 اُنہوں نے کہا بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ بھیڑیا اسے کھالے اور ہمارا ایک پورا جتھا موجود ہو اگر ایسا ہو تو پھر ہم نرے نکمّے ہی نکلے ❁14 پھر جب یہ لوگ یوسف کو ساتھ لے گئے اور اس پر اتفاق کر لیا کہ اس کو کسی اندھے کنوئیں میں ڈال دیں تو ہم نے یوسفؑ پر وحی[3] بھیجی کہ ایک دن آنے والا ہے جب ان کا یہ معاملہ تو انہیں جتائے گا اور وہ نہیں جانتے ہوں گے ❁15 اور وہ اپنے باپ کے پاس شام کو روتے پیٹتے ہوئے آئے ❁16 اُنہوں نے کہا اے ہمارے باپ! ہم ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کے لیے دوڑ میں لگ گئے اور یوسف (علیہ السلام) کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا پس ایسا ہوا کہ بھیڑیا آنکلا اور یوسف (علیہ السلام) کو کھالیا اور ہم جانتے ہیں کہ آپ ہماری بات کا یقین کرنے والے نہیں اگرچہ ہم کتنے ہی سچے ہوں ❁17 اور وہ یوسف (علیہ السلام) کے کُرتے پر جھوٹ موٹ کا خون لگا لائے تھے باپ نے کہا، نہیں یہ تو ایک بات ہے جو تمہارے نفسوں نے گھڑ کر تمہیں خوشنما کر کے دکھا دی ہے، خیر میرے لیے اب صبر کرنا ہے اور صبر بھی پسندیدہ اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد مانگنی ہے ❁18 اور ایک قافلہ کا اس پر سے گزر ہوا اور قافلہ والوں نے پانی کے لیے اپنا سقہ بھیجا، پھر جونہی اس نے اپنا ڈول لٹکایا تو وہ پکار اُٹھا کہ کیا ہی خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے اور پھر قافلہ والوں نے اسے اپنا سرمایہ تجارت سمجھ کر چھپا رکھا اور وہ جو کچھ کر رہے تھے اللہ کے علم سے پوشیدہ نہ تھا ❁19 اور پھر اُنہوں نے یوسف (علیہ السلام) کو بہت کم داموں پر کہ گنتی کے چند درہم تھے فروخت کر دیا اور وہ اس معاملہ میں زیادہ کے خواہشمند ہی نہ تھے ❁20

اور اہل مصر میں سے جس شخص نے یوسف (علیہ السلام) کو خریدا تھا وہ اپنی بیوی سے بولا کہ اسے عزت کے ساتھ رکھو، عجب نہیں یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا اسے ہم بیٹا ہی بنالیں اور اس طرح ہم نے یوسف کا قدم سرزمین مصر میں جما دیا اور مقصود یہ تھا کہ اسے باتوں کا

[1] نشانیاں محض تفہیم کے لیے بیان کی جاتی ہیں تاکہ سمجھنا آسان ہو جائے اور انسان ان سے فائدہ حاصل کر سکے۔

[2] بنی اسرائیل یعنی یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کی یہ غلط فہمی تھی لیکن یہی غلط فہمی ان کی دہشت گردی کا باعث ہوئی، اس سے واضح ہو گیا کہ دہشت گردی کیا ہوتی ہے اور کیوں ہوتی ہے؟

[3] انسان کے دل کے ارادوں کو وحی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ وحی نبوت اس سے بالکل الگ چیز ہے یہ وہ فطری وحی ہے جو انسانوں کے علاوہ دوسرے حیوانوں کو بھی ہوتی ہے۔

Marfat.com

نتیجہ و مطلب نکالنا سکھا دیں اور اللہ کو جو معاملہ کرنا ہوتا ہے وہ کر کے رہتا ہے لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ۞ 21 اور پھر جب ایسا ہوا کہ یوسف اپنی جوانی کو پہنچا تو ہم نے اسے کارفرمائی کی قوت اور علم کی فراوانی بخشی، ہم نیک عملوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ۞ 22 اور جس عورت کے گھر میں یوسفؑ رہتا تھا وہ اس پر ڈورے ڈالنے لگی کہ وہ بے قابو ہو کر بات مان جائے، اس نے دروازے بند کر دیے اور بولی لو اب آؤ، یوسفؑ نے کہا معاذ اللہ! بلاشبہ وہ میرا ربّ [1] ہے اس نے مجھے عزت کے ساتھ جگہ دی ہے اور حد سے گزرنے والے کبھی فلاح نہیں پا سکتے ۞ 23 اور عورت یوسف (علیہ السلام) کے پیچھے پڑ چکی تھی اور یوسفؑ بھی اس کی طرف متوجہ ہو جاتا اگر اس کے پروردگار کی دلیل [2] اس کے سامنے نہ آ گئی ہوتی، اس طرح ہم نے بُرائی اور بے حیائی کی باتیں اس سے دور رکھیں بلاشبہ وہ ہمارے اُن بندوں میں سے تھا جو برگزیدگی کے لیے چن لیے گئے ۞ 24 اور وہ دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور عورت نے یوسف (علیہ السلام) کا کرتہ پیچھے سے کھینچا اور وہ پھٹ گیا، دونوں نے دیکھا کہ عورت کا خاوند دروازے کے پاس کھڑا ہے تب عورت نے کہا جو آدمی تیرے اہل خانہ کے ساتھ بری بات کا ارادہ کرے اس کی سزا کیا ہونی چاہیے؟ کیا یہی نہیں کہ اسے قید میں ڈالا جائے یا دردناک سزا دی جائے؟ ۞ 25 اس پر یوسف (علیہ السلام) نے کہا خود اس نے مجھ پر ڈورے ڈالے اور مجبور کیا کہ میں پھسل پڑوں اور اس عورت کے کنبہ والوں میں سے ایک گواہ [3] نے گواہی دی اس نے کہا یوسف (علیہ السلام) کا کرتہ اگر آگے سے دو ٹکڑے ہوا ہے تو عورت سچی ہے یوسفؑ جھوٹا ہے ۞ 26 اگر یوسفؑ کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو عورت نے جھوٹ بولا ہے یوسفؑ سچا ہے ۞ 27 پس جب عورت کے خاوند نے دیکھا کہ یوسفؑ کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہے تو عورت [4] سے کہا کچھ شک نہیں یہ تم عورتوں کی مکاریوں میں سے ایک مکاری ہے اور تم لوگوں کی مکاریاں بڑی ہی سخت مکاریاں ہیں ۞ 28 اے یوسف! (علیہ السلام) اس سے درگزر کر اور اے عورت اپنے گناہ کی معافی مانگ بلاشبہ تُو ہی خطاوار ہے ۞ 29 پھر شہر کی بعض عورتیں کہنے لگیں دیکھو عزیز کی بیوی اپنے غلام پر ڈورے ڈالنے لگی کہ اسے اپنی طرف راغب کرلے دراصل وہ اس کی چاہت میں دِل ہار گئی، ہمارے خیال میں تو وہ صریح بدچلنی میں پڑ گئی ہے ۞ 30 جب اس نے مکاری [5] کی یہ باتیں سنیں تو انہیں بلوا بھیجا اور ان کیلئے مسندیں آراستہ کیں اور ہر ایک کو ایک ایک چھری پیش کر دی پھر یوسف (علیہ السلام) سے کہا کہ ان سب کے سامنے نکل آؤ جب یوسف (علیہ السلام) نکل آیا اور ان عورتوں نے اس کو دیکھا تو وہ اس کی بڑائی کی قائل [6] ہو گئیں، انہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور پکار اُٹھیں سبحان اللہ! یہ تو انسان ہی

[1] ”میرا رب“ سے مراد اللہ تعالیٰ کو بھی لیا جا سکتا ہے اور اُس پرورش کا ذمہ لینے والے کو بھی جس نے یوسف کو خریدا تھا اور عزیز مصر کے نام سے وہ معروف تھا۔

[2] اس ”دلیل“ کے متعلق بہت کچھ کہا گیا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ یوسف علیہ السلام نے ”معاذ اللہ“ کے الفاظ سے اس کی خود وضاحت کر دی ہے، دل میں بات بیٹھ گئی کہ میں ایسا فعل ہرگز نہیں کر سکتا جس کی طرف یہ عورت راغب کر رہی ہے۔

[3] گواہ انجان نہیں تھا واقعہ کی اس کو خبر تھی لیکن اُس نے گواہی کا انداز ایسا اختیار کیا کہ عزیز مصر پر بات واضح ہو گئی۔

[4] عزیز مصر نے سب کچھ سمجھ لینے کے بعد اپنی بیوی کو اس انداز سے بات کہی کہ ایک بات سب عورتوں پر رکھ دی تا کہ بیوی صاحبہ ناراض نہ ہو جائیں اور بات بھی ٹل جائے۔

[5] عورتوں کی یہ بات مکاری سے اس لیے تعبیر کی گئی کہ وہ تمام عورتیں ایک دوسرے کے کردار سے واقف تھیں اور گرمی سب میں یکساں تھی۔

[6] ہاتھ کاٹنا دراصل محاورہ ہے یعنی ایک کیا دِل ہار بیٹھی تھی کہ سب کی سب یوسف کو دیکھ کر دِل ہار بیٹھیں یا ریجھ گئیں۔

Marfat.com

نہیں ہے ضرور ایک فرشتہ ہے بڑے مرتبے والا ۝[31] تب وہ عورت بولی تم نے دیکھا؟ یہ ہے وہ آدمی جس کے بارے میں تم نے مجھے طعنے دیئے تھے ہاں بیشک میں نے اس کا دِل اپنے قابو میں لینا چاہا تھا مگر وہ بے قابو نہ ہوا اور اب بھی اگر اس نے میرا کہنا نہ مانا تو ضرور ایسا ہو گا کہ قید کیا جائے اور بے عزتی میں پڑے ۝[32] یوسف (علیہ السلام) نے اللہ کے حضور دُعا کی اے میرے ربّ! مجھے قید میں رہنا اس بات سے کہیں زیادہ پسند ہے جس کی طرف یہ عورتیں مجھے بلا رہی ہیں اگر تو نے مجھے ان کی مکاریوں کے دام سے نہ بچایا تو عجب نہیں کہ میں ان کی طرف جھک پڑوں اور ان لوگوں میں سے ہو جاؤں جو ناشناس ہیں ۝[33] تو اس کے پروردگار نے اس کی دُعا قبول کر لی اور اس سے عورتوں کی مکاریاں دفع کر دیں بلاشبہ وہی ہے سننے والا جاننے والا ۝[34] پھر اگرچہ وہ لوگ نشانیاں دیکھ چکے تھے پھر بھی انہیں یہی بات ٹھیک دِکھائی دی کہ ایک خاص وقت تک کے لیے یوسفؑ کو قید میں ڈال دیں ۝[35]

اور یوسف (علیہ السلام) کے ساتھ دو جوان آدمی اور بھی قید خانے میں داخل ہوئے ان میں سے ایک نے کہا مجھے ایسا دِکھائی دیا ہے کہ میں شراب نچوڑ رہا ہوں، دوسرے نے کہا مجھے ایسا دِکھائی دیا ہے کہ سر پر روٹیاں اُٹھائے ہوئے ہوں اور پرند ان کو کھا رہے ہیں ہمیں بتلاؤ اس بات کا نتیجہ کیا نکلنے والا ہے؟ ہم دیکھتے ہیں کہ تم بڑے نیک آدمی ہو ۝[36] یوسف (علیہ السلام) نے کہا قبل اس کے کہ تمہارا مقررہ کھانا تم تک پہنچے میں تمہارے خوابوں کا حال تمہیں بتلا دوں گا، اس بات کا علم بھی منجملہ ان باتوں کے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے تعلیم فرمائی ہیں، میں نے ان لوگوں کی ملت[1] ترک کی جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں ۝[37] میں نے اپنے باپ دادوں یعنی ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب (علیہم السلام) کی ملت کی پیروی کی ہم ایسا نہیں کر سکتے کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک ٹھہرائیں یہ اللہ کا ایک فضل ہے جو اس نے ہم پر اور بعض دوسرے لوگوں پر کیا ہے لیکن اکثر آدمی ہیں جو اس کا شکر نہیں بجالاتے ۝[38] اے یارانِ مجلس! کیا جدا جدا معبودوں کا ہونا بہتر ہے یا اللہ کا جو یگانہ اور سب پر غالب ہے ۝[39] تم اس کے سوا جن ہستیوں کی بندگی کرتے ہو ان کی حقیقت اس سے زیادہ کیا ہے کہ محض چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لیے ہیں اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نہیں اُتاری، حکومت تو اللہ ہی کی ہے اس کا فرمان یہ ہے کہ صرف اسی کی بندگی کرو اور کسی کی نہ کرو، یہی سیدھا دین ہے مگر اکثر آدمی ایسے ہیں جو نہیں جانتے ۝[40] اے یارانِ قید! (اب اپنے خوابوں کا مطلب سن لو) تم میں ایک آدمی تو وہ ہے جو اپنے آقا کو شراب پلائے گا اور دوسرا آدمی وہ ہے جو سولی پر چڑھایا جائے گا اور پرند اس کا سر کھائیں گے جس بات کے بارے میں تم سوال کرتے ہو وہ فیصلہ ہو چکی اور فیصلہ ان شاء اللہ یہی ہے ۝[41] اور یوسف (علیہ السلام) نے جس آدمی کی نسبت سمجھا تھا کہ نجات پائے گا اس سے کہا اپنے آقا کے پاس جب جاؤ تو مجھے یاد رکھنا لیکن شیطان نے اس کو یہ بات بھلا دی کہ اپنے آقا کے حضور پہنچ کر اسے یاد کرتا پس یوسف (علیہ السلام) کئی برس تک قید خانہ میں پڑا رہا ۝[42]

اور پھر ایسا ہوا کہ بادشاہ نے کہا میں کیا دیکھتا ہوں کہ سات گائیں ہیں موٹی تازی انہیں سات دُبلی پتلی گائیں نگل رہی ہیں اور سات بالیاں ہری ہیں اور سات دوسری سوکھی، اے اہل دربار اگر تم خواب کا مطلب حل کر لیا کرتے ہو تو بتلاؤ میرے خواب کا حل

[1] موقعہ دیکھ کر دین اسلام کی تبلیغ کرنا تاکہ سامعین سننے کے لیے رغبت کریں بڑی کام کی بات ہے۔

Marfat.com

کیا ہے؟❁43 درباریوں نے کہا یہ پریشان خواب و خیالات ہیں اور ہم پریشان خوابوں کے حل نہیں جانتے❁44 اور جس آدمی نے ان قیدیوں میں سے نجات پائی تھی اسے ایک عرصہ کے بعد بات یاد آئی وہ بول اُٹھا میں اس کا نتیجہ تمہیں بتادوں گا تم مجھے جانے دو❁45 اے یوسف (علیہ السلام)! اے وہ کہ مجسم سچائی ہے! اس کا ہمیں حل بتادے کہ سات موٹی تازی گایوں کو سات دُبلی پتلی گائیں نگل رہی ہیں اور سات بالیاں ہری ہیں ساتھ سوکھی تاکہ میں لوگوں کے پاس واپس جا سکوں کیا عجب ہے کہ وہ معلوم کرلیں❁46 یوسف (علیہ السلام) نے کہا سات برس تک تم لگاتار کھیتی کرتے رہو پس جو کچھ کاٹو تو اسے ان بالوں ہی میں رہنے دو اور صرف اتنی تعداد الگ کرلیا کرو جو تمہارے کھانے کے لیے ضروری ہو❁47 پھر اس کے بعد سات سال بڑی سخت مصیبت کے آئیں گے جو وہ سب ذخیرہ کھا جائیں گے جو تم نے پہلے سے جمع کر رکھا ہوگا مگر ہاں تھوڑا سا جو تم روک رکھو گے وہی بچے گا❁48 پھر اس کے بعد ایک برس ایسا آئے گا کہ لوگوں پر خوب بارش بھیجی جائے گی لوگ اس میں عرق اور تیل خوب نکالیں گے❁49

بادشاہ نے کہا یوسف (علیہ السلام) کو میرے پاس بلاؤ لیکن جب بادشاہ کا پیغامبر یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچا تو اس[1] نے کہا تم اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور دریافت کرو کہ ان عورتوں کا معاملہ کیا تھا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے، جیسی کچھ مکاریاں انہوں نے کی تھیں میرا پروردگار انہیں خوب جانتا ہے❁50 بادشاہ نے ان عورتوں سے کہا کہ صاف صاف بتلا دو تمہیں کیا معاملہ پیش آیا تھا جب تم نے یوسف پر ڈورے ڈالے تھے کہ اسے اپنی طرف مائل کرلو؟ وہ بولیں حاشاللہ ہم نے اس میں بُرائی کی کوئی بات نہیں پائی، یہ سن کر عزیز کی بیوی بھی بول اُٹھی جو حقیقت تھی وہ اب ظاہر ہوگئی ہاں! وہ میں ہی تھی جس نے یوسف پر ڈورے ڈالے کہ اپنا دِل ہار بیٹھے بلاشبہ وہ بالکل سچا ہے❁51 یہ میں نے اس لیے کہا کہ اسے معلوم ہوجائے کہ میں نے پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہیں کی نیز اس لیے کہ اللہ خیانت کرنے والوں کی تدبیروں پر کبھی راہ نہیں کھولتا❁52

....

❁ اور میں اپنے نفس کی پاکی کا دعویٰ نہیں کرتا آدمی کا نفس تو بُرائی کے لیے بڑا ہی اُبھارنے والا ہے مگر ہاں! اس حال میں کہ میرا پروردگار رحم کرے بلاشبہ میرا پروردگار بڑا ہی بخشنے والا، بڑا ہی رحم کرنے والا ہے❁53 پھر بادشاہ نے حکم دیا یوسف (علیہ السلام) کو میرے پاس لاؤ کہ اسے خاص اپنے لیے مقرر کروں پھر جب بات چیت ہوئی تو کہا آج کے دن تُو ہماری نگاہوں میں بڑا صاحب اقتدار اور امانتدار انسان ہے❁54 یوسف (علیہ السلام) نے کہا مملکت[2] کے خزانوں پر مجھے مختار کر دیجئے میں حفاظت کرسکتا ہوں اور میں اس کام کا جاننے والا ہوں❁55 اور اس طرح ہم نے سرزمین مصر میں یوسف کے قدم جمادیئے کہ جس جگہ سے چاہے حسب مرضی رہنے سہنے کا کام لے ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت سے فیضیاب کردیتے ہیں اور نیک عملوں کا اُجر ضائع نہیں کرتے❁56 اور جو لوگ ایمان لائے اور بدعملیوں سے بچتے رہے ان کے لیے تو آخرت کا اجر اس سے کہیں بہتر ہے❁57

اور (پھر قحط کے سالوں میں) یوسف (علیہ السلام) کے بھائی آئے، یوسفؑ نے انہیں پہچان لیا لیکن

[1] یوسف علیہ السلام کا قید سے فوراً باہر نہ آنا اور اپنے متعلق حقائق کا کھل کر سامنے لانا بہت بڑے کردار کی بات ہے جس کے اندر قومی لیڈر کے لیے بہت سبق مخفی ہیں۔

[2] اصلاح کیلئے کفر کے نظام میں داخل ہونے میں کچھ قباحت نہیں لیکن افسوس کہ علمائے کرام نے اس کی حقیقت کو سمجھنے کی بہت کم کوشش کی ہے۔

Marfat.com

انہوں نے نہیں پہچانا[58] اور جب یوسف (علیہ السلام) نے ان کا سامان مہیا کر دیا تو کہا اب کے آنا ہوا تو اپنے سوتیلے بھائی کو بھی ساتھ لانا، تم نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے کہ میں تمہیں پوری تول دیتا ہوں اور بہتر مہمان نواز ہوں[59] لیکن اگر تم اسے میرے پاس نہ لائے تو پھر یاد رکھو نہ تو تمہارے لیے میرے پاس ماپ ہوگا اور نہ تم میرے نزدیک جگہ پاؤ گے[60] انہوں نے کہا ہم اس کے باپ کو اس کی ترغیب دیں گے اور ہم ضرور ایسا کریں گے[61] اور یوسف (علیہ السلام) نے اپنے خدمت گاروں کو حکم دیا کہ ان لوگوں کی پونجی انہیں کے سامان میں رکھ دو جب یہ لوگ اپنے گھر کی طرف لوٹیں تو ممکن ہے اپنی پونجی دیکھ کر پہچان لیں اور پھر عجب نہیں کہ دوبارہ آئیں[62] پھر جب وہ لوگ اپنے باپ کے پاس لوٹ کر گئے تو کہا اے ہمارے باپ! آئندہ کو غلّہ کی فروخت ہم پر بند کر دی گئی ہے پس ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دے کہ غلّہ خرید لائیں اور ہم اس کے نگہبان ہیں[63] باپ نے کہا کیا میں اس کے لیے اسی طرح تمہارا اعتبار کروں جس طرح پہلے اس کے بھائی کے بارے میں کر چکا ہوں؟ سو اللہ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور اس سے بڑھ کر رحم کرنے والا کوئی نہیں ہے[64] اور جب ان لوگوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کی پونجی انہی کو لوٹا دی گئی ہے تب اُنہوں نے کہا اے ہمارے باپ! اس سے زیادہ ہمیں اور کیا چاہیے؟ دیکھ یہ ہماری پونجی ہے جو ہمیں لوٹا دی گئی ہے ہمیں اجازت دے کہ ہم اپنے گھر والوں کے لیے رسد لے آئیں ہم اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ لے آئیں گے یہ غلّہ بہت تھوڑا ہے[65] باپ نے کہا میں کبھی اسے تمہارے ساتھ بھیجنے والا نہیں جب تک کہ اللہ کے نام پر مجھ سے عہد نہ کرو کہ بجز اس صورت کے کہ تم سب گھیر لیے جاؤ تم ضرور اسے میرے پاس واپس لے آؤ گے[1] جب انہوں نے باپ کو اپنا پکا قول دے دیا تو اُس نے کہا ہم نے جو قول واقرار کیا اس پر اللہ نگہبان ہے[66] اور باپ نے انہیں کہا اے میرے بیٹو! دیکھو تم ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا جدا جدا دروازوں سے داخل ہونا میں تمہیں کسی ایسی بات سے نہیں بچا سکتا جو اللہ کے حکم سے ہونے والی ہو، فرمانروائی کسی کے لیے نہیں ہے مگر اللہ کیلیے میں نے اُسی پر بھروسہ کیا اور وہی ہے جس پر تمام بھروسہ کرنے والوں کو بھروسہ کرنا چاہیے[67] پھر جب یہ لوگ داخل ہوئے اس طرح جس طرح باپ نے حکم دیا تھا تو دیکھو یہ بات اللہ کی مشیت کے مقابلہ میں کچھ بھی کام نہ آئی مگر ہاں یعقوب (علیہ السلام) کے دِل میں ایک خیال پیدا ہوا تھا جسے اس نے پورا کر دیا بلاشبہ وہ صاحب علم تھا کہ ہم نے اس پر علم کی راہ کھول دی تھی لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے[68]

اور یہ لوگ یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے بھائی (بنیامین) کو اپنے[2] پاس ٹھہرا لیا اور اسے (علیحدگی میں) واضح کر دیا کہ میں تیرا بھائی ہوں پس جو کچھ وہ کرتے آئے ہیں اس پر غمگین نہ ہو[69] پھر جب یوسف (علیہ السلام) نے ان لوگوں کا سامان ان کی روانگی کے لیے مہیا کیا تو اپنے بھائی کے ٹھہرنے کے مقام پر ان سب کے کھانے پینے کا بندوبست کر دیا پھر ایک پکارنے والے نے پکارا کہ

[1] یعقوب علیہ السلام اللہ کے نبی و رسول ہیں خیال رہے کہ اُن کا رابطہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے بھی بحال ہے اور عام لوگوں کیلئے بھی اس میں راہنمائی موجود ہے کہ اللہ پر بھروسہ ہو تو شکوک و شبہات کے باوجود وقت گذاری کی جا سکتی ہے۔

[2] یوسف علیہ السلام کا اپنے بھائی بنیامین کو دوسرے بھائیوں سے الگ رکھنے میں بہت راز پوشیدہ ہیں بہت سی حکمتیں پنہاں ہیں، اس عمل نے بنیامین کو چوری کے الزام سے بچا لیا۔

Marfat.com

اے قافلہ والو! تم تو چور ہو ۞70 وہ پکارنے والے کی طرف پھرے اور پوچھا تمہاری کون سی چیز کھو گئی ہے ۞71 کارندوں نے کہا ہمارا شاہی پیمانہ نہیں ملتا، جو شخص اسے ڈھونڈ دے اس کے لیے ایک بارِ شتر انعام ہے اور میں اس کا ضامن ہوں ۞72 اُنہوں نے کہا اللہ جانتا ہے ہم اس لیے یہاں نہیں آئے کہ ملک میں شرارت کریں اور یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو اور ہمارا کبھی یہ شیوہ نہیں رہا کہ چوری کریں ۞73 اُنہوں نے کہا اچھا اگر تم جھوٹے نکلے تو بتلاؤ چور کی سزا کیا ہونی چاہیے؟ ۞74 اُنہوں[1] نے کہا چور کی سزا یہ ہے کہ جس کی بوری سے چوری کا مال نکلے وہ آپ اپنی سزا میں پکڑا جائے ہم زیادتی کرنے والوں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں ۞75 پس اِن کی بوریوں کی تلاشی شروع کی گئی قبل اس کے کہ یوسف (علیہ السلام) کے بھائی کی بوری کی تلاشی لیتے پھر یوسف (علیہ السلام) کے بھائی کی بوری سے وہ ماپنے کا آلہ نکل آیا ایسا ہوا کہ ہم نے یوسف (علیہ السلام) کے لیے ایک تدبیر کر دی حالانکہ وہ بادشاہ کے قانون کی رُو سے ایسا نہیں کر سکتا تھا کہ اپنے بھائی سے وہ مقدمہ خارج کرا لے مگر ہاں! اس صورت میں کہ اللہ کو ایک راہ نکال دینا منظور تھا، ہم جسے چاہتے ہیں مرتبوں میں بلند کر دیتے ہیں اور ہر علم والے کے اوپر ایک علم والی ہستی ہے ۞76 بھائیوں نے کہا اگر اس نے چوری کی تو یہ کوئی عجیب بات نہیں اس سے پہلے اس کا ایک بھائی بھی چوری کر چکا ہے تب یوسف (علیہ السلام) نے یہ بات اپنے دِل میں رکھ لی ان پر ظاہر نہ کی اور اتنا کہا کہ سب سے بُری جگہ تمہاری ہوئی اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اللہ اسے بہتر جاننے والا ہے ۞77 اُنہوں نے کہا اے عزیز! اس کا باپ بہت[2] بوڑھا آدمی ہے پس اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجئے ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو احسان کرنے والے ہیں ۞78 یوسف (علیہ السلام) نے کہا، اس بات سے اللہ کی پناہ کہ ہم اس آدمی کو چھوڑ کر جس سے ہمارا سامان نکلا کسی دوسرے کو پکڑیں اگر ایسا کریں تو ہم ظالم ٹھہریں ۞79

پھر جب وہ یوسفؑ سے مایوس ہو گئے تو مشورہ کے لیے الگ ہو کر بیٹھ گئے جو ان میں بڑا تھا اس نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ باپ نے اللہ کو شاہد ٹھہرا کر تم سے عہد لیا تھا اور اس سے پہلے یوسف کے معاملہ میں تم سے بڑی تقصیر ہو چکی ہے پس میں تو اب اس جگہ سے ٹلنے والا نہیں جب تک خود باپ حکم نہ دے یا پھر اللہ میرے لیے کوئی دوسرا فیصلہ کر دے اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۞80 تم لوگ باپ کی طرف لوٹ جاؤ اور اس سے جا کر کہو اے ہمارے باپ! تیرے بیٹے نے چوری کی جو بات ہمارے جاننے میں آئی وہی ہم نے ٹھیک ٹھیک کہہ دی اور ہم غیب کی باتوں کی خبر رکھنے والے نہ تھے ۞81 اور آپ اس بستی سے دریافت کر لیں جہاں ہم ٹھہرے تھے اور اس قافلہ کے آدمیوں سے پوچھ لیں جس میں ہم آئے ہیں ہم بالکل سچے ہیں ۞82 کہا نہیں یہ تو ایک بات ہے جو تمہارے[3] جی نے تمہیں سجھا دی، خیر! میرے لیے صبر کے سوا چارہ نہیں ایسا صبر کہ خوبی کا صبر ہو اللہ سے کچھ بعید نہیں ہے کہ وہ ان کو میرے پاس جمع کر دے، وہی ہے جاننے والا حکمت والا ۞83 اور اس نے ان لوگوں کی طرف سے رُخ پھیر لیا اور پکار اُٹھا، آہ یوسف (علیہ السلام)، دردِ فراق اور شدتِ

[1] برادرانِ یوسف کا یہ جملہ اس بات پر دال ہے کہ بنیامین کے سامان میں شاہی پیمانہ رکھنا ان ہی لوگوں کا کام ہے یعنی برادرانِ یوسف کا اور یہ ہمیشہ اس طرح کی سکیمیں کرتے رہے یہ دوسری بات ہے کہ ان کی اسکیموں کا وبال انہی پر پڑتا رہا۔

[2] برادرانِ یوسف نے یہ محض اس لیے کہا کہ ابھی ان کے ارادہ میں کوئی مزید سازش موجود تھی جس کو وہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکے، اس لیے کہ عزیزِ مصر یعنی یوسفؑ نے ان کی بات پر توجہ نہ دی اور بنیامین کو ان کے ساتھ روانہ نہ کیا۔

[3] یعقوب علیہ السلام کی اس بات سے بھی واضح ہوتا ہے کہ جو کچھ بنیامین کے ساتھ پیش آیا اس میں ان بھائیوں کا ہاتھ تھا۔

Marfat.com

غم سے اس کی آنکھیں بھر[1] آئیں (سفید پڑ گئیں) اور اس کا سینہ غم سے لبریز تھا 84 کہنے لگے، بخدا تم تو ہمیشہ ایسے ہی رہو گے کہ یوسف (علیہ السلام) کی یاد میں لگے رہو یہاں تک کہ گھل جاؤ یا اپنے کو ہلاک کر دو 85 باپ نے کہا، میں تو اپنی حاجت اور اپنا غم اللہ کی جناب میں عرض کرتا ہوں میں اللہ کی جانب سے وہ بات جانتا ہوں جو تمہیں معلوم نہیں 86 اے میرے بیٹو! جاؤ، یوسف (علیہ السلام) اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے مگر وہی لوگ جو منکر ہیں 87 پھر جب یوسف (علیہ السلام) کے پاس گئے تو کہا اے عزیز! ہم پر اور ہمارے گھر کے آدمیوں[2] پر بڑی سختی کے دن گزر رہے ہیں پس ہم تھوڑی سی پونجی لے کر آئے ہیں اسے قبول کر لیجئے اور ہمیں خیرات دے دیجئے اللہ خیرات کرنے والوں کو ان کا اجر دیتا ہے 88 یوسف (علیہ السلام) نے کہا، تمہیں یاد ہے تم نے یوسف (علیہ السلام) اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا جب کہ تمہیں سمجھ بوجھ نہ تھی؟ 89 انہوں نے کہا کیا تم ہی یوسف (علیہ السلام) ہو؟ یوسف (علیہ السلام) نے کہا ہاں! میں ہی یوسف (علیہ السلام) ہوں اور یہ (بنیامین) میرا بھائی ہے، اللہ نے ہم پر احسان کیا ہے اور جو کوئی (بھی برائیوں سے) بچتا اور ثابت قدم رہتا ہے تو اللہ نیک عملوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا 90 انہوں نے کہا بخدا اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ نے تجھے ہم پر برتری دی اور بلاشبہ ہم سرتا سر قصوروار ہیں 91 یوسف (علیہ السلام) نے کہا آج کے دن تم پر کوئی سرزنش نہیں اللہ تمہارا قصور بخش دے اور وہ تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا

ہے 92 اب تم یوں کرو کہ میرا یہ کرتہ[3] اپنے ساتھ لے جاؤ اور میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو کہ اس کی آنکھیں روشن ہو جائیں اور اپنے گھرانے کے تمام آدمیوں کو لے کر میرے پاس آ جاؤ 93

اور پھر جب قافلہ نے مصر کی سرزمین چھوڑی تو ان کا باپ کہنے لگا اگر تم لوگ یہ نہ کہنے لگو کہ بڑھاپے سے اس کی عقل ماری گئی ہے تو میں کہوں گا کہ مجھے یوسف (علیہ السلام) کی مہک آ رہی ہے 94 سننے والوں نے کہا بخدا! تم تو اب تک اپنے پرانے خبط میں پڑے ہو 95 پھر جب خوشخبری سنانے والا آیا تو اس نے اس کرتہ کو یعقوب کے سامنے رکھ دیا تو وہ بات کو سمجھ گیا اور کہا کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے 96 وہ بولے اے ہمارے باپ! ہمارے گناہوں کی مغفرت کے لیے دعا کر ہم سے سراسر قصور ہی ہوتے رہے 97 باپ نے کہا، وہ وقت دور نہیں کہ میں اپنے پروردگار سے تمہارے لیے دعائے مغفرت کروں، وہ بڑا بخشنے والا بڑی ہی رحمت والا ہے 98 پھر جب یہ لوگ (کنعان سے آ کر شہر سے باہر ہی) یوسف (علیہ السلام) سے ملے تو اس نے اپنے باپ اور ماں کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا تم سب شہر میں چلو اللہ نے چاہا تو تمہارے لیے ہر طرح کی سلامتی ہے 99 اور اس نے اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا اور وہ سب سجدہ ریز ہو گئے، اس وقت یوسف پکار اٹھا کہ اے ابا جان! یہ ہے تعبیر اس خواب[4] کی جو مدت ہوئی میں نے دیکھا تھا، میرے پروردگار نے اسے سچا ثابت کر دیا یہ اس کا احسان ہے کہ مجھے قید سے رہائی دی تم سب کو صحرا سے نکال کر

[1] اندھا ہو جانا مراد نہیں بلکہ آنکھیں بھر آنا یعنی آنکھوں میں پانی بھر آنا مراد ہے۔ جو فطرت کے عین مطابق ہے۔

[2] اندازہ کیجئے کہ باپ نے کیا کہا، انہوں نے آ کر عزیز مصر کو کیا کہنا شروع کر دیا اور اللہ رب کریم حالات کو کس طرح پھیرتا ہے اور نتائج کیا نکل آتے ہیں۔

[3] غور کرو کہ یہ کرتہ کس کس چیز کی نشاندہی کرتا ہے اور یعقوب علیہ السلام کی بصیرت اس کرتہ سے تمام واقعات کی تہہ تک پہنچ جاتی ہے۔

[4] یوسف علیہ السلام کے خواب کی تعبیر کتنے سالوں کے بعد سامنے آئی غور کرو گے تو بہت کچھ حاصل ہوگا۔ ان شاء اللہ

Marfat.com

میرے پاس پہنچا دیا اور یہ سب کچھ اس واقعہ کے بعد ہوا کہ شیطان[1] نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اختلاف ڈال دیا تھا بلا شبہ میرا پروردگار ان باتوں کے لیے جو کرنی چاہے بہتر تدبیر کرنے والا ہے بلا شبہ وہی ہے جو جاننے والا، حکمت والا ہے ❁ 100 اے اللہ! تو نے مجھے حکومت عطا فرمائی اور باتوں کا مطلب اور نتیجہ نکالنا تعلیم فرمایا اے آسمان وزمین کے بنانے والے! تو ہی میرا کارساز ہے، دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تو ایسا کیجیو کہ دنیا سے جاؤں تو تیری فرمانبرداری کی حالت میں جاؤں اور ان لوگوں میں داخل ہو جاؤں جو تیرے نیک بندے ہیں ❁ 101 یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جس کی تجھ پر وحی کر رہے ہیں ورنہ جس وقت یوسف کے بھائی سازش میں مصمم ہو گئے تھے اور پوشیدہ تدبیریں کر رہے تھے تو تم اس وقت ان کے پاس کھڑے نہ تھے ❁ 102 اور (اس پر بھی یاد رکھو کہ) اکثر آدمیوں کا حال یہ ہے کہ تم کتنا ہی چاہو کبھی ایمان لانے والے نہیں ❁ 103 حالانکہ تم ان سے اس بات کے لیے مزدوری نہیں مانگتے ہو وہ تو اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ تمام جہان کیلئے پندو وعظ ہے ❁ 104

اور دیکھو آسمانوں میں اور زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر سے لوگ گزر جاتے ہیں اور نظر اُٹھا کر دیکھتے بھی نہیں ❁ 105 اور ان میں سے اکثروں کا حال یہ ہے کہ اللہ پر یقین لاتے ہیں تو اس حال میں لاتے ہیں کہ اس کے ساتھ شریک بھی ٹھہراتے جاتے ہیں ❁ 106 پھر کیا یہ لوگ اس بات پر مطمئن ہو گئے ہیں کہ اللہ کے عذاب میں سے کوئی آفت اُن پر آئے اور چھا جائے؟ یا اچانک قیامت آ جائے اور وہ بے خبری میں پڑے ہوں ❁ 107 تم کہہ دو میری راہ تو یہ ہے کہ میں اس روشنی کی بنا پر جو میرے سامنے ہے اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور جن لوگوں نے میرے پیچھے قدم اُٹھایا ہے وہ بھی بلاتے ہیں اللہ کے لیے پاکیزگی ہو، میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں ❁ 108 ہم نے تم سے پہلے کسی رسول کو نہیں بھیجا ہے مگر اس طرح کہ وہ باشندگانِ شہر ہی میں سے ایک آدمی تھا اور ہم نے اس پر وحی اتاری تھی پھر کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے ان لوگوں کا انجام کیسا کچھ ہو چکا ہے جو پہلے گزر چکے ہیں؟ اور جو لوگ بچتے ہیں تو یقیناً آخرت کا گھر ان کے لیے کہیں بہتر ہے پھر کیا تم سمجھتے بوجھتے نہیں؟ ❁ 109 یہاں تک کہ جب اللہ کے رسول مایوس ہو گئے اور لوگوں نے خیال کیا کہ ان سے جھوٹا وعدہ کیا گیا تھا تو ہماری مدد ان کے پاس آ پہنچی پس ہم نے جسے بچانا چاہا بچا لیا اور ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ مجرموں سے ہمارا عذاب ٹل جائے ❁ 110 یقیناً ان لوگوں کے قصہ میں دانشمندوں کے لیے بڑی ہی عبرت[2] ہے یہ کوئی جی سے گھڑی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ اس کتاب کی تصدیق ہے جو اس سے پہلے آ چکی ہے نیز ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں ساری باتوں کی تفصیل ہے اور راہنمائی ہے اور رحمت ہے ❁ 111

96:13 43

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

الف۔ لا... م می... م را۔ یہ کتاب کی آیتیں ہیں اور جو کچھ تیرے پروردگار کی جانب سے تجھ پر نازل ہوا ہے وہ اَمرِ حق ہے، مگر اکثر آدمی ایسے ہیں کہ ایمان نہیں لاتے ❁ 1 یہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو بلند کر

[1] یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کی دہشت گردی کو کس نام سے تعبیر کیا گیا اور کیوں؟ اس نے تمام دہشت گردوں کی دہشت گردی کا صحیح حل بتا دیا بشرطیکہ کوئی تسلیم کرنے والا ہو۔

[2] جو بات سورہ کے شروع میں فرمائی گئی اُس پر لا کر قصہ کو تمام کر دیا گیا لیکن بدقسمتی سے ہمارے مفسرین نے قصہ کے اندر بہت کچھ اپنے پاس سے ملا دیا اور عبرت کی ان باتوں میں سے کسی بات سے فائدہ حاصل نہ کیا جو کچھ کیا بحث برائے بحث کیا جو قوم کے لیے مفید ہونے کی بجائے مضر ثابت ہوا۔

Marfat.com

دیا اور تم دیکھ رہے ہو کہ کوئی ستون انہیں تھامے ہوئے
نہیں ہے، پھر وہ اپنے تخت پر نمودار ہوا اور سورج اور چاند
کو کام پر لگا دیا کہ ہر ایک اپنی ٹھہرائی ہوئی میعاد تک چلا
جارہا ہے، وہی انتظام کر رہا ہے اور نشانیاں الگ الگ کر
کے بیان کر دیتا ہے تا کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اپنے
پروردگار سے ملنا ہے ۞ 2 اور وہی ہے جس نے زمین کی
سطح پھیلا دی اس میں پہاڑ بنا دیئے نہریں جاری کر
دیں اور ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے دو دو قسموں
کے اُگا دیئے، اس نے رات اور دن کا ایسا قاعدہ بنا دیا
کہ دن کی روشنی کو رات کی تاریکی ڈھانپ لیا کرتی
ہے یقیناً اس بات میں ان لوگوں کے لیے کتنی ہی
نشانیاں ہیں جو غور[1] و فکر کرنے والے ہیں ۞ 3 اور دیکھو
زمین میں ٹکڑے ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے
ان میں انگور کے باغ ہیں، کھیتیاں ہیں، کھجور کے
درخت ہیں باہم دگر ملتے جلتے ہوئے اور بعض ایسے کہ
ملتے جلتے ہوئے نہیں ہیں سب ایک ہی پانی سے
سیراب ہوتے ہیں مگر ہم بعض پھلوں کو بعض پر مزہ میں
برتری دے دیتے ہیں یقیناً اس بات میں ان لوگوں
کیلئے بڑی ہی نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں ۞ 4
اور اگر تو عجیب بات دیکھنی چاہتا ہے تو عجیب بات ان کا
یہ قول ہے کہ جب ہم مٹی ہو گئے تو پھر کیا ہم پر ایک نئی
پیدائش طاری ہوگی؟ تو یقین کرو یہی لوگ ہیں جنہوں
نے اپنے پروردگار سے انکار کیا اور جن کی گردنوں میں
طوق پڑے ہوں گے اور یہی ہیں کہ دوزخی ہیں ہمیشہ
ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ۞ 5 یہ تم سے برائی کے
لیے جلدی مچاتے ہیں قبل اس کے کہ بھلائی کے لیے
خواستگار ہوں حالانکہ ان سے پہلے ایسی سرگزشتیں گزر
چکی ہیں جن کی کہاوتیں بن گئیں بیشک اس میں شک نہیں
کہ تیرا پروردگار لوگوں کے ظلم سے بڑا ہی درگزر کرنے
والا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ تیرا پروردگار سزا
دینے میں بڑا ہی سخت ہے ۞ 6 اور جن لوگوں نے کفر کا
شیوہ اختیار کیا ہے وہ کہتے ہیں اس آدمی پر اس کے
پروردگار کی جانب سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری؟
حالانکہ تُو اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ خبردار کرنے والا
ہے اور ہر قوم کے لیے ایک راہنما ہوا ہے ۞ 7

اللہ جانتا ہے ہر مادہ کے پیٹ میں کیا ہے (نیک
یا بد) اور پیٹ میں کیا کچھ گھٹتا ہے کیا کچھ بڑھتا ہے
(اور شکم مادر میں کیا کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں) اس کے
ہاں ہر چیز کا ایک اندازہ ٹھہرایا ہوا ہے ۞ 8 وہ غیب اور
شہادت کا جاننے والا ہے، سب سے بڑا بلند مرتبہ
ہے ۞ 9 تم میں سے کوئی چپکے سے کوئی بات کہے یا پکار کر
کہے، رات کی تاریکی میں چھپا ہو یا دن کی روشنی میں
راہ چل رہا ہو ساری حالتیں اس کے لیے یکساں ہیں
(اس کے علم سے کوئی بات مخفی نہیں) ۞ 10 انسان کے
آگے اور پیچھے ایک کے بعد ایک آنے والی قوّتیں ہیں
جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتی ہیں اللہ کبھی اس
حالت[2] کو نہیں بدلتا جو کسی گروہ کو حاصل ہوتی ہے جب
تک کہ وہ خود ہی اپنی حالت نہ بدل ڈالے اور جب
اللہ چاہتا ہے کسی گروہ کو مصیبت پہنچے تو کسی کے ٹالے
ٹل نہیں سکتی اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جو اس کا کارساز
ہو ۞ 11 وہی ہے جو تمہیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے وہ دلوں
میں ہراس بھی پیدا کر دیتی ہے اور اُمید بھی اور وہی ہے
جو بادلوں کو بوجھل کر دیتا ہے ۞ 12 اور بادلوں کی گرج
اُس کی ستائش کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کی دہشت

[1] قرآن کریم جگہ جگہ عقل و فکر سے کام لینے کا حکم دیتا ہے اور لوگوں میں مشہور ہے کہ "دین میں عقل کو دخل نہیں"۔ یہ جملہ کہاں سے آیا ہے پردہ میں ہے اور اس کو پردہ ہی میں رہنا چاہیے ورنہ علمائے امت ناراض ہوں گے۔

[2] سب کو معلوم ہے کہ آج ہماری حالت وہ نہیں رہی جو صدر اوّل میں تھی پھر اللہ رب کریم نے اس جگہ جو اصول بتایا ہے اُس پر غور کرو کہ ایسا کیوں ہے؟ کیا ہم وہ نہیں رہے یا اللہ نے اصول بدل دیا ہے؟

Marfat.com

سے سرگرم ستائش رہتے ہیں وہ بجلیاں گراتا ہے اور
جسے چاہتا ہے ان کی زد میں لے آتا ہے لیکن یہ منکر
ہیں کہ اس کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں حالانکہ وہ
(اپنی قدرت میں) بڑا ہی سخت اور اٹل ہے ۞[13] اسی کا
پکارنا ہی سچا پکارنا ہے جو لوگ اس کے سوا دوسروں کو پکارتے
ہیں وہ پکارنے والے کی کچھ نہیں سنتے ان کی مثال ایسی
ہے جیسے ایک آدمی دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے کہ
بس پانی اُس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ وہ اس کے منہ
تک پہنچنے والا نہیں اور منکرین حق کی پکار اس کے سوا کچھ
نہیں کہ ٹیڑھے راستوں میں بھٹکتے پھرنا ہے ۞[14] اور
آسمان و زمین میں جو کوئی ہے اللہ ہی کے آگے سجدہ
میں گرا ہوا ہے خوشی سے ہو یا مجبوری سے اور ان کے
سائے صبح و شام گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں ۞[15] اُن لوگوں
سے پوچھو آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ تم
کہو اللہ ہے اس کے سوا کوئی نہیں پھر ان سے کہو جب
وہی پروردگار ہے تو پھر یہ کیا ہے کہ تم نے اس کے سوا
دوسروں کو اپنا کارساز بنا رکھا ہے جو اپنی جانوں کا نفع و
نقصان بھی اپنے اختیار میں نہیں رکھتے؟ نیز ان سے
کہو کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہیں؟ یا یہ کہ اندھیرا اور
اُجالا برابر ہو جائے؟ یا پھر یہ بات ہے کہ ان کے
ٹھہرائے ہوئے شریکوں نے بھی اسی طرح مخلوقات
پیدا کی ہے جس طرح اللہ نے پیدا کی ہے اور اس لیے
پیدا کرنے کا معاملہ ان پر مشتبہ ہو گیا ہے تم ان سے کہو
اللہ ہی ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے وہ یگانہ ہے
سب کو مغلوب رکھنے والا ۞[16] اس نے آسمانوں سے
پانی برسایا تو اپنی سمائی کے مطابق وادیاں بہہ نکلیں اور
میل کچیل سے جھاگ بن بن کر پانی کی سطح پر اُٹھا تو
سیلاب کی رَو اُسے بہا لے گئی اور دیکھو اس طرح کا
جھاگ اس وقت بھی اُٹھتا ہے جب لوگ زیور یا کوئی
اور چیز بنانے کیلئے (مختلف دھاتوں کو) آگ میں
تپاتے ہیں حق اور باطل کے معاملہ کی مثال ایسی ہی
سمجھو جو اللہ بیان کرتا ہے پس جھاگ رائیگاں گیا اور
جس چیز میں انسان کے لیے نفع تھا وہ زمین میں رہ گئی،
اس طرح اللہ مثالیں بیان کرتا ہے ۞[17] جن لوگوں نے
اپنے پروردگار کا حکم قبول کیا تو ان کے لیے سرتاسر خوبی
ہے جنہوں نے قبول نہیں کیا اگر کرۂ ارضی کی تمام
دولت ان کے اختیار میں آ جائے اور اسے دوگنا کر دیا
جائے تو یہ لوگ اپنے بدلہ میں ضرور اسے بطور فدیہ کے
دے دیں یہی لوگ ہیں جن کے لیے حساب کی سختی ہے
اور ٹھکانا جہنم اور کیا ہی برا ٹھکانا ہے ۞[18]

کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ دونوں آدمی برابر ہو
جائیں؟ وہ جو یہ بات جان گیا ہے کہ جو بات تجھ پر
تیرے پروردگار کی جانب سے اُتری ہے حق ہے اور وہ
جو اندھا ہے؟[1] حقیقت یہ ہے کہ وہی لوگ سمجھتے بوجھتے
ہیں جو دانشمند ہیں ۞[19] یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ کے ساتھ اپنا
عہد پورا کرتے ہیں اپنا قول و قرار توڑنے والے نہیں ۞[20]
یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے جن رشتوں کو جوڑنے کا حکم
دیا ہے انہیں جوڑے رکھتے ہیں اپنے پروردگار سے
ڈرتے ہیں حساب کی سختی کے خیال سے اندیشہ ناک
رہتے ہیں ۞[21] اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے
محبت کرتے ہوئے صبر کیا، نماز قائم کی، جو کچھ روزی
انہیں دے رکھی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں
پوشیدگی میں بھی اور کھلے طور پر بھی، اُنہوں نے بُرائی
کے مقابلہ میں برائی نہیں کی جب پیش آئے تو اچھائی
ہی سے پیش آئے تو یہی لوگ ہیں کہ ان کے لیے
عاقبت کا گھر ہے ۞[22] ہمیشگی کے باغ جن میں وہ خود بھی
داخل ہوں گے اور ان کے آباؤ اجداد، بیویوں اور اولاد
میں سے جو نیک کردار ہوں گے وہ بھی جگہ پائیں گے
اور ہر دروازے سے فرشتے ان پر آئیں گے ۞[23] یہ جو تم
نے صبر کیا تو اس کی وجہ سے تم پر سلامتی ہو پھر کیا ہی اچھا

[1] اندھے سے مراد آنکھوں کا اندھا نہیں بلکہ عقل کا اندھا ہی مراد ہو سکتا ہے کیونکہ سمجھ بوجھ آنکھ کا کام نہیں عقل کا ہے۔

Marfat.com

عاقبت کا ٹھکانا ہے جو اِن لوگوں کے حصہ میں آیا۞[24]
اور جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ اللہ کا عہد مضبوط کرنے
کے بعد پھر اسے توڑ دیتے ہیں اور جن رشتوں کے
جوڑنے کا حکم دیا ہے انہیں قطع کر ڈالتے ہیں اور ملک
میں شر و فساد برپا کرتے ہیں تو ایسے ہی لوگ ہیں کہ ان
کیلئے لعنت ہے اور ان کیلئے برا ٹھکانا ہے۞[25] اللہ جس
کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور بعض کی نپی تلی
کر دیتا ہے لوگ دنیا کی زندگی پر شادمانیاں کرتے ہیں
حالانکہ دنیا کی زندگی تو آخرت کی زندگی کے مقابلہ
میں کچھ بھی نہیں ہے محض تھوڑا سا برت لینا ہے۞[26]
جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی وہ کہتے ہیں ایسا
کیوں نہ ہوا کہ اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے
کوئی نشانی [1] اترتی؟ کہہ دو اللہ جسے چاہتا ہے راہ میں گم
کر دیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع ہوتا ہے اسے راہ
دِکھا دیتا ہے۞[27] وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دِل
اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو گئے اور یاد رکھو یہ اللہ کا ذکر
ہی ہے جس سے دِلوں کو چین اور قرار ملتا ہے۞[28] جو
لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے تو ان کیلئے
خوشحالیاں ہیں اور (بالآخر) بہت اچھا ٹھکانا ہے۞[29]
اور ہم نے تجھے ایک اُمت کی طرف بھیجا جس سے
پہلے بہت سی اُمتیں گزر چکی ہیں اور اس لیے بھیجا کہ جو
بات تجھ پر اتاری ہے وہ ان لوگوں کو پڑھ کر سنا دے
اور وہ سرے سے خدائے رحمٰن کے قائل ہی نہیں تم کہہ
دو وہی میرا پروردگار ہے کوئی معبود نہیں بلکہ وہی، اس پر
میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا
ہوں۞[30] اور اگر ایسا ہو سکتا کہ قرآن سے پہاڑ چلنے لگتے
یا زمین کی مسافتیں طے ہو جاتیں یا مردے بول اُٹھتے
تو بھی یہ کافر کبھی ایمان نہ لاتے مگر ان ساری باتوں کا
اختیار اللہ ہی کو ہے، پھر کیا جو لوگ ایمان لائے ہیں
(کافروں کی مطلوبہ نشانی آنے سے) وہ مایوس نہیں
ہوئے کہ اگر اللہ چاہتا تو تمام انسانوں کو راہِ حق دکھا
دیتا؟ اور جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے انہیں ان
کے کرتوتوں کی پاداش میں کوئی نہ کوئی سخت عقوبت پہنچتی
ہی رہے گی یا ان کے ٹھکانے کے قریب ہی آ نازل ہو
گی یہاں تک کہ وہ وقت آ جائے جب اللہ کا وعدہ ظہور
میں آنے والا ہے بلاشبہ وہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۞[31]
اور تجھ سے پہلے بھی ایسا ہی ہو چکا ہے کہ پیغمبروں
کی ہنسی اُڑائی گئی اور ہم نے پہلے انہیں ڈھیل دی پھر
گرفتار کر لیا تو دیکھو ہمارا ٹھہرایا ہوا بدلہ کیسا تھا اور کس
طرح ظہور میں آیا؟۞[32] پھر جس ہستی کے علم و احاطہ کا
یہ حال ہے کہ ہر جان پر نگاہ رکھتی ہے کہ اس نے
اپنے عملوں سے کیسی کمائی کی؟ اور انہوں نے اللہ
کے لیے شریک ٹھہرا رکھے ہیں ان سے پوچھو وہ کون
ہیں؟ ان کے اوصاف بیان کرو یا پھر تم اللہ کو ایسی
بات کی خبر دینا چاہتے ہو جو خود اسے بھی معلوم نہیں کہ
وہ کہاں ہیں؟ یا پھر محض ایک دکھاوے کی بات ہے،
اصل یہ ہے کہ منکروں کی نگاہوں میں ان کی مکاریاں
خوشنما بن گئیں اور راہِ حق میں قدم اُٹھانے سے رُک
گئے اور جس پر اللہ راہ بند کر دے تو کون اسے راہ
دکھانے والا ہے۞[33] ان کے لیے دُنیا کی زندگی میں بھی
عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور آخرت کا عذاب
یقیناً بہت زیادہ سخت ہوگا اور کوئی نہیں جو انہیں اللہ سے
بچا سکے۞[34] متقی انسانوں کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا
گیا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک باغ ہے اور اس
کے تلے نہریں رواں ہیں اس کے پھل دائمی ہیں اس
کے درختوں کی چھاؤں بھی ہمیشگی کی ہے، یہ اُن لوگوں کا

[1] قرآن کریم سے بڑی نشانی اور کیا ہو سکتی ہے؟ آپ کے نبی ہونے، آپ پر وحی نازل ہونے میں ایک دو نہیں بے شمار نشانیاں ہیں لیکن کم فہم و فکر کے لوگ ہمیشہ اَن ہونی باتوں کا مطالبہ کرتے ہیں اور اُن ہی کو نشانیاں سمجھتے ہیں اور اُن کو معجزات سے تعبیر کرتے ہیں حالانکہ قرآن کریم اور جو کچھ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے سب معجزات ہی معجزات ہیں جن کو یہ خود ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

Marfat.com

انجام ہے جنہوں نے تقویٰ کی راہ اختیار کی اور کافروں کا انجام آگ ہے ❁35 اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس بات سے خوش ہوتے ہیں جو تجھ پر اتاری گئی ہے اور ان جماعتوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں اس کی بعض باتوں سے انکار ہے تو تم کہہ دو مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اور کسی ہستی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤں اس کی طرف تمہیں بلاتا ہوں اور اس کی طرف میرا رُخ ہے ❁36 اور اسی طرح یہ بات ہوئی کہ ہم نے اسے ایک عربی فرمان کی شکل میں اُتارا اگر حصولِ علم کے بعد تو نے ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کی تو سمجھ لے کہ پھر اللہ کے مقابلہ میں نہ تو تیرا کوئی کارساز ہوگا نہ بچانے والا ❁37

اور یہ واقعہ ہے کہ ہم نے تجھ سے پہلے بھی پیغمبر قوموں میں پیدا کیے اور وہ تیری طرح انسان تھے ہم نے انہیں بیویاں بھی دی تھیں اور اولاد بھی اور کسی پیغمبر کیلئے یہ بات نہ ہوئی کہ وہ کوئی نشانی لا دکھاتا مگر اس وقت کہ اللہ کا حکم ہوا ہو ہر وقت کیلئے ایک کتاب (یعنی لکھت) ہے ❁38 اللہ جو بات چاہتا ہے مٹا دیتا ہے جو چاہتا ہے نقش کر دیتا ہے اور کتاب کی اصل و بنیاد اس کے پاس ہے ❁39 اور ہم نے ان لوگوں سے جو وعدے کیے ہیں ہوسکتا ہے کہ ان میں سے بعض باتیں ہم تجھے تیری زندگی ہی میں دکھا دیں ہوسکتا ہے کہ ان سے پہلے تیرا وقت پورا کر دیں بہرحال جو کچھ تیرے ذمہ ہے وہ یہی ہے کہ پیغامِ حق پہنچا دے، ان سے حساب لینا ہمارا کام ہے تیرا کام نہیں ❁40 پھر کیا یہ لوگ [1] دیکھتے نہیں کہ ہم اس سرزمین کا قصد کر رہے ہیں؟ اسے اطراف سے گھٹاتے ہوئے اور اللہ جو فیصلہ کرتا ہے کوئی نہیں جو اس کا فیصلہ ٹال سکے، وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے ❁41 اور جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں اُنہوں نے بھی مخفی تدبیریں کی تھیں سو ہر طرح کی تدبیریں اللہ ہی کے لیے ہیں وہ جانتا ہے کہ ہر انسان کیا کمائی کر رہا ہے اور وہ وقت دور نہیں کہ کافروں کو معلوم ہو جائے گا کس کا انجام بخیر ہونے والا ہے ❁42 (اے پیغمبر اسلام ﷺ) منکرینِ حق کہتے ہیں کہ تو اللہ کا بھیجا ہوا نہیں تو کہہ دے میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی بس کرتی ہے اور اس کی جس کے پاس کتاب کا علم ہے ❁43

72:14 52

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

الف۔لا... م را۔ یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تجھ پر اُتاری ہے [2] تا کہ لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم کی تعمیل میں تاریکیوں میں سے نکالے اور روشنی میں لائے کہ غالب اور ستودہ خدا کی راہ ہے ❁1 وہ اللہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب اُسی کا ہے اور عذاب سخت کی خرابی ان منکروں کے لیے ہے ❁2 جنہوں نے آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پسند کر لی، جو اللہ کی راہ سے انسانوں کو روکتے ہیں اور چاہتے ہیں اس میں کجی ڈالیں یہی لوگ ہیں کہ بڑی گہری گمراہی میں جا پڑے ❁3 اور ہم نے کوئی پیغمبر [3] دُنیا

[1] لوگوں کو توجہ دلائی ہے کہ دیکھو بتدریج مکہ کے اطراف جو اب قریش مکہ کے تسلط سے کٹتے جا رہے ہیں اور ایک دن آنے والا ہے کہ مکہ بھی فتح ہو جائے گا، پھر دنیا نے دیکھا کہ ایسا ہی ہوا۔

[2] قرآنِ کریم کے نزول کا مقصد کیا بیان کیا گیا ہے اور مسلمان کیا کر رہے ہیں؟ کوئی بات ملتی نظر نہیں آتی ہے۔

[3] نبی و رسول کا قوم سے ہونا، قوم کی زبان بولنا، قومی زبان میں پیغام کا آنا کیوں ضروری ہے، محض اس لیے کہ اہلِ زبان ہی زبان کو سمجھتے ہیں بعد میں آنے والوں کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ نبی و رسول کی لائی ہوئی ہدایت کو اُس زبان میں لوگوں تک پہنچائیں جن لوگوں کو پیغام پہنچانا چاہتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ اردو بولنے والوں کیلئے قرآنِ کریم کے پیغام کو اردو میں منتقل کر کے پہنچایا جائے اسی طرح دوسری زبانیں بولنے والوں کے لیے بھی ان کی زبان میں اس کو پیش کیا جائے اس سے قرآنِ کریم کی اصل زبان پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اور نہ ہی قرآنِ کریم کی اصل زبان اس سے معدوم ہوگی۔ قرآنِ کریم کی زبان کے معدوم ہونے کا خیال ہی قرآنِ کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔

Marfat.com

میں نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ اپنی قوم ہی کی زبان میں پیامِ حق پہنچانے والا تھا تاکہ لوگوں پر مطلب واضح کر دے پس اللہ جس پر چاہتا ہے راہ گم کر دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے کھول دیتا ہے وہ غالب آنے والا حکمت والا ہے ❁[4] اور ہم نے اپنی نشانیوں کے ساتھ موسیٰ (علیہ السلام) کو بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو تاریکیوں سے نکالے اور روشنی میں لائے نیز یہ کہ اللہ کے واقعات کا تذکرہ کر کے وعظ و نصیحت کرے کیونکہ ہر اس انسان کے لیے جو صبر و شکر کرنے والا ہے اس تذکرہ میں بڑی ہی نشانیاں ہیں ❁[5] اور پھر جب ایسا ہوا تھا کہ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کو کہا تھا کہ اللہ نے تم پر جو احسان کیے ہیں اُنہیں نہ بھولو اس نے تمہیں آلِ فرعون سے نجات دی وہ تمہیں کیسے جانکاہ عذابوں میں ڈالتے تھے؟ تمہارے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتے، تمہاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتے، دیکھو اس صورتحال میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لیے کیسی سخت آزمائش تھی؟ ❁[6]

اور جب تمہارے پروردگار نے اعلان کیا تھا کہ اگر تم نے شکر کیا تو میں تمہیں اور زیادہ نعمتیں بخشوں گا اور اگر ناشکری کی تو پھر یاد رکھو میرا عذاب بھی بڑا ہی سخت ہے ❁[7] اور اگر تم اور وہ سب جو زمین میں بستے ہیں کفرانِ نعمت کریں تو اللہ کی ذات تو بے نیاز اور ستودہ صفات ہے ❁[8] پھر کیا تم تک ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں؟ قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود اور وہ قومیں جو ان کے بعد ہوئیں اور جن کا حال اللہ کو معلوم ہے؟ ان تمام قوموں کے پاس ان کے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے تھے لیکن اُنہوں نے ان کی باتیں اُنہیں پر لوٹا دیں اُنہوں نے کہا جو بات لے کر تم آئے ہو ہمیں اس سے انکار ہے اور جس بات کی طرف تم بلاتے ہو ہمیں اس پر یقین نہیں ہم شک و شبہ میں پڑ گئے ہیں ❁[9] ان کے رسولوں نے کہا کیا تمہیں اللہ کے بارے میں شک ہے؟ وہ اللہ کہ آسمان و زمین کا بنانے والا ہے؟ وہ تمہیں بلا رہا ہے کہ تمہارے گناہ بخش دے اور ایک مقررہ وقت تک (زندگی اور کامرانی کی) مہلتیں دے، اس پر قوموں نے کہا تم اس کے سوا کیا ہو کہ ہماری ہی طرح کے ایک آدمی ہو اور پھر چاہتے ہو جن معبودوں کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں ان کی پوجا کرنے سے ہمیں روک دو اچھا کوئی واضح دلیل پیش کرو ❁[10] اُن کے رسولوں نے جواب میں کہا ہاں! ہم اس کے سوا کچھ نہیں کہ تمہاری ہی طرح کے آدمی ہیں لیکن اللہ جس بندہ کو چاہتا ہے اپنے فضل واحسان کے لیے چن لیتا ہے اور یہ بات ہمارے اختیار میں نہیں کہ تمہیں کوئی سند لا دکھائیں مگر ہاں! یہ کہ اللہ کے حکم سے ہو اور اللہ ہی ہے جس پر ایمان رکھنے والوں کو بھروسہ ہے ❁[11] اور ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ پر بھروسہ نہ کریں؟ حالانکہ اس نے ہماری رہنمائی کی ہے کہ ہم ان ایذاؤں پر صبر کریں جو تم ہمیں دے رہے ہو بس اللہ ہی ہے جس پر بھروسہ کرنے والوں کو بھروسہ کرنا چاہیے ❁[12]

اور منکروں نے اپنے رسولوں سے کہا ہم تمہیں اپنے ملک سے ضرور نکال باہر کریں گے یا پھر تم ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ گے، تو ہم نے رسولوں پر وحی بھیجی کہ اب ایسا ضرور ہو گا کہ ہم ان ظالموں کو ہلاک کر ڈالیں ❁[13] اور ان کے بعد تمہیں اس سرزمین میں جگہ دیں یہ ہے نتیجہ اس کے لیے جو ہماری جگہ سے ڈرا نیز اس کیلئے تنبیہ ہے ❁[14] غرض کہ پیغمبروں نے فتح مندی طلب کی اور ہر سرکش ضدی نامراد ہوا ❁[15] اس کے پیچھے دوزخ ہے (دُنیا کی نامرادی کے بعد آخرت کی نامرادی) وہاں خون اور پیپ کا پانی پلایا جائے گا ❁[16] وہ ایک ایک گھونٹ کر کے منہ میں لے گا اور گلے سے اُتار نہ سکے گا ہر طرف سے اس پر موت آئے گی مگر مرے گا نہیں اس کے پیچھے ایک سخت عذاب لگا ہوا ہے ❁[17] جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا تو ان

Marfat.com

کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے راکھ کا ڈھیر کہ آندھی کے دن ہوا لے اُڑے جو کچھ انہوں نے کمایا ہے اس میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہ آئے گا، یہی گمراہی کی حالت ہے جو بڑی ہی گہری گمراہی ہے۞ 18 کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو ایک فعل عبث کی طرح نہیں بنا دیا ہے کسی مصلحت سے بنایا ہے اگر وہ چاہے تو تم سب کو ہٹا دے اور ایک نئی پیدائش نمودار کر دے۞ 19 ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کی ذات پر کچھ دشوار نہیں۞ 20 اور اللہ کے حضور سب لوگ حاضر ہو گئے پس ناتوانوں نے سرکشوں سے کہا ہم تمہارے پیچھے چلنے والے تھے پھر کیا آج تم ایسا کر سکتے ہو کہ ہمیں اللہ کے عذاب سے بچا دو؟ اُنہوں نے کہا اللہ ہم پر بچاؤ کی کوئی راہ کھولتا تو ہم بھی تمہیں کوئی راہ دکھاتے، اب خواہ جھیل لیں خواہ روئیں پیٹیں ہمارے لیے دونوں حالتیں برابر ہو گئیں ہمارے لیے آج کسی طرح چھٹکارا نہیں۞ 21

اور جب فیصلہ ہو چکا تو شیطان بولا بلاشبہ اللہ نے تم سے وعدہ کیا تھا، سچا وعدہ اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا مگر اسے پورا نہ کیا مجھے تم پر کسی طرح کا تسلط نہ تھا جو کچھ پیش آیا وہ صرف یہ ہے کہ میں نے تمہیں بلایا اور تم نے میرا ابلاوا قبول کر لیا پس اب مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو، آج کے دن نہ تو میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو، تم نے اب سے پہلے جو مجھے شریک ٹھہرالیا تھا تو میں اس سے بیزاری ظاہر کرتا ہوں بلاشبہ ظلم کرنے والوں کے لیے بڑا ہی دردناک عذاب ہے۞ 22 اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کیے وہ باغوں میں داخل ہو گئے ان کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں، اپنے پروردگار کے حکم سے ہمیشہ انہیں میں رہیں

گے وہاں ان کے لیے دُعاؤں کی پکار ہے کہ تم پر سلامتی ہو۞ 23 کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ نے کس طرح ایک مثال بیان کی؟ ایک اچھی بات کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اچھا درخت جڑ اس کی جمی ہوئی اور ٹہنیاں آسمان[1] میں پھیلی ہوئیں۞ 24 اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل پیدا کرتا رہتا ہے اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے تا کہ وہ سوچیں اور سمجھیں۞ 25 اور نکمی بات کی مثال کیا ہے؟ جیسے ایک نکما درخت، زمین کی سطح پر اس کی جڑ کھلی، جب چاہا اُکھاڑ پھینکا اس کے لیے جماؤ نہیں۞ 26 اللہ ایمان والوں کو جمنے اور مضبوط رہنے والی بات کے ذریعہ جماؤ اور مضبوطی دیتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی اور نافرمانوں پر راہ گم کر دیتا ہے اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۞ 27

کیا تم نے اُن لوگوں پر نظر نہیں کی جنہیں اللہ نے نعمت عطا فرمائی تھی مگر اُنہوں نے کفرانِ نعمت سے اسے بدل ڈالا اور اپنے گروہ کو ہلاکت کے گھر میں جا اُتارا؟۞ 28 دوزخ میں جا اُتارا جس میں وہ داخل ہوں گے کیا ہی برا ٹھکانا ہے؟۞ 29 اور اُنہوں نے اللہ کے لیے شریک بنائے کہ لوگوں کو اس کی راہ سے بھٹکائیں، ان سے کہہ دو اچھا فائدہ برت لو تمہاری راہ آتش دوزخ ہی کی طرف ہے۞ 30 میرے بندوں کو جو ایمان لائے ہیں یہ پیغام پہنچا دو اس سے پہلے کہ وہ دن آ نمودار ہو جب کہ نہ تو کسی طرح کا لین دین کام دے گا نہ کسی طرح کی دوستی کہ وہ نماز قائم کریں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ظاہر[2] و پوشیدہ طور پر خرچ کرتے رہیں۞ 31 یہ اللہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور اوپر سے پانی برسایا جس کی آبیاری سے طرح طرح کے پھل پیدا کیے جو تمہارے

---

[1] آسمان سے مراد بلندی ہے گویا جتنی اُس درخت کی بلندی ہوگی اتنی ہی اُس کی ٹہنیاں بلند ہوں گی اور وہی مقام اُن کے لیے آسمان ہے۔

[2] اللہ کے ان بندوں پر خرچ کرنا جو اپنی ضروریاتِ زندگی پوری نہیں کر سکتے تمام عبادات سے اونچا درجہ رکھتا ہے خواہ کسی بھی مذہب و ملت سے تعلق رکھتے ہوں۔ اِن حالات میں مذہب و ملت کا لحاظ سراسر جہالت ہے۔

Marfat.com

لیے غذا کا سامان ہیں اور تمہارے لیے بحری جہاز مسخر کر دیئے کہ اس کے حکم سے سمندر میں چلنے لگیں نیز دریا بھی تمہارے لیے مسخر کر دیئے ہیں ۞ 32 اسی طرح سورج اور چاند بھی مسخر کر دیئے ہیں کہ ایک خاص دستور پر برابر چلے جا رہے ہیں اور رات اور دن کا ظہور بھی مسخر ہے ۞ 33 غرض کہ تمہیں جو کچھ مطلوب تھا سب اس نے عطا فرما دیا، اگر تم اللہ کی نعمتیں گننی چاہو تو وہ اتنی ہیں کہ کبھی ان کا احاطہ نہ کر سکو، حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی ناانصاف اور بڑا ہی ناشکرا ہے ۞ 34

اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے دُعا[1] مانگی تھی کہ اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن کی جگہ بنا دیجیو اور مجھے اور میری نسل کو اس بات سے دور رکھیو کہ وہ بتوں کی (غیر اللہ) کی پوجا کرنے لگیں ۞ 35 اے پروردگار! ان بتوں (کے پوجنے والوں) نے بہت سے آدمیوں کو راہِ حق سے بھٹکا دیا ہے تو جو میرے پیچھے چلا وہ میرا ہوا جس نے میرے طریقہ سے نافرمانی کی تو تو بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے ۞ 36 اے ہم سب کے پروردگار! ایک ایسے میدان میں جہاں کھیتی کا نام ونشان نہیں میں نے اپنی بعض اولاد تیرے محترم گھر کے پاس لا کر بسائی ہے اور اس لیے بسائی ہے کہ نماز قائم کریں پس لوگوں کے دِل ان کی طرف مائل ہو جائیں اور ان کے لیے زمین کی پیداوار اور سامانِ رزق مہیا کر دے تا کہ تیرے شکر گزار ہوں ۞ 37 اے ہمارے پروردگار! ہم جو کچھ چھپاتے ہیں وہ بھی تو جانتا ہے جو کچھ ظاہر کرتے ہیں وہ بھی تیرے علم میں ہے آسمان اور زمین کی کوئی چیز نہیں جو تجھ سے پوشیدہ ہو ۞ 38 ساری ستائش اللہ کے لیے ہے جس نے باوجود بڑھاپے کے مجھے اسماعیل اور اسحٰق (علیہما السلام) عطا فرمائے بلاشبہ میرا پروردگار دُعائیں سنتا ہے ۞ 39 اے اللہ! مجھے توفیق دے کہ میں نماز قائم کروں اور میری نسل کو بھی اس کی توفیق ملے، اے پروردگار میری دُعا تیرے حضور قبول ہو ۞ 40 اے اللہ! جس دن اعمال کا حساب لیا جائے گا تو مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ان سب کو جو ایمان لائے بخش دیجیو ۞ 41

اور اے پیغمبر اسلام! ایسا خیال نہ کرنا کہ اللہ ان ظالموں کے کاموں سے غافل ہے دراصل اللہ نے ان کا معاملہ اس دن تک کے لیے پیچھے ڈال دیا ہے جب آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی ۞ 42 حیران و سراسیمہ نظریں اُٹھائے ہوئے دوڑ رہے ہوں گے نگاہیں ہیں کہ لوٹ کر آنے والی نہیں اور دِل ہیں کہ خالی ہو رہے ہیں ۞ 43 اور لوگوں کو اس دن کی آمد سے خبردار کر دو جب کہ ان پر عذاب نمودار ہو جائے گا اس دن ظلم کرنے والے کہیں گے اے پروردگار! تھوڑی سی مدت کے لیے ہمیں مہلت دے دے ہم تیری پکار کا جواب دیں گے اور پیغمبروں کی پیروی کریں گے، کیا تم وہی نہیں ہو کہ اب سے پہلے قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ ہمیں کسی طرح کا زوال نہ ہوگا؟ ۞ 44 اور تم اُنہیں لوگوں کی بستیوں میں بستے تھے جنہوں نے اپنی جانوں کے ساتھ ناانصافی کی تھی اور تم پر اچھی طرح واضح ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا، نیز تمہیں سمجھانے کے لیے طرح طرح کی[2] مثالیں بھی ہم نے بیان کر دیں ۞ 45 ان لوگوں نے اپنی ساری تدبیریں کر ڈالیں اور اگرچہ ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہلا دیں ۞ 46 پس ایسا خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے

[1] دُعا ایک ایسی مخفی طاقت ہے کہ اس کے برابر کی کوئی ظاہری طاقت بھی نہیں بشرطیکہ رسماً نہ مانگی جائے اس کا تعلق دُعا مانگنے والے کے دِل سے ہو۔ اسی طرح یہ بھی کہ دُعا جس طرح انسان اپنے لیے مانگ سکتا ہے دوسروں کے لیے بھی مانگی جا سکتی ہے شرط وہی ہے کہ رسما نہ ہو بلکہ حقیقتاً ہو۔ دُعا مانگنے نہ مانگنے کے تمام جھگڑے جہالت کی کرشمہ سازیاں ہیں علم وعقل کی کوئی بات نہیں۔

[2] اب تو تسلیم کر ہی لینا چاہیے کہ مثالیں محض تفہیم کے لیے دی جاتی ہیں، قرآنِ کریم خود یہی بات کہہ رہا ہے۔

Marfat.com

رسولوں سے جو وعدہ کر چکا ہے اس کے خلاف کرے
گا، وہ غالب ہے اور سزا دینے والا ہے ۞ 47 وہ دن کہ
جب زمین بدل کر ایک دوسری زمین ہو جائے گی اور
آسمان بھی بدل جائیں گے اور سب لوگ خدائے یگانہ
و غالب کے حضور حاضر ہوں گے ۞ 48 تم اس دن
مجرموں کو دیکھو گے کہ (دوزخ میں) زنجیروں میں
جکڑے ہوئے ہیں ۞ 49 اُن کے کرتے گندھک کے
ہوں گے اور چہرے آگ کے شعلوں سے ڈھکے
ہوئے ۞ 50 یہ اس لیے ہوگا کہ اللہ ہر جان کو اس کی کمائی
کے مطابق بدلہ دے دے بلاشبہ وہ حساب لینے میں
بہت تیز ہے ۞ 51 یہ انسانوں کے لیے ایک پیام ہے اور
لوگوں کو خبردار کیا جائے اور وہ معلوم کر لیں کہ ان کا
معبود ایک ہی معبود ہے نیز اس لیے کہ سمجھ بوجھ والے
اس سے نصیحت پکڑیں ۞ 52

54:15   99

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

الف۔لا... م را۔ یہ آیتیں ہیں ﴿الکتب﴾ کی
اور قرآن روشن ہے ۞ 1 ....
۞ (جن لوگوں نے) انکار کیا ہے ایک وقت آنے والا
ہے کہ (آرزوئیں کریں گے) کاش ہم ماننے والوں
میں ہوتے ۞ 2 انہیں اُن کے حال پر چھوڑ دو، کھائیں
پئیں اور عیش و آرام کریں، امیدوں پر پھولے رہیں
لیکن وہ وقت دور نہیں کہ انہیں معلوم ہو جائے گا ۞ 3 ہم
نے کبھی کسی بستی کے باشندوں کو ہلاک نہیں کیا مگر اس
طرح کہ اس کے لیے ایک ٹھہرائی ہوئی بات تھی ۞ 4
کوئی اُمت نہ تو اپنے وقت سے آگے بڑھ سکتی ہے، نہ
پیچھے رہ سکتی ہے ۞ 5 اے پیغمبر اسلام! اور ان لوگوں نے
تم سے کہا اے وہ آدمی کہ تجھ پر نصیحت اتری ہے تو یقیناً
دیوانہ ہے[1] ۞ 6 اگر تو اپنے وعدے میں سچا ہے تو ایسا
کیوں نہیں کرتا کہ فرشتے اتار کر ہمیں دِکھا دے؟ ۞ 7
ہم فرشتے جبھی اُتارتے ہیں کہ کوئی مصلحت ہوتی ہے
اور اس وقت انہیں مہلت نہیں ملے گی ۞ 8 بلاشبہ ہم نے
﴿الذکر﴾ اُتارا ہے اور بلاشبہ ہم ہی اس کے نگہبان
ہیں ۞ 9 اور (اے پیغمبر اسلام ﷺ یہ واقعہ ہے کہ) ہم
نے تم سے پہلے بھی پچھلے گروہوں میں پیغمبر بھیجے ۞ 10
لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی گروہ میں کوئی پیغمبر آیا ہو
اور لوگوں نے اس کی ہنسی نہ اُڑائی ہو ۞ 11 اس طرح ہم
مجرموں کے دلوں میں کلامِ حق کی مخالفت بٹھا دیتے
ہیں ۞ 12 وہ اس پر ایمان لانے والے نہیں اور جو پہلے
گزر چکے ہیں ان کا بھی ایسا ہی دستور رہ چکا ہے ۞ 13
اگر ہم ان پر آسمان کا دروازہ کھول دیں اور یہ دن
دہاڑے اس پر چڑھنے لگیں تب بھی یہ لوگ نہیں مانیں
گے ۞ 14 (اُس وقت) یہ کہنے لگیں گے ضرور ہماری
آنکھیں دھوکہ کھا گئی ہیں یا ہم پر جادو کر دیا گیا ہے ۞ 15
اور دیکھو یہ ہماری ہی کارفرمائی ہے کہ آسمان میں
برج بنا دیئے اور انہیں دیکھنے والوں کے لیے خوشنما بنا
دیا ۞ 16 نیز ہر پھٹکارے ہوئے شیطان[2] سے اس کی
حفاظت کر دی ہے ۞ 17 اِلّا یہ کہ کوئی (گھات لگا کر) سن
گن لینا چاہے تو پھر ایک چمکتا ہوا شعلہ ہے جو اس کا
تعاقب کرتا ہے ۞ 18 اور ہم نے زمین پھیلا دی اور اس
میں پہاڑ گاڑ دیئے نیز جتنی چیزیں اس میں اُگائیں
سب موزوں اُگائیں ۞ 19 اور تمہارے لیے معیشت کا
سارا سامان مہیا کر دیا اور ان مخلوقات کیلئے بھی کر دیا جن
کیلئے تم روزی مہیا کرنے والے نہیں ہو ۞ 20 اور کوئی چیز

---

[1] تمام انبیاء کرام کو بشمول نبی اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں نے دیوانہ قرار دیا لیکن کسی نبی و رسول نے ان کے اس طرح کہنے کا کوئی جواب نہیں دیا، کیوں؟ اس لیے جاہلوں کی باتوں کا جواب سوائے خاموشی کے کچھ نہیں ہوتا۔ کاش کہ! اس حقیقت کو سمجھا جاتا۔

[2] اجرام سماوی کی حفاظت کا سامان کر دیا گیا ہے لہٰذا کوئی شیطانی قوت ان میں دخل اندازی نہیں کر سکتی ہاں ان سے فوائد حاصل کرنا چاہے تو جس طرح زمین فوائد دے رہی ہے یقیناً وہ بھی دیں گے۔

Marfat.com

ایسی نہیں ہے کہ اس کے ذخیرے ہمارے پاس نہ ہوں
مگر ہم اُنہیں ایک ٹھہرائے ہوئے اندازہ کے مطابق
ہی بھیجتے ہیں۞21 اور ہم نے ہوائیں چلائیں کہ باردار
تھیں پھر آسمان سے پانی برسا دیا اور وہ تمہارے پینے
کے کام آیا اور تم نے اسے ذخیرہ کر کے نہیں رکھا تھا۞22
اور ہم ہی جلاتے اور موت دیتے ہیں اور ہمارے قبضہ
میں سب کی کمائی ہے۞23 اور بلاشبہ ہم نے ان لوگوں
کو جانا جو تم سے پہلے آنے والے تھے اور اُنہیں بھی جو
پیچھے آنے والے تھے۞24 اور تیرا پروردگار ہی ان سب
کو جمع کرے گا، وہ حکمت والا علم والا ہے۞25

اور بلاشبہ یہ واقعہ ہے کہ ہم نے انسان کو خمیر
اُٹھائے ہوئے گارے سے بنایا جو سوکھ کر بجنے لگتا
ہے۞26 اور ہم ''جان'' کو اس سے پہلے جلتی ہوئی ہوا کی
گرمی سے پیدا کر چکے تھے۞27 اور جب تیرے پروردگار
نے فرشتوں سے کہا تھا میں خمیر اُٹھے ہوئے گارے
سے جو سوکھ کر بجنے لگتا ہے ایک بشر پیدا کرنے والا
ہوں۞28 تو جب میں اسے درست کر دوں اور اس میں
اپنی رُوح پھونک دوں تو چاہیے کہ تم سب اس کے
(خلیفہ بننے کے) لیے سربسجود ہو جاؤ۞29 چنانچہ جتنے
فرشتے تھے وہ سربسجود ہو گئے۞30 مگر ابلیس پر یہ بات
شاق گزری کہ سجدہ کرنے والوں میں سے ہو۞31 اللہ
(ربِّ ذوالجلال والاکرام) نے فرمایا اے ابلیس! تجھے
کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا؟۞32 اس
نے کہا مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک بشر کے (خلیفہ
بننے کے لیے) سجدہ کروں جسے تو نے خمیر اُٹھائے
ہوئے گارے سے بنایا ہے جو سوکھ کر بجنے لگتا ہے۞33
حکم ہوا اگر ایسا ہے تو یہاں سے نکل جا کہ تو راندہ ہوا
ہے۞34 اور جزاء کے دن تک تجھ پر لعنت ہوئی۞35 اس
نے کہا مجھے اس دن تک مہلت دے جب انسان
اُٹھائے جائیں گے۞36 فرمایا تو ڈھیل دیئے گیوں سے
ہے۞37 اس مقررہ وقت کے دن تک تجھے مہلت دی
گئی۞38 اس نے کہا اے میرے ربّ! چونکہ تو نے مجھ
پر راہ بند کر دی[1] میں ضرور ایسا کروں گا کہ زمین میں ان
کے لیے خوشنمائیاں بنا دوں اور ان سب کو گمراہ کر
دوں۞39 ہاں! ان میں جو تیرے مخلص بندے ہوں
گے میرے بہکاوے میں آنے والے نہیں۞40 فرمایا
بس یہی سیدھی راہ ہے جو مجھ تک پہنچانے والی ہے۞41
بلاشبہ جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ زور نہیں
چلے گا صرف انہی پر چلے گا جو راہ سے بھٹک گئے۞42
اور ان سب کے لیے جہنم کے عذاب کا وعدہ ہے۞43
اس کے لیے سات دروازے ہیں ان کی ہر ٹولی کے
حصہ میں ایک دروازہ آئے گا جس سے جہنم میں داخل
ہوں گے۞44

بلاشبہ متقی انسان باغوں اور چشموں میں ہوں
گے۞45 سلامتی کے ساتھ بہ اطمینان ان باغوں میں
داخل ہو جاؤ۞46 اِن کے دِلوں میں جو کچھ رنجشیں تھیں
سب ہم نکال دیں گے وہ بھائیوں کی طرح ایک
دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۞47 (ان
خوش نصیبوں کو) وہاں کسی طرح کا صدمہ چھو نہیں سکے
گا نہ وہاں سے کبھی نکالے جائیں گے۞48 میرے
بندوں کو آگاہ کر دے کہ بلاشبہ میں ہی بخشنے والا،
رحمت والا ہوں۞49 اور بلاشبہ میرا عذاب بڑا دردناک
عذاب ہے۞50 اور انہیں ابراہیم (علیہ السلام) کے مہمانوں
کا معاملہ بھی سنا دو۞51 جب یہ مہمان ان کے پاس
آئے تو کہا تم پر سلامتی ہو، ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا
ہمیں تم سے اندیشہ ہے۞52 اُنہوں نے کہا ڈرو مت ہم

[1] دراصل انسان دو قوتوں کا مجموعہ ہے ایک قوت خیر کی ہے اور دوسری شر کی اور دونوں کی تفہیم کے لیے ان کو الگ الگ کر کے مشخص کر دیا تاکہ ان کی اصل حقیقت کو سمجھنا آسان ہو جائے لیکن اس آسان طریقہ کو لوگوں نے خیالی گھوڑے دوڑا کر اور مشکل بنا دیا۔ صرف وحی کی زبان پیش نظر رہے تو اس کا سمجھنا اب بھی کوئی مشکل نہیں۔ ''راہ بند کر دی'' قوت شر کا بیان ہے۔

Marfat.com

تو تمہیں ایک علم والے فرزند کی پیدائش کی خوشخبری سناتے ہیں۞53 ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا تم مجھے اس بات کی خوشخبری دیتے ہو، حالانکہ مجھ پر بڑھاپا طاری ہوگیا ہے کونسی اُمید اب باقی رہ گئی ہے کہ یہ خوشخبری مجھے سناؤ۞54 اُنہوں نے کہا ہم نے تمہیں سچائی کے ساتھ خوشخبری سنائی، پس تمہیں نا امید نہ ہونا چاہیے۞55 ابراہیم نے کہا، میں اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوں کیونکہ گمراہوں کے سوا کون ہے جو اپنے پروردگار کی رحمت سے مایوس ہوسکتا ہے؟۞56 اس نے پوچھا تم لوگ جو بھیجے ہوئے ہو تو تمہیں کونسی مہم درپیش ہے؟۞57 اُنہوں نے کہا ہم ایک مجرم گروہ کی طرف بھیجے گئے ہیں۞58 مگر ہاں! ایک خاندان وہاں لوطؑ کا ہے اس کے تمام افراد کو ہم بچالیں گے۞59 البتہ اُس کی بیوی نہیں بچے گی اس لیے کہ ہمارا اندازہ ہو چکا ہے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں کا ساتھ دے گی۞60

پھر جب یہ بھیجے ہوئے خاندانِ لوط (علیہ السلام) کے پاس پہنچے۞61 اس نے کہا تم لوگ اجنبی آدمی معلوم ہوتے ہو۞62 اُنہوں نے کہا نہیں یہ بات نہیں ہے بلکہ ہم تمہارے پاس وہ بات لے کر آئے ہیں جس میں لوگ شک کیا کرتے تھے۞63 ہمارا آنا ایک اُمرِ حق کے لیے ہے اور اپنے بیان میں ہم سچے ہیں۞64 پس چاہیے کہ کچھ رات رہے اپنے گھر کے لوگوں کو لے کر نکل جاؤ اور ان کے پیچھے قدم اُٹھاؤ اور اس بات کا خیال رکھو کہ کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے جہاں جانے کا حکم دیا گیا ہے چلے جاؤ۞65 غرض کہ ہم نے لوط (علیہ السلام) پر حقیقت حال واضح کردی کہ ہلاکت کا ظہور ہونے والا ہے اور باشندگانِ شہر کی بیخ و بنیاد صبح ہوتے ہوتے اُکھڑ جانے والی ہے۞66 اور شہر کے لوگ خوشیاں مناتے ہوئے آپہنچے۞67 لوط (علیہ السلام) نے کہا، دیکھو یہ میرے مہمان ہیں تم میری فضیحت نہ کرو۞68 اللہ سے ڈرو تم میری رُسوائی کے لیے کیوں درپے ہو گئے ہو؟۞69 اُنہوں نے کہا کیا ہم نے تجھے جہان والوں سے نہیں روک دیا تھا۞70 لوطؑ نے کہا دیکھو (تمہارے گھروں میں) یہ میری بیٹیاں[1] ہیں ان کی طرف ملتفت ہو۞71 تمہاری زندگی کی قسم یہ لوگ تو اپنی بدمستیوں میں کھوئے گئے ہیں۞72 غرض کہ سورج نکلتے نکلتے ایک ہولناک آواز نے انہیں آلیا۞73 پس ہم نے (لوط (علیہ السلام) کی) وہ بستی زیروزبر کرڈالی اور پکی ہوئی مٹی کے پتھروں کی ان پر بارش کی۞74 بلاشبہ ان لوگوں کے لیے بڑی ہی نشانیاں[2] ہیں جو پہچان رکھنے والے ہیں۞75 اور یہ بستی ایسی راہ پر واقع ہے جہاں آمدورفت کا سلسلہ قائم ہے۞76 بلاشبہ اس میں ایمان رکھنے والوں کے لیے ایک بڑی نشانی ہے۞77 اور گھنے جنگل کے باشندے بڑے ظالم تھے۞78 اُنہیں بھی ہم نے سزا دی اور یہ دونوں بستیاں شارعِ عام پر ہیں۞79

اور دیکھو حجر کے لوگوں نے بھی رسولوں کی بات جھٹلائی۞80 ہم نے اپنی نشانیاں انہیں دکھائیں مگر وہ روگردانی ہی کرتے رہے۞81 وہ پہاڑ تراش کر گھر بناتے تھے کہ محفوظ رہیں۞82 لیکن ایک دن صبح کو اُٹھے تو ایک ہولناک آواز نے اُن کو آپکڑا۞83 اور جو کچھ اُنہوں نے اپنی سعی و عمل سے کمایا تھا وہ کچھ بھی ان کے کام نہ آیا۞84 ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان میں ہے کسی مصلحت ہی سے بنایا ہے (محض بے کار نہیں بنایا) اور یقیناً مقررہ وقت آنے والا ہے پس چاہیے کہ حسن و خوبی کے ساتھ درگزر کرو۞85 تمہارا پروردگار ہی ہے جو پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے۞86 اور بلاشبہ

[1] جس طرح نبی اپنی قوم کے لیے باپ کا درجہ رکھتا ہے بالکل اسی طرح قوم کی بیٹیاں نبی کی بیٹیاں سمجھنی چاہیے لیکن افسوس کہ لوگوں نے اس جملہ سے لوط علیہ السلام کی حقیقی بیٹیاں سمجھ لیا جو کسی حال میں درست نہیں ہوسکتا۔

[2] نشانیاں ہمیشہ اُن ہی لوگوں کی راہنمائی کرتی ہیں جو راہنمائی حاصل کرنا چاہیں۔

Marfat.com

ہم نے تمہیں دُہرائی[1] جانے والی آیتوں میں سے سات آیتوں کی سورۃ عطا فرمائی ہے اور وہ قرآنِ عظیم بھی ہے ❁87 اور یہ جو ہم نے ان میں سے کئی قسم کے لوگوں کو بہرہ مند کر دیا ہے تو تم انہیں نہ دیکھو اور نہ ایسا ہو کہ ان کی حالت پر بیکار غم کھانے لگو، تم مومنوں کے لیے اپنے بازو پھیلا دو ❁88 اور اعلان کر دو کہ میں خبردار کرنے والا ہوں، آشکارا ❁89 جس طرح ان لوگوں پر نازل کیا تھا جنہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے ❁90 اُن لوگوں نے قرآنِ کریم کو پارہ پارہ کر دیا ہے ❁91 پس تیرے رب کی قسم ہم ضرور ان سے پوچھیں گے ❁92 ان اعمال کے متعلق جو وہ کیا کرتے تھے ❁93 (اے پیغمبر اسلام ﷺ) پس جو کچھ تم کو حکم دیا گیا ہے لوگوں پر آشکارا کرو اور مشرکوں کی کچھ پروا نہ کرو ❁94 ان ہنسی اُڑانے والوں کے لیے ہم تمہاری طرف سے بس کرتے ہیں ❁95 جو اللہ کے ساتھ دوسری ہستیوں کو بھی معبود بناتے ہیں، عنقریب معلوم کر لیں گے کہ حقیقت حال کیا تھی؟ ❁96 ہم اس بات سے بے خبر نہیں کہ ان لوگوں کی باتوں سے تمہارا دِل رُکنے لگتا ہے ❁97 سو چاہیے کہ اپنے پروردگار کی ستائش کرو، اس کے حضور سجدے میں گرے رہو ❁98 اُس کی بندگی میں لگے رہو یہاں تک کہ یقین تمہارے سامنے آ جائے ❁99

128 70:16

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

اللہ کا حکم آ پہنچا پس اس کے لیے جلدی نہ مچاؤ، اس کی ذات بلند ہے جو یہ لوگ شرک کر رہے ہیں ❁1 وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس غرض سے چن لیتا ہے کہ اپنے حکم سے فرشتے ﴿الروح﴾ کے ساتھ اس پر بھیجے اور اسے حکم دے کہ لوگوں کو اس حقیقت سے خبردار کر دو، میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس مجھ سے ڈرو ❁2 اُس نے آسمان و زمین کا یہ تمام کارخانہ تدبیر و مصلحت سے پیدا کیا ہے اس کی ذات اس بات سے بلند ہے جو یہ لوگ شرک کر رہے ہیں ❁3 اس نے انسان کو نطفہ (ایک قطرۂ منی) سے پیدا کیا، پھر وہ ایک جھگڑنے والا اور اُبھرنے والا ہو گیا ❁4 اور اس نے چار پائے پیدا کیے، ان میں تمہارے لیے گرم کرنے والی پوشش ہے اور فائدے اور اُن میں ایسے جانور ہیں جن کا تم گوشت کھاتے ہو ❁5 اور ان میں تمہاری نگاہوں کیلئے خوشنمائی پیدا ہو گئی ہے جو تم شام کے وقت انہیں واپس لاتے ہو اور جب صبح کو چھوڑ دیتے ہو ❁6 اور یہی جانور ہیں جو تمہارا بوجھ اُٹھا کر ایسے شہروں تک لے جاتے ہیں کہ تم وہاں تک نہیں پہنچ سکتے تھے مگر بڑی ہی جانکاہی کے ساتھ، بلاشبہ تمہارا پروردگار بڑا ہی شفقت رکھنے والا، بڑا ہی رحمت رکھنے والا ہے ❁7 اور گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کر دیے ہیں کہ تم ان سے سواری کا کام لو اور ویسے ان میں خوشنمائی اور رونق بھی ہے وہ (سواری کے لیے) اور بھی بہت[2] سی چیزیں پیدا کرتا ہے جن کی تمہیں خبر نہیں ❁8 اور یہ اللہ کا کام ہے کہ راہِ حق واضح کر دے اور راہوں میں ٹیڑھی راہیں بھی ہیں، وہ اگر چاہتا تو تم سب کو راہ دکھا دیتا ❁9

وہی ہے جس نے آسمانوں سے پانی برسایا اس میں سے کچھ تو تمہارے پینے کے کام آتا ہے کچھ زمین کو سیراب کرتا ہے اس سے درختوں کے جنگل پیدا ہوتے ہیں اور تم اپنے مویشی ان میں چراتے ہو ❁10 اس پانی سے وہ تمہارے لیے کھیتیاں بھی پیدا کر دیتا

[1] اس کے ایک سے زیادہ مفہوم بیان کیے گئے ہیں لیکن اس طرح کی تمام بحثیں بے کار ہیں اور عام مفہوم میں بھی کوئی پیچیدگی نہیں ہے جب کہ پیچیدگی پیدا نہ کی جائے۔

[2] نزولِ قرآن کے وقت کس کو معلوم تھا کہ سواری کے لیے ریل گاڑی، موٹر کاریں اور ہوائی جہاز بھی معرضِ وجود میں آنے والے ہیں اور اب کس کو معلوم ہے کہ ابھی اس سے بھی تیز رفتار اور آسان ترین سواریاں پیدا ہونے والی ہوں۔

Marfat.com

ہے نیز زیتون، کھجور، انگور اور ہر طرح کے پھل یقیناً
اس بات میں ان لوگوں کیلئے ایک بڑی[1] نشانی ہے جو
غور وفکر کرنے والے ہیں ۞ 11 اور اس نے تمہارے لیے
رات اور دن اور سورج اور چاند مسخر کر دیئے اور ستارے
بھی اس کے حکم سے تمہارے لیے مسخر ہو گئے ہیں یقیناً
اس بات میں ان لوگوں کیلئے بڑی ہی نشانیاں ہیں جو
عقل[2] سے کام لیتے ہیں ۞ 12 اور زمین کی سطح پر طرح
طرح کے رنگوں کی پیداوار جو تمہارے لیے پیدا کر دی
ہے بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لیے ایک نشانی ہے
جو سوچنے سمجھنے والے ہیں ۞ 13 اور دیکھو وہی ہے جس نے
سمندر تمہارے لیے مسخر کر دیا کہ اس سے تروتازہ گوشت
نکالو اور کھاؤ اور زیور کی (قیمتی اور خوشنما) چیزیں نکالو جنہیں
آرائش کیلئے پہنتے ہو نیز تم دیکھتے ہو کہ جہاز پانی کو چیرتے
ہوئے چلے جاتے ہیں تا کہ اس کا فضل تلاش کرو اور
شکر گزار ہو جاؤ ۞ 14 اور اُس نے زمین میں پہاڑ قائم کر
دیئے کہ وہ تمہیں لے کر جھک نہ پڑے اور اُس نے
نہریں رواں کر دیں اور راستے نکال دیئے تا کہ تم اپنی
منزل تک (بآسانی) پہنچو ۞ 15 اور اس نے علامتیں پیدا
کر دیں اور ستاروں سے لوگ رہنمائی پاتے ہیں ۞ 16 پھر
بتلاؤ کیا دونوں ہستیاں برابر ہیں؟ وہ جو پیدا کرتی ہے
اور وہ جو کچھ پیدا نہیں کرتی؟ پھر کیا تم سمجھتے بوجھتے
نہیں؟ ۞ 17 اور اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرنی چاہو، تو وہ اتنی
ہیں کہ کبھی شمار نہ کر سکو، بلاشبہ اللہ بڑا ہی بخشنے والا، بڑا
ہی رحمت والا ہے ۞ 18 اور سب کچھ جانتا ہے جو کچھ تم
چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو ۞ 19 اور اللہ کے سوا
جن ہستیوں کو پکارتے ہیں ان کا حال تو یہ ہے کہ وہ کوئی
چیز پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود کسی کے پیدا کیے ہوئے
ہیں ۞ 20 وہ مُردے ہیں نہ کہ زندگی رکھنے والے انہیں
اس کی خبر نہیں کہ کب اُٹھائے جائیں گے ۞ 21

تمہارا معبود تو ایک ہی معبود ہے، (اس کے سوا
کوئی نہیں ہے) پھر جو لوگ آخرت کی زندگی پر یقین
نہیں رکھتے تو ضرور ان کے دِل انکار میں ڈوبے
ہوئے ہیں اور وہ (سچائی کے مقابلہ میں) گھمنڈ کر
رہے ہیں ۞ 22 یقیناً یہ جو کچھ چھپائے ہوئے ہیں اور جو
کچھ ظاہر کرتے ہیں سب اس کے علم میں ہے وہ گھمنڈ
کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۞ 23 اور جب ان لوگوں
سے پوچھا جاتا ہے وہ کیا بات ہے جو تمہارے
پروردگار نے اتاری ہے؟ تو کہتے ہیں کچھ نہیں محض
اگلے وقتوں کے افسانے[3] ہیں ۞ 24 قیامت کے روز یہ
لوگ اپنا پورا پورا بوجھ اُٹھائیں گے اور ان لوگوں کے
بوجھ کا ایک حصہ بھی جنہیں یہ بغیر علم وروشنی کے گمراہ کر
رہے ہیں تو دیکھو کیا ہی بُرا بوجھ ہے جو وہ اپنے اوپر
لادے چلے جا رہے ہیں ۞ 25

ان سے پہلے لوگوں نے بھی تدبیریں کی تھیں لیکن
اپنی تدبیروں سے جو عمارت بنائی تھی اللہ نے اس کی
بنیاد کی اینٹیں تک ہلا دیں، پس ان کے اوپر چھت آ
گری اور ایسی راہ سے عذاب نمودار ہوا جس کا انہیں
وہم وگمان بھی نہ تھا ۞ 26 پھر قیامت کا دن ہے جب وہ
انہیں رُسوائی میں ڈالے گا اور پوچھے گا بتلاؤ آج وہ
ہستیاں کہاں گئیں جنہیں تم نے میرا شریک بنایا تھا اور
جن کے بارے میں تم لڑا کرتے تھے؟ جنہیں علم دیا گیا
تھا پکار اُٹھیں گے، بے شک آج کے دن کی رُسوائی اور

---

[1] ایک ہی زمین میں سب پیدا ہوئی ہیں ایک ہی پانی سے سیراب ہوتی ہیں لیکن مزے اور کھانے کی صورتوں میں کتنا تفاوت ہے ان تمام باتوں میں غور وفکر کرنے سے کتنے علوم ہیں جو روز بروز ترقی پذیر ہیں یہ سب کچھ کیا ہے؟ اللہ رب کریم کے نشانات ہی تو ہیں۔

[2] قرآنِ کریم جگہ جگہ عقل سے کام لینے کی تاکید کرتا ہے اور ہمارے علمائے کرام کا اعلان عام ہے کہ دین میں عقل سے کام لینا اور عقل کی بات کرنا حرام ہے اس پر افسوس نہ کیا جائے تو کیا کیا جائے؟

[3] قرآنِ کریم کے مخالفین ومعاندین نے اُس وقت قرآنِ کریم کو افسانہ قرار دیا لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں کی اکثریت نے تسلیم کرنے کے باوجود عملاً اس کو افسانہ سے زیادہ کچھ اہمیت نہ دی کہ قرآنِ کریم کچھ کہتا ہے اور مسلمان کچھ اور ہی کرتے ہیں، آخر افسانہ کیا ہوتا ہے؟

Marfat.com

خرابی سرتاسر کافروں کیلئے ہے ۞27 ان کافروں کے
لیے کہ فرشتوں نے جب ان کی روحیں قبض کی تھیں تو
اپنی جانوں پر خود اپنے ہاتھوں ظلم کر رہے تھے، تب وہ
اطاعت کا اظہار کریں گے ہم نے تو کوئی برائی کی بات
نہیں کی تھی، ہاں تم جو کچھ کرتے رہے ہو اللہ اس سے
اچھی طرح واقف ہے ۞28 پس اب جہنم کے دروازوں
میں داخل ہو جاؤ تمہیں ہمیشہ کے لیے اسی میں رہنا ہے
تو دیکھو گھمنڈ کرنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانا ہے ۞29
اور متقیوں سے پوچھا گیا، وہ کیا بات ہے جو تمہارے
پروردگار نے نازل کی ہے؟ تو اُنہوں نے کہا سرتاسر
خیر و برکت کی بات سو جن لوگوں نے اس دنیا میں
اچھائی کی ان کے لیے اچھائی ہے اور یقیناً آخرت کا
گھر بھی خیر و برکت کا گھر ہی ہے پس متقیوں کا ٹھکانا
کیا ہی اچھا ٹھکانا ہوا ۞30 دائمی (راحت و سرور کے)
باغ جن میں وہ داخل ہوں گے ان کے نیچے نہریں بہہ
رہی ہیں، جو کچھ چاہیں گے وہاں ان کے لیے مہیا ہو
جائے گا، اس طرح اللہ متقیوں کو بدلہ دیتا ہے ۞31 وہ متقی
جنہیں فرشتے اس حال میں وفات دیتے ہیں کہ
خوشحال ہوتے ہیں فرشتے انہیں کہتے ہیں کہ تم پر
سلامتی ہو، جنت میں داخل ہو جاؤ، یہ نتیجہ ہے ان
کاموں کا جو تم کرتے رہے ہو ۞32 یہ لوگ جو انتظار کر
رہے ہیں تو اس بات کے سوا اور کونسی بات اب باقی رہ
گئی ہے کہ فرشتے ان پر اتر آئیں یا تیرے پروردگار کا
کلمہ[1] ظہور میں آ جائے؟ ایسا ہی ان لوگوں نے بھی کیا
جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں
کیا تھا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے رہے تھے ۞33
اس صورتحال کا نتیجہ یہ نکلا کہ جیسے کچھ ان کے کام تھے
ویسے ہی برے نتیجے بھی ملے اور جس بات کی ہنسی اُڑایا
کرتے تھے وہی انہیں آ لگی ۞34
اور مشرکوں نے کہا، اگر اللہ چاہتا تو کبھی ایسا نہ
ہوتا کہ ہم یا ہمارے باپ دادا اس کے سوا دوسری
ہستیوں کی پوجا کرتے اور نہ ایسا ہوتا کہ بغیر اس کے
حکم کے کسی چیز کو (اپنے جی سے) حرام ٹھہرا لیتے ایسی
ہی روش اُن لوگوں[2] نے بھی اختیار کی تھی جو ان سے
پہلے گزر چکے پھر (تم ہی بتاؤ) پیغمبروں کے ذمے اس
کے سوا اور کیا ہے کہ صاف صاف پیغامِ حق پہنچا دیں
؟ ۞35 اور (یہ واقعہ ہے کہ) ہم نے ہر اُمت میں کوئی نہ
کوئی رسول ضرور پیدا کیا جس نے کہا کہ اللہ کی بندگی
کرو اور سرکش قوتوں سے بچو، پھر ان امتوں میں سے
بعض ایسی تھیں جن پر اللہ نے راہ کھول دی، بعض ایسی
تھیں جن پر گمراہی ثابت ہو گئی، پس ملکوں کی سیر کرو
اور دیکھو جو قومیں جھٹلانے والی تھیں اُنہیں بالآخر کیسا
انجام پیش آیا؟ ۞36 آپ ان لوگوں کے ہدایت پانے
کے کتنے ہی خواہش مند ہوں لیکن اللہ اس آدمی پر راہ
کبھی نہیں کھولتا جس پر راہ گم[3] کر دیتا ہے اور ایسے لوگوں
کے لیے کوئی مددگار بھی نہیں ہوتا ۞37 اور ان لوگوں نے
اللہ کی سخت قسمیں کھائیں کہ جو مر گیا اسے اللہ کبھی
دوبارہ نہیں اُٹھائے گا ہاں! ضرور اُٹھائے گا یہ اس کا
وعدہ ہے اور اس کا پورا کرنا اس پر لازم ہے لیکن اکثر
آدمی ہیں جو اس بات کا علم نہیں رکھتے ۞38 اس لیے کہ
جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں ان کی حقیقت
کھول دے اور اس لیے کہ منکر جان لیں کہ وہ جھوٹے
تھے ۞39 جب ہم ارادہ کرتے ہیں کہ کوئی چیز پیدا کر
دیں تو اس کے سوا ہمیں اور کچھ نہیں کہنا ہوتا کہ ''ہو جا''

[1] غور کرو کہ اعمال کے نتیجہ کو اللہ کا کلمہ قرار دیا گیا ہے، کیوں؟ اس لیے کہ نتیجہ عین اعمال کے مطابق ہوتا ہے۔

[2] اور یہی روش آج تک جاری وساری ہے پھر نتیجہ بھی عمل کے مطابق نکل رہا ہے جو سب کی آنکھوں کے سامنے ہے۔

[3] اللہ کا راہ گم کر دینا یہی ہے کہ سب کچھ آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود انسان تسلیم نہ کرے اور کہہ دے کہ اللہ کی مرضی ایسی ہی تھی گویا ''قانون'' کو ''مرضی'' کے لفظ سے بدل دے۔

Marfat.com

اور بس وہ ہو جاتی ہے ❁40
اور جن لوگوں پر ظلم ہوا اور ظلم سہنے کے بعد اُنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی تو ہم ضرور اُنہیں دنیا میں اچھا ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا بدلہ تو کہیں بڑھ کر ہے اگر یہ لوگ جان لیتے ❁41 یہ لوگ ہیں جو ثابت قدم رہے اور جو اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں ❁42 اور آپؐ سے پہلے ہم نے جتنے رسولوں کو بھیجا وہ آدمی تھے ان پر ہم وحی بھیجتے تھے پس اگر خود تمہیں معلوم نہیں تو ان لوگوں سے دریافت کر لو جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں ❁43 ہم نے رسولوں کو روشن دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ بھیجا تھا اور تجھ پر بھی ﴿الذکر﴾ نازل کیا تا کہ جو تعلیم لوگوں کی طرف بھیجی گئی وہ ان پر واضح کر دے نیز اس لیے کہ وہ غور و فکر کریں ❁44 پھر جن لوگوں نے برے مقصدوں کے لیے تدبیریں کی ہیں کیا وہ اس بات پر مطمئن ہو گئے ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے؟ یا ایک ایسی راہ سے عذاب آ نازل ہو جس کا انہیں وہم وگمان بھی نہ ہو ❁45 یا عین اس وقت جب وہ تگ و دو کر رہے ہوں عذابِ الٰہی اُنہیں آ پکڑے؟ کہ وہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے ❁46 یا اُنہیں ڈرا دے پھر پکڑے کیونکہ بلاشبہ تمہارا پروردگار بڑا ہی شفقت والا بڑا ہی رحمت والا ہے ❁47 کیا ان لوگوں نے اللہ کی مخلوقات میں سے کسی چیز پر بھی غور نہیں کیا ہے کہ ہر چیز کا سایہ دائیں اور بائیں سے ڈھلتا رہتا ہے اور اللہ کے آگے سجدہ[1] کرتے ہوئے ڈھلتا ہے؟ اور یہ کہ سب اس کے آگے عاجز و درماندہ ہیں ❁48 اور (تم لوگ اچھی طرح غور و فکر کر کے دیکھو) آسمانوں میں جتنی چیزیں ہیں اور زمین میں جتنے جانور ہیں سب اللہ کے آگے سربسجود ہیں، نیز فرشتے اور وہ جانور سرکشی نہیں کرتے ❁49 اور وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے ہیں جو ان کے اوپر موجود ہے اور جو کچھ حکم اُنہیں دیا جاتا ہے اس کی تعمیل کرتے ہیں ❁50

اور اللہ نے فرمایا دو[2] دو معبود اپنے لیے نہ بناؤ حقیقت یہ ہے کہ وہی ایک معبود ہے تو دیکھو صرف میں ہی ہوں پس صرف مجھ ہی سے ڈرو ❁51 اُسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اس کے لیے دائمی دین ہے پھر کیا تم اللہ کے سوا دوسری ہستیوں سے ڈرتے ہو ❁52 اور نعمتوں میں سے جو کچھ تمہارے پاس ہے سب اللہ ہی کی طرف سے ہے، پھر جب تمہیں کوئی دُکھ پہنچتا ہے تو اس کے آگے نالہ وزاری کرتے ہو ❁53 پھر جب وہ تم سے دُکھ دور کر دیتا ہے تو تم میں سے ایک گروہ معاً اپنے پروردگار کے ساتھ دوسری ہستیوں کو شریک بنانے لگتا ہے ❁54 تا کہ جو نعمت ہم نے اسے دی اس کی ناشکری کرے اچھا فائدے اُٹھا لو، پھر ایک وقت آئے گا کہ تم معلوم کر لو گے ❁55 اور ہم نے جو کچھ رزق اُنہیں دیا ہے اس میں یہ ان ہستیوں کا بھی حصہ ٹھہراتے ہیں جن کی حقیقت کی انہیں خبر نہیں، واللہ! تم سے ضرور اس بارے میں باز پرس ہو گی کہ کیسی افتراء پردازیاں کرتے رہے ہو ❁56 اور یہ اللہ کے لیے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں! اس کے لیے پاکیزگی ہو اور خود ان کے لیے کیا؟ وہ، جس کے یہ بڑے خواہشمند ہیں[3] (یعنی

---

[1] قانونِ الٰہی کو کس طرح سجدہ سے تعبیر کر کے سجدہ کی حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح کر دی ہے پھر زبان پر کیوں جاری نہ ہو کہ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔

[2] محبت کی بے شمار اقسام ہیں اور ان تمام محبتوں سے بڑا درجہ اللہ کی محبت کا ہے پھر وہ محبت جو اللہ کے لیے خاص ہے کسی بھی دوسرے سے کی جائے تو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو جس سے ویسی محبت کی جائے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود بنانے کے مترادف ہے جتنا غور کرو گے روشنی بڑھتی چلی جائے گی۔

[3] بہت پرانی گمراہی ہے کہ اکثر لوگ لڑکیوں پر لڑکوں کو فوقیت دیتے ہیں تعلیم و تربیت میں، بود و باش میں، وراثت اور بہت سے دوسرے معاملات میں جب کہ ایسا کرنا حقیقت کے خلاف تھا، ہے اور رہے گا۔

Marfat.com

لڑکے) ۞[57] جب ان لوگوں میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ کالا پڑ جاتا ہے اور وہ غم میں ڈوب جاتا ہے ۞[58] جس بات کی اس کو خبر دی گئی ہے ایسی برائی کی بات ہوئی کہ لوگوں سے چھپتا پھرے ذلت قبول کر کے بیٹی کو لیے رہے یا مٹی کے تلے گاڑ دے افسوس ان پر! کیا ہی برا فیصلہ ہے جو یہ کرتے ہیں ۞[59] جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے لیے یہی ہے کہ برا تصور کریں حالانکہ اللہ کیلئے تو بلند ترین تصور ہے، وہ سب پر غالب، حکمت والا ہے ۞[60]
اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم پر پکڑتا تو ممکن نہ تھا کہ زمین کی سطح پر ایک حرکت کرنے والی ہستی بھی باقی رہتی لیکن وہ انہیں ایک خاص ٹھہرائے ہوئے وقت تک ڈھیل دے[1] دیتا ہے پھر جب وہ مقررہ وقت آ پہنچتا ہے تو نہ تو ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں نہ ایک گھڑی آگے ۞[61] اور یہ اللہ کے لیے ایسی باتیں ٹھہراتے ہیں جنہیں خود پسند نہیں کرتے ان کی زبانیں جھوٹے وعدوں میں بے باک ہیں کہ ان کے لیے اچھائی ہے، حالانکہ ان کے لیے آگ ہے اور یہ سب سے پہلے اس میں پہنچنے والے ہیں ۞[62] اس بات کی اچھائی پر ہم شاہد ہیں کہ ہم نے تجھ سے پہلے کتنی ہی اُمتوں کی طرف رسول بھیجے شیطان نے لوگوں کو ان کی بدعملیاں اچھی کر دکھائیں سو وہی حال آج بھی ہو رہا ہے، وہی شیطان ان منکروں کا رفیق ہے اور ان کیلئے عذابِ دردناک ہے ۞[63] اور ہم نے تجھ پر ﴿الکتب﴾ نہیں اُتاری ہے مگر اس لیے کہ جن باتوں میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں ان کی حقیقت ان پر واضح کر دے[2] اور ایمان والوں کے لیے یہ ہدایت اور رحمت ۞[64] اور اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کی آبپاشی سے زمین کو جو مردہ ہو چکی تھی زندہ کر دیا، بلاشبہ اس صورتحال میں ان لوگوں کے لیے ایک نشانی ہے جو سنتے ہیں ۞[65]

اور بلاشبہ تمہارے لیے چوپایوں میں بڑی عبرت ہے، ہم ان کے جسم سے خون اور کثافت کے درمیان دودھ پیدا کر دیتے ہیں، یہ پینے والوں کے لیے ایسی لذیذ چیز ہوتی ہے کہ بے غل و غش پی لیتے ہیں ۞[66] اس طرح کھجور اور انگور کے درختوں کے پھل ہیں کہ ان سے نشہ آور عرق اور اچھی غذا دونوں طرح کی چیزیں تم حاصل کرتے ہو بلاشبہ اس بات میں ان لوگوں کے لیے ایک نشانی ہے جو عقل سے کام لیتے ہیں ۞[67] اور دیکھو تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دِل میں یہ بات[3] ڈال دی کہ پہاڑوں میں، درختوں میں اور ان چھپروں میں جو اس غرض سے بلندی میں بنا دیئے جاتے ہیں اپنا چھتہ بنا ۞[68] پھر ہر طرح کے پھولوں سے رس چوستی پھر اور اپنے پروردگار کے ٹھہرائے ہوئے طریقہ پر پوری فرمانبرداری کے ساتھ گامزن ہو جا اس کے پیٹ سے مختلف رنگوں کا رس نکلتا ہے اس میں انسان کیلئے شفا[4] ہے، بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لیے ایک نشانی ہے جو غور و فکر کرنے والے ہیں ۞[69] اور اللہ ہی نے تمہیں پیدا کیا پھر وہی ہے جو تمہاری زندگی پوری کر دیتا ہے اور تم میں سے کوئی بدترین عمر تک پہنچ جاتا ہے

[1] گویا قانونِ امہال کے باعث یہ نظام چل رہا ہے جو اللہ ربِ کریم نے شروع سے جاری و ساری کر رکھا ہے۔

[2] غور کرو کہ قرآن کریم بار بار یہ بات کہتا ہے کہ میرے آنے کا مقصد و مدعا اختلافات کو ختم کرنا ہے لیکن قرآن کو ماننے والے کیا کر رہے ہیں؟ جواب اپنے آپ سے طلب کرو اگر تمہارا شمار قرآنِ کریم کو ماننے والوں میں ہے۔

[3] ''دِل میں بات ڈالنا'' کس لفظ کا ترجمہ و مفہوم ہے غور کرو گے تو تم پر ''وحی'' کی حقیقت کھل جائے گی کہ وہ کیا ہے؟ پھر آخر کون ہے جس کو یہ ''وحی'' نہیں ہوتی۔ پھر تم اُس خاص ''وحی'' اور عام ''وحی'' میں فرق کیوں نہیں کرتے؟

[4] ''شفا'' مرض کے مقابلہ میں بھی آتی ہے اور دوا کے مقابلہ میں بھی، وضاحت مضمون خود کر دیتا ہے اس جگہ دوا کے مقابلہ میں شفا کا لفظ آیا اور ۲۶:۸۰ میں مرض کے مقابلہ میں۔

Marfat.com

کہ سمجھ بوجھ رکھنے کے بعد پھر نادان ہو جائے، بیشک اللہ جاننے والا، ہر بات کی قدرت رکھنے والا ہے ۞70 اور دیکھو اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر بہ اعتبار روزی کے برتری دی ہے پھر ایسا نہیں ہوتا کہ جس کسی کو زیادہ روزی دی گئی ہے[1] وہ اپنی روزی اپنے زیردستوں کو لوٹا دے حالانکہ سب اس میں برابر کے حقدار ہیں پھر کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں سے صریح منکر ہو رہے ہیں؟ ۞71 اور اللہ نے تم ہی میں سے تمہارے لیے جوڑے پیدا کر دیئے اور تمہارے جوڑوں میں تمہارے لیے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کر دیئے نیز تمہاری روزی کے لیے اچھی اچھی چیزیں مہیا کر دیں، پھر کیا یہ لوگ جھوٹی باتیں تو مان لیتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی حقیقت سے انکار کرتے ہیں؟ ۞72 یہ اللہ کے سوا ان ہستیوں کی پوجا کرتے ہیں (حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں) جو آسمان و زمین سے رزق دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتیں اور نہ انہیں کسی بات کا مقدور ہے ۞73 پس دنیا کے بادشاہوں پر قیاس کر کے اللہ کے لیے مثالیں نہ گھڑو اللہ جانتا ہے اور تم کچھ نہیں جانتے ۞74 اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے، ایک غلام ہے کسی دوسرے آدمی کی مِلک وہ خود کسی بات کی قدرت نہیں رکھتا اور ایک دوسرا آدمی ہے ہم نے اپنے فضل سے اسے اچھی روزی دے رکھی ہے اور وہ ظاہر و پوشیدہ اسے خرچ کرتا ہے، اب بتلاؤ کیا یہ دونوں آدمی برابر ہو سکتے ہیں؟ ساری ستائش اللہ کے لیے ہے مگر اکثر آدمی ہیں جو نہیں جانتے ۞75 اور اللہ نے ایک مثال[2] بیان فرمائی، دو آدمی ہیں ایک گونگا ہے کسی بات کے کرنے کی قدرت نہیں رکھتا، اپنے آقا پر بوجھ ہے جہاں کہیں بھیجو کوئی خوبی کی بات اس سے بن نہ آئے، دوسرا ایسا ہے کہ (گونگے ہونے کی جگہ) لوگوں کو عدل و انصاف کی باتوں کا حکم دیتا ہے اور خود بھی سیدھے راستے پر ہے کیا وہ اور یہ، دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ۞76

اور آسمانوں اور زمین کی جتنی مخفی باتیں ہیں سب کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور قیامت کا معاملہ بس ایسا سمجھو جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی جلد تر، بے شک اللہ کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں ۞77 اور اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے شکم سے نکالا اور اس وقت تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے پھر تمہارے لیے شنوائی، بینائی اور عقل کی قوتیں پیدا کر دیں تا کہ تم شکر گزار ہو ۞78 کیا پرندوں کو نہیں دیکھتے جو آسمان کی فضا میں مطیع و منقاد ہیں؟ اللہ کے سوا کون ہے جو انہیں تھامے ہوئے ہے؟ بلاشبہ ایمان والوں کے لیے اس بات میں بڑی نشانیاں ہیں ۞79 اور اللہ نے تمہارے گھروں کو تمہاری سکینت کی جگہ بنا دیا نیز تمہارے لیے چارپایوں کی کھالوں سے گھر بنا دیئے (وہ خیمے ہیں جن کو تم ساتھ لیے پھرتے ہو) کوچ کرو یا اقامت کی حالت میں ہو، دونوں حالتوں میں نہایت سبک اور پھر چارپایوں کی اُون سے اور روؤں سے اور بالوں سے کتنے ہی سامان اور مفید چیزیں[3] بنا دیں کہ ایک خاص وقت تک کام دیتی ہیں ۞80 اور اللہ نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں سے تمہارے لیے سائے پیدا کر دیئے (جن لوگوں کو خیمے میسر نہیں وہ درختوں کے نیچے ٹھہر جائیں)

[1] جو لوگ صاحب مال ہیں اگر وہ مسلمان ہیں اور فی الواقعہ مسلمان ہیں تو اس آیت سے اپنے صاحب مال ہونے کا فیصلہ کر لیں اور اپنے

[2] کردار کو دیکھ کر اپنے ایمان کا خود تقابل کریں، نہایت ضروری ہے۔ خصوصاً ہمارے علمائے کرام اور حکمرانوں کے لیے۔

[3] آیت ۷۴ اور ۷۵ دونوں میں مثال بیان کی گئی ہے اس مثال پر بھی غور کرو اور مثال کے مضمون پر بھی تم پر مثال کی ساری حقیقت واضح ہو جائے گی کہ مثال مضمون کی تفہیم کے لیے قائم کی جاتی ہے مثال کے الفاظ پر بحث کبھی سودمند نہیں ہوتی۔

[4] یہ تمام چیزیں انسان خود بناتے ہیں لیکن ان کی نسبت اللہ کی طرف کی گئی ہے کیوں؟ اسلیے کہ تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا اللہ ہے بس اتنی بات یاد رکھو گے تو تمہارا فہم ''کھل'' جائے گا اور بصیرت ''وا'' ہو جائے گی۔

Marfat.com

اور پہاڑوں میں پناہ لینے کی جگہیں بنا دیں اور لباس پیدا کر دیا کہ گرمی سے بچاتا ہے، اس طرح اللہ اپنی نعمتیں پوری طرح بخش رہا ہے تا کہ اسی کے آگے جھک جاؤ! ۞81 پھر اگر لوگ اس سے بھی اعراض کریں تو تمہارے ذمے جو کچھ ہے وہ صرف یہی ہے کہ صاف صاف پیغامِ حق پہنچا دیں ۞82 یہ اللہ کی نعمتیں پہچانتے ہیں پھر اس سے انکار کرتے ہیں اور اکثر ایسے ہیں جنہیں سچائی سے قطعاً انکار ہے ۞83

اور جس دن ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہی دینے والا (یعنی ہر اُمت کا رسول) اُٹھا کھڑا کریں گے پھر کافروں کو اجازت نہ دی جائے گی (کہ وہ زبان کھولیں) نہ ہی ان سے کہا جائے گا کہ توبہ کریں ۞84 جن لوگوں نے ظلم کیا ہے جب وہ عذاب اپنے سامنے دیکھیں گے تو ایسا ہرگز نہ ہوگا کہ ان پر عذاب ہلکا کر دیا جائے، نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی ۞85 اور جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے ہیں جب اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو پکار اُٹھیں گے اے پروردگار یہ ہیں ہمارے شریک جنہیں ہم تیرے سوا پکارتے تھے اس پر وہ ان کی طرف اپنا جواب بھیجیں گے کہ نہیں تم سراسر جھوٹے ہو ۞86 اور اس دن سب اللہ کے آگے سرِ اطاعت جھکا دیں گے وہ ساری افتراء پردازیاں ان سے کھوئی جائیں گی جو وہ کیا کرتے تھے! ۞87 جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا تو ان کی شرارتوں کی پاداش میں ہم نے ان کے عذاب پر ایک اور عذاب بڑھا دیا (ایک عذاب کفر کا اور دوسرا حق سے روکنے کا) ۞88 اور وہ (عذاب آنے والا) دن کہ جب ہم ہر اُمت میں ایک گواہ کھڑا کریں گے جو انہیں میں سے ہوگا (وہ بتلائے گا کہ میں نے کس طرح اللہ کا پیغام پہنچایا) اور تجھے ان لوگوں کے لیے گواہ بنائیں گے، ہم نے تجھ پر ﴿الکتٰب﴾ نازل کی تمام باتیں بیان کرنے کے لیے اور اس لیے کہ مسلمانوں کے لیے راہنمائی اور رحمت اور خوشخبری ہو ۞89

اللہ حکم دیتا ہے کہ انصاف کرو، بھلائی کرو اور قرابت داروں کے ساتھ نیک سلوک کرو اور تمہیں روکتا ہے بے حیائی کی باتوں سے، ہر طرح کی برائیوں سے اور ظلم و زیادتی کے کاموں سے، وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو ۞90 اور جب تم آپس میں قول و قرار کرو، چاہیے کہ اللہ کا عہد پورا کرو اور ایسا نہ کرو کہ قسمیں پکی کرنے کے بعد انہیں توڑ دو حالانکہ تم اللہ کو اپنے اوپر نگہبان ٹھہرا چکے ہو،[1] یقین کرو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ سے پوشیدہ نہیں ۞91 اور تمہاری مثال اس عورت کی سی نہ ہو جائے جس نے بڑی محنت سے سوت کاتا پھر توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تم آپس کے معاملہ میں اپنی قسموں کو مکر و فساد کا ذریعہ بناتے ہو، اس لیے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھ چڑھ گیا ہے، اللہ اس معاملے میں تمہاری آزمائش کرتا ہے جن جن باتوں میں تمہارے اختلافات ہیں وہ قیامت کے دن تم پر آشکارا کر دے گا ۞92 اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی اُمت بنا دیتا لیکن وہ جس کسی پر چاہتا ہے راہ گم کر دیتا ہے جس کسی پر چاہتا ہے کھول دیتا ہے اور ضرور ایسا ہونا ہے کہ تم سے ان کاموں کی باز پرس ہو جو کرتے رہتے ہو ۞93 اور آپس کے معاملات میں اپنی قسموں کو مکر و فریب کا ذریعہ نہ بناؤ کہ لوگوں کے پاؤں جمنے کے بعد اُکھڑ جائیں اور اس بات کی پاداش میں کہ اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکا برے نتیجوں کا تمہیں مزہ چکھنا پڑے اور تم ایک بڑے عذاب کے سزاوار ہو جاؤ ۞94 اور اللہ کے نام پر کیے ہوئے عہد بہت تھوڑے فائدے کے بدلے نہ بیچو، جو اجر اللہ کے پاس ہے وہی تمہارے حق میں بہتر ہے بشرطیکہ تم سمجھتے بوجھتے ہو ۞95

[1] قسم کھانا اللہ کو گواہ بنانا ہے اس لیے اس کو معمولی چیز نہ سمجھو اور بات بات پر قسم اُٹھانے کی عادت کو ہر حال میں ترک کرو۔

Marfat.com

جو کچھ تمہارے پاس ہے ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ ختم ہونے والا نہیں، جن لوگوں نے صبر کیا ہم ضرور انہیں اُجر عطا فرمائیں گے اُنہوں نے جیسے جیسے اچھے کام کیے ہیں اس کے مطابق ہمارا اُجر بھی ہوگا۞96 جس کسی نے اچھا کام کیا خواہ مرد ہو خواہ عورت اور وہ ایمان[1] بھی رکھتا ہے تو ہم ضرور اسے اچھی زندگی دیں گے اور آخرت میں بھی ضرور اسے اجر دیں گے انہوں نے جیسے اچھے کام کیے ہیں اس کے مطابق ہمارا اُجر بھی ہوگا۞97 پس جب تم قرآن پڑھنے لگو تو چاہیے کہ شیطان مردود (کے وسوسوں) سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۞98 جو لوگ ایمان والے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ ان پر اس کا زور چلے۞99 اس کا زور تو انہی پر چلتا ہے جو اسے اپنا رفیق بناتے ہیں اور جو اس کی وجہ سے شرک کا ارتکاب کرتے ہیں۞100

اور جب ہم ایک آیت[2] کی جگہ دوسری آیت نازل کرتے ہیں اور اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے کہ وہ کیا نازل کر رہا ہے تو یہ لوگ کہتے ہیں تم تو بس اپنے جی سے گھڑ لیا کرتے ہو، حالانکہ ان میں سے اکثروں کو معلوم نہیں۞101 تم کہہ دو یہ تو تمہارے پروردگار کی طرف سے رُوح القدس نے اُتاری ہے اور اس لیے اتاری ہے کہ ایمان والوں کے دِل جما دے فرمانبردار بندوں کے لیے رہنمائی ہو اور خوشخبری۞102 اور بلاشبہ ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ کہتے ہیں اس شخص کو تو ایک آدمی سکھا دیتا ہے حالانکہ اس آدمی کی زبان جس کی طرف اسے منسوب کرتے ہیں عجمی ہے اور یہ صاف اور آشکارا عربی زبان ہے۞103 اصل یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کی آیتوں پر یقین نہیں کرتے، اللہ انہیں کامیابی کی راہ کبھی نہیں دکھاتا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا۞104 اپنے جی سے جھوٹ گھڑنا تو انہیں کا کام ہے جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے یہی ہیں کہ سرتاسر جھوٹے ہیں۞105 جو کوئی ایمان لانے کے بعد پھر اللہ سے منکر ہوا[3] اور اس کا دِل اس انکار پر رضامند ہو گیا تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے مگر ہاں، جو کوئی کفر پر مجبور کیا جائے اور (بے بس ہو کر کوئی بات منہ سے کہہ دے) اس کا دِل اندر سے ایمان پر مطمئن ہو۞106 یہ اس وجہ سے کہ اُنہوں نے آخرت چھوڑ کر دنیا کی زندگی سے محبت کی نیز اس وجہ سے کہ اللہ (کا قانون ہے کہ وہ) منکروں پر راہ (سعادت ہرگز ہرگز) نہیں کھولتا۞107 یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دِلوں پر، کانوں پر اور آنکھوں پر مُہر کر دی ہے اور یہی ہیں کہ غفلت میں ڈوب گئے ہیں۞108 لامحالہ یہی لوگ ہیں کہ آخرت میں تباہ حال ہوں گے۞109 اور پھر جن لوگوں کا یہ حال ہوا کہ آزمائشوں میں پڑنے کے بعد ہجرت کی اور پھر جہاد بھی کیا اور صابر رہے تو بلاشبہ تمہارا پروردگار ان اعمال کے بعد ضرور بخشنے والا، ضرور رحمت فرمانے والا ہے۞110

وہ آنے والا دن جب ہر جان صرف اپنے ہی لیے سوال و جواب کرتی ہوئی آئے گی اور جس دن ہر جان کو اس کے عمل کا پورا پورا نتیجہ مل جائے گا کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہوگی۞111 اور اللہ نے ایک مثال بیان کی ایک بستی تھی جہاں ہر طرف امن چین تھا ہر جگہ سے

[1] اس جگہ ایمان سے مراد آخرت کے دن پر یقین ہے یعنی وہ اپنی اچھائی کو صرف اس دنیا تک محدود نہیں کرتا۔

[2] آیت سے مراد ہر جگہ قرآن کریم کی عبارت کا ایک خاص حصہ مراد نہیں ہوتا بلکہ یہ تمام کائنات اللہ کی آیات سے بھری پڑی ہے یہاں تک کہ اس کائنات کی ہر چیز مع انسان کے اللہ کی آیات ہیں اور سب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے وضاحت کے لیے عروۃ الوثقیٰ سورہ الحدید کی آیت 25 کی تفسیر ملاحظہ کریں۔

[3] ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف پھر جانے والے کو مرتد کہتے ہیں اور معروف ہے کہ مرتد کی سزا قتل ہے لیکن قرآن کریم اس نظریہ کی تصدیق نہیں کرتا جیسا کہ آیت زیر نظر سے ظاہر ہے کہ وہ اللہ کے عذاب اور غضب کا مستحق ضرور ہے قتل کا نہیں۔

Marfat.com

سامانِ رزق آتا رہتا اور ہر شخص فراغت سے کھاتا پیتا تھا لیکن پھر ایسا ہوا کہ انہوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے بھی ان کے کاموں کی پاداش میں انہیں نعمتوں سے محروم کر دیا پھر فاقہ اور خوف ان پر چھا گیا ۝112 اور پھر خود انہیں میں سے ایک رسول بھی ان کے سامنے آیا مگر انہوں نے اسے جھٹلایا، پس عذاب میں گرفتار ہو گئے اور وہ ظلم کرنے والے تھے ۝113 پس چاہیے کہ اللہ نے جو رزق تمہیں عطا کیا ہے اسے شوق سے کھاؤ، حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں اور چاہیے کہ اللہ کی نعمت کا شکر بھی بجا لاؤ اگر تم صرف اس کی عبادت کرنے والے ہو ۝114 جو کچھ تم پر حرام کیا گیا ہے وہ تو صرف یہ ہے کہ مردار جانور، لہو، سور کا گوشت اور وہ چیز جسے اللہ کے سوا کسی دوسری ہستی کیلئے پکارا جائے، پھر جو کوئی ناچار ہو جائے اور نہ تو سرتابی کرنے والا ہو، نہ حد سے گزر جانے والا، تو اللہ بخشنے والا رحمت والا ہے ۝115 اور ایسا نہ کرو کہ تمہاری زبانوں پر جو جھوٹی بات آجائے بے دھڑک نکال دیا کرو اور حکم لگا دو، یہ چیز حلال ہے[1] اور یہ چیز حرام ہے، اس طرح حکم لگانا اللہ پر افتراء پردازی کرنا ہے جو لوگ اللہ پر افتراء پردازیاں کرتے ہیں وہ کبھی فلاح پانے والے نہیں ۝116 بہت تھوڑے فائدے ہیں انہیں عذابِ دردناک پیش آنے والا ہے ۝117 اور یہودیوں پر ہم نے وہ چیزیں حرام کر دی تھیں جن کی سرگزشت تجھے پہلے سنا چکے ہیں اور ہم نے ان پر زیادتی نہیں کی وہ خود اپنے ہاتھوں اپنے اوپر زیادتی کرتے رہے ہیں ۝118 ہاں! جو لوگ نادانی سے برائیوں میں پڑ گئے لیکن اس کے بعد تائب ہو گئے اور توبہ کے بعد اپنی حالت بھی سنوار لی تو تمہارا پروردگار اس کے بعد ضرور بخشنے والا رحمت فرمانے والا ہے ۝119

بلاشبہ ابراہیم (علیہ السلام) ایک پوری اُمت تھا اللہ کے آگے جھکا ہوا، تمام راہوں سے ہٹا ہوا اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھا ۝120 اور اللہ کی نعمتوں کا شکر بجا لانے والا تھا، اللہ نے اسے برگزیدگی کے لیے چن لیا اور سیدھے راستے پر لگا دیا ۝121 اسے دنیا میں بھی بہتری دی اور بلاشبہ آخرت میں بھی اس کی جگہ صالح انسانوں میں ہوگی ۝122 اور پھر ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم (علیہ السلام) کے طریقہ کی پیروی کرو ہر طرف سے ہٹا ہوا اور جو مشرکوں میں سے نہ تھا ۝123 ﴿سَبت﴾ منانے کا حکم تو صرف اُنہیں لوگوں کو دیا گیا تھا جو اس بارے میں اختلاف کرنے لگے تھے اور بلاشبہ تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا کہ جن جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے رہے ۝124 اپنے پروردگار کی طرف لوگوں کو بلاؤ اس طرح کہ حکمت کی باتیں بیان کرو اور اچھے طریقہ پر پند و نصیحت کرو اور مخالفوں سے بحث و نزاع کرو تو ایسے طریقہ پر کہ حسن و خوبی کا طریقہ ہو تمہارا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہی جانتا ہے کہ کون راہِ راست پر ہے ۝125 اور مخالفوں کی سختی کے جواب میں سختی کرو تو چاہیے کہ ویسی ہی اور اتنی ہی کرو جیسی تمہارے ساتھ سختی کی گئی ہے اور اگر تم نے صبر کیا تو بلاشبہ صبر کرنے والوں کے لیے صبر ہی بہتر ہے ۝126 صبر کرو اور آپ کا صبر کرنا نہیں ہے مگر اللہ کی مدد سے اور ان لوگوں کے حال پر غم نہ کھا، نہ ہی ان کی مخالفانہ مخفی تدبیروں سے دِل تنگ ہو ۝127 (اے پیغمبر اسلام ﷺ) یقیناً اللہ اُنہیں کا ساتھی ہے جو متقی ہیں اور نیک عملی میں (ہر وقت اور ہر حال) سرگرم رہتے ہیں ۝128

[1] حلت وحرمت صرف اور صرف اللہ ربّ کریم کا کام ہے لیکن تمام اقوام عالم کے علماء نے اس میں اکثر دخل اندازی کی خصوصاً یہود و نصاریٰ نے اور بعد ازیں قوم مسلم کے علماء نے بھی اس میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی آج حلت وحرمت کے فتاویٰ کو شمار کرنا چاہیں تو تیشۂ فرہاد سے زیادہ مشکل کام ہے اور اس کا نتیجہ بھی ظاہر ہے کہ موجودہ قوم مسلم میں اصلاح وفلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

Marfat.com

❁ 111 50:17

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

پاکیزگی ہے اس ذات کے لیے جس نے اپنے
بندے کو راتوں[1] رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کہ
اس کی اطراف کو ہم نے بڑی ہی برکت دی ہے، سیر
کرائی اور اس لیے سیر کرائی کہ اپنی نشانیاں اسے دکھا
دیں، بلاشبہ وہی ذات ہے جو سننے والی اور دیکھنے والی
ہے ❁1 اور (اسی طرح) ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو
کتاب (یعنی شریعت) دی اور اسے بنی اسرائیل کے
لیے ہدایت کا ذریعہ ٹھہرایا (اور حکم دیا) کہ میرے سوا
اور کسی کو اپنا کارساز (حاجت روا اور مشکل کشا) نہ
ٹھہراؤ ❁2 تم اُن لوگوں کی نسل ہو جنہیں ہم نے نوح
(علیہ السلام) کے ساتھ سوار کرایا تھا اور وہ ایک شکر گزار
بندہ تھا ❁3 اور ہم نے کتاب میں (یعنی توراۃ میں) بنی
اسرائیل کو اس فیصلہ کی خبر دے دی تھی کہ تم ضرور ملک
میں دو مرتبہ خرابی پھیلاؤ گے اور بڑی ہی (زبردست)
سرکشی کرو گے ❁4 پھر جب ان دو وقتوں میں سے پہلا
وقت آ گیا تو ہم نے تم پر اپنے ایسے بندے بھیج دیئے
جو بڑے ہی خوفناک تھے پس وہ تمہاری آبادیوں کے
اندر پھیل گئے اور اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہا ❁5 پھر ہم نے
زمانہ کی گردش تمہارے دشمنوں کے خلاف اور تمہارے
موافق کر دی اور مال و دولت اور اولاد کی کثرت سے
تمہاری مدد کی اور تمہیں ایسا بنا دیا کہ بڑے جتھے والے
ہو گئے ❁6 اگر تم نے بھلائی کے کام کیے تو اپنے ہی لیے
کیے اور اگر برائیاں کیں تو بھی اپنے ہی لیے کیں، پھر
جب دوسرے وعدے کا وقت آیا تا کہ تمہارے چہروں
پر رُسوائی پھیر دیں اور وہ اسی طرح مسجد میں داخل ہو
گئے جس طرح پہلی مرتبہ حملہ آور گھسے تھے اور جو کچھ پایا
توڑ پھوڑ کر برباد کر دیا ❁7 کچھ عجب نہیں کہ تمہارا
پروردگار تم پر رحم فرمائے لیکن اگر تم پھر سرکشی و فساد کی
طرف لوٹے تو ہماری طرف سے بھی پاداشِ عمل لوٹ[2]
آئے گی اور ہم نے منکرینِ حق کے لیے جہنم کا قید خانہ
تیار کر رکھا ہے ❁8 بلاشبہ یہ قرآن اس راہ کی طرف
راہنمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھی راہ ہے اور
ایمان والوں کو جو نیک عملی میں سرگرم عمل رہتے ہیں
بشارت دیتا ہے کہ انہیں بہت بڑا اجر ملنے والا ہے ❁9
اور جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے ان کے لیے ہم
نے عذابِ دردناک تیار کر رکھا ہے ❁10

اور جس طرح انسان اپنے لیے بھلائی کی دُعائیں
مانگتا ہے اسی طرح (بعض اوقات) برائی بھی مانگنے لگتا
ہے اور انسان بڑا ہی جلد باز ہے ❁11 اور ہم نے رات
اور دن کو ایسا بنایا کہ دو نشانیاں ہو گئیں سو رات کی نشانی
دھیمی کر دی اور دن کی نشانی روشن کر دی کہ اپنے
پروردگار کا فضل ڈھونڈو نیز برسوں کی گنتی اور حساب
بھی معلوم کر لو، ہم نے ہر چیز کا بیان کھول کھول کر الگ
الگ واضح کر دیا ہے ❁12 اور ہم نے ہر انسان کی
شامت[3] خود اس کی گردن سے باندھ دی ہے قیامت
کے دن ہم اس کے لیے ایک کتاب نکال کر پیش کر
دیں گے وہ اسے اپنے سامنے کھلا دیکھ لے گا ❁13 اپنا
نامۂ اعمال پڑھ لے، آج کے دن خود تیرا وجود ہی تیرے

[1] یہ وہی سیر ہے جو لوگوں میں ''معراج'' کے نام سے معروف ہے ''راتوں رات'' کا مطلب کئی راتیں نہیں بلکہ ایک ہی رات کا کچھ حصہ مراد ہے۔ بلاشبہ یہ سیر روحانی تھی جو عالم خواب میں کرائی گئی اور جس کا ماحصل ہجرت تھا جو اس خواب کی حقیقی تعبیر ہے تفصیل کے لیے عروۃ الوثقیٰ کی زیر نظر آیت کی تفسیر دیکھیں۔

[2] مسجد اقصیٰ کی دو بار بربادی کا ذکر تو واضح الفاظ میں کر دیا گیا، کیوں؟ اس لیے کہ نزول قرآن کے وقت یہ مشاہدہ میں آ چکا تھا اور بعد کی بربادی کی طرف کس طرح واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بطور پیشگوئی فرمایا گیا جو من وعن دیکھا جا رہا ہے۔

[3] مراد اعمال کا نتیجہ ہے جو ہر عمل کے ساتھ نتھی ہے جو نتیجہ اس دنیوی زندگی کے ساتھ لازم ہے وہ ظاہر ہو رہا ہے اور آخرت کا حصہ ایسا ہی ہو گا جیسا کہ آیت میں بیان کیا گیا۔

Marfat.com

احتساب کے لیے بس کرتا ہے۞14 جو سیدھے راستے چلا تو اپنے ہی لیے چلا اور جو بھٹک گیا تو بھٹکنے کا خمیازہ بھی وہی اُٹھائے گا، کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا (ہر جان کو خود ہی اپنا بوجھ اُٹھانا ہے) اور ہم کبھی ایسا نہیں کرتے کہ عذاب دیں مگر اس وقت جب کہ اس میں ایک رسول پیدا کر دیں۞15 اور جب ہمیں منظور ہوتا ہے کہ کسی بستی کو ہلاک کریں تو اس کے خوشحال لوگوں کو تکوینی حکم☆ دیتے ہیں پھر وہ نافرمانی میں سرگرم ہو جاتے ہیں، پس ان پر عذاب کی بات ثابت ہو جاتی ہے اور انہیں برباد و ہلاک کر ڈالتے ہیں۞16 اور نوح (علیہ السلام) کے بعد قوموں کے کتنے ہی دور گزر چکے ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا اور (اے پیغمبر اسلام! صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے پروردگار کی خبرداری اور نگرانی اس کے بندوں کے لیے بس کرتی ہے۞17 جو کوئی فوری فائدہ (اس دنیا کے اندر) چاہتا ہے تو جس کسی کو ہم دینا چاہیں اس دنیا[1] میں دے دیتے ہیں پھر آخر اس کیلئے جہنم بنا دی ہے اس میں داخل ہوگا بدحال، ٹھکرایا ہوا۞18 لیکن جو آخرت کا طالب ہوا اور اس کیلئے جیسی کچھ کوشش کرنی چاہیے کی نیز وہ ایمان بھی رکھتا ہے تو ایسے ہی لوگوں کی کوشش مقبول ہوگی۞19 ہم ہر فریق کو اپنی پروردگاری بخشائشوں سے مدد دیتے ہیں اِن کو بھی اور اُن کو بھی اور تیرے پروردگار کی بخشش عام کسی پر بند نہیں۞20 ہم نے کس طرح بعض لوگوں کو بعض پر برتری دے دی اور حقیقت یہ ہے کہ آخرت کے درجے سب سے بڑھ کر ہیں اور سب سے برتر۞21 اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہراؤ ورنہ ایسے ہو رہو گے کہ ہر طرف سے نفرین کے مستحق اور ہر طرف سے درماندگی میں پڑے ہوئے۞22

اور تمہارے پروردگار نے یہ بات ٹھہرا دی ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اگر اُن میں سے ایک یا دونوں تمہاری زندگی میں بڑھاپے کی عمر تک پہنچ جائیں تو ان کی کسی بات پر اُف نہ کرو اور نہ جھڑکنے لگو ان سے بات چیت ادب و عزت کے ساتھ کرو۞23 ان کے لیے محبت اور مہربانی کے ساتھ عاجزی کا بازو جھکائے رکھو، ان کے حق میں دُعا کرو کہ اے پروردگار! جس طرح انہوں نے مجھے صغر سنی میں پالا پوسا اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما۞24 تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے جی میں ہوتا ہے اگر تم نیک کردار ہوئے تو وہ بلاشبہ توبہ کرنے والوں کے لیے بڑا ہی بخشنے والا ہے۞25 اور جو لوگ تمہارے قرابت دار ہیں، جو مسکین ہیں، جو مسافر ہیں ان سب کا تم پر حق ہے، ان کا حق ادا کرتے رہو اور مال و دولت کو بے محل خرچ نہ کرو جیسا کہ بے محل خرچ کرنا ہوتا ہے۞26 بے محل خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی بند ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کی نعمتوں کا کفران کرنے والا ہے۞27 اور تم اپنے پروردگار کی مہربانی کی راہ دیکھ رہے ہو اور اس لیے تمہیں منہ پھیرنا پڑے تو چاہیے کہ نرمی سے اُنہیں سمجھا دو۞28 اور نہ تو اپنا ہاتھ اتنا سکیڑ لو کہ گردن میں بندھ جائے اور نہ بالکل پھیلا دو[2] دونوں کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہر طرف سے ملامت پڑے گی اور درماندہ ہو کر رہ جاؤ گے۞29 تمہارا پروردگار جس کسی کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے نپی تلی، وہ اپنے بندوں کی خبر رکھنے والا اور دیکھنے والا ہے۞30

[1] کتنی سچی اور مشاہدہ میں آنے والی بات ہے جو لوگ محض اس دنیا کی خاطر اعمال کر رہے ہیں وہ اس دنیا میں ان کے نتائج حاصل کر رہے ہیں خواہ وہ کون ہیں، کہاں ہیں اور کیسے ہیں؟ پھر آخرت کا مطمح نظر رکھنے والے کیسے محروم ہو سکتے ہیں؟

[2] خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم دے کر واضح کر دیا کہ اللہ کی رضا یہ نہیں ہے کہ ایک وقت میں تم لاکھوں کروڑوں کے مالک ہو تو دوسرے وقت لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے پڑیں کہ یہ افراط و تفریط ہے جو زندگی کے کسی معاملہ میں بھی صحیح اور درست نہیں۔

☆ غور کرو اور اپنے ملک عزیز کے خوشحال لوگوں کو پیش نظر رکھ کر اپنے عذاب کو نگاہ میں رکھو۔

Marfat.com

اور (لوگو!) دیکھو افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو
ہلاک نہ کرو، ہم ہی ہیں کہ اُنہیں بھی اور تمہیں بھی
روزی دیتے ہیں اُنہیں ہلاک کرنا بڑے ہی گناہ کی
بات ہے۞31 اور زنا کاری کے قریب بھی نہ جاؤ یقین
کرو وہ بڑی بے حیائی کی بات اور بڑی ہی برائی کا
چلن ہے۞32 اور کسی جان کو ناحق قتل نہ کرو جسے قتل کرنا
اللہ نے حرام ٹھہرادیا ہے جو کوئی ظلم سے مارا جائے تو ہم
نے اس کے وارث[1] کو (قصاص کے مطالبہ کا) اختیار
دے دیا ہے، پس چاہیے کہ خونریزی میں زیادتی نہ
کرے (حق سے زیادہ بدلا نہ لے) اس کی مدد کی
جائے گی۞33 اور یتیموں کے مال کے قریب بھی نہ جانا،
مگر ہاں! ایسے طریقہ پر جو بہتر ہو یہاں تک کہ یتیم
جوان ہو جائیں اور اپنا عہد پورا کیا کرو، عہد کے
بارے میں تم سے باز پرس کی جائے گی۞34 اور جب
کوئی چیز ماپو تو پیمانہ بھرپور رکھا کرو اور جب تولو تو
درست ترازو سے تولو یہ بہتر طریقہ ہے اور اچھا انجام
لانے والا ہے۞35 اور دیکھو جس بات کا تمہیں علم نہیں
اس کے پیچھے نہ پڑو (بلکہ اپنی حد کے اندر ہی رہو) یاد
رکھو کان، آنکھ، عقل ان سب کے بارے میں یقیناً
باز پرس ہونے والی ہے۞36 اور زمین پر اکڑ کر نہ چلو،
یقیناً تم زمین میں شگاف نہیں ڈال سکتے اور نہ پہاڑوں
کی لمبائی تک پہنچ سکتے ہو۞37 ان ساری باتوں کا یہ حال
ہے کہ ان کی برائی تمہارے پروردگار کے نزدیک بڑی
ہی ناپسندیدہ ہے۞38 یہ ان دانائی کی باتوں میں سے
ہے جو تیرے پروردگار کی جانب سے تجھ پر وحی کی گئی
ہیں اور اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہرا کہ بالآخر
دوزخ میں ڈالا جائے گا ہر بھلائی سے ٹھکرایا ہوا۞39
تمہارے پروردگار نے تمہیں تو اس برگزیدگی کے لیے
چن لیا ہو کہ بیٹے والے ہو اور خود اپنے لیے پسند کیا ہو
کہ فرشتوں کو بیٹیاں بنائے؟ کیسی سخت بات ہے جو تم
کہہ رہے ہو۞40
اور ہم نے اس قرآنِ کریم میں طرح طرح کے
طریقوں سے بیان کیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں
لیکن ان پر اثر نہیں ہوا اور زیادہ نفرت[2] بڑھ گئی۞41 تم
کہہ دو اگر اللہ کے ساتھ بہت سے معبود ہوتے جیسا
کہ وہ کہتے ہیں تو اس صورت میں ضروری تھا کہ فوراً
صاحب تخت ہستی تک راہ نکال لیتے۞42 ان ساری
باتوں سے اس کی ذات پاک اور بلند ہے، بے حد
بلند!۞43 ساتوں آسمان اور زمین (جو آسمان ہی کی
مانند ہیں) اور جو کوئی ان میں ہے سب اس کی پاکیزگی
و کبریائی کا زمزمہ بلند کر رہے ہیں یہاں کوئی چیز نہیں
جو اس کی حمد و ثنا میں زمزمہ خواں نہ ہو مگر تم ان کی
(تسبیحات اور) زمزمہ خوانیاں سمجھتے نہیں، بلاشبہ وہ بڑا
ہی بردبار ہے، بڑا ہی بخشنے والا۞44 جب تُو قرآن پڑھتا
ہے تو ہم تجھ میں اور ان لوگوں میں جو آخرت پر یقین
نہیں رکھتے ایک پوشیدہ پردہ حائل کر دیتے ہیں۞45 اور
ہم نے ان کے دِلوں پر غلاف ڈال دیئے کہ سمجھ کام
نہیں دیتی اور کانوں میں گرانی کہ کچھ سنائی نہیں دیتا،
جب تو قرآن میں صرف اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے
تو پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگتے ہیں نفرت میں بھرے
ہوئے۞46 جب یہ لوگ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں
تو جو کچھ ان کا سننا ہوتا ہے اسے ہم اچھی طرح جانتے
ہیں اور جب یہ ظالم باہم سرگوشیاں کرتے ہیں تو کہتے
ہیں تم جس آدمی کے پیچھے پڑے ہو وہ اس کے سوا کیا

[1] مقتول کا قصاص بلاشبہ ورثا کو مطمئن کرنے کے لیے ہے فی نفسہ مقتول کو اس کا فائدہ نہیں ہو سکتا لیکن اس کو زندگی سے تعبیر کیا گیا ہے کیونکہ اس سے قتل در قتل کا چلن ختم ہو جاتا ہے اور یہ سلسلہ مقتول کے وارثوں میں ممکن ہوتا ہے البتہ وارثوں کو معاف کر دینے کا حق بھی دیا گیا ہے اور دیت لینے کا بھی کیونکہ مذکور سلسلہ کے ختم کرنے میں یہ دونوں (Sistem) بھی پائے جاتے ہیں۔

[2] مخالفت ایسی چیز ہے کہ وہ نفع و نقصان کے متعلق کبھی سوچنے ہی نہیں دیتی۔

Marfat.com

ہے کہ جادو سے مارا ہوا ہے ۞[47] غور کرو ان لوگوں نے آپ کی نسبت کیسی باتیں بنائی ہیں جس کی وجہ سے گمراہی میں پڑ گئے پس اب راہ نہیں پا سکتے ۞[48] اور انہوں نے کہا جب ہم محض چند ہڈیوں کی شکل میں رہ گئے اور گل سڑ گئے تو پھر کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ از سر نو اُٹھا کھڑے کیے جائیں؟ ۞[49] تم کہہ دو ہاں! تم کچھ ہی کیوں نہ ہو جاؤ، لوہا ہو جاؤ پتھر یا کوئی اور چیز ۞[50] جو تمہارے خیال میں بہت ہی سخت ہو یہ سُن کر وہ کہیں گے لیکن کون ہے جو اس طرح ہمیں دوبارہ زندہ کر دے گا؟ تم کہو وہی جس نے پہلی مرتبہ تمہیں پیدا کیا! اس پر یہ لوگ تیرے آگے سر ہلا ہلا کر کہیں گے ایسا کب ہو گا؟ تم کہو عجب نہیں کہ اس کا وقت قریب ہو ۞[51] وہ دن کہ اللہ تمہیں بلائے گا اور تم حمد کرتے ہوئے اس کی پکار کا جواب دو گے کہ تم نے جو وقت گزارا وہ کوئی بڑی مدت نہ تھی تھوڑا سا وقت تھا ۞[52]

اور اے پیغمبر اسلام! میرے بندوں سے کہہ دو جو بات کہو ایسی کہو کہ خوبی کی بات ہو شیطان لوگوں کے درمیان فساد ڈالتا ہے (اور انہونی باتیں پڑھاتا ہے) یقیناً شیطان انسان کا صریح دشمن ہے[1] ۞[53] تمہارا پروردگار تمہارے حال سے خوب واقف ہے وہ چاہے تو تم پر رحم کرے چاہے تو عذاب میں ڈالے اور (اے پیغمبر اسلام ﷺ) ہم نے تجھے ان لوگوں پر پاسبان[2] بنا کر نہیں بھیجا ہے ۞[54] (اے پیغمبر اسلام ﷺ) آسمان و زمین میں جو کوئی ہے تیرا پروردگار سب کا حال بہتر جاننے والا ہے، ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر برتری دی ہے اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی ۞[55] ان لوگوں سے کہہ دو تم نے اپنے خیال میں اللہ کے سوا جن ہستیوں کو معبود سمجھ رکھا ہے انہیں پکار دیکھو، نہ تو وہ اس کی طاقت رکھتے ہیں کہ تمہارا کوئی دُکھ دور کر دیں اور نہ تمہاری حالت بدل سکتے ہیں ۞[56] یہ لوگ جن ہستیوں کو پکارتے ہیں وہ خود اپنے پروردگار کے حضور وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ کون اس راہ میں زیادہ قریب ہوتا ہے، نیز اس کی رحمت کے متوقع رہتے ہیں اور اس کے عذاب سے ترساں تمہارے پروردگار کا عذاب بڑی ہی ڈرنے کی چیز ہے ۞[57] اور روزِ قیامت سے پہلے ضرور ایسا ہونے والا ہے کہ جتنی بستیاں ہیں ہم انہیں ہلاک کر دیں یا عذاب سخت میں مبتلا کر دیں یہ بات نوشتہ میں لکھی جا چکی ہے ۞[58] اور نشانیوں کے بھیجنے سے ہمیں کون روک سکتا ہے؟ مگر یہ کہ ہم جانتے ہیں کہ پچھلے عہد کے لوگ اپنی ہی نشانیاں جھٹلا چکے ہیں ہم نے قومِ ثمود کو اونٹنی دی کہ ایک واضح نشانی تھی لیکن اُنہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم نشانیاں تو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ لوگ ڈریں ۞[59] اور جب تیرے پروردگار نے آپ سے کہا تھا کہ یقین کر تیرے پروردگار نے لوگوں کو گھیرے میں لے لیا ہے اور وہ رؤیا[3] جو ہم نے تجھے دکھائی کہ لوگوں کیلئے ایک آزمائش ہو، اس درخت[4] کا ذکر کر کے جس پر قرآنِ کریم میں لعنت کی گئی ہے، ہم انہیں ڈراتے ہیں لیکن ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا وہ اپنی سرکشیوں میں اور زیادہ بڑھ جاتے ہیں ۞[60] اور جب ہم نے فرشتوں کو کہا کہ (فضیلت) آدم

[1] سمجھنے کی بات یہ ہے کہ یہ دشمن ہے کہاں؟ خود انسان کے اندر موجود ہے لیکن اکثر لوگ اس کو باہر سے تلاش کرتے ہیں لیکن ایسی تلاش بھی ان کو کامیاب نہیں ہونے دیتی کیونکہ فطرت کے خلاف ہے۔

[2] بلکہ صرف پیغام پہنچانے والا بنایا ہے لیکن یہ وہ حقیقت ہے جو تمام اقوام عالم سے یکساں پوشیدہ رہی اور یہی حال قوم مسلم کا بھی ہے کہ علمائے امت کا سارا زور اسی پر ہے کہ آپ پاسباں ہیں، محافظ ہیں، نگران ہیں یہاں تک کہ جو ایسا تسلیم نہ کرے اُس کا اسلام مشکوک ہے۔

[3] یہ وہی سورہ ہے جس کے ابتداء ہی میں اس رؤیا کا ذکر کیا جا چکا پھر اسی سورہ میں اس کو واضح الفاظ میں رؤیا قرار بھی دیا لیکن علمائے قوم کہاں کھوئے گئے اور قوم کو کن وادیوں میں پھرانے لگے یہاں تک کہ آنکھوں سے حقیقت گم ہو گئی۔

[4] یہ وہی درخت ہے جس کو دوسرے مقام پر دوزخیوں کی غذا بنانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ (۵۲:۵۶)

Marfat.com

(کے پیش نظر) سجدہ کرو اس پر سب سجدہ ریز ہو گئے مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا اس نے کہا کیا میں ایسی ہستی کے لیے سجدہ ریز ہو جاؤں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے ۞61 نیز اس نے یہ بھی کہا کیا تیرا یہی فیصلہ ہوا کہ تو نے اس ہستی کو مجھ پر بڑائی دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دے تو میں ضرور اس کی نسل کی بیخ و بنیاد اُکھاڑ کے رہوں، تھوڑے آدمی ہی ہلاکت سے بچیں ۞62 اللہ نے فرمایا جا اپنی راہ لے جو کوئی بھی ان میں سے تیرے پیچھے چلے گا تو اس کے لیے اور تیرے لیے جہنم کی سزا ہوگی پوری پوری سزا ۞63 ان میں سے جس کسی کو تو اپنی صدائیں سنا کر بہکا سکتا ہے بہکانے کی کوشش کر لے، اپنے لشکر کے سواروں اور پیادوں سے حملہ کر ان کے مال اور اولاد میں شریک ہو جا، ان سے وعدے کر اور شیطان کے وعدے تو اس کے سوا کچھ نہیں کہ سرتا سر دھوکا ہے ۞64 جو میرے (فرمانبردار) بندے ہیں ان پر تُو (اے شیطان) قابو پانے والا نہیں، تیرا پروردگار کارسازی کے لیے بس کرتا ہے ۞65 (لوگو!) تمہارا پروردگار وہ ہے جس نے تمہارے لیے سمندر میں جہاز چلائے تا کہ تم اس کا فضل تلاش کرو بلاشبہ وہ تم پر بڑی ہی رحمت رکھنے والا ہے ۞66 اور جب تم سمندر میں ہوتے ہو اور مصیبت آ لگتی ہے تو اس وقت وہ تمام ہستیاں تم سے کھوئی جاتی ہیں جنہیں تم پکارا کرتے ہو، صرف ایک اللہ ہی کی یاد باقی رہ جاتی ہے، پھر جب وہ تمہیں مصیبت سے نجات دے دیتا ہے اور خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو تم اس سے گردن موڑ لیتے ہو، انسان بڑا ہی ناشکرا ہے ۞67 کیا تمہیں اس سے امن مل گیا ہے کہ وہ تمہیں خشکی کے کسی گوشے میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی آندھیاں بھیج دے اور تم اس حال میں کسی کو اپنا مددگار نہ پاؤ ۞68 کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ اللہ تمہیں دوبارہ ویسی ہی مصیبت میں ڈال دے اور ہوا کا ایک سخت طوفان بھیج دے اور تمہاری ناشکری کی پاداش میں تمہیں غرق کر دے اور پھر کسی کو نہ پاؤ جو اس کے لیے ہم پر دعویٰ کرنے والا ہو؟ ۞69 اور البتہ ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور خشکی اور تری دونوں کی قوتیں اس کے تابع کر دیں کہ اسے اُٹھائے پھرتی ہیں اور اچھی چیزیں اس کی روزی کے لیے مہیا کر دیں نیز جو مخلوقات ہم نے پیدا کی ہیں ان میں سے اکثر پر اسے برتری دے دی! ۞70

وہ دن جب کہ ہم تمام انسانوں کو ان کے پیشواؤں[1] کے ساتھ بلائیں گے پھر جو کوئی اپنا نوشتہ اپنے داہنے ہاتھ میں پائے گا تو وہ ان لوگوں میں ہوگا جو اپنا نوشتہ پڑھ لیں گے اور ان پر رائی برابر بھی زیادتی نہیں ہوگی ۞71 اور جو کوئی اس دنیا میں اندھا رہا تو یقین کرو آخرت میں بھی وہ اندھا[2] ہی رہے گا اور راستہ سے یک قلم بھٹکا ہوا ۞72 اور ان لوگوں نے تو اس میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی تھی کہ تجھے فریب دے کر اس کلام سے باز رکھیں جو ہم نے بذریعہ وحی نازل کیا ہے اور مقصود ان کا یہ تھا کہ اس کلام کی جگہ دوسری باتیں کہہ کر تُو ہم پر افتراء پردازی کرے اور پھر اس سے خوش ہو کہ یہ تجھے اپنا دوست بنا لیں ۞73 اور اگر (راہِ حق میں) ہم نے تجھے جما[3] نہ دیا ہوتا تو تُو ضرور ان کی طرف کچھ نہ کچھ میلان کر ہی بیٹھتا ۞74 اور اس صورت میں ضرور ایسا ہوتا کہ ہم تجھے زندگی کا بھی دوہرا عذاب چکھاتے اور موت کا بھی اور پھر تجھے ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار

[1] ان پیشواؤں سے مراد قوم کے وہی سرغنے ہیں جو کبھی مذہبی پیشواؤں کے روپ میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی سیاسی رہنماؤں کی صورت میں۔

[2] ان اندھوں سے مراد ظاہری آنکھوں کے اندھے نہیں بلکہ عقل و فکر کے اندھے مراد ہے۔

[3] راہِ حق پر نہایت پختگی کے ساتھ قائم رہنا عقل و فکر کے نتیجہ میں ہو سکتا ہے ضد اور ہٹ دھرمی سے نہیں اور ضد اور ہٹ دھرمی عقل و فکر کی نقیض ہے مترادف نہیں۔

Marfat.com

نہ ملتا ۞ 75 اور انہوں نے اس میں بھی کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی
کہ تجھے اس سرزمین سے عاجز کر کے نکال دیں اور
اگر ایسا کر بیٹھیں تو تیرے پیچھے مہلت نہ پائیں مگر
بہت تھوڑی سی ۞ 76 ہم تجھ سے پہلے جو پیغمبر بھیج چکے ہیں
ان سب کے معاملہ میں ہمارا ایسا ہی قاعدہ رہا ہے اور
ہمارے ٹھہرائے ہوئے قاعدوں کو تُو کبھی بدلتا ہوا نہ
پائے گا ۞ 77

(اے پیغمبر اسلام ﷺ) نماز قائم کر سورج کے
ڈھلنے کے وقت سے لے کر رات کے اندھیرے تک
(ظہر، عصر، مغرب اور عشاء) نیز صبح کی (نماز میں)
تلاوتِ قرآن ایک ایسی تلاوت ہے جو دیکھی جاتی
ہے ۞ 78 اور رات کا کچھ حصّہ بیداری میں بسر کر یہ تیرے
لیے ایک مزید عمل ہے قریب ہے کہ اللہ تجھے ایک ایسے
مقام پر پہنچا دے جو نہایت پسندیدہ [1] مقام ہو ۞ 79 اور
تیری دُعا یہ ہونی چاہیے کہ اے پروردگار! مجھے سچائی
کے ساتھ پہنچا اور سچائی کے ساتھ نکال اور مجھے اپنے
حضور سے قوت عطا فرما، ایسی قوّت کہ مددگاری
کرنے والی ہو ۞ 80 اور تیرا اعلان یہ ہو کہ حق ظاہر ہو گیا
اور باطل نابود ہوا اور باطل اسی لیے تھا کہ نابود ہو کر
رہے! ۞ 81 اور ہم نے جو قرآنِ کریم میں سے نازل کیا
ہے تو وہ یقین کرنے والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے
اور جو نافرمان ہیں تو انہیں کچھ فائدہ ہونے والا نہیں بجز
اس کے کہ اور زیادہ تباہ ہوں ۞ 82 اور جب ہم انسان پر
انعام کرتے ہیں تو مُنہ پھیر لیتا ہے اور پہلو تہی کرتا ہے
اور جب اسے دُکھ پہنچ جائے تو دیکھو بالکل مایوس ہو کر
بیٹھ رہتا ہے ۞ 83 آپ کہہ دیجئے کہ ہر انسان اپنے طور
طریقہ کے مطابق عمل کرتا ہے، پس تمہارا پروردگار ہی
بہتر جانتا ہے کہ کون سب سے زیادہ ٹھیک راہ پر
ہے ۞ 84

اور یہ لوگ تجھ سے رُوح [2] کے بارے میں سوال
کرتے ہیں تو کہہ دے رُوح میرے پروردگار کے حکم
سے ہے اور تمہیں جو کچھ علم دیا گیا ہے وہ بہت ہی تھوڑا
ہے ۞ 85 اور ہم نے جو کچھ تجھ پر وحی کی ہے اگر ہم چاہیں
تو اسے بھی سلب کر لیں پھر تجھے کوئی نہ ملے جو اس کے
لیے ہم پر اپنی وکالت چلائے ۞ 86 مگر یہ محض تیرے
پروردگار کی رحمت ہے اس میں شک نہیں کہ اس کا تجھ
پر بڑا ہی فضل ہے ۞ 87 اس بات کا اعلان کر دے کہ اگر
تمام انسان اور جن اکٹھے ہو کر چاہیں کہ اس قرآنِ
کریم کی مانند کوئی کلام پیش کر دیں تو کبھی پیش نہ کر
سکیں گے اگرچہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا مددگار
ہی کیوں نہ ہو ۞ 88 اور ہم نے اس قرآنِ کریم میں ہر
طرح کی مثالیں [3] بار بار بیان کیں لیکن ان میں سے
اکثروں نے کوئی بات قبول نہیں کی اور قبول کی تو صرف
ناشکری! ۞ 89 اور اُنہوں [4] نے کہا ہم تو اس وقت تک تجھے
ماننے والے نہیں جب تک کہ تو اس زمین کو حکم دے اور
ہمارے لیے اس سے ایک چشمہ پھوٹ نکلے ۞ 90 یا

[1] اس پسندیدہ مقام کا تعلق دنیا اور آخرت دونوں سے ہے لیکن علمائے امت نے اس کا رشتہ دنیا سے بالکل منقطع کر دیا، اس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔

[2] فطری چیز ہے کہ طلب ظرف کے مطابق ہونی چاہیے جو چیزیں انسانی ظرف سے زیادہ ہوں ان کی طلب نقصان کا باعث تو ہو سکتی ہے نفع کا نہیں لیکن بہت کم لوگ ہیں جو اس حقیقت کو سمجھتے ہوں۔ روح انسانی قبضے کی چیز ہوتی تو پکڑ ڈال لی جاتی۔ نہ ایسا ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔ پھر بحث عبث ٹھہری یا نہیں؟

[3] لوگوں نے ان مثالوں سے حقیقت سمجھنے کی بجائے ان مثالوں کو موضوع بحث بنا لیا۔

[4] آیت 90 سے 93 تک کے تمام مطالبات کفار کی طرف سے تھے جن کا صرف ایک جواب دیا گیا کہ "میں پیغام حق پہنچانے والا ہوں" ان باتوں کا میرے دعویٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ اور علمائے امت نے ان جیسے ہزاروں کام آپ سے صادر کروا کر اُمت کے سامنے پیش کیے اور ایک ایک پر بیسیوں دلائل گھڑ کر تحریراً پیش کر دیے حالانکہ اختراعی اور حقیقی باتیں ایک جیسی نہیں ہو سکتیں حقیقی بات یہی ہے جو قرآن نے واضح فرمائی۔

Marfat.com

تیرے پاس کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو اور اس کے درمیان بہت سی نہریں رواں کر کے دکھا دے ۞91 یا جیسا کہ تو نے خیال کیا ہے، آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہم پر آ گرے یا اللہ اور اس کے فرشتے ہمارے سامنے آ کھڑے ہوں ۞92 یا ہم دیکھیں کہ سونے کا ایک محل تیرے لیے مہیا ہو گیا ہے تو بلند ہو کر آسمان پر چلا جائے اور اگر تو آسمان پر چلا بھی گیا تو بھی ہم یہ بات ماننے والے نہیں، جب تک کہ تو ایک کتاب ہم پر نہ اُتار دے اور ہم خود اسے پڑھ کر جانچ نہ لیں، ان لوگوں سے کہہ دے سبحان اللہ! میں اس کے سوا کیا ہوں کہ ایک آدمی ہوں پیغامِ حق پہنچانے والا ۞93

اور حقیقت یہ ہے کہ جب کبھی اللہ کی ہدایت ظاہر ہوئی تو صرف اس بات نے لوگوں کو ایمان لانے سے روکا کہ ایک آدمی پیغمبر[1] بنا کر بھیج دیا ہے؟ ۞94 (اے پیغمبر اسلام! ﷺ) تو کہہ دے اگر ایسا ہوا ہوتا کہ زمین میں فرشتے بسے ہوتے اور اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ضرور آسمان سے (ان فرشتوں کیلئے) ایک فرشتہ پیغمبر بنا کر اُتار دیتے ۞95 آپ کہہ دیں کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی بس کرتی ہے یقیناً وہ اپنے بندوں کے حال سے واقف اور سب کچھ دیکھنے والا ہے ۞96 جس کو اللہ راہ پر لگا دے وہی راہ پر ہے اور جس پر اس نے راہ گم کر دی تو تم اللہ کے سوا اس کا کوئی مددگار نہیں پاؤ گے، قیامت کے دن ہم ایسے لوگوں کو ان کے منہ کے بل اُٹھائیں گے اندھے گونگے بہرے ان کا آخری ٹھکانا دوزخ ہوگا، جب کبھی اس کی آگ بجھنے کو ہوگی اسے اور زیادہ بھڑکا دیں گے ۞97 یہ ان کی سزا ہوئی اس لیے کہ انہوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا تھا اور کہا تھا بھلا جب ہم محض ہڈیاں[2] ہو گئے اور ریزہ ریزہ تو ایسا ہو سکتا ہے کہ از سرِ نو پیدا کر کے اُٹھائے جائیں؟ ۞98 کیا ان لوگوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ وہ اللہ جس نے یہ تمام کائنات پیدا کر دی ہے ضرور اس پر قادر ہے کہ ان کی موجودہ زندگی کی طرح ایک دوسری زندگی پیدا کر دے؟ اس نے ان کے لیے ایک میعاد مقرر کر رکھی ہے جس میں کسی طرح کا شک نہیں، اس پر بھی دیکھو ظالموں نے کفر ہی اختیار کیا ۞99 کہہ دے اگر میرے پروردگار کی رحمت کے خزانے تمہارے اختیار میں ہوتے تو تم ضرور خرچ ہو جانے کے ڈر سے انہیں روکے رکھتے، انسان بڑا ہی تنگ دِل ہے ۞100

اور (غور کرو کہ) ہم نے موسیٰ کو نو آشکار نشانیاں[3] دی تھیں جب وہ بنی اسرائیل میں ظاہر ہوا، تو بنی اسرائیل سے دریافت کر لے، فرعون نے اس سے کہا تھا اے موسیٰ! میں خیال کرتا ہوں تجھ پر کسی نے جادو کر دیا ہے ۞101 موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو یقیناً جان چکا ہے کہ یہ نشانیاں مجھ پر کسی اور نے نہیں اتاری ہیں مگر اس نے جو آسمان و زمین کا پروردگار ہے اور یہ سمجھنے بوجھنے کی روشنی ہے اور اے فرعون! میں تو سمجھتا ہوں تُو نے اپنے کو ہلاکت میں ڈال دیا ہے ۞102 فرعون نے چاہا تھا کہ بنی اسرائیل پر ملک میں رہنا دشوار کر دے لیکن ہم نے اُسے اور اُن سب کو جو اُس کے ساتھ تھے سمندر میں غرق کر دیا ۞103 اور ہم نے بنی اسرائیل سے کہا تھا اب اس سرزمین میں (فارغ البال ہو کر) بسو پھر جب آخرت کا وعدہ وقوع میں آ جائے گا تو ہم تم سب کو اپنے حضور اکٹھا کر لیں گے ۞104 اور ہم نے قرآنِ

[1] یہ گمراہی بھی یکساں چلی آ رہی ہے کہ جن آنکھوں نے رسول کو دیکھا اکثر نے انسان سمجھ کر رسول ماننے سے انکار کر دیا اور جن آنکھوں نے رسول کو نہ دیکھا انہوں نے رسول کو انسان سمجھنے سے انکار کر دیا اور یہی صورتِ حال بدستور اکثریت میں قائم ہے۔

[2] عدم سے وجود میں آنے کا اقرار اور وجود کے معدوم ہونے کے بعد وجود میں آنے سے انکار بڑی ہی عجیب بات ہے۔

[3] ان تمام نشانیوں کا مفصل ذکر پیچھے سورہ الاعراف میں گذر چکا جن میں دو کا ذکر بار بار کیا گیا یعنی ید بیضاء اور عصا موسیٰ کا۔

Marfat.com

کریم کو سچائی کے ساتھ اُتارا اور وہ سچائی ہی کے ساتھ
اُترا اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر بشارت دینے والا اور
خبردار کرنے والا ❁ 105 اور ہم نے قرآن کریم کو الگ
الگ ٹکڑوں میں منقسم کر دیا تا کہ تم ٹھہر ٹھہر کر لوگوں کو
سناتے رہو اور اسے بیک دفعہ نہیں اتار دیا[1] بلکہ بتدریج
اُتارا ❁ 106 ان لوگوں سے کہہ دے تم قرآن کو مانو یا نہ
مانو لیکن جن لوگوں کو پچھلی کتابوں کا علم دیا گیا ہے انہیں
جب یہ کلام سنایا جاتا ہے تو وہ بے اختیار ٹھوڑیوں کے
بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں ❁ 107 اور پکار اُٹھتے ہیں کہ
ہمارے پروردگار کے لیے پاکیزگی ہو! بلاشبہ ہمارے
پروردگار کا وعدہ اس لیے تھا کہ پورا ہو کر رہے ❁ 108 وہ
ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں ان کی آنکھیں اشکبار
ہو جاتی ہیں اس کلام حق کی سماعت ان کی عاجزی اور
زیادہ کر دیتی ہے ❁ 109 (اے پیغمبر اسلام! ﷺ) کہہ
دے تم اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے
پکارو اس کے سارے نام حسن وخوبی کے نام ہیں اور تو
جب نماز میں مشغول ہو تو نہ تو چلّا کر (زور سے) پڑھ
نہ بالکل چپکے چپکے چاہیے کہ درمیان کی راہ اختیار کی
جائے ❁ 110 اور کہہ ساری ستائشیں اللہ کے لیے ہیں جو نہ
تو اولاد رکھتا ہے نہ اس کی فرمانروائی میں کوئی اس کا
شریک ہے اور نہ کوئی ایسا ہے کہ اس کی درماندگی کی وجہ
سے اس کا مددگار ہو اس کی بڑائی کی پکار بلند کر جیسی پکار
بلند کرنی چاہیے ❁ 111

110 69:18

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

ساری ستائشیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے
بندے پر ❁ الکتٰب ❁ اُتاری اور اس میں کسی طرح کی
بھی کجی نہ رکھی ❁ 1 بالکل سیدھی بات اور اس طرح اتاری
کہ لوگوں کو خبردار کر دے اللہ کی جانب سے ایک سخت
ہولناکی آ سکتی ہے اور مومنوں کو جو اچھے اچھے کام کرتے
ہیں خوشخبری دے دے کہ یقیناً ان کیلئے بڑی ہی خوبی کا
اُجر ہے ❁ 2 وہ ہمیشہ اس میں خوشحال رہیں گے ❁ 3 نیز
ان لوگوں کو متنبہ کر دے جنہوں نے کہا اللہ بھی اولاد
رکھتا ہے ❁ 4 اس بارے میں اُنہیں کوئی علم نہیں نہ ان
کے باپ دادوں کے پاس کوئی علم تھا کیسی سخت بات ہے
جو ان کی زبانوں سے نکلتی ہے (اللہ کی اولاد قرار دے کر)
یہ کچھ نہیں کہتے مگر سرتاسر جھوٹ ❁ 5 تیری حالت تو ایسی
ہو رہی ہے کہ جب لوگ یہ بات بھی نہ مانیں تو عجب
نہیں تُو ان کے پیچھے مارے[2] افسوس کے اپنی جان
ہلاکت میں ڈال دے ❁ 6 رُوئے زمین پر جو کچھ بھی
ہے اسے ہم نے زمین کی خوشنمائی کا موجب بنایا ہے
اور اس لیے بنایا ہے کہ لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں،
کون ایسا ہے جس کے کام سب سے زیادہ اچھے
ہوتے ہیں ❁ 7 اور پھر ہم ہی ہیں کہ جو کچھ زمین پر ہے
اسے چٹیل میدان بنا دیتے ہیں ❁ 8 کیا تو خیال کرتا ہے
کہ غار اور رقیم والے ہماری نشانیوں میں سے کوئی
عجیب[3] نشانی تھے؟ ❁ 9 جب چند جوان غار میں جا بیٹھے
تھے اور اُنہوں نے دُعا کی، پروردگار! تیرے حضور سے
ہم پر رحمت ہو اور تو ہمارے اس کام کے لیے کامیابی کا
سامان کر دے ❁ 10 پس (اے پیغمبر اسلام! ﷺ) غار
میں کئی برسوں تک ہم نے ان کے کان (دُنیا کی طرف
سے) بند کر رکھے ❁ 11 پھر انہیں اُٹھا کھڑا کیا تا کہ واضح

[1] آپ نے اہل زبان کو تھوڑا تھوڑا کر کے ضرورت کے مطابق سمجھایا اور علمائے امت کا کام تھا کہ بدستور لوگوں کو ان کی زبان میں تفہیم کراتے لیکن علمائے کرام نے لوگوں کو ان کی زبان میں تفہیم کرانے سے ایسا گریز کیا کہ اس طرح قوم کے سامنے ان کی زبان میں پیش کرنا قانوناً جرم قرار دلوا دیا کہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

[2] یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے اور آپ بھی چونکہ انسان ہیں لہٰذا ایسا ہونا فطری امر ہے لیکن تسلی دینا بھی نیچر ہے اس لیے تسلی دی جارہی ہے۔

[3] آپ کے ذریعہ آپ کی امت کو بتایا جارہا ہے کہ تعجب کے لیے نہیں عمل کے لیے اس نشانی کو اپنا اصول بنالو کہ خوابات کے ذریعہ بھی کس طرح باتیں تفہیم کرائی جاتی ہیں۔

Marfat.com

ہو جائے کہ دونوں جماعتوں میں سے کون ہے جو گزری
ہوئی مدت کا زیادہ بہتر طریقہ پر احاطہ کر سکتا ہے ❁12
ہم ان لوگوں کی خبر ٹھیک ٹھیک تیرے آگے بیان
کر دیتے ہیں وہ چند نوجوان تھے کہ اپنے پروردگار پر
ایمان لائے تھے ہم نے انہیں ہدایت میں زیادہ
مضبوط کر دیا ❁13 اور ان کے دلوں کو ہم نے مضبوط کر دیا وہ
جب کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہہ دیا ہمارا پروردگار تو وہی
ہے جو آسمان و زمین کا پروردگار ہے ہم اس کے سوا کسی اور
معبود کو پکارنے والے نہیں، اگر ہم ایسا کریں تو یہ بڑی ہی
بے جا بات ہوگی ❁14 یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں جو اللہ
کے سوا دوسرے معبودوں کو پکڑے بیٹھے ہیں وہ اگر
معبود ہیں تو ان کے لیے کوئی روشن دلیل پیش کریں؟
پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ کہہ کر
بہتان باندھے؟ ❁15 پھر جب ہم نے ان لوگوں سے
اور ان سے جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہیں کنارہ کشی کر
لی تو چاہیے غار[1] میں چل کر پناہ لیں، ہمارا پروردگار اپنی
رحمت کا سایہ ہم پر پھیلائے گا اور ہمارے اس معاملہ
کے لیے سامان کر دے گا ❁16 اور وہ جس غار میں جا کر
بیٹھے وہ اس طرح واقع ہوئی ہے کہ جو سورج نکلے تو تم
دیکھو کہ اس کے داہنے جانب سے ہٹا ہوا رہتا ہے اور
جب ڈوبے تو بائیں طرف کترا کر نکل جاتا ہے اور وہ
اس کے اندر ایک کشادہ جگہ میں پڑے ہیں، یہ اللہ کی
نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، جس کسی پر وہ راہ کھول
دے وہی راہ پر ہے اور جس پر راہ گم کر دے، تو تم کسی کو
اس کا کارساز اس کا راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے ❁17
اور تم انہیں دیکھو تو خیال کرو کہ یہ جاگ رہے
ہیں حالانکہ وہ سو رہے ہیں، ہم انہیں داہنے بائیں پلٹتے
رہتے ہیں اور ان کا کتا چوکھٹ کی جگہ اپنے دونوں بازو
پھیلائے بیٹھا ہے اگر تم انہیں جھانک کر دیکھو تو الٹے
پاؤں بھاگ کھڑے ہو، تم پر دہشت چھا جائے ❁18 اور
اس طرح یہ بات ہوئی کہ ہم نے انہیں پھر اٹھا کھڑا کیا
تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کریں ان
میں سے ایک کہنے والے نے کہا ہم یہاں کتنی دیر تک
رہے ہوں گے؟ سب نے کہا ایک دن یا دن کا کچھ
حصہ، پھر بولے ہمارا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کتنی دیر
تک یہاں پڑے رہے ہیں، اچھا ایک آدمی کو یہ سکہ
دے کر شہر میں بھیجو، جا کر دیکھے کس کے یہاں اچھا
کھانا ملتا ہے اور جہاں کہیں سے ملے تھوڑی بہت غذا
لے آئے اور ہاں چپکے سے لائے کسی کو ہماری خبر نہ
ہونے پائے ❁19 اگر لوگوں نے خبر پا لی تو وہ چھوڑنے
والے نہیں یا تو سنگسار کریں گے یا مجبور کریں گے کہ ان
کے دین میں واپس چلے جائیں پھر کبھی تم فلاح نہ پا سکو
گے ❁20 اور اس طرح یہ بات بھی ہوئی کہ ہم نے لوگوں
کو ان کے حال سے واقف کر دیا اور اس لیے واقف کر
دیا کہ لوگ جان[2] لیں اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت کے
آنے میں کوئی شبہ نہیں، اس وقت کی بات ہے کہ لوگ
آپس میں بحث کرنے لگے، ان لوگوں کے معاملہ میں
کیا کیا جائے لوگوں نے کہا اس غار پر ایک عمارت بنا
دو ان پر جو کچھ گزری، ان کا پروردگار ہی اسے بہتر
جانتا ہے، تب ان لوگوں نے کہ معاملات میں غالب آ
گئے تھے کہا کہ ٹھیک ہے ہم ضرور ان کے مرقد پر ایک
عبادت گاہ بنائیں گے ❁21 کچھ لوگ کہتے ہیں غار
والے تین آدمی تھے چوتھا ان کا کتا تھا، کچھ لوگ کہتے
ہیں پانچ تھے، چھٹا ان کا کتا تھا، یہ سب اندھیرے میں

[1] گویا اپنا مشن جاری رکھنے کے لیے انہوں نے غار کا انتخاب کیا اور اس سارے واقعہ سے لوگوں کو خبردار کیا کہ قوموں کی زندگی اور موت کا تعلق سینکڑوں سالوں سے ہوتا ہے اگر تم نے یہ اصول یاد رکھا تو قومی موت کو زندگی سے بدل سکتے ہو۔

[2] ان کے مشن کے ذریعہ سے ان کی قومی زندگی کو بحال کر دیا تاکہ بعد میں آنے والے ان سے سبق حاصل کریں۔ کاش کہ! قوم مسلم بھی اپنی قومی زندگی کے لیے ان کے نقش قدم پر چلے محض تعجب کا اظہار نہ کرتی رہے اور سات آٹھ کی بحث میں مبتلا نہ ہو بلکہ خواب کو حقیقت کر دکھائے۔

Marfat.com

تیر چلاتے ہیں، بعض کہتے ہیں سات تھے آٹھواں ان کا کتا تھا اے پیغمبر اسلام ﷺ کہہ دے ان کی اصل گنتی تو میرا پروردگار ہی جانتا ہے ان کا حال بہت کم لوگوں کے علم میں آیا ہے، تو لوگوں سے اس بارے میں بحث نہ کر مگر صرف اس حد تک کہ صاف صاف بات ہو اور ان لوگوں میں سے کسی سے اس بارے میں دریافت نہ کر۞22

اور کوئی بات[1] بھی ہو مگر کبھی ایسا نہ کہو کہ میں کل اسے ضرور کروں گا۞23 اِلّا یہ کہ سمجھ لو ہو گا وہی جو اللہ چاہے گا اور جب کبھی بھول جاؤ تو اپنے پروردگار کی یاد تازہ کر لو تم کہو امید ہے میرا پروردگار اس سے بھی زیادہ کامیابی کی راہ مجھ پر کھول دے گا۞24 بعض نے کہا کہ غار میں تین سو برس تک رہے اور بعض لوگوں نے نو برس اور بھی بڑھا دیئے۞25 آپ کہہ دیں اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنی مدت تک رہے وہ آسمان و زمین کی پوشیدہ باتیں جاننے والا ہے وہ بڑا ہی دیکھنے اور سننے والا ہے اس کے سوا لوگوں کا کوئی کارساز نہیں نہ وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے۞26 اور تیرے پروردگار نے جو وحی تجھ پر کی ہے اس کی تلاوت میں لگا رہ، اللہ کی باتیں کوئی بدل نہیں سکتا اور تجھے اس کے سوا کوئی پناہ کا سہارا ملنے والا نہیں۞27 اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے رہتے ہیں اور اس کی محبت میں سرشار ہیں تم انہیں کی محبت پر اپنے جی کو قانع کر لو ان کی طرف سے بھی تمہاری نگاہ نہ پھرے کہ دنیوی زندگی کی رونقیں ڈھونڈنے[2] لگو، جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے پڑ گیا تم ایسے آدمی کی باتوں پر کان نہ دھرو اس کا معاملہ حد سے گزر گیا ہے۞28 اور کہہ دو یہ سچائی تمہارے پروردگار کی جانب سے ہے، اب جو چاہے مانے اور جو چاہے نہ مانے، ہم نے ظالموں کے لیے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی چادریں چاروں طرف سے انہیں گھیر لیں گی، وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد کے جواب میں ایسا پانی ملے گا جیسے پگھلا ہوا شیشہ ہو وہ ان کے منہ پکا دے گا تو پینے کی کیا ہی بری چیز انہیں ملی اور بیٹھنے کی کیا ہی بری جگہ ہوئی۞29 مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو جس نے اچھے کام کیے ہوں ہم کبھی اس کا اجر ضائع نہیں کرتے۞30 یہ لوگ ہیں جن کے لیے ہمیشگی کے باغ ہوں گے اور باغوں کے تلے نہریں بہہ رہی ہوں گی (بادشاہوں کی طرح) یہ سونے کے کنگن[3] پہنے ہوئے سبز ریشم کے باریک اور دبیز کپڑوں سے آراستہ مسندوں پر تکیہ لگائے ہوئے (بڑی شان و شوکت سے) بیٹھے ہوں گے! تو کیا ہی اچھا ان کا ثواب ہوا اور کیا ہی اچھی انہوں نے جگہ پائی۞31

اُن لوگوں کو ایک مثال سنا دو[4]، دو آدمی تھے ان میں سے ایک کے لیے ہم نے انگور کے دو باغ مہیا کر

[1] انسان کا عزم و جزم کتنا ہی پختہ کیوں نہ ہو بات کرتے وقت اس استثناء کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ انسان کے ارادہ میں حائل ہو جانے والی بھی ذات ہے اور اُس کا حکم انسان کے ارادہ پر فوقیت رکھتا ہے جو انسان کے پختہ ترین ارادہ کو بھی فسخ کر دیتا ہے لہٰذا اُن کی ضمانت کو نہ بھولو۔

[2] دنیوی زندگی کی شیرینی اپنی جگہ لیکن یہ دل لگانے کی جگہ اس لیے نہیں کہ اس کی زندگی ایسی ہے جیسے پانی پر حباب۔

[3] شاہی زندگی کی ہو ہوا اپنی جگہ کتنی ہی حسین نظر آئے جب دنیوی زندگی کو ثبات نہیں تو انجام بہرحال مٹی ہوا اس کے مقابلہ یہی زندگی اگر آخرت میں میسر آئے تو کیا ہی بات ہے۔

[4] آیت 32 سے 44 تک ایک مثال بیان کی گئی ہے جس میں انسان کی دنیوی زندگی کے بہت سے اسباق ہیں لیکن ہم اس سے سبق لینے کی بجائے یہ بحث کرتے ہیں کہ یہ دو آدمی کون تھے کس کے بیٹے تھے، ان کا رشتہ کیا تھا، کہاں کے رہنے والے تھے؟ وغیرہ جس کا ماحصل جھگڑے کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ یہ پوری سورت مثالوں اور خوابات کے مضامین پر مشتمل ہے تاکہ ان مضامین سے استفادہ کیا جائے۔ افسوس کہ ہمارے مفسرین نے ان مضامین کو اچنبھا بنا کر قوم کے سامنے پیش کیا جس سے فائدہ کی بجائے الٹا نقصان ہوا۔

Marfat.com

دیئے، گرداگرد کھجور کے درختوں کا احاطہ تھا، بیچ کی
زمین میں کھیتی تھی۞32 پس دونوں باغ پھلوں سے لد
گئے، پیداوار میں کسی طرح کی بھی کمی نہ ہوئی ہم نے
ان کے درمیان ایک نہر جاری کر دی تھی۞33 تب وہ
ایک دن اپنے دوست سے باتیں کرتے کرتے بول
اُٹھا دیکھو میں تم سے زیادہ مالدار ہوں اور میرا جتھا بھی
بڑا طاقتور جتھا ہے۞34 پھر وہ اپنے باغ میں گیا اور وہ
اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر رہا تھا اس نے کہا میں نہیں
سمجھتا کہ ایسا شاداب باغ کبھی ویران ہو سکتا ہے۞35
مجھے توقع نہیں کہ قیامت کی گھڑی بپا ہو اور اگر ایسا ہوا
بھی کہ میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا گیا تو مجھے
ضرور اس سے بہتر ٹھکانا ملے گا۞36 یہ سُن کر اُس کے
دوست نے کہا اور باہم گفتگو کا سلسلہ جاری تھا، کیا تم
اس ہستی کا انکار کرتے ہو جس نے تمہیں پہلے مٹی سے
اور پھر نطفہ سے پیدا کیا اور پھر آدمی بنا کر نمودار کر
دیا؟۞37 لیکن میں تو یقین رکھتا ہوں کہ وہی اللہ میرا
پروردگار ہے اور میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو
شریک نہیں کرتا۞38 اور پھر جب تو اپنے باغ میں آیا تو
کیوں تو نے یہ نہ کہا کہ وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے
اس کی مدد کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا؟ اور یہ جو تمہیں
دکھائی دے رہا ہے کہ میں تم سے مال و اولاد میں کم تر
ہوں۞39 تو کیا عجب ہے میرا پروردگار تمہارے اس
باغ سے بہتر مجھے دے دے اور تمہارے باغ پر آسمان
سے کوئی ایسی اندازہ کی ہوئی بات اتار دے کہ وہ چٹیل
میدان ہو کر رہ جائے۞40 یا پھر اس کا پانی بالکل نیچے اتر
جائے اور تم کسی طرح بھی اس تک نہ پہنچ سکو۞41 اور پھر
اس کے پھل گھیرے میں آ گئے وہ ہاتھ مل مل کر افسوس
کرنے لگا کہ ان باغوں کی درستگی پر میں نے کیا کچھ
خرچ کیا تھا اور باغوں کا یہ حال ہوا کہ وہ اوندھے گر کر
زمین کے برابر ہو گئے، اب وہ کہتا ہے، اے کاش!
میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا!۞42
اور کوئی جتھا نہ ہوا کہ اللہ کے سوا اس کی مدد کرتا اور نہ خود
اس نے یہ طاقت پائی کہ بدلہ لینے والا ہو۞43 یہاں
سے معلوم ہو گیا کہ سارا اختیار اللہ ہی کے لیے ہے،
وہی ہے جو بہتر ثواب دینے والا ہے اور اسی کے ہاتھ
بہتر انجام ہے۞44
اور انہیں دُنیا کی زندگی کی مثال سنا دو[1] اس کی مثال
ایسی ہے جیسے آسمان سے ہم نے پانی برسایا اور زمین
کی روئیدگی اس سے مل جل کر اُبھر آئی، پھر سب کچھ
سوکھ کر چورا چورا ہو گیا، ہوا کے جھونکے اسے اُڑا کے
منتشر کر رہے ہیں اور کونسی بات ہے جس کے کرنے پر
اللہ قادر نہیں؟۞45 مال و دولت اور آل و اولاد دنیوی
زندگی کی دلفریبیاں ہیں اور جو نیکیاں باقی رہنے والی
ہیں تو وہی تمہارے پروردگار کے نزدیک بہ اعتبار
ثواب کے بہتر ہیں اور وہ ہیں جن کے نتائج سے بہتر
امید رکھی جا سکتی ہے۞46 اور وہ دن جب ہم پہاڑوں کو
چلا دیں گے اور زمین کو تم دیکھو گے کہ اپنی اصل حالت
میں ابھر آئی ہے اور ہم تمام انسانوں کو اکٹھا کر دیں
گے، کوئی نہ ہوگا جسے چھوڑ دیا ہو؟۞47 اور ان کی صفیں
تمہارے پروردگار کے سامنے پیش ہوں گی جس طرح
ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح تمہیں آج
ہمارے سامنے حاضر ہونا پڑا مگر تم نے خیال کیا تھا ہم
نے تمہارے لیے اس کا کوئی وقت نہیں ٹھہرایا ہے۞48
اور اس روز نوشتے دیئے جائیں گے، تم دیکھو گے جو
کچھ ان میں لکھا ہے اس سے مجرم ہراساں ہو رہے
ہیں وہ بول اُٹھیں گے افسوس ہم پر! یہ کیسا نوشتہ ہے کہ
کوئی بات چھوٹی ہوئی نہیں، بڑی ہو یا چھوٹی سب کو
اس نے ضبط کر لیا ہے، غرضیکہ جو کچھ انہوں نے کیا تھا
سب اپنے سامنے موجود پائیں گے اور تمہارا پروردگار
کسی پر زیادتی نہیں کرتا۞49

[1] زندگی کی اس مثال پر غور کرو کیا ایسی نہیں ہے جیسے پانی پر حباب؟ لیکن جونہی حباب سے ہوا نکلی تو باقی کیا رہا؟

Marfat.com

اور جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدم (کی خلافت) کو (قبول کرتے ہوئے) سجدہ کرو تو وہ سب سجدہ ریز ہو گئے مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا وہ جنوں میں سے تھا، پس اپنے پروردگار کے حکم سے وہ باہر ہو گیا، پھر کیا تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی نسل کو اپنا کارساز بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں؟ ظلم کرنے والوں کے لیے کیا ہی بری تبدیلی ہوئی ۞50 میں نے انہیں اپنے ساتھ شریک نہیں کیا تھا، جب آسمان و زمین کو پیدا کیا اور نہ اس وقت وہ شریک ہوئے جب خود انہیں پیدا کیا[1] میں ایسا نہ تھا کہ گمراہ کرنے والوں کو اپنا دست و بازو بناتا ۞51 اور وہ دن جب اللہ فرمائے گا جن ہستیوں کو تم سمجھتے تھے کہ وہ میرے ساتھ شریک ہیں اب انہیں بلاؤ، وہ پکاریں گے مگر کچھ جواب نہیں پائیں گے، ہم نے ان دونوں کے درمیان آڑ کر دی ہے ۞52 اور مجرم دیکھیں گے کہ آگ بھڑک رہی ہے اور سمجھ جائیں گے اس میں اُنہیں گرنا ہے، وہ کوئی گریز کی راہ نہیں پائیں گے ۞53 اور ہم نے اس قرآنِ کریم میں لوگوں کی ہدایت کے لیے ہر طرح کی مثالیں لوٹا لوٹا کر بیان کر دیں مگر انسان بڑا ہی جھگڑالو واقع ہوا ہے ۞54

اور جب لوگوں کے سامنے ہدایت آ گئی تو ایمان لانے اور طلبگار مغفرت ہونے سے انہیں کونسی بات روک سکتی ہے؟ مگر یہی کہ اگلی قوموں کا معاملہ انہیں بھی پیش آ جائے یا ہمارا عذاب سامنے آ کھڑا ہو ۞55 اور ہم تو پیغمبروں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ بشارت[2] دیں اور خبردار کر دیں مگر جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے وہ جھوٹی باتوں کی آڑ پکڑ کر جھگڑنے لگتے ہیں کہ اس طرح سچائی کو متزلزل کر دیں انہوں نے ہماری نشانیوں کو اور اس بات کو جس سے انہیں خبردار کیا گیا ہے تمسخر کی بات بنا رکھا ہے ۞56 اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جسے اس کے پروردگار کی آیتیں یاد دلائی جائیں اور وہ ان سے گردن موڑ لے اور اپنی بدعملیاں بھول جائے جو پہلے کر چکا ہے؟ بلاشبہ ہم نے ان کے دِلوں پر پردے ڈال دیے ہیں کہ کوئی بات پا نہیں سکتے اور کانوں میں گرانی ہے تم انہیں کتنی ہی سیدھی راہ کی طرف بلاؤ مگر وہ کبھی راہ پانے والے نہیں ۞57 مگر تیرا پروردگار بڑا ہی بخشنے والا، بڑا ہی رحمت والا ہے اگر وہ ان لوگوں کو ان کے عمل کی کمائی پر پکڑنا چاہتا تو فوراً عذاب نازل کر دیتا لیکن ان کے لیے ایک میعاد ٹھہرا دی گئی ہے، اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں پائیں گے ۞58 اور یہ بستیاں ہیں جب ان کے باشندوں نے ظلم کا شیوہ اختیار کیا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا ہم نے ان کی ہلاکت کے لیے ایک میعاد[3] ٹھہرا دی تھی ۞59

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے ساتھی سے کہا تھا کہ میں اپنی کوشش سے باز آنے والا نہیں جب تک اس جگہ نہ پہنچ جاؤں جہاں دونوں سمندر آ ملے ہیں، میں تو چلتا ہی رہوں گا ۞60 پھر جب وہ دونوں سمندروں کے ملنے کی جگہ پہنچ گئے تو مچھلی کا انہیں خیال نہ رہا، اس نے سمندر[4] میں جانے کے لیے سرنگ کی طرح ایک راہ

[1] اصولی بات بتا دی کہ جو خود پیدا کیے گئے ہوں وہ مخلوق ہی کہلائیں گے ان کی خالق کے ساتھ کیا نسبت خواہ وہ کون ہوں، ہاں! وہ اللہ کے رسول یا فرشتے ہی کیوں نہ ہوں۔

[2] تمام انبیاء کرام کی بعثت کا اصل مقصد واضح کر دیا لیکن لوگوں نے انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کو کیا بنا لیا سب کے سامنے ہے۔

[3] اس آیت سے واضح کر دیا کہ جہاں عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے وہاں اس کے وجوہ ضرور ہوتے ہیں چاہے وہ بظاہر نظر نہ آئیں۔ پھر جس قوم کو چوطرفہ مار ماری جا رہی ہو اس کو غور نہیں کرنا چاہیے؟ کیا ایسی مار اللہ کا عذاب نہیں ہے؟

[4] دریائی اور سمندری مسافروں کو مچھلی کا شکار ایک عام سی بات ہے پھر مچھلی محفوظ کی جا سکتی ہے کہ جہاں آرام کریں گے اس کو بھونیں گے اور کھائیں گے لیکن موسیٰ علیہ السلام کے اس سفر کی مچھلی کو داستان کا ایک چیستان بنا دیا گیا اور اس طرح سفر کی تمام سبق آموز روئیداد ایک اچنبھا بنا دی گئی۔

Marfat.com

نکال لی ❁61 جب وہ آگے بڑھے تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے ساتھی سے کہا، آج کے سفر نے ہمیں بہت تھکا دیا، لاؤ صبح کا کھانا کھالیں ❁62 اس نے کہا کیا آپ نے نہیں دیکھا؟ جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تھے تو مجھے مچھلی کا کچھ خیال نہیں رہا تھا اس نے تو عجیب طریقہ پر سمندر میں جانے کی راہ نکال لی تھی اور شیطان ہی کا کام ہے کہ میں اس کا ذکر کرنا بالکل بھول گیا ❁63 موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا، جو بات ہم چاہتے تھے وہ یہی ہے پس وہ اپنے پاؤں کا نشان دیکھتے ہوئے لوٹ آئے ❁64 تو انہیں ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ مل گیا[1] کہ اس پر ہم نے خصوصیت کے ساتھ مہربانی کی تھی اسے اپنے پاس سے علم عطا فرمایا تھا ❁65 موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ آپ اجازت دیں تو میں آپ کے ساتھ رہوں بشرطیکہ جو علم آپ کو سکھایا گیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیں ❁66 اُس نے جواب دیا ہاں، مگر تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے ❁67 جو بات تمہاری سمجھ سے باہر ہے تم دیکھو اور صبر کرو یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ ❁68 موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا، اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا ❁69 اس نے کہا اچھا اگر تم کو میرے ساتھ رہنا ہی ہے تو اس بات کا خیال رکھو کہ جب تک میں خود تم سے کچھ نہ کہوں تم کسی بات کی نسبت سوال نہ کرنا ❁70

پھر دونوں سفر میں نکلے یہاں تک کہ سمندر کے کنارے پہنچے اور کشتی میں سوار ہوئے، اب موسیٰ (علیہ السلام) کے صاحب نے یہ کیا کہ کشتی میں ایک جگہ دراڑ ڈال دی، یہ دیکھتے ہی موسیٰ (علیہ السلام) بول اُٹھا کہ آپ نے کشتی میں دراڑ ڈال دی کہ مسافر غرق ہو جائیں آپ نے کیسی خطرناک بات کی؟ ❁71 اس نے کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے ❁72 موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا، بھول ہوگئی اس پر نہ پکڑیئے اگر ایک بات بھول چوک میں ہو جائے تو آپ سخت گیری کیوں کریں؟ ❁73 پھر وہ دونوں آگے چلے یہاں تک کہ انہیں ایک لڑکا ملا، موسیٰؑ کے صاحب نے اسے قتل کر ڈالا اس پر موسیٰؑ بول اُٹھا، آپ نے ایک بے گناہ کی جان لے لی حالانکہ اس نے کسی کی جان نہیں لی تھی آپ نے کیسی سخت بات کی ❁74 ......

❁ اُس نے کہا کیا میں نے (اس سفر کے شروع) میں نہیں کہہ دیا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے ❁75 موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا، اگر پھر میں نے (آپ سے) کچھ پوچھا تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھئے گا اس صورت میں آپ میری طرف سے پوری طرح معذور سمجھے جائیں گے ❁76 وہ دونوں آگے بڑھے یہاں تک کہ ایک گاؤں کے پاس پہنچے، گاؤں والوں سے (بزبانِ حال) کہا کہ ہمارے کھانے کا انتظام کرو تو انہوں نے مہمان نوازی سے انکار کردیا، پھر ان دونوں نے دیکھا کہ گاؤں میں ایک پرانی دیوار ہے اور وہ گرا ہی چاہتی ہے، موسیٰ (علیہ السلام) کے صاحب نے اسے ازسرنو مضبوط کردیا، اس پر موسیٰ (علیہ السلام) بول اُٹھا کہ اگر آپ چاہتے تو اس محنت کا کچھ معاوضہ وصول کرتے ❁77 تب موسیٰؑ کے صاحب نے کہا، بس اب مجھ میں اور تم میں جدائی کا وقت آ گیا، ہاں! جن باتوں پر تم سے صبر نہ ہو سکا ان کی حقیقت تمہیں بتلا دیتا ہوں ❁78 سب سے پہلے کشتی کا معاملہ لو وہ چند مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے وہ جس طرف بڑھ رہے تھے وہاں ایک بادشاہ تھا وہ جس کی کشتی پاتا

[1] معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے پروگرام میں اس بندہ کے ساتھ مل کر سفر کرنا مقرر کیا جاچکا تھا جو کسی خاص پروگرام کے تحت سفر کررہا تھا ماحصل اس سفر کا یہ ہے کہ انسان بعض اوقات خود وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کو کرتے دیکھ کر تعجب میں مبتلا ہو جاتا ہے لیکن اپنا کیا بھول جاتا ہے۔ آیت 64 سے 82 تک اس سفر کی روئیداد بیان کی گئی ہے جس میں بیسیوں سبق موجود ہیں۔

Marfat.com

زبردستی لے لیتا میں نے چاہا کہ ان کی کشتی میں ایک عیب نکال دوں ❁79 رہا لڑکے کا معاملہ تو اس کے ماں باپ مومن تھے یہ دیکھ کر ہم ڈرے کہ وہ اپنی سرکشی اور کفر سے ان کو اذیت پہنچائے گا ❁80 پس ہم نے ارادہ کیا کہ ان کا پروردگار اس لڑکے سے بہتر انہیں لڑکا دے دینداری میں بھی اور محبت کرنے میں بھی ❁81 اور وہ جو دیوار درست کر دی گئی تو وہ اس گاؤں کے دو یتیم بچوں کی تھی جس کے نیچے ان دونوں کا خزانہ گڑا ہوا ہے ان کا باپ ایک نیک آدمی تھا پس تمہارے پروردگار نے چاہا کہ دونوں لڑکے اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ محفوظ پا کر نکال لیں یہ ان لڑکوں کے حال پر ان کے پروردگار کی طرف سے ایک مہربانی تھی جو اس طرح ظہور میں آئی اور میں نے جو کچھ کیا اپنے اختیار سے نہیں کیا، یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر تم صبر نہ کر سکے ❁82

آپ (ﷺ) سے ذوالقرنین[1] کا حال دریافت کرتے ہیں تم کہہ دو میں اس کا کچھ حال تمہیں پڑھ کر سنا دیتا ہوں ❁83 ہم نے اسے زمین میں حکمرانی دی تھی نیز اسکے لیے ہر طرح کا ساز و سامان مہیا کر دیا تھا ❁84 تو اس نے ایک مہم کا ساز و سامان کیا ❁85 یہاں تک کہ سورج کے ڈوبنے[2] کی جگہ پہنچ گیا وہاں اسے سورج ایسا دکھائی دیا جیسے ایک سیاہ دَلدل کی جھیل میں ڈوبا جاتا ہے اور اس کے قریب ایک قوم کو بھی آباد پایا، ہم نے کہا اے ذوالقرنین تو چاہے انہیں عذاب میں ڈالے، چاہے اچھا سلوک کر کے اپنا بنا لے ❁86 ذوالقرنین بولا ہم ناانصافی کرنے والے نہیں جو سرکشی کرے گا اُسے سزا دیں گے پھر اُسے اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے وہ سخت عذاب میں مبتلا کرے گا ❁87 اور جو ایمان لائے گا اور اچھے کام کرے گا تو اس کے بدلہ میں اسے بھلائی ملے گی اور ہم اسے ایسی ہی باتوں کا حکم دیں گے جس میں اس کے لیے آسانی ہو ❁88 اس کے بعد پھر اس (ذوالقرنین) نے ایک مہم کی تیاری کی ❁89 وہ نکلا یہاں تک کہ سورج نکلنے کی آخری حد تک پہنچ گیا اس نے دیکھا کہ سورج ایک جماعت پر نکلتا ہے جس سے ہم نے کوئی آڑ نہیں رکھی ❁90 ان کی حالت ایسی ہی تھی اور جو کچھ ذوالقرنین کے پاس تھا اس کی ہمیں پوری خبر تھی ❁91 اس نے پھر ایک مہم کا ساز و سامان تیار کیا ❁92 یہاں تک کہ دو پہاڑوں کی دیواروں کے درمیان پہنچ گیا وہاں اس نے دیکھا کہ پہاڑوں کے اس طرف ایک قوم آباد ہے جس سے بات کہی جائے تو وہ بالکل نہیں سمجھتی ❁93 اس قوم نے کہا اے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج اس ملک میں آ کر لوٹ مار کرتے ہیں کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک روک بنا دیں اور اس غرض سے ہم آپ کے لیے کچھ خراج مقرر کر دیتے ہیں؟ ❁94 ذوالقرنین نے کہا، میرے پروردگار نے جو کچھ میرے قبضہ میں دے رکھا ہے وہی کچھ میرے لیے بہتر ہے مگر تم اپنی قوت سے میری مدد کرو میں تمہارے اور یاجوج ماجوج کے درمیان ایک مضبوط دیوار کھڑی کر دوں گا ❁95 لوہے کی سلیں میرے[3] لیے مہیا کر دو، پھر جب دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار برابر بلند کر دی تو اُس نے حکم دیا کہ

[1] ذوالقرنین بادشاہ کی مہمات بہت سبق آموز ہیں خصوصاً ان لوگوں کے لیے جو صاحب اقتدار ہوں لیکن ہماری تمام بحثیں سبق حاصل کرنے کے لیے نہیں بلکہ خواہ مخواہ الجھنے کے لیے ہوتی ہیں موجودہ قوم کے وڈیروں کا مزاج ہی کچھ ایسا ہو گیا ہے کہ سکون نام کی کوئی چیز اُن کو پسند نہیں، لڑائی جھگڑا، شور شرابا اور مار کٹائی ان کی طبیعت ثانیہ ہو کر رہ گئی ہے گھریلو زندگی ہو یا قومی اور جماعتی، پھر وڈیروں کو دیکھ کر چھوٹیرے بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔

[2] زمین ختم ہو کر سمندر شروع ہونے کے مقام پر پہنچا تو یہ وقت تھا کہ سورج غروب ہو رہا تھا جس کا منظر اُسے ایسا دکھائی دیا۔

[3] ذوالقرنین کی اُن تجویزات سے واضح ہوتا ہے کہ دنیا میں ترقی کے بڑے بڑے دور پہلے بھی گزر چکے ہیں جن میں ایسے ایسے آلات موجود تھے جن سے اتنی اتنی مہیب چیزیں تیار کی جاتی رہیں۔

Marfat.com

اسے دھونکو، پھر جب بالکل آگ کی طرح ہو گئی تو کہا
گلا ہوا تانبا لاؤ کہ میں اس پر انڈیل دوں ❁96 یہ ایک
ایسی دیوار بن گئی کہ وہ (یاجوج ماجوج) نہ تو اس پر
چڑھ سکتے تھے نہ اس میں سرنگ لگا سکتے تھے ❁97
ذوالقرنین نے کہا یہ میرے پروردگار کی مہربانی ہے
جب میرے پروردگار کی بات ظہور میں آئے گی تو وہ
اسے ڈھا کر ریزہ ریزہ کر دے گا اور میرے پروردگار
کی بات سچ ہے جو ٹلنے والی نہیں ❁98 اور جس دن وہ
بات ظہور میں آئے گی تو ایک قوم دوسری قوم کے
درمیان بسنے لگے گی اور نرسنگھا پھونکا جائے گا اور اُس
وقت ساری قوموں کی بھیڑ اکٹھی ہو جائے گی ❁99 اُس
دن ہم منکروں کے سامنے دوزخ اس طرح نمودار کر
دیں گے جیسے ایک چیز بالکل سامنے دکھائی دے ❁100
وہ منکر جن کی نگاہوں پر ہمارے ذکر سے پردہ پڑ گیا تھا
اور (کانوں میں ایسی گرانی کہ) کوئی بات سُن نہیں
سکتے تھے ❁101

جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے کیا انہوں
نے خیال کیا ہے کہ ہمیں چھوڑ کر ہمارے بندوں کو اپنا
کارساز بنا لیں؟ ہم نے کافروں کی مہمانی کے لیے
دوزخ تیار کر رکھی ہے ❁102 اے پیغمبر اسلام آپ کہہ
دیں کیا ہم تمہیں خبر دے دیں کہ کون لوگ اپنے
کاموں میں سب سے زیادہ نامراد ہوئے؟ ❁103 وہ جن
کی ساری کوششیں [1] دنیا کی زندگی میں کھوئی گئیں اور وہ
اس دھوکے میں پڑے ہیں کہ بڑا اچھا بنا رہے
ہیں ❁104 یہی لوگ ہیں کہ اپنے پروردگار کی آیتوں سے
اور اس کے حضور حاضر ہونے سے منکر ہوئے پس ان
کے سارے کام اکارت گئے اور اس لیے قیامت کے
دن ہم ان کا کوئی وزن تسلیم نہیں کریں گے ❁105 (ان کی
سزا دوزخ ہو گی) انہوں نے جیسی کچھ کفر کی راہ اختیار
کی تھی اور ہماری آیتوں اور رسولوں کی ہنسی اُڑائی
تھی ❁106 لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو
ان کی مہمانی کے لیے فردوس کے باغ ہوں گے ❁107 وہ
ہمیشہ ان میں رہیں گے کبھی نہیں چاہیں گے کہ اپنی جگہ
بدلیں ❁108 اعلان کر دے، اگر میرے پروردگار کی
باتیں لکھنے کیلئے دنیا کے تمام سمندر [2] سیاہی بن جائیں تو
سمندروں کا پانی ختم ہو جائے گا مگر میرے پروردگار کی
باتیں ختم نہ ہوں گی، اگر ان سمندروں کا ساتھ دینے
کے لیے ویسے ہی سمندر اور بھی پیدا کر دیں جب بھی وہ
کفایت نہ کریں گے ❁109 آپ کہہ دیجئے میں تو اسکے
سوا کچھ نہیں ہوں کہ تمہارے ہی جیسا ایک آدمی ہوں
البتہ اللہ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی
ہے اس کے سوا کوئی نہیں پس جو کوئی اپنے پروردگار
سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے وہ اچھے کام انجام دے اور
اپنے پروردگار کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے ❁110

98 44:19

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

کا...ف۔ہا۔یا۔عا۔ئی...ن۔صا...د ❁1 تیرے
پروردگار نے اپنے بندے زکریا پر جو مہربانی کی تھی، یہ
اس کا بیان ہے ❁2 جب ایسا ہوا تھا کہ زکریا (علیہ السلام)
نے چپکے چپکے اپنے پروردگار کو پکارا ❁3 اس نے عرض کیا
اے پروردگار میرا جسم کمزور پڑ گیا ہے، میرے سر کے
بال بڑھاپے سے بالکل سفید ہو گئے، اے میرے
ربّ! کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے تیری جناب میں
دُعا کی ہو اور محروم رہا ہوں ❁4 مجھے اپنے مرنے کے بعد
اپنے بھائی بندوں سے اندیشہ ہے اور میری بیوی بانجھ
ہے پس تو اپنے خاص فضل سے مجھے ایک وارث بخش

[1] دنیوی زندگی کے لیے جس کو پانی کا حباب کہا گیا ہے اتنی کوششیں اور اخروی اور ابدی زندگی سے غفلت کی طرف توجہ مبذول کرائی جا رہی ہے لیکن اس طرف متوجہ ہونے کے لیے کوئی تیار نہیں مگرہاں اوہی لوگ جن میں ایمان کی کچھ رمق موجود ہے۔

[2] کسی لامحدود چیز کو بیان کرنے کے لیے ایسا ہی پیرایہ انداز کفایت کرتا ہے جو اس جگہ بیان کیا گیا۔

Marfat.com

دے ۞5 ایسا وارث جو میرا بھی وارث ہو اور خاندانِ یعقوب کا بھی اور اے پروردگار! اسے ایسا کر دے کہ پسندیدہ ہو ۞6 اے زکریا! (علیہ السلام) ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں اس کا نام یحییٰؑ رکھا جائے، اس سے پہلے ہم نے کسی کے لیے یہ نام نہیں ٹھہرایا ہے ۞7 زکریا (علیہ السلام) نے کہا اے پروردگار! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوسکتا ہے، میری بیوی تو بانجھ ہو چکی[1] اور میرا بڑھاپا دُور تک پہنچ گیا ۞8 ارشاد ہوا ایسا ہی ہوگا، تیرا پروردگار فرماتا ہے کہ ایسا کرنا میرے لیے کچھ مشکل نہیں، میں نے اس سے پہلے خود تجھے پیدا کیا حالانکہ تیری ہستی کا نام ونشان نہ تھا ۞9 اس پر زکریا (علیہ السلام) نے عرض کیا اے میرے ربّ! میرے لیے ایک نشانی ٹھہرا دے، فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات لگاتار لوگوں سے بات نہ کرے ۞10 پھر وہ نکلا اور اپنے لوگوں میں آیا اس نے اشارے سے کہا کہ صبح وشام اللہ کی پاکیزگی وجلال کی صدائیں بلند کرتے رہو! ۞11 اے یحییٰؑ[2]! کتاب الٰہی کے پیچھے مضبوطی کے ساتھ لگ جا چنانچہ وہ ابھی لڑکا ہی تھا کہ ہم نے اسے علم وفضیلت بخش دی ۞12 اسے اپنے فضل خاص سے دِل کی نرمی اور نفس کی پاکیزگی عطا فرمائی، وہ پرہیزگار تھا ۞13 اور ماں باپ کا خدمت گزار تھا، سخت گیر اور نافرمان نہ تھا ۞14 اس (یحییٰ علیہ السلام) پر سلام ہو جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن مرا اور جس دن پھر زندہ کر کے اُٹھایا جائے گا ۞15

اور کتاب میں مریم کا معاملہ بیان کر، جب وہ ایک مکان میں کہ مشرق کی طرف تھا اپنے گھر کے آدمیوں سے الگ ہوگئی ۞16 پھر اُس نے ان لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا پس ہم نے اس کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا اور وہ ایک بھلے آدمی کے روپ میں نمایاں ہو گیا ۞17 مریم اسے دیکھ کر بولی اگر تو نیک آدمی ہے تو میں خدائے رحمٰن کے نام پر تجھ سے پناہ مانگتی ہوں! ۞18 فرشتہ نے کہا میں تو تیرے پروردگار کا فرستادہ ہوں اور اس لیے نمودار ہوا ہوں کہ تجھے ایک پاک فرزند (کی خوشخبری) دے دوں ۞19 مریم بولی یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میرے لڑکا ہو حالانکہ مرد یعنی خاوند[3] نے مجھے چھوا تک نہیں اور نہ ہی میں بدچلن ہوں؟ ۞20 اُس نے کہا، ایسا ہی ہوگا، تیرے پروردگار نے فرمادیا ہے اور یہ اس کیلئے کچھ مشکل نہیں،

[1] مضمون خود واضح کر رہا ہے کہ زکریا علیہ السلام ایک مدت مدید تک اللہ تعالیٰ سے اولاد طلب کرتے رہے لیکن جب قبولیت کا وقت آیا تو اُس وقت تک فطرتاً مایوس ہو چکے تھے کہ آپ کو تعجب ہوا لیکن اللہ رب کریم نے آپ کا تعجب اپنے پیغام سے دور کر دیا۔

[2] یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کی خبر کے ساتھ ہی نہایت مختصر انداز میں ان کی اوائل عمری میں نبوت عطا کرنے کا پیغام سنا دیا لیکن اس کا یہ مطلب سمجھنا کہ قبولیت دُعا، پیدائش اور نبوت ملنے میں کوئی فاصلہ موجود نہیں بلکہ یہ سب کچھ آناً فاناً ہو گیا ایسی جہالت ہے جو علم کی شان کے منافی ہے حالانکہ یہ قرآن کریم کے بیان کا اعجاز ہے کہ یحییٰ علیہ السلام کے واقعہ کو چند الفاظ میں واضح کر دیا۔

[3] بلاشبہ یہاں لفظ بشر کا ہے اور بشر کا اطلاق مرد اور عورت دونوں پر ہوتا ہے اس جگہ چونکہ عورت کا ذکر موجود ہے اس لیے بشر سے مراد مرد ہی لیا جاسکتا ہے عورت نہیں پھر جس مرد کا اپنی عورت کو جائز مس ہوتا ہے وہ اس عورت کا خاوند ہی ممکن ہے عام آدمی نہیں کیونکہ خاوند کے بغیر عام مرد کا کسی اجنبی عورت پر ہاتھ بڑھانا بھی یعنی زنا کہلاتا ہے ''مس'' نہیں اور سیدہ مریم نے خود اس کی نفی کر دی ہے اس لیے اس بشر سے مراد خاوند ہی ہوسکتا ہے کوئی دوسرے مرد نہیں۔

پھر کسی عورت کا کسی مرد کے ساتھ جب نکاح ہوتا ہے تو وہ مرد اُس عورت کا خاوند ضرور ہو جاتا ہے لیکن اولاد کے لیے صرف خاوند کا ہونا ضروری نہیں بلکہ ازدواجی تعلق قائم ہونا بھی ضروری ہے جس کے نتیجہ میں اللہ رب کریم اولاد جیسی نعمت عطا کرتا ہے۔ نکاح کے بعد ازدواجی تعلق قائم نہ ہونے کی ایک سے زیادہ وجہ ہوسکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان وجوہات کو دور بھی کر دیتا ہے اور یہی صورتِ حال یہاں واقع ہوئی ہے لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے عیسائیوں کی تقلید میں عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے متعلق دوراز قیاس وہ وہ قصص بیان کیے جن کو پڑھ، سن کر انسان کانوں کو ہاتھ لگاتا ہے کہ ہمارے علمائے کرام نے اس معاملہ میں کیا کیا گل کھلائے اور کیسے کیسے بیانات اپنی کتابوں میں بھر دیئے جن کی جھلک دیکھنا ہو تو ہماری کتاب عیونِ زمزم فی میلاد عیسیٰ ابن مریم، بحر قلزم فی میلاد عیسیٰ ابن مریم اور علاوہ ازیں بہت سی کتب کے ساتھ تفسیر عروۃ الوثقیٰ سورہ آلِ عمران اور سورہ مریم کی تفسیر دیکھیں اور ''اوہام پرستی پر اصرار معجزات'' نامی کتاب کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

اسے لوگوں کیلئے ایک نشانی بنا دوں گا اور میری رحمت اس کے ظہور میں ہو گی اور ایسی بات ہے جس کا ہونا طے ہو چکا ہے 21❁ پھر اسے ہونے والے فرزند کا حمل ٹھہر گیا اور وہ لوگوں سے الگ ہو کر دور چلی گئی 22❁ پھر اسے (یعنی سیّدہ مریم کو) دردِزہ[1] کھجور کے ایک درخت کے نیچے لے گیا، تو اس نے (دردِزہ کے باعث) کہا کاش میں اس سے پہلے مر چکی ہوتی، میری ہستی لوگ یک قلم بھول گئے ہوتے 23❁ اس وقت اس فرشتہ نے اس کے نیچے سے پکارا کہ غمگین نہ ہو تیرے پروردگار نے تیرے تلے ایک بڑی ہستی پیدا کر دی ہے 24❁ تو کھجور کے درخت کا تنا پکڑ اور اپنی طرف ہلا (اس طرح ہلانے سے) تازہ اور پکی ہوئی کھجوریں تجھ پر گریں گی 25❁ کھا، پی آنکھیں ٹھنڈی کر، پھر اگر کوئی آدمی نظر آ جائے تو کہہ دے کہ میں نے خدائے رحمٰن کے حضور روزہ کی منت مان رکھی ہے، میں آج کسی آدمی سے بھول کر بھی بات نہیں کر سکتی 26❁ پھر وہ لڑکے کو اُٹھائے ہوئے[2] اپنی قوم کے پاس آئی، وہ بول اُٹھے، مریم تو نے بڑی ہی عجیب بات کر دکھائی 27❁ اے ہارون (علیہ السلام) کی بہن! (تو نے منذورہ ہو کر کیسے نکاح کیا حالانکہ) نہ تو تیرا باپ برا آدمی تھا، نہ تیری ماں بدچلن تھی 28❁ اس پر مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا (جو آٹھ دس برس کا تھا) لوگوں نے کہا، بھلا اس سے ہم کیا بات کریں جو ابھی گود میں[3] بیٹھنے والا بچہ ہے 29❁ (لوگوں کی یہ بات سن کر) وہ بول اُٹھا، میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے 30❁ اور مجھے اس نے بابرکت بنایا ہے خواہ میں کسی جگہ بھی ہوں اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے جب تک میں زندہ رہوں 31❁ اس نے مجھے اپنی ماں[4] کا خدمت گزار بنایا اور ایسا نہیں کیا کہ میں خودسر اور نافرمان ہوتا 32❁ مجھ پر سلامتی کا پیغام ہے جس دن میں پیدا ہوا، جس دن میں مروں گا اور جس دن دوبارہ زندہ اُٹھایا جاؤں گا! 33❁ یہ ہے مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) کی سرگزشت، سچائی کی بات جس میں لوگ اختلاف کرنے لگے ہیں 34❁ اللہ کیلئے کبھی یہ بات نہیں ہو سکتی کہ وہ کسی کو اپنا[4] بیٹا

[1] بچہ کی پیدائش کے وقت جو دردیں فطری طور پر اُٹھتی ہیں ان کو دردِ زہ سے موسوم کیا جاتا ہے یہ درد ایسی جان لیوا ہوتی ہے کہ وہ عورت ہی اس کے متعلق جان سکتی ہے، جس پر یہ وارد ہوتی ہے لیکن جب نتیجہ برآمد ہو جاتا ہے تو فطرتاً تمام تکلیف دور ہو جاتی ہے حمل ہو جانے کے بعد سیدہ مریم کو ایک ایسا سفر درپیش آیا جو ان کے خاندانی حالات کے مطابق تھا وضع حمل کا واقعہ بھی دورانِ سفر ہوا جس کی طرف اشارات قرآن کریم نے کر دیئے اس لیے کہ یہ واقعہ ایک جانا پہچانا واقعہ تھا۔

[2] جس طرح یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کے ساتھ ہی ان کی نبوت کا ذکر کیا گیا بالکل اسی طرح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے ساتھ ان کی نبوت کا ذکر کرنے سے یہ سمجھنا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے ساتھ ہی یہ واقعات رونما ہو گئے صحیح نہیں ہے بلکہ جس طرح یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش سے نبوت تک کا فاصلہ سالوں میں طے ہوا بالکل اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات بھی برسوں پر مشتمل ہیں۔

[3] گود میں بیٹھنے والے بچے سے مراد بڑوں کے مقابلہ میں چھوٹا ہونا تھا لیکن اس کو اکثر نے دودھ پیتا بچہ سمجھ لیا اور اس کے کیے ہوئے کلام پر توجہ نہیں دی گئی جب کہ وہ خود کہہ رہا ہے کہ میں نبی بنایا گیا ہوں بابرکت انسان ہوں نماز روزہ کا پابند ہوں اور لوگوں کو اس کی تلقین کرتا ہوں اور یہ کام میں تمام زندگی کرتا رہوں گا کیونکہ ان کا مجھے اللہ نے حکم دیا ہے۔ حقیقت اس کی صرف یہ ہے کہ یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام دونوں کو دوسرے انبیاء کرام کے مقابلہ میں کم عمری میں یہ منصب اللہ نے عطا فرما دیا گویا اس سلسلہ میں ان دونوں نبیوں کو دوسرے انبیاء کرام پر فضیلت عطا کی گئی ہے جیسا کہ اللہ رب کریم کا اعلان ہے کہ ”ہم بعض انبیاء کو بعض پر بعض معاملہ میں فضیلت عطا کر دیتے ہیں“ (بقرہ:253)

[4] یہود نے عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ پر الزام تراشیاں کیں اس لیے آپ نے ان تمام الزام تراشیوں کی تردید کر دی۔ ان واقعات کے پیش نظر عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دے لیا اور دراصل یہ گزشتہ قوموں کی نقالی میں ایسا کیا گیا یہود نے عزیر علیہ السلام کو چونکہ قبل ازیں اللہ کا بیٹا کہہ لیا تھا ان کی نقل میں عیسائیوں نے بھی ایسا ہی عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بیان جاری کر دیا حالانکہ اس بیان میں نہ یہود سچے تھے اور نہ عیسائی اور نہ وہ لوگ جو ان سے پہلے اس طرح کی بداعتدالیاں کرتے رہے اور نہ بعد کے جیسے قریش وغیرہ جنہوں نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دے لیا۔

Marfat.com

بنائے اس کے لیے پاکیزگی ہو، اس کی شان تو یہ ہے کہ جب کوئی کام کرنے کا فیصلہ کرلیتا ہے تو بس حکم کرتا ہے کہ ہوجا! وہ ہو جاتا ہے❁[35] اور بلاشبہ اللہ ہی میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے پس اس کی بندگی کرو یہی سیدھا راستہ ہے❁[36] مگر اس کے بعد مختلف فرقے آپس میں اختلاف کرنے لگے تو جن لوگوں نے حقیقت حال سے انکار کیا ان کی حالت پر افسوس! اس دن کے منظر پر افسوس جو بڑا ہی سخت دن ہوگا❁[37] جس دن یہ ہمارے حضور حاضر ہوں گے اس دن ان کے کان کیسے سننے والے اور ان کی آنکھیں کیسے دیکھنے والی ہوں گی! لیکن آج کے دن یہ ظالم آشکارا گمراہی میں کھوئے ہوئے ہیں❁[38] انہیں اس دن سے بھی خبردار کردے جو بڑا ہی پچھتانے کا دن ہوگا اور جب ساری باتوں کا فیصلہ ہو جائے گا یہ لوگ غفلت میں پڑے ہیں اور یقین لانے والے نہیں❁[39] ہم ہی زمین کے وارث ہوں گے اور ان تمام لوگوں کے بھی جو زمین پر بسنے والے ہیں اور ہماری ہی طرف سب کو لوٹ کر آنا ہے!❁[40]

﴿الکتب﴾ (یعنی قرآنِ کریم) میں ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کر، یقیناً وہ مجسم سچائی تھا اور اللہ کا نبی تھا❁[41] اس وقت کا ذکر جب اس نے اپنے باپ سے کہا، اے میرے باپ! تو کیوں ایک ایسی چیز کی پوجا کرتا ہے جو نہ تو سنتی ہے نہ دیکھتی ہے، نہ تیرے کام آ سکتی ہے؟❁[42] اے میرے باپ! میں سچ کہتا ہوں علم کی ایک روشنی مجھے مل گئی ہے جو تجھے نہیں ملی پس میرے پیچھے پیچھے چل، میں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں گا❁[43] (ابراہیم علیہ السلام نے کہا) اے میرے باپ! شیطان کی بندگی نہ کر شیطان تو خدائے رحمٰن سے نافرمان ہو چکا❁[44] اے میرے باپ! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خدائے رحمٰن کی طرف سے کوئی عذاب تجھے آ لگے اور تو شیطان کا ساتھی ہو جائے❁[45] (ابراہیم علیہ السلام کے باپ نے کہا، ابراہیمؑ!) کیا تو میرے معبودوں سے پھر گیا ہے؟ یاد رکھ اگر تُو ایسی باتوں سے باز نہ آیا تو تجھے سنگسار کر کے چھوڑوں گا اپنی خیر چاہتا ہے تو جان سلامت لے کر مجھ سے الگ ہو جا❁[46] ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا اچھا، میرا سلام قبول ہو، میں اپنے پروردگار سے تیری بخشش کی دُعا کروں گا، وہ مجھ پر بڑا ہی مہربان ہے❁[47] میں نے تم سب کو چھوڑا اور انہیں بھی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارا کرتے ہو میں اپنے پروردگار کو پکارتا ہوں، اُمید ہے کہ اپنے پروردگار کو پکار کر میں محروم ثابت نہیں ہوں گا❁[48] پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) ان لوگوں سے اور ان سب سے جن کی اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے الگ ہو گیا تو ہم نے اسے[1] اسحٰق اور یعقوب (علیہما السلام) عطا فرمائے ان میں سے ہر ایک کو ہم نے نبوت دی❁[49] اور اپنی رحمت کی بخشش سے سرفراز کیا تھا، نیز ان سب کے لیے سچائی کی صدائیں بلند کردیں❁[50]

اس کتاب (یعنی قرآنِ کریم) میں موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کر، بلاشبہ وہ ایک بندۂ خاص اور فرستادہ نبی تھا❁[51] ہم نے اسے کوہِ طور کی داہنی جانب سے پکارا اور سرگوشیوں کے لیے اپنے سے قریب کیا❁[52] نیز اپنی رحمت سے ہارون (علیہ السلام) عطا فرمایا[2] کہ اس کا بھائی

[1] نظم قرآنی پر خود غور کریں کہ ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی قوم کے واقعات جو پچاس ساٹھ سالوں پر محیط ہیں کس طرح ان کو چند الفاظ میں بیان کردیا اور خصوصاً یہ کہ جب وہ اپنے علاقہ، خاندان اور والدین سے ہجرت کر کے نکل آئے تو ساتھ ہی ان کو اسحاق اور یعقوب عطا فرما دیئے گئے حالانکہ ان کا عطا کیا جانا بھی اپنے وقت پر ہوا جیسا کہ تمام انسانوں کے ساتھ ہوتا آیا ہے، ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا، اکثر انسان اپنی زندگی میں پہلے کسی کے بیٹے پھر کسی کے باپ پھر کسی کے دادا اور پردادا ہو جاتے ہیں۔

[2] عطا فرمانے کا لفظ اکثر اولاد پر بولا جاتا ہے لیکن اس جگہ بھائی پر بولا گیا ہے لیکن اس بیان سے وہ موسیٰ علیہ السلام کے بیٹے نہیں بن گئے بلکہ بھائی ہی رہے ہیں مطلب صاف ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ رب کریم سے اپنے بھائی ہارون کو اپنا مددگار کے طور پر (بقیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

اور نبی تھا۞[53] اور ﴿الکتب﴾ (یعنی قرآنِ کریم) میں اسمٰعیل (علیہ السلام) کا ذکر کر، بلاشبہ وہ اپنے قول کا سچا تھا اور فرستادہ نبی تھا۞[54] اور وہ اپنے گھر کے لوگوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور وہ اپنے پروردگار کے حضور پسندیدہ تھا۞[55] اور (اے پیغمبر اسلام!) کتاب میں ادریس (علیہ السلام) کا بھی ذکر کر بلاشبہ وہ (اپنے وقت کا) مجسم سچائی اور نبی تھا۞[56] اور ہم نے اسے بڑے ہی اُونچے مقام تک پہنچا دیا تھا۞[57] یہ ہیں وہ لوگ جوان نبیوں میں سے ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا، آدم کی نسل میں سے اور ان کی نسل سے جنہیں ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ سوار کیا تھا نیز ابراہیم اور اسرائیل (علیہما السلام) کی نسل سے اور ان گروہوں میں سے جنہیں ہم نے راہِ راست دکھائی اور منتخب کر لیا یہ وہ لوگ ہیں کہ خدائے رحمٰن کی آیتیں انہیں سنائی جاتی تھیں تو بے اختیار سجدے[1] میں گر جاتے تھے اور ان کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی تھیں۞[58] لیکن پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کھو دی اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے سو قریب ہے کہ ان کی سرکشی ان کے آگے آئے۞[59] ہاں! جو کوئی باز آ گیا، ایمان لایا اور نیک عمل میں لگ گیا تو بلاشبہ ان کے لیے کوئی کھٹکا نہیں، وہ جنت میں داخل ہوں گے، ان کے حقوق میں ذرا بھی ناانصافی نہ ہوگی۞[60] ہمیشگی کی جنت جس کا اپنے بندوں سے خدائے رحمٰن نے وعدہ کر رکھا ہے اور وعدہ ایک غیبی بات کا ہے یقیناً اس کا وعدہ ایسا ہے جیسے ایک بات وقوع میں آ گئی۞[61] اس زندگی میں کوئی ناشائستہ بات ان کے کانوں میں نہیں پڑے گی جو کچھ سنیں گے وہ سلامتی کی صدا ہوگی، وہاں صبح و شام ان کا رزق ان کے لیے برابر مہیا رہے گا۞[62] سو دیکھو یہ جنت ہے جس کا ہم اسے وارث کر دیتے ہیں جو ہمارے بندوں میں سے متقی ہوتا ہے۞[63] اور ہم نہیں اُترتے مگر تمہارے پروردگار کے حکم سے جو کچھ ہمارے سامنے ہے جو کچھ ہمارے پیچھے گزر چکا ہے اور جو کچھ ان دونوں وقتوں کے درمیان ہوا سب اسی کے حکم سے ہے اور تمہارا پروردگار ایسا نہیں کہ بھول جانے والا ہو۞[64] آسمان و زمین کا پروردگار اور ان سب کا پروردگار جو آسمان و زمین میں ہیں سو اس کی بندگی کر اور اس کی بندگی کی راہ میں جو کچھ پیش آئے جھیلتا رہ کیا تیرے علم میں کوئی دوسرا بھی اس کا ہم نام ہے؟۞[65]

اور (عقل و فکر سے عاری) انسان کہتا ہے جب میں مر گیا تو پھر کیا ایسا ہونے والا ہے کہ زندہ اُٹھایا جاؤں؟۞[66] کیا انسان کو یہ بات یاد نہ رہی کہ ہم اسے پہلے پیدا کر چکے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہ تھا؟۞[67] سو تیرا پروردگار شاہد ہے کہ ہم ان سب کو اور ان کے ساتھ سارے شیطانوں کو ضرور اکٹھا کریں گے پھر ان سب کو دوزخ کے گرد حاضر ہونے کا حکم دیں گے زانوؤں پر گرے ہوئے۞[68] پھر ہر گروہ میں سے ان لوگوں کو الگ کر لیں گے جو خدائے رحمٰن سے بہت ہی سرکش تھے۞[69] اور یہ بات بھی ہم ہی جانتے ہیں کہ کون دوزخ میں جانے کا زیادہ سزاوار ہے؟۞[70] اور تم میں کوئی نہیں

(گزشتہ حاشیہ) مانگ لیا اور اللہ تعالیٰ نے ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کا مددگار بنا دیا اور اس طرح ایک ایک دو گیارہ کی طاقت انہوں نے اختیار کر لی جس سے فرعون اور آلِ فرعون کا مقابلہ آسان ہو گیا۔

[1] تعجب ہے کہ کس طرح انسان اپنی پیدائش کو تسلیم کرنے کے باوجود دوسری بار پیدا ہونے سے انکار کر دیتا ہے اور اُس کو ذرا خیال نہیں آتا کہ جب میں کچھ نہیں تھا تو وجود میں آ گیا اور اب جب میں انسان ہوں پھر مرنے کے بعد بھی میرا جسم بالکل معدوم نہیں ہوا پھر دوبارہ زندگی سے کیسے انکار کر دیتا ہے کیا اس کی پہلی پیدائش مشکل ہے یا دوسری پیدائش؟ حالانکہ اس کی پہلی پیدائش دوسری پیدائش کے لیے مثال ہو سکتی ہے اور مثال ہے۔ پھر تعجب کیوں نہ ہو کہ جس کی مثال موجود نہیں اُس کو مانتا ہے اور جس کی مثال موجود ہے اس سے انکار کرتا ہے پھر ایسا کیوں نہ کہا جائے کہ اس کی عقل کا جنازہ نکل چکا ہے۔

Marfat.com

جو اس منزل سے گزرنے والا نہ ہو، ایسا کرنا تمہارے پروردگار نے ضروری ٹھہرا لیا ہے، یہ ایک طے شدہ بات ہے ۞71 پھر ہم ایسا کریں گے کہ جو متقی ہیں انہیں نجات دے دیں گے جو ظالم ہیں انہیں دوزخ میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ۞72 اور جب ہماری روشن آیتیں لوگوں کو سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ کفر میں پڑے ہوئے ہیں وہ ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ یہ تو بتاؤ کہ ہم دونوں فریقوں میں کون ہے جو بہتر جگہ رکھتا ہے اور بہتر جمگھٹا؟ ۞73 حالانکہ ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے جو ان سے کہیں بہتر ساز و سامان رکھتی تھیں اور ان سے کہیں بہتر ان کی نمود تھی ۞74 تو کہہ دے جو کوئی گمراہی میں پڑا تو خدائے رحمٰن کا قانون[1] یہی ہے کہ اسے برابر ڈھیل دیتا جاتا ہے وہ اس حال میں رہے گا، یہاں تک کہ اپنی آنکھوں سے وہ بات دیکھ لے جس کا اس سے وعدہ کیا گیا تھا یعنی عذاب یا قیامت کی گھڑی تو اُس وقت اس کو پتہ چلے گا کہ کون تھا جس کی جگہ سب سے زیادہ بدتر ہوئی اور جس کا جتھا سب سے زیادہ بودا نکلا ۞75 اور جن لوگوں نے راہ پالی تو وہ ان پر اور زیادہ راہ کھول دیتا ہے اور تمہارے پروردگار کے حضور تو باقی رہنے والی نیکیاں بہت ہیں ثواب کے اعتبار سے بھی اور نتیجہ کے اعتبار سے بھی ۞76 تو نے دیکھا اس آدمی کا کیا حال ہے جس نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور کہا خدا کی قسم! میں ضرور مال و دولت پاؤں گا، میں ضرور صاحب اولاد ہوں گا؟ ۞77 وہ جو ایسا کہتا ہے، تو کیا اس نے غیب کو جھانک کر دیکھ لیا ہے؟ یا اللہ سے کوئی عہد لے لیا ہے کہ اسے ایسا ہی کرنا پڑے گا ۞78 ہرگز نہیں، اچھا وہ جو کچھ کہتا ہے ہم اسے لکھ لیں گے اور اس کے عذاب کی رسی لمبی کرتے جائیں گے ۞79 یہ جس مال و اولاد[2] کا دعویٰ کرتا ہے وہ ہمارے ہی قبضہ میں آئے گا اور اسے تو ہمارے سامنے تن تنہا حاضر ہونا ہے ۞80 اور ان لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو معبود بنا لیا ہے (اور ان کو پکارنے لگے ہیں) کہ ان کے مددگار ہوں ۞81 لیکن ہرگز ایسا ہونے والا نہیں، وہ ان کی بندگی سے صاف انکار کر جائیں گے، وہ اُلٹے ان کے مخالف ہوں گے! ۞82

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے وہ انہیں برابر اُکساتے رہتے ہیں؟ ۞83 پس تو ان کے بارے میں جلدی نہ کر، یہ اس لیے ہے کہ ہم ان کے دن گن رہے ہیں ۞84 وہ دن کہ ہم متقی انسانوں کو اپنے حضور مہمانوں کی طرح جمع کریں گے ۞85 اور مجرموں کو دوزخ کی طرف پیاسے جانوروں کی طرح ہنکائیں گے ۞86 اس دن شفاعت کرنا کرانا کسی کے اختیار میں نہ ہوگا ہاں! جس کسی نے اللہ کے ہاں سے وعدہ پا لیا ۞87 اور اُن لوگوں نے کہا کہ خدائے رحمٰن نے اپنا ایک بیٹا بنا رکھا ہے ۞88 بڑی ہی سخت بات ہے جو تم گھڑ لائے ہو ۞89 قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں، زمین کا سینہ چاک ہو جائے، پہاڑ جنبش کھا کر گر پڑیں ۞90 لوگ اللہ کے لیے بیٹا ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں ۞91 اللہ کی یہ شان کب ہو سکتی ہے کہ اپنے لیے ایک بیٹا بنائے ۞92 آسمان اور زمین میں جو کوئی بھی ہے وہ اس لیے ہے کہ اس کے آگے بندگی کا سر جھکائے حاضر ہو ۞93 اس نے انہیں گھیر رکھا ہے اور ایک ایک کی ہستی گن رکھی ہے ۞94

[1] یہ بات قرآن کریم میں بار بار دہرائی جا رہی ہے کہ اللہ کا قانون ایسا نہیں کہ انسان غلط کام کرے اور فوراً اُس کو دھر لیا جائے بلکہ اللہ کے ہاں قانونِ امہال کے تحت انسان کو کافی دیر تک وقت دیا جاتا ہے لیکن افسوس کہ لوگ اس سے بہت کم فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

[2] مال و اولاد دنیاوی فوائد ہیں آخرت میں کام آنے والی چیزیں نہیں اس لیے یہ دُنیا بھی عارضی ہے اور اسکے تمام فوائد بھی عارضی ہیں ان پر انحصار رکھ کر اللہ کی نافرمانی کرنے والے لوگ کبھی حقیقی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

Marfat.com

قیامت کے دن سب اُس کے حضور تن تنہا آ کھڑے
ہوں گے ۞95 بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک
عملوں میں لگ گئے ہیں، یہ یقین ہے کہ خدائے رحمٰن
ان کے لیے محبت پیدا کر دے ۞96 اس غرض سے ہم
نے قرآن تیری زُبان میں اُتار کر آسان کر دیا کہ تُو
متقی انسانوں کو خوشخبری دے اور جو گروہ سچائی کے
مقابلہ میں اَڑ جانے والا ہے اسے خبردار کر دے ۞97 ان
سے پہلے کتنی ہی قوموں کے دور گزر چکے ہیں جنہیں ہم
نے ہلاک کر دیا، کیا ان میں سے کسی کی ہستی بھی اب تم
محسوس کرتے ہو؟ کیا ان کی بھنک بھی سنائی دیتی
ہے؟ ۞98

135 45:20

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

طا۔ ہا ۞1 ہم نے تجھ پر قرآنِ کریم اس لیے نازل
نہیں کیا کہ تُو رنج و محنت میں پڑے ۞2 وہ تو اس لیے
نازل ہوا ہے کہ جو دِل ڈرنے والا ہے اس کیلئے نصیحت
ہو ۞3 یہ (قرآنِ کریم) اس ہستی کا اُتارا ہوا ہے جس
نے زمین پیدا کی اور بلندی کے آسمان ۞4 ﴿الرحمٰن﴾
کہ تخت پر متمکن ہے ۞5 جو کچھ آسمانوں اور زمین میں
ہے، جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، جو کچھ مٹی کے
نیچے ہے سب اس کیلئے ہے اور اسی کا ہے ۞6 اور اگر تم
پکار کے بات کہو بلاشبہ وہ تو بھیدوں کا جاننے والا ہے
زیادہ سے زیادہ چھپے بھیدوں کا بھی ۞7 وہی اللہ ہے،
کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف وہی، اس کیلئے حسن و خوبی
کے نام ہیں ۞8 (اے پیغمبرِ اسلام!) موسیٰ (علیہ السلام) کی
حکایت تُو نے سنی ۞9 جب اس نے آگ دیکھی تو اپنے
گھر کے لوگوں سے کہا، ٹھہر جاؤ، مجھے آگ دکھائی دی
ہے، میں جاتا ہوں ممکن ہے تمہارے لیے ایک انگارا
لے آؤں یا الاؤ پر کوئی راہ دِکھانے والا ہی مل
جائے ۞10 پھر جب وہاں پہنچا، تو اس وقت پکارا گیا
اے موسیٰ! (علیہ السلام) ۞11 (ایک آواز اُٹھی کہ اے موسیٰ
(علیہ السلام)) میں ہوں تیرا پروردگار! پس اپنی جوتی اُتار دے تو
طویٰ کی مقدس وادی میں ہے ۞12 اور دیکھ! میں نے تجھے
چن لیا ہے پس جو کچھ وحی کی جاتی ہے اسے کان لگا کر
سن ۞13 میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں
پس میری ہی بندگی کر اور میری ہی یاد کے لیے نماز قائم
کر ۞14 بلاشبہ وقت آنے والا ہے، میں نے اسے
پوشیدہ رکھا ہے تاکہ جس شخص کی جیسی کچھ کوشش ہو اس
کے مطابق بدلہ پائے ۞15 پس دیکھ ایسا نہ ہو کہ جو لوگ
اُس وقت کے ظہور پر یقین نہیں رکھتے ہیں اور اپنی
خواہش کے بندے ہیں وہ تجھے بھی روک دیں اور نتیجہ
یہ نکلے کہ تو تباہ ہو جائے ۞16 اور اے موسیٰ! (علیہ السلام)
تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ ۞17 (اُس نے) عرض کیا،
میری لاٹھی ہے چلنے میں اس کا سہارا لیتا ہوں، اس
سے اپنی بکریوں کیلئے درختوں کے پتے جھاڑ لیتا ہوں
میرے لیے اس میں اور بھی فائدے ہیں ۞18 حکم ہوا،
اے موسیٰ! (علیہ السلام) اسے ڈال دے ۞19 موسیٰ (علیہ السلام)
نے ڈال دیا اور کیا دیکھتا ہے کہ ایک سانپ ہے جو دوڑ[1]
رہا ہے! ۞20 حکم ہوا اسے اب پکڑ لے، خوف نہ کھا ہم
اسے پھر اس کی اصل حالت پر کیے دیتے ہیں ۞21 اور اپنا
ہاتھ اپنے پہلو میں رکھ اور پھر نکال بغیر اس کے کہ کسی
طرح کا عیب ہو چمکتا ہوا نکلے گا، یہ دوسری نشانی[2]
ہوئی ۞22 اس لیے کہ آئندہ تجھے اپنی قدرت کی بڑی
بڑی نشانیاں دکھائیں ۞23 اے موسیٰ! (علیہ السلام) تو

---

[1] یہ بات سمجھا دی گئی کہ لاٹھی اگر ہاتھ میں نہ رہے تو لاٹھی نہیں سانپ ہے گویا طاقت کے مقابلہ میں طاقت کا ہاتھ میں رکھنا لازم وضروری ہے جیسے محاورہ ہے کہ "لوہے کو لوہا کاٹتا ہے۔"

[2] دلائل کے مقابلہ میں دلائل سے کام لیا جائے تو بات بنتی ہے گویا دلائل کے مقابلہ میں زور اور زور کے مقابلہ میں دلائل سے کام نہیں لیا جا سکتا دونوں کا استعمال اپنے اپنے موقع و محل کے مطابق ہو تو یہی اصل چیز ہے لیکن طاقتور ہمیشہ دلائل کو زور سے رَد کرتے ہیں۔

Marfat.com

فرعون کی طرف جا، وہ بڑا سرکش ہوگیا ہے ❁24 موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا اے پروردگار! میرا سینہ کھول دے ❁25 میرا کام میرے لیے آسان کر دے ❁26 میری زبان کی گرہ کھول دے ❁27 میری بات لوگوں کے دِلوں میں اُتر جائے ❁28 میرے گھر والوں میں سے میرے لیے ایک وزیر بنا دے ❁29 ہاں! ہارون کو جو میرا بھائی ہے ❁30 اس کی وجہ سے میری قوّت مضبوط ہو جائے ❁31 وہ میرے کام میں میرا شریک ہو ❁32 ہم تیری پاکیزگی اور بڑائی کا بکثرت اعلان کریں ❁33 اور تیری یاد میں زیادہ سے زیادہ لگے رہیں ❁34 بلاشبہ تو ہمارا حال دیکھ رہا ہے ❁35 ارشاد ہوا! اے موسیٰ (علیہ السلام) تیری درخواست منظور ہوئی ❁36 اور ہم تجھ پر پہلے بھی ایک مرتبہ ایسا احسان کر چکے ہیں؟ ❁37 اس وقت جب ہم نے تیری ماں کے دِل میں بات ڈال دی تھی [1] ❁38 ہم نے اس کو سمجھا دیا تھا کہ بچے کو ایک صندوق میں ڈال دے اور صندوق کو دریا میں چھوڑ دے، دریا اس کو کنارے پر دھکیل دے گا پھر اسے وہ اُٹھالے گا جو میرا دشمن ہے نیز اس کا بھی دشمن ہے اور ہم نے اپنے فضل خاص سے تجھ پر محبت کا سایہ ڈال دیا تھا اور یہ اس لیے تھا کہ ہم چاہتے تھے تو ہماری نگرانی میں پرورش پائے ❁39 تیری بہن جب وہاں چلتی ہوئی پہنچی تو اس نے کہا میں تمہیں ایسی شخصیت بتلادوں جو اسے پالے پوسے؟ اور اس طرح ہم نے پھر تجھے تیری ماں کی گود میں لوٹا دیا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور غمگین نہ ہو، پھر تو نے ایک آدمی مار ڈالا، ہم نے تجھے اس معاملہ کے غم سے بھی نجات دی

اور تجھے ہر طرح کی حالتوں میں ڈال کر آزمایا پھر تو کئی برس تک مدین کے لوگوں میں رہا بالآخر تو اے موسیٰ! (علیہ السلام) اندازہ پر پورا اُتر آیا ❁40 اور میں نے تجھے اپنے لیے بنایا اور تیار کیا ہے ❁41 اب تو اور تیرا بھائی دونوں میری نشانیاں لے کر (فرعون اور اُس کی قوم کے پاس) جاؤ اور میری یاد میں کوتاہی نہ کرو ❁42 ہاں! تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ، وہ سرکشی میں بہت بڑھ چلا ہے ❁43 پھر جب اس کے پاس پہنچو تو نرمی [2] سے بات کرو، شاید وہ نصیحت پکڑ لے یا ڈر جائے ❁44 دونوں نے عرض کی پروردگار! ہمیں اندیشہ ہے کہ فرعون ہماری مخالفت میں جلدی نہ کرے یا سرکشی سے پیش نہ آئے ❁45 ارشاد ہوا کچھ اندیشہ نہ کرو میں تمہارے ساتھ ساتھ ہوں، میں سب کچھ سنتا ہوں، سب کچھ دیکھتا ہوں ❁46 تم اس (یعنی فرعون) کے پاس جاؤ اور کہو ہم تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے آئے ہیں پس بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ رخصت کر دے اور ان پر سختی نہ کر، ہم تیرے پروردگار کی نشانی (بصورتِ لاٹھی) لے کر تیرے پاس آئے ہیں، اس پر سلامتی ہو جو سیدھی راہ اختیار کرے ❁47 جو کوئی جھٹلائے اور سرتابی کرے تو ہم پر وحی اُتر چکی ہے کہ اس کے لیے عذاب کا پیام ہے ❁48 فرعون نے پوچھا اگر ایسا ہی ہے تو بتلاؤ اے موسیٰ! (علیہ السلام) تمہارا پروردگار کون ہے؟ ❁49 موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی خلقت بخشی، پھر اس پر راہ کھول دی ❁50 فرعون نے کہا پھر اُن [3] کا کیا حال ہوا ہے جو پچھلے زمانوں میں گزر چکے ہیں؟ ❁51 موسیٰ (علیہ السلام)

[1] موسیٰ علیہ السلام کے بچپنے کی بات بطور احسان جتائی جارہی ہے کہ جس اللہ نے اُس وقت آپ کی حفاظت کی وہ اب بھی ان مشکل حالات میں آپ کی حفاظت فرمائے گا۔ طاقتور کے سامنے کلمہ حق کہنا اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں اور اللہ کی مدد ساتھ ہو تو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ بحمد اللہ یہی موسیٰ علیہ السلام نے کیا۔

[2] گرمی کے مقابلہ میں نرمی سے کام لینا وہ حکمت ہے جو اپنے اندر بہت سی دانائیاں رکھتی ہے لیکن وقت پر یہ بات یاد رہے تو کیا ہی بات ہے؟

[3] عوام کالانعام کے سامنے ہمیشہ چالاک لوگوں نے حساس مسائل کو چھیڑ کر اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا کیونکہ حساس مسائل لوگوں کو مشتعل کر دیتے ہیں اور اشتعال دے کر بڑے بڑے مشکل کام آسانی سے حل کرائے جاسکتے ہیں یہ وہ ہتھیار ہے جس کو (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

نے کہا، اس بات کا علم میرے پروردگار کے پاس نوشتہ
میں ہے، میرا پروردگار ایسا نہیں کہ کھویا جائے یا بھول
میں پڑ جائے 52 ۞ وہ پروردگار جس نے تمہارے لیے
زمین بچھونے کی طرح بچھادی، نقل وحرکت کے لیے
اس میں راہیں نکال دیں، آسمان سے پانی برسایا اس
کی آب پاشی سے ہر طرح کی نباتات کے جوڑے
پیدا کر دیئے 53 ۞ خود بھی کھاؤ اور اپنے مویشی بھی چراؤ
اس بات میں عقل والوں کے لیے کیسی کھلی نشانیاں
ہیں؟ 54 ۞

اس نے اس زمین سے تمہیں پیدا کیا اسی میں
لوٹاتا ہے اور پھر اسی سے دوسری مرتبہ اُٹھائے جاؤ
گے 55 ۞ اور ہم نے فرعون کو نشانیاں دکھائیں، مگر اس
پر بھی اس نے جھٹلایا اور انکار کیا 56 ۞ اسنے کہا اے موسیٰ!
کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ اپنے جادو کے
زور سے ہمیں ہمارے ملک سے نکال باہر کرے؟ 57 ۞
(فرعون نے کہا) اچھا ہم بھی اس طرح کے جادو کا
کرتب تجھے لا دکھائیں گے، ہمارے اور اپنے درمیان
ایک دن مقرر کر دے، نہ تو ہم اس (مقررہ دن) سے
پھریں نہ تو، دونوں کی جگہ برابر ہوئی 58 ۞ موسیٰ (علیہ السلام)
نے (فرعون اور اُس کے حواریوں سے) کہا جشن کا
دن تمہارے لیے مقرر ہوا، دن چڑھے لوگ اکٹھے ہو
جائیں 59 ۞ پھر فرعون نے اُن سے رُخ پھیرا، اپنے
تمام داؤ جمع کیے، پھر نمودار ہوا [1] 60 ۞ موسیٰ ؑ نے کہا،
افسوس تم پر! دیکھو اللہ پر جھوٹی تہمت نہ لگاؤ ایسا نہ ہو کہ
وہ کوئی عذاب بھیج کر تمہاری جڑ اُکھاڑ دے جس کسی
نے جھوٹی بات بنائی وہ ضرور نامراد ہوا 61 ۞ لوگ آپس
میں ردّ و کد کرنے لگے اور پوشیدہ سرگوشیاں شروع ہو
گئیں [2] 62 ۞ پھر بولے یہ دونوں بھائی ضرور جادوگر ہیں،
یہ چاہتے ہیں کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے
ملک سے نکال باہر کریں اور پھر تمہاری شرف وعظمت
کے مالک ہو جائیں 63 ۞ پس اپنے سارے داؤ جمع کرو
اور پرا باندھ کر ڈٹ جاؤ، جو آج بازی لے گیا، وہی
کامیاب ہوا 64 ۞ جادوگروں نے کہا موسیٰ! یا تم پہلے اپنی
لاٹھی پھینکو یا پھر ہماری ہی طرف سے پہل ہو (اس کی
وضاحت کرو) 65 ۞ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا نہیں تم ہی
پہلے پھینکو، چنانچہ اچانک موسیٰ (علیہ السلام) کو ان کے جادو
کی وجہ سے ایسا دکھائی دیا کہ ان کی رسیاں اور لاٹھیاں
دوڑ رہی ہیں 66 ۞ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے اندر ہراس
محسوس کیا 67 ۞ ہم نے کہا اندیشہ نہ کر، تو ہی غالب رہے
گا 68 ۞ تیرے داہنے ہاتھ میں جو لاٹھی ہے، فوراً پھینک
دے وہ جادوگروں کی تمام بناوٹیں نگل جائے گی،
اُنھوں نے جو کچھ بنایا ہے محض جادوگروں کا فریب
ہے اور جادوگر کسی راستے سے آئے کبھی کامیابی نہیں پا
سکتا 69 ۞ چنانچہ تمام جادوگر بے اختیار سجدے میں گر
پڑے اور پکارے ہم ہارون اور موسیٰ (علیہما السلام)
کے خدا پر ایمان لائے 70 ۞ فرعون [3] نے (اپنے ہی مدعو

(بقیہ حاشیہ) خرانٹ لوگ ہمیشہ استعمال کرتے آئے ہیں، کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ پھر حساس مسئلہ کا جو جواب موسیٰ علیہ السلام نے دیا کیا (Sort) صاف اور سیدھا ہے اس کی اہمیت ہرگز نہ بھولنا چاہیے جو مسلسل 56 نمبر تک چلا گیا ہے۔

[1] فرعون کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام کے دلائل کا جواب بن نہ آیا تو اُس نے مکر وفریب سے کام لینا شروع کر دیا جس کو ہماری زبان میں دھاندلی کہتے ہیں۔

[2] دلائل کو جادو اور دلائل پیش کرنے والوں کو جادوگر کہہ کر گذشتہ تہذیبوں میں یاد کیا جاتا رہا ہے اور آج بھی ہوتا ہے اور اسی طرح شعبدہ بازی پر بھی اس کا اطلاق ہوتا آیا ہے اور ہو رہا ہے۔ تاہم مختصر یہ ہے کہ جادو کی حقیقت دھوکا اور فریب کے سوا کچھ نہیں اور حقیقت کھلنے کے بعد صحیح فیصلہ ہوتا ہے کہ یہ دلائل حقیقی تھے یا بناوٹی اور اختراعی کیونکہ بناوٹ کبھی حقیقت کا مقابلہ نہیں کر سکتی خواہ حقیقت دیر سے واضح ہو تفصیلات اس کی عروۃ الوثقیٰ میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

[3] حقیقت جب کھل گئی اور موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کرنے والے حقیقت پا گئے تو سر تسلیم خم کر دیا لیکن طاقت فرعون کے پاس تھی اُس نے طاقت کے استعمال کی دھمکی دے دی لیکن حقیقت پا جانے والوں نے اُس کو گیدڑ بھبکی سے زیادہ اہمیت نہ دی اور فرعون کو ترکی بہ ترکی جواب سنا دیا۔

Marfat.com

کیے ہوئے ساحروں سے) کہاتم بغیر میرے حکم کے موسیٰ (علیہ السلام) پر ایمان لے آئے؟ ضرور یہ تمہارا سردار ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے، اچھا دیکھو میں کیا کرتا ہوں میں تمہارے ہاتھ پاؤں اُلٹے سیدھے کٹواؤں گا اور کھجور کے تنوں پر سولی دوں گا، پھر تمہیں پتہ چلے گا کہ ہم دونوں میں کون سخت عذاب دینے والا ہے اور کس کا عذاب دیرپا ہے۞[71] اُنہوں نے کہا، ہم یہ کبھی نہیں کر سکتے کہ جو روشن دلیلیں ہمارے سامنے آ گئی ہیں اور جس اللہ نے ہمیں پیدا کیا ہے اس سے منہ موڑ کر تیرا حکم مان لیں تُو جو فیصلہ کرنا چاہتا ہے کر گزر، تو زیادہ سے زیادہ جو کر سکتا ہے وہ یہی ہے کہ دنیا کی اس زندگی کا فیصلہ کر دے۞[72] ہم تو اپنے پروردگار پر ایمان لاچکے کہ ہماری خطائیں بخش دے خصوصاً جادوگری کی خطا جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا، اللہ ہی بہتر ہے اور وہی باقی رہنے والا ہے۞[73] کچھ شک نہیں کہ جو شخص اپنے پروردگار کے حضور مجرم ہو کر حاضر ہوگا تو یقیناً اس کے لیے دوزخ ہوگی نہ تو اس میں وہ مرے گا، نہ زندہ رہے گا۞[74] اور جو کوئی اس کے حضور مومن ہو کر حاضر ہوگا اور اس کے کام بھی اچھے رہے ہوں گے تو یقیناً ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لیے بڑے بڑے درجے ہوں گے۞[75] ہمیشگی کے گلزار جن کے تلے نہریں رواں ہیں، وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے یہ ہے اس کا بدلہ جو پاک رہا۞[76]

اور ہم نے موسیٰؑ پر وحی بھیجی تھی کہ میرے بندوں[1] کو رات کے وقت نکال لے جا پھر سمندر میں ان کے گزرنے کے لیے خشکی کی پایاب راہ نکال لے، نہ تو تعاقب کرنے والوں سے اندیشہ ہوگا اور نہ کسی کا خطرہ۞[77] پھر فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ اس کا پیچھا کیا پس پانی کا ریلا جیسا کچھ ان پر چھانے والا تھا چھا گیا۞[78] اور فرعون نے اپنی قوم پر راہ گم کر دی، انہیں سیدھی راہ نہیں دکھائی۞[79] (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) اے بنی اسرائیل! میں نے تمہارے دشمن سے تمہیں نجات بخشی، تم سے وعدہ کیا جو کوہِ طور کی داہنی جانب ظہور میں آیا تھا اور تمہارے لیے من اور سلویٰ مہیا کر دیا۞[80] (بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ) یہ پاک غذا مہیا کر دی گئی ہے، شوق سے کھاؤ مگر اس بارے میں سرکشی نہ کرو، کرو گے تو میرا غضب نازل ہو جائے گا اور جس پر میرا غضب نازل ہوا تو بس وہ ہلاک ہوا۞[81] اور جو کوئی توبہ کرے، ایمان لائے نیک عمل ہو، تو میں یقیناً اس کے لیے بڑا ہی اُجر بخشنے والا ہوں۞[82] اور اے موسیٰ! (علیہ السلام) کس بات نے تجھے جلدی پر اُبھارا اور تُو قوم کو پیچھے چھوڑ آیا؟۞[83] عرض کیا، وہ مجھ سے دُور نہیں، میرے نقشِ قدم پر ہیں اور اے پروردگار! میں نے تیرے حضور آنے میں جلدی کی کہ تو خوش ہو۞[84] (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا، مگر ہم نے تیرے پیچھے تیری قوم کی آزمائش کی اور سامری نے اسے گمراہ کر دیا۞[85] پس موسیٰ (علیہ السلام) خشم ناک اور افسوس کرتا ہوا قوم کی طرف لوٹا اس نے کہا، اے میری قوم کے لوگو! کیا تم سے تمہارے پروردگار نے ایک بڑی بھلائی کا وعدہ نہیں کیا تھا؟ پھر کیا ایسا ہوا کہ تم پر بڑی مدت گزر گئی یا یہ بات ہے کہ تم نے چاہا تمہارے پروردگار کا غضب تم پر نازل ہو اور اس لیے تم نے مجھ سے ٹھہرائی ہوئی بات توڑ ڈالی؟۞[86] اُنہوں نے کہا ہم نے خود اپنی خواہش سے عہد شکنی نہیں کی بلکہ قوم کی زیب و زینت کی چیزوں کا ہم پر بوجھ پڑا تھا وہ ہم نے پھینک دیا چنانچہ اس طرح

[1] بنی اسرائیل کا واقعہ اس بات کی بار بار یاد دلاتا ہے کہ غلامی کی زندگی کوئی زندگی نہیں قومی زندگی کے لیے غلامی کا قلاوہ اُتار پھینکنا نہایت ضروری ہے خواہ جنگلات میں در، در پھرنا پڑے تاہم طاقت کا مظاہرہ اُس وقت ضروری ہے جب وہ فراہم ہو جائے ورنہ پیاز بھی کھانا ہوں گے اور جوتے بھی جیسا کہ آج کل قوم مسلم کر رہی ہے۔

Marfat.com

سامری نے اسے (آگ میں) ڈالا[1] ❁87 اور اُن کے
لیے ایک بچھڑا نکال لایا، محض ایک بے جان دھڑ جس
سے گائے کی سی آواز نکلتی تھی، یہ دیکھ کر وہ بولے یہ ہے
تمہارا معبود اور موسیٰ (علیہ السلام) کا بھی مگر وہ بھول میں پڑ
گیا ❁88 کیا انہیں یہ بات بھی دکھائی نہ دی کہ بچھڑا ان
کی بات کا جواب نہیں دیتا اور نہ انہیں فائدہ پہنچا سکتا
ہے نہ نقصان؟ ❁89

اور ہارون (علیہ السلام) نے اس سے پہلے انہیں جتا
دیا تھا بھائیو! یہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ تمہاری
آزمائش ہو رہی ہے تمہارا پروردگار تو خدائے رحمٰن
ہے، دیکھو میری پیروی کرو اور میرے کہے سے باہر نہ
ہو جاؤ ❁90 مگر انہوں نے جواب دیا تھا کہ جب تک
موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے پاس واپس نہ آ جائے ہم اس
کی پرستش پر ہی جمے رہیں گے ❁91 موسیٰ (علیہ السلام) نے
کہا، اے ہارون! (علیہ السلام) جب تُو نے دیکھا وہ گمراہ
ہو گئے ہیں تو تُو نے انہیں روکا نہیں؟ ❁92 کیا تُو نے بھی
پسند کیا کہ میرے حکم سے باہر ہو جائے؟ ❁93 ہارون
(علیہ السلام) بولا، اے میری ماں کے بیٹے! میری داڑھی
اور سر کے بال نہ پکڑ، میں ڈرا کہیں تم یہ نہ کہو کہ تم نے
بنی اسرائیل میں تفرقہ[2] ڈال دیا اور میرے حکم کی راہ نہ
دیکھی ❁94 تب موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا، سامری! یہ تیرا کیا
حال ہوا؟ ❁95 اس نے کہا کہ میں نے وہ بات دیکھ لی تھی
جو اوروں نے نہیں دیکھی اس لیے رسُول[3] کی پیروی میں
میں نے بھی کچھ حصہ لیا تھا پھر چھوڑ دیا، میرے جی نے
ایسی ہی بات مجھے سجھائی ❁96 موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا، اگر
ایسا ہے تو پھر جا زندگی میں تیرے لیے یہ ہونا ہے کہ تو
کہے میں اچھوت ہوں اور یہ ایک وعدہ ہے جو کبھی
ٹلنے والا نہیں اور دیکھ تیرے معبود کا اب کیا حال ہوتا
ہے جس کی پوجا پر تو جم کر بیٹھ رہا تھا ہم اسے جلا کر راکھ
کر دیں گے اور اسے اُٹھا کر سمندر میں بہا دیں
گے ❁97 بلاشبہ معبود تو تمہارا صرف اللہ ہے، اس کے سوا
کوئی معبود نہیں ہے جو ہر چیز پر اپنے علم سے چھایا ہوا
ہے ❁98 اس طرح ہم گزری ہوئی سرگزشتوں میں سے
خبریں تجھے سناتے ہیں اور بلاشبہ ہم نے اپنے پاس
سے تجھے ایک سرمایہ نصیحت عطا فرما دیا ہے ❁99 جس کسی
نے اس سے (یعنی اللہ رب العزت سے) رُخ پھیرا
یقیناً وہ قیامت کے دن ایک بوجھ اُٹھائے گا ❁100 اور
ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا کیا ہی برا بوجھ ہے جو یہ
قیامت کے دن اپنے اوپر لادے ہوں گے ❁101 وہ دن
کہ نرسنگھا پھونکا جائے گا ہم مجرموں کو جمع کریں گے
اور ان کی آنکھیں مارے دہشت کے بے نور ہوں
گی ❁102 وہ آپس میں چپکے چپکے ایک دوسرے سے پوچھ
رہے ہوں گے ہم ہفتہ عشرہ سے زیادہ کیا رہے ہوں
گے؟ ❁103 یہ جیسی جیسی باتیں کریں گے ہم اس سے بے
خبر نہیں، ان میں جو سب سے بہتر اندازہ لگائے گا وہ
بول اُٹھے گا نہیں ہم بہت رہے ہوں گے تو بس ایک
دن رہے ہوں گے ❁104

اور یہ (سوال کرنے والے) پہاڑوں کے بارے
میں پوچھتے ہیں، تو کہہ دے میرا پروردگار ان کو اُڑا
دے گا ❁105 پھر انہیں ایسا کر دے گا جیسے صاف ہموار

[1] قوم کے شاطر لوگ ہمیشہ وقت کی نزاکت کے پیش نظر قوم کو دھوکے میں ڈال کر وقتی فوائد حاصل کرتے ہیں جیسا کہ سامری نے کیا، اس وقت کے سامری اور آج کل کے سرمایہ دار زرداری ایک ہی کردار کے دو رُخ ہیں۔

[2] قوم کے اندر تفریق تمام مظالم سے بڑھ کر ظلم ہے لیکن قوم کے ان ظالموں نے کبھی اس کا احساس نہیں کیا یہ ہمیشہ قوم کو تفریق در تفریق کر کے کمزور سے کمزور تر کی سوچتے ہیں تا کہ ان کا اُلو سیدھا رہے۔

[3] رسول سے مراد موسیٰ علیہ السلام خود ہیں سامری کا تعلق بھی قارون کی طرح قوم موسیٰ سے تھا یعنی بنی اسرائیل سے لیکن اُنہوں نے جو اقتدار کے لیے کردار ادا کیا موسیٰ علیہ السلام نے اُس کو ملیامیٹ کر دکھایا اللہ کرے کہ ان سرمایہ داروں اور زرداریوں کے کردار کو بھی کوئی ملیامیٹ کرنے والا موسیٰ کے کردار کا آدمی قوم مسلم میں پیدا کر دے تا کہ وقت کے فرعونوں سے قوم کو نجات حاصل ہو۔

Marfat.com

میدان ہو جائے ❁[106] کہیں تم کجی نہ پاؤ اور نہ اُونچ نیچ ❁[107] اس دن سب پکارنے والے کے پیچھے ہو لیں گے اور خدائے رحمٰن کے جلال کے آگے سب کی آوازیں خاموش ہو جائیں گی پس اس سناٹے میں کوئی آواز سنائی نہیں دے گی مگر صرف قدموں کی آہٹ ❁[108] اس دن سفارشیں کچھ کام نہ دیں گی مگر ہاں! جس کو خدائے رحمٰن اجازت دے اور اُس کا زبان کھولنا پسند فرمائے ❁[109] جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے گزر چکا، اور انسان اپنے علم سے اس پر چھا نہیں سکتا ❁[110] اس ﴿حیی و قیوم﴾ کے آگے سب کے سر جھک گئے جس نے ظلم کا بوجھ لاد لیا تھا، وہ نامراد ہوا ❁[111] اور جس کے عمل اچھے ہوئے اور وہ مومن بھی ہوا تو اس کے لیے کوئی اندیشہ نہ ہوگا، نہ تو ناانصافی ہوگی نہ حق تلفی! ❁[112] اور دیکھو اس طرح یہ بات ہوئی کہ ہم نے اس قرآن کو عربی کی شکل میں اُتارا اور مختلف طریقوں سے اس میں پاداشِ عمل کی خبر دے دی تاکہ لوگ بچیں یا پھر نصیحت پذیری کی روشنی ان میں نمودار ہو جائے ❁[113] پس ہر طرح کی بلندی اللہ ہی کے لیے ہے وہی جہاندارِ حقیقی ہے اور جب تک قرآنِ کریم کی وحی تجھ پر پوری نہ ہو جائے تو اس میں جلدی نہ کر، تیری پکار یہ ہو کہ اے پروردگار! میرا علم اور زیادہ کر ❁[114]

اور ہم نے آدم (علیہ السلام)[1] کو پہلے سے جتا کر عہد لے لیا تھا، پھر وہ بھول گیا اور ہم نے قصد اس میں نہیں پایا ❁[115] اور پھر یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم (کی خلافت) کو (قبول کرتے ہوئے) سجدہ کرو تو وہ سب سجدہ ریز ہو گئے مگر ابلیس کہ اُس نے انکار کیا ❁[116] اس پر ہم نے کہا اے آدم! یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے ایسا نہ ہو کہ یہ تمہیں جنت سے نکال کے رہے اور تم محنت میں پڑ جاؤ ❁[117] تمہارے لیے اب ایسی زندگی ہے کہ نہ تو اس میں بھوکے ہو نہ برہنہ ❁[118] نہ تمہارے لیے پیاس کی جلن ہے نہ سورج کی تپش ❁[119] لیکن پھر شیطان نے آدم کو وسوسہ میں ڈالا اس نے کہا، اے آدم! میں تجھے ہیشگی کے درخت کا نشان دے دوں اور ایسی بادشاہی کا جو کبھی زائل نہ ہو ❁[120] چنانچہ دونوں نے اس درخت کا پھل کھا لیا اور دونوں کے ستر ان پر کھل گئے تب ان کی حالت ایسی ہو گئی کہ باغ کے پتے توڑنے لگے اور ان سے اپنا جسم ڈھانکنے لگے، غرضیکہ آدم اپنے ربّ کے کہنے پر نہ چلا پس وہ بے راہ ہو گیا ❁[121] پھر اس کے پروردگار نے اس کو برگزیدہ کیا، اس پر لوٹ آیا، اس پر راہ کھول دی ❁[122] اللہ نے حکم دیا تھا تم سب اکٹھے یہاں سے نکل چلو تم میں سے ہر ایک دوسرے کا دشمن ہوا پھر اگر میری طرف سے تمہارے پاس کوئی پیامِ ہدایت[2] آیا تو جو کوئی میری ہدایت پر چلے گا وہ نہ تو راہ سے بے راہ ہوگا، نہ دُکھ میں پڑے گا ❁[123] جو کوئی میری یاد سے روگرداں ہوگا تو اس کی زندگی ضیق میں گزرے گی اور قیامت کے دن بھی اسے اندھے اُٹھاؤں گا ❁[124] (قیامت کے روز) وہ کہے گا پروردگار! تُو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اُٹھایا؟ میں تو اچھا خاصا دیکھنے والا تھا ❁[125] ارشاد

[1] قرآنِ کریم میں بار بار بتایا جا رہا ہے کہ بھول جانا انسان کا خاصہ ہے اور یہ کوئی نفرین چیز نہیں جب کہ بھول ہونے کے بعد تسلیم کر لیا جائے لیکن بھول پر اَڑ جانا اور تسلیم نہ کرنا عذر و بہانے تراشنا وہ شیطنت ہے جو انسان کو انسانیت سے خارج کر دیتی ہے لیکن اس کو سمجھنے کی کوشش بہت کم کی جاتی ہے اور خصوصاً قوم کے وڈیرے ہمیشہ قوم کے سامنے اَڑنا جانتے ہیں تسلیم کرنا نہیں جس کے نتائج بھی سب کے سامنے ہیں حالانکہ یہ کردار ابلیس کا ہے آدم کا نہیں۔ ایک دہ کی چوہدراہٹ سے لے کر پورے ملک کے تمام وڈیروں کی ترتیب وار یہی حالت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسانیت نام کی کوئی چیز اس ملک عزیز میں نہیں جس کو اسلام کا قلعہ کہا جاتا ہے الا ماشاء اللہ۔

[2] پیامِ ہدایت آتے رہے یہاں تک کہ آخری پیام بھی آ گیا جس کے بعد اب کوئی اور پیام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں آئے گا لیکن حالت بدستور وہی رہی کہ اکثریت نے روگردانی اختیار کی اور کر رہی ہے اور کرتی رہے گی۔

Marfat.com

ہو گا ہاں! اس طرح ہونا تھا، ہماری نشانیاں تیرے
سامنے آئیں مگر تو نے انہیں بھلا دیا سو اس طرح آج
تو بھلا دیا گیا ہے ❁ 126 اور جو کوئی بڑھ نکلتا ہے اور اپنے
پروردگار کی نشانیوں پر یقین نہیں کرتا تو اس طرح ہم
اسے بدلہ دیتے ہیں اور آخرت کا عذاب تو بہت زیادہ
سخت ہے، بہت دیر تک رہنے والا ہے ❁ 127 کیا ان
لوگوں کو اس بات سے بھی ہدایت نہ ملی کہ ان سے پہلے
قوموں کے کتنے ہی دور گزر چکے ہیں جنہیں ہم ہلاک
کر چکے؟ یہ ان بستیوں میں چلتے پھرتے ہیں، جو لوگ
دانش مند ہیں ان کے لیے اس ایک بات میں کتنی ہی
نشانیاں ہیں ❁ 128

اور اگر ایسا نہ ہوتا کہ پہلے سے تیرے پروردگار
نے ایک بات ٹھہرا دی ہوتی تو اس گھڑی ان پر
الزام لگ جاتا اور مقررہ وقت نمودار ہو جاتا! ❁ 129 پس
ان کی ساری باتوں پر صبر کر اور اپنے پروردگار کی حمد و
ثنا (کی پکار) میں لگا رہ، سورج نکلنے سے پہلے اور
ڈوبنے سے پہلے، رات کی گھڑیوں میں اور دوپہر کے
لگ بھگ بھی ممکن ہے کہ تو بہت جلد خوشنود ہو
جائے ❁ 130 اور یہ جو ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو
دنیوی زندگی کی آزمائشیں[1] دے رکھی ہیں اور وہ ان
سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں تو تیری نگاہیں اس پر نہ جمیں،
یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ ہم نے انہیں آزمائش میں
ڈالا ہے اور جو کچھ تیرے پروردگار کی بخشی ہوئی روزی
ہے وہی بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے ❁ 131 اور اپنے
گھر والوں کو بھی نماز کا حکم دے اور اس پر مضبوطی کے
ساتھ جم جا، ہم تجھ سے روزی کا سوال نہیں رکھتے تو
ہم سے سائل ہے، ہم بخشنے والے ہیں اور انجام کار
تقویٰ ہی کے لیے ہے ❁ 132 اور اُن لوگوں نے کہا
کیوں یہ اپنے پروردگار کی کوئی نشانی اپنے ساتھ نہ
لایا؟ لیکن کیا ان تک وہ روشن دلیلیں نہیں پہنچ چکیں جو
اگلی کتابوں میں موجود ہیں؟ ❁ 133 اور اگر ہم انہیں اس
سے پہلے عذاب نازل کر کے ہلاک کر ڈالتے تو یہ
ضرور کہتے خدایا اس سے پہلے کہ ہم ظہورِ عذاب سے
ذلیل و رسوا ہوں تو نے ایک پیغمبر کیوں نہ بھیج دیا کہ ہم
تیری آیتوں پر چلتے اور ہلاک نہ ہوتے؟ ❁ 134 تو کہہ
دے یہاں پر ہر ایک کے لیے انتظار کرنا ہے پس تم
بھی انتظار کرو، بہت جلد تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ
کون سیدھی راہ پر ہے اور کون منزلِ مقصود پر پہنچتا
ہے ❁ 135

❁ 112 73:21

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

وقت قریب آ لگا ہے کہ لوگوں سے حساب لیا
جائے، اس پر بھی ان کا یہ حال ہے کہ رُخ پھیرے،
غفلت میں پڑے چلے جا رہے ہیں! ❁ 1 ان کے
پروردگار کی طرف سے ان پر نصیحت کی باتیں پیہم آتی
رہیں مگر کبھی ایسا نہ ہوا کہ انہوں نے جی لگا کر سنا، وہ
سنتے ہیں مگر اس طرح کہ وہ کھیل کود میں لگے ہوئے
ہیں ❁ 2 ان کے دِل یک قلم غافل ہیں اور ظلم کرنے
والوں نے چپکے چپکے سرگوشیاں کیں، یہ ہماری ہی
طرح کا ایک آدمی ہے؟ پھر کیا تم جان بوجھ کر ایسی
جگہ آتے ہو جہاں جادو[2] کے سوا اور کچھ نہیں؟ اور تم
اچھی طرح دیکھتے بھی ہو ❁ 3 فرمایا آسمان و زمین میں
جو بات بھی کہی جاتی ہے میرے پروردگار کو سب
معلوم ہے وہ سننے والا جاننے والا ہے ❁ 4 بلکہ انہوں

[1] رزق کی فراوانی لاریب اللہ رب کریم کی طرف سے آزمائش ہے کامیاب ہیں وہ لوگ جو اس فراوانی سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے اُس کی تقسیم سے ہاتھ نہیں روکتے۔ رزق کی عسرت بھی آزمائش ہے اور اس آزمائش میں پورے اُترنے والے وہ لوگ ہیں جو فراوانی والوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اور اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پسارتے ہیں۔

[2] قرآن کریم اگر سمجھ کر پڑھا جائے تو اس کے موثر ہونے سے انکار ممکن نہیں۔ نزولِ قرآن کے وقت اہل زبان نے سنتے ہی اس کو سمجھا اور اس کو جادو قرار دیا تا کہ ایسا کہہ کر وہ دوسروں کو اس کے قریب آنے سے روکیں کہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

Marfat.com

نے کہا، یہ محض خواب و خیال کی باتیں ہیں بلکہ
من گھڑت دعویٰ ہے، نہیں بلکہ یہ شاعر ہے اگر ایسا
نہیں ہے تو کوئی نشانی ہمیں لا دکھائے جس طرح
اگلے وقتوں کے لوگ نشانیوں کے ساتھ بھیجے جا چکے
ہیں ❁5 لیکن ان سے پہلے جن جن بستیوں کو ہم نے
ہلاک کیا، ان میں سے تو کوئی بھی ایمان نہیں لایا تھا،
پھر کیا یہ لوگ ایمان لے آئیں گے؟ ❁6 اور [1] ہم نے
تجھ سے پہلے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ آدمی
تھے ان پر ہماری وحی اُترتی تھی، اگر تمہیں یہ بات معلوم
نہیں تو ان لوگوں سے پوچھ لو جو اہل کتاب ہیں ❁7 اور
ہم نے ان پیغمبروں کو بھی ایسے جسم کا نہیں بنایا کہ کھانا
نہ کھاتے ہوں اور نہ ہی وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے
تھے ❁8 پھر جس بات کا وعدہ کیا تھا وہ انہیں سچا کر دکھایا،
ہم نے انہیں اور جس کسی کو چاہا نجات دے دی اور حد
سے نکل جانے والوں کو ہلاک کر ڈالا ❁9 ہم نے
تمہارے لیے ایک کتاب نازل کر دی ہے اس میں
تمہارے لیے موعظت ہے کیا تم سمجھتے نہیں؟ ❁10
اور کتنی ہی بستیاں جو ظلم و شرارت میں غرق تھیں
ہم نے پامال کر ڈالیں اور ان کے بعد دوسرے
گروہوں کو اُٹھا کھڑا کیا ❁11 جب ہمارا عذاب اُنہوں
نے محسوس کیا تو وہ اچانک بستیوں سے بھاگے جا رہے
تھے ❁12 اب بھاگتے کہاں ہو؟ اپنی اس عیش و عشرت
میں لوٹو اور انہی مکانوں میں شاید تم سے کچھ دریافت
کیا جائے ❁13 بستیوں کے باشندوں نے پکارا! افسوس
ہم پر بلاشبہ ہم ظلم کرنے والے تھے ❁14 تو وہ برابر یہی
پکارا کیے یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹے ہوئے کھیت
کی طرح، بجھے ہوئے انگاروں کی طرح کر دیا ❁15 اور
ہم نے آسمان و زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے
کچھ کھیل تماشہ کرتے ہوئے نہیں بنایا ہے ❁16 اگر ہمیں
کھیل تماشہ بنانا منظور ہوتا تو ہم خود اپنی جانب سے
ایسا ہی کارخانہ بناتے، مگر ہم ایسا کرنے والے نہ
تھے ❁17 بلکہ (اس جگہ حقیقت حال ہی دوسری ہے کہ)
ہم حق سے باطل پر چوٹ لگاتے ہیں تو وہ باطل کا سر
کچل ڈالتا ہے اور وہ اچانک اسے فنا کر دیتا ہے،
افسوس تم پر تم کیسی کیسی باتیں بیان کرتے ہو ❁18
آسمانوں میں جو کوئی ہے اور زمین میں جو کوئی ہے
سب اس کے لیے ہے، جو اس کے حضور ہیں وہ بھی
گھمنڈ میں آکر اس کی بندگی سے سرتابی نہیں کرتے،
نہ کبھی تھکتے ہیں ❁19 وہ رات دن اس کی پاکیزگی کے
ترانوں کے تسبیح خواں ہیں، وہ کبھی تھمتے نہیں ❁20 (ذرا
غور کرو کہ) کیا ان لوگوں نے زمین سے ایسے معبود بنا
لیے ہیں جو مُردوں کو زندہ کر دیتے ہیں؟ ❁21 اگر
آسمان و زمین میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود بھی ہوتا تو
یقیناً وہ بگڑ کے [2] برباد ہو جاتے پس اللہ کے لیے کہ وہ
تخت کا مالک ہے پاکیزگی ہو، ان ساری باتوں سے
پاکیزگی جو یہ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں ❁22 وہ جو
کچھ بھی کرے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں اور سب
سے باز پرس ہونی ہے ❁23 پھر کیا ان لوگوں نے اس
کے سوا دوسرے معبود پکڑ رکھے ہیں؟ تو ان سے کہہ
دے بتلاؤ تمہاری دلیل کیا ہے؟ یہ ہے وہ کلام جو
میرے ساتھیوں کے ہاتھ میں ہے اور جو مجھ سے
پہلوں کے لیے اُتر چکا ہے، اکثروں کو حقیقت کا پتہ
ہی نہیں وہ رُخ پھیرے ہوئے ہیں ❁24 اور ہم نے تجھ
سے پہلے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس پر اس بات کی

[1] قرآن کریم میں جگہ جگہ آپ کو مخاطب کر کے آپ کی امت کے لوگوں کو بات سمجھائی گئی ہے اور یہی انداز اس جگہ اختیار کیا گیا ہے تاکہ بات دوٹوک الفاظ میں کی جاسکے۔

[2] کسی بھی انتظام کو صحیح طریقہ سے چلانے کے لیے اُس کا ایک ناظم ہونا ضروری ہے یہ بات دلیل ہے اس کی کہ اس کائنات کا انتظام چلانے والا ایک ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے جو اکیلا ہے اگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا موجود ہوتا تو نظامِ کائنات کبھی کا درہم برہم ہو گیا ہوتا۔

Marfat.com

وحی نہ بھیجی ہو کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف میری ذات (ذاتِ خداوندی) پس چاہیے کہ میری بندگی کرو[25] ۞ اور اُنہوں نے کہا خدائے رحمٰن نے اپنے لیے اولاد بنائی ہے پاکیزگی ہو اس کے لیے بلکہ وہ تو اس کے معزز بندے ہیں[26] ۞ وہ اس (یعنی اللہ تعالیٰ) کے آگے بڑھ کر بات نہیں کر سکتے، وہ اس کے حکم پر سر تا سر کاربند رہتے ہیں[27] ۞ جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ پیچھے ہے سب اللہ جانتا ہے، ان کی مجال نہیں کہ کسی کو اپنی سفارش سے بخشوالیں مگر ہاں جس کسی کی بخشش اللہ پسند فرمائے اور وہ تو اس کی ہیبت سے خود ہی ڈرتے رہتے ہیں[28] ۞ اور ان میں سے اگر کوئی (ایسی جرأت کر بیٹھے اور) کہے اللہ کے سوا میں معبود ہوں تو اس کی پاداش میں ہم اسے جہنم کی سزا دیں، ہم اس طرح ظلم کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں[29] ۞

جو لوگ منکر ہیں کیا انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ آسمان اور زمین دونوں (اپنی ابتدائی خلقت میں) ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے پھر ہم نے اُنہیں الگ الگ کیا اور پانی سے تمام جاندار چیزیں پیدا کر دیں؟ پھر کیا یہ یقین نہیں رکھتے؟[30] ۞ اور ہم نے زمین میں جمے ہوئے پہاڑ بنا دیے کہ ایک طرف کو ان (مخلوقات) کے ساتھ جھک نہ پڑے اور ہم نے ان میں ایسے درے بنا دیے کہ راستوں کا کام دیتے ہیں تاکہ لوگ اپنی منزل مقصود پالیں[31] ۞ اور ہم نے آسمان کو ایک چھت کی طرح بنایا محفوظ! مگر یہ لوگ اس کی نشانیوں سے رُخ پھیرے ہوئے ہیں[32] ۞ اور وہی ہے جس نے رات اور دن کا اختلاف پیدا کیا اور سورج اور چاند بنائے، یہ تمام اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں[33] ۞ اور ہم نے تجھ سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشگی نہیں دی پھر اگر تجھے مرنا ہے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہیں؟[34] ۞ ہر جان کے لیے موت کا مزہ چکھنا ہے

اور ہم تمہیں اچھی بری حالتوں کی آزمائش میں ڈالتے ہیں تاکہ تمہارے لیے آزمائشیں ہوں اور پھر تم سب کو ہماری طرف لوٹنا ہے[35] ۞ اور جب تجھے وہ لوگ دیکھتے ہیں جنہوں نے انکارِ حق کی راہ اختیار کی ہے تو انہیں اور تو کچھ سوجھتا ہی نہیں بس تجھے اپنی ہنسی ٹھٹھے کی بات بنا لیتے ہیں، کیا یہی وہ آدمی ہے جو ہمارے معبودوں کا ذکر کرتا ہے؟ اور ان کا حال یہ ہے کہ خدائے رحمٰن کے ذکر سے یک قلم منکر ہیں[36] ۞ آدمی کی سرشت ہی میں جلد بازی ہے، اچھا عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھا دیں گے، اتنی جلدی نہ کرو[37] ۞ اور (وہ مستقبل کا انتظار کرنا نہیں چاہتے) کہتے ہیں، اگر تم سچے ہو تو بتلاؤ یہ وعدہ کب ظہور میں آئے گا؟[38] ۞ اگر یہ منکر اس گھڑی کا حال معلوم کر لیں جب آتش (عذاب بھڑکے گی اور اس) کے شعلے نہ تو اپنے آگے سے ہٹا سکیں گے نہ پیچھے سے اور نہ کہیں سے مدد پائیں گے[39] ۞ بلکہ وہ گھڑی تو ان پر اچانک آموجود ہوگی اور انہیں مبہوت کر دے گی پھر نہ تو اس وقت کو پھرا سکیں گے اور نہ ہی مہلت پائیں گے[40] ۞ اور یہ واقعہ ہے کہ تجھ سے پہلے بھی پیغمبروں کی ہنسی اُڑائی جا چکی ہے لیکن اس کا نتیجہ یہی نکلا ہے کہ جس بات کی ہنسی اُڑاتے تھے وہی بات ان پر چھا گئی (اور وہ دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے)[41] ۞

اور ان سے پوچھ! رات کا وقت ہو یا دن کا مگر کون ہے جو خدائے رحمٰن سے تمہاری نگہبانی کر سکتا ہے، مگر وہ تو اپنے پروردگار کی یاد سے بالکل رُخ پھیرے ہوئے ہیں[42] ۞ پھر کیا ان لوگوں کے لیے معبود ہیں جو ہم سے انہیں بچا سکتے ہیں؟ (حالانکہ یہ ممکن ہی نہیں ہے) وہ خود اپنی مدد تو کر نہیں سکتے اور نہ ہماری ہی طرف سے حفاظت پا سکتے ہیں[43] ۞ ہم نے انہیں اور ان کے باپ دادوں کو بہرہ ور ہونے کے موقعے دیے یہاں تک کہ ان کی بڑی بڑی عمریں

Marfat.com

گزر گئیں مگر کیا یہ لوگ نہیں دیکھ رہے کہ ہم زمین کو چاروں طرف سے ان پر تنگ کرتے ہوئے چلے آ رہے ہیں؟[1] پھر کیا وہ غالب ہو رہے ہیں؟ ۝44 اے پیغمبر اسلام! تُو کہہ دے میری پکار اس کے سوا کچھ نہیں کہ اللہ کی وحی سے علم پا کر تمہیں متنبہ کر رہا ہوں اور جو بہرے ہیں انہیں کتنا ہی خبردار کیا جائے کبھی سننے والے نہیں ۝45 اور اگر ان پر تیرے پروردگار کے عذاب کی ایک چھینٹ بھی پڑ جائے تو بے اختیار پکار اُٹھیں ہائے افسوس! بلاشبہ ہم ہی ظلم کرنے والے تھے ۝46 اور ہم قیامت کے دن انصاف کے ترازو کھڑے کریں گے پس کسی جان کے ساتھ ذرا بھی نا انصافی نہ ہوگی، اگر رائی کے برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو ہم اسے وزن میں لے آئیں گے، جب ہم حساب لینے والے ہوں تو پھر اس کے بعد کیا باقی رہا؟ ۝47 اور ہم نے موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کو فرقان اور روشنی اور متقیوں کے لیے نصیحت دی تھی ۝48 ان متقیوں کے لیے جو اپنے پروردگار کی ہستی سے بغیر اسے دیکھے ہوئے ڈرتے رہتے ہیں اور آنے والی گھڑی کے تصور سے بھی لرزاں رہتے ہیں ۝49 اور یہ بھی نصیحت ہے، برکت والی، ہم نے اسے نازل کیا پھر کیا تمہیں اس سے انکار ہے؟ ۝50

اور اس سے پہلے ہم نے ابراہیم[2] (علیہ السلام) کو اس کے درجہ کے مطابق سمجھ بوجھ عطا فرمائی تھی اور ہم اس کی حالت سے بے خبر نہ تھے ۝51 جب اس نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا تھا یہ کیا مورتیاں ہیں جن کی پوجا پر تم جم کر بیٹھ گئے ہو؟ ۝52 تو اُنہوں نے جواب دیا تھا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو دیکھا وہ انہی کی پوجا کرتے تھے ۝53 ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا یقین کرو تم خود بھی اور تمہارے باپ دادا بھی صریح گمراہی میں پڑے ہو ۝54 اس پر انہوں نے کہا تو ہم سے سچ مچ کہہ رہا ہے یا مزاح کر رہا ہے؟ ۝55 ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا، نہیں میں کہتا ہوں آسمان اور زمین کا پروردگار جس نے ان سب کو پیدا کیا وہی تمہارا بھی پروردگار ہے، میں اس حقیقت پر تمہارے آگے گواہ ہوں؟ ۝56 اور بخدا میں ضرور تمہارے ان بتوں کے ساتھ ایک چال چلوں گا جب تم سب پیٹھ پھیر کر چل دو گے ۝57 چنانچہ جب اس نے بتوں کو توڑ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، صرف ایک بت جو ان میں بڑا سمجھا جاتا تھا چھوڑ دیا کہ شاید وہ اس کی طرف رجوع کریں ۝58 اُنہوں نے کہا ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کس نے کی؟ جس کسی نے کی ہو وہ بڑا ہی ظالم ہے ۝59 بعض آدمیوں نے کہا ہم نے ایک نوجوان کو ان کے بارے میں کچھ کہتے سنا تھا، اسے ابراہیم (علیہ السلام) کہہ کر پکارتے ہیں ۝60 لوگوں نے کہا، اسے (یعنی ابراہیم علیہ السلام کو) یہاں تمام لوگوں کے سامنے بلا لاؤ تا کہ سب گواہ رہیں ۝61 ان لوگوں نے کہا، اے ابراہیم (علیہ السلام) کیا تو نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کی؟ ۝62 اُس[3] نے کہا بلکہ اس بت نے کی، جو ان میں سب سے بڑا ہے اگر بت بول سکتے ہیں تو خود اُن ہی سے دریافت کر

[1] یہ اہل مکہ کی بات ہے کہ بیت اللہ کی عزت کے باعث وہ پوری دنیا میں مکرم سمجھے جاتے تھے لیکن اب کیا ہوا ہے کہ زمین اپنی تمام کشادگیوں کے باوجود ان پر تنگ ہوتی جا رہی ہے یعنی ان کی عزت واحترام مٹتا جا رہا ہے اور اسلام کا حلقہ بحمد اللہ روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے اور عنقریب وہ اپنی حیثیت کو بالکل نابود کر لیں گے۔

[2] آپ کے جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے حالات وواقعات سے آپ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ آپ بھی اُن کے نقش قدم پر چلتے رہیں ان شاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے مشن میں کامیاب وکامران ہوئے۔

[3] ایسے جواب کو مسکت جواب کہتے ہیں یعنی جس کا جواب ممکن ہی نہ ہو لیکن افسوس کہ ہمارے مفسرین نے اس کو خلاف واقعہ قرار دے کر اس کی طرح طرح سے تاویلیں کرنا شروع کر دیں جن کا سر ہے نہ پیر۔

Marfat.com

لو❁[63] تب وہ آپس میں ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے، اُنہوں نے کہا اس میں شک نہیں نا انصافی کی بات تو تم سے ہوگئی❁[64] پھر وہ اس حال میں پڑ گئے کہ سر جھکے ہوئے تھے، انہوں نے کہا تو اچھی طرح جانتا ہے یہ بت بات نہیں کرتے❁[65] ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا پھر تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جو تمہیں نہ تو کسی طرح کا نفع پہنچائیں نہ نقصان؟❁[66] تمہاری حالت کتنی قابل افسوس ہے اور ان کی بھی جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو کیا تم عقل سے بالکل کورے ہو گئے؟❁[67] انہوں نے کہا اگر ہم میں کچھ بھی ہمت ہے تو آؤ اس آدمی کو آگ میں جلا دیں اور اپنے معبودوں کا بول بالا کریں❁[68] ہمارا حکم ہوا اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیمؑ کے لیے سلامتی ہی سلامتی❁[69] اور انہوں نے چاہا تھا کہ ابراہیم (علیہ السلام) کے ساتھ ایک چال چلیں لیکن ہم نے انہیں نامراد کردیا❁[70] ہم نے اسے اور لوط (علیہ السلام) کو نجات دلا کر ایک ایسے ملک میں پہنچا دیا جسے قوموں کیلیے بابرکت ملک بنایا ہے❁[71] اور پھر ہم نے اسے اسحٰق (علیہ السلام) عطا فرمایا اور مزید برآں یعقوبؑ، ان سب کو ہم نے نیک کردار بنایا تھا❁[72] ہم نے انہیں پیشوائی دی تھی ہمارے حکم کے مطابق وہ راہ دکھاتے تھے ہم نے ان پر وحی بھیجی کہ ہر طرح کی بھلائی کے کام انجام دیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں وہ ہماری بندگی میں لگے رہتے تھے❁[73] اور لوط (علیہ السلام) کو بھی ہم نے حکم و علم عطا فرمایا ہم نے اس بستی سے اسے نجات دی جس کے باشندے بڑے ہی گندے کام کیا کرتے تھے اور کچھ شک نہیں کہ وہ بڑے ہی بدراہ، حد سے گزرے ہوئے لوگ تھے❁[74] اور ہم نے اس کو اپنی رحمت میں لے لیا یقیناً وہ نیک کردار انسانوں میں سے تھا❁[75]

اور نوح کا معاملہ جو ان سے پیشتر کا ہے جب اس نے ہمیں پکارا تھا تو ہم نے اس کی پکار سن لی، اسے اور اس کے اہل کو ایک بڑی ہی سختی سے نجات دی❁[76] نیز ان لوگوں کے مقابلہ میں جو ہماری نشانیاں جھٹلاتے تھے ان کی مدد کی وہ بڑے ہی بدراہ لوگ تھے پس ہم نے ان سب کو غرق کر دیا❁[77] اور داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) (کا معاملہ یاد کرو) جب وہ (اس) کھیت میں کہ لوگوں کی بکریاں اس میں چر گئی تھیں فیصلہ کرتے تھے اور ہم ان کی حکم فرمائی دیکھ رہے تھے❁[78] پس ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کو اس بات کی پوری سمجھ دے دی اور ہم نے حکم دینے کا منصب اور علم ہر ایک کو عطا فرمایا تھا نیز ہم نے پہاڑوں کو داؤدؑ[1] کے لیے مسخر کر دیا تھا، وہ اللہ کی پاکیزگی کی صدائیں بلند کرتے تھے اور اسی طرح پرندوں کو بھی اور ہم (ایسا ہی) کرنے والے تھے❁[79] اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو تمہارے لیے زرہیں بنانا سکھا دیا کہ تمہیں ایک دوسرے کی جنگ سے بچائیں پھر کیا تم شکر گزار ہو؟❁[80] اور ہم نے تند ہواؤں کو بھی سلیمانؑ کے لیے مسخر کر دیا جو کہ اس کے حکم پر چلتی تھیں اور اس سر زمین کے رُخ پر جس میں ہم نے بڑی ہی برکت رکھ دی ہے اور ہم ساری باتوں کی آگاہی رکھتے ہیں❁[81] اور شیطانوں (قوی ہیکل لوگوں) میں سے ایسے شیطان جو اس کے لیے غوطہ لگاتے اور اس کے علاوہ اور بھی طرح طرح کے کام کرتے اور ہم انہیں اپنی پاسبانی میں لیے ہوئے

[1] اس کائنات کی ہر چیز انسان کے لیے مسخر ہے لیکن جس چیز سے کوئی انسان کام لینا چاہتا ہے اور جیسا کام لینا چاہتا ہے وہ دینے کے لیے تیار رہتی ہے سیدنا داؤد علیہ السلام اور آپ کے صاحبزادے سلیمان علیہ السلام نے اپنے زمانہ میں بہت سی چیزوں سے نفع حاصل کیا اور اپنے زمانہ کو بہت عروج تک پہنچا دیا جس کا تذکرہ قرآن کریم میں جگہ جگہ موجود ہے اور اس جگہ بھی اشارات پائے گئے ہیں۔ لیکن افسوس! کہ علمائے امت نے ان تمام کاموں کو معجزات سے تعبیر کرکے پوری قوم کی ترقی کی راہ روک دی جس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔

Marfat.com

تھے۞82 اور ایوب[1] (علیہ السلام) جب اس نے اپنے پروردگار کو پکارا تھا کہ میں دُکھ میں پڑ گیا ہوں اور خدایا تجھ سے بڑھ کر رحم کرنے والا کوئی نہیں۞83 پس ہم نے اس کی پکار سن لی اور جس دُکھ میں پڑ گیا تھا وہ دور کر دیا، ہم نے اس کا گھرانا (پھر سے) بسا دیا اور اس کے ساتھ ویسے ہی اور بھی دیئے، یہ ہماری طرف سے اس کے لیے رحمت تھی اور یہ (قرآن) نصیحت ہے ان کے لیے جو اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں۞84 اور (اس طرح) اسمٰعیل، ادریس اور ذوالکفل (علیہم السلام) سب (راہِ حق میں) صبر کرنے والے تھے۞85 ہم نے انہیں اپنی رحمت کے سایہ میں لے لیا یقیناً وہ (سب ہمارے) نیک بندوں میں سے تھے۞86 اور (اسی طرح) ذوالنون[2] (کا معاملہ یاد کرو) جب وہ خشم ناک ہو کر چلا گیا پھر اس نے خیال کیا کہ ہم اسے تنگی میں نہ ڈالیں گے پھر اندھیروں میں اس نے پکارا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تیرے لیے پاکیزگی ہے حقیقت یہ ہے کہ میں نے ظلم کیا ہے (یہ اُس کی کشتی میں کی گئی تقریر کا ماحصل ہے)۞87 تب ہم نے اس کی پکار سن لی اور غمگینی سے اس کو نجات دی، ہم اس طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۞88 اور زکریا (علیہ السلام) جب اس نے اپنے پروردگار کو پکارا تھا، خدایا مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو ہی بہتر وارث ہے۞89 ہم نے اس کی پکار سن لی اسے یحییٰ (علیہ السلام) (جیسا فرزند) عطا فرمایا اور اس کی بیوی کو اس کے لیے تندرست کر دیا (تاکہ بیٹے کو جنم دے) یہ تمام لوگ نیکی کی راہوں میں سرگرم تھے امید لگائے ہوئے اور ڈرتے ہوئے، ہم سے دُعائیں مانگتے تھے اور ہمارے آگے عجز و نیاز سے جھکے ہوئے تھے۞90 اور اس عورت[3] کا معاملہ جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی (یعنی نکاح کیا) پس ہم نے اپنی روح اس میں پھونک دی اور اس کو اور اس کے بیٹے کو تمام دنیا کے لیے ایک نشانی بنا دیا۞91 یہ تم سب کی اُمت ایک ہی اُمت ہے اور میں ہی تم سب کا پروردگار ہوں، پس چاہیے کہ میری بندگی کرو۞92 مگر لوگوں نے آپس میں اختلاف کر کے اپنے دین کے ٹکڑے کر ڈالے، سب کو ہماری طرف لوٹنا ہے۞93

پس جس کسی نے نیک کام کیے اور وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے تو اس کی کوشش اکارت جانے والی نہیں، ہم اس کی نیکیاں لکھ لینے والے ہیں۞94 اور جس آبادی کو ہم نے (ایک بار) ہلاک کر دیا تو اس کے لیے ممکن نہیں کہ اس کے لوگ کبھی لوٹنے والے ہوں۞95 جب وہ وقت آ جائے گا کہ یاجوج اور ماجوج کی راہ کھل جائے گی تمام بلندیوں سے وہ دوڑتے ہوئے اُتر آئیں گے۞96 اور سچے وعدہ کی گھڑی قریب آ جائے گی تو اس وقت اچانک ایسا ہوگا کہ لوگوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی ان لوگوں کی آنکھیں جنہوں نے انکار کیا تھا، افسوس ہم پر! ہم اس سے غفلت میں رہے بلکہ ہم ظلم و شرارت میں سرشار تھے۞97 بلاشبہ تم اور وہ جن کی اللہ کو چھوڑ کر پوجا کرتے ہو دوزخ کا ایندھن ہیں، تم سب وہاں پہنچنے والے ہو۞98 اگر یہ ہستیاں معبود ہوتیں تو کبھی دوزخ میں نہ پہنچتیں حالانکہ سب اس میں ہمیشہ کے لیے رہنے والے ہیں۞99 اُن کے لیے دوزخ میں چیخیں ہوں گی اور وہ نہیں سنیں

[1] ایوب علیہ السلام بھی اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی ہیں جن کے صبر کی داستانیں زبان زدِ خواص و عام ہیں۔ ایوب علیہ السلام کی سرگزشت کے لیے عروۃ الوثقیٰ کے زیرِ نظر مقام کی طرف رجوع کریں تمام تفصیلات وہاں آپ کو مل جائیں گی انشاء اللہ۔ آپ کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی کہ بات کیا تھی اور ہمارے مفسرین نے اس کو کیا بنا دیا اور جو کچھ کیا محض اسرائیلیات کی بنا پر کیا۔

[2] ذوالنون سے مراد یونس علیہ السلام ہیں اور یونس علیہ السلام کی سرگزشت عروۃ الوثقیٰ کے محولہ مقام پر دیکھی جا سکتی ہے۔

[3] اس عورت سے مراد سیدہ مریم ہیں جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں جو عورت ہونے کے باوجود اپنے زمانہ کے مردوں پر بھی فوقیت رکھتی تھیں اور یہ فوقیت ان کو ان کے کردار کے باعث حاصل ہوئی۔

Marfat.com

گے۞100 مگر جن لوگوں کے لیے ہم نے پہلے سے
بھلائی کا حکم دے دیا تو وہ یقیناً دوزخ سے دور کردیئے
گئے۞101 وہاں کی بھنک بھی ان کے کانوں میں نہیں
پڑے گی اور وہ اپنی پسند اور خواہش کی تمام نعمتوں میں
ہمیشہ کے لیے مگن رہیں گے۞102 انہیں (قیامت کے
روز) بڑی ہولناکی بھی ہراساں نہ کرے گی فرشتے
آگے بڑھ کر ان کی ملاقات کریں گے (اور کہیں گے)
یہ ہے وہ تمہارا دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۞103 وہ
دن، جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے
جیسے بہی کھاتوں کے طومار لپیٹ لیے جاتے ہیں، ہم
نے جس طرح پیدائش شروع کی تھی اسی طرح اسے
دہرائیں گے، اس وعدہ کا پورا کرنا ہم پر ہے اور ہم پورا
کر کے رہیں گے۞104 اور ہم نے زبور میں تذکیر و
نصیحت کے بعد یہ بات لکھ دی تھی کہ زمین کی وراثت
انہی بندوں کے حصے میں آئے گی جو نیک ہوں
گے۞105 اسبات میں ان لوگوں کے لیے جو عبادت
گزار ہیں ایک بڑا ہی پیام ہے۞106 اور ہم نے تجھے
نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ تمام دنیا کے لیے رحمت[1] کا ظہور
ہو۞107 تو کہہ دے مجھ پر جو کچھ وحی کیا گیا ہے وہ تو
صرف یہ ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی تنہا معبود ہے پس
بتلاؤ تم اس کے آگے سر جھکاتے ہو یا نہیں؟۞108 پھر
اگر وہ روگردانی کریں تو کہہ دے میں نے تمہیں
یکساں طور پر خبردار کردیا ہے، میں نہیں جانتا کہ جس
بات کا وعدہ کیا گیا ہے اس کا وقت قریب آلگا ہے یا
ابھی دور ہے۞109 اللہ کے علم سے کوئی بات پوشیدہ نہیں
جو کچھ پکار کے کہا جاتا ہے وہ بھی اور جو کچھ تم (دِلوں
میں) چھپائے ہوئے ہو وہ بھی۞110 اور مجھے کیا معلوم
ہوسکتا ہے کہ اس (تاخیر) میں تمہارے لیے آزمائش
رکھ دی گئی ہو اور مقررہ وقت تک زندگی کا لطف
اُٹھالو۞111 خدایا! اب سچائی کے ساتھ فیصلہ کردے اور
ہمارا پروردگار تو ﴿الرحمٰن﴾ ہے اس سے مدد مانگی گئی
ہے جیسی کچھ باتیں تم بنا رہے ہو۞112

78   103:22

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، یقین کرو کہ
آنیوالی گھڑی کا زلزلہ بڑا ہی سخت واقع ہوگا۞1 جس
دن وہ تمہارے سامنے آموجود ہوگی اس دن دودھ
پلانے والی مائیں اپنا دودھ پیتا بچہ بھول جائیں گی،
حاملہ عورتیں اپنا حمل گرا دیں گی، لوگوں کو تم اس حال
میں دیکھو گے کہ بالکل متوالے ہوگئے ہیں حالانکہ وہ
متوالے نہیں ہوئے مگر اللہ کے عذاب کی ہولناکی بڑی
ہی ہولناک ہے۞2 اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے
بارے میں جھگڑتے ہیں اور ان کے پاس کوئی علم نہیں
وہ ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں۞3 یہ بات لکھ
دی گئی ہے کہ جو کوئی اس کا رفیق ہوا وہ ضرور اسے
گمراہی میں ڈالے گا اور عذابِ جہنم تک پہنچا کر رہے
گا۞4 لوگو! اگر تمہیں اس بارے میں شک ہے کہ آدمی
دوبارہ جی اُٹھے گا تو ہم نے مٹی سے تمہیں پیدا[2] کیا پھر
اس طرح کہ پہلے ''نطفہ'' ہوتا ہے پھر ''علقہ'' بنتا ہے
پھر متشکل اور غیر متشکل گوشت کا ایک لوتھڑا اور یہ اس
لیے ہوتا ہے کہ ہم تم پر واضح کردیں پھر دیکھو جس
''نطفہ'' کو ہم چاہتے ہیں اسے عورت کے رحم میں ایک

[1] لاریب آپ رحمۃ للعالمین ہیں آپ کی رحمت تمام جہانوں کے لیے یکساں ایک جیسی ہے انحصار رحمت کو حاصل کرنے والوں پر ہے کہ کون کتنی رحمت حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

[2] انسان کی اصل پیدائش مٹی سے ہے لیکن اس کی پیدائش کو مرحلہ وار بیان کر کے یہ ثابت کردیا ہے کہ اس کائنات میں جو کچھ ہوتا ہے وہ ایک قانون کے مطابق ہوتا ہے اور مرحلہ وار ہوتے ہوتے ہوتا ہے، یہ کہ اس طرح ہونا ہی فطرت کے مطابق ہے لیکن غور کرو کہ انسان شروع میں کتنی حقیر چیز تھی کہ کچھ نظر بھی نہ آتا تھا لیکن آخر میں جو ظاہر ہوا تو ایک نایاب تخلیق تھی دیکھنے والے دیکھتے ہی رہ گئے اور پھر عمر کی تبدیلیاں اس کے سوا ہیں جو سب کے مشاہدہ میں ہیں۔ پھر یہ قدرت کی کرشمہ سازیاں نہیں تو اور کیا ہے؟

Marfat.com

مقررہ مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر طفولیت کی حالت میں تمہیں باہر نکالتے ہیں پھر تم پر ایسی حالتیں طاری کرتے ہیں کہ جوانی کی عمر کو پہنچ جاتے ہو پھر تم میں کوئی ایسا ہوتا ہے جو مر جاتا ہے کوئی ایسا ہوتا ہے جو عمر کی نکمی حالت کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے کہ سمجھ بوجھ کا درجہ پا کر پھر نا سمجھی کی حالت میں پڑ جائے اور تم دیکھتے ہو کہ زمین سوکھی پڑی ہے پھر جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو اچانک لہلہانے اور اُبھرنے لگتی ہیں ہر قسم کی روئیدگیوں میں سے حسن و خوبی کا منظر اُگ آتا ہے ۞5 یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کی ہستی ایک حقیقت ہے اور وہ بلاشبہ مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر بات پر قادر ہے ۞6 مقررہ گھڑی آنے والی ہے اس میں کسی طرح کا شبہ نہیں اور یہ کہ اللہ ضرور انہیں اُٹھا کھڑا کرے گا جو قبروں میں پڑ گئے ۞7 اور دیکھو کچھ لوگ ایسے ہیں کہ نہ تو ان کے پاس علم کی کوئی روشنی ہے، نہ کسی طرح کی رہنمائی، نہ کوئی کتاب روشن ۞8 مگر گھمنڈ کرتے ہوئے اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اس کی راہ سے بھٹکا دیں، ایسے آدمی کے لیے دُنیا کی زندگی میں بھی رُسوائی ہے اور قیامت کے دن بھی ہم اسے عذابِ آتش کا مزہ چکھائیں گے ۞9 یہ اس بات کا نتیجہ ہے جو خود تیرے ہاتھوں نے پہلے سے مہیا کر رکھا تھا اور اللہ تو اپنے بندوں کے لیے کبھی ظالم نہیں ہو سکتا ۞10

اور کچھ لوگ[1] ایسے ہیں کہ اللہ کی بندگی تو کرتے ہیں مگر دِل کے جماؤ سے نہیں، اگر انہیں کوئی فائدہ پہنچ گیا تو مطمئن ہو گئے اگر کوئی آزمائش آ گئی تو اُلٹے پاؤں اپنی حالت پر لوٹ پڑے وہ دنیا میں بھی نامراد ہوئے اور آخرت میں بھی اور یہی ہے جو آشکارا نامرادی ہے ۞11 وہ اللہ کے سوا ان چیزوں کو پکارتے ہیں جو نہ تو انہیں نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ نفع یہی گمراہی ہے جسے سب سے زیادہ گہری گمراہی سمجھنا چاہیے ۞12 وہ اس کو پکارتے ہیں جس کے نفع سے زیادہ ان کا نقصان قریب ہے سو کیا ہی برا کارساز ہوا اور کیا ہی برا ساتھی ۞13 جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بھی کیے تو ضرور اللہ انہیں ایسے باغوں میں پہنچا دے گا جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہوں گی بلاشبہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۞14 جو آدمی[2] (مایوس ہو کر) ایسا خیال کر بیٹھتا ہے کہ اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرنے والا نہیں تو اسے چاہیے کہ ایک رسی چھت تک لے جا کر باندھ دے اور پھر اُس سے رشتہ کاٹ لے، پھر دیکھے اس تدبیر نے اس کا غم و غصہ دور کر دیا ہے یا نہیں؟ ۞15 اور دیکھو اس طرح ہم نے یہ کلام روشن دلیلوں کی شکل میں اُتارا اور اس لیے اتارا کہ اللہ جسے چاہتا ہے راہ پر لگا دیتا ہے ۞16 جو لوگ ایمان[3] لائے، جو یہودی ہیں، جو صابی ہیں، جو نصاریٰ ہیں، جو مجوسی ہیں، جو مشرک ہیں قیامت کے دن ان سب کے درمیان اللہ فیصلہ کر دے گا (اور ان کے اعمال کی حقیقت آشکارا ہو جائے گی) اللہ سے کوئی بات چھپی نہیں وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے ۞17 کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو کوئی بھی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی بھی زمین میں ہے نیز سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، چارپائے سب اللہ کیلئے سربسجود ہیں (ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار

[1] یہ وہی لوگ ہیں جن کو قرآن کریم میں جگہ جگہ منافق کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے جو کفر سے بھی بری چیز ہے۔

[2] مایوسی امید کی نقیض ہے۔ امید پر دُنیا کا تمام نظام قائم ہے۔ امید کا ختم ہونا گویا انسان کی موت ہے اس لیے ضروری ہے کہ کسی حال میں بھی مایوسی کو قریب نہ آنے دیا جائے اور امید کو ہاتھ سے جانے نہ دیا جائے۔

[3] جس طرح لوگوں نے اپنے اپنے گروہوں کے نام الگ الگ رکھ لیے ہیں اسی طرح اگر ایمان والے بھی محض ایک گروہی نام ہو جائیں تو ظاہر ہے کہ اس کا نتیجہ بھی وہی رہے گا جو دوسرے گروہوں کا ہوا اور حقیقت ناموں میں نہیں اعمال میں ہے۔ اعمال اچھے ہوں تو بحمد اللہ خیر ہے خواہ کسی بھی گروہی تقسیم سے تعلق ہو نجات کا دارومدار گروہوں پر نہیں بلکہ اعمال پر ہے لیکن اس حقیقت کو بہت کم سمجھا گیا ہے۔

Marfat.com

ہے) اور کتنے ہی انسان بھی، ہاں! بہت سے انسان ایسے بھی ہیں کہ ان پر عذاب کی بات ثابت ہو گئی اور جس کسی کو اللہ ذلت میں ڈالے تو پھر کوئی نہیں جو اسے عزت دینے والا ہو وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۞[18] یہ دو مخالف ہیں جو اپنے پروردگار کے بارے میں ایک دوسرے سے مخالف باتیں کہتے ہیں ان میں سے جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی ان کے لیے آگ کا پہناوا قطع کر دیا گیا ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا ۞[19] اس سے جو کچھ ان کے شکم میں ہے جل کر گل اُٹھے گا اور ان کے جسم کے چمڑے کا بھی یہی حال ہوگا ۞[20] نیز ان کی روک تھام کے لیے لوہے کے گرز ہوں گے ۞[21] جب بھی دُکھ سے بے قرار ہو کر نکلنا چاہیں گے تو اس حال میں لوٹا دیئے جائیں گے کہ عذابِ سوزاں کا مزہ چکھو ۞[22]

جو فریق ایمان لایا اور نیک عمل ہوا تو یقیناً اللہ اسے (نعیم ابدی کے) باغوں میں داخل کرے گا جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں (ان پر کبھی خزاں نہیں آئے گی) انہیں وہاں سونے کے کنگن اور موتیوں کے ہار پہنائے جائیں گے اور لباس ان کا ریشمی ہوگا ۞[23] انہیں ایسی بات کی رہنمائی ملی جو نہایت پاکیزہ ہے انہیں ایسی راہ پر چلایا گیا جس کی ستائش کی گئی ۞[24] جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی اور جو اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں نیز مسجد حرام سے جسے ہم نے[1] بلا امتیاز تمام انسانوں کے لیے ٹھہرایا ہے خواہ وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے اور ہر اُس آدمی کو جو اس میں از راہِ ظلم حق سے منحرف ہونا چاہے گا عذابِ دردناک کا مزہ چکھائیں گے ۞[25]

اور جب ہم نے ابراہیمؑ کے لیے خانہ کعبہ کی جگہ مقرر کر دی کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کر اور میرا یہ گھر ان لوگوں کے لیے پاک رکھ جو طواف کرنے والے ہوں، عبادت میں سرگرم رہنے والے ہوں اور رکوع و سجود میں جھکنے والے ہوں ۞[26] اور لوگوں میں حج کا اعلان پکار دے لوگ تیرے پاس دنیا کی تمام دور دراز راہوں سے آیا کریں گے پاپیادہ اور ہر طرح کی سواریوں پر جو تھکی ہوئی ہوں گی ۞[27] وہ اس لیے آئیں گے کہ اپنے فائدے پانے کی جگہ حاضر ہو جائیں اور ہم نے جو پالتو چارپائے ان کے لیے مہیا کر دیئے ہیں ان کی قربانی کرتے ہوئے مقررہ دنوں میں اللہ کا نام لیں، پس قربانی کا گوشت خود بھی کھاؤ اور بھوکے فقیر کو بھی کھلاؤ ۞[28] پھر قربانی کے بعد وہ اپنے جسم و لباس کا میل کچیل دور کریں نیز اپنی نذریں پوری کریں اور خانہ قدیم کے گرد پھیرے پھریں ۞[29] بات اس طرح ہوئی کہ جو کوئی اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حرمتوں کی عظمت مانے تو اس کے لیے اس کے پروردگار کے حضور بڑی ہی بہتری ہے اور جانوروں کو چھوڑ کر جن کا حکم قرآنِ کریم میں سنا دیا گیا ہے تمام چارپائے تمہارے لیے حلال کیے گئے ہیں پس چاہیے کہ بتوں کی ناپاکی سے بچتے رہو اور جھوٹ بولنے سے بھی ۞[30] صرف اللہ ہی کے لیے ہو کر رہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، جس کسی نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو اس کا حال ایسا سمجھو جیسے بلندی سے اچانک نیچے گر پڑا جو چیز اس طرح گرے گی اسے یا تو کوئی اُچک لے گا یا ہوا کا جھونکا کسی دور دراز گوشہ میں لے جا کر پھینک دے گا ۞[31] جس کسی نے اللہ کی نشانیوں کی عظمت مانی تو اس نے ایسی بات مانی جو دلوں کی پرہیزگاری کی باتوں میں سے ہے ۞[32] ان میں ایک مقررہ وقت تک تمہارے

[1] بیت اللہ یعنی مسجد حرام تمام دنیا کے انسانوں کے لیے یکساں ایک جیسا اکرم ہے جو عبادت الٰہی کے لیے مخصوص ہے جو بھی خالص اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کے لیے وہاں جانا چاہیں ان کو روکا نہیں جا سکتا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بھی اس بات کا حکم دیا گیا کہ اس گھر کو خالصتاً اللہ کی عبادت کے لیے پاک رکھا جائے اور رہتی دنیا تک کے لوگوں کے لیے یہی حکم عام ہے۔

Marfat.com

لیے فائدے ہیں پھر خانہ قدیم تک پہنچا کر ان کی قربانی کرنی ہے ۞33

اور ہر اُمت کے لیے ہم نے عبادت کا ایک طور طریقہ ٹھہرا دیا کہ ہمارے دیئے ہوئے پالتو چار پائے ذبح کرو تو اللہ کا نام یاد کر لو پس تمہارا معبود ہی ایک معبود یگانہ ہے اس کے لیے فرمانبرداری کا سر جھکا دو اور عاجزی اور نیاز مندی کرنے والے بندوں کو خوشخبری دے دو ۞34 ان کو جن کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دِل لرز اُٹھتے ہیں جو ہر طرح کی مصیبتوں میں صبر کرنے والے ہیں جو نماز پڑھتے اور درستگی میں کوشاں رہتے ہیں جو اس رزق میں سے کہ اللہ نے دے رکھا ہے خرچ کرتے رہتے ہیں ۞35 اور اونٹ تو ہم نے اسے ان چیزوں میں سے ٹھہرا دیا ہے جو تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اس میں تمہارے لیے بہتری کی بات ہے، پس چاہیے کہ انہیں قطار در قطار ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام یاد کرو پھر جب وہ کسی پہلو پر گر پڑیں تو ان کے گوشت میں سے خود بھی کھاؤ اور فقیروں اور زائروں کو بھی کھلاؤ، اس طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے لیے مسخر کر دیا تا کہ تم شکر گزار ہو ۞36 اللہ تک ان قربانیوں کا نہ تو گوشت پہنچتا ہے، نہ خون اس کے حضور جو کچھ پہنچتا ہے وہ تو صرف تمہارا تقویٰ ہے ان جانوروں کو اس طرح تمہارے لیے مسخر کر دیا کہ اللہ کی راہنمائی پر اس کے شکر گزار رہو اور اس کے نام کی بڑائی کا آوازہ بلند کرو اور نیک کرداروں کے لیے خوشخبری ہے ۞37 جو لوگ ایمان لائے ہیں یقیناً اللہ ان کی مدافعت کرتا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ امانت میں خیانت کرنے والوں کو کہ وہ کفرانِ نعمت کر رہے ہیں کبھی پسند نہیں کرتا ۞38

جن کے خلاف ظالموں نے جنگ کر رکھی ہے[1] اب انہیں بھی جنگ کی رخصت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر سراسر ظلم ہو رہا ہے اور اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے ۞39 یہ وہ مظلوم ہیں جو بغیر کسی حق کے اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے ان کا کوئی جرم نہ تھا وہ کہتے تھے ہمارا پروردگار اللہ ہے اور اگر اللہ بعض آدمیوں کے ہاتھوں بعض آدمیوں کی مدافعت نہ کراتا رہتا تو کسی قوم کی عبادت گاہ زمین پر محفوظ نہ رہتی، خانقاہیں، گرجے، عبادت گاہیں، مسجدیں جن میں اس کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے سب کبھی کے ڈھائے جا چکے ہوتے جو کوئی اللہ کی حمایت کرے گا ضروری ہے کہ اللہ بھی اس کی مدد فرمائے، کچھ شبہ نہیں وہ یقیناً قوت رکھنے والا غالب ہے ۞40 یہ وہ ہیں کہ اگر ہم نے زمین میں انہیں صاحب اقتدار کر دیا تو وہ نماز قائم کریں گے زکوٰۃ کی ادائیگی میں سرگرم ہوں گے، نیکیوں کا حکم دیں گے، برائیاں روکیں گے اور تمام باتوں کا انجام کار اللہ ہی کے ہاتھ ہے ۞41 اور اگر یہ تجھے جھٹلائیں تو ان سے پہلے کتنی ہی قومیں (اپنے اپنے وقتوں کے) رسولوں کو جھٹلا چکی ہیں قوم نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود ۞42 اور قوم ابراہیم اور قوم لوط ۞43 اور اصحابِ مدین اور موسیٰ بھی جھٹلایا گیا اور ہم نے پہلے منکروں کو ڈھیل دے دی پھر پکڑ لیا تو دیکھ ہماری ناپسندیدگی ان کے لیے کیسی سخت ہوئی؟ ۞44 پھر کتنی ہی بستیاں ہیں کہ ہم نے انہیں ہلاک کر دیا اور وہ ظلم کرنے والی تھیں، وہ ایسی اجڑیں کہ اپنی چھتوں پر گر کے رہ گئیں، کنوئیں ناکارہ ہو گئے سر بفلک محل کھنڈر بن گئے ۞45 کیا یہ لوگ ملکوں میں چلے پھرے نہیں کہ عبرت حاصل کرتے؟

[1] ہجرت کے بعد جب مشرکین مکہ نے مہاجرین کو مدینہ میں بھی امن سے رہنے نہ دینے کے لیے کارروائیاں شروع کر دیں تو اس حالت جنگ سے نکلنے کے لیے مدافعانہ جنگ لڑنے کی ان کو اجازت دی گئی کہ اس حالت سے نکلنے کے لیے تم بھی مدافعت کے لیے تیار رہو اور مخالفین کو ناکوں چنے چبواؤ تا کہ امن قائم ہو۔

Marfat.com

ان کے پاس دِل ہوتے اور سمجھتے بوجھتے، کان ہوتے اور سنتے اور پاتے، حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی اندھے پن میں پڑتا ہے تو آنکھیں اندھی نہیں ہو جایا کرتیں دِل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں کے اندر پوشیدہ ہیں۞ 46 اور یہ لوگ تجھ سے عذاب کے مطالبہ میں جلدی مچا رہے ہیں اور اللہ کبھی ایسا کرنے والا نہیں کہ اپنا وعدہ پورا نہ کرے مگر تیرے پروردگار کے یہاں ایک دن کی مقدار ایسی ہے جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ایک ہزار برس۞ 47 اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ڈھیل دی اور وہ ظالم تھیں پھر ہم نے مواخذہ میں پکڑ لیا اور بالآخر سب کو ہماری ہی طرف لوٹنا ہے۞ 48

کہہ دیجئے اے لوگو! میں اس کے سوا کچھ نہیں ہوں کہ تمہیں اعلانیہ خبردار کر دینا چاہتا ہوں۞ 49 پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی۞ 50 جن لوگوں نے اللہ کی نشانیوں کے خلاف لڑ کر کامیاب ہونا چاہا وہ دوزخی ہیں۞ 51 ہم نے تجھ سے پہلے جتنے رسول اور جتنے نبی بھیجے سب کے ساتھ یہ معاملہ ضرور پیش آیا کہ جونہی انہوں نے آرزو[1] کی شیطان نے ان کی آرزو میں کوئی فتنہ کی بات ڈال دی اور پھر اللہ نے اس کی وسوسہ اندازیوں کا اثر مٹایا اور اپنی نشانیوں کو اور زیادہ مضبوط کر دیا، وہ جاننے والا حکمت والا ہے۞ 52 شیطان کی وسوسہ اندازی ان لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ ہو جائے جن کے دِل روگی ہیں اور سخت پڑ گئے ہیں اور بلاشبہ یہ ظلم کرنے والے بڑی ہی گہری مخالفت میں پڑے ہیں۞ 53 جن لوگوں نے علم پایا ہے وہ جان لیں کہ یہ معاملہ تیرے پروردگار کی طرف سے ہے اس طرح اس پر ایمان لے آئیں اور ان کے دِلوں میں عجز و نیاز پیدا ہو جائے یقیناً اللہ ایمان والوں کو سیدھی راہ چلانے والا ہے۞ 54 جو لوگ منکر ہیں وہ اس بارے میں برابر شک ہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ گھڑی اچانک ان کے سروں پر آ جائے یا کسی منحوس دن کا عذاب آ نمودار ہو۞ 55 اس دن بادشاہی صرف اللہ ہی کی ہوگی وہ ان سب کے درمیان فیصلہ کرے گا یا پھر ان لوگوں کے لیے نعیم وسرور کے باغ ہیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۞ 56 اور ان لوگوں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے جنہوں نے انکار کیا اور ہماری نشانیاں جھٹلائیں۞ 57

اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر لڑائی میں قتل ہوئے یا اپنی موت مر گئے تو ضروری ہے کہ اللہ انہیں بہتر سے بہتر روزی دے اور یقیناً اللہ ہی ہے جو سب سے بہتر روزی بخشنے والا ہے۞ 58 وہ ضرور انہیں ایسی جگہ پہنچائے گا جس سے وہ خوشنود ہوں گے یقیناً وہ جاننے والا اور بڑا بردبار ہے۞ 59 جس کسی نے خود زیادتی نہیں کی بلکہ جتنی سختی اس کے ساتھ کی گئی تھی ٹھیک اتنی ہی بدلے میں اُس نے کی اور پھر دشمن مزید زیادتی پر اُتر آیا تو ضروری ہے کہ اللہ مظلوم کی مدد کرے اللہ یقیناً معاف کرنے والا بخش دینے والا ہے۞ 60 اور یہ اس لیے ہوا کہ اللہ رات کو دن اور دن کو رات کے اندر داخل کرتا رہتا ہے (یہاں ہر گوشہ میں حالات تبدیل ہوتے ہیں) نیز اس لیے کہ اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۞ 61 نیز اس لیے بھی کہ حق اللہ ہی کی ہستی ہے اور جن ہستیوں کو اس کے سوا پکارتے ہیں باطل ہیں اور پھر اس لیے بھی کہ اللہ ہی کی ہستی بلند مرتبہ ہے بڑائی والی۞ 62 کیا تم نے (اپنی آنکھوں سے یہ منظر) نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور زمین سرسبز ہو کر لہلہانے لگتی ہے یقین کرو اللہ بڑا ہی لطف کرنے والا، خبر رکھنے والا ہے۞ 63 آسمانوں اور

[1] تمام نبیوں اور رسولوں کی راہ میں شیطانی فتنہ پردازوں نے رخنہ ڈالنا چاہا لیکن اللہ رب کریم نے ان کی وسوسہ اندازیوں کو مٹایا اور انجام کار کامیابی نبیوں اور رسولوں ہی کے حصہ میں آئی اور اے پیغمبر اسلام اب بھی یہی کچھ ہوگا۔ تفصیل کیلئے عروۃ الوثقیٰ میں محولہ آیت کی تفسیر دیکھیں۔

Marfat.com

زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے وہی ہے جو بے نیاز ہے ہر طرح کی ستائشوں کا سزاوار ۞64

کیا تم نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ نے زمین کی تمام چیزیں تمہارے لیے مسخر کر دی[1] ہیں؟ جہاز کو دیکھو کس طرح وہ اس کے حکم سے سمندر میں تیرتا چلا جاتا ہے؟ پھر کس طرح اس نے آسمانوں کو تھام رکھا ہے کہ زمین پر گریں نہیں اور گریں تو اس کے حکم سے؟ بلاشبہ اللہ انسان کے لیے بڑی ہی شفقت رکھنے والا بڑی ہی رحمت والا ہے ۞65 اور وہی ہے جس نے تمہیں زندگی بخشی وہ موت طاری کرتا ہے پھر زندہ کرے گا دراصل انسان بڑا ہی ناشکرا ہے ۞66 ہم نے ہر اُمت کے لیے ایک طور طریقہ ٹھہرا دیا ہے جس پر وہ چل رہے ہیں پس لوگوں کو اس معاملہ میں تجھ سے جھگڑنے کی کوئی وجہ نہیں، تو اپنے پروردگار کی طرف لوگوں کو دعوت دے یقیناً تو ہدایت کے سیدھے راستے پر گامزن ہے ۞67 اگر لوگ تجھ سے جھگڑا کریں تو کہہ دے اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ۞68 تم جن باتوں پر باہم دگر اختلاف کر رہے ہو قیامت کے دن وہ تمہارے درمیان فیصلہ کر کے آشکارا کر دے گا ۞69 کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ پر سب کچھ روشن ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے جو کچھ زمین میں ہے؟ یہ ساری باتیں نوشتہ میں ضبط ہیں اور ایسا کرنا اللہ کے لیے کوئی مشکل نہیں ۞70 اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان چیزوں کی بندگی کرتے ہیں جن کے لیے نہ تو اس نے کوئی سند اُتاری اور نہ ان کے پاس علم کی کوئی روشنی ہے اور بے انصافوں کو مدد کا کوئی سہارا نہیں مل سکتا ۞71 اور جب انہیں ہماری روشن آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں کفر ہے ان کے چہروں پر ناپسندیدگی اُبھرتی ہوئی دیکھ کر تم پہچان لیتے ہو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مارے ناپسندیدگی کے یہ پڑھنے والوں پر حملہ کر بیٹھیں گے تو کہہ دے کیا میں تمہیں اس سے بھی ایک بدتر صورتحال کی خبر دوں؟ آگ کے شعلے! جس کا اللہ نے منکروں کے لیے وعدہ کیا ہے اور جس کا ٹھکانا یہ ہوا تو کیا ہی برا ٹھکانا ہے ۞72

اے لوگو! ایک مثال[2] سنائی جاتی ہے غور سے سنو اللہ کے سوا جن معبودوں کو تم پکارتے ہو انہوں نے ایک مکھی تک پیدا نہیں کی، اگر یہ تمہارے سارے معبود اکٹھے ہو کر زور لگائیں جب بھی پیدا نہ کر سکیں اور اگر ایک مکھی ان سے کچھ چھین لے جائے تو ان میں قدرت نہیں کہ اس سے چھڑا لیں تو طلب گار بھی یہاں درماندہ ہے اور طالب بھی ۞73 اللہ کے مقام کی جو عزت کرنی تھی یہ نہ کر سکے وہ تو سرتا سر قوت ہے، سب پر غالب ۞74 اللہ نے فرشتوں میں سے بعض کو پیام رسانی کے لیے برگزیدہ کر لیا اس طرح بعض انسانوں کو بھی، بلاشبہ اللہ ہی سننے والا، دیکھنے والا ہے ۞75 وہ جانتا ہے جو کچھ انہیں پیش آنے والا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے گزر چکا اور ساری باتوں کا آخری سررشتہ اس کے ہاتھ میں ہے ۞76 اے مسلمانو! رکوع میں جھکو، سجدے میں گرو، اپنے پروردگار کی بندگی کرو، جو کچھ کرو، نیکی کی بات کرو، عجب نہیں کہ اس طرح بامراد ہو جاؤ ۞77 اور اللہ کی راہ میں جان لڑا دو اس کی راہ میں جان لڑا دینے کا جو حق ہے پوری طرح ادا کرو، اس

[1] دنیوی نعمتوں کا حاصل ہونا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کی نشانی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو حاصل کرنے کا حکم دیا ہے کہ جائز طریقوں سے حاصل کرو اور ان کو استعمال میں لاؤ۔ اسلام نئی سے نئی ایجادات کے حصول کا مخالف نہیں جیسا کہ اکثر سمجھا گیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز انسان کے لیے مسخر کر دی ہے تو ان سے فوائد حاصل نہ کرنا وہ کوتاہی ہے جس کے نتیجہ سے آج قوم مسلم دوچار ہے کیونکہ انہوں نے ایجادات کی ایجاد سے اجتناب کیا ہے۔

[2] مثالیں جس مقصد کے لیے بیان کی جاتی ہیں اُس مقصد پر غور و فکر ضروری ہے لیکن ہمارے مفسرین نے ہمیشہ مقاصد کی بجائے مثالوں پر غور کیا یہی وجہ ہے ہم کبھی مقصد تک نہ پہنچ سکے۔

Marfat.com

نے تمہیں برگزیدگی کے لیے چن لیا، تمہارے لیے دین[1] میں کسی طرح کی تنگی نہیں رکھی، وہی طریقہ تمہارا ہوا جو تمہارے باپ ابراہیم کا تھا، اس نے تمہارا نام «مسلم» رکھا پچھلے وقتوں میں بھی اور اس میں بھی اور یہ اس لیے کیا تا کہ (یہ رسول اللہ ﷺ) تمہارے لیے گواہ ہو اور تم تمام انسانوں کے لیے گواہ بنو، پس نماز کا نظام قائم کرو، زکوٰۃ کی ادائیگی کا سامان کرو، اللہ کا سہارا مضبوط پکڑلو، وہی تمہارا کارساز ہے اور جس کا کارساز اللہ ہوا تو کیا ہی اچھا کارساز ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ❁ 78

❁ 118 74:23

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

بلاشبہ ایمان والے کامیاب ہوئے ❁ 1 جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع رکھتے ہیں ❁ 2 جو نکمی باتوں سے رُخ پھیرے ہوئے ہیں ❁ 3 جو زکوٰۃ ادا کرنے میں سرگرم ہیں ❁ 4 جو اپنے ستر کی نگہداشت سے کبھی غافل نہیں ہوتے ❁ 5 ہاں! اپنی بیبیوں سے زناشوئی کا علاقہ رکھتے ہیں یا ان سے جو ان کی ملکیت[2] میں آگئیں تو ان سے علاقہ رکھنے پر ان کے لیے کوئی ممانعت نہیں ❁ 6 اور جو کوئی اس کے علاوہ دوسری صورت نکالے تو ایسی صورتیں نکالنے والے ہی ہیں جو حد سے باہر ہوگئے ❁ 7 نیز جن کا حال یہ ہے کہ اپنی امانتوں اور عہدوں کا پاس رکھتے ہیں ❁ 8 اور اپنی نمازوں کی حفاظت میں کبھی کوتاہی نہیں کرتے ❁ 9 تو یقیناً ایسے ہی لوگ ہیں جو اپنا ورثہ پانے والے ہیں ❁ 10 یہ فردوس کی زندگی میراث میں پائیں گے ہمیشہ کے لیے اس میں بسنے والے ❁ 11 اور ہم نے انسانوں کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا ❁ 12 پھر ہم نے اسے ''نطفہ'' بنایا، ایک ٹھہر جانے اور جماؤ پانے کی جگہ میں ❁ 13 پھر ''نطفہ'' کو ہم نے ''علقہ'' بنایا پھر ''علقہ'' کو ایک گوشت کا لوتھڑا سا کر دیا، پھر اس میں ہڈیوں کا ڈھانچہ پیدا کیا، پھر ڈھانچے پر گوشت کی تہ چڑھا دی، پھر کس طرح اسے بالکل ایک دوسری ہی طرح کی مخلوق بنا کر نمودار کر دیا؟ تو کیا ہی برکتوں والی ہستی ہے اللہ کی، پیدا کرنے والوں میں سب سے بہتر پیدا کرنے والا ❁ 14 پھر تم سب کو اس کے بعد ضرور مرنا ہے ❁ 15 پھر قیامت کے دن اُٹھائے جاؤ گے ❁ 16 اور یہ ہماری ہی کارفرمائی ہے کہ تمہارے اوپر سات راستے بنا دیئے اور ہم مخلوق کی طرف سے غافل نہ تھے ❁ 17 اور ہم نے ایک خاص اندازہ کے ساتھ آسمان سے پانی برسایا اور اسے زمین میں ٹھہرائے رکھا اور ہم یقیناً قادر ہیں کہ اسے لے جائیں ❁ 18 پھر اس پانی کی آبیاری سے تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کے باغوں کو نشوونما دے دی، ان باغوں میں تمہارے لیے بہت سے پھل پیدا ہوتے ہیں بعض تمہارے کھانے میں کام آتے ہیں ❁ 19 اور وہ درخت جو طور سینا میں پیدا ہوتا ہے جو چکنائی اُگاتا ہے اور کھانے والوں کے لیے سالن ہے ❁ 20 اور تمہارے لیے چارپایوں کی خِلقت میں بھی بڑی ہی عبرت ہے جو کچھ ان کے شکم میں بھرا ہے اس میں تمہارے لیے پینے[3] کی چیز پیدا کرتے ہیں اور تمہارے لیے ان کے وجود میں اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں انہیں میں سے بعض تمہارے لیے غذا کا بھی کام

[1] اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام اقوام عالم کو جو دین دیا گیا وہ اسلام ہی ہے اور اس دین حنیف کے ماننے والے مسلم یعنی مسلمان کہلاتے ہیں یا ان کو مسلمان کہا جاتا ہے اس لیے سمجھ لینا چاہیے کہ تمام اقوام عالم میں آج بھی مسلمان موجود ہیں اور ان شاء اللہ رہیں گے۔

[2] ملک یمین کے متعلق جو یہ معروف ہے کہ ملک یمین سے نکاح کے بغیر ہی تعلق زناشوئی جائز ہے بالکل صحیح نہیں ہاں آزاد عورت اور ملک یمین کے ساتھ نکاح کے بعد دونوں کے احکامات الگ الگ ہیں تفصیل کے لیے عروۃ الوثقیٰ کی محولہ آیات کا مطالعہ کریں۔

[3] یعنی دودھ جو مادہ جانوروں کے پیٹوں میں تیار ہوتا ہے لیکن اتنا وافر مقدار میں تیار ہوتا ہے کہ انسانوں کے لیے غذا کا کام دیتا ہے جو نہایت صاف ستھری اور شفاف غذا ہے اور بہترین مشروب بھی۔

Marfat.com

دیتے ہیں[21]۞ تم ان پر اور جہازوں پر سوار بھی ہوتے ہو[22]۞

اور ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تھا اس نے کہا تھا، بھائیو! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں ہے کیا تم ڈرتے نہیں؟[23]۞ اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی وہ یہ سن کر کہنے لگے یہ آدمی اس کے سوا کیا ہے کہ تمہارے ہی جیسا ایک آدمی ہے؟ مگر چاہتا ہے تم پر اپنی بڑائی جتائے اگر اللہ کو کوئی ایسی ہی بات منظور ہوتی تو کیا وہ فرشتے نہ اُتار دیتا؟ ہم نے اپنے اگلے بزرگوں سے تو ایسی کوئی بات کبھی نہیں سنی[24]۞ کچھ نہیں، یہ پاگل ہو گیا ہے پس کچھ دنوں تک انتظار کر کے دیکھ لو اس کا انجام کیا ہوتا ہے[25]۞ اور پھر نوحؑ نے دُعا مانگی اے اللہ! انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے تو میری مدد فرما[26]۞ پس ہم نے نوح (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا پھر جب ہمارے حکم کا وقت آ جائے اور تنور ابل پڑے تو کشتی میں ہر جانور کے دو دو جوڑے ساتھ لے لے اور اپنے گھر والوں کو بھی مگر گھر کے ایسے آدمی کو نہیں جس کے لیے پہلے فیصلہ ہو چکا اور دیکھ! جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے بارے میں ہم سے کچھ عرض معروض نہ کیجیو وہ یقیناً ڈوب کر رہیں گے[27]۞ اور جب تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہو جائے تو اس وقت تیری زبان سے یہ صدا اُٹھے ساری ستائشیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات دی[28]۞ نیز یہ بھی دُعا مانگیو کہ اے اللہ اب مجھے زمین پر اس طرح اُتار کہ برکت کا اُترنا ہو اور تو سب سے بہتر جگہ دینے والا ہے[29]۞ بلاشبہ اس واقعہ میں بڑی ہی نشانیاں ہیں یہاں ضرور ایسا ہوتا ہے کہ ہم لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں[30]۞ پھر ہم نے قومِ نوح کے بعد قوموں کا ایک دوسرا دور پیدا کر دیا[31]۞ ان میں بھی اپنا رسول بھیجا جو خود انہی میں سے تھا کہ اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں کیا تم ڈرتے نہیں؟[32]۞

قوم کے جن سرداروں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی اور آخرت کے پیش آنے سے منکر تھے اور جنہیں دنیا کی زندگی میں ہم نے آسودگی دے رکھی تھی کہنے لگے اس سے زیادہ اس کی کیا حیثیت ہے کہ تمہارے ہی جیسا ایک آدمی ہے؟ جو کچھ تم کھاتے ہو یہ بھی کھاتا ہے، جو کچھ تم پیتے ہو یہ بھی پیتا ہے[33]۞ اگر تم نے اپنے ہی جیسے آدمی کی اطاعت کر لی (جو تمہاری طرح کھاتا پیتا ہے) تو بس سمجھ لو کہ تم تباہ ہوئے[34]۞ تم سنتے ہو یہ کیا کہتا ہے؟ یہ تمہیں اُمید دلاتا ہے کہ جب مرنے کے بعد محض مٹی اور ہڈیوں کا چورا ہو جائے گا تو پھر تمہیں موت سے نکالا جائے گا[35]۞ کیسی انہونی[1] بات ہے، کیسی انہونی بات ہے جس کی تمہیں توقع دلاتا ہے[36]۞ زندگی تو بس یہی زندگی ہے جو دنیا میں ہم بسر کرتے ہیں، یہیں مرتے ہیں یہیں جیتے ہیں، ایسا کبھی ہونے والا نہیں کہ مر کر پھر جی اُٹھیں[37]۞ کچھ نہیں یہ ایک مفتری آدمی ہے جس نے اللہ کے نام سے جھوٹ موٹ بات بنا دی، ہم کبھی اس پر یقین کرنے والے نہیں[38]۞ اس پر اس رسول نے دُعا مانگی اے اللہ! انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے پس تو میری مدد فرما[39]۞ حکم ہوا عنقریب ایسا ہونے والا ہے کہ یہ اپنے کیے پر شرمسار ہوں گے[40]۞ چنانچہ ایک ہولناک آواز نے انہیں آ پکڑا اور ہم نے خس و خاشاک کی طرح ان کو پامال کر دیا، محرومی ہوا اس گروہ کے لیے کہ ظلم کرنے والا

[1] غور کریں کہ کتنی صاف اور ستھری بات کو اَن ہونی بات کہا جا رہا ہے اور کس عزم و جزم سے کہا جا رہا ہے۔ کیوں؟ محض اس لیے کہ ان کے پاس طاقت و قوت ہے اور اکثر انسان طاقت و قوت کی بنیاد پر صحیح اور سچی باتوں کو مسترد کر دیتا ہے اور ذرا پروا نہیں کرتا لیکن انجام کار اس کو پچھتاوا ہوتا ہے۔

Marfat.com

ہے! 41 ❁ پھر ہم نے ان کے بعد قوموں کے اور بہت سے دور پیدا کیے 42 ❁ کوئی قوم اپنے مقررہ وقت سے آگے نہ بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے 43 ❁ پھر ہم نے لگاتار اپنے رسول بھیجے لیکن جب کبھی کسی قوم میں اس کا رسول ظاہر ہوا معاً وہ جھٹلانے پر آمادہ ہوگئی، پس ہم بھی ایک کے بعد ایک کر کے انہیں ہلاک کرتے گئے اور ان کی ہستیاں افسانہ بن گئیں، ان کے لیے محرومی و نامرادی ہو جو آیاتِ حق پر یقین نہیں کرتے 44 ❁ پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور اس کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں اور آشکارا دلیلیں دیں 45 ❁ اور فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا لیکن انہوں نے گھمنڈ کیا وہ سرکشوں کا گروہ تھا 46 ❁ وہ کہنے لگے کیا ہم اپنی ہی طرح کے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں؟ حالانکہ ان کی قوم ہمارے آگے جھکی ہوئی اور ہماری پرستار ہے؟ 47 ❁ پس انہوں نے موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کو جھٹلایا، نتیجہ یہ نکلا کہ ہلاک ہو جانے والوں میں سے ہوئے 48 ❁ اور یہ بھی (واقعہ ہے) کہ ہم نے موسیٰ کو ﴿الْكِتٰب﴾ دی تھی تا کہ لوگ ہدایت پائیں 49 ❁ اور ابن مریم اور اس کی ماں کو ایک بڑی نشانی بنایا اور انہیں ایک مرتفع مقام میں پناہ دی جو بسنے کے قابل اور شاداب تھی 50 ❁

پاکیزہ[1] چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو جیسے کچھ تمہارے اعمال ہوتے ہیں مجھ سے پوشیدہ نہیں 51 ❁ اور دیکھو یہ تمہاری اُمت دراصل ایک ہی اُمت ہے اور تم سب کا پروردگار میں ہی ہوں پس مجھ سے ڈرو 52 ❁ لیکن لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کٹ کر الگ ہوگئے اور اپنا دین الگ کر لیا، اب جو جس کے پلے پڑ گیا ہے اس میں مگن ہے! 53 ❁ ان منکروں کو ان کی غفلت و سرشاری میں پڑا رہنے دے ایک مقررہ وقت تک 54 ❁ کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم مال و اولاد سے ان کی امداد کر رہے ہیں 55 ❁ کہ وہ بھلائی پہنچانے میں سرگرمی دکھائیں؟ نہیں وہ شعور نہیں رکھتے 56 ❁ جو لوگ اپنے پروردگار کے خوف سے (ہر لحہ اور ہر آن) ڈرتے رہتے ہیں 57 ❁ اور جو لوگ اپنے پروردگار کی نشانیوں پر یقین رکھتے ہیں 58 ❁ جو اپنے پروردگار کے ساتھ کسی ہستی کو شریک نہیں ٹھہراتے 59 ❁ جو لوگ جتنا کچھ دے سکتے ہیں بلا تامل دیتے ہیں اور ان کے دِل ترساں رہتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے حضور لوٹنا ہے 60 ❁ یہی لوگ ہیں جو بھلائیوں کے لیے تیز گام ہیں اور یہی ہیں جو اس راہ میں سب سے آگے نکل جانے والے ہیں 61 ❁ اور ہم کسی جان پر ذمہ داری نہیں ڈالتے مگر اتنی ہی جتنی کہ اس میں طاقت ہے، ہمارے پاس نوشتہ ہے جو ٹھیک ٹھیک حکم لگا دیتا ہے ایسے کبھی نہیں ہو سکتا کہ کسی جان کے ساتھ نا انصافی ہو 62 ❁ لیکن ان لوگوں کے دِل اس حقیقت کی طرف غفلت و سرشاری میں پڑ گئے ان کے اور بھی اعمال ہیں جو ہمیشہ کرتے رہتے ہیں اور کرتے رہیں گے 63 ❁ یہاں تک کہ جب ہم ان کے خوشحال آدمیوں کو عذاب میں پکڑ لیں گے تو پھر اچانک آہ وزاری کر رہے ہوں گے 64 ❁ آج آہ وزاری نہ کرو، تم ہماری طرف سے مدد پانے والے نہیں! 65 ❁ میری آیتیں تمہارے آگے پڑھی جاتی تھیں اور تم اُلٹے پاؤں بھاگنے لگے تھے 66 ❁ تمہارے اندر ان سے گھمنڈ پیدا ہو جاتا تھا تم اپنی مجلسوں کی داستان سرائیوں میں انہیں مشغلہ بناتے تھے، تم ان کے حق میں ہذیان بکتے تھے 67 ❁ پھر کیا انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا یا ان کے سامنے کوئی ایسی عجیب بات آگئی ہے جو ان کے اگلے بزرگوں کے سامنے نہیں آئی تھی؟ 68 ❁ یا یہ اپنے رسول کو پہچان نہ سکے اس لیے منکر

[1] نمبر 51 سے 56 تک کا مضمون بار بار پڑھو اور اس پر غور و فکر کرو کہ کس طرح تمام انسانوں کو ایک ہی امت اور جماعت کہا گیا ہے اور مختلف گروہوں کی تقسیم کو کتنی بری چیز بتایا گیا ہے اور ہم مسلمان کیا کر رہے ہیں؟

Marfat.com

ہو گئے؟ ❁ 69 یا یہ کہتے ہیں کہ اسے جنون ہو گیا ہے؟
نہیں اللہ کا رسول ان کے پاس سچائی کے ساتھ آیا مگر
ان میں سے اکثروں کا یہ حال ہو گیا ہے کہ سچائی کا ماننا
انہیں گوارا نہیں ہے ❁ 70 اور اگر سچائی[1] ان کی خواہشوں کی
پیروی کرتی تو یقیناً آسمان و زمین اور وہ سب جو ان
میں ہیں یک قلم درہم برہم ہو جاتے، ہم نے ان کے
لیے نصیحت کی بات مہیا کر دی تو یہ اپنی نصیحت کی بات
سے گردن پھیرے ہوئے ہیں ❁ 71 کیا وہ سمجھتے ہیں تو
ان سے مال و دولت کا طالب ہے؟ تیرے لیے تو
تیرے پروردگار کا دیا مال ہی بہتر ہے وہی سب سے
بہتر روزی دینے والا ہے ❁ 72 بلاشبہ یقیناً تو انہیں سیدھی
راہ کی طرف بلا رہا ہے ❁ 73 اور جو لوگ (اتنے آزاد
منش ہیں کہ) آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ یقیناً راہ
سے بھٹکے ہوئے ہیں ❁ 74 اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور
جو کچھ انہیں دکھ پہنچتے رہتے ہیں، دور کر دیں تو یہ اپنی
سرکشی میں بھٹکتے ہوئے اور زیادہ بڑھ جائیں گے؟ ❁ 75
اور ہم نے انہیں عذاب[2] میں مبتلا بھی کیا اس پر بھی وہ
اپنے پروردگار کے آگے نہ جھکے اور نہ ہی عاجزی
کی! ❁ 76 پھر جب معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا کہ ہم
ان پر ایک بڑے ہی سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں
گے تو اس وقت اچانک متحیر ہو کر رہ جائیں گے ❁ 77

اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے کان، آنکھ
دل پیدا کر دیئے مگر بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ تم شکر بجا
لاؤ ❁ 78 اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین کی سطح پر ہر
طرف پھیلا دیا ہے اور پھر وہی ہے جس کے حضور اکٹھا
کر کے لائے جاؤ گے ❁ 79 اور وہی ہے جو جلاتا ہے اور
مارتا ہے، اسی کی کارفرمائی ہے کہ رات دن ایک
دوسرے کے پیچھے آتے رہتے ہیں کیا تم عقل سے کام
نہیں لیتے؟ ❁ 80 نہیں انہوں نے تو ویسی ہی بات کہی
جیسی ان سے پچھلے کہہ چکے ہیں ❁ 81 انہوں نے کہا
جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیوں کا چورا ہو گئے تو پھر کیا
ہم اٹھائے جائیں گے؟ ❁ 82 ہم سے اور ہم سے پہلے
ہمارے باپ دادوں سے ایسی بات کا وعدہ ہوتا آیا
ہے، کچھ نہیں، پچھلے عہدوں کے افسانے ہیں ❁ 83 ان
منکروں سے کہہ دے، اچھا اگر تم جانتے ہو تو بتلاؤ
زمین اور وہ تمام مخلوقات جو اس میں ہے کس کے لیے
ہیں؟ ❁ 84 وہ فوراً کہیں[3] گے اللہ کے لیے، تو پھر کیا ہے کہ تم
غور نہیں کرتے؟ ❁ 85 تو ان سے پوچھ وہ کون ہے جو باقی
آسمانوں کا پروردگار ہے؟ اور عرشِ عظیم کا مالک
ہے؟ ❁ 86 وہ فوراً کہیں گے، یہ سب کچھ اللہ کے لیے
ہے، تو کہہ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ڈرتے نہیں؟ ❁ 87
تو ان سے پوچھ اگر تم جانتے ہو تو بتلاؤ، وہ کون ہے
جس کے قبضے میں تمام چیزوں کی بادشاہی ہے؟ اور وہ
سب کا پناہ دینے والا ہے ❁ 88 وہ کہیں گے یہ صفتیں تو اللہ
ہی کے لیے ہیں، تو کہہ پھر تمہاری عقل کیوں ماری
گئی؟ ❁ 89 حقیقت یہ ہے کہ ہم نے سچائی انہیں جتلا دی
اور یہ اپنے دعویٰ میں قطعاً جھوٹے ہیں! ❁ 90 نہ تو اللہ نے
کسی ہستی کو اپنا بیٹا بنایا ہے، نہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا
معبود ہو سکتا ہے اگر ہوتا تو ہر معبود اپنی ہی مخلوق کی فکر
میں رہتا اور ایک معبود دوسرے معبود پر چڑھ دوڑتا،
اللہ کی ذات ان باتوں سے پاک ہے جو یہ اس کی
نسبت بیان کرتے ہیں ❁ 91 وہ غیب اور شہادت دونوں کا
جاننے والا ہے، انہوں نے جو کچھ شرک کی باتیں بنا
رکھی ہیں وہ ان سب سے بالاتر ہے ❁ 92

[1] سچائی یعنی حقیقت کا ایک اپنا مقام ہے اور بلاشبہ حقیقت لوگوں کی خواہشوں کی پابند نہیں خواہ وہ کون ہوں، کہاں ہوں اور کیسے ہوں؟

[2] اس جگہ گذشتہ قوموں کے عذاب کی بات ہو رہی ہے لیکن موجودہ حالات پر نظر ڈالی جائے تو روز روشن کی طرح واضح ہو رہا ہے کہ اس وقت قوم مسلم بھی ایسے ہی عذاب میں مبتلا ہے لیکن وہ عذاب کو عذاب سمجھ نہیں رہی جس سے واضح ہے کہ ابھی مزید عذاب میں اضافہ ایک فطری چیز ہے۔ الامان والحفیظ۔

[3] زبانیں اقرار کرتی ہوں لیکن اعمال سے انکار واضح ہو رہا ہو تو ایسے اقرار کا کچھ فائدہ نہ کبھی نکلا اور نہ کبھی نکلے گا۔

Marfat.com

آپ کہہ دیجیے، اے میرے رب! جن باتوں کا تو نے وعدہ کیا ہے اگر ان کا ظہور میرے سامنے ہونے والا ہے ۞[93] تو اے اللہ! مجھے اس گروہ میں نہ رکھیو جو ظالم گروہ ہے! ۞[94] اور ہم اس پر بھی قادر ہیں کہ جن جن باتوں کا ان سے وعدہ کیا ہے انہیں تجھے دکھا دیں ۞[95] برائی[1] کو برائی سے نہیں بلکہ ایسے طرزِ عمل کے ذریعہ دور کر جو بہتر طرزِ عمل ہو، ہم ان سے بے خبر نہیں جو یہ تیری نسبت کہتے ہیں ۞[96] آپ کی دُعا یہ ہو کہ اے اللہ! میں شیطانی وسوسوں سے تیرے دامن میں پناہ لیتا ہوں ۞[97] میں اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں ۞[98] ان منکروں کا حال ایسا ہی رہے گا یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے سرہانے موت آ کھڑی ہوگی تو وہ اس وقت کہنے لگے گا اے اللہ! مجھے پھر لوٹا دے ۞[99] شاید اب میں نیک کام کرسکوں، ہرگز نہیں یہ محض ایک کہنے کی بات ہے جو یہ کہہ رہا ہے، اب ایسا ہونے والا نہیں، ان لوگوں کے پیچھے ایک آڑ ہے جو اس دن تک رہے گی کہ دوبارہ اُٹھائے جائیں ۞[100] پھر جب وہ گھڑی آ جائے گی کہ نرسنگا پھونکا جائے تو اس دن نہ تو ان لوگوں کی باہمی رشتہ داریاں باقی رہیں گی، نہ کوئی ایک دوسرے کی بات ہی پوچھے گا ۞[101] اس دن جن لوگوں کا پلہ بھاری نکلا بس وہی ہیں جو کامیاب ہوں گے ۞[102] اور جن کا پلہ ہلکا ہوا تو وہی ہیں جنہوں نے اپنے کو بربادی میں ڈال دیا ہمیشہ جہنم میں رہنے والے ۞[103] آگ کے شعلوں کی لپٹ ان کے چہروں کو جھلستی ہوگی وہ ان پر منہ بگاڑے پڑے ہوں گے ۞[104] کیا ایسا نہیں ہو چکا ہے کہ میری آیتیں تمہارے آگے پڑھی جاتی تھیں؟ اور تم انہیں جھٹلاتے رہتے تھے؟ ۞[105] وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی ہمارا گروہ گمراہوں کا گروہ تھا ۞[106] اب ہمیں اس حالت سے نکال دے اگر ہم پھر ایسی گمراہی میں پڑیں تو بلاشبہ نافرمان ہوئے ۞[107] اللہ فرمائے گا، جہنم میں جاؤ اور زبان مت کھولو ۞[108] ہمارے[2] بندوں میں سے ایک گروہ تھا جو کہتا تھا خدایا! ہم ایمان لے آئے پس ہمیں بھی بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تجھ سے بہتر رحم کرنے والا کوئی نہیں ۞[109] لیکن تم نے اُنہیں اپنے تمسخر کا مشغلہ بنا لیا یہاں تک کہ اس مشغلہ نے ہماری یاد بھی بھلا دی تھی، تم ان لوگوں کی باتوں پر ہنسا کرتے تھے ۞[110] (اللہ ربّ ذوالجلال والاکرام ارشاد فرمائے گا کہ) آج ہم نے انہیں ان کے صبر کا بدلہ دے دیا، وہی ہیں جو فیروز مند ہوئے ۞[111] ان سے کہا جائے گا، تمہیں خیال ہے کہ تم زمین میں کتنے برس تک رہے ۞[112] وہ کہیں گے، بس ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ ان سے پوچھو جو گنتے رہے ہیں ۞[113] ان سے کہا جائے گا، ہاں! تمہارا زمین میں رہنا اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ ایک بہت ہی تھوڑے زمانہ کا رہنا، کاش! تم نے یہ بات جانی ہوتی ۞[114] کیا تم خیال کرتے ہو ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹنے والے نہیں؟ ۞[115] اللہ کہ بادشاہِ حقیقی ہے، ایسی بات کرنے سے پاک و بلند ہے وہ، کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر اس کی ایک ذات، جہانداروں کے تختِ عزت کا مالک ۞[116] اور جو کوئی اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کو پکارتا ہے تو اس کے پاس اس کے لیے کوئی دلیل نہیں، اس کے پروردگار کے حضور اس کا حساب ہونا ہے، یقیناً کفر کرنے والے کبھی کامیابی

[1] نمبر 96 میں انسانی زندگی کے اس اصول کی نشاندہی کی گئی ہے جس اصول کا نام ونشان اس طرح مٹا دیا گیا ہے کہ آج اس صفحۂ ہستی میں کہیں نظر نہیں آتا۔

[2] غور کرو قرآن کریم کی زبان میں اللہ کے بندے کیا کہتے ہیں؟ اور ان کے کہے کا تمسخر اُڑانے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ کس نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

Marfat.com

نہیں پائیں گے ﷽117 اور آپ فرما دیجئے، اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما تجھ سے بڑھ کر کوئی رحم کرنے والا نہیں! ﷽118

64 102:24

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

(یہ) ایک سورت ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم نے اس کو فرض قرار دیا ہے اور اس میں کھلی آیتیں نازل کی ہیں تاکہ تم نصیحت پکڑو ﷽1 بدکار عورت اور بدکار مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ (تاکہ اسلامی معاشرہ بدکاری اور بے حیائی سے مکمل طور پر بچ سکے) اور تم کو اللہ کے دین (قانون) میں ان دونوں پر ترس نہ آئے اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر کر لیا کرو (یہ کہ وہ عبرت پکڑیں) ﷽2 بدکار مرد تو (عادۃً) بدکار عورت یا مشرکہ سے نکاح کر لیتا ہے اور زانیہ سے مشرک یا زانی کے سوا کوئی نکاح نہیں کرتا اور یہ بات مومنوں پر حرام کر دی گئی ہے (یقیناً وہ اسے پسند نہیں کرتے) ﷽3 اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں اور پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو ان کو اسّی کوڑے[1] لگاؤ (تاکہ لوگ بہتان باندھنے اور جھوٹی گواہی دینے سے باز آ جائیں) اور پھر کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور یہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں ﷽4 ہاں! جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی تو بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا پیار کرنے والا ہے ﷽5 اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت[2] لگائیں اور ان کا بجز اپنے (وجود کے) کوئی اور گواہ نہ ہو تو ایسے شخص کی گواہی (کی صورت) یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بلاشبہ وہ راست بازوں میں سے ہے ﷽6 اور پانچویں مرتبہ یہ (کہے) کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے ﷽7 اور عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بلاشبہ یہ شخص جھوٹوں میں سے ہے ﷽8 اور پانچویں مرتبہ یہ (کہے) کہ اس پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر وہ (میرا خاوند) سچوں میں سے ہے ﷽9 اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو تم مصیبت میں جا پڑتے) اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا حکمت والا ہے ﷽10

بلاشبہ جن لوگوں نے ایک بڑا اتہام[3] باندھا تھا وہ تم ہی میں سے ایک گروہ ہے، تم اس کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ تمہارے حق میں بہتر ہی ہے ان میں سے ہر شخص نے جتنا گناہ کمایا اتنا ہی اس کے لیے وبال ہے اور جس نے ان میں سے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ﷽11 مسلمانو[4]! جب تم نے اس کو سنا تھا تو مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں نے اپنے لوگوں کے متعلق نیک گمان کیوں نہ کیا اور کیوں نہ کہا، یہ تو صریح جھوٹ ہے (ہم نہیں مان سکتے) ﷽12 وہ اس

[1] کسی مرد یا عورت کو بدکار کہنے سے پہلے ضروری ہے کہ غور کیا جائے کہ ان کو کب بدکار کہا جا سکتا ہے؟ پھر مکمل تحقیق سے پہلے اگر ایسا لفظ زبان پر لایا گیا تو ایسا لفظ بولنے والے کو مستوجب سزا قرار دے کر اسّی کوڑے لگا دیے جائیں گے۔ معلوم ہوا کہ اسلام میں بات کو تولنے سے قبل بولنا کس حد تک خطرناک ہے۔

[2] اس سلسلہ میں جب تک جرم ثابت نہ ہو اس وقت تک اس کو تہمت ہی کہا جائے گا ارتکاب زنا نہیں کہا جا سکتا۔

[3] اتہام کیا تھا، کس پر باندھا گیا، یہ کون کون لوگ تھے قرآن کریم نے تفصیل اس لیے نہیں کی تاکہ نفس واقعہ میں نہ الجھا جائے فقط راہنمائی حاصل کی جائے کہ اتہام باندھنے والے انجام کار خود رسوا ہوتے ہیں قانونِ الٰہی یہی ہے۔ تفصیل کے لیے عروۃ الوثقیٰ کی محولہ آیات کی تفسیر دیکھیں۔

[4] کسی بھی سچے مومن کے متعلق جب کوئی غلط بات منسوب کی جائے تو تمام مسلمان مرد و عورت کے لیے ضروری ہے کہ بغیر تحقیق کے ایسی خبر میں حصہ نہ لیں بلکہ کھلے دل سے ایسی بات کی تردید کریں۔

Marfat.com

بات پر چار گواہ کیوں نہ لائے (انہوں نے بے پر کی کیوں اُڑانا شروع کردی) پھر جب وہ گواہ نہیں لا سکے تو وہی لوگ اللہ کے ہاں بھی جھوٹے ٹھہرے۞[13] اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت دنیا و آخرت میں نہ ہوتی تو (جس طرح حالات بگڑ گئے تھے وہ تم سے نہ سدھر سکتے اور) تم کو اس وجہ سے کوئی بہت بڑا عذاب پکڑ لیتا۞[14] جب تم ان (ہفوات) کو اپنی زبانوں پر لا رہے تھے اور اپنے منہ سے ایسی بات نکالتے تھے جس کا تم کو ہرگز علم نہ تھا اور تم اس کو معمولی بات سمجھتے تھے حالانکہ اللہ کے نزدیک وہ بہت بڑی بات تھی۞[15] جب تم نے ایسی بات کو سنا تو تم نے کیوں نہ کہہ دیا کہ ہم کو زیب نہیں دیتا کہ اس طرح کی بات اپنی زبان پر لائیں (خدایا!) تو پاک ہے، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے (جو منافق باندھ رہے ہیں)۞[16] اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ اس قسم کی بات پھر کبھی نہ کرنا اگر تم ایمان رکھتے ہو۞[17] اور اللہ تمہارے لیے اپنے احکامات واضح طور پر بیان کرتا ہے اور اللہ بڑا علم والا بڑی حکمت والا ہے۞[18] جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مومنوں میں بدکاریوں کی اشاعت ہو ان کیلئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ ہی خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۞[19] اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور بلاشبہ اللہ شفقت کرنے والا، پیار کرنے والا ہے۞[20]

اے ایمان والو! تم شیطان[1] کے قدم بہ قدم نہ چلنے لگو (محتاط رہو اور بے پر کی نہ اُڑایا کرو) اور جو شخص شیطان کی پیروی کرے گا تو وہ تو اس کو بے حیائی اور بیہودگی ہی کا حکم دے گا اور اگر اللہ کا تم پر فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے ایک شخص بھی کبھی پاکباز نہ ہوسکتا، لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے (اپنے خاص فضل سے) پاکباز بنا دیتا ہے اور اللہ بہت سننے ولا اور جاننے والا ہے۞[21] اور جو لوگ تم میں صاحب فضل و کشائش ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ اپنے عزیزوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دیں گے، چاہیے کہ وہ ان کو معاف کر دیں اور ان سے درگزر کریں کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تم کو بخش دے اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا پیار کرنے والا ہے۞[22] بلاشبہ جو لوگ پاک دامن، بے خبر اور ایمان والی عورتوں پر اتہام لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۞[23] جس دن[2] ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پیر ان کے کاموں کی گواہی دیں گے جو یہ کیا کرتے تھے۞[24] اس دن اللہ ان کو پوری پوری (جرم کے مطابق) سزا دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی سچا ہے، ظاہر کرنے والا ہے۞[25] ناپاک باتیں ناپاک لوگوں (کا کام ہے) اور ناپاک لوگ ناپاک باتیں (ہی کیا کرتے) ہیں اور پاکیزہ باتیں پاکیزہ لوگ (کرتے) اور پاکیزہ لوگ پاکیزہ باتیں (ہی کیا کرتے ہیں) یہ سب لوگ ایسی باتوں سے مبرا ہیں جو وہ لوگ کہتے ہیں، ان کے لیے تو اللہ کی بخشش اور عزت کی روزی ہے۞[26]

اے ایمان والو! اپنے گھر کے علاوہ دوسرے گھروں میں مت داخل ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۞[27] پھر جب تم اس گھر میں کسی کو موجود نہ پاؤ تب اس میں مت داخل ہو جب تک تم کو اجازت نہ ملے اور اگر تم کو جواب ملے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس ہو جاؤ یہ تمہارے لیے بہت پاکیزہ بات

[1] غلط خبر سنتے ہی اُس کو اُڑا دینا شیطان کی پیروی کرنا ہے۔ خواہ ایسا کام کوئی کرے اور کہاں کرے۔

[2] کسی بھی شخص کو بولتے، کام کرتے، چلتے پھرتے دکھا دیا جائے تو اُس کے یہ تمام اعضاء دراصل اُس پر گواہی دیتے دکھائے جاتے ہیں، آج یہ بات سمجھنا بالکل مشکل نہیں رہا۔

Marfat.com

ہے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ سب کچھ جانتا ہے ۞28 تم کو ایسے مکان میں داخل ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں جس میں کوئی رہتا نہ ہو اس میں تمہارا سامان ہو اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو ۞29 (اے پیغمبر اسلام!) آپ ایمان والوں سے فرما دیں کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنے ستروں کی حفاظت کریں یہ بات ان کے لیے بڑی پاکیزہ ہے بلاشبہ اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے ۞30 اور (اے پیغمبر اسلام! صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ایمان والیوں سے فرما دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنے ستروں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اس میں کھلا ہی رہتا ہے[1] اور اپنی اوڑھنیاں اپنے سینہ پر ڈالے رہا کریں اور اپنی زیبائش کسی پر ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے باپوں کے یا اپنے خاوندوں کے باپوں کے یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے یا اپنی (عام) عورتوں کے (جو مسلمان ہیں) یا اپنی باندیوں کے یا اپنے ان ملازمین کے جو عورتوں کی زیب و زینت سے غرض نہیں رکھتے یا لڑکوں کے جو عورتوں کے اسرار سے ابھی بے خبر ہیں اور یہ بھی کہ اپنے پاؤں کو زمین پر نہ ماریں کہ جس زینت کو چھپا رہی ہیں وہ آشکارا ہو جائے اور اے ایمان والو! (سب مل کر) اللہ کے حضور توبہ کر لو تا کہ تم فلاح پاؤ ۞31 اور اپنے "بے نکاح" لوگوں کا نکاح کر دیا کرو اور اپنے غلاموں اور باندیوں میں سے بھی جو نیک ہوں اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ بڑا وسعت والا علم والا ہے ۞32 اور جن لوگوں کو نکاح کا مقدور نہ ہو ان کو چاہیے کہ ضبط[2] سے کام لیں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے اور تمہارے غلاموں میں سے جو تم سے مکاتبت چاہیں تو ان سے یہ عہد نامہ کر لو بشرطیکہ تم ان میں یہ صلاحیت پاؤ اور جو مال اللہ نے تم کو دیا ہے اس میں سے تم ان کو دے دو اور اپنی باندیوں کو جو پاکدامن رہنا چاہتی ہیں دنیا کے مال و اسباب کے لیے بدکاری پر مجبور نہ کرو جو انہیں مجبور کرے گا تو اللہ ان کی بے بسی کے بعد (ان کیلئے) بخشنے والا پیار کرنے والا ہے ۞33 اور بلاشبہ ہم نے تم پر اپنی واضح آیتیں نازل کی ہیں اور جو لوگ تم سے قبل گزر چکے ہیں کچھ ان کے واقعات بھی اور اللہ سے ڈرنے والوں کیلئے نصیحت کی باتیں بھی ۞34

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کا نور ایک ایسے طاق جیسا ہے جس میں ایک چراغ روشن ہے اور وہ روشن چراغ ایک فانوس میں ہے اور فانوس گویا موتی کی طرح چمکتا ہوا ایک ستارہ ہے، وہ چراغ ہے کہ شجر مبارکہ زیتون (کے تیل) سے روشن کیا گیا ہے جو نہ مشرق کے رُخ واقع ہے اور نہ مغرب (کے رُخ) اس کا تیل (اتنا لطیف ہے) کہ اگر اس کو آگ نہ بھی چھوئے تو بھڑک پڑے (اور فضاؤں کو منور کر دے) وہ نور پُر نور[3] ہے اللہ جس کو چاہتا ہے (اپنے قانون کے مطابق) اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے اور اللہ لوگوں کو سمجھانے کی

[1] چلنے پھرنے، کام کاج کرنے میں ہاتھوں اور چہرہ وغیرہ کا کھلا رہنا ایک فطری چیز ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ان کے کھلا رکھنے کی عام اجازت دی ہے۔ اندرونی کیفیتوں کو کھینچ باہر لانا دراصل آنکھوں کا کام ہے اس لیے نظریں نیچی رکھنے یعنی منہ دھیان رہنے کا حکم مردوں اور عورتوں کے لیے یکساں ایک جیسا ہے۔

[2] "ضبط سے کام لینا" یہی ہے کہ انسان مثبت کاموں میں معروف رہے اور فراغت کے اوقات کو کم از کم کر دے اپنی صلاحیتوں کو معروف کاموں میں صرف کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔

[3] دین و دنیا کی تمام ترقیاں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ روشنی سے ہیں جو شخص بھی اس میں ترقی کرنا چاہے وہ اس طرح ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی گئی روشنی سے زیادہ سے زیادہ کام لیتے ہوئے نئی نئی راہیں تلاش کرے اور لوگوں کو سہولیات بہم پہنچائے۔

Marfat.com

خاطر مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے ❁35 (انہی) گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کی عظمت کی جائے اور ان میں اس کا نام لیا جائے وہاں لوگ صبح وشام اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں ❁36 ایسے مرد[1] ہیں کہ جن کو تجارت اور خرید وفروخت اللہ کی یاد اور ادائیگی نماز اور ادائیگی زکوٰۃ سے غافل نہیں کرتی جو اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دِل اور آنکھیں اُلٹ جائیں گی ❁37 تاکہ اللہ ان کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ دے اور اپنے خاص فضل سے انہیں زیادہ دے اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے ❁38 اور جو لوگ کافر ہیں ان کے اعمال کی مثال بیابان میں سراب کی طرح ہے کہ پیاسا اس کو پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو کچھ نہیں پاتا اور اپنے پاس اللہ کو موجود پاتا ہے بالآخر اللہ اس کا حساب پورا پورا چکا دیتا ہے اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے ❁39 یا (کفار[2] کے اعمال کی مثال ایسی ہے) جیسے کسی گہرے سمندر کی تاریکیاں اس کے اوپر موج اور موج کے اوپر موج چڑھی آتی ہے اور اس پر سیاہ بادل ہیں (اس طرح) ایک پر ایک تاریکیاں ہی تاریکیاں ہیں، جب کوئی ہاتھ نکالے تو اسے دیکھ نہ پائے اور جسے اللہ ہی نور (ہدایت) نہ دے اس کے لیے کہیں بھی روشنی نہیں ہوگی ❁40

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین کی تمام مخلوق اللہ کی تسبیح میں مصروف ہے اور پرندے بھی پر پھیلائے ہوئے ہیں، ہر ایک کو اپنی نماز اور اپنی تسبیح معلوم ہے اور اللہ کو علم ہے جو کچھ یہ کرتے رہتے ہیں ❁41 اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کی ہے اور اللہ ہی کی طرف پھر کر جانا ہے ❁42 اے مخاطب! کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی بادلوں کو چلاتا ہے یا پھر ان کو آپس میں ملا دیتا ہے، پھر ان کو تہ بہ تہ کر دیتا ہے پھر تو دیکھتا ہے کہ ان کے درمیان سے بارش ٹپک پڑتی ہے اور آسمانوں میں جو پہاڑ ہیں ان میں سے اولے برساتا ہے پھر ان کو جن پر چاہتا ہے گراتا ہے اور جن سے چاہتا ہے ان کو ہٹائے رکھتا ہے گویا اس کی بجلی کی چمک آنکھوں کی بصارت ہی اُڑا لے جائے گی ❁43 اللہ ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے بلاشبہ اس میں اہل بصیرت کے لیے بڑی ہی عبرت ہے ❁44 اور اللہ نے ہر چلنے والے جانور کو پانی سے پیدا کیا ہے پس ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ان میں وہ بھی ہیں جو دو پیروں پر چلتے ہیں اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو چار پیروں پر چلتے ہیں اور اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے بلاشبہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ❁45 بلاشبہ ہم نے صاف اور واضح آیتیں نازل فرمائی ہیں اور اللہ جس کو چاہتا ہے (اپنے قانون کے مطابق) سیدھی راہ دکھا دیتا ہے ❁46 اور (کچھ) لوگ کہتے ہیں ہم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان[3] لائے اور ہم نے ان کا حکم مانا پھر ان میں سے ایک گروہ اس کے بعد پھر جاتا ہے اور (حقیقت یہ ہے کہ) وہ مسلمان ہی نہیں ❁47 اور جب اُن کو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ ان کے درمیان فیصلہ فرما دے تو ان میں سے ایک گروہ (کے لوگ) مُنہ پھیر جاتے ہیں ❁48 اور اگر حق ان کی جانب ہو تو وہ

[1] مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ کمانے اور اپنی کمائی کو لوگوں کی ضروریاتِ زندگی پوری کرنے کے لیے صرف کرنے میں مصروف رہیں تاکہ وہ دین ودنیا میں کامیاب وکامران ہوں۔

[2] یہ وہی کافر ہیں جو اپنے مال کو سینت سینت کر رکھتے ہیں اور خزانوں پر خزانے جمع کرنے میں دن رات مصروف رہتے ہیں اور اربوں کھربوں جمع کر کے خود زیرِ زمین چلے جاتے ہیں، جب دوبارہ اُٹھائے جائیں گے تو ایک نئے عذاب میں مبتلا کر دیے جائیں گے جو ان خزانوں ہی کے باعث ہوگا جو وہ جمع کر گئے تھے۔

[3] ان کا دعویٰ ایمان کا ہے لیکن اعمال سراسر ایمان کے منافی ہیں پھر ایسا ایمان کیسے مقبول ہوسکتا ہے؟

Marfat.com

سر جھکائے حاضر ہو جاتے ہیں (گویا بڑے مطیع و
فرمانبردار ہیں)۞49 کیا ان کے دِل میں کوئی بیماری ہے
یا وہ شک میں پڑے ہوئے ہیں یا اُن کو ڈر ہے کہ اللہ اور
اُس کا رسول ان پر ظلم کرے گا (حالانکہ اللہ اور اُس کا
رسول کبھی ظلم نہیں کرتے) بلکہ وہ خود ظالم ہیں۞50
مومنوں کو جب اللہ اور اُس کے رسول کی طرف
بلایا جائے تاکہ اللہ کا رسول ان کے درمیان فیصلہ فرما
دے تو ان کا قول یہی ہوتا ہے کہ وہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ ہم
نے سن لیا اور حکم مان لیا یہی لوگ (حقیقت میں)
فلاح پانے والے ہیں۞51 اور جو شخص اللہ اور اُس کے
رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا رہتا ہے اور
اُس (کی نافرمانی) سے بچتا ہے یہی لوگ (حقیقت
میں) کامیاب ہونے والے ہیں۞52 اور یہ لوگ اللہ کی
بڑی سخت[1] تاکیدی قسمیں کھاتے ہیں کہ آپؐ انہیں حکم
دیں تو وہ نکل کھڑے ہوں گے آپؐ کہہ دیجئے کہ
قسمیں مت کھاؤ صحیح اطاعت و فرمانبرداری چاہیے
بلاشبہ اللہ تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۞53
آپؐ فرما دیجئے کہ تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کا حکم
مانو اور پھر اگر تم مُنہ موڑو گے تو ان کی اپنی ذمہ داری
سے عہدہ برآ ہونا ہے اور تم کو تمہاری ذمہ داری سے،
اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو (یقیناً) ہدایت پاؤ گے
اور رسول کے ذمہ تو صاف صاف پہنچا دینا ہے۞54 اللہ
کا وعدہ ہے ان لوگوں سے جو تم میں ایمان لائے اور
نیک عمل کرتے رہے کہ وہ ان کو ملک کا[2] حاکم بنا دے
گا جیسا کہ ان سے قبل لوگوں کو حاکم بنا چکا ہے اور ان کا
دین جس کو اس نے اُن کے لیے پسند فرمایا ہے مستحکم کر
دے گا اور ان کے اس خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا
وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو
شریک نہ بنائیں گے اور جو اس کے بعد بھی انکار
کرے پس وہی لوگ بدکردار ہیں۞55 اور نمازوں کو
قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول اللہ کی فرمانبرداری
کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۞56 اور یہ ہرگز خیال نہ کرو کہ
یہ کافر زمین میں تھکا دیں گے اور ان کا ٹھکانا دوزخ
ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۞57

اے ایمان والو! تمہارے باندی غلام اور وہ بچے
جو سن بلوغ کو نہیں پہنچے انہیں تین وقتوں[3] میں تم سے
اجازت لینی چاہیے فجر کی نماز سے قبل اور دوپہر میں
اور عشاء کی نماز کے بعد جب تم اپنے (بعض)
کپڑے اُتار دیا کرتے ہو یہ تین اوقات تمہارے
پردے کے ہیں (اس لیے مذکورہ اوقات میں اجازت
لیے بغیر جانا حرام ہے) ان اوقات کے علاوہ تم پر اور
کوئی مضائقہ نہیں کہ وہ تمہارے پاس اور تم ایک
دوسرے کے پاس آتے جاتے رہو اس طرح اللہ اپنے
احکامات کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا
اور بڑی حکمت والا ہے۞58 اور جب تمہارے بچے
بلوغت کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اس طرح اجازت لیں
جس طرح ان سے قبل (دوسرے لوگ) اجازت لیتے
ہیں، اس طرح اللہ اپنے احکام کو صاف اور واضح طور پر
بیان کرتا ہے اور اللہ بڑا علم والا اور حکمت والا ہے۞59
اور بیٹھ رہنے والی عورتیں جنہیں نکاح کی توقع
(ضرورت) نہیں، ان پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے
(بعض) کپڑے اُتار لیں (مخصوص طریقے سے

[1] زیادہ قسمیں کھا کھا کر باتیں کرنے والے اکثر و بیشتر وہی لوگ ہوتے ہیں جو بات کے سچے نہیں ہوتے حالانکہ کام میں پختگی قسمیں کھانے سے نہیں کام کر کے دکھانے سے ہوتی ہے۔

[2] نیک و بد حکمرانوں کا حال حکومت ملنے کے بعد خود بخود واضح ہو جاتا ہے لیکن برے حکمرانوں کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنی برائی کو کبھی تسلیم نہیں کرتے جیسا کہ اس ملک عزیز کے حکمرانوں کا حال ہے جو سب کی آنکھوں کے سامنے ہے۔

[3] ان اوقات سے مراد فراغت کے اوقات ہیں اگر حالات، زمانہ فراغت کے اوقات کو بدل دیں تو لحاظ فراغت کے اوقات کا رکھا جائے گا چاہے وہ جو بھی ہوں دائرہ اسلام بہت وسیع ہے لیکن افسوس کہ اس کو تنگ کرنے کی کوشش کی گئی۔

Marfat.com

اوڑھنیاں نہ اوڑھیں) بشرطیکہ اپنی زینت دکھانا مقصود نہ ہو اور اگر احتیاط برتیں تو ان کے لیے بہتر ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ﴿60﴾ نہ اندھے کے لیے کوئی حرج ہے اور نہ لنگڑے کے لیے کوئی مضائقہ اور نہ بیمار کے لیے کوئی گناہ اور نہ خود تم پر کہ اپنے گھروں میں کھانا کھاؤ یا اپنے باپ دادوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچوں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا جن کی کنجیاں تمہارے[1] اختیار میں ہوں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے، تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم آپس میں مل بیٹھ کر کھانا کھاؤ یا الگ الگ، غرض جب تم اپنے گھروں میں بھی داخل ہوا کرو تو ایک دوسرے کو سلام کہہ لیا کرو یہ اللہ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے، اس طرح اللہ اپنی آیتیں صاف اور واضح طور پر تم سے بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو ﴿61﴾

بلاشبہ مومن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور جب کبھی رسول کے ساتھ کسی ایسے کام کے لیے جمع ہوتے ہیں جو مل کر کرنے کا ہو تو جب تک اس سے اجازت نہیں لیتے چلے نہیں جاتے، بلاشبہ جو لوگ آپؐ سے اجازت حاصل کرتے ہیں وہی لوگ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں جب وہ آپؐ سے اپنے کسی کام کیلئے اجازت طلب کریں تو ان میں سے آپؐ جسے چاہیں اجازت دے دیں اور آپؐ اللہ سے ان کے لیے بخشش طلب کریں، بلاشبہ اللہ بڑا بخشنے والا پیار کرنے والا ہے ﴿62﴾ تم لوگ رسول کے بلانے[2] کو ایسا نہ سمجھنا جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو، بلاشبہ اللہ کو ان لوگوں کا علم ہے جو آنکھیں بچا کر نکل جاتے ہیں، پس ان لوگوں کو جو آپؐ کی حکم عدولی کر رہے ہیں ڈرنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی آفت نہ آ جائے یا ان کو دردناک عذاب پہنچے ﴿63﴾ (یاد رکھو کہ) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے اس کو معلوم ہے تم جس حال میں ہو اور جس دن اللہ کی طرف لوگ واپس کیے جائیں گے تو وہ ان کو بتا دے گا جو کچھ عمل وہ کیا کرتے تھے اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے ﴿64﴾

42:25 77

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

کیا ہی پاک اور برکتوں کا سرچشمہ ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر ﴿الفرقان﴾ نازل کیا تاکہ وہ دُنیا جہان والوں کے لیے ڈرانے والا ہو؟ ﴿1﴾ وہی ذات جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ و جہاندار ہے اور جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا اور جس کی جہانداری میں کوئی شریک نہیں اور اس نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا پھر ہر چیز کے لیے اس کی ضرورت اور حالت کے مطابق ایک اندازہ ٹھہرا دیا ﴿2﴾ اور لوگوں نے اللہ کے سوا ایسے معبود ٹھہرا لیے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں اور جو اپنے لیے بھی کسی قسم کا نفع و ضرر کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ کسی کی موت اور زندگی اور نہ مرنے کے بعد دوبارہ زندگی بخشنے کا اختیار رکھتے ہیں ﴿3﴾ کافر کہتے ہیں کہ یہ قرآن اختراع ہے، اللہ کی طرف سے نہیں اس (محمد رسول اللہ ﷺ) نے خود گھڑا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں نے اسے مدد دی ہے اور یہ

[1] مراد وہ لوگ ہیں جن پر انسان اس طرح اعتماد کرتا ہے جیسے اپنے عزیز و اقارب پر یا اس سے بھی بڑھ کر یعنی دوست واحباب کے ہاں بھی بے تکلف طور پر کھانے میں شریک ہوا جا سکتا ہے۔

[2] افسوس کہ آج کل رسول اللہ ﷺ کو اس طرح آوازیں دینا جیسے ایک دوسرے کو بھی نہیں دی جاتیں اسلام کا اہم کام یا ورد سمجھا جاتا ہے غور کرو کہ کلامِ الٰہی کیا کہہ رہا ہے؟

Marfat.com

(کافر) بڑے ہی ظلم اور جھوٹ پر اُتر آئے ہیں ۞4 اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ تو پہلوں کی کہانیاں ہیں جسے اس نے لکھ لیا ہے اور صبح وشام اسے پڑھ کر سنایا جاتا ہے ۞5 (اے پیغمبر اسلام ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ اس کو تو اس ذات نے نازل فرمایا ہے جو آسمانوں اور زمین میں تمام چھپی چیزوں کو جانتا ہے بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا اور بہت پیار کرنے والا ہے ۞6 اور وہ کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول[1] ہے جو کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا بھی ہے اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا جو اس کے پاس رہ کر لوگوں کو ڈراتا ۞7 یہ کہ اس کی طرف کوئی خزانہ ہی ڈال دیا جاتا اس کے پاس کوئی باغ ہوتا جس سے وہ کھایا کرتا اور یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک سحر زدہ آدمی کے پیچھے لگ گئے ہو ۞8 (اے پیغمبر اسلام!) دیکھئے تو یہ لوگ آپ کے سامنے کیسی باتیں کر رہے ہیں، سو یہ لوگ گمراہ ہو گئے اور اب یہ کوئی راہ نہیں پا سکتے ۞9

اس کی ذات تو بڑی ہی بابرکت ہے اگر وہ چاہے تو ان کی تجویز کردہ چیزوں سے بھی آپ کو بہتر چیزیں عطا کر دے اور آپ کو باغات عطا کر دے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں اور آپ کو بڑے بڑے محل دے دے ۞10 (حقیقت یہ ہے کہ) یہ لوگ قیامت کے منکر ہیں اور قیامت سے انکار کرنے والوں کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ۞11 جب وہ آگ ان کو دُور[2] سے دیکھے گی تو وہ اس کے غضب اور جوش کی آوازیں سنیں گے ۞12 اور جب وہ ہاتھ پاؤں جکڑے ہوئے دوزخ کی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے تو وہاں موت ہی موت کو پکاریں گے ۞13 تم آج ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو ۞14 آپ (علیہ السلام) ان سے کہیے کیا دوزخ کا عذاب اچھا ہے یا وہ دائمی جنت اچھی ہے جس کا متقی اور پرہیزگار لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے؟ ۞15 جس چیز کی وہ خواہش کریں گے وہ اس میں ان کیلئے موجود ہو گی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور آپ کے رب کے ذمہ وعدہ لازم ہے ۞16 یہ وہ دن ہے جس دن ان کو اور جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے جمع کرے گا پھر ان سے پوچھے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا یا وہ خود ہی راہ سے بھٹک گئے ۞17 وہ کہیں گے تو پاک ہے ہماری مجال نہ تھی کہ ہم کسی کو تیرے سوا دوست بناتے لیکن تو نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو فائدے سے مالا مال کر دیا یہاں تک کہ وہ تیری یاد ہی بھلا بیٹھے اور یہ لوگ تھے ہی تباہ و برباد ہونے والے ۞18 (اے مشرکو!) انہوں نے تمہاری باتوں کی تکذیب کر دی سو تم نہ عذاب کو ٹال سکتے ہو نہ مدد دے سکتے ہو اور جو شخص تم میں ظلم (شرک) کرے گا اس کو ہم بڑے عذاب کا مزہ چکھائیں گے ۞19 اور[3] ہم نے آپ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں سب کے سب کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم کو ایک دوسرے کیلئے آزمائش بنایا ہے کہ آیا تم ثابت قدم رہتے ہو یا نہیں اور بلاشبہ آپ کا رب سب کچھ دیکھتا ہے ۞20

۞ اور جو لوگ[4] ہم سے ملاقات کی اُمید نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں نازل ہوتے یا ہم اپنے ربّ کو دیکھ لیتے؟ بلاشبہ یہ اپنے دِلوں میں اپنے

[1] اللہ کے نیک بندوں اور رسولوں کے متعلق دنیا کی اکثریت کا تخیل یہی رہا ہے کہ وہ کوئی ماوراء الانسان چیز ہوتے ہیں حالانکہ یہ حقیقت کے سراسر خلاف ہے۔ وہ سب کے سب انسان ہیں لیکن برائی کے قریب بھی نہیں جاتے۔

[2] ''آگ کا دور سے دیکھنا'' یہی ہے کہ آگ کے شعلے اُن کو فوراً اپنی لپیٹ میں لے لیں اور آناً فاناً ہضم کر دیں۔

[3] چونکہ تمام انبیاء ورسل انسان تھے اس لیے تمام حوائج زندگی ان کے ساتھ تھیں جیسے تمام انسانوں کو ہیں، وہ کوئی ماورائے انسان چیز نہیں تھے۔

[4] ہر قوم کے وڈیرے ایسی باتیں کہتے آئے ہیں اور کہتے رہیں گے کیونکہ وہ اپنی دولت کے نشہ میں بدمست ہیں، دولت اور اقتدار کا نشہ تمام نشہ آور چیزوں سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

Marfat.com

آپ کو بہت بڑا سمجھ رہے ہیں اور بڑے ہی سرکش ہو رہے ہیں۞ 21 جس دن یہ فرشتوں کو دیکھیں گے وہ دن مجرموں کے لیے کوئی خوشی کا دن نہ ہوگا اور وہ کہیں گے (اے اللہ!) ہمارے، ان کے درمیان کوئی مضبوط آڑ کر دے۞ 22 اور ہم ان کے کاموں پر جن کو وہ کیا کرتے تھے آپہنچے، پھر ہم ان کو خاک کے ذروں کی طرح اُڑا دیں گے۞ 23 اہل جنت کا اس دن (یعنی فیصلے کے دن فیصلہ کے بعد) ٹھکانا بھی اچھا ہوگا اور آرام گاہ بھی خوب ہوگی۞ 24 اور جس دن آسمان بادلوں سے پھٹ جائے گا اور فرشتے جوق در جوق اُتارے جائیں گے۞ 25 اس دن حقیقی بادشاہی خدائے رحمٰن ہی کی ہوگی اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت ہوگا۞ 26 اور جس روز ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا، کہے گا اے کاش میں نے رسول کے ساتھ راہ اختیار کی ہوتی۞ 27 ہائے ہائے بدنصیبی! افسوس میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۞ 28 بلاشبہ اس نے میرے پاس نصیحت آنے کے بعد مجھے بہکا دیا اور شیطان آدمی کو وقت پر دھوکا دینے والا ہے۞ 29 اور رسول فرمائے گا، اے میرے پروردگار میری قوم نے اس قرآن (کریم) کو چھوڑ رکھا تھا۞ 30 اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے گنہگاروں میں سے دشمن بنا دیئے اور آپؐ کا رب ہدایت کرنے اور مدد فرمانے کے لیے کافی ہے۞ 31 اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر قرآن (کریم) ایک ہی دفعہ کیوں نہ نازل کیا گیا، اس طرح اس لیے (نازل ہوا) تاکہ ہم اس سے آپؐ کے دل کو قوی رکھیں اور ہم نے اسے بتدریج نازل کیا ہے۞ 32 اور لوگ آپ کے پاس جو بھی مثال لاتے ہیں اس کا جواب ٹھیک اور وضاحت کے ساتھ ہم بھیج دیتے ہیں۞ 33 جو منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ کی طرف لائے جائیں گے، ان کا ٹھکانا بھی برا ہے اور یہ راہ سے بہکے ہوئے ہیں۞ 34 اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی اور ہم نے اس کے بھائی ہارون علیہ السلام کو اس کا معاون بنایا۞ 35 پھر ہم نے ان دونوں سے کہا کہ تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جنہوں نے ہماری باتوں کو جھٹلایا پھر ہم نے ان کو نیست و نابود کر ڈالا۞ 36 اور قوم نوح جب انہوں نے رسولوں کی تکذیب کی ہم نے ان کو غرق کر دیا اور ان کو دنیا کے لیے ایک نشانی بنا دیا اور ہم نے ان ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۞ 37 اور عاد و ثمود اور اصحاب الرس اور ان کے درمیان بے شمار اُمتوں کو (ہلاک کیا گیا)۞ 38 اور ہم نے مثالیں ہر ایک کے لیے بیان کیں اور سب کو نیست و نابود کر ڈالا۞ 39 اور یہ لوگ اس بستی کے پاس سے گزرتے رہتے ہیں جس پر برا مینہ برسایا گیا تھا کیا یہ اس کو دیکھتے نہیں رہتے؟ لیکن بات یہ ہے کہ یہ لوگ ہرگز پھر جی اُٹھنے کی توقع نہیں رکھتے۞ 40 اور جب بھی آپؐ کو دیکھتے ہیں تو بس انہیں مذاق اُڑانے سے کام رہتا ہے کیا یہی ہے جس کو رسول بنا کر بھیجا گیا۞ 41 اس نے ہمیں ہمارے معبودوں سے ہٹا ہی دیا تھا اگر ہم ان پر جمع نہ رہتے اور عنقریب جب یہ عذاب دیکھیں گے تو جان لیں گے کہ کون راہ سے بہکا ہوا تھا؟۞ 42 (اے پیغمبر اسلام!) کیا آپؐ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنالیا تو کیا آپؐ اس کے ذمہ دار ہوسکتے ہیں۞ 43 کیا آپؐ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان میں اکثر (آپؐ کی باتﷺ) سنتے یا سمجھتے ہیں؟ یہ تو بس چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ تو ان سے زیادہ راہ سے بہکے ہوئے ہیں۞ 44

(اے مخاطب!) کیا تو نے اپنے پروردگار کو نہیں دیکھا کہ اس نے کس طرح سایہ کو دراز[1] کر دیا اگر وہ

---

[1] سائے کا کم اور زیادہ ہونا نظام قدرت سے ہے جیسا کہ سورج کا آنا جانا اور موسموں کا تغیر و تبدل سب اسی نظام کے تحت ہے اور اس تمام نظام کا بنانے والا اور باقاعدگی کے ساتھ چلانے والا اللہ رب کریم ہے کوئی دوسرا نہیں۔

Marfat.com

چاہتا تو اس کو ٹھہرا ہوا کر دیتا، چنانچہ ہم نے سورج کو اس (سائے کے گھٹنے بڑھنے) کے لیے دلیل بنا دیا ہے 45 پھر ہم اس کو اپنی طرف آہستہ آہستہ سمیٹ لیتے ہیں (یعنی رات کے اندھیرے میں اس کو غائب کر دیتے ہیں) 46 اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات کو پردہ اور نیند کو راحت بنا دیا اور دن کو (اُٹھ کر) پھیل جانے والا بنا دیا 47 اور وہی جو اپنی رحمت[1] (بارش) سے قبل ہواؤں کو خوشخبری دینے کے لیے بھیجتا ہے اور ہم نے آسمان سے پاک صاف پانی اُتارا 48 تاکہ ہم اس سے مری ہوئی بستی کو زندہ کر دیں اور اپنے پیدا کیے ہوئے چوپایوں اور بہت سے لوگوں کو اس سے سیراب کریں 49 اور بلاشبہ ہم نے اس (قرآنِ کریم) کو لوگوں کے درمیان (طرح طرح سے) بیان کیا تاکہ لوگ یاد رکھیں، لیکن اکثر لوگ ناشکری کیے بنا نہیں رہتے 50 اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں کوئی ڈرانے والا بھیج دیتے 51 پس آپ (ﷺ) منکروں کا کہنا نہ مانئے بلکہ قرآن ہی سے ان کا مقابلہ پوری قوت کے ساتھ کیجیے 52 اور وہ (اللہ ہی) تو ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا ہوا بہایا، ایک کا پانی شیریں پیاس بجھانے والا دوسرے کا کھاری اور کڑوا اور دونوں کے درمیان ایک حجاب رکھ دیا اور ایک مضبوط آڑ بنا دی (کہ دونوں پانیوں کو ملنے نہیں دیتی) 53 اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی (کی ایک بوند) سے پیدا کیا پھر اس کو خاندان والا اور سسرال والا بنا دیا اور تیرا ربّ بڑا قدرت والا ہے 54 اور (کافر) اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور نہ نقصان اور کافروں نے تو اپنے ربّ کی طرف سے پیٹھ پھیر لی ہے 55 اور (اے پیغمبر اسلام ﷺ) آپ کو تو ہم نے صرف خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے 56 (اے پیغمبر اسلام!) آپ فرما دیجئے کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا ہاں! یہ کہ تم میں جو کوئی چاہے اپنے ربّ کی راہ اختیار کرنے 57 اور آپ اس ﴿حَيٌّ وَ قَيُّوْم﴾ پر بھروسہ رکھیے جسے کبھی موت نہیں اور اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہیے اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر رہنے کو کافی ہے 58 وہ (ذات) جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں میں ہے چھ (اَدوار یعنی) دن میں پیدا کیا پھر عرش پر قائم ہوا (وہ) رحمٰن (ہے) پس اس کے متعلق کسی باخبر سے پوچھنا چاہیے 59 اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں کہ رحمٰن کیا ہے؟ کیا تم جس کو سجدہ کرنے کو کہو ہم اُسی کو سجدہ کرنے لگیں اور اس سے ان کی نفرت میں اور اضافہ ہو جاتا ہے 60

(بڑا ہی) برکت والا ہے وہ (اللہ) جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں سورج اور نورانی چاند بنایا 61 اور وہی ہے جس نے ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے رات اور دن بنائے اس شخص کے لیے جو اللہ کی یاد (اپنے دل میں) رکھنا چاہے یا اس کا شکر ادا کرنا چاہے 62 اور اللہ کے (کامل) بندے[2] وہ ہیں جو زمین پر منکسر المزاجی سے چلتے ہیں (بلاشبہ وہ دھیمی چال ہی ہو سکتی ہے) اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ (ان کو) سلام کر دیتے ہیں 63 اور یہ وہ ہیں جو اپنے ربّ کے سامنے سجدہ اور قیام کی حالت میں راتیں بسر کرتے ہیں 64 اور یہ وہ

[1] بارش اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں سے ایک بہت بڑی رحمت ہے جس پر تمام جانداروں کی زندگی کا انحصار ہے اور یہ نظام ربوبیت اپنے اندر بے شمار نشانیاں رکھتا ہے اور صاحب عقل وفکر ہی ان سے فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔

[2] 63 نمبر سے 77 تک بعض علامات بیان کر کے اللہ کے نیک بندوں کی شناخت کرائی گئی ہے ان علامات کو بار بار پڑھو اور اللہ کے نیک بندوں کی شناخت کرنے کی کوشش کرو تمہارے لیے اس میں بہت سی راہنمائیاں موجود ہیں اگر تم حاصل کرنے کے لیے کوشاں ہو، اللہ کرے کہ ایسا ہو۔

Marfat.com

ہیں جو دُعائیں مانگتے رہ گئے ہیں کہ اے ہمارے
پروردگار ہم سے دوزخ کے عذاب کو دور ہی رکھ بلاشبہ
اس کا عذاب تو ہمیشہ کی تباہی ہے ❁ 65 بلاشبہ دوزخ
ٹھہرنے کے لیے بری جگہ اور رہنے کے لیے برا ٹھکانہ
ہے ❁ 66 اور یہ وہ لوگ ہیں جو (محتاط رہتے ہیں) جب
خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا اسراف کرتے ہیں نہ تنگی
کرتے ہیں بلکہ وہ میانہ روی اختیار کرتے ہیں ❁ 67 اور
یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی پرستش
نہیں کرتے اور جس جان کو اللہ نے (قتل کرنے
سے) منع فرمایا ہے اس کو ناحق قتل نہیں کرتے اور نہ
بدکاری کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا اسے سخت
سزا سے سابقہ پڑے گا ❁ 68 قیامت کے دن اس پر
عذاب میں اضافہ ہوگا اور وہ اس میں ہمیشہ ذلت کے
ساتھ رہے گا ❁ 69 مگر جس نے توبہ کرلی اور ایمان لایا
اچھے کام کیے (اور برے کاموں سے بچتا رہا) تو اللہ
ان کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تو بڑا
بخشنے والا بہت ہی پیار کرنے والا ہے ❁ 70 اور جس نے
(گناہوں سے) توبہ کرلی اور نیک عمل کیے تو اس نے
بھی اللہ سے بہترین طور سے رجوع کیا ❁ 71 اور یہ وہ
لوگ ہیں جو جھوٹی باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور
جب لغو بات کی طرف سے گزرتے ہیں تو شریفانہ
انداز سے گزر جاتے ہیں ❁ 72 اور یہ وہ لوگ ہیں جب
ان کو ان کے ربّ کی آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو ان پر
بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے ❁ 73 اور یہ وہ لوگ
ہیں جو عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم
کو ہماری بیویوں کی طرف سے (دِل کا چین) اور
اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو
پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے ❁ 75 ان کو جنت میں
بالاخانے دیئے جائیں گے اس لیے کہ وہ ثابت قدم
رہے اور (فرشتے) دُعا و سلام پیش کر کے ان کا
استقبال کریں گے ❁ 74 اس میں وہ ہمیشہ رہا کریں گے
کیا خوب جگہ ٹھہرنے اور رہنے کی ہے ❁ 76 (اے پیغمبر
اسلام ﷺ) آپ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ کو نہیں
پکارتے تو میرا پروردگار بھی تمہاری کچھ پروا نہیں کرتا
بلکہ تم اس کی تکذیب کر چکے پس عنقریب تم کو لازماً اس
کا خمیازہ اُٹھانا ہی پڑے گا ❁ 77

47:26 227

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

طا-سی... م می... م ❁ 1 یہ آیتیں ہیں کتاب روشن
کی ❁ 2 شاید اس وجہ سے کہ وہ ایمان نہیں لاتے آپ
اپنے کو ہلاک ہی (نہ) کرلیں ❁ 3 اگر ہم چاہیں تو
آسمان سے اُن پر ایسی نشانی اُتار دیں کہ ان کی
گردنیں اس کے سامنے جھکی (کی جھکی) رہ جائیں ❁ 4
اور ان کے پاس خدائے رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی
نصیحت نہیں آئی مگر وہ اس سے منہ پھیرتے ہیں ❁ 5
(اے پیغمبر اسلام!) بلاشبہ یہ جھٹلا چکے، پس عنقریب
ان کو اس بات کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کا یہ
مذاق اُڑاتے تھے ❁ 6 کیا یہ لوگ زمین کو نہیں دیکھتے کہ
ہم نے اس میں اچھی قسم کی کس قدر چیزیں اُگائی
ہیں ❁ 7 بلاشبہ اس میں (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں
ہیں لیکن ان میں سے اکثر ایمان نہیں لائے ❁ 8 اور
بلاشبہ آپ کا ربّ تو غالب (ہے) بہت ہی پیار کرنے
والا ہے ❁ 9
اور (وہ وقت[1] یاد کرو) جب آپ کے ربّ نے

[1] فرعون نے بنی اسرائیل کے بچوں کو محض اس لیے مروایا کہ کہیں بنی اسرائیل میں ایسا آدمی پیدا نہ ہو جائے جو دلائل سے ثابت کردے کہ اس ملک کے اصل وارث اور حکمران بنی اسرائیل ہیں جنھوں نے اس ملک کے انتظام والنصرام میں حصہ لے کر اس کو برے اوقات سے بچایا جن میں حکمرانی کی صحیح معنوں میں خوبی موجود ہے مراد یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے حالات ہیں جن کا ذکر سورہ یوسف میں تفصیل کے ساتھ گزر چکا۔

Marfat.com

موسیٰ (علیہ السلام) کو ندا دی کہ تم ان ظالم لوگوں کے پاس جاؤ ۞10 قومِ فرعون کے پاس، کیا وہ (قانونِ الٰہی سے) ڈرتے نہیں؟ ۞11 موسیٰ نے عرض کی اے میرے ربّ! مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے ۞12 اور (یہ کہ) میرا دِل تنگ ہوتا ہے اور میری زُبان نہیں کھلتی، پس ہارون کو بھی (میرے ساتھ نبی بنا کر) بھیج دے ۞13 اور ان کا مجھ پر ایک الزام (قتل) بھی ہے، پس مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے ۞14 فرمایا ہرگز (ایسا) نہیں (ہوگا) پس تم دونوں ہماری نشانیوں کے ساتھ جاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں اور سنتے ہیں (جو کچھ وہ کہیں گے) ۞15 پس تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم پروردگارِ عالم کے رسول ہیں ۞16 (اس کو کہو) کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے ۞17 فرعون نے کہا کیا ہم نے تجھ کو لڑکپن میں پرورش نہیں کیا اور تو اپنی عمر کے کئی سال ہمارے ساتھ نہیں رہا؟ ۞18 اور (فرعون نے کہا) تو نے اپنا وہ کام کیا جو کیا تھا اور (اے موسیٰ!) تُو تو بہت ہی ناشکرگزار نکلا ۞19 (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا میں نے اس وقت وہ کام کیا تھا (لیکن بے ارادہ) اور مجھ سے بھول ہوگئی ۞20 چنانچہ مجھ کو ڈر لگا تو میں تمہارے ہاں سے بھاگ گیا پھر میرے پروردگار نے مجھ کو علم عطا فرمایا اور مجھے رسولوں میں شامل کر دیا ۞21 اور کیا وہ احسان ہے جس کو تُو (مجھے) جتا رہا ہے جب کہ تو نے (پوری) قوم بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنا رکھا ہے ۞22 فرعون نے کہا اور وہ پروردگارِ عالم کیا (کون) ہے؟ ۞23 (موسیٰ نے) کہا وہی جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (ان سب کا بھی) اگر تم یقین کرو ۞24 فرعون نے اپنے اردگرد کے لوگوں سے کہا کیا تم سنتے نہیں ہو؟ (جو موسیٰ کہہ رہا ہے) ۞25 موسیٰ نے (پھر) کہا (ہاں!) تم سب کا پروردگار اور تمہارے باپ دادوں کا پروردگار (بھی وہی) ہے ۞26 فرعون نے کہا (لوگو!) یہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے ضرور عقل و فکر سے خالی ہے ۞27 موسیٰ نے فرمایا وہ تو مشرق و مغرب کا اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے اگر تم عقل رکھتے ہو ۞28 فرعون نے کہا اگر تو نے (اے موسیٰ!) میرے سوا کسی اور کو معبود ٹھہرایا تو میں تجھ کو قید کر دوں گا ۞29 موسیٰ نے کہا ہر چند کہ میں تیرے پاس (اے فرعون!) کوئی کھلی دلیل پیش کروں (کہ تو معبود نہیں) ۞30 فرعون نے کہا ہاں! تو وہ پیش کر دے اگر تو سچا ہے ۞31 موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا پس وہ صاف صاف اژدہا ہو گیا ۞32 اور جب اپنا ہاتھ نکالا تو ناگہاں دیکھنے والوں کے لیے سفید تھا ۞33

فرعون نے اپنے اردگرد کے لوگوں سے کہا کہ یہ تو کوئی بڑا (ماہر) جادوگر ہے (جس کی دلیل اتنی پختہ ہے) ۞34 وہ چاہتا ہے کہ تم کو تمہارے ملک سے اپنے جادو کے زور سے نکال دے پس تمہاری کیا رائے ہے؟ ۞35 (حاشیہ برداروں نے) کہا اس کے اور اس کے بھائی (کے معاملہ) کو ملتوی رکھو اور (مملکت کے) شہروں میں نقیب بھیج دو ۞36 وہ بڑے بڑے کاملین فن جادوگروں[1] کو تیرے پاس لے آئیں گے (جو موسیٰ کے دلائل کے جواب دے دیں گے) ۞37 چنانچہ (ایسا ہی کیا گیا) جادوگر ایک معین دن (مقرر وقت) پر جمع کیے گئے ۞38 اور لوگوں سے کہا گیا کہ کیا تم سب جمع ہو جاؤ گے؟ ۞39 تاکہ ہم (اپنے) جادوگروں کی پیروی کریں اگر وہ غالب آ جائیں ۞40 پھر جب جادوگر آ گئے تو اُنہوں نے فرعون سے کہا کیا ہمیں بھی کچھ صلہ ملے گا اگر ہم غالب آ گئے؟ ۞41 فرعون نے کہا ہاں! اور تم اس وقت میرے مقربین میں ہو گے؟ ۞42

[1] فرعون اور موسیٰ علیہ السلام کی داستان کو بار بار بیان کر کے استشہاد کیا گیا ہے کہ طاقت دلائل کو کبھی تسلیم نہیں کرتی لیکن دلائل کے ساتھ طاقت کی جدوجہد بھی جاری رہے تو سنت اللہ یہی ہے کہ دلائل کو انجام کار کامیابی حاصل ہوتی ہے دیر ہو سکتی ہے لیکن اندھیر نہیں۔

Marfat.com

موسیٰؑ نے (ساحروں سے) کہا کہ جو کچھ تم ڈالنا چاہتے ہو ڈال دو (نزاع تم کو معلوم ہی ہے) 43 ❀ پس انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور کہا فرعون کی عزت کی قسم بلاشبہ ہم غالب رہیں گے 44 ❀ پھر موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا تو ڈالنے کے ساتھ ہی وہ سب کچھ چٹ کر گیا جو کچھ وہ گھڑ کر لائے تھے 45 ❀ (یہ سب کچھ دیکھ کر) جادوگر سجدے میں گر گئے (یعنی انہوں نے موسیٰ (علیہ السلام) کی رسالت کو قبول کر لیا) 46 ❀ (مقابلہ پر آنے والے جادوگر) بول اُٹھے کہ ہم تمام جہانوں کے پروردگار پر ایمان لائے 47 ❀ جو موسیٰ اور ہارون (علیہم السلام) کا پروردگار ہے 48 ❀ فرعون نے کہا کیا تم اس کے لیے ایمان لے آئے، اس سے پہلے (ہی) کہ میں تم کو اجازت دوں، بلاشبہ وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے (تم سب نے مل کر مجھے ذلیل کرنے کی سازش کی ہے) پس تم کو عنقریب (غداری کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا، اب ضرور ہی میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں خلاف سمت کٹواؤں گا اور تم سب کو سولی چڑھایا جائے گا 49 ❀ اُنہوں نے بھی (سکونِ قلب سے) جواب دیا کہ کچھ حرج نہیں ہم سب کو انجام کار اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے 50 ❀ ہم تو یہ تمنا رکھتے ہیں کہ ہمارا ربّ ہماری خطائیں معاف کر دے اس بات پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں ہیں 51 ❀

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو لے کر رات کو نکل جاؤ بلاشبہ تمہارا پیچھا کیا جائے گا 52 ❀ الغرض فرعون نے شہروں میں نقیب (اپنے ایلچی) بھیج دیئے 53 ❀ (فرعون نے لوگوں سے کہا) بلاشبہ یہ لوگ ایک چھوٹی سی جماعت ہیں 54 ❀ اور انہوں نے ہم کو بہت غصہ دلایا ہے 55 ❀ اور بلاشبہ ہم سب ایک مضبوط جماعت ہیں 56 ❀ پس اسی طرح ہم نے ان کو باغات اور چشموں سے نکال باہر کیا 57 ❀ اور ان کے خزانوں اور عمدہ مکانوں سے 58 ❀ اس طرح، اور ہم نے بنی اسرائیل کو ان (سب) کا مالک بنا دیا 59 ❀ پس دن نکلتے ہی (انہوں نے) ان کا پیچھا کیا 60 ❀ پھر جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا ہم تو پکڑے گئے 61 ❀ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا ہرگز ایسا نہیں ہوگا، میرا پروردگار میرے ساتھ ہے وہ مجھے راہ بتائے گا 62 ❀ پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی (کے سہارے) سے دریا میں چل (ان کو دریا پار کرنے کی جگہ بتا) کہ وہ پھٹا ہوا ہے اور (مدوجزر کے باعث (ہر ٹکڑا پہاڑ کی مانند ہے 63 ❀ اور ہم نے دوسروں کو (فرعون کے لوگوں کو) بھی قریب کر دیا 64 ❀ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے سب ساتھیوں کو بچا لیا 65 ❀ پھر دوسروں کو ہم نے ڈبو دیا 66 ❀ بلاشبہ اس میں بڑی نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے تھے ہی نہیں 67 ❀ اور بلاشبہ آپ کا رب بڑا ہی غالب آنے والا پیار کرنے والا ہے 68 ❀

اور لوگوں کو ابراہیم (علیہ السلام) کا واقعہ[1] بھی سنا دیجئے 69 ❀ جب انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟ 70 ❀ وہ بولے ہم بتوں کی پرستش کرتے ہیں پس ہم انہیں کے پاس لگے بیٹھے رہتے ہیں 71 ❀ ابراہیمؑ نے کہا جب تم ان کو پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری (آواز) سنتے ہیں؟ 72 ❀ یا تم

[1] جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں قوم اور غیر قوم کی مخالفت دونوں ایک جگہ جمع ہو گئیں اس طرح ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں اپنے مخصوص خاندان کی مخالفت کے عنصر کا مقابلہ دوٹوک الفاظ میں کرایا گیا اسی طرح نبی اعظم و آخر ﷺ کو اپنی قوم، غیر اقوام اور خاصۃ اپنی خاندانی مخالفت تینوں مخالفتیں یک جا ہو گئیں لیکن آپؐ نے ان تمام مخالفتوں کا مقابلہ جاری رکھ کر اللہ کے فضل و کرم سے کامیابی حاصل کی ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

Marfat.com

کو کچھ نفع دے سکتے ہیں یا کچھ نقصان پہنچا سکتے ہیں 73 انہوں نے جواب دیا البتہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح (عبادت) کرتے پایا ہے 74 فرمایا کیا تم دیکھتے ہو کہ جن کی تم پرستش کرتے ہو 75 تم اور تمہارے اگلے باپ دادا بھی 76 یہ تو سب میرے دشمن ہیں بجز پروردگارِ عالمین کے 77 جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی فرماتا ہے 78 اور وہی ہے جو مجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے 79 اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی شفا دیتا ہے 80 اور جو مجھے مارے گا اور پھر زندہ کرے گا 81 اور جس کی رحمت سے میں اُمید رکھتا ہوں کہ (وہ مجھے معاف فرمائے گا) بدلہ ملنے کے دن میری خطائیں بخش دے گا 82 اے میرے پروردگار! مجھے حکمت عطا فرما اور مجھے نیکوکاروں میں شامل رکھ 83 اور میرے بعد آنے والی اُمتوں میں میرا ذکر خیر جاری رکھ 84 اور مجھے ان میں شامل فرما دے جو نعمت والی جنت کے وارث ہوں گے 85 اور میرے باپ کو بھی بخش دے بلاشبہ وہ گمراہوں سے ہے 86 اور جس دن لوگ اکٹھے کیے جائیں گے مجھے رسوا نہ کیجیو 87 جس دن نہ مال کام آئے گا نہ اولاد 88 مگر جو اللہ کے پاس پاک دِل لے کر آئے گا 89 اور جنت پرہیزگاروں کے قریب کر دی جائے گی 90 اور دوزخ گمراہوں کے سامنے لائی جائے گی 91 اور اُن سے کہا جائے گا کہ وہ کہاں گئے جن کی تم پرستش کیا کرتے تھے؟ 92 اللہ کے سوا، کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا بدلہ لے سکتے ہیں 93 پھر اس میں وہ اور گمراہ لوگ اوندھے ڈالے جائیں گے 94 اور شیطان کے سارے لشکر بھی 95 اور جب وہ وہاں باہم جھگڑنے لگیں گے، کہیں گے 96 اللہ کی قسم! ہم تو صریح گمراہی میں تھے 97 جب کہ ہم تم کو تمام جہانوں کے رب کے برابر ٹھہراتے تھے 98 اور ہم کو ان مجرموں ہی نے بہکایا 99 پس اب نہ ہمارا کوئی سفارش کرنے والا ہے 100 اور نہ کوئی غم خوار دوست ہے 101 کاش! ہم کو پھر جانے[1] کا موقع ملتا تو ہم مسلمان ہو جاتے 102 بلاشبہ اس میں ایک بڑی ہی نشانی تھی اور ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں تھے 103 اور بلاشبہ آپ کا ربّ ہی زبردست، بہت پیار کرنے والا ہے 104

نوح (علیہ السلام) کی قوم نے پیغمبروں[2] کو جھٹلایا 105 جب ان کے بھائی نوح (علیہ السلام) نے ان سے کہا، کیا تم ڈرتے نہیں 106 بلاشبہ میں تمہارے لیے ایک معتبر پیغام لانے والا ہوں 107 پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو 108 اور میں تم سے کوئی صلہ نہیں چاہتا، میرا اُجر تو سب جہانوں کے پروردگار کے ہی ذمہ ہے 109 پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو 110 وہ بولے، کیا ہم تم پر ایمان لائیں حالانکہ تمہارے پیرو حقیر لوگ ہیں 111 فرمایا مجھ کو اس سے کیا معلوم کہ وہ لوگ پہلے کیا کرتے تھے 112 اُن سے حساب لینا میرے پروردگار کے ذمہ ہے کاش! تم سمجھ سکتے 113 اور میں ایمان لانے والوں کو اپنے سے دور کرنے والا نہیں 114 میں تو بس صاف طور پر ایک ڈرانے والا ہوں 115 وہ بولے اے نوح! اگر تم نے (اپنا طریقہ نہ چھوڑا تو تم کو ضرور سنگسار کر دیا جائے گا 116 نوح نے کہا اے میرے ربّ! مجھے میری قوم نے جھٹلایا ہے 117 پس تو میرے اور ان کے درمیان ایک کھلا فیصلہ فرما دے اور مجھے اور جو میرے ساتھ ایمان لانے

[1] پھرنے سے مراد دنیوی زندگی کی طرف دوبارہ پھرنا ہے اس لیے کہ دار العمل یہی ہے لیکن اس دار العمل میں ظاہر ہونا فقط ایک بار ہے بار بار نہیں اور یہ قانونِ الٰہی ہے جس کا خلاف ممکن نہیں بلکہ ممتنع ہے۔

[2] یہ بات قبل ازیں کئی بار بیان کی جا چکی ہے کہ ایک نبی و رسول کا انکار تمام نبیوں اور رسولوں کے انکار کے مرادف ہے اس لیے کہ تمام انبیاء و رسل کی دعوت ایک اور صرف ایک ہے۔

Marfat.com

والے ہیں ان کو بچالے۞[118] چنانچہ ہم نے ان کو اور ان
کے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں (بٹھا کر) بچا
لیا۞[119] پھر (علاوہ ازیں) سب لوگوں کو ہم نے ڈبو
دیا۞[120] بلاشبہ اس میں (قوم نوح کو غرق کرنے اور نوح
(علیہ السلام) کو بچانے میں) نشانی ہے اور ان میں اکثر لوگ
ایمان لانے والے نہ تھے۞[121] اور بلاشبہ آپ کا ربّ
بڑے غلبہ والا، پیار کرنے والا ہے۞[122]

(قوم) عاد نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۞[123] جب ان
کے بھائی ہود (علیہ السلام) نے ان سے کہا کیا تم ڈرتے
نہیں؟۞[124] بلاشبہ میں تمہارے لیے امانت دار پیغمبر
ہوں۞[125] پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۞[126] اور میں
اس کا تم سے صلہ نہیں چاہتا میرا اجر تو سب جہانوں
کے پروردگار ہی کے ذمہ ہے۞[127] کیا تم ہر اونچی زمین
پر ایک نشان فضول بنایا کرتے ہو۞[128] اور تم محل بناتے
ہو شاید تم ہمیشہ رہو گے۞[129] اور جب تم کسی پر گرفت
کرتے ہو تو بڑی بے دردی سے گرفت کرتے ہو۞[130]
پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۞[131] اور اس سے
ڈرو جس نے تم کو وہ چیزیں عطا فرمائیں جو تم جانتے
ہو۞[132] تم کو چارپائے اور بیٹے عطا کیے۞[133] اور باغات
اور چشمے بھی۞[134] مجھے تمہارے بارے میں ایک بڑے
دن کے عذاب کا ڈر ہے۞[135] وہ (ہود (علیہ السلام) کی قوم کے
نافرمان لوگ) بولے، تم ہم کو نصیحت کرو یا نہ کرو
ہمارے لیے یکساں ہے۞[136] یہ تو اگلے لوگوں کی عادت
ہے۞[137] اور ہم کو کوئی عذاب نہ ہو گا۞[138] (غرض)
اُنہوں نے اس کو جھٹلایا پس ہم نے اُنہیں بھی ہلاک کر
دیا، بلاشبہ اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر لوگ
ایمان لانے والے نہیں۞[139] اور بلاشبہ آپ کا رب ہی
بڑے غلبہ والا اور بہت پیار کرنے والا ہے۞[140]

ثمود نے پیغمبروں کی تکذیب کی۞[141] جب کہ ان
کے بھائی صالح نے ان سے کہا کیا تم اللہ سے ڈرتے
نہیں؟۞[142] میں تمہارے لیے ایک امانت دار پیغمبر
ہوں۞[143] پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۞[144]
اور میں تم سے اس کا کوئی صلہ نہیں چاہتا، میرا اجر تو
میرے ربّ کے ذمہ ہے جو سب جہانوں کا پالنے والا
ہے۞[145] کیا جو چیزیں تم کو یہاں میسر ہیں تم ان میں
بے فکری سے چھوڑ دیئے جاؤ گے؟۞[146] باغوں اور
چشموں میں۞[147] اور کھیتیوں اور کھجوروں میں جن میں
نرم نرم کونپلیں پھوٹ رہی ہیں۞[148] اور تم پہاڑوں میں
خوشی سے پر تکلف گھر تراشتے ہو۞[149] پس اللہ سے ڈرو
اور میری اطاعت کرو۞[150] اور بے باک لوگوں کا کہنا نہ
مانو۞[151] جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں (اور معاشرہ
کی) اصلاح نہیں کرتے (نہ ہی کرنا چاہتے
ہیں)۞[152] اُنہوں نے کہا کہ ضرور تم پر کسی نے جادو کیا
ہے۞[153] تم بھی ہم جیسے آدمی ہو پس اگر تم (رسول
ہونے کے دعویٰ میں) سچے ہو تو کوئی نشانی پیش
کرو۞[154] صالح (علیہ السلام) نے کہا، یہ اونٹنی ہے اس کے
پانی پینے کی باری اور تمہارے پانی پلانے کی باری کا
دن مقرر ہے۞[155] اور اس کو کوئی تکلیف نہ دینا ورنہ تم کو
ایک بڑے (اور سخت) دن کا عذاب آ پکڑے گا۞[156]
پھر انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر اُنہیں صبح
کو پچھتانا پڑا۞[157] (غرض) اُن کو عذاب نے آ لیا، بے
شک اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر لوگ ایمان
لانے والے نہیں۞[158] اور بلاشبہ تیرا رب بڑی قوت والا
ہے، پیار کرنے والا ہے۞[159]

قومِ لوط نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا۞[160]
جب اُن سے اُن کے بھائی لوط (علیہ السلام) نے کہا،
کیا تم ڈرتے نہیں؟۞[161] بلاشبہ میں تمہارے لیے
ایک معتبر پیغام لانے والا ہوں۞[162] پس اللہ سے ڈرو
اور میرا حکم مانو۞[163] اور میں اس پر تم سے کوئی صلہ نہیں
چاہتا میرا اجر تو سارے جہانوں کے پروردگار ہی کے
ذمہ ہے۞[164] کیا تم تمام جہانوں میں (غیر فطری فعل
کے لیے) لڑکوں پر مائل ہوتے ہو۞[165] اور اپنی بیویوں

Marfat.com

کو جو اللہ نے تمہارے لیے بنائی ہیں ان کو چھوڑ دیتے ہو، حقیقت یہ ہے کہ تم حد ہی سے نکل جانے والے ہو۞[166] وہ بولے (اور بے دھڑک کہنے لگے) اے لوط! اگر تم باز نہ آؤ گے تو تم شہر سے نکال دیئے جاؤ گے۞[167] لوط (علیہ السلام) نے کہا، میں تمہارے کاموں سے بیزار ہوں۞[168] اے میرے پروردگار! مجھے اور میرے لوگوں کو ان کے کاموں (کے وبال) سے نجات عطا فرما۞[169] پس ہم نے اس کو اور اس کے لوگوں سب کو نجات دی۞[170] سوائے اس کی بی بی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں ہو گئی۞[171] پھر ہم نے سب دوسروں کو ہلاک کر دیا۞[172] اور ان (عذابِ الٰہی سے نہ ڈرنے والوں) پر ایک مینہ برسایا سو وہ کتنا برا مینہ تھا ان ڈرائے ہوئے لوگوں پر۞[173] بلاشبہ اس میں نشانی ہے اور ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہ تھے۞[174] اور بلاشبہ تیرا ربّ بڑی قوت والا، پیار کرنے والا ہے۞[175]

اصحابِ ایکہ[1] نے (بھی) رسولوں کی تکذیب کی۞[176] جب ان سے شعیب (علیہ السلام) نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں؟۞[177] میں تمہارے لیے ایک دیانتدار رسول ہوں۞[178] پس اللہ سے ڈرو اور میرے کہنے پر چلو۞[179] اور میں تم سے اس کا کوئی بدلہ نہیں چاہتا میرا بدلہ تو سارے جہانوں کے پالنے والے کے ذمہ ہے۞[180] ماپ پورا کیا کرو اور نقصان پہنچانے والوں میں نہ ہو جاؤ۞[181] اور سیدھی ترازو رکھ کر تولا کرو۞[182] اور لوگوں کو (ناپ اور تول میں) ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور ملک میں خرابی مت مچاتے پھرو۞[183] اور اس ذات سے ڈرو جس نے تم کو اور تم سے قبل کو پیدا کیا۞[184] وہ بولے تم پر تو کسی نے جادو کر دیا ہے۞[185] اور تم بھی تو ہماری طرح ایک آدمی ہو اور ہمارے خیال میں تو تم جھوٹے ہو۞[186] اگر تم (اے نوح علیہ السلام اپنے دعویٰ رسالت میں) سچے ہو تو ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا گرا دو۞[187] فرمایا میرا ربّ خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۞[188] (غرض) انہوں نے اس کو جھٹلایا، آخر ان کو سائبان والے دن کے عذاب نے آ پکڑا بلاشبہ وہ بڑے دن کا عذاب تھا۞[189] بلاشبہ اس میں (لوگوں کے لیے) نشانی ہے اور ان میں اکثر لوگ ایمان لانے والے نہ تھے۞[190] اور بلاشبہ ربّ تیرا بڑی طاقت والا، پیار کرنے والا ہے۞[191]

اور بلاشبہ وہ (قرآنِ کریم) تمام جہانوں کے پروردگار کا اُتارا ہوا ہے۞[192] اس کو امانتدار فرشتہ لے کر اُترا ہے۞[193] آپؐ[2] کے دِل پر اُتارا گیا ہے تا کہ آپ ڈرانے والوں میں ہو جائیں۞[194] شگفتہ عربی زبان میں۞[195] اور بلاشبہ اس کا ذکر پہلی کتابوں میں بھی موجود ہے۞[196] کیا ان کے لیے یہ بات ایک سند نہیں کہ علمائے بنی اسرائیل کو بھی اس کا علم ہے؟۞[197] اور اگر ہم اسے کسی دوسرے شخص پر اُتارتے جس کی زبان عربی نہ ہوتی۞[198] اور وہ اس کو پڑھ کر ان کو سناتا تو پھر بھی یہ اس پر ایمان نہ لاتے۞[199] اس طرح ہم نے اس کو ان نافرمانوں کے دِلوں میں داخل کر دیا ہے۞[200] یہ لوگ اس پر ایمان نہ لائیں گے جب تک دردناک عذاب دیکھ نہ لیں۞[201] پھر وہ ان پر اچانک آ جائے گا اور انہیں خبر بھی نہ ہو گی۞[202] پس وہ کہیں گے کیا ہم کو کچھ مہلت ملے گی؟۞[203] کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں۞[204] کیا آپ نے دیکھا ہے کہ اگر ہم ان کو

[1] اصحاب ایکہ اور مدین والے دو قومیں ہیں یا ایک ہی قوم کے دو نام، دونوں قومیں اگر الگ الگ بھی تھیں تو بہر حال ان دونوں کی طرف شعیب علیہ السلام کو نبی و رسول بنا کر بھیجا گیا اور دونوں ہی نے مخالفت کی اور دونوں مقابلہ میں ناکام ہوئیں، یعنی ہلاک ہوئیں۔

[2] قرآنِ کریم کا نزول آپؐ کے قلب پر ہوا، اس لیے کہ اس کا تعلق دِل ہی سے ہے جب تک اس کا نزول دِل پر نہ ہو، آنکھوں، زبان اور لب و لہجہ تک محدود رہے تو یہ موثر نہیں ہو سکتا اور آج بد قسمتی سے یہی حال ہے کہ قومِ مسلم کے دِل پر اس کا نزول نہیں ہو رہا یہی وجہ ہے کہ اس قدر کثرت سے پڑھا جانے کے باوجود نتیجہ صفر ہے۔

Marfat.com

برسوں فائدہ پہنچاتے رہیں ❁205 پھر وہ (عذاب) جس کا ان سے وعدہ ہے آ جائے ❁206 تو یہ فائدہ جو وہ اٹھا رہے ہیں ان کے کسی کام نہ آئے گا ❁207 اور ہم نے کسی بستی کو غارت نہیں کیا مگر اس کے لیے ڈرانے والے تھے ❁208 نصیحت کرنے کے لیے اور ہمارا کام ظلم کرنا نہیں ❁209 اور اس (قرآنِ کریم) کو شیطان لے کر نہیں اُترے ❁210 اور نہ یہ کام ان کے لائق ہے اور نہ وہ یہ کر سکتے ہیں ❁211 ان کو تو سننے کے مقام سے بہت دور کر دیا گیا ہے ❁212 اور (اے مخاطب!) تو اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کو نہ پکار ورنہ تجھ پر بھی عذاب ہو گا ❁213 اور (اے پیغمبر اسلام!) اپنے قریبی رشتہ داروں کو نصیحت کیجیے ❁214 اور آپ اپنے متبعین ایمان والوں کے لیے اپنے بازو نیچے رکھئے (تواضع ومحبت کا اظہار کیجئے) ❁215 پھر اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو کہہ دیجئے کہ میں تمہارے ان کاموں سے بیزار ہوں ❁216 اور (اے پیغمبر اسلام!) آپ بھروسہ رکھئے اس (اللہ) پر جو بڑے غلبہ والا ہے اور بہت پیار کرنے والا ہے ❁217 جو آپ کو دیکھتا ہے جب آپ اُٹھتے ہیں ❁218 اور (سجدہ گزار لوگوں) نمازیوں کے درمیان جب آپ پھرتے ہیں ❁219 بلاشبہ وہ سب کچھ سنتا، جانتا ہے ❁220 کیا میں تم کو بتا دوں کہ شیاطین کن پر اُترتے ہیں ❁221 وہ ہر جھوٹے گنہگار پر اُترتے ہیں ❁222 جو سنی سنائی باتیں ڈالتے ہیں اور ان میں سے بھی اکثر جھوٹے ہی ہوتے ہیں ❁223 اور شعراء کی پیروی گمراہ لوگ ہی کرتے ہیں ❁224 کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر میدان میں سر مارتے پھرتے ہیں ❁225 اور وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو وہ کرتے نہیں ❁226 مگر ہاں! جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور انہوں نے اللہ کی یاد کثرت سے کی اور جب ان پر ظلم کیا گیا اس کے بعد انہوں نے بدلہ لیا اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ ان کو کس جگہ لوٹ کر جانا ہے ❁227

48:27 93

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

طا۔ س۔۔۔ن۔ (اے پیغمبر اسلام!) یہ قرآن (کریم) کی آیتیں ہیں اور روشن کتاب کی ❁1 ایمان والوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے ❁2 جو لوگ نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں ❁3 بلاشبہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے اعمال ان کی نظر میں خوشنما کر دکھائے ہیں، پس وہ بھٹکے پھرتے ہیں ❁4 یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے بڑا عذاب ہے اور آخرت میں بھی وہی سب سے زیادہ نقصان میں ہوں گے ❁5 اور بلاشبہ آپؐ کو (اے پیغمبر اسلام!) قرآن (کریم) ایک بہت بڑے حکمت والے جاننے والے کی طرف سے پہنچا ہے ❁6 جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے ایک آگ دیکھی ہے میں عنقریب وہاں سے تمہارے پاس کچھ خبر لاتا ہوں یا جلتا ہوا انگارا لے آؤں گا تاکہ تم تاپ[1] سکو ❁7 پھر جب موسیٰ اس (آگ) کے قریب پہنچا تو اسے آواز دی گئی کہ بابرکت ہے وہ جو آگ میں ہے اور وہ جو اس کے اردگرد ہے اور پاک ہے اللہ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ❁8 اے موسیٰ! (علیہ السلام) میں ہی اللہ ہوں زبردست حکمت والا ❁9 اور (اے موسیٰ علیہ السلام) اپنا عصا ڈال دے، پھر جب اس کو اس نے دیکھا کہ وہ حرکت میں ہے گویا کہ وہ ایک پتلا سا سانپ ہے تو وہ (موسیٰ علیہ السلام) پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوا اور مڑ کر بھی نہ دیکھا (ندا آئی) اے موسیٰ (علیہ السلام) مت ڈر بلاشبہ میرے

[1] اس ایک لفظ نے موسیٰ علیہ السلام کے اس سفر کا سارا حال کھول دیا کہ یہ سردیوں کا موسم تھا اور موسیٰ علیہ السلام مع بال بچوں کے مدین سے مصر کو آ رہے تھے کہ راستے میں نبوت سے نوازے گئے۔ قبل ازیں جو واقعات پیش آئے وہ قبل از نبوت تھے۔

Marfat.com

پاس رسول ڈرا نہیں کرتے ❁10 مگر ہاں! جس نے ظلم کیا اور پھر برائی کے بعد نیکی سے اس کو تلافی کی تو بلاشبہ میں بخشنے والا پیار کرنے والا ہوں ❁11 اور اے موسیٰ! اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال تو وہ بلا کسی عیب کے سفید ہو کر نکلے گا، یہ نو نشانیوں میں سے ہیں فرعون اور اس کی قوم کی طرف بلاشبہ وہ بڑے نافرمان لوگ ہیں ❁12 پھر جب یہ بصیرت افروز نشانیاں ان کے پاس پہنچیں وہ کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے ❁13 اور اُنہوں نے ان کا انکار کر دیا بے انصافی اور غرور کے باعث حالانکہ ان کے دِلوں نے ان کا یقین کر لیا تھا، پس دیکھیے کہ ان فساد پھیلانے والوں کا کیا انجام ہوا ❁14

اور بلاشبہ ہم نے داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو علم عطا فرمایا اور وہ دونوں کہا کرتے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا فرمائی ❁15 اور سلیمان (علیہ السلام) کو ہم نے داؤد (علیہ السلام) کا جانشین بنایا اور اس نے کہا اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر قسم کی چیزیں عطا ہوئی ہیں بلاشبہ یہ کھلا فضل ہے ❁16 اور سلیمان (علیہ السلام) کے سامنے جن، انسان اور پرندوں کے لشکر جمع کیے جاتے پھر ان کی جماعتیں بنائی جاتیں ❁17 یہاں تک کہ جب وہ وادیٔ نمل پر[1] سے گزرے اور ایک نملہ نے کہا اے نملو! اپنے اپنے مکانوں میں داخل ہو جاؤ کہیں سلیمان اور اس کا لشکر تم کو کچل نہ دے اور وہ حقیقت حال سے واقف ہی نہ ہوں ❁18 سلیمان (علیہ السلام) نملہ کی اس بات کو سن کر ہنس پڑے اور دُعا فرمائی اے میرے پروردگار مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری ان نعمتوں کا ہمیشہ شکر گزار رہوں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر فرمائیں اور یہ بھی کہ ہمیشہ نیک کام کیا کروں جو تجھے پسند ہوں اور مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں داخل فرما ❁19 اور پھر طیور[2] کا جائزہ لیا اور کہنے لگا کہ کیا وجہ ہے کہ میں ہدہد[3] کو نہیں دیکھتا (وہ نظر نہیں آیا) کیا وہ غائب ہے؟ ❁20 میں اسے سخت سزا دوں گا یا قتل ہی کر دوں گا یا وہ میرے سامنے (اپنی غیر حاضری کا) واضح ثبوت پیش کرے گا (کہ وہ کیوں غیر حاضر ہوا) ❁21 پھر زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ وہ آ گیا، پس اس نے کہا کہ مجھے وہ بات معلوم ہوئی ہے جس کو آپ نے (آج تک) نہیں جانا اور میں آپ کے لیے (ملک) سبا کی ایک تحقیقی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں ❁22 بلاشبہ (وہاں) میں نے ایک عورت کو پایا کہ وہ ان لوگوں پر حکومت کرتی ہے اور اس کو ہر چیز میسر ہے اور اس کا ایک عظیم الشان تخت (بھی) ہے ❁23 میں نے[4] اس کو اور اس کی قوم کو اللہ کے سوا سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا اور ان کو شیطان نے ان کے اعمال خوشنما کر دکھائے پس ان کو (سیدھی) راہ سے روک دیا اور وہ راہِ ہدایت نہیں پاتے ❁24 وہ اللہ ہی کو سجدہ کیوں

[1] نمل چیونٹی کو بھی کہتے ہیں اور یمن کے علاقہ میں ایک بہت بڑے خاندان کو بھی بات سے واضح ہے کہ یہ اُس علاقہ کی بات ہے جو اس خاندان سے متعلق تھا۔ جس کی حاکم اُس وقت عورت تھی جیسے ملکہ سبا۔ اِس خاندان نے سلیمان علیہ السلام کے لشکر کی مزاحمت نہ کی اور آپ کا لشکر اس علاقہ سے بغیر اس خاندان کو کسی طرح کی تکلیف پہنچائے نکل گیا۔

[2] سلیمان علیہ السلام کے لشکر کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا اور ہر حصہ کا ایک اپنا نام، اپنا کام اور اپنی ذمہ داری تھی جو وہ نہایت چوکس رہ کر نبھا رہے تھے۔

[3] ہدہد کسی ایک لشکر کے منتظم کا نام ہے جس کا کام خبر رسانی کا تھا اُس نے جو خبر لا کر دی تحقیق کرنے پر وہ صحیح نکلی جس کے باعث وہ غیر حاضری کے الزام سے بری ہوا اور ایک نئی مملکت کو سلیمان علیہ السلام کی مملکت میں داخلہ کا باعث بھی بنا جس سے عزت افزائی اُس کو حاصل ہوئی۔

[4] ہدہد کے بیان کے مطابق ملکہ سبا اور اُس ملک کے تمام باشندے سورج پرست قرار دیئے گئے جن کو سلیمان علیہ السلام کے ذریعہ سے ہدایت نصیب ہوئی اور اس مملکت کو چار چاند لگ گئے۔

Marfat.com

نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین میں چھپی ہوئی
چیزوں کو ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے یا ظاہر
کرتے ہو سب جانتا ہے ۞ 25 اللہ ہی (معبود) ہے اس
کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے ۞ 26
سلیمان (علیہ السلام) نے (ہدہد سے) کہا، اچھا ہم دیکھتے
ہیں کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹوں میں سے ہے ۞ 27 یہ میرا
خط لے جا اور اس کو ان کے پاس ڈال دے پھر ان
کے پاس سے ہٹ جا اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے
ہیں ۞ 28 (ملکہ نے) کہا اے سردارو![1] میرے پاس ایک
بڑی بزرگی والا خط ڈالا گیا ہے ۞ 29 بلاشبہ وہ سلیمان کی
طرف سے ہے اور (اس میں یہ ہے کہ) پڑھو اللہ کے
نام سے جو بہت ہی مہربان اور بہت ہی پیار کرنے والا
ہے ۞ 30 کہ میرے (پیغام کے) مقابلہ میں سرکشی نہ کرو
اور میرے پاس فرمانبردار ہو کر آ جاؤ ۞ 31
(ملکہ نے) کہا اے سردارو! میرے معاملہ میں
مجھے مشورہ دو میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی جب تک تم
میرے پاس حاضر نہ ہو ۞ 32 وہ بولے! ہم بڑے زور
آور اور جنگجو ہیں، اختیار آپ کے پاس ہے آپ خود
دیکھ لیں کہ آپ کو کیا حکم دینا ہے؟ ۞ 33 (ملکہ نے) کہا
جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو وہ اس کو
تباہ و برباد کر دیتے ہیں اور اس کے معزز لوگوں کو ذلیل
کرتے ہیں اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے ۞ 34 اور
میں ان کے پاس ایک ہدیہ بھیجتی ہوں پھر دیکھتی ہوں
کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں ۞ 35 پھر جب (ملکہ کا
قاصد) سلیمان کے پاس پہنچا تو اس نے کہا کہ تم مال
سے میری مدد کرنا چاہتے ہو مجھے جو اللہ نے دیا ہے وہ
اس سے کہیں بہتر ہے جو تم کو دیا ہے بلکہ اپنے ہدیہ سے
تم ہی خوش رہو ۞ 36 تم واپس جاؤ ہم ان پر اپنے لشکروں
کے ساتھ حملہ کریں گے کہ جن کا مقابلہ (تم سے) نہ ہو
سکے گا اور ہم ان کو وہاں سے ذلیل کر کے نکالیں گے
اور وہ خوار ہوں گے ۞ 37 سلیمان (علیہ السلام) نے فرمایا
اے سردارو! تم میں کون ہے کہ اس (ملکہ سبا) کے لیے
تخت میرے سامنے لے آئے قبل اس کے کہ وہ
فرمانبردار ہو کر میرے سامنے حاضر ہوں ۞ 38 جنوں میں
سے ایک طاقتور جن نے کہا کہ میں اس کو حاضر کیے دیتا
ہوں اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے (اس کے
استقبال کے لیے) اُٹھیں اور میں اس کام کے لیے
طاقتور، امانتدار ہوں ۞ 39 (درباریوں میں سے) ایک
نے کہا جس کے پاس (باقاعدہ) کتاب[2] کا علم تھا کہ
میں آپ کی آنکھ جھپکنے (دوبارہ اس طرف توجہ مبذول
ہونے) سے پہلے ہی اسے حاضر کر سکتا ہوں پھر جب
اس نے عرش کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا یہ
میرے ربّ کا فضل ہے تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں
اس کا شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں اور جو شکر ادا
کرتا ہے تو وہ اپنے ہی لیے شکر ادا کرتا ہے اور جو
ناشکری کرتا ہے تو اپنے لیے، میرا پروردگار بے نیاز،
بزرگی والا ہے ۞ 40 سلیمان نے کہا اس کے تخت کو اس
کے لیے ناپسندیدہ[3] بنا دو دیکھتے ہیں کہ (وہ حقیقت حال
کو) پہچانتی ہے یا اُن میں سے ہوتی ہے جو ہدایت
(سمجھ بوجھ) پانے والے نہیں ہوتے ۞ 41 پھر جب وہ

[1] ملکہ سبا کو سلیمان علیہ السلام کی طرف سے جو خط ملا اُس پر تبصرہ ملکہ سباء کی عقل مندی کا ثبوت ہے جس کا انجام بخیر و خوبی ملک کا قانون بدل دینے سے ملک میں مزید بہتری آئی اور لوگ امن و سکون کے ساتھ اپنی حالت کو بدلنے کے لیے تیار ہو گئے۔

[2] حکومتوں کے جو کام سرانجام پاتے ہیں وہ باقاعدہ قواعد و ضوابط کے تحت ہوتے ہیں یہ وہ شخص ہے جس کے پاس ملکہ سباء کے تخت کی پوری تفصیل موجود تھی اور سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سباء کے تخت سے بہتر تخت بنوانے کی ترکیب اسی لیے اختیار کی کہ ملکہ کو معلوم ہو جائے کہ سلیمان علیہ السلام کی حکومت اس کی حکومت سے زیادہ طاقتور ہے اور یہ بات ملکہ پر واضح ہو گئی۔ یہ بیان کہ ملکہ سباء کا وہی تخت سلیمان علیہ السلام اُٹھوا لائے آپ کے شایانِ شان نہ تھا اور نہ ایسا ہوا۔ یہ محض مفسرین کی کرم فرمائی ہے جو سطحی نظر رکھتے ہیں۔

[3] مطلب یہ ہے کہ ملکہ اس تخت کو دیکھے تو جس تخت پر اُسے ناز ہے وہ اس کو حقیر نظر آنے لگے۔

Marfat.com

اپنے وقت مقرر پر آ پہنچی تو اس تخت پر بٹھاتے ہوئے
اُس سے پوچھا گیا کہ آپ کا تخت ایسا ہی ہے، اس
نے جواب دیا کہ گویا یہ ویسا ہی ہے اور ہم کو اس سے
پہلے ہی علم ہو چکا ہے (کہ آپ ہم سے زیادہ طاقتور
ہیں) اور ہم فرمانبردار ہو چکے ہیں ❁42 اور (اس حقیقت
حال نے) اُس کو اُن چیزوں سے جن کی وہ اللہ کے سوا
پرستش کرتی تھی روک دیا، (حالانکہ) وہ کافروں میں
سے تھی ❁43 اُس سے کہا گیا کہ اس محل[1] میں داخل ہو
جائیے، جب اس نے دیکھا تو گمان کیا کہ یہ بلوریں
محل ہے تو اس نے اس کی بنیادوں کی اندرونی اور
بیرونی طرفوں (کے متعلق سوال کر کے حقیقت) کو
واضح کرا دینا چاہا، اس سے کہا گیا کہ یہ ایک محل ہے
جس کو شیشے کی طرح چکنا بنایا گیا ہے (ملکہ) بول اُٹھی
اے میرے رب بلاشبہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور
اب میں فرمانبردار ہوئی سلیمان (علیہ السلام) کے ساتھ
اللہ تعالیٰ کے لیے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ❁44
اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح
(علیہ السلام) کو بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو، پس وہ دو فریق
ہو کر آپس میں جھگڑنے لگے ❁45 صالح (علیہ السلام) نے
فرمایا اے میری قوم تم بھلائی سے پہلے برائی کی طرف
کیوں جلدی کرتے ہو، اللہ سے اپنے گناہوں کی
مغفرت کیوں نہیں طلب کرتے تاکہ تم پر رحم کیا
جائے ❁46 اُنہوں نے جواب دیا کہ ہم تو تجھ کو اور
تیرے ساتھیوں کو منحوس سمجھتے ہیں، فرمایا تمہاری ہر
نحوست (کا اصل سبب) اللہ کے علم میں ہے بلکہ تم وہ
لوگ ہو جن کی آزمائش ہو رہی ہے ❁47 اور اس شہر میں
نو (وڈیرے) اشخاص تھے جو اس سرزمین پر فساد
پھیلاتے رہتے تھے اور اصلاح نہیں چاہتے تھے ❁48
(ان وڈیروں نے) کہا کہ آپس میں قسم کھاؤ کہ ہم
ایک رات کو اس پر اور اس کے لوگوں پر شب خون
ماریں گے (ان کو قتل کریں گے) پھر ان کے وارثوں
سے کہہ دیں گے کہ ہم تو ان کے گھروں کی ہلاکت کے
وقت یہاں موجود ہی نہیں تھے اور بلاشبہ ہم سچ کہتے
ہیں ❁49 اور اُنہوں نے ایک خفیہ سازش کی اور ہم نے
اس سازش کو کامیاب نہ ہونے دیا اور وہ (اس بات
کو) سمجھتے نہیں تھے ❁50 پھر دیکھ لیجیے (اے پیغمبر اسلام!
ﷺ) کہ ان کی سازش کا کیا نتیجہ نکلا، ہم نے ان کو
اور ان کی ساری قوم کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ❁51 اور یہ
اُن کے گھر اُن کے ظلم کے باعث ویران پڑے ہیں
بلاشبہ اس میں جاننے والوں کے لیے کتنی ہی نشانیاں
ہیں ❁52 اور ہم نے ایمان والوں کو نجات دی کہ وہ (اللہ
کی نافرمانی سے) بچتے رہتے تھے ❁53 اور لوطؑ جب اس
نے اپنی قوم سے کہا کیا تم بے حیائی کا کام کرتے ہو اور
تم دیکھتے بھی ہو (کہ کیا کر رہے ہو) ❁54 کیا تم
عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت کے ساتھ
آتے ہو، (حقیقت میں) تم لوگ تو بہت ہی جاہل
ہو ❁55 لیکن اس کی قوم کا جواب (علاوہ ازیں) کچھ نہ
تھا کہنے لگے کہ لوطؑ کے ماننے والوں کو اپنی بستی سے
نکال باہر کرو یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں ❁56
پھر ہم نے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو بچا لیا سوائے
اس کی بی بی کے جس کے متعلق فیصلہ ہو چکا تھا کہ وہ
پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ ہو گی (تاکہ ہلاک ہو
جائے) ❁57 اور ان پر ہم نے بارش برسائی اور یہ بہت
ہی بری بارش تھی جو ان لوگوں پر ہوئی جو (اللہ کے

[1] تخت اور محل دو چیزوں پر ملکہ کو ناز تھا جب اُس نے جزوقتی ضرورت کے لیے ان کو اپنے تخت اور اپنے محل سے بہتر پایا تو وہ سلیمان علیہ السلام کی طاقت وقوت کو پا گئی اور فوراً اسلام میں داخل ہو کر دونوں حکومتوں کو پہلے سے زیادہ وسیع وعریض اور باشندوں کو کامیاب وکامران بنانے میں ممد ومعاون ثابت ہوئی اور یہی اصل مطلوب تھا۔ جس سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ وقت کی طاقتور حکومت کو اپنی طاقت کا مظاہرہ اس انداز میں کرنا کہ مخالف حکومت دیکھ کر طاقت کا سکہ مان جائے زندہ وجاوید قوم کا کام ہے جس قوم کو بھی نصیب ہو۔

Marfat.com

غضب سے) ڈرائے جاچکے تھے ❁[58]
(اے پیغمبر اسلام!) آپ فرما دیجئے تمام اچھی تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اس کے ان بندوں پر سلام ہے جن کو اس نے (نبوت کے لیے) چن لیا تھا، اور اللہ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ (لوگ) شریک ٹھہراتے ہیں ❁[59]

....

❁ (لوگو) بھلا وہ کون[1] ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا؟ اور تمہارے لیے آسمان سے پانی اُتارا؟ پھر ہم نے اس کے ذریعہ پُر رونق باغ اُگائے یہ تمہارا کام نہیں ہے کہ تم اس سے درختوں کو اُگاتے (غور کرو) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (جو ان کا اُگانے والا ہے حقیقت یہ ہے کہ) یہ لوگ (اللہ کے ساتھ) برابری کرنے والے ہیں ❁[60] بھلا وہ کون ہے جس نے زمین کو جائے قرار بنایا؟ اور اس کے درمیان میں نہریں بہائیں اور اس کے لیے بھاری پہاڑ بنائے اور دو دریاؤں کے درمیان حجاب بنایا، کیا اللہ کے سوا کوئی معبود ہے (جو یہ سارے کام کر سکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ) ان میں سے اکثر لوگ سمجھتے نہیں ❁[61] بھلا مضطرب جب پکارتا ہے تو اس کی التجاؤں کو کون سنتا ہے؟ اور کون ہے جو ان کے دُکھ درد کو دور کرتا ہے؟ اور کون ہے جس نے تم کو زمین پر جانشین بنایا؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (جو ایسا کر سکتا ہے) تم لوگ بہت ہی کم غور و فکر کرتے ہو ❁[62] بھلا کون ہے جو تم کو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راستہ بتاتا ہے؟ اور کون ہے جو اپنی رحمت (بارش) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری دے کر بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (جو ایسا کر سکتا ہے؟) حقیقت یہ ہے کہ ان کے شرک سے بہت ہی بلند و برتر ہے ❁[63] بھلا کون ہے جس نے مخلوقات کو پہلی بار پیدا کیا اور پھر دوبارہ پیدا کرے گا؟ اور کون تم کو آسمان و زمین سے رزق دیتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (جو ایسا کر سکے؟! اے پیغمبر اسلام!) آپ کہہ دیجئے اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو ❁[64]
(اے پیغمبر اسلام!) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا جو کوئی بھی آسمان و زمین میں ہیں وہ غیب کی باتیں نہیں جانتے اور نہ وہ یہ جانتے ہیں کہ وہ کب اُٹھائے جائیں گے ❁[65] حقیقت یہ ہے کہ آخرت کے معاملہ میں ان کا علم تھک کر رہ گیا ہے بلکہ وہ اس کے متعلق شک میں پڑے ہوئے ہیں بلکہ وہ اس کی طرف سے اندھے ہو کر رہ گئے ہیں ❁[66]
اور کافر لوگ[2] کہتے ہیں کہ جب ہم اور ہمارے آباؤ اجداد خاک ہو جائیں گے تو کیا پھر نکالے جائیں گے؟ ❁[67] اس کا وعدہ تو ہم سے اور ہمارے آباؤ اجداد سے پہلے سے ہوتا آیا ہے، کچھ نہیں ہے یہ مگر سب پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں، (جن کی کوئی اصل نہیں) ❁[68]
(اے پیغمبر اسلام!) آپ کہہ دیجئے ذرا زمین کی سیر کرو پھر دیکھو کہ (ایسے) گناہگاروں کا کیا انجام ہوا؟ ❁[69] (اے پیغمبر اسلام! آپ ان پر غم نہ کھائیں اور نہ ہی ان کے مکر و فریب سے تنگ دل ہوں ❁[70] اور یہ (منکرین قیامت) کہتے ہیں کہ وہ وعدہ (کا دن) کب آئے گا؟ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ ❁[71] (اے پیغمبر اسلام!) آپ کہہ دیجئے کہ کیا عجب ہے کہ وہ قریب ہی آ پہنچا ہو جس کی تم جلدی مچا رہے ہو ❁[72] اور بلاشبہ تیرا پروردگار لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے لیکن ان

---

[1] 60 نمبر سے 66 تک "کون ہے" کہہ کر باور کرایا گیا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جو ان کاموں کو کرنے والا ہو، پھر باوجود اس کے کہ تم جانتے ہو پھر شرک سے باز نہیں آتے؟

[2] کافروں کو دوبارہ اُٹھائے جانے پر یقین نہیں آتا اگر اس کو یوں کہا جائے کہ جو دوبارہ اُٹھائے جانے پر سچا یقین نہیں رکھتے دراصل وہی کافر ہوتے ہیں تو مسلمانوں کے اسلام کی ساری بات روز روشن کی طرح واضح ہو سکتی ہے۔

Marfat.com

میں سے اکثر (ایسے ہی ہیں کہ) شکر ادا نہیں کرتے ❁73 اور بلاشبہ آپؐ کا پروردگار جانتا ہے جو کچھ ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں ❁74 اور آسمان و زمین میں (ایسی) کوئی پوشیدہ بات نہیں؟ جو اس کی روشن کتاب (لوحِ محفوظ) میں (تحریر) نہ ہو ❁75 بلاشبہ یہ قرآنِ کریم بنی اسرائیل[1] سے اکثر ان باتوں کو بیان کر دیتا ہے جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں ❁76 اور بلاشبہ وہ ہدایت اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے ❁77 (اے پیغمبر اسلام!) بلاشبہ آپ کا ربّ اپنے حکم کے مطابق ان میں فیصلہ کر دے گا اور وہ غلبہ والا علم والا ہے ❁78 پس آپ (اے پیغمبر اسلام!) اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں بلاشبہ آپ واضح طور سے حق پر ہیں ❁79 (اے پیغمبر اسلام!) بلاشبہ آپؐ (دِل کے) مُردوں کو نہیں سنوا سکتے اور نہ ہی (دِلوں کے) بہروں کو پکار سنوا سکتے ہیں (اور خصوصا) جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں ❁80 اور نہ ہی آپ (دِل کے) اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت (کی راہ) دکھا سکتے ہیں، نہیں سنوا سکتے آپ مگر ان ہی لوگوں کو جو ہماری باتوں پر یقین رکھتے ہیں، پس وہی فرمانبردار ہیں ❁81 اور جب ان پر وعدہ پورا ہونے کو ہوگا ہم ان کے لیے ﴿دابة الارض﴾ کو نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا بلاشبہ (کچھ) لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے ❁82

اور (اے پیغمبر اسلام!) جس دن ہم ہر اُمّت[2] میں سے ایک جماعت کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتی تھی جمع کریں گے پھر وہ مختلف جماعتوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے ❁83 یہاں تک کہ جب سب کے سب حاضر ہو جائیں گے (تو اللہ) فرمائے گا کیا تم میری آیتوں کو جھٹلاتے رہے تھے، اور تم ان کو احاطہ علم میں بھی نہ لائے تھے بلکہ (یاد کرو کہ تم) اور بھی کیا کیا کام کرتے رہے؟ ❁84 اور ان پر ان کے ظلم کے باعث (عذاب کا) وعدہ پورا ہو کر رہے گا پھر یہ لوگ کچھ بول بھی نہ سکیں گے ❁85 کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم نے رات کو بنایا تا کہ لوگ اس میں سکون حاصل کریں اور دن کو روشن بنایا، بلاشبہ اس میں ایمان والوں کے لیے (بڑی ہی) نشانیاں ہیں ❁86 اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں سب گھبرا جائیں گے سوائے اسکے جس کو اللہ چاہے اور سب ہی (اس دن) اللہ کے سامنے عاجزی سے حاضر ہو جائیں گے ❁87 اور (اے انسان) تو پہاڑوں کو دیکھ کر سمجھتا ہے کہ وہ مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں اور (اس دن) وہ بادلوں کی طرح اڑتے پھریں گے، یہ اللہ کی کاری گری ہے کہ اس نے ہر چیز کو مستحکم بنایا ہے اس کو علم ہے کہ جو کچھ تم کرتے ہو ❁88 جو کوئی نیکی لے کر حاضر ہوگا اس کو اس سے بہتر اَجر ملے گا اور ان کو اس دن کی گھبراہٹ سے بھی امن ہوگا ❁89 اور جو شخص برائی لے کر آئے گا تو ان کو آگ میں اوندھے منہ ڈالا جائے گا نہیں بدلہ دیئے جا رہے تم مگر انہی اعمال کا جو تم کرتے رہے تھے ❁90 بلاشبہ مجھ کو تو یہی حکم ملا ہے کہ اس شہر (مکہ) کے رب کی بندگی کروں جس نے اس کو محترم بنایا اور ہر ایک چیز اس (اللہ) کی ہے اور مجھ کو یہی حکم ملا ہے کہ (اللہ) کا فرمانبردار رہوں ❁91 اور یہ بھی کہ

[1] اُس وقت قرآنِ کریم بنی اسرائیل کی تمام حقیقت کو واضح کر رہا تھا اور آج بنی اسرائیل کے علاوہ قوم مسلم کی حقیقت بھی واضح نظر آ رہی ہے اُس وقت بنی اسرائیل اس پر غور کرنے کے لیے تیار نہیں تھے اور آج مسلمان بھی ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں گویا معاملہ "یک نہ شد دو شد" کا ہو گیا ہے۔

[2] معلوم ہوا کہ تمام امتوں کی طرف یکساں ایک جیسی آیات آئیں اگر مراد قرآنی آیات ہیں تو واضح ہو گیا کہ قرآن کریم تمام امتوں کی طرف یکساں ایک جیسا بھیجا گیا ہے یا یہ کہ پہلی امتوں کی طرف آنے والی ہدایات بھی یہی تھیں جو اس وقت قرآن کے ساتھ آئیں گویا سب کی حقیقت صرف اور صرف ایک ہے۔

Marfat.com

قرآن پڑھ کر سنایا کروں، پس جو شخص ہدایت کی راہ اختیار کرتا ہے بلاشبہ وہ اپنے ہی لیے راہِ ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو شخص (راہِ ہدایت سے) بہک گیا تو آپؐ (اے پیغمبر اسلام!) اس سے فرما دیں کہ میں تو بس (بھولنے والوں کو) ڈرانے والا ہوں (ڈرانے والوں سے) 92❁ اور آپؐ (اے پیغمبر اسلام!) کہہ دیجئے کہ سب اچھی تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں وہ جلدی ہی تم کو اپنی نشانیاں دکھائے گا، تم ان کو پہچان لو گے اور تیرا ربّ (ان) کاموں سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو 93❁

49:28 88

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

طا۔سی۔۔۔م می۔۔۔م 1❁ یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں 2❁ اے پیغمبر اسلام! ہم آپ کو موسیٰ اور فرعون کا کچھ واقعہ ان لوگوں کے لیے صحیح صحیح سناتے ہیں جو ایمان رکھتے ہیں 3❁ بلاشبہ فرعون زمین میں بہت بڑھ گیا تھا، اس نے وہاں کے لوگوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا پھر ایک گروہ کو بہت ہی کمزور کر دیا اس (گروہ) کے بیٹوں کو وہ ذبح کر دیتا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا، بلاشبہ وہ بڑی ہی خرابی پیدا کرنے والوں میں سے تھا 4❁ اور ہم نے چاہا کہ ان لوگوں پر احسان کریں جن کو ملک میں بالکل کمزور کر دیا گیا تھا اور یہ کہ ان کو سردار بنا دیں اور ان کو (فرعون والوں) کا وارث بنا دیں 5❁ اور اُن کو قوت بخشیں اور فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو وہ (بات) دِکھا دیں جس کا ان کو ڈر لگا ہوا تھا 6❁ اور ہم [1] نے موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کو حکم بھیجا کہ اس بچہ (موسیٰ) کو دودھ پلاتی رہو پھر جب تجھ کو اس کے متعلق کچھ اندیشہ پیدا ہوا تو اسے دریا میں ڈال دینا اور نہ تو خوف کھانا اور نہ غمگین ہونا، ہم اس کو تمہارے پاس (زندہ) پہنچا دیں گے اور اس کو پیغمبروں میں سے بنا دیں گے 7❁ پھر فرعون کے لوگوں نے اس کو اُٹھا لیا تا کہ وہ ان کے لیے ان کا دشمن اور (موجب) غم ہو، بلاشبہ فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر بڑے ہی خطا کار تھے 8❁ اور فرعون کی بی بی نے کہا کہ یہ (بچہ) تو میرے اور تمہارے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اس کو قتل نہ کرنا ہوسکتا ہے کہ یہ ہمارے کام آئے یا ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنا لیں اور وہ (اصل حقیقت کو) جانتے نہ تھے 9❁ اور ادھر موسیٰ کی ماں کا دِل خالی تھا، قریب تھا کہ وہ اپنی بے قراری کو ظاہر کر دیتی اگر ہم نے اس کے دل کو مضبوط نہ بنا دیا ہوتا تا کہ وہ یقین کرنے والوں میں ہو 10❁ اور اس نے موسیٰ کی بہن سے کہا کہ تو اس کے پیچھے پیچھے چلی جا اور وہ انجان ہو کر اس کو دیکھتی رہی اور لوگوں کو اس بات کی خبر نہ ہوئی 11❁ اور ہم نے پہلے ہی سے موسیٰ پر سب دائیوں (کے دودھ) کو حرام کر رکھا تھا، تو موسیٰ کی بہن نے کہا کہ میں تم کو ایسے گھر والے بتاؤں جو تمہارے لیے اس بچہ کی پرورش کر دیں اور اس کے خیر خواہ بھی ہوں 12❁ اس طرح ہم نے اس کو اس کی ماں کے پاس پہنچا دیا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمگین نہ ہو اور جان لے کہ بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے 13❁

اور جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) پورے شباب کو پہنچ گیا اور درست ہو گیا تو ہم نے اسے حکمت اور علم عطا کیا اور اس طرح ہم نیک کردار لوگوں کو اَجر دیا کرتے ہیں 14❁ اور (موسیٰ جوان ہو گیا تو) وہ شہر میں آیا جب کہ اس کے باشندے بے خبر تھے تو اس نے وہاں

[1] موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ اور فرعون کی بیوی آسیہ دونوں نیک اور فہم و فراست والی عورتیں تھیں اور ان دونوں کے درمیان اللہ کے حکم سے ایک معاہدہ طے ہوا جس کے نتیجہ میں موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے محلات میں پرورش پائی اور جوان ہو کر قوم بنی اسرائیل کی کایا پلٹ دی کہ ان کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر دوبارہ اقتدار کا مالک بنا دیا۔

Marfat.com

(ایک جگہ) دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے پایا ایک کا اس کی قوم (بنی اسرائیل) سے تعلق تھا اور ایک اس کے دشمنوں (فرعونیوں) سے تھا، پس اس نے جس کا تعلق موسیٰ کی قوم سے تھا اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں (فرعونیوں) سے تھا فریاد کی تو موسیٰ نے اس کو ایک گھونسا[1] رسید کیا جس سے اس کا کام تمام ہو گیا، موسیٰ نے کہا کہ یہ تو شیطانی کام ہے بلاشبہ شیطان بہکانے والا پکا دشمن ہے ۞15 موسیٰ نے عرض کی اے میرے ربّ! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے پس تو مجھ کو معاف کر دے، اللہ نے اس کو بخش دیا، بلاشبہ وہ بہت ہی بخشنے والا بہت ہی پیار کرنے والا ہے ۞16 موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اے میرے ربّ! جیسا تُو نے مجھ پر فضل فرمایا ہے، میں کبھی مجرموں کی پشت پناہی نہ کروں گا ۞17 (الغرض) بڑے ہی خوف اور انتظار کی حالت میں اس نے اس شہر میں صبح کی، پھر اچانک دیکھا کہ وہی شخص جس نے (گزشتہ کل) اس سے مدد چاہی تھی آج پھر اس کو مدد کے لیے پکار رہا ہے، موسیٰ نے اس سے کہہ دیا کہ تُو تو صریح طور پر کسی گہری گمراہی میں مبتلا ہے ۞18 پھر (بھی) چاہا کہ اس کو پکڑے جو ان دونوں کا دشمن تھا تو موسیٰ (علیہ السلام) کا اپنا ہی آدمی جو (قومِ بنی اسرائیل سے تھا) بول پڑا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) کیا تُو چاہتا ہے کہ مجھے بھی مار ڈالے جس طرح کل تُو نے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا (اس خبر نے شہر میں آگ لگا دی) پس تم تو دنیا میں اپنا زور بٹھانا چاہتے ہو اور تم اصلاح کرنا نہیں چاہتے (مثل ہے کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے) ۞19 (یہ خبر بجلی کی طرح شہر میں پھیل گئی) اور ایک آدمی شہر کے اُس (دوسرے) کنارے سے دوڑتا ہوا آیا، اُس نے کہا اے موسیٰ (فرعون کے) دربار والے تیرے متعلق مشورہ کر رہے ہیں کہ تم کو مار ڈالیں پس تم نکل جاؤ، میں تمہارا خیر خواہ ہوں ۞20 پس (موسیٰ) ڈرتے ڈرتے شہر سے نکل کھڑا ہوا کہ شاید اب کیا ہوتا ہے اور (اللہ سے) التجا کی کہ اے پروردگار! مجھے اس ظالم قوم سے نجات عطا فرما ۞21

اور (یہ وہ وقت تھا کہ) اس نے مدین[2] کی طرف رُخ کیا اور (دِل میں) کہا کہ امید ہے میرا ربّ مجھے سیدھی راہ فراہم کر دے گا ۞22 (چلتے چلاتے خضر کی ملاقات کے بعد وہ وقت آیا کہ) وہ مدین کے پانی پر پہنچ گیا تو وہاں لوگوں کے ایک ہجوم کو دیکھا کہ وہ پانی پلا رہے ہیں اور ان کی ایک طرف دو عورتوں کو بھی دیکھا (اپنے ریوڑ کو) روکے کھڑی ہیں، (اس نے ان سے مخاطب ہو کر) کہا تمہارا کیا حال ہے (کیوں کھڑی ہو؟) ان دونوں نے جواب دیا کہ جب تک دوسرے چرواہے (اپنا ریوڑ) ہٹا نہ لے جائیں ہم پانی نہیں پلا سکتیں اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے (وہ ریوڑ نہیں چرا سکتا) ۞23 غرض (یہ سن کر) موسیٰ نے ان کے لیے (ریوڑ کو) پانی پلا دیا پھر ہٹ کر سایہ میں آ گیا اور عرض کی اے میرے پروردگار! تو نے جو نعمت مجھے عطا فرمائی (کہ ایسا نیک کام کرنے کا موقع فراہم کر دیا) میں اس کا محتاج ہوں ۞24 پس (اتنے میں) ان میں سے ایک (لڑکی) بڑے شرم و حیا کے ساتھ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور کہا میرے باپ تم کو بلاتے ہیں تاکہ تم نے جو ہماری خاطر (ریوڑ کو) پانی پلایا، تم کو اس کا کچھ بدلہ دیں، پھر جب موسیٰ اس (لڑکی کے والد)

[1] آپ کا یہ گھونسا اتفاقی قتل پر منتج ہوا اگرچہ آپ کا ارادہ قتل نہیں تھا لیکن حکومت نے ایڑی چوٹی کا زور صرف کر کے اس کو قتل عمد بنانے کی کوشش کی تاہم موسیٰ علیہ السلام مصر چھوڑ کر نکل گئے جس کے باعث ایک بار معاملہ ٹھنڈا پڑ گیا۔

[2] مصر سے نکلنے کے بعد موسیٰ علیہ السلام ایک لمبا سفر کاٹنے اور فطری تعلیم حاصل کرنے کے بعد سرزمین مدین میں پہنچے، اس طرح سفر میں درپیش معاملات کو مدین کی زندگی میں گویا عملی جامہ پہنایا پھر ایک مدت گزر جانے کے بعد اور صاحب عیال ہو کر مصر واپسی کا ارادہ کیا اور راستہ میں آپ کو نبوت سے سرفراز کیا گیا۔

Marfat.com

کے پاس پہنچا اور اس نے اپنا سارا حال بیان کیا تو اس نے کہا کہ خوف مت کر، تو نے ظالم لوگوں سے نجات حاصل کر لی ❁[25] اور دونوں میں سے ایک نے کہا، اے باپ! ان کو ملازم رکھ لیجیے کہ بلاشبہ اچھا نوکر وہی ہے جو طاقتور اور امانتدار ہو ❁[26] شعیب (علیہ السلام) نے کہا، میں چاہتا ہوں کہ اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک کو تمہارے نکاح میں دے دوں اس شرط پر کہ تم آٹھ سال میری خدمت کرو اور اگر تم دس سال پورے کر دو تو یہ تمہاری اپنی خواہش پر ہے اور میں تم پر کوئی سختی کرنا نہیں چاہتا، ان شاء اللہ تم مجھ کو خوش معاملہ پاؤ گے ❁[27] (موسیٰ نے) کہا اچھا! میرے اور آپ کے درمیان یہ عہد ہو گیا میں ان دو میں سے جو بھی مدت پوری کروں مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو اور ہم جو معاہدہ کر رہے ہیں اللہ اس کا کارساز ہے ❁[28]

پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) وہ مدت پوری کر چکے اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو کوہ طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی اور اپنے گھر والوں سے کہا ذرا ٹھہرو میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید میں تمہارے پاس وہاں سے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا انگارہ ہی لے آؤں تاکہ تم تاپ سکو ❁[29] پھر جب اس کے قریب پہنچے تو میدان کی دائیں جانب ایک مبارک مقام پر ایک درخت سے یہ آواز آئی کہ اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں سب جہانوں کا پالنے والا ❁[30] اور (اے موسیٰ) اپنا عصا[1] پھینک دو پھر جب اس کو ہلتے اور تیز سانپ کی طرح حرکت کرتے دیکھا تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوا اور (پیچھے) مڑ کر بھی نہ دیکھا، اے موسیٰ! آگے بڑھو اور مت ڈرو، تم تو امن پائے ہوئے ہو ❁[31] اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان کے اندر ڈالو، وہ بلا کسی عیب کے سفید نکل آئے گا اور خوف کے واسطے اپنے بازو پہلو سے ملا لیا کرو، پس یہ دو دلیلیں تمہارے پروردگار کی طرف سے ہیں، فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بلاشبہ وہ بڑے ہی نافرمان لوگ ہیں ❁[32] (موسیٰ نے) کہا اے میرے ربّ! میں نے ان میں سے ایک کو مار ڈالا ہے پس ڈرتا ہوں کہ وہ مجھ کو مار نہ ڈالیں ❁[33] اور میرا بھائی ہارون بہت فصیح اللسان ہے اس لیے اس کو میری مدد کے لیے میرے ساتھ رسالت دے دے تاکہ وہ میری تصدیق کرے، مجھے شبہ ہے کہ وہ لوگ مجھے جھٹلائیں ❁[34] اللہ نے فرمایا ہم تیرے بھائی کو تیرا قوتِ بازو بنا دیتے ہیں اور تم دونوں کو غلبہ عطا کریں گے کہ وہ تم تک پہنچ ہی نہ سکیں گے ہماری نشانیوں کے باعث (اس لیے) تم دونوں اور تمہارے پیروکار غالب رہیں گے ❁[35] چنانچہ جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس ہماری روشن نشانیاں لے کر پہنچا تو وہ بولے، کچھ نہیں یہ تو ایک بنایا ہوا جادو ہے اور اس کا تذکرہ ہم نے اس سے پہلے اپنے باپ دادوں میں (کبھی) نہیں سنا تھا ❁[36] اور موسیٰ نے کہا کہ میرا رب ہی خوب جانتا ہے کہ اسکے پاس کون ہدایت لے کر آیا اور کس کے لیے آخرت کا گھر ہو گا، بلاشبہ ظالم کبھی مراد کو نہیں پہنچ سکتے ❁[37] اور فرعون نے کہا اے سردارو! مجھ کو اپنے سوا تمہارا کوئی اِلٰہ معلوم نہیں (تمسخر کے طور پر کہا) اے ہامان! میرے لیے گارے کو آگ میں پکا پھر میرے لیے ایک (بلند) محل بنا تاکہ میں موسیٰ کے اِلٰہ کو جھانک کر دیکھ آؤں اور بلاشبہ! میں تو موسیٰ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں ❁[38] اور (اس طرح) فرعون[2] اور اس کے لشکر ناحق زمین میں

[1] قبل ازیں واضح ہو چکا ہے کہ ید بیضاء اور عصا موسیٰ تمام دلائل سے دو بڑے دلائل تھے جن سے روزِ روشن کی طرح واضح تھا کہ تختِ مصر کے اصل مالک فرعون اور اس کا لاؤ لشکر نہیں بلکہ بنی اسرائیل ہیں جنہوں نے یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ملک کا انتظام و انصرام سنبھالا تھا اور جو اس نظام کو چلانے کی صحیح اور سچی صلاحیت رکھتے تھے لیکن فرعون نے بزور اس پر قبضہ جما رکھا تھا۔

[2] قرآن کریم کے اس ایک ہی فقرہ نے فرعون اور اس کے لشکر کی ساری حقیقت کھول کر لوگوں کے سامنے رکھ دی لیکن افسوس کہ اس پر ہمارے مفسرین نے بھی بہت کم دھیان دیا اور سب کے سب لکیر پیٹتے رہے۔ پیٹ رہے ہیں اور پیٹتے رہیں گے۔

Marfat.com

مغرور ہو رہے تھے اور سمجھ رکھا تھا کہ ان کو ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آنا ہے ۞39 پس ہم نے اس کو اور اس کے تمام لشکروں کو پکڑ لیا اور پھر ان کو دریا میں پھینک دیا، پس دیکھ لو کہ ظالموں کا انجام کیا ہوا ۞40 اور ہم نے ان کو پیشوا بنایا تھا، وہ (لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلاتے تھے اور قیامت کے روز ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا ۞41 اور اس دُنیا میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور وہ قیامت کے دن بدحال لوگوں میں ہوں گے ۞42

اور بلاشبہ میں نے موسیٰ کو کتاب دی اس کے بعد کہ پہلی قوموں کو ہم نے ہلاک کر دیا (وہ کتاب) لوگوں کی آنکھیں کھولنے والی تھی (جس میں) ہدایت اور رحمت تھی تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں ۞43 اور (اے پیغمبر اسلام!) آپ مغرب کی جانب تو نہ تھے، جب موسیٰ کی طرف ہم نے حکم بھیجا اور آپ دیکھنے والوں میں بھی نہ تھے ۞44 اور ہم نے کئی اور بھی اُمتیں پیدا کیں پھر ان پر بھی ایک مدت گزر گئی اور نہ آپ اہل مدین کے ساتھ سکونت پذیر تھے کہ ہماری آیتیں پڑھ کر سنا رہے ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ ہم ہی رسول بھیجنے والے ہیں ۞45 اور نہ آپ کوہِ طور کے کنارے اس وقت تھے جب ہم نے آواز دی لیکن یہ آپ کے پروردگار کی رحمت ہے (کہ اس نے آپ ﷺ کو ان باتوں سے خبردار کر دیا) تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، کیا عجب ہے کہ وہ نصیحت قبول کریں ۞46 اور (اے پیغمبر اسلام!) ایسا نہ ہو کہ اگر ان پر ان کی (بداعمالیوں) کے سبب سے جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں کوئی مصیبت آ پڑے تو یہ لوگ کہنے لگیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہماری طرف کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیرے احکام کی پیروی کرتے اور ایمان لانے والوں میں سے ہوتے ۞47 پھر جب ہماری طرف سے ان کے پاس حق پہنچا تو کہنے لگے کہ اس کو وہ کیوں نہ ملا جو موسیٰ کو ملا تھا، کیا جو (حق) موسیٰ کو عطا ہوا تھا اس سے قبل یہ لوگ اس کے منکر نہیں ہوئے، وہ کہتے رہے کہ یہ دونوں جادوگر ہیں (اور) ایک دوسرے کے معاون اور کہنے لگے کہ ہم دونوں (ہی کو) نہیں مانتے ۞48 اے پیغمبر اسلام! آپ ﷺ فرما دیجیے کہ[1] کوئی کتاب اللہ کے پاس سے لے آؤ جو ان دونوں (قرآنِ کریم اور توراۃ) سے بہتر ہو تو میں اس کی پیروی کروں، اگر تم سچے ہو ۞49 پھر اگر یہ لوگ آپ کا کہنا قبول نہ کریں (جواب نہ دیں) تو جان لیجیے کہ یہ صرف اپنی خواہش کی پیروی کرتے ہیں اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشوں پر چلے، بلاشبہ (ظالم) بے انصاف لوگوں کو اللہ کبھی ہدایت نہیں دیتا ۞50

اور ہم اپنا کلام (قرآنِ کریم سے قبل بھی) ان لوگوں کے لیے پے در پے بھیجتے رہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں ۞51 جن لوگوں کو ہم نے کتاب اس (قرآنِ کریم) سے قبل دی تھی وہ اس پر ایمان (بھی) رکھتے ہیں ۞52 اور جب ان پر یہ (قرآنِ کریم) پڑھا جاتا ہے وہ پکار اُٹھتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے بلاشبہ یہ ہمارے ربّ کی طرف سے ہے (جو بالکل برحق ہے) ہم تو اس سے پہلے ہی فرمانبردار تھے ۞53 یہی لوگ ہیں کہ ان کو دوگنا اَجر ملے گا اس لیے کہ اُنہوں نے صبر سے (رسول کا) انتظار کیا اور وہ بھلائی سے برائی کو دور کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں ۞54 اور (یہ لوگ) جب بیہودہ باتیں سنتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے اعمال

[1] یہ چیلنج اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہو چکا ہے کہ قرآنِ کریم کے بعد کوئی ہدایت کا پیغام اللہ کی طرف سے نہیں آئے گا اور یہ چیلنج سو فی صد حق ہے جس کا خلاف ممکن نہیں۔

Marfat.com

ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے، سلامت رہو ہم (جاہل) ناسمجھ لوگوں کے خواستگار نہیں ۞ 55 (اے پیغمبر اسلام!) بلاشبہ آپؐ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے (کیوں؟ اس لیے کہ آپؐ تو سب ہی کی ہدایت کے خواہاں ہیں) لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے (اپنے قانون کے مطابق) ہدایت دیتا ہے اور وہ راہ پانے والوں کو خوب جانتا ہے ۞ 56 اور (یہ لوگ) کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہدایت پر آ جائیں تو ہم اپنی سرزمین سے نکال باہر کیے جائیں کیا ہم نے ان کو امن وامان والے حرم میں جگہ نہیں دی؟ جہاں ہر طرح کے پھل کھچے چلے آتے ہیں، یہ رزق تو ہماری طرف سے ہے، حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر سمجھ ہی نہیں رکھتے ۞ 57 اور ہم ایسی کتنی ہی بستیاں ہلاک کر چکے ہیں جن کے رہنے والے اپنی خوشحالی پر نازاں تھے، اب ان کے یہ گھر ہیں جو ان کے بعد آباد ہی نہیں ہوئے مگر بہت تھوڑے اور ہم ہی ان کے وارث ہوئے ۞ 58 اور (اے پیغمبر اسلام!) آپؐ کا ربّ بستیوں[1] کو ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ ان کی (کسی) بڑی بستی میں کسی کو پیغمبر بنا کر نہ بھیجتا جو ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتا اور ان بستیوں کو اس وقت تک ہلاک نہ کیا گیا جب تک ان (بستیوں) کے رہنے والے ظالم نہ ہو گئے ۞ 59 اور (یاد رکھو کہ) تم کو جو کچھ دیا گیا ہے تو وہ محض دُنیا کا فائدہ ہے اور اس کی زینت ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے کیا تم نہیں سمجھتے؟ ۞ 60

کیا پس وہ شخص جس سے ہم نے ایک اچھا وعدہ کیا پھر وہ شخص اس وعدہ کو پانے والا ہے کیا اس کے برابر ہے جس کو ہم نے دنیاوی زندگی کا کچھ فائدہ دے دیا ہے؟ پھر قیامت کے روز وہ ان لوگوں میں ہوگا جو (مجرم کے طور پر) حاضر کیے جائیں گے ۞ 61 اور جس روز (اللہ) ان کو پکارے گا اور فرمائے گا (پوچھے گا) کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں؟ جن کو تم (میرا شریک) خیال کرتے تھے ۞ 62 وہ لوگ کہیں گے جن پر (عذاب کا) فرمان ثابت ہو جائے گا کہ اے ہمارے ربّ! یہی وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا، ہم نے ان کو گمراہ کیا کہ ہم خود گمراہ ہوئے تھے، ہم تیرے روبرو ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں، یہ ہماری پرستش نہیں کرتے تھے (یہ خود اپنی خواہشوں کے پرستار تھے) ۞ 63 اور کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو پکارو، پس وہ ان کو پکاریں گے تو وہ ان کو کچھ جواب نہ دیں گے اور (جب) وہ عذاب کو دیکھ لیں گے (تو تمنا کریں گے کہ) کاش! وہ راہِ ہدایت پر ہوتے ۞ 64 اور جس روز (اللہ) ان کو پکارے گا اور کہے گا (بتاؤ) تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ ۞ 65 تو اُس روز ان کو کوئی بات نہ سوجھے گی اور وہ آپس میں بھی (ایک دوسرے سے) کچھ سوال نہ کر سکیں گے ۞ 66 ہاں! پس جن لوگوں نے توبہ کی اور ایمان لائے اور اچھے اعمال کیے تو کیا عجب ہے کہ وہ فلاح پانے والے ہوں (وہ بفضلہٖ کامیاب ہوں گے) ۞ 67 اور (اے پیغمبر اسلام!) آپؐ کا ربّ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور پسند کرتا ہے، ان کے اختیار میں کسی کو پسند کرنا نہیں، اللہ پاک (بے نیاز) ہے اور ان کے شرک سے بہت بالاتر ہے ۞ 68 اور آپؐ کا ربّ خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے دِلوں میں پوشیدہ ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں ۞ 69 اور وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور تمام تعریفیں اس کی ہیں اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، اس کے لیے حکم ہے اور اس کی طرف تم سب کو واپس لوٹ کر جانا ہے ۞ 70 آپؐ ان سے

[1] نزولِ قرآن سے پہلے کی بات کی جا رہی ہے اور قرآن کریم کے نزول کے بعد وحی الٰہی کا رابطہ منقطع ہو چکا اور اب کوئی نیا یا پرانا رسول نہیں آئے گا خواہ بستی کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو، سب کے لیے آپؐ کی نبوت بس ہے۔

Marfat.com

کہیے (پوچھئے) کہ بھلا دیکھو تو اگر اللہ تم پر قیامت کے دن تک ہمیشہ رات ہی رات بنا دے تو اللہ کے سوا کوئی معبود (دن لانے والا) ہے جو تمہارے لیے روشنی لا دے، کیا تم (بگوشِ ہوش) نہیں سنتے؟ ❁[71] آپ ان سے کہیے (پوچھئے) کہ بھلا دیکھو تو اگر اللہ تم پر قیامت کے دن تک ہمیشہ دن ہی دن کر دے تو اللہ کے سوا کون معبود (رات لانے والا) ہے کہ تم پر رات لے آئے، جس میں تم آرام کرسکو، کیا تم (غور و فکر سے) نہیں دیکھتے؟ ❁[72] اور (اللہ ہی نے) اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم اس میں آرام کرو اور (دن کو) اس کا فضل تلاش کرو تاکہ تم اس کا شکر ادا کرتے رہو ❁[73] اور جس دن (اللہ) ان کو پکارے گا پھر فرمائے گا کہ تمہارے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تم کو دعویٰ تھا (کہ وہ میرے شریک ہیں) ❁[74] اور ہم ہر اُمت سے ایک گواہ نکالیں گے (جو اس اُمت کا رسول ہی ہوگا) پھر ان سے (اُمت کے لوگوں سے) کہیں گے کہ اپنی دلیل پیش کرو تو وہ جان جائیں گے کہ اللہ ہی کا حکم سچا تھا اور جو کچھ وہ (اپنے خیال میں) گھڑتے رہے وہ سب کچھ ان سے کھو جائے گا ❁[75]

بلاشبہ قارون[1] موسیٰ کی قوم سے تھا پھر وہ ان پر (اپنی قوم کے لوگوں پر) ظلم کرنے لگا حالانکہ ہم نے اس کو اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ اس کے خزانوں کی کنجیاں اُٹھانا زور آور مردوں کی جماعت کے لیے مشکل تھا (مراد ذمہ داریوں کا بوجھ ہے) جب اس کی قوم نے اس سے کہا کہ (اے قارون!) اتنا گھمنڈ نہ کر، بلاشبہ اللہ کو اِترانے والے پسند نہیں آتے ❁[76] اور (یہ) جو اللہ نے تجھے دیا ہے اس سے کچھ آخرت کا سامان کرلے اور اپنا حصہ دُنیا سے فراموش نہ کر اور جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ بھلائی کی ہے تو بھی دوسروں کے ساتھ بھلائی کر اور زمین میں فساد کی راہیں مت نکال، بلاشبہ اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ❁[77] قارون نے کہا کہ یہ سب کچھ تو مجھے اپنی ہنرمندی سے ملا ہے، کیا اس کو یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ اللہ اس سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کرچکا ہے جو قوّت میں بھی اس سے بڑھ کر تھیں اور جمعیت میں بھی زیادہ تھیں اور گناہگاروں سے اُن کے گناہوں کے بارے میں پوچھا نہ جائے گا؟ ❁[78] پھر (ایک دن) اپنی زینت سے اپنی قوم والوں کے سامنے نکلا، جو لوگ طالب دُنیا تھے وہ بول اُٹھے اے کاش! جیسا کچھ قارون کو ملا ہمیں بھی ملا ہوتا، بلاشبہ وہ بڑا نصیبے والا ہے (کہ صاحب جاہ وجلال اور تزک واحتشام ہے) ❁[79] اور جن کے پاس (صحیح) علم تھا وہ کہنے لگے، تم پر افسوس ہے (تم نے کیا تمنا کی) جو ایمان لایا اور نیک عمل کیے اس کے لیے اللہ کے ہاں کہیں بہتر اَجر ہے اور یہ (حقیقت) صبر کرنے والوں ہی پر منکشف ہوتی ہے ❁[80] پھر (وہ وقت آیا کہ) ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا[2] (تباہ و برباد کردیا) پھر کوئی ایسی جماعت نہ تھی جو اللہ کے سوا (مقابلے میں) اس کی مدد کرسکتی اور نہ وہ خود ہی اپنی مدد کرسکا (کہ اپنے آپ کو بچا لیتا) ❁[81] اور وہ لوگ (جو) کل اس کے رُتبے کی تمنا کرتے تھے وہ صبح کہنے لگے کہ اللہ محفوظ رکھے وہ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ کردیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی میں مبتلا

[1] قارون فرعون کے خاندان یا قبیلہ کا فرد نہیں تھا اس کا تعلق قوم بنی اسرائیل سے تھا لیکن فرعون کے کرّ وفرّ اور سرمایہ داری کو دیکھ کر اُس کے ساتھ شامل ہوگیا گویا قارون قوم بنی اسرائیل کا ایک غدار آدمی تھا جو قومی غداری کے باعث فرعون کے نظام میں شریک ہوگیا اور قومی دشمنی میں پیش پیش رہا۔ اس کا انجام بھی فرعون کے ساتھ ہی ہوا جیسا ہوا۔

[2] یہ قارون کے انجام کا بیان ہے کہ جو مال اُس نے قوم کو بیچ کر حاصل کیا وہی مال اُس کی ہلاکت کا باعث ہوگیا اور ایسے کردار کے لوگوں کے ساتھ یہی کچھ ہوتا آیا ہے، ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا کوئی سُنی اَن سُنی کردے یہ دوسری بات ہے۔

Marfat.com

کر دیتا ہے اگر اللہ کا ہم پر احسان نہ ہوتا تو وہ ہم کو بھی دھنسا دیتا اور اللہ محفوظ رکھے کہ فلاح و کامیابی کافروں کا حصہ نہیں ہے ❁82

یہ آخرت کا گھر ہے (جو) ہم ان ہی لوگوں کو دیں گے جو زمین میں نہ تکبر کا ارادہ کرتے ہیں اور نہ فساد کا اور (یہ بات واضح ہے کہ) آخرت تو پرہیز گاروں ہی کے لیے ہے ❁83 جو نیکی [1] لے کر آئے گا تو اس کو اس سے بہتر اجر ملے گا (کیونکہ نیکی کا بدلہ دس گنا ہے) اور جو برائی لے کر آئے گا تو بدکرداروں کو اتنی ہی سزا ملے گی جتنا انہوں نے کام کیا ❁84 (اے پیغمبر اسلام!) جس نے تم پر قرآنِ کریم فرض کر دیا وہی تم کو پہلی جگہ لے جائے گا، کہہ دیجیے کہ میرا ربّ خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا اور کون صریح گمراہی میں مبتلا ہے؟ ❁85 اور (اے پیغمبر اسلام!) تم کو تو اُمید نہ تھی کہ مجھ پر کتاب نازل ہوگی (یہ تو) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے (کہ اُس نے آپ ﷺ پر کتاب نازل کر دی) لہٰذا تم ہرگز ان کافروں کے مددگار نہ بنو ❁86 اور کہیں (کفار) تم کو اللہ کی آیات سے روک نہ دیں (رسول کے ذریعہ قوم مخاطب ہے) جب کہ یہ تم پر نازل ہو چکی ہیں اور تم اپنے ربّ کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے رہو اور مشرکوں کا ساتھ نہ دو ❁87 اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ پکارنا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چیز اللہ کی ذات کے سوا فنا ہونے والی ہے، اس کا حکم (کارفرما) ہے اور اس کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے ❁88

85:29 69

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

الف۔ لا... م می... م ❁1 کیا لوگ اس خیال میں ہیں کہ یہ کہنے سے کہ ہم ایمان [2] لے آئے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی ❁2 اور ہم نے ان کی بھی آزمائش کی ہے جو ان سے قبل گزر رے ہیں تو اللہ ان لوگوں کو ظاہر فرما دے گا جو سچے ہیں اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں ❁3 کیا جو لوگ بُرائیاں کرتے رہتے ہیں اُنہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہم سے (بچ کر) نکل جائیں گے (اگر ایسی بات ہے) تو کیا ہی غلط فیصلہ کر رکھا ہے؟ ❁4 جو شخص اللہ کی ملاقات کی اُمید رکھتا ہے تو اللہ کا معین وقت ضرور آئے گا اور وہ سننے والا، جاننے والا ہے ❁5 اور جو شخص مجاہدہ کرتا ہے تو اس کا مجاہدہ اس کی اپنی ہی ذات کے لیے ہے بلاشبہ اللہ تو سارے جہانوں سے بے پروا ہے ❁6 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو پھر ہم ان کے گناہ ان سے دور کر دیں گے اور ان کے اعمال کا ان کو بہتر سے بہتر بدلہ دیں گے (کیونکہ اچھے اعمال کا بدلہ کم از کم دس گنا ہے) ❁7 اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی اور اگر وہ تجھ پر زور دیں کہ تو کسی چیز کو میرا شریک بنائے جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہیں تو ان کا کہنا مت مان، بالآخر تم سب کو میری طرف واپس آنا ہے، پس میں تم کو بتا دوں گا جو تم کیا کرتے تھے ❁8 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو ہم ان کو نیک بندوں میں ضرور داخل کریں گے ❁9 اور بعض وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے، پھر جب اللہ کی راہ میں ان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لوگوں کے ستانے کو سمجھنے لگتے ہیں جیسے کہ اللہ کا عذاب ہے اور اگر تیرے رب کی طرف سے مدد پہنچتی ہے تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم بھی تو تمہارے ہی ساتھ تھے کیا اللہ اس سے بخوبی واقف

[1] نیکی اور بدی کا تعلق قوم، خاندان اور برادری کے ساتھ نہیں بلکہ عمل کے ساتھ ہے لیکن یہ وہ حقیقت ہے جس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی۔

[2] ایمان کا تعلق فقط دعویٰ سے نہیں بلکہ اصل تعلق عمل سے ہے اور عمل اس بات کو واضح کرتا ہے کہ ایمان کا دعویٰ کرنے والا اپنے دعویٰ میں سچا ہے یا جھوٹا۔ جیسا کہ فی زمانہ قوم مسلم ایمان کا دعویٰ کرتی ہے لیکن اکثریت کا عمل اس کی تصدیق نہیں کرتا۔

Marfat.com

نہیں جو کچھ تمام جہان والوں کے سینوں میں (پوشیدہ) ہے ❁[10] اور اللہ ان لوگوں کو ظاہر کردے گا جو ایمان لائے اور ان کو بھی یقیناً ظاہر کردے گا جو دغا باز ہیں، (ایمان کے دعویٰ میں جھوٹے ہیں) ❁[11] اور جو لوگ کافر ہیں وہ ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ تم ہماری پیروی کرو اور ہم تمہارے گناہ اُٹھا لیں گے حالانکہ وہ ان کے کچھ بھی گناہ نہ اُٹھا سکیں گے وہ تو (بالکل) جھوٹے ہیں ❁[12] اور یہ لوگ یقیناً اپنے بوجھ اُٹھائے ہوں گے اور اپنے بوجھ کے ساتھ کچھ اور بوجھ بھی، اور قیامت کے روز ان سے اس بہتان کی ضرور ہی پرسش ہوگی جو وہ (بطور) جھوٹ باندھتے رہے ❁[13]

اور بلاشبہ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اس کی قوم کی طرف بھیجا پھر وہ اس میں پچاس سال کم ایک ہزار سال رہے (کہ اتنے وقت میں کوئی دوسرا رسول نہ آیا) بالآخر اس (کی قوم کے لوگوں) کو طوفان نے آ پکڑا، اس لیے کہ وہ ظالم تھے ❁[14] پھر ہم نے اس کو اور کشتی والوں کو بچا لیا اور اس کو دُنیا والوں کے لیے ایک نشانی بنایا ❁[15] اور ابراہیم کو (دیکھو) جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرتے رہو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم کچھ بھی سمجھ رکھتے ہو ❁[16] تم اللہ کے سوا محض اوثان کو پوجتے ہو اور جھوٹ تراشتے ہو بلاشبہ تم جن کی اللہ کے سوا پرستش کرتے ہو وہ تم کو رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے، اللہ سے رزق طلب کرو اور اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو تم (سب) کو اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے ❁[17] اور اگر تم جھٹلاتے رہو گے تو تم سے قبل اُمتیں بھی جھٹلاتی رہی ہیں اور رسول کے ذمہ تو بس پیغام (حق) صاف صاف پہنچا دینا ہے ❁[18] کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ اللہ نے تخلیق کس طرح شروع کی، پھر اس کو دوبارہ پیدا کردے گا، یہ تو اللہ کے لیے بہت ہی آسان ہے ❁[19] (اے پیغمبر اسلام! آپؐ کہہ دیجئے کہ زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ اس نے کس طرح مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا، پھر اللہ اسے دوسری بار پیدا کردے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (ہر چیز کا اس نے بندھن باندھ دیا ہے) ❁[20] وہ (اپنے قانون کے مطابق) جس کو چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے رحم فرمائے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ❁[21] اور (آپؐ فرما دیں اے پیغمبر اسلام! ﷺ کہ اے منکرو) تم زمین و آسمان میں (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں ❁[22]

اور جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں (اس کی کتاب) کا اور اس سے ملنے کا انکار کیا وہی میری رحمت سے ناامید ہوں گے اور ان ہی کے لیے دردناک عذاب ہوگا ❁[23] پس اس (ابراہیمؑ) کی قوم کا جواب نہیں تھا مگر یہی کہ وہ کہنے لگے اس کو قتل کردو یا اس کو جلا دو (کیا وہ جلا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں) پھر اللہ نے اس کو آگ[1] سے بچا لیا بلاشبہ اس میں بڑی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو ایمان والے ہیں ❁[24] اور ابراہیمؑ نے کہا (اے لوگو!) تم نے اللہ کو چھوڑ کر اوثان (بتوں اور قبروں) کو اپنا لیا ہے (محض) آپس کی دنیاوی زندگی کے تعلقات کی خاطر پھر قیامت کے روز تم ایک دوسرے (کی دوستی) سے انکار کرو گے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور تمہارا کوئی

[1] سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے خلاف مخالفین نے جو آگ جلائی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو اس طرح بجھا دیا کہ لوگوں کی سلگائی ہوئی آگ آپؑ کے لیے سلامتی کا باعث ہوگئی جس کے نتیجہ میں آپؑ بڑھے پھولے اور اس دنیا میں وہ عروج حاصل کیا کہ آج جدھر دیکھو نسل ابراہیمی چار سو پھیلی ہوئی ہے اور اس وقت تمام اقوام عالم کا تعلق اکثر و بیشتر آپ ہی کی اصل سے ہے وہ بنی اسرائیل یہود و نصاریٰ ہوں یا بنی اسماعیل وغیرہم۔

یہ تو قوم و نسل کی بات ہے لیکن اصل ابراہیمی وہی ہیں جو آپ کی ملت سے منسلک ہو کر توحید الٰہی کے چشمہ کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

معاون اور مددگار نہ ہوگا ۞ 25 پس لوطؑ اس پر ایمان لائے اور کہا (ابراہیمؑ نے) میں تو اپنے ربّ کی طرف ہجرت کر جاؤں گا بلاشبہ وہ زبردست حکمت والا ہے ۞ 26 اور ہم نے اس کو (ہجرت کے بعد) اسحٰق اور یعقوب (علیہما السلام) عطا کیے اور اس کی اولاد میں نبوت اور کتاب مقرر کر دی اور اس کو ہم نے دُنیا میں اس کا صلہ دیا (ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد میں سلسلۂ نبوت رکھ دیا) اور بلاشبہ آخرت میں بھی بڑے نیک لوگوں میں شامل ہوگا ۞ 27 اور لوطؑ[1] (علیہ السلام) نے جب اپنی قوم سے کہا کہ تم بے حیائی کا کام کرتے ہو (کہ مَردوں کے پاس شہوت کے ساتھ آتے ہو) جو تم سے پہلے کسی نے بھی دُنیا والوں میں سے نہیں کیا ۞ 28 کیا تم مَردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور (نسل کی) راہ منقطع کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں بُرے کام کرتے ہو (اجتماعی بدفعلی) تو اس کا جواب ان کے پاس اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ وہ بول اُٹھے اگر تم (منع کرنے میں) سچے ہو تو ہم پر اللہ کا قہر نازل کر دو (اور بھی یہ کہہ دیا کہ ان پاکبازوں کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو) ۞ 29 (لوط (علیہ السلام) نے) عرض کی اے میرے پروردگار! ان مفسد لوگوں کے خلاف میری مدد فرما ۞ 30

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر آئے (تو) اُنہوں نے کہا کہ ہمیں تو اس بستی کے رہنے والوں کو غارت کرنا ہے بلاشبہ اس میں بسنے والے (لوط کے لوگوں کے سوا) بڑے ہی بدکار لوگ ہیں ۞ 31 ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا اس میں تو لوط بھی ہیں؟ وہ بولے کہ ہمیں معلوم ہے کہ وہاں کون کون رہتا ہے ہم اس کو اور اس کے گھر والوں کو سوائے اس کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہو گی (ہلاک کرنے آئے ہیں) ۞ 32 پھر جب ہمارے بھیجے ہوئے لوط (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے مغموم ہوا اور ان کے سبب سے بہت دِل تنگ ہوا (بھیجے ہوئے بھی پہچان گئے) اور بولے کہ تم کچھ اندیشہ نہ کرو، نہ غمگین ہو، ہم تم کو اور تمہارے گھر والوں کو بچالیں گے سوائے تمہاری بی بی کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگی (اور وہ سب گرفتارِ عذاب ہوں گے) ۞ 33 بلاشبہ ہم اس بستی کے لوگوں پر آسمان سے ایک عذاب ان کی بداعمالیوں کے باعث نازل کرنے والے ہیں ۞ 34 اور بلاشبہ ہم نے اس بستی کے کچھ واضح نشان عقل والوں کے لیے چھوڑ دیئے ہیں ۞ 35 اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا پس اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو اور آخرت کے دن کی امید رکھو اور زمین پر فساد مت پھیلاتے رہو ۞ 36 پھر اس کی قوم نے اس کو جھٹلایا تو ان کو ایک زلزلے[2] نے آ پکڑا، پس صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ۞ 37 اور قومِ عاد اور ثمود کو (بھی ہلاک کیا گیا) اور (یہ حقیقت) ان کے گھروں سے (جو کھنڈر بنے پڑے ہیں) تم پر روشن ہے اور ان کے اعمال کو شیطان نے ان کی نظروں میں خوشنما کر دکھایا تھا پھر ان کو راہ (حق) سے (بھی) روک رکھا تھا اور وہ بڑے ہوشیار (بنے ہوئے) تھے ۞ 38 اور قارون، فرعون اور ہامان (ہلاک ہوئے) اور بلاشبہ موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے لیکن انہوں نے زمین پر سرکشی کی اور وہ ہم سے (نکل کر) بھاگ نہ سکے ۞ 39

[1] لوط علیہ السلام کی قوم میں دوسری تمام بداعتدالیوں اور برائیوں کے ساتھ ساتھ ہم جنس پرستی یعنی سدومیت کی بیماری منفردانہ طور پر موجود تھی اور وہ اس معاملہ میں زیادہ چھوٹ ہو چکے تھے کہ اس کو برائی تسلیم نہیں کرتے تھے۔

[2] جس طرح لوط علیہ السلام کی قوم اس برائی میں منفرد تھی اس کو منفردانہ عذاب میں مبتلا کیا گیا کہ اس قوم کی بستیوں کو ان پر اُلٹ دیا گیا اور یہ لوگ زمین کی گہرائیوں میں گم کر دیئے گئے۔

Marfat.com

پھر ہر ایک کو ان کے گناہوں (کے باعث) ہم نے پکڑا تو ان میں سے بعض پر ہم نے ہوا کے ساتھ پتھر برسائے اور بعض وہ تھے جن کو ایک سخت چیز نے پکڑ لیا اور ان میں سے کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور کسی کو دریا میں غرق کیا، اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا یہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم ڈھاتے رہے تھے (اپنے ظلم کی پاداش میں وہ پکڑے گئے) ❁40 جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے جس نے گھر بنایا اور بلاشبہ تمام گھروں میں سب سے کمزور مکڑی کا گھر ہوتا ہے، کاش وہ (اس مثال پر غور کرتے اور اس کی حقیقت کو) سمجھتے ❁41 بلاشبہ وہ جس چیز کو بھی اللہ کے سوا پکارتے ہیں اللہ اسے جانتا ہے اور بڑے غلبہ والا اور حکمت والا ہے ❁42 اور یہ مثالیں ہیں جن کو ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں اور ان کو وہی سمجھتے ہیں جو علم رکھتے ہیں ❁43 اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ایک نظام کے مطابق بنایا، بلاشبہ اس میں ایمان والوں کے لیے بڑی نشانی ہے ❁44

❁ (اے پیغمبر اسلام!) جو کتاب تم پر نازل ہوئی اسے پڑھا کرو (اور لوگوں کو سمجھایا کرو) نماز قائم کرو (نماز کی پابندی لازم ہے) بلاشبہ نماز بے حیائی اور برائی کی باتوں سے روکتی ہے اور سب سے بڑی چیز اللہ کی یاد ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ❁45 اور اہل کتاب[1] سے جب بحث و مباحثہ کرو تو بہت شائستہ انداز سے کرو سوائے ان کے جو ان میں ظلم کریں، ان سے کہو کہ (بھائی) ہم تو جو ہم پر اُترا ہے اس پر اور جو تم پر اُترا ہے اُس پر بھی ایمان لاتے ہیں اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں (پھر جھگڑا کاہے کا ہے؟) ❁46 اور اسی طرح ہم نے تجھ پر (قرآنِ کریم) نازل کیا، پس جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان لے آئے ہیں اور ان (مشرکین) میں سے بھی بعض اس پر ایمان لے آئے ہیں اور ہماری آیتوں سے وہی جھگڑا کرتے ہیں جو (ہٹ دھرم ہیں) منکر ہیں ❁47 اور تُو (اے پیغمبر اسلام!) اس سے پہلے نہ تو کوئی کتاب پڑھتا تھا اور نہ اپنے ہاتھ سے لکھ ہی سکتا تھا اگر ایسا ہوتا تو اہل باطل شبہ میں پڑتے (آخر اب ان کے شبہ کا سبب کیا ہے؟) ❁48 حقیقت تو یہ ہے کہ یہ (قرآنِ کریم کی) منور آیتیں ہیں جو ان کے سینوں میں (محفوظ) ہیں جن کو علم عطا ہوا ہے اور ہماری آیتوں سے وہی جھگڑا کرتے ہیں جو ظالم ہیں (حقیقت کو جھٹلانے والے) ❁49 اور یہ کہتے ہیں کہ اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے کچھ نشانیاں کیوں نہ اُتریں؟ کہہ دیجئے کہ نشانیاں تو اللہ کے اختیار میں ہیں اور میں تو صرف واضح طور پر ڈرانے والا ہوں ❁50 کیا ان کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے، بلاشبہ ایمان والوں کے لیے اس میں رحمت ہے اور ایک نصیحت ہے ❁51

(اے پیغمبر اسلام!) کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے (جس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے) وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو لوگ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کا انکار کرتے ہیں وہی لوگ گھاٹے میں ہیں ❁52 اور یہ

[1] بات ہمیشہ اور ہر ایک سے محتاط انداز سے کرنا بہتر ہوتا ہے لیکن اہل کتاب سے زیادہ احتیاط کی ضرورت اس لیے ہے کہ اہل کتاب جن نبیوں اور رسولوں کو مانتے ہیں وہ ہمارے بھی بدستور اسی طرح نبی و رسول ہیں لیکن اہل کتاب کی اکثریت نبی اعظم و آخر ﷺ کو نبی و رسول ماننے سے انکاری ہے اور ظاہر ہے کہ منکر کو وہ ادب و احترام ملحوظ خاطر نہیں ہوتا جو ماننے والوں اور تسلیم کرنے والوں کو ہوتا ہے اندریں وجہ اہل کتاب کے ساتھ بات کرنے میں مزید احتیاط لازم ہے۔

Marfat.com

لوگ تم سے عذاب[1] کی جلدی کرتے ہیں اور اگر اس کا ایک وقت متعین نہ ہوتا تو ان پر عذاب آ چکا ہوتا وہ (ایک روز) اچانک ان پر آ کر رہے گا اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی ﴿53﴾ اور یہ تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں اور یقیناً دوزخ کافروں کو گھیر لینے والی ہے ﴿54﴾ جس روز عذاب ان کو اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے گھیر لے گا اور وہ کہے گا کہ جو کچھ تم کرتے تھے اب اس کا مزہ چکھو (تو وہ سوائے خاموشی کے کیا کریں گے؟) ﴿55﴾ اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو بلاشبہ میری زمین کشادہ ہے، پس میری ہی عبادت کرو ﴿56﴾ ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر تم سب کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ﴿57﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو یقیناً ہم بہشت کے بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے کیا ہی اچھا بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کا ﴿58﴾ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا اور اپنے پروردگار (کی رحمت) پر بھروسہ رکھتے ہیں ﴿59﴾ اور (غور کرو) کتنے جانور ہیں جو اپنی روزی اُٹھائے نہیں پھرتے، اور اللہ ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی اور وہی سننے والا جاننے والا ہے ﴿60﴾ اور اگر تو ان سے پوچھے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے اور سورج اور چاند کو کس نے کام پر لگایا ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے، پھر (اللہ کو چھوڑ کر) کہاں جھوٹ باندھے چلے جا رہے ہو؟ ﴿61﴾ اللہ ہی اپنے بندوں میں سے (وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم) جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے بلاشبہ اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے ﴿62﴾ اور اگر تو ان سے پوچھے کہ آسمان سے پانی کس نے برسایا؟ پھر اس سے مردہ زمین کو (کس نے) زندگی بخشی تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے، کہہ دیجئے کہ تمام اچھی تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں لیکن اکثر لوگ عقل سے کام نہیں لیتے ﴿63﴾ اور یہ دُنیا کی زندگی کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں کھیل[2] اور تماشا ہی تو ہے اور اصل زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے کاش! یہ لوگ بھی سمجھتے (تو اس طرح بہک نہ جاتے) ﴿64﴾ پھر جب یہ (لوگ) کشتیوں[3] پر سوار ہوتے ہیں تو اللہ پر خالص اعتقاد رکھ کر اسے پکارتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ ان کو (طوفان سے) نجات دے کر خشکی میں پہنچا دیتا ہے تو ذرا دیر لگائے بغیر شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں ﴿65﴾ تاکہ جو ہم نے ان کو دیا ہے اس کی ناشکری کریں اور زمین میں فائدہ اُٹھاتے رہیں پس عنقریب یہ (لوگ) جان لیں گے ﴿66﴾ کیا لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم نے حرم کو امن کی جگہ بنا دیا ہے حالانکہ ان کے اردگرد سے لوگ اُچک لیے جا رہے ہیں پھر کیا وہ باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں ﴿67﴾ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور حق کی جب وہ اس کے پاس پہنچ چکا ہے تکذیب کرے کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟ (یقیناً جہنم ہی ہے) ﴿68﴾ اور جو لوگ ہماری راہ میں

---

[1] عذاب میں جلدی تمام اقوام عالم کی طرف سے ہوتی رہی اور ہر ایک قوم کو یہی جواب دیا جاتا رہا کہ تم کو قانونِ امہال کے تحت ڈھیل دی جا رہی ہے جس میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ تم میں مان لینے والے بھی موجود ہیں اور وقت معین تک جو مہلت دی گئی ہے اس میں رد و بدل نہیں ہو سکتا جلدی نہ کرو جب وقت متعین آ جائے گا تو پل بھر بھی تاخیر نہیں ہوگی پھر جو عذاب کی زد میں آ گئے اُن کو ساری سمجھ آ جائے گی اگرچہ اس سے ان کا کچھ فائدہ نہیں ہوگا بلکہ افسوس مزید بڑھ جائے گا۔

[2] قرآن کریم نے دنیوی زندگی کو کھیل اور تماشا سے تعبیر کیا ہے، کیوں؟ اس لیے کہ دنیوی زندگی اس طرح عارضی چیز ہے جیسے کھیل اور تماشا عارضی ہوتا ہے۔

[3] کشتیوں پر سوار ہونے سے مراد ہے کہ جب لوگ کبھی کسی ایسی مشکل میں پھنس جاتے ہیں جیسے دریا میں انسان کشتی میں پھنس جاتا ہے تو ایسے مشکل وقت میں ان کو اللہ ہی یاد آتا ہے اور اس کو خالصۃً پکارنے لگتے ہیں۔

Marfat.com

کوشش کرتے ہیں ہم ضرور اپنا راستہ دکھا دیتے ہیں اور
بلاشبہ اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے ۞69

60 84:30

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

الف۔ لا... م می... م ۞1 رُومی مغلوب[1] ہو گئے ۞2
قریب ہی کی سرزمین (شام) میں اور وہ اپنے مغلوب
ہونے کے بعد عنقریب غالب آ جائیں گے ۞3 چند ہی
سالوں میں اللہ ہی کو اختیار پہلے بھی تھا اور اب بھی
ہے اور بعد میں بھی ہو گا اور اس روز مومن بھی خوش
ہوں گے ۞4 اللہ کی مدد سے (اللہ) جس کی چاہتا ہے
(اپنے قانون کے مطابق) مدد فرماتا ہے اور وہ غالب
آنے والا پیار کرنے والا ہے ۞5 یہ اللہ کا وعدہ ہے اور
اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، لیکن اکثر لوگ
(یہ) نہیں جانتے ۞6 یہ لوگ دُنیا کی ظاہری زندگی کو تو
جانتے ہیں اور آخرت سے (بالکل) غافل ہیں (اور
غفلت کو چھوڑتے بھی نہیں) ۞7 کیا انہوں نے اپنے
دِل میں غور نہیں کیا کہ اللہ نے آسمان اور زمین اور جو
کچھ ان کے درمیان ہے سب کو مصلحت ہی سے ایک
وقت معینہ کے لیے پیدا کیا ہے اور اکثر لوگ تو اپنے
پروردگار سے ملنے ہی سے انکاری ہیں ۞8 کیا ان
لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ دیکھ لیتے ان لوگوں
کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں وہ لوگ
ان سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھے اور اُنہوں[2] نے
زمین کو خوب جوتا (کھودا) تھا اور اس سے کہیں زیادہ
اس کو آباد کیا تھا جس قدر انہوں نے اس کو آباد کیا ہے
اور ان کے پاس اللہ کے رسول، اللہ کی نشانیاں لے کر
پہنچے تھے (لیکن انہوں نے انکار ہی کیا) پھر اللہ تو ایسا
نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے
رہے تھے ۞9 پھر جن لوگوں نے برائی کی ان کا انجام
بھی برا ہی ہوا اس لیے کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں کو
جھٹلایا اور ان کی ہنسی اُڑاتے تھے ۞10
اللہ ہی پہلی بار مخلوق کو پیدا کرنے والا ہے وہی پھر
اُسے دوسری بار پیدا کرے گا پھر تم سب اسی کی طرف
لوٹائے جاؤ گے ۞11 اور جس روز قیامت برپا ہو گی تو
مجرم آس توڑ کر رہ جائیں گے ۞12 اور ان کے شریکوں
میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہو گا اور وہ لوگ (خود بھی)
اپنے شریکوں سے منکر ہو جائیں گے ۞13 اور جس روز
قیامت ہو گی، لوگ جدا جدا ہو جائیں گے ۞14 پس جو
لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو وہ جنت میں
نوازے جائیں گے (جہاں وہ خوش ہوں گے) ۞15 اور
جو لوگ منکر ہوئے اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کے
ملنے کو جھٹلایا تو وہ لوگ عذاب میں گرفتار ہوں گے ۞16
پس اللہ ہی کو یاد کیا کرو جب شام کرو اور جب صبح
کرو ۞17 اور اسی کیلئے آسمانوں اور زمین کی سب اچھی
تعریفیں ہیں اور چوتھے پہر اور ظہر کے وقت (بھی اس
کی حمد کرو) ۞18 وہی ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے
اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ
ہونے کے بعد زندہ کر دیتا ہے اور اسی طرح تم بھی
نکالے جاؤ گے ۞19
اور اُس کی نشانیوں[3] میں سے ہے کہ تم کو مٹی سے بنایا

[1] رومی اہل کتاب ہونے کے باعث مسلمانوں کے زیادہ قریب تھے ان کی شکست سے مشرکین مکہ کو بہت خوشی ہوئی لیکن ان کی شکست مسلمانوں کے لیے قدرتاً تکلیف دہ تھی آپ نے اللہ کے حکم سے پیش گوئی فرما دی کہ عنقریب رومی غالب آ جائیں گے اور پھر وہ وقت نے ثابت کر دیا کہ جو آپ نے فرمایا وہ روزِ روشن کی طرح چند ہی سالوں کے بعد واضح ہو گیا۔

[2] گذشتہ قوموں نے بھی اس دھرتی سے بے شمار فوائد حاصل کیے اس سے بہت زیادہ جو موجودہ لوگ فوائد حاصل کر رہے ہیں اور قدرت کا نظام اسی طرح جاری و ساری ہے کہ کوئی آ رہا ہے اور کوئی جا رہا ہے۔

[3] قرآن کریم میں ''آیت'' کا لفظ دیکھتے ہی ہمارے مفسرین کا ذہن معجزات کی طرف منتقل ہو جاتا ہے نمبر 20 سے 24 تک کا مطالعہ گہری نظر سے کرو اور دیکھو کہ ان جگہوں پر کن کن چیزوں کو نشانیاں قرار دیا گیا ہے کیا ان میں کوئی ایسی بات ہے جو فطرت کے خلاف ہے۔

Marfat.com

پھر تم اب انسان ہو روئے زمین پر پھیلے ہوئے ۞[20] اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے جوڑے بنائے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت و ہمدردی پیدا کر دی اس میں ان لوگوں کے لیے جو فکر سے کام لیں نشانیاں ہیں ۞[21] اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف ہے بلاشبہ اس میں (بھی) علم رکھنے والوں کے لیے (بڑی ہی) نشانیاں ہیں ۞[22] اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات کے وقت سونا اور دن کے وقت اس کا فضل تلاش کرنا ہے بلاشبہ اس میں (بھی) سننے والوں کے لیے نشانیاں موجود ہیں ۞[23] اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم کو بجلی دکھاتا ہے خوف و اُمید دلانے کے لیے اور آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس سے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے، اس میں ان لوگوں کے لیے جو صاحب عقل ہیں (بڑی ہی) نشانیاں ہیں ۞[24] اور اس کی نشانیوں میں سے (یہ بھی ایک نشانی) ہے کہ آسمان و زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب تم کو زمین سے ایک بار پکارے گا تو تم اُسی وقت نکل پڑو گے ۞[25] اور اسی کا ہے جو کچھ بھی آسمانوں میں اور زمین میں ہے، سب اس کے فرمانبردار ہیں ۞[26] اور وہی ہے جو خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں اس کی شان بہت بلند و بالا ہے اور وہی بڑا غلبہ والا حکمت والا ہے ۞[27]

تمہارے لیے تمہارے (روزمرہ کے) حالات میں سے ایک مثال بیان کی جاتی ہے (تم بتاؤ) کیا تمہارے غلاموں[1] میں سے کوئی تمہارا اس مال و دولت میں شریک ہے جو ہم نے تم کو دیا ہے (حالانکہ) تم سب اس میں برابر کے شریک ہو، کیا تم ان (لونڈی غلاموں) سے ڈرتے ہو جیسے تم اپنوں سے ڈرتے ہو، اس طرح ہم نشانیاں کھول کر ان لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں ۞[28] بلکہ اس کے باوجود ظالم اپنی خواہشوں پر بغیر سمجھے بوجھے چلے جاتے ہیں، پھر جس کو اللہ گمراہ کر دے اسے کون راہ دکھا سکتا ہے؟ اور ان کا کوئی مددگار نہیں (ہوگا) ۞[29] پس تو (اے پیغمبر اسلام!) اس دین حنیف کی طرف اپنا رُخ کر لے اللہ کی اس فطرت پر جس پر اس نے اپنے بندوں کو بنایا ہے (قائم رکھ) اللہ اپنے بنائے ہوئے قوانین کو بدلا نہیں کرتا یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۞[30] (اللہ کے بندو!) اس کی طرف رجوع رہا کرو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز قائم رکھو اور شرک کرنے والوں سے مت ہو جاؤ ۞[31] جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور گروہ گروہ ہو گئے کہ (ایک جماعت سے متعدد جماعتوں میں تقسیم ہو گئے) ہر فرقہ اس پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے ۞[32] اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو کر اس کو پکارنے لگتے ہیں اور جب وہ اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ اپنے ربّ کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے ۞[33] تاکہ جو ہم نے ان کو دیا ہے اس کی ناشکری کریں، پس (اے کافرو!) مزے اُڑا لو پھر تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا ۞[34] کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل اُتاری ہے جو انہیں

---

[1] غلام کہیں یا نوکر و خادم اور ملازم یہ لوگ پیسا کما کر اپنے مالک کو دیتے ہیں اور مالک اُن کو حق الخدمت کے طور پر ان کی مقرر کردہ تنخواہ ادا کر دیتا ہے لیکن یہ لوگ کبھی اپنے مالک کے مال میں شریک نہیں ہوتے لیکن اس مالک کی اولاد کچھ بھی نہ کرنے کے باوجود اس کے مال کی مالک بن جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ ملازم و خادم اور اولاد آپس میں برابر نہیں ہو سکتے۔ اس سے سمجھ لینا چاہیے کہ تمام لوگ خواہ وہ کون ہوں وہ اللہ کے بندے اور غلام ہیں اولاد نہیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی معاملہ میں شریک ہوں۔

Marfat.com

شرک کرنے کو کہہ رہی ہے ۞35 اور جب ہم ان کو اپنی
رحمت کا مزہ چکھائیں تو پھولے نہیں سماتے اور اگر
انہیں خود اپنے اعمال کی پاداش میں تکلیف پہنچے تو بس
(اُسی وقت) آس توڑ بیٹھتے ہیں ۞36 کیا انہوں نے
نہیں دیکھا کہ اللہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ
کرتا ہے اور تنگ کرتا ہے، بلاشبہ اس میں ایمان والوں
کے لیے (بڑی ہی) نشانیاں ہیں ۞37 پس (اے مسلم!)
تو قرابت دار کو اس کا حق دیا کر اور مسکینوں اور
مسافروں کو بھی، یہ بات ان لوگوں کے حق میں بہت
بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور یہی لوگ (صحیح
معنوں میں) فلاح پانے والے ہیں ۞38 اور جو تم زیادہ
حاصل کرنے کے لیے دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مال
سے مل کر (تمہارا مال) بڑھتا رہے تو وہ اللہ کے ہاں
نہیں بڑھتا اور جو تم پاک دل سے واپس لینے کے لیے
نہیں صرف اللہ کی رضامندی کے لیے دیتے ہو پس
وہی لوگ ہیں جو اپنے مال کو دو چند کریں گے (اللہ
تعالیٰ کے ہاں ان کا مال دو چند ہوگا) ۞39 اللہ ہی ہے
جس نے تم کو پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارتا
ہے پھر تم کو زندہ کرے گا، کیا تمہارے شریکوں میں
سے بھی کوئی ایسا ہے جو اس میں سے کچھ بھی کر سکے، وہ
تو پاک ہے اور بہت بلند و بالا ہے ان (ہستیوں) سے
جنہیں وہ شریک ٹھہراتے ہیں ۞40
خشکی اور تری میں لوگوں[1] کے لیے اپنے ہاتھ کی
کمائی کے باعث فساد پھیل پڑتا ہے تاکہ اللہ ان کو ان
کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے، ممکن ہے لوگ (ڈر کر)
واپس آجائیں ۞41 (اے پیغمبر اسلام!) آپ کہہ دیجیے
کہ زمین میں چلو پھرو، پھر دیکھو کہ جو لوگ تم سے پہلے
گزر چکے ہیں ان کا کیسا انجام ہوا کیونکہ ان میں بھی
بہت شرک کرنے والے تھے ۞42 پس (اے مخاطب)
تو اپنا رُخ دین حق کی طرف کر لے قبل اس کے کہ اللہ
کی طرف سے وہ روز آپہنچے جو ٹلنے والا نہیں، اس دن
لوگ جدا جدا ہو جائیں گے ۞43 جو کافر رہا اُسی پر اس کا
کفر پڑے گا اور جو نیک عمل کر رہا ہے تو اپنے ہی لیے
سامان تیار کر رہا ہے ۞44 تاکہ جو ایمان لائے اور انہوں
نے نیک عمل کیے (اللہ) انہیں اپنے فضل و کرم سے
(اچھا) بدلہ دے بلاشبہ اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا ۞45
اور اس کی نشانیوں میں سے (یہ بھی) ہے کہ وہ خوشخبری
لانے والی ہوائیں چلاتا ہے تاکہ تم کو اپنی رحمت کے
مزے چکھائے اور تاکہ کشتیاں اس کے حکم سے چلیں
تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو ۞46
اور بلاشبہ ہم نے آپ سے قبل ان قوموں کی طرف
کتنے ہی پیغمبر بھیجے تو وہ ان کے پاس نشانیاں لے کر
پہنچے پھر ہم نے ان لوگوں سے بدلہ لیا جو مجرم تھے اور
مومنوں کی مدد کرنا تو ہمارے ذمہ تھی ۞47 اللہ ہی تو ہے
جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادلوں کو اُٹھا لاتی ہیں پھر وہ
(انہی ہواؤں کے ذریعہ) جس طرح چاہتا ہے اسے
آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کو تہ بہ تہ کر دیتا ہے پھر
تم مینہ کو اس کے اندر سے نکلتا دیکھتے ہو، پھر جب اپنے
بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے (اور جتنی چاہتا ہے
بارش) پہنچاتا ہے تو وہ خوشیاں منانے لگتے ہیں ۞48 اور
یہ کہ مینہ برسنے کے قبل وہ بالکل نا اُمید ہو چکے تھے
(گویا نا اُمیدی کو اُمید میں بدلتے اس کو کچھ دیر نہیں
لگتی) ۞49 پس اللہ کی رحمت[2] کے آثار دیکھو کہ وہ کس
طرح زمین کو مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے بلاشبہ

[1] فساد جب بھی پھیلتا ہے اور جہاں بھی پھیلتا ہے لوگوں کے اعمال سے پھیلتا ہے اور لوگ اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور نہایت سادگی سے کہہ دیا جاتا ہے کہ "اللہ کی مرضی" غور کرو گے تو بہت کچھ سمجھ لو گے۔

[2] جس طرح اللہ کی رحمت سے مُردہ زمین زندہ ہو کر ہری بھری ہو جاتی ہے اسی طرح اللہ کی رحمت (وحی) مردہ لوگوں یعنی کافروں میں دین کی روح پھونک کر زندہ و جاوید (سچے مسلمان) بنا دیتی ہے۔

Marfat.com

وہی مُردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے وہ ہر چیز پر
قدرت رکھنے والا ہے ۞50 اور اگر ہم کوئی ہوا چلا دیں تو
وہ اپنی کھیتی کو دیکھیں کہ وہ زرد پڑ گئی ہے تو یہ لوگ اس
کے بعد ناشکری کرنے لگیں ۞51 پس نہ تو تُو مُردوں کو
اپنی پکار سنا سکتا ہے اور نہ ہی بہروں کو جب کہ وہ
روگردانی کر رہے ہوں ۞52 اور نہ تو اندھوں کو ان کی
گمراہی سے راہ پر لا سکتا ہے (ہاں!) تُو اسی کو سنا سکتا
ہے جو ہماری باتوں پر یقین کرتے ہیں پس وہی
(بات کو) تسلیم کرتے ہیں ۞53
اللہ ہی ہے جس نے تم کو کمزور پیدا کیا پھر کمزوری
کے بعد قوت عطا فرمائی پھر قوت کے بعد کمزوری اور
بڑھاپا دیا وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ بڑا ہی
جاننے والا ہے، بڑا ہی قدرت والا ہے، (انسان غور کرتا
جائے تو اس کی توحید کے نشانات واضح ہوتے جاتے
ہیں) ۞54 اور جس دن قیامت قائم ہوگی، مجرم قسمیں
کھائیں گے کہ ہم (دُنیا میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہ
رہے، اسی طرح وہ لوگ (حق چھوڑ کر) اُلٹے چلا
کرتے تھے ۞55 اور جن لوگوں کو علم و ایمان عطا ہوا ہے
کہیں گے کہ کتاب الٰہی کے مطابق تم قیامت تک
رہے ہو اور یہ قیامت کا دن ہے لیکن (حقیقت یہ ہے
کہ) تم کو اس کا یقین نہ تھا ۞56 پس اس دن ظالموں کو
ان کا عذر کرنا کچھ نفع نہ دے گا اور نہ ہی ان کی توبہ قبول
کی جائے گی (کہ اس کا وقت گزر گیا) ۞57 اور ہم نے
لوگوں کے لیے اس قرآن (کریم) میں ہر طرح کی
مثالیں[1] بیان کی ہیں اور اگر آپ ان کے پاس کوئی بھی
نشانی لے کر آئیں تو جو لوگ کافر ہیں یہی کہیں گے کہ تم
سب باطل پر ہو ۞58 اللہ تعالیٰ اس طرح ان کے دلوں پر
مہر لگا دیتا ہے جو سمجھ نہیں رکھتے (ان کی قبول حق کی
استعداد جاتی رہتی ہے) ۞59 پس (اے پیغمبر اسلام!) تم
صبر کرو بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور جو لوگ یقین نہیں
رکھتے وہ تم کو (تمہارے عزم سے) کہیں ہٹا نہ دیں ۞60

34 57:31

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

الف ۔ لا ... م می ... م ۞1 یہ حکمت[2] والی کتاب کی
آیتیں ہیں ۞2 یہ نیکوکاروں کے لیے ہدایت و رحمت
ہے ۞3 (محسنین کون ہیں؟) جو نماز قائم کرتے ہیں
زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہی ہیں جو آخرت پر یقین
رکھتے ہیں ۞4 یہی لوگ اپنے ربّ کی طرف سے ہدایت
پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ۞5 بعض
لوگ کھیل کی باتیں خرید لیتے ہیں تاکہ بے سمجھے بوجھے
اللہ کی راہ سے گمراہ کریں اور اس کا مذاق اُڑائیں ایسے
ہی لوگوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے ۞6 اور جب اس
کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو غرور سے منہ
پھیر لیتا ہے گویا ان کو سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں
میں بوجھ ہے سو آپؐ اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری
سنا دیجئے ۞7 بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل
کیے ان کے لیے نعمتوں والی جنتیں ہیں ۞8 ان
(جنتوں) میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ کا وعدہ سچا ہے
اور وہ زبردست حکمت والا ہے ۞9 اس نے آسمانوں کو
بلا ستونوں کے بنایا تم ان کو دیکھ رہے ہو اور زمین پر پہاڑ
رکھ دیئے تاکہ تم کو لے کر جھک نہ پڑے اور اس میں ہر
قسم کے جاندار پھیلا دیئے اور ہم نے آسمانوں سے پانی
اُتارا پھر اس میں ہر طرح کی نفیس (کارآمد) چیزیں
اُگائیں ۞10 یہ سب[3] کچھ تو اللہ نے پیدا کیا اب مجھے

---

[1] بلاشبہ قرآن کریم میں سینکڑوں سے بھی متجاوز مثالیں بیان کی گئی ہیں لیکن افسوس کہ علمائے کرام نے ہر جگہ مثالوں کے مضمون اور الفاظ پر بحث کی کسی جگہ بھی غور و فکر سے کام لے کر ان مثالوں سے استفادہ کی کوشش نہ کی جس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔

[2] حکمت والی کتاب کہہ کر بات واضح فرما دی کہ اس کتاب کے اندر حکمت ہے یعنی حکمت خارج از کتاب اللہ نہیں۔

[3] صاف اور سیدھی بات ہے کہ ہر ایک چیز کا خالق اللہ ہے اور اس کائنات میں جو کچھ ہے وہ سب اُس کی یعنی اللہ کی مخلوق ہے پھر مخلوق کو خالق کے ساتھ شریک کیسے کیا جا سکتا ہے؟

Marfat.com

دِکھاؤ کہ جو اللہ کے سوا ہیں انہوں نے کیا پیدا کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ ظالم صریح گمراہی میں ہیں ۞11

اور لقمان کو ہم نے دانائی عطا کی (اور کہا) کہ اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو کوئی اللہ کا شکر کرتا ہے تو وہ اپنے ہی لیے کرتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے تو اللہ بے نیاز، سزاوار حمد (وثنا) ہے ۞12 اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا، اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے ۞13 اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے، اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف اُٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور دو سال (کی مدت) اس کو دودھ پلا کر چھڑایا (اس لیے تجھ پر واجب ہے) کہ تو میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کر، آخر میری طرف (تم سب کو) لوٹ کر آنا ہے ۞14 اور اگر وہ دونوں تجھے اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے جس کا تیرے پاس کوئی علم نہیں تو تُو ان کا کہنا نہ مان اور دُنیا (کی زندگی) میں ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آ اور راہ اس کی اختیار کر جو ہماری طرف رجوع ہوا پھر تم سب کو میری طرف لوٹنا ہے، پھر جو تم کیا کرتے تھے میں تم کو بتا دوں گا ۞15 اے میرے[1] بیٹے! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو اور وہ کسی پتھر کے اندر یا آسمانوں میں یا زمین میں ہو تو اللہ اسے بھی (قیامت کے روز) لے آئے گا، بلاشبہ اللہ بڑا باریک بین خبردار ہے ۞16 اے میرے بیٹے! نماز قائم رکھ اور دوسروں کو بھی اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور برے کاموں سے منع کیا کر اور جو تکلیف تجھ کو پہنچے اس پر صبر کر، بلاشبہ یہ بڑے ہی ہمت کے کاموں میں سے ہے ۞17 اور لوگوں سے بے رُخی (اور غرور و گھمنڈ) سے نہ مل اور زمین پر اکڑ کر (متکبرانہ انداز میں) مت چل بلاشبہ اللہ کسی تکبر کرنے والے خود پسند کو پسند نہیں کرتا ۞18 اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر (ایسا انکسار نہ کر کہ لوگ تجھے بیوقوف سمجھیں اور متکبر بھی نہ ہو) اور اپنی آواز نیچی رکھ بلاشبہ گدھے کی آواز تمام آوازوں میں بری (یعنی کرخت) ہوتی ہے ۞19

کیا تم لوگوں[2] نے دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب کو تمہارے ہی کام میں لگا دیا ہے اور اس نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں اور بعض ایسے لوگ ہیں کہ اللہ کے بارے میں بلا علم، بلا بصیرت اور بلا کسی روشن کتاب کے جھگڑتے رہتے ہیں (نہ خود سمجھتے ہیں نہ دوسروں کو سمجھنے دیتے ہیں) ۞20 اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) اللہ نے اُتاری ہے اس کی پیروی[3] کرو تو کہتے ہیں ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، (بھلا ان سے پُوچھو کہ) اگرچہ انہیں شیطان دوزخ کے عذاب کی طرف بلا رہا ہو (تو بھی انہی کی پیروی کرو گے) ۞21 اور جس نے اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دیا اور نیکی کی راہ اختیار کی تو اس نے ایک بڑا ہی مضبوط حلقہ تھام لیا (جو ٹوٹنے والا نہیں) اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کی طرف ہے ۞22 اور جو کفر کرتے ہیں تو ان کا کفر (اے پیغمبرِ اسلام!) آپ کو

[1] ہر متعلم معلم کے لیے بیٹا ہوتا ہے اولاد حقیقی ہو یا تعلیم و تعلم کی نسبت سے حق یہی ہے کہ اللہ ربّ کریم کے متعلق سب کو یکساں ایک جیسی تعلیم دی جائے اور اسی طرح خلوص اور پیار کے ساتھ تفہیم کرائی جائے۔

[2] اس کائنات کی ہر چیز اللہ رب کریم نے انسان اور صرف انسان کے فائدہ میں لگا رکھی ہے دنیا کی کسی چیز کو اس کے ہونے سے فی نفسہٖ اس کا فائدہ نہیں بلکہ فائدہ صرف اور صرف انسان کا ہے غور کرو گے تو مزید واضح ہوتا جائے گا۔

[3] کتاب اللہ اور آباواجداد دونوں میں اختلاف موجود ہو تو بات کتاب اللہ کی تسلیم کرنے کی ہدایت دی جا رہی ہے لیکن جو لوگ کتاب اللہ پر باپ دادا کو ترجیح دیتے ہیں وہ ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ ہم وہی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباواجداد کو پایا ہے حالانکہ یہ سراسر گمراہی کی بات ہے۔

Marfat.com

غمگین نہ کرے ہماری طرف ہی ان کو واپس آنا ہے
پھر جو کام وہ کیا کرتے تھے ہم ان کو جتادیں گے بلاشبہ
اللہ دلوں کے رازوں سے بھی اچھی طرح واقف
ہے ۞23 ہم ان کو تھوڑا سا فائدہ پہنچائیں گے پھر ان کو
سخت عذاب کی طرف مجبور کردیں گے ۞24 اور اگر آپ
ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے؟ تو
ضرور کہیں گے کہ اللہ نے آپ کہہ دیجئے کہ سب اچھی
تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، ہاں! (ان لوگوں) میں
اکثر سمجھ نہیں رکھتے ۞25 جو کچھ آسمانوں اور زمین میں
ہے سب اللہ ہی کا ہے، بلاشبہ اللہ بے نیاز، لائق حمد
(وثنا) ہے ۞26 اور اگر تمام درخت[1] جو روئے زمین پر
ہیں قلمیں بن جائیں اور یہ سمندر اور ان کے علاوہ سات
سمندر اور بھی سیاہی بن جائیں تب بھی اللہ کی باتیں ختم
نہ ہوں گی (صفاتِ الٰہی شمار میں نہیں آسکتیں کیونکہ ان
کا احاطہ ممکن نہیں) بلاشبہ اللہ (زبردست) غالب
آنے والا، حکمت والا ہے ۞27 تم (سب) کو پیدا کرنا
اور مرنے کے بعد (سب کو) زندہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے
ایک آدمی کو (پیدا کرنا یا مارنا ہے) بلاشبہ اللہ سننے والا،
دیکھنے والا ہے (اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں) ۞28 کیا
تم دیکھتے نہیں کہ اللہ (ہی ہے جو) رات کو دن میں
داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور
سورج اور چاند کو کام پر لگا رکھا ہے ہر ایک نے اپنے
وقت مقرر تک چلنا ہے اور (یہی نہیں بلکہ) اللہ تمہارے
کاموں سے (بھی) اچھی طرح واقف ہے ۞29 یہ اس
لیے کہ اللہ کی ذات ہی حق ہے اور اس کے سوا جن کو یہ
لوگ پکارتے ہیں سب باطل (جھوٹ اور لغو) ہیں اور
بلاشبہ اللہ بڑی شان والا، بڑے رتبے والا ہے ۞30
کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ کے فضل (مالِ تجارت)
سے (لدی ہوئی) کشتیاں سمندر میں چلتی ہیں تاکہ تم کو
اپنی نشانیاں دکھائے بلاشبہ اس میں ہر صابر وشاکر کے
لیے (بڑی ہی) نشانیاں ہیں ۞31 اور جب بھی ان پر
سمندر کی لہریں سائے کی طرح چھا[2] جاتی ہیں تو وہ محض
اللہ کے ہو کر اللہ کو پکارتے ہیں پھر جب اللہ ان کو
نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو ان میں سے بعض
اعتدال پر رہتے ہیں اور ہماری نشانیوں سے وہی منکر
ہوتے ہیں جو عہد پر قائم نہ رہنے والے احسان
فراموش ہیں ۞32 اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرتے
رہو اور اس دن کا خوف کرو جب باپ اپنے بیٹے کے
کچھ کام نہ آئے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آ
سکے گا، بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے پس دُنیا کی زندگی تمہیں
دھوکے میں نہ ڈال دے اور وہ فریب دینے والا
(شیطان) اللہ کے بارے میں تم کو دھوکا میں نہ ڈال
دے (احکامِ الٰہی سے غفلت شیطان کا دھوکا ہے) ۞33
بلاشبہ قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی مینہ
برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ (ماؤں کے) پیٹ
میں ہے اور کسی نفس کو علم نہیں کہ کل وہ کیا کام کرے گا
اور نہ کسی نفس کو یہ خبر ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا،
بلاشبہ اللہ بڑا جاننے والا خبر رکھنے والا ہے ۞34

30 — 75:32

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

الف۔ لا... م می... م ۞1 اس کتاب کا نازل کیا
جانا تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے ۞2
کیا یہ کہتے ہیں کہ اس (اللہ کے رسول) نے اسے خود
بنالیا ہے، نہیں وہ آپ کے ربّ کی طرف سے حق ہے
تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جن[3] کے پاس کوئی ڈرانے
والا نہیں آیا کہ شاید وہ ہدایت پائیں ۞3 اللہ ہی ہے جس

[1] اللہ ربِ کریم کا احاطہ ممکن نہیں تو ظاہر ہے کہ اُس کی باتوں کا احاطہ بھی ممکن نہیں، اسی بات کو نمبر 26 میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

[2] خطرہ کے وقت صرف اللہ یاد رہتا ہے باقی سب بھول جاتے ہیں لیکن خطرہ ٹلتے ہی پھر کیا ہوتا ہے؟ یہی کہ اللہ یاد نہیں رہتا۔

[3] یعنی بہت لمبا عرصہ گزر چکا ہے کہ مکہ والوں کے پاس کوئی رسول نہیں آیا کیونکہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بعد سلسلہ نبوت صرف اسحاق علیہ السلام کی نسل میں رہا سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل سے صرف آپ ہی کا تعلق تھا اور آپ پر نبوت کا سلسلہ ختم کردیا گیا۔

Marfat.com

نے آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا پھر تخت پر متمکن ہوا (نظام دُنیا چلایا) اس کے علاوہ تمہارا کوئی دوست اور سفارش کرنے والا نہیں کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے (کیا تم اتنی سمجھ بھی نہیں رکھتے)۞4 وہی (ہے جو) آسمان وزمین تک ہر کام کی تدبیر فرماتا ہے پھر (ہر) کام اس کے پاس پہنچ جائے گا ایک ایسے دن[1] میں جو تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار سال کا ہوگا (ایک لمبے زمانے کو بھی "دن" ہی کہا جاتا ہے)۞5 وہی ہر حاضر و غائب (ظاہر و باطن، کھلے اور چھپے) کا جاننے والا ہے وہ (ہر چیز پر) غالب اور بہت پیار کرنے والا ہے۞6 وہی (اللہ) ہے جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی اور انسان کی تخلیق کی ابتدا اس نے گارے (سے کی ہر چیز کی تدریجی ترقی کی ابتداء) مٹی ہی سے کی۞7 پھر اس کی نسل کو ایک حقیر پانی کی بوند (نطفہ) سے پیدا کر دیا (جو ساری غذاؤں کا خلاصہ ہے)۞8 پھر اس (انسان) کو درست کیا اور اس میں اپنی (مخلوق کردہ) جان[2] اس میں پھونکی اور تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل بنائے (لیکن) تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو (کم ہی لوگ ہیں جو شکر گزار ہیں)۞9 اور (کچھ لوگ) کہتے ہیں کہ جب زمین میں مل جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا کیے جائیں گے، حقیقت یہ ہے کہ (ایسا کہنے والے) اپنے پروردگار کی ملاقات (یعنی اس نظامِ الٰہی) سے انکاری ہیں۞10 (اے پیغمبر اسلام!) آپ فرما دیجیے کہ جو موت کا فرشتہ تم پر مقرر ہے وہ تمہاری رُوحوں کو قبض کرے گا پھر تم اپنے پروردگار کی طرف واپس لوٹائے جاؤ گے (کہ یہ اعلان شدہ نظامِ الٰہی کا حصہ ہے)۞11

اگر آپ گنہگاروں کو دیکھیں کہ جب وہ اپنے پروردگار کے سامنے سر جھکائے کھڑے ہوں گے (اس وقت کہیں گے) اے ہمارے ربّ! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا، پس تو ہم کو ایک بار پھر (دُنیا میں) بھیج دے، ہم نیک عمل کریں گے (اس لیے کہ اب) ہم کو پورا یقین آ گیا ہے۞12 اور (اے پیغمبر اسلام!) اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو (مجبور محض بنا کر) اس کو راہِ[3] ہدایت دکھاتے لیکن میری طرف سے یہ بات قرار پا چکی ہے کہ (میں مجبور محض نہیں بناؤں گا بلکہ) جنوں اور انسانوں سب سے (جو باغی ہوں گے) دوزخ کو بھر دوں گا۞13 (ان سے کہا جائے گا کہ) چونکہ تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا (اس کی پروا نہیں کی تھی) تو اب اس کا مزہ چکھو (آج) ہم نے بھی تم کو بھلا دیا (تمہاری پروا نہیں کی) اور اپنے اعمال کے عوض دائمی عذاب کا مزہ چکھو۞14 ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جن کو وہ آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو (غور و فکر کرتے ہوئے) سجدہ میں گر کر اپنے پروردگار کی حمد و تسبیح کرتے ہیں اور وہ (کبھی) تکبر نہیں کرتے۞15 (یہ وہی لوگ ہیں کہ) ان کے نرم بچھونوں سے ان کے پہلو جدا رہتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہوئے اور اُمید رکھتے ہوئے پکارتے ہیں ور اس سے جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۞16 پس کوئی جان نہیں جانتی کہ اس کے ربّ نے ان کے لیے کیسی آنکھوں[4] کی ٹھنڈک چھپا رکھی ہے جو

[1] یوم (دن) سے مراد ایک متعین وقت لیا جاتا ہے ہماری گنتی کے لیے ایک وقت معین ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کاموں کی نوعیت کے لحاظ سے کبھی ہمارے ایک ہزار سال کا، کبھی پچاس ہزار سال کا وقت ہوتا ہے جس سے اصل مراد بے حد وانتہا ہے۔

[2] جان سے مراد در اصل "روح" ہے جس کو "امر ربی" سے بھی تعبیر کیا گیا ہے کیونکہ انسانی عقل اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔

[3] انسان اس لیے مکلف ہے کہ نہ تو وہ مجبور محض ہے اور نہ مختار کل اگر ان دونوں میں سے ایک ہوتا تو کبھی مکلف نہ ہوتا یہی وجہ ہے کہ کائنات میں سے صرف ایک انسان ایسی چیز ہے جو مکلف ہے اور "مختار کل" صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور کوئی نہیں۔

[4] معلوم ہوا کہ جو جنت کے انعامات طرح طرح کے پھل، کھانے، مشروبات اور حوریں اور ان کی جسمانی ساخت (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

(حقیقت میں) انہی کے (نیک) اعمال کا صلہ (بدلہ) ہے ❁17 بھلا جو صاحب ایمان ہے کیا وہ اس جیسا ہو سکتا ہے جو فاسق (نافرمان) ہے؟ ہرگز نہیں (مومن اور فاسق) برابر نہیں ہو سکتے ❁18 جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے تو ان کے لیے ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں یہ (اللہ کی طرف سے ان کی) مہمانی ہے جو ان کے نیک اعمال کے صلہ میں ہوگی ❁19 جو لوگ نافرمان رہے ان کا ٹھکانا آگ ہے، جب بھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اس میں دھکیل دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا (کہ بھاگتے کہاں ہو) دوزخ کی آگ کے عذاب کا مزہ چکھو (کیونکہ یہ وہی ہے) جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے ❁20 اور ہاں! ہم ان کو (قیامت کے) بڑے عذاب سے پہلے (دُنیا میں) تھوڑا سا عذاب چکھاتے ہیں کہ شاید وہ (ہماری طرف) لوٹ آئیں (اور اپنی حرکتوں سے باز آ جائیں) ❁21 اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس کو اس کے پروردگار کی آیتوں سے سمجھایا گیا پھر اس نے ان سے روگردانی کی بلاشبہ ہم ان مجرموں سے بدلہ لیں گے ❁22

اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ کو (اس سے پہلے) کتاب دی پس اے مخاطب آپ اس (کتاب) کے ملنے میں شک نہ کریں اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے (ذریعہ) ہدایت بنایا (اور قرآن رہتی دُنیا تک سب کے لیے ہدایت) ہے ❁23 اور ہم نے ان پر جب تک وہ صبر سے کام لیتے رہے بہت سے پیشوا بنا دیئے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے ❁24 (اے پیغمبر اسلام!) بلاشبہ آپ کا پروردگار ان باتوں کا قیامت[1] کے دن فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے ❁25 کیا ان کی ہدایت[2] کے لیے یہ بات کافی نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر دیا جن کے مکانوں میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں بلاشبہ اس میں نشانیاں ہیں، کیا پھر بھی یہ لوگ (آپ کی نصیحت غور سے) نہیں سنتے ❁26 کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم بالکل خشک زمین کی طرف پانی پہنچاتے رہتے ہیں پھر اس کے ذریعہ کھیتی اُگاتے ہیں کہ جن سے ان کے مویشی بھی کھاتے ہیں اور وہ خود بھی (کھاتے ہیں) کیا پھر وہ (عقل کی آنکھوں سے) نہیں دیکھتے ❁27 اور وہ کہتے (پوچھتے) ہیں کہ یہ فیصلہ کب ہوگا؟ (قیامت کب آئے گی؟) اگر تم سچے ہو (تو اس کو لے کیوں نہیں آتے) ❁28 آپ کہہ دیجئے (اے پیغمبر اسلام! ﷺ) اس فیصلہ کے دن کافروں کا ایمان لانا ان کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ اس دن ان کو مہلت دی جائے گی ❁29 پس (اے پیغمبر اسلام!) آپ ان کا خیال چھوڑ دیجئے اور انتظار کیجئے کہ وہ بھی منتظر ہیں، (نتیجہ یقیناً ظاہر ہو جائے گا) ❁30

90:33 73

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

(اے پیغمبر اسلام!) اللہ سے ڈرتے رہیے اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانیئے بلاشبہ اللہ خوب جاننے والا حکمت والا ہے ❁1 اور جو کتاب تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کی جا رہی ہے اس کی پیروی کرتے رہیے بلاشبہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو خوب جانتا ہے ❁2 اور اللہ پر بھروسہ رکھیے اور اللہ سب کام بنا دینے کے لیے کافی ہے ❁3 (اے لوگو!) اللہ نے کسی

(سابقہ حاشیہ) بیان کی گئی ہے محض انسانوں کی تفہیم کیلئے استعارات ہیں جن کی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ان ساری چیزوں کو خلاصۃً ''آنکھوں کی ٹھنڈک'' قرار دیا گیا ہے یہ وقت پر منحصر ہے کہ اس وقت آنکھوں کی ٹھنڈک کیا ہوگی؟

[1] قرآن کریم میں یہ بات بار بار دہرائی گئی ہے لاریب فیصلہ ہوگا یعنی نتیجہ ظاہر ہو جائے گا۔ دیکھنا یہ ہے کہ جب نتیجہ نکل گیا تو اب نتیجہ سے دوچار ہونا ہے علاوہ ازیں کچھ نہیں تو فائدہ؟

[2] واضح کر دیا کہ ہدایت کا تعلق اس دنیوی زندگی سے ہے جو صرف اور صرف ایک بار ہے اگر کسی کو کفایت کر جائے۔

Marfat.com

انسان کے پہلو میں دو[1] دل نہیں بنائے اور تمہاری بیویوں کو جن کو (اپنی بیوقوفی کے باعث) تم ماں کہہ بیٹھتے ہو تمہاری مائیں نہیں بنا دیا اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹوں کو (جن کو تم کسی بھی وجہ سے بیٹا بنا لیتے ہو) تمہارا بیٹا بنایا ہے، یہ سب تمہارے اپنے منہ[2] کی باتیں ہیں اور اللہ حق بات کہتا ہے اور وہی سیدھی راہ دکھاتا ہے ۞4 تم (متبنیٰ بیٹوں) کو ان کے باپوں (کے ناموں) سے پکارا کرو یہی اللہ کے نزدیک درست بات ہے اور اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور دوست ہیں اور جو بات تم غلطی سے کر بیٹھے تو اس کا تم پر کوئی گناہ نہیں لیکن جو تم دل کے ارادہ سے کہو، اللہ بخشنے والا پیار کرنے والا ہے ۞5 نبی (کریم ﷺ) ایمان والوں کو اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہے اور اس کی بیویاں (ایمان والوں کی) مائیں ہیں اور کتاب اللہ کے بتائے ہوئے رشتہ دار (جن کا رشتہ خون کا ہے) مسلمانوں اور مہاجروں کی نسبت ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں ہاں! اگر تم اپنے دوستوں پر احسان کرنا چاہو (کچھ دینا چاہو تو دے سکتے ہو) یہ بات کتاب میں لکھی جا چکی ہے ۞6 اور جب ہم نے سارے[3] نبیوں سے پختہ عہد لیا اور آپ سے بھی (اے پیغمبر اسلام!) اور نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم (علیہم السلام) سے بھی اور ہم نے ان سب سے پختہ عہد لیا ۞7 تاکہ سچوں سے اللہ ان کی صداقت کے متعلق سوال کرے اور کافروں کے لیے (اللہ نے) دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ۞8

اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ کا وہ احسان یاد کرو جب تم پر فوجیں چڑھ آئی تھیں پھر ہم نے ان (فوجوں) پر ایک ہوا[4] بھیجی اور ایسے لشکر جن کو تم نے نہیں دیکھا اور جو کچھ تم کرتے تھے اللہ اسے دیکھ رہا تھا ۞9 جب تم پر اوپر کی جانب سے اور نیچے کی طرف سے وہ لوگ (دشمن) چڑھ آئے اور جب (تمہاری) آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے اور تم لوگ اللہ کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے ۞10 یہ وہ وقت تھا کہ ایمان والوں کا (خوب) امتحان لیا گیا اور وہ نہایت سختی کے ساتھ جھنجھوڑے گئے تھے ۞11 اور جب منافقوں اور دلوں کے اندر (کدورت کا) مرض رکھنے والوں نے کہا کہ ہم سے تو اللہ اور اس کے رسول نے محض دھوکے کا وعدہ کیا تھا ۞12 اور جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا کہ اے مدینہ والو! اب تمہارا یہاں کوئی ٹھکانا نہیں پس اب لوٹ چلو اور ان میں سے ایک جماعت نبی (کریم) سے اجازت مانگنے لگی اور کہنے لگی کہ ہمارے گھر تو کھلے پڑے ہیں حالانکہ وہ کھلے نہیں پڑے تھے (یہ کہہ کر) دراصل وہ بھاگنا چاہتے تھے ۞13 اور (وہ وقت ان پر ایسا تھا کہ) اگر اس (مدینہ) کے اطراف سے (دشمن کی) فوجیں ان پر چڑھ آتیں اور ان کو فساد پھیلانے کا کہتیں تو یہ خود

[1] مطلب یہ ہے کہ دودلی چھوڑ دو جو کچھ کرو فیصلہ کن ایک بات ہو تو تمہارے لیے مفید ہوگی ورنہ ادھر کے رہو گے نہ اُدھر کے۔ عورت ماں، بہن، بیٹی اور بیوی ہوتی ہے تم ہی بتاؤ کہ ایک ہی عورت تمہارے لیے یہ سب کچھ ہو سکتی ہے؟ نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر منہ سنبھال کر بات کرو لغو بات کا فائدہ؟

[2] اولاد نہیں، تم نے اولاد حاصل کرنے کے تمام راستے اختیار کر لیے لیکن اولاد نہیں ملی، تم اب محض محبت کی خاطر کسی دوسرے کی اولاد سے محبت کرنا چاہتے ہو تو اُس سے اجازت حاصل کر لینے کے بعد کرو لیکن ایسی اولاد کے تم کفیل کہلا سکتے ہو باپ نہیں، کفالت پر اکتفا کرو، حقیقت کو بدلنے کی کوشش نہ کرو، یاد رکھو حقیقت بدل نہیں سکتی۔

[3] تمام نبیوں رسولوں کا عہد یہی تھا کہ ہر پیغمبر جو بعد میں آئے پہلے آنے والوں کی تصدیق کرے جیسا کہ ۲:۸۳، ۳:۱۸۷، ۵:۶۷، ۷:۱۶۹، ۲:۱۷۱، ۴۲:۱۳ میں ذکر کیا گیا تا آنکہ سلسلہ نبوت ختم کر دیا جائے جیسا کہ ہوا۔

[4] نمبر 9 سے 20 تک ان منافقین کا بیان ہے جنہوں نے جنگ احزاب یعنی خندق میں حصہ لینے سے گریز کیا اور سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلانے کا کام سرانجام دیا۔

Marfat.com

(مدینہ کے اندر) ایسا کر گزرتے اور ذرا توقف نہ کرتے 14 اور بلاشبہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ سے پہلے وعدہ کر چکے تھے کہ وہ (کبھی) پیٹھ نہیں پھیریں گے اور اللہ سے جو عہد کیا گیا تھا، اس کی (یقیناً ان سے) باز پرس ہوگی 15 (اے پیغمبر اسلام!) آپ ان سے یہ فرما دیجیے کہ اگر تم مرنے یا مارے جانے سے بھاگتے ہو تو تمہارا بھاگنا تمہارے کچھ کام نہ آئے گا اس صورت میں فائدہ بھی بس تم چند روز ہی حاصل کر سکو گے 16 (اے پیغمبر اسلام!) آپ کہہ دیجیے کہ کون ہے جو تم کو اللہ سے بچائے گا؟ اگر وہ تم کو برائی پہنچانا چاہے اور اگر وہ بھلائی کرنا چاہے (تو کون اس کو روکے گا؟) اور وہ اللہ کے سوا کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ پائیں گے 17 اللہ تم لوگوں میں سے ان کو بھی خوب جانتا ہے جو (جہاد سے) روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ اور یہ خود لڑائی میں بہت کم شریک ہوتے ہیں 18 (یہ لوگ) تمہارے بارے میں بخیل ہیں پھر جب خوف کا موقع آتا ہے تو آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ تمہاری طرف اس طرح دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھیں چکر کھاتی ہیں جیسے کسی پر موت کی غشی طاری ہوتی ہے پھر جب ڈر جاتا رہے گا تو وہ فوراً تم کو تیز تیز زبانوں سے ملیں گے (کیوں؟) س لیے کہ وہ مال (غنیمت) پر گرے پڑتے ہیں، یہ لوگ ہرگز مومن نہیں ہیں اللہ نے ان کے تمام اعمال اکارت کر دیئے اور اللہ کے لیے یہ بات بالکل آسان ہے 19 یہ خیال کرتے ہیں کہ (کفار کی) فوجیں ابھی تک نہیں گئیں اور اگر وہ فوجیں پھر آ جائیں تو ان کی تمنا ہوگی کہ کاش وہ کسی طرف دیہات میں نکل جائیں اور وہیں تم سب کی خبر پوچھتے رہیں اور اگر وہ تم میں شامل رہیں تو بھی لڑائی میں برائے نام ہی حصہ لیں (اس لیے کہ وہ بزدل بھی ہیں عہد شکن بھی) 20

بلاشبہ تمہارے لیے (اے مومنو!) رسول اللہ میں بہترین نمونہ ہے (خصوصاً) ان لوگوں کے لیے جو تم میں سے اللہ کی ملاقات اور آخرت کے دن کے آنے کی اُمید رکھتے ہیں اور اللہ کی یاد کثرت سے کرتے ہیں 21 اور جب مومنوں نے لشکروں کو دیکھا[1] تو وہ بول اُٹھے کہ یہ تو وہی (شکار) ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا اور ان کا ایمان اور اطاعت شعاری مزید بڑھ جاتی ہے 22 مومنوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے جس بات کا عہد کیا تھا وہ سچ کر دکھایا پھر بعض نے تو اپنی ذمہ داری کو پورا کیا اور بعض وہ ہیں جو منتظر ہیں اور (اپنے عہد و پیمان میں) ذرا بھی نہیں بدلے 23 تا کہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا بدلہ دے اور منافقوں کو چاہے عذاب دے یا ان کی توبہ قبول فرمائے (جب وہ پھنستے ہیں تو توبہ کرتے ہیں) بلاشبہ اللہ بڑا بخشنے والا بہت ہی پیار کرنے والا ہے 24 اور اللہ نے کافروں کو غصّہ[2] میں بھرا ہوا واپس پھیر دیا انہیں کچھ بھی بھلائی حاصل نہ ہوئی اور اللہ تعالیٰ لڑائی میں مومنوں کی طرف سے خود ہی کافی ہو گیا اور اللہ بڑا زور آور غلبہ والا ہے 25 اور اہل کتاب میں سے جو ان (کافروں کے لشکر) کے پشت پناہ ہوئے تھے اللہ نے ان کو ان کے قلعوں سے نیچے اُتار دیا اور ان کے دِلوں میں دہشت ڈال دی اور (نتیجہ یہ ہوا کہ)

---

[1] اس جنگ احزاب میں پکّے اور سچے مسلمانوں نے حالات کو دیکھ کر جو بیان دیا اس کا مختصر اور جامع الفاظ میں ذکر، جو قابل تعریف بھی ہے اور قابل تقلید بھی۔

[2] جنگ احزاب میں تمام کافر جماعتوں کا جو حشر ہوا اس کا مختصر ذکر اور ان کی ناکامی کے اسباب کا بیان کرتے ہوئے جو اس کا نتیجہ نکلا اس کی طرف نمبر 26 میں اشارہ کر دیا۔

Marfat.com

بعض کو تم نے قتل کیا اور بعض کو قید کر لیا۝26 اور اللہ (رب ذوالجلال والاکرام) نے تم کو ان کی زمین اور ان کے گھر اور ان کے مال اور اس زمین کا جس پر تم نے کبھی قدم بھی نہ رکھا تھا مالک بنا دیا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۝27

(اے پیغمبر اسلام!) آپ (ﷺ) اپنی ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہن) سے فرما دیجئے کہ اگر تم دُنیا کی زندگی اور اس کی زینت کو چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو (دُنیا کا) کچھ فائدہ (مال ومتاع) دے کر حسن وخوبی کے ساتھ رخصت کر دوں۝28 اور اگر تم اللہ، اس کے رسول اور آخرت کی (اچھی) زندگی کو پسند کرتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے اَجر عظیم تیار کر رکھا ہے۝29 اے نبی (ﷺ) کی بیویو! تم میں سے جو کوئی ناشائستہ حرکت کرے گی تو اسے دوگنی سزا دی جائے گی اور یہ بات اللہ کے لیے آسان ہے۝30

۝ اور (اے پیغمبر کی بیویو!) جو کوئی تم میں [1] سے اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک کام کرے گی تو ہم اس کو اس کا اَجر دوگنا ہی دیں گے اور ہم نے ان کے لیے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۝31 اے نبی (کریم ﷺ) کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم احتیاط چاہتی ہو تو (نامحرم سے) نرم زُبان میں بات نہ کیا کرو تا کہ وہ شخص جس کے دِل میں (کوئی) بیماری ہے وہ کسی طمع میں نہ پڑ جائے اور جو بات کرو، دستور کے مطابق کرو۝32 اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور اظہارِ زینت کر کے زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو اور نمازوں کو قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبردار رہو اے (نبی کریم ﷺ کے) اہل بیت اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو اچھی طرح سے پاک وصاف رکھے (اور کوئی تم پر انگشت زنی نہ کر سکے)۝33 اور تمہارے گھروں میں جو اللہ کی آیات اور حکمت کی باتیں بیان کی جاتی ہیں ان کو (اچھی طرح) یاد رکھو اللہ نہایت ہی باریک بیں اور خبر رکھنے والا ہے۝34

بلاشبہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، سچے مرد اور سچی عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں، روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں، اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے مرد اور اللہ کو یاد کرنے والی عورتیں اللہ نے ان (سب) کیلئے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۝35 اور کسی مومن مرد [2] اور مومن عورت کو یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اُس کا رسول (ﷺ) کسی کام کا فیصلہ فرما دے تو پھر ان کا اس معاملہ میں (جس کا فیصلہ کیا گیا ہے) کچھ اختیار باقی رہ جائے اور جس نے اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کی تو وہ صریح گمراہی میں مبتلا ہوا۝36 اور جب تم (اے پیغمبر اسلام!) اُس شخص [3] سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ نے احسان فرمایا اور تم نے بھی کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ

[1] نبی کریم ﷺ کے ذریعے سے آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو براہ راست مخاطب کرتے ہوئے ان کو واضح ہدایات دیں۔

[2] سورہ الاحزاب کی آیت 36 کے پیش نظر برملا کہا جا سکتا ہے کہ "حدیث" اگر قول رسول ﷺ کو کہا جاتا ہے تو پھر کسی مسلمان کو حق نہیں کہ حدیث کو تسلیم کرنے کے بعد اُس کو ضعیف، کمزور اور ناقابل عمل قرار دے پھر محدثین اسلام نے ایسا کیوں کیا اور اب بھی ایسا کیوں کیا جاتا ہے؟ اِس لیے کہ "حدیث" قولِ رسول نہیں بلکہ ہر وہ بات ہے جو رسول کی طرف منسوب کی گئی پھر معلوم کیا گیا کہ کیا یہ نسبت صحیح ہے؟

[3] یہ شخص اگر زید تھے تو آپ نے اُن سے کیا کہا، کیوں کہا اور پھر اس کا نتیجہ کیا نکلا اور مفسرین نے اس قصہ کو کس طرح بیان کیا اس کی تفصیلات طویل ہیں ان واقعات کو دیکھنا اور حقیقت دریافت کرنا مطلوب ہو تو ہماری تفسیر عروۃ الوثقیٰ کے محولہ مقام کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

اور اللہ سے ڈرا اور آپؐ کے دِل میں وہ بات چھپی تھی جس کے (ظاہر) ہونے سے آپؐ ڈر رہے تھے (کہ اگر طلاق ہو گئی تو لوگ کیا کہیں گے) لیکن اللہ اس کو ظاہر کرنا چاہتا تھا آپؐ لوگوں (کے طعنوں) سے ڈرتے تھے اور اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس سے ڈرا جائے پھر جب زید (ؓ) نے اپنی بیوی کو بیوی بنانے کے بعد (طلاق دے دی تو) ہم نے اس عورت کو آپؐ کے نکاح میں دے دیا (یعنی ہم نے حکم دیا کہ اس سے تم خود نکاح کرلو) تاکہ مسلمانوں پر اپنے متبنّٰی بیٹوں کی بیویوں (کے ساتھ نکاح کرنے) میں کوئی حرج نہ ہو (جیسا کہ لوگ سمجھتے ہیں) جب کہ ان کے لے پالک اپنی بیویوں کو بیویاں بنا چکے ہوں (اور پھر طلاق دے دیں) اور اللہ کا حکم یعنی (فیصلہ) پورا ہو کر رہتا ہے ❁ 37 نبی (کریم ﷺ) کے لیے اس کام میں کوئی مضائقہ نہیں جس کو اللہ نے اس کے لیے مقرر کر دیا، جو (پیغمبر) پہلے گزر چکے ہیں ان کے بارے میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے (کہ غلط رسومات کو وہ توڑتے رہے) اور یہ اللہ ہی کا حکم تھا (جو آپؐ نے کیا) وہ ایک فیصلہ شدہ بات تھی ❁ 38 جو اللہ کا حکم پہنچاتے ہیں وہ اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے اور (اعمال کا) حساب لینے کے لیے اللہ کافی ہے ❁ 39 محمد (رسول اللہ ﷺ) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں (سلسلۂ نبوت ان پر ختم ہو گیا ہے) اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے ❁ 40

اے ایمان والو! اللہ کو بہت زیادہ یاد کیا کرو (یہی ذریعہ نجات ہے) ❁ 41 اور صبح و شام اللہ کی پاکیزگی بیان کرتے رہو (غفلت کو قریب نہ آنے دو) ❁ 42 وہی تو ہے جو تم پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ اللہ تمہیں تاریکیوں سے (نکال کر) روشنی کی طرف لے آئے اور اللہ ایمان والوں کے ساتھ (خاص کر) پیار کرنے والا ہے، (وہ یقیناً غلطیاں معاف فرمائے گا) ❁ 43 جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا استقبال سلام کے ساتھ کیا جائے گا اور اس نے ان کے لیے باعزت اَجر تیار کر رکھا ہے ❁ 44 (اے پیغمبر اسلام!) ہم نے آپؐ کو گواہ اور خوشخبری سنانے والا اور نصیحت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے ❁ 45 اور اللہ کے حکم سے اللہ ہی کی طرف بلانے والا اور سورج (کی طرح) روشنی دینے والا بنایا ہے ❁ 46 (اے پیغمبر اسلام!) آپؐ مومنوں کو خوشخبری سنا دیں کہ اللہ کی طرف سے ان کے لیے بڑا ہی فضل (تیار کیا گیا) ہے ❁ 47 اور آپ (اے پیغمبر اسلام!) کافروں[1] اور منافقوں کی بات نہ مانئے اور ان کی ایذا رسانی سے (فی الحال) درگزر فرمائیے اور اللہ پر بھروسہ رکھیے اور اللہ ہی کاموں کا بنانے والا کافی ہے ❁ 48 اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے[2] نکاح کرو اور اس سے پہلے کہ تم نے ان سے تعلق خاص پیدا کیا ہو (کسی وجہ سے طلاق کی نوبت آ جائے) ان کو طلاق دے دو تو تمہاری ان پر کوئی عدت نہیں کہ تم اس کو شمار کرنے لگو، ان کو کچھ دے دلا کر حسن و خوبی سے رخصت کر دو ❁ 49 (اے پیغمبر اسلام!) ہم نے آپؐ کے لیے آپؐ کی بیویاں جن کو آپؐ مہر دے چکے ہیں حلال کر دی ہیں اور وہ عورتیں بھی جو آپؐ کی ملک میں ہیں اور (آپؐ نکاح کر چکے ہیں) جو اللہ نے آپؐ کو (مالِ غنیمت) میں دلوایا ہے اور آپؐ کے

[1] اس جگہ کافروں سے مراد اہل کتاب ہیں جنہوں نے جنگ احزاب کے موقع پر منافقین مدینہ کا اس طرح ساتھ دیا کہ گویا ان کے پشت پناہ بن گئے۔ منافقین چونکہ بظاہر مسلمان تھے اس لیے اُن سے درگزر کرنے کا حکم دیا گیا کہ چوطرفہ حالات کو خراب کرنا عقل مندی نہیں وقت ان کا خود پیچھا کرے گا۔

بات کس قدر واضح ہے کہ نکاح یعنی قبول و ایجاب فقط تعلق خاص کو جائز و درست بناتا ہے اگر تعلق خاص پیدا نہ کیا گیا ہو تو فقط نکاح سے حرمت قائم نہیں ہوتی۔

Marfat.com

چچاؤں کی بیٹیاں اور آپؐ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں اور آپؐ کے ماموؤں کی بیٹیاں اور آپؐ کی خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے آپؐ کے ساتھ (اسلام کی خاطر) ہجرت کی اور کوئی (دوسری) مومن عورت (جو رشتہ دار نہ ہو) اگر وہ اپنے آپ کو نبی (ﷺ) کے لیے ہبہ کر چکی ہے اور نبی (ﷺ) بھی اس سے نکاح کیلئے راضی تھا اس لیے نکاح کر لیا ہے (اور یہ آخری رعایت) صرف نبی ہی کے لیے ہے دوسرے ایمان والوں کے لیے نہیں، بلاشبہ ہم کو معلوم ہے جو ہم نے ان پر (ایمان والوں پر) ان کی بیویوں اور ملک یمین کے متعلق مقرر کر دیا ہے تا کہ آپؐ پر کوئی تنگی نہ ہو اور اللہ بخشنے والا اور بہت ہی پیار کرنے والا ہے ۞50 ان (بیویوں) میں سے آپؐ جس کو چاہیں اپنے سے علیحدہ رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے پاس رکھیں اور جس جس کو اپنے سے علیحدہ کر دیا تھا ان میں سے اگر کسی کو آپؐ طلب کر لیں تو آپؐ کے لیے کچھ مضائقہ نہیں (اس خصوصی اجازت سے) پوری توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور غمگین نہ ہوں گی اور جو کچھ آپؐ انہیں دیں گے اس سے سب کی سب خوش رہیں گی اور جو کچھ تمہارے دل میں ہے اللہ اس سے بخوبی واقف ہے اور اللہ بڑا جاننے والا بہت ہی بردبار ہے ۞51 ان کے علاوہ[1] اور عورتیں آپؐ کے لیے جائز نہیں اور نہ ہی یہ کہ آپؐ ان کی جگہ دوسری بیویوں کو لیں (کہ ان میں سے کسی کو چھوڑ کر کسی اور سے نکاح کر لیں) خواہ ان کا حسن آپؐ کو اچھا لگے ہاں! وہ جو آپؐ کی ملک یمین ہوں (ان سے نکاح کی اجازت ہے) اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے ۞52

اے ایمان والو! تم نبی (کریم ﷺ) کے گھروں میں (بغیر اجازت) داخل نہ ہوا کرو بجز اس کے کہ تم کو کھانے[2] کے لیے مدعو کیا جائے اور نہ ہی کھانا پکنے کے انتظار میں (وہاں) بیٹھ رہا کرو لیکن جب تم کو (کھانے کے لیے) بلایا جائے تو داخل ہو پھر جب تم کھانا کھا چکو تو اُٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں دل لگائے نہ بیٹھے رہا کرو، بلاشبہ رسول اللہ (ﷺ) کو تکلیف پہنچتی ہے (اس کے باوجود) وہ تمہارا لحاظ کرتا ہے اور اللہ کو صاف اور سیدھی بات کہنے میں کوئی حجاب نہیں اور جب تم ان سے (رسول ﷺ کی اہل بیت سے) کوئی چیز مانگو تو اُن سے پردہ میں رہ کر مانگو یہ تمہارے اور اُن کے (دونوں کے) لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے اور (پھر سن لو) یہ تمہارے لیے زیبا نہیں کہ تم اللہ کے رسول (ﷺ) کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ اس (نبی کریم ﷺ) کی بیویوں سے کبھی اس (کی وفات) کے بعد نکاح کرو بلاشبہ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی (گناہ کی) بات ہے ۞53 اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا اس کو چھپاؤ تو بلاشبہ اللہ ہر چیز کو اچھی طرح جانتا ہے (کوئی بات اس کے علم سے باہر نہیں) ۞54 ان (عورتوں) پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ اپنے باپوں کے سامنے آئیں اور نہ اپنے بیٹوں کے سامنے نہ اپنے بھائیوں کے سامنے نہ اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے سامنے اور نہ اپنی بہنوں کے بیٹوں کے سامنے اور نہ اپنی عورتوں کے سامنے اور نہ اپنی ملک یمین کے سامنے آنے جانے میں کوئی گناہ ہے اور اللہ سے ڈرتی رہو بلاشبہ اللہ ہر چیز سے خوب اچھی طرح واقف ہے ۞55 بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے رسول (ﷺ) پر رحمت بھیجتے ہیں اور اے ایمان والو! تم بھی (اللہ کے رسول ﷺ پر) درود (رحمت کی دُعا) بھیجا کرو ۞56

[1] نبی کریم ﷺ کے لیے کچھ مخصوص احکام بھی بعض جگہوں پر قرآنِ کریم میں بیان کیے گئے جن احکام میں دوسرے عام مسلمان شریک نہیں۔ ان احکام میں سے بعض کا ذکر اس جگہ کیا گیا ہے۔

آپ ﷺ کی طرف سے کھانے کی دعوت کا ذکر کر کے جو علمائے اسلام کو سبق دیا گیا ہے وہ آج علمائے اسلام کو مطلق یاد نہیں رہا۔

50:33

Marfat.com

بلاشبہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں ان پر اللہ دُنیا اور آخرت (دونوں) میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لیے (اللہ نے) ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۞57 اور جو لوگ مومن مَردوں اور مومن عورتوں کو بلا ان کے کچھ کیے ایذا پہنچائیں تو وہ جھوٹ اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر اُٹھاتے ہیں ۞58

آپ اپنی ازواج[1] اور اپنی بیٹیوں (رضی اللہ عنہن) سے اور مسلمانوں کی (ساری) عورتوں سے فرما دیجیے کہ وہ اپنی چادروں کو اپنے اوپر اوڑھ لیا کریں اس سے وہ جلد پہچان لی جائیں گی (کہ یہ مسلمانوں کی عورتیں ہیں) پھر ان کو کوئی نہ ستائے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بہت ہی پیار کرنے والا ہے ۞59 اگر منافق اور[2] جن لوگوں کے دِلوں میں مرض موجود ہے اور مدینہ میں جھوٹی افواہیں اُڑانے والے باز نہ آئے تو ضرور تم کو ان کے پیچھے لگا دیں گے پھر وہ آپ کے پاس اس (شہر) میں تھوڑے ہی دن رہ سکیں گے ۞60 وہ (اللہ کی طرف سے) پھٹکارے ہوئے ہیں، جہاں پائے گئے (بس) پکڑے گئے اور جان سے مارے گئے ۞61 یہ اللہ کی سنت ہے جو ان لوگوں میں جاری و ساری تھی جو ان سے پہلے گزر چکے آپ اللہ کی سنت میں تبدیلی نہیں پائیں گے ۞62 (اے پیغمبر اسلام! ﷺ) لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجیے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے اور تُو کیا جانے کہ شاید وہ گھڑی قریب ہی ہو ۞63 بلاشبہ اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے (دوزخ کی) دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ۞64 جس میں وہ ہمیشہ رہا کریں گے (اور وہاں) نہ کوئی اپنا دوست پائیں گے اور نہ کوئی مددگار ۞65 جس دن وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے (اس وقت) وہ کہیں گے کہ کاش! ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کی ہوتی ۞66 اور وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنے سرداروں کا اور اپنے بڑے لوگوں کا کہا مانا تو اُنہوں نے ہم کو (سیدھی) راہ سے بہکا دیا ۞67 اے ہمارے ربّ! تو (ہمارے ان سرداروں) کو دوگنا عذاب دے اور بڑی پھٹکار ان پر ڈال دے ۞68

اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ستایا[3] تھا پھر اللہ نے ان (کی تہمت) سے اس کو بَری ثابت کر دیا اور اللہ کے نزدیک وہ بڑا ہی باوقار (عزت والا) تھا ۞69 اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور (ہمیشہ) سیدھی (صاف اور ستھری) بات کیا کرو ۞70 (یاد رکھو) وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ بڑی ہی کامیابی کو پہنچے گا ۞71 ہم نے اس امانت کو آسمانوں اور زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کیا لیکن اُنہوں نے اس کے اُٹھانے سے انکار کر دیا (وہ فطری طور پر اس کے متحمل ہی نہ تھے) اور وہ اس سے ڈر گئے اور اسے انسان نے اُٹھا لیا (وہی اس کا مستحق تھا) بلاشبہ وہ اپنے کو مشقت میں ڈالنے والا

[1] یہ وہ مخصوص احکام ہیں جو آپ ﷺ کے ذریعہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور عام مسلمان عورتوں کو دیے گئے جس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ حالات کے مطابق مسلمان اپنے معاشرہ کو امتیاز دینے کے لیے بعض ضروری اقدامات کر سکتے ہیں تا کہ مسلمانوں کا تشخص قائم رہے۔

[2] تاریخ گواہ ہے کہ یہ وہ پیش گوئی ہے جو بحمد اللہ آپ ﷺ کی موجودگی میں پوری ہوئی اور مدینہ کی فضا مکمل طور پر پاک و صاف کر دی گئی۔

[3] موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے آپ کو کیسے کیسے ستایا اس کے ذکر سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے لیکن روایات کے شیدائیوں کو قرآن کریم سے ایک واقعہ بھی موسیٰ علیہ السلام کو ستائے جانے کا نظر نہ آیا اُنہوں نے عجیب و غریب روایت اس جگہ بیان کر کے من مانی تفسیر کی۔ تفصیل کے لیے ہماری تفسیر عروۃ الوثقیٰ سے محولہ آیات کی تفسیر دیکھیں پوری تفصیل ان شاء اللہ مل جائے گی۔

Marfat.com

عواقب سے بے پرواتھا❁[72] تاکہ اللہ منافق مَردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مَردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللہ مومن مَردوں اور مومن عورتوں پر متوجہ ہو اور اللہ بڑا بخشنے ولا، بہت ہی پیار کرنے والا ہے❁[73]

54 58:34

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

سب اچھی تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور آخرت میں بھی اسی کی ''حمد'' ہے اور وہ بڑا حکمت والا خبردار ہے❁[1] وہ جانتا ہے کہ جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمانوں سے اُترتا ہے اور جو کچھ ان میں چڑھتا ہے اور وہ پیار کرنے والا بخشنے والا ہے❁[2] اور جو لوگ منکر[1] ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی آپ فرما دیجیے کہ آخر کیوں نہیں آئے گی؟ میرے ربّ کی قسم وہ تم پر ضرور آئے گی (اس لیے کہ یہ اس نے کہا ہے جو) سارے غیبوں کا جاننے والا ہے، اس سے آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں، کوئی چھوٹی اور بڑی چیز ایسی نہیں جو اس کی روشن کتاب (لوحِ محفوظ) میں موجود نہ ہو❁[3] (یہ اس لیے ہے) تاکہ اللہ جزا دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے یہی لوگ ہیں جن کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے❁[4]

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو عاجز کرنے میں کوشاں ہوتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لیے ان کے گناہوں کے باعث دردناک عذاب کی سزا تیار ہے❁[5] اور وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے اس چیز کو جو تیرے ربّ کی طرف سے نازل کی گئی ہے حق جانتے ہیں اور (سمجھتے ہیں کہ) وہ زبردست خوبیوں والے ربّ کی طرف پہنچنے کا ٹھیک (اور سیدھا) راستہ بتاتی ہے❁[6] اور منکرین حق کہتے ہیں کہ (اے لوگو!) ہم تم کو ایک شخص کا پتہ بتائیں جو تم کو یہ بتاتا ہے کہ جب تم (مرنے کے بعد) ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر نئے سرے سے پیدا کیے جاؤ گے❁[7] کیا وہ شخص اللہ پر جھوٹ باندھ رہا ہے یا اس کو جنون ہے (دراصل بات یہ ہے کہ) جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ عذاب میں (مبتلا) ہیں اور گمراہی میں بہت دور جا پڑے ہیں❁[8] کیا اُنہوں نے اس چیز کی طرف نہیں دیکھا کہ جو آسمانوں اور زمین سے آگے کی طرف سے اور پیچھے کی طرف سے ان کو گھیرے ہوئے ہے اگر ہم چاہیں تو ان کو انہی کی زمین (ملک) میں دھنسا دیں (مصائب میں مبتلا کر دیں) یا آسمان سے (بادل کا) ایک ٹکڑا ان پر گرا دیں بلاشبہ اس میں اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہر آدمی کے لیے بڑی ہی نشانیاں ہیں❁[9]

اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو اپنی طرف سے[2] فضل عطا کیا تھا (کہا تھا کہ) اے پہاڑو! تم داؤد (علیہ السلام)

[1] منکر سے مراد اس جگہ قیامت کے منکر ہیں قیامت کا انکار ہر دور میں کیا گیا برملا زبان سے بھی اور عمل سے بھی اس وقت یہ عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد سے ہے اس لیے ہمارے مسلمانوں کے ہاں برملا انکار تو نہیں کیا جاتا لیکن اعمال پر نظر رکھی جائے تو اکثریت آج بھی عملاً انکاری ہے۔ جس شخص کو پختہ یقین ہو کہ کل مجھ سے میرے اعمال کی باز پرس ہونا یقینی ہے تو وہ ایسے اعمال نہیں کر سکتا جو فی زمانا مسلمان کر رہے ہیں اور خصوصاً زمرہ علماء میں شمار ہونے والے لوگ۔

[2] نمبر 9 سے 21 تک داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کے مبارک ادوار کی قومی ترقیوں کا استعارات میں ذکر کیا گیا ہے لیکن ہمارے مفسرین اکرام نے اس قومی ترقی سے انکار کرتے ہوئے ان تمام ناموں کو معجزات پر معمول کیا ہے تاکہ ان دونوں نبیوں کے ساتھ ان کو خاص کر دیا جائے اور قومی ترقی کے ذکر کو حرام سمجھا جس سے غیروں نے وہ فوائد حاصل کیے کہ مسلمان من حیث القوم ان کا منہ دیکھتے رہ گئے پھر اس کا نتیجہ سب کی آنکھوں کے سامنے ہے کسی نے غور نہیں کیا کہ جب تک قرآنِ کریم نازل نہ ہوا تمام قومیں اس دنیا میں موجود تھی لیکن یہ ترقی کہاں تھی جو قرآنِ کریم کے نزول کے بعد ہوئی؟ جس کا ذکر قرآنِ کریم میں جگہ جگہ موجود ہے۔

Marfat.com

کے ساتھ تسبیح میں موافقت کرو اور پرندوں کو بھی (کہا تھا) اور ہم نے اس کے لیے لوہے کو نرم کر دیا تھا ❁ 10 یہ کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور (ان کی) کڑیاں مناسب انداز سے جوڑو اور نیک عمل کرو کہ بلاشبہ جو کچھ تم کرتے ہو میں اسے دیکھ رہا ہوں ❁ 11 اور سلیمان (علیہ السلام) کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا صبح کا چلنا اس کا ایک مہینے کی راہ اور شام کا چلنا اس کا ایک مہینے کی راہ ہوتی اور ہم نے اس کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا اور جنّات (قوی ہیکل لوگوں) میں کتنے ایسے تھے جو اس کے تابع کر دیئے گئے جو اپنے ربّ کے حکم سے اس کے آگے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو کوئی ہمارے حکم سے سرتابی کرتا ہم اس کو بھڑکتی ہوئی آگ کا مزہ چکھاتے ❁ 12 وہ سلیمان (علیہ السلام) کیلئے جو وہ چاہتا تھا بناتے تھے بڑے بڑے قلعے اور تماثیل، بڑے بڑے لگن جیسے حوض اور ایک جگہ پڑی رہنے والی دیگیں، اے آلِ داؤد شکر کے طور پر نیک عمل کرو اور میرے بندوں میں کم ہی شکر گزار ہیں ❁ 13 پھر جب ہم نے سلیمان کے لیے موت کا حکم صادر کیا تو انہیں اس کی موت کا پتہ کسی چیز نے نہ دیا مگر ❁دابۃ الارض❁ [1] نے جو اس کی عصاء (یعنی حکومت) کو کھا گیا پھر جب وہ گر گیا (مکمل نظام بدل گیا) تو جنوں پر واضح ہو گیا کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس رسوا کرنے والے دُکھ میں مبتلا نہ رہتے (سلیمان کی حکومت کو بحال رکھنے کی سخت کاوش نہ کرتے) ❁ 14 اہل سبا کے لیے ان کی آبادی میں ایک نشانی تھی دو باغ راستوں کے دائیں اور بائیں، اپنے پروردگار کا عطا کیا ہوا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو (تمہارا) کتنا پاکیزہ شہر اور (کیسا) بخشنے والا پروردگار ہے؟ ❁ 15 پس انہوں نے رُوگردانی کی تو ہم نے ان پر ایک زوردار سیلاب چھوڑ دیا اور ان کے دو (شاندار) باغوں کے بدلے ہم نے ان کو دو اور باغ دے دیئے جن میں بدمزہ میوے، جھاڑ اور کچھ (تھوڑی سی) بیریاں تھیں ❁ 16 (ایسا کیوں ہوا؟) یہ ہم نے ان کو ان کی ناشکری کا بدلہ دیا اور ہم ناشکر گزاروں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (یہ ان کے لیے عذابِ دُنیا ہے) ❁ 17 اور ہم نے اہل سبا اور ان بستیوں کے درمیان جن کو ہم نے برکت عطا کی تھی بڑی نمایاں بستیاں بسا دی تھیں اور ان میں سفر کے لیے خاص فاصلہ مقرر کر رکھا تھا کہ تم لوگ ان میں کئی کئی رات اور دن امن سے سفر کرو ❁ 18 پھر وہ کہنے لگے اے ہمارے ربّ! ہمارے سفروں کو دراز کر دے اور انہوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا تو ہم نے بھی انہیں افسانہ بنا دیا اور ان کا شیرازہ مکمل طور پر منتشر کر دیا بلاشبہ اس میں ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لیے بڑی ہی نشانیاں ہیں ❁ 19 اور ان (ناشکر گزاروں) کے بارے میں شیطان نے اپنا خیال سچ کر دکھایا، پس سوائے مومنوں کی ایک جماعت کے سب اس کے پیچھے ہو لیے ❁ 20 اور شیطان کا (یہ) زور ان لوگوں پر محض اس لیے تھا تاکہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں ان لوگوں سے جو شک میں مبتلا ہیں الگ کر لیں اور آپ کا ربّ (اے پیغمبر اسلام!) ہر شئے کا نگہبان ہے ❁ 21

(اے پیغمبر اسلام!) آپ (ان سے) کہہ دیجئے تم اللہ کے سوا جن کو (معبود) خیال کرتے ہو ان کو پکار دیکھو وہ ذرا برابر بھی آسمانوں اور زمین میں کسی چیز کے نہ مالک ہیں نہ ان کی ان میں کوئی شرکت ہے اور نہ ان میں کوئی اس کا مددگار ہے ❁ 22 اور اس کے پاس (کسی کی) سفارش کام نہیں آئے گی بجز اس کے جس کو

[1] "دابۃ الارض" سے مراد اس جگہ سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کے ناکارہ جانشین ہیں جن کی وجہ سے آپ کی کی گئی ملکی اصلاحات کو رفتہ رفتہ ختم کر دیا گیا اور ملک کی حالت بگڑتے بگڑتے بگڑ گئی۔ تفصیل کے لیے عروۃ الوثقیٰ سے داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کی سرگزشتوں کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

وہ خود اجازت مرحمت فرمائے یہاں تک کہ جب ان کے دِل سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو وہ پوچھتے ہیں (بتاؤ) تمہارے ربّ نے کیا فرمایا وہ کہتے ہیں وہی فرمایا جو حق ہے اور وہ تو بڑی شان والا ہے سب سے بڑا ہے ۞ 23 (اے پیغمبرِ اسلام!) آپ ان (مشرکوں) سے کہیے کہ آسمان اور زمین سے تم کو کون روزی دیتا ہے؟ (آپ ہی) کہہ دیجئے کہ اللہ بلاشبہ ہم یا تم (ایک گروہ) راہِ راست پر ہے اور (دوسرا) صریح گمراہی میں مبتلا ہے ۞ 24 آپ کہہ دیجئے نہ ہمارے گناہوں کے بارے میں تم سے سوال ہوگا نہ ہم سے تمہارے اعمال کے بارے میں کچھ دریافت کیا جائے گا ۞ 25 آپ کہہ دیجئے کہ ہمارا ربّ ہم سب کو جمع کرے گا پھر ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے گا اور وہی ہے جو فیصلہ کرنے والا، جاننے والا ہے ۞ 26 آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو وہ لوگ تو دِکھاؤ جن کو اس کے شریک قرار دے کر ان سے ملتے ہو ہرگز (اس کا کوئی شریک) نہیں بلکہ وہی اللہ (وحدہٗ لاشریک) غالب آنے والا حکمت والا ہے ۞ 27 (اے پیغمبرِ اسلام!) ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت کو) نہیں سمجھتے ۞ 28 اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا؟ (قیامت کب واقع ہوگی؟) اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) ۞ 29 آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے لیے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے کہ اس سے ایک گھڑی بھی تم آگے پیچھے نہیں ہو سکتے ۞ 30

اور (بعض) منکرین[1] ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نہ اس (قرآنِ کریم) کو مانتے ہیں نہ اس سے پہلی (الہامی کتابوں) کو اور آپ اگر ان ظالموں کو بھی اس وقت دیکھیں جب یہ اللہ کے روبرو کھڑے کیے جائیں گے (اور وہ) ایک دوسرے کو موردِ الزام بنا رہے ہوں گے جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ متکبرین سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم یقیناً صاحب ایمان ہوتے ۞ 31 اور (قیامت کے دن جب سب کا آمنا سامنا ہوگا) متکبرین ان کمزوروں کو کہیں گے کیا ہم نے تم کو ہدایت سے روکا جب وہ تمہارے پاس آئی تھی بلکہ تم تو خود ہی گنہگار تھے ۞ 32 اور کمزور لوگ متکبرین سے کہیں گے، بلکہ تمہارے رات دن کے مکروفریب نے (ہم کو حق سے روکا) جب کہ تم ہم کو حکم کرتے رہتے تھے کہ ہم اللہ سے کفر کریں اور اس کے ساتھ شریک ٹھہرائیں اور (ان کی یہ ردوکد جاری رہے گی) کہ وہ عذاب کو آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو اپنی ندامت کو چھپائیں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے ہم ان کی گردنوں میں طوق[2] ڈال دیں گے اور جیسے کچھ وہ اعمال کرتے تھے ویسا ہی ان کو بدلہ دیا جائے گا ۞ 33 اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے آسودہ حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم تو اس (دین) کا انکار کرتے ہیں جس (دین) کو دے کر تم کو بھیجا گیا ہے ۞ 34 اور انہوں نے (یہ بھی) کہا کہ ہم مال اور اولاد میں (تم سے) زیادہ ہیں اور ہم تو کبھی عذاب دیئے جانے والے ہی نہیں (تم اپنی خیر مناؤ) ۞ 35 آپ کہہ دیجئے کہ میرا ربّ جس پر چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگی کر دیتا ہے (اس کی حقیقت) اکثر لوگ نہیں جانتے ۞ 36

اور (یاد رکھو کہ) تمہارے مال اور تمہاری اولاد

[1] ہر قوم میں دو طبقے ہمیشہ رہے ہیں وہ وڈیرے جو کسی بھی قانون کے پابند نہیں ہوتے اور وہ کمزور ترین لوگ جن کی کوئی حیثیت تسلیم نہیں کی جاتی بلکہ وڈیرے جس طرف چاہتے ہیں ان کو ہنکا کر لے جاتے ہیں اور جو چاہتے ہیں تسلیم کرواتے ہیں اُن کی حالت اُس وقت دیدنی ہو گی جب اللہ ربّ کریم کے سامنے برابر برابر مقام پر آمنے سامنے کھڑے ہوں گے اور ایک دوسرے سے کھل کر باتیں کرنے میں کوئی چیز مانع نہیں ہوگی اور اس جگہ یہ بیان نمبر 31 سے 45 تک چلا گیا ہے۔

[2] جو چیز نتیجہ کو ظاہر کر دینے والی ہوتی ہے اُس کو "طوق" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

ایسی چیزیں نہیں جو تمہارے درجے ہمارے قریب کر
دیں ہاں! جو ایمان لایا اور نیک عمل کرتا رہا تو ایسے
لوگوں کے لیے ان کے عمل کا دوگنا صلہ ہے اور وہ
(جنت میں) امن وچین سے اپنے بالاخانوں پر بیٹھے
ہوں گے ❁37 اور جو لوگ ہماری آیتوں کو نیچا دکھانے
کے لیے کوشاں ہیں یہی لوگ ہیں گرفتار کر کے (یقیناً)
عذاب میں حاضر کیے جائیں گے ❁38 (اے پیغمبر
اسلام!) آپ کہہ دیجئے کہ میرا ربّ اپنے بندوں میں
جس کو چاہتا ہے کشادہ رزق دیتا ہے اور (جس کو چاہتا
ہے) تنگ کر دیتا ہے اور تم جو خرچ کرتے ہو وہ اس کی
جگہ تم کو اور عطا کر دیتا ہے اور وہ سب سے بہتر روزی
دینے والا ہے ❁39 اور جس دن وہ ان سب کو جمع کرے
گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا کیا یہ لوگ تمہاری (ہی)
عبادت کیا کرتے تھے؟ ❁40 وہ (فرشتے) عرض کریں
گے تیری ذات (ہر شرک سے) پاک ہے تو ہی ہمارا
آقا ہے نہ کہ یہ لوگ، بلکہ وہ لوگ تو (ہمارا نام لے کر)
جنوں کی عبادت کیا کرتے تھے اور ان میں اکثر انہیں
پر ایمان رکھتے تھے (کہ یہ ایسا ایسا کر دیتے ہیں) ❁41
پس آج تم میں سے کوئی بھی کسی کو نفع ونقصان پہنچانے
کا اختیار نہیں رکھتا اور ہم ظالموں سے کہہ دیں گے کہ
اس آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کی تم تکذیب کیا
کرتے تھے ❁42 اور جب ہماری واضح آیتیں ان کو
پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص تو
بس چاہتا ہے کہ جن کی تمہارے باپ دادا پرستش
کرتے تھے ان سے تم کو روک دے اور (وہ یہ بھی)
کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) تو بس ایک گھڑا ہوا جھوٹ
ہے اور جب کافروں کے پاس پہنچا تو اس کے بارے
میں (وہ) کہتے ہیں کہ یہ کچھ نہیں ہے مگر صریح جادو
ہے ❁43 اور نہ تو ہم نے ان (مشرکوں) کو کتابیں دی
ہیں کہ جن کو (یہ لوگ) پڑھتے اور نہ ہی ہم نے آپ
سے پہلے ان کی طرف کوئی ڈرانے والا ہی بھیجا ہے ❁44
اور جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں اُنہوں نے بھی
تکذیب کی تھی اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا تھا اس کے
دسویں حصہ کو بھی یہ لوگ نہیں پہنچے لیکن جب انہوں نے
پیغمبروں کو جھٹلایا تو دیکھ لو میرے انکار کا نتیجہ کیا
نکلا؟ ❁45

(اے پیغمبر اسلام!) آپ ان سے کہیے کہ میں تم کو
صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں وہ یہ کہ تم دو دو اور
ایک ایک اللہ کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور پھر سوچو کہ
تمہارے اس رفیق (محمد رسول اللہ) کو ہرگز کوئی جنون[1]
نہیں، وہ تو تم کو ایک سخت عذاب کے آنے سے پہلے
ڈرانے والا ہے ❁46 (اے پیغمبر اسلام!) آپ کہہ دیجئے
کہ اگر میں نے تم سے کوئی معاوضہ[2] طلب کیا ہے تو اسے
تم ہی رکھو، میرا صلہ تو اللہ ہی کے ذمہ ہے اور وہ ہر چیز
سے (اچھی طرح) باخبر ہے ❁47 آپ کہہ دیجئے اے
پیغمبر اسلام! میرا رب بلاشبہ حق نازل کر رہا ہے، وہ سب
چھپی باتوں کو جاننے والا ہے ❁48 (اے پیغمبر اسلام!)
آپ کہہ دیجئے کہ حق آ گیا اور باطل حق کا مقابلہ نہ[3]

[1] یہ بات اس لیے کہی گئی کہ تمام انبیاء کرام کی طرح آپ کے متعلق بھی اکثر قوم کے لوگوں کو یہی خیال تھا کہ اس نبی پر جادو کر دیا گیا ہے جس کے باعث یہ بہکی بہکی باتیں کرتا ہے یعنی ایسی باتیں جو دوسرے لوگ نہیں کرتے افسوس کہ آج قوم مسلم کی اکثریت کا بھی یہی خیال ہے کہ آپ پر جادو کا اثر ہوا حالانکہ یہ سراسر خلاف حقیقت ہے۔

[2] ہر نبی ورسول سے اس بات کا اعلان کرایا گیا اور یہ حقیقت ہے کہ کسی نبی ورسول نے اُجرت لے کر دین نہیں سکھایا لیکن علمائے کرام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس رزق سے بہتر کوئی رزق نہیں جو دین سکھا کر حاصل کیا جائے اور اس کا نتیجہ بھی سب کے سامنے ہے۔

[3] مقابلہ آمنے سامنے ہوتا ہے اس وقت علمائے کرام نے دونوں کو آمنے سامنے کبھی آنے ہی نہیں دیا بلکہ حق کو اس طرح چھپا دیا گیا کہ کہیں نظر ہی نہیں آتا اور باطل ہے کہ ہر طرف دندناتا پھرتا ہے خصوصاً اس ملک عزیز میں جس کو اسلام کا مضبوط قلعہ کا نام دیا گیا ہے۔ بہر حال اس دنیا میں ایک دن آنا ضروری ہے جب اعلان کیا جائے گا کہ "حق آ گیا"۔

Marfat.com

پہلے مرحلہ میں کر سکتا ہے اور نہ دوبارہ پلٹ کر۞[49]
(اے پیغمبر اسلام!) آپ کہہ دیجیے اگر میں گمراہ ہوں
تو میری گمراہی کا نقصان مجھ پر ہے اور اگر میں ہدایت
پر ہوں تو یہ اس لیے ہے کہ میرا ربّ میری طرف وحی
کرتا ہے بلاشبہ وہ سب کچھ سنتا ہے اور وہ (بالکل)
قریب ہے ۞[50] اور اگر آپ وہ وقت دیکھیں جب یہ
(حشر کا منظر) دیکھ کر گھبرائیں گے تو پھر کہیں بھاگ
بھی نہ سکیں گے اور پاس ہی سے پکڑ لیے جائیں
گے ۞[51] اور (اس وقت) کہیں گے ہم ایمان لے آئے
اور اتنی دور سے اب ان کا ہاتھ ایمان تک کب پہنچ سکتا
ہے؟ ۞[52] حالانکہ یہ لوگ اس سے پہلے اس حق کے منکر
تھے اور دُور ہی سے بن دیکھے تیر چلاتے تھے ۞[53] اور ان
میں اور ان کی آرزوؤں میں ایک پردہ حائل کر دیا
جائے گا جیسا کہ ان سے قبل ان ہی جیسے (باطل
پرست) لوگوں کے ساتھ کیا گیا کیونکہ وہ لوگ (بھی)
ایسے شک میں پڑے ہوئے تھے جس نے ان کو تردد
میں ڈال رکھا تھا ۞[54]

45 43:35

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

سب اچھی تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو
آسمانوں اور زمین کو (ابتداءً) بنانے والا (اور)
فرشتوں کو قاصد بنا کر بھیجنے والا ہے جن کے دو دو تین
تین چار چار بازو ہیں (جو مختلف قوتوں پر دلالت
کرتے ہیں اور) وہ اپنی تخلیق میں جس کو چاہتا ہے
بڑھاتا جاتا ہے بلاشبہ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ۞[1]
اللہ اپنی رحمت کا دروازہ بندوں پر کھول دے تو کوئی
نہیں جو اسے بند کر سکے اور اگر وہ کسی پر دروازہ رحمت
بند ہی کر دے تو کوئی نہیں جو اسے کھول سکتا ہو اور وہ
زبردست حکمت والا ہے ۞[2] اے لوگو! اللہ کے
احسانات جو تم پر ہیں اُن کو یاد کرو، کیا اللہ کے سوا کوئی
خالق ہے جو تم کو آسمان وزمین سے روزی پہنچا سکے
اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بہکے چلے جاتے
ہو؟ ۞[3] اور اگر یہ لوگ آپؐ کو (اے پیغمبر اسلام!) جھٹلا
رہے ہیں تو آپؐ سے قبل بھی کتنے رسول جھٹلائے گئے
اور اللہ ہی کی طرف سب کام پہنچتے ہیں ۞[4] اے لوگو!
بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے پس دُنیا کی زندگی (عیش و
عشرت) تم کو فریب میں مبتلا نہ کر دے اور نہ وہ دھوکہ
باز (شیطان) تم کو اللہ تعالیٰ کے نام سے دھوکہ
دے ۞[5] بلاشبہ شیطان تمہارا (پکا) دشمن ہے پس اس کو
دشمن ہی سمجھتے رہو وہ تو اپنے (دوستوں کے) گروہ کو
محض اس لیے بلاتا ہے کہ وہ لوگ دوزخیوں میں سے
ہو جائیں ۞[6] جو لوگ منکر ہوئے ان کے لیے (آخرت
میں) سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور
نیک عمل کیے ان کے لیے (آخرت میں) بخشش اور
اجر (وثواب) ہے ۞[7]
وہ شخص[2] جس کو اس کے بُرے اعمال اچھے دکھائے
گئے اور اس نے انہیں اچھا سمجھا پس بلاشبہ اللہ (اپنے
قانون کے مطابق) جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور
جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، پس ان پر حسرت کر
کے آپؐ اپنی جان ہلکان نہ کیجیے جو کچھ وہ گھڑ رہے
ہیں اللہ خوب جانتا ہے ۞[8] اور اللہ وہی ہے جو ہواؤں کو
بھیجتا ہے پھر وہ بادل کو اُٹھا لیتی ہیں پھر ہم اس (بادل)
کو کسی مردہ بستی کی طرف روانہ کر دیتے ہیں پھر (اس
ابر رحمت سے) زمین کو اس کے مرنے کے بعد ہم زندہ

[1] فرشتوں کے متعلق پرندوں کا تصور صحیح نہیں اور بازوؤں سے مراد ساتھی اور ہمراہی ہر جگہ معروف ہے اس میں کوئی ابہام نہیں۔

[2] جب بھی، جہاں بھی اور جس کو بھی ہمارے حکمرانوں کی طرح اپنے برے اعمال اچھے نظر آئیں سمجھ لو کہ حقیقت میں یہ لوگ گمراہ ہیں اور قانونِ الٰہی کی زد میں ہیں جس سے نکلنا ان کا محال ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو آئے گا پہلے سے بدتر ہوگا اور ہمارا ملک عزیز خصوصاً تقسیم کے بعد ایسے ہی حکمرانوں سے دوچار ہے اور جب سے حکومت کا چسکا علماء حضرات کو لگا ہے وہ بھی اس میں برابر کے شریک ہیں خواہ کسی بھی گروہ بندی سے ان کا تعلق ہو۔

Marfat.com

کردیتے ہیں (بالکل) اسی طرح دوبارہ جی اُٹھنا ہو
گا۞9 جو شخص عزت[1] کا خواہاں ہے تو (وہ اچھی طرح جان
لے کہ) تمام عزت اللہ ہی کے لیے ہے اس کی طرف
جو چیز اوپر اُٹھتی ہے وہ صرف پاکیزہ قول ہے اور عمل
صالح اس کو اوپر چڑھاتا ہے اور جو لوگ بری چالوں
میں لگے رہتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور
وہی ہیں جن کا مکر تباہ و برباد ہو کر رہے گا۞10 اور اللہ نے
تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے پھر تم کو جوڑا جوڑا
بنایا (تخلیق کا سلسلہ جاری ہو گیا) اور نہ کوئی عورت
حاملہ ہوتی ہے اور نہ وہ (بچہ) جنتی ہے مگر یہ سب اللہ
ہی کے علم (اذن) سے ہوتا ہے اور نہ کسی شخص کی عمر
زیادہ کی جاتی ہے اور نہ کم کی جاتی ہے مگر (یہ سب)
کتاب (علم الٰہی) میں لکھا جا چکا ہے، بلاشبہ یہ سب
اللہ کیلئے (بالکل) آسان ہے۞11 اور (دیکھو) دو دریا[2]
یکساں نہیں ہیں ایک میٹھا پیاس بجھانے والا اور
(نہایت ہی) خوشگوار ہے اور ایک کھاری کڑوا ہے اور
تم دونوں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور (ان ہی
دریاؤں سے) تم زیور بھی نکالتے ہو جنہیں تم
(زیبائش کے لیے) پہنتے ہو اور (اے مخاطب!) تو
دیکھتا ہے کہ کشتیاں اس پانی کو پھاڑتی ہوئی چلی جاتی
ہیں تاکہ تم اللہ کا فضل (مالِ تجارت) تلاش کرو (یہ
بھی) کہ تم اللہ کا شکر ادا کرو۞12 (دیکھو کس طرح) اللہ
رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں
داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو (اپنے
اپنے) کام پر لگا رکھا ہے ہر ایک وقت معین تک چلتا
رہے گا یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے اس کی بادشاہی ہے
اور جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے
ایک چھلکے کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے۞13 اگر تم ان کو
پکارو بھی تو وہ تمہاری پکار نہ سن سکیں اور اگر سن بھی لیں تو
تمہاری فریاد کو نہ پہنچ سکیں اور قیامت کے دن تمہارے
شریک ٹھہرانے سے انکار کریں گے اور (اس) باخبر کی
طرح تم کو (حقائق کی) خبر کوئی نہ دے گا۞14

اے لوگو! تم ہی اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے
نیاز سزاوار حمد (وثنا) ہے۞15 اگر وہ چاہے تو تم سب کو
نیست و نابود کر دے اور ایک نئی مخلوق لے آئے۞16 اور
یہ بات اللہ کے لیے کچھ مشکل نہیں۞17 اور کوئی بوجھ
اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا اور اگر
کوئی گراں بار کسی دوسرے کو اپنا بوجھ اُٹھوانے کے
لیے پکارے گا بھی تو کوئی اس میں سے کچھ بھی نہ
اُٹھائے گا خواہ وہ (اس کا) قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ
ہو (اے پیغمبر اسلام!) آپ صرف انہی لوگوں کو متنبہ
کر سکتے ہیں جو بلا دیکھے اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں
اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کوئی پاکیزگی اختیار کرتا
ہے وہ اپنے ہی لیے پاکیزگی اختیار کرتا ہے (اس میں
اس کا فائدہ ہے) اور (بالآخر) اللہ ہی کی طرف
واپس جانا ہے۞18 اور اندھا اور آنکھوں[3] والا بھی برابر
نہیں ہوتا۞19 اور نہ تاریکیاں اور روشنی ہی (کبھی برابر ہوتی
ہیں)۞20 اور نہ (ٹھنڈا) سایہ اور (گرم) لو (برابر ہوتی

[1] اس جگہ عزت کی مکمل وضاحت ہو گئی اس لیے کہ سمجھ لو عزت وہ ہے جو اللہ کی طرف سے ہے اور اس کا تعلق اعمال صالح اور بات کی سچائی سے ہے جو عزت سیاسی ہتھکنڈوں اور مختلف چالوں سے حاصل کی جائے وہ عزت نہیں کیونکہ اس کا انجام بہر حال ذلت ہے۔

[2] مراد فی نفسہٖ دو سمندر اور دریا بھی ہو سکتے ہیں اور دو طرح کی حکومتیں بھی مراد ہو سکتی ہیں ایک وہ جس کی اصطلاحات سے ہر طرف امن و سکون پھیلتا ہے اور عوام خوشحال اور خوش اعمال ہوتے ہیں دوسری وہ حکومت جس کے دور میں ہر طرف بدامنی اور بے چینی کا دور دورہ ہو نہ کسی کی جان محفوظ نظر آئے اور نہ مال اور نام دونوں کا بہر حال حکومت ہے۔ وقت کی نزاکت کو دیکھو اور فیصلہ خود کر لو کیونکہ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ میٹھا کیا ہوتا ہے اور کھاری کیا؟

[3] نمبر 19 سے 22 تک کی عبارت پر بار بار غور کرو، کیوں؟ اس لیے کہ واضح کیا جا رہا ہے کہ متضاد کبھی مترادف نہیں ہو سکتے اور نہ مترادف کبھی متضاد ہو سکتے ہیں۔

Marfat.com

ہیں)۞[21] اور نہ زندہ اور مردہ بھی برابر ہو سکتے ہیں، بلاشبہ اللہ جس کو چاہتا ہے سنا دیتا ہے اور (اے پیغمبر اسلام!) ان لوگوں کو جو قبروں میں مدفون ہیں (مر مٹ گئے ہیں) آپ ان کو بھی نہیں سنوا سکتے۞[22] (اے پیغمبر اسلام!) آپ تو بس ڈرانے والے ہیں۞[23] (اے پیغمبر اسلام!) ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور نصیحت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی اُمّت[1] ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی نصیحت کرنے والا (پیغمبر) نہ گزرا ہو۞[24] اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں وہ بھی (اپنے پیغمبروں علیہم السلام کو) جھٹلا چکے ہیں، ان کے رسول ان کے پاس (واضح) نشانیاں، صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے۞[25] پھر میں نے (ہر زمانہ میں) ان کافروں[2] کو پکڑ لیا، پس میرا عذاب کیسا ہوا؟۞[26]

کیا تو نے اس بات کی طرف کبھی نظر نہیں کی کہ اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا پھر اس سے ہم نے مختلف رنگوں کے پھول پیدا کیے اور پہاڑوں میں بھی مختلف رنگ والی گھاٹیاں ہیں کوئی سفید کوئی سرخ اور کوئی سیاہ کالی (یہ سب نشاناتِ قدرت ہی تو ہیں)۞[27] اور اس طرح انسانوں، جانوروں اور چوپایوں میں بھی مختلف رنگ (ہوتے) ہیں، بلاشبہ اللہ سے تو اس کے بندوں میں سے علم والے (صاحب بصیرت) ہی ڈرتے ہیں، بلاشبہ اللہ غالب ہے بخشنے والا۞[28] بلاشبہ جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں پوشیدہ اور اعلانیہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کرتے ہیں جس میں کبھی خسارہ ممکن ہی نہیں۞[29] تاکہ (اللہ) ان کو (ان کے عمل کا) پورا پورا بدلہ دے اور اپنے فضل سے مزید بھی عطا فرما دے بلاشبہ وہ بہت ہی بخشنے والا قدردان ہے۞[30] اور جو کتاب ہم نے آپ پر نازل کی ہے وہی حق ہے اپنے سے پہلے کی (نازل کی گئی کتابوں کی) تصدیق کرتی ہے، بلاشبہ اللہ اپنے بندوں سے باخبر ہے (اور ان کی ہر بات کو) دیکھنے والا ہے۞[31] پھر ہم نے ان لوگوں کو اس کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں[3] میں سے چن لیا پس بعض (ان میں سے) اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض درمیانی راہ چلنے والے اور بعض اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں بہت ہی آگے بڑھ جاتے ہیں ان (لوگوں) پر اللہ کا بہت ہی بڑا فضل ہوتا ہے۞[32] وہ باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے وہاں ان کو سونے اور موتیوں کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس حریر (ریشم) کا ہوگا۞[33] اور وہ کہیں گے کہ سب اچھی تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہم سے غم دور کر دیا، بلاشبہ ہمارا رب بخشنے والا اور بہت ہی قدردان ہے۞[34] (شکر ہے اللہ کا) جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ آباد رہنے کے مقام پر پہنچا دیا اس میں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہی ہم کو یہاں تھکاوٹ ہوگی۞[35] جو لوگ (اللہ اور اس کے رسول کے) منکر ہیں ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے وہاں نہ ان

[1] ہر امت میں پیغمبر بھیجا گیا اور تمام پیغمبروں کی تعلیم یکساں ایک جیسی تھی پھر ہر امت میں فرمانبردار اور نافرمان رہے اور ہیں پھر کیا اس کو اس طرح نہیں کہا جا سکتا کہ ہر امت میں مسلمان تھے، ہیں اور رہیں گے؟ اور یہی حال امت مسلمہ کا ہے کیا مسلمان نام رکھ لینے سے انسان مسلمان ہو جاتا ہے؟

[2] ایک بار پھر غور کرو کہ جب کافر تمام امتوں میں تھے تو کیا مسلمان تمام امتوں میں نہیں تھے؟ معلوم رہے کہ ضدین میں سے ایک کا اثبات دوسرے کے لیے لازم آتا ہے۔

[3] اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں کے تین گروہ ہوئے جن میں پہلا گروہ ان لوگوں کا ہے جو اکثر کوتاہیاں کرتے ہیں لیکن ان کو اپنی کوتاہیوں پر پچھتاوا ہوتا ہے اور یہ وہ خوبی ہے جس سے تمام خوبیاں جنم لیتی ہیں۔

Marfat.com

کو قضا (یعنی موت) آئے گی کہ وہ مر جائیں اور نہ ہی ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اسی طرح ہم ہر کافر کو سزا دیتے ہیں ﴿36﴾ اور وہ اس میں چیخیں گے چلائیں گے کہ اے ہمارے ربّ! (اس عذاب سے نکال اب) ہم نیک کام کریں گے وہ کام نہیں (کریں گے) جو ہم کرتے رہے (ان سے کہا جائے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی[1] کہ اس میں جس کو سوچنا ہوتا سوچ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والے بھی آئے (لیکن تم نے ان کی ایک نہ مانی) اب مزہ چکھو کہ ظالموں کا (اس وقت) کوئی مددگار نہیں ﴿37﴾

بلاشبہ اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے بلاشبہ وہ دِلوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے ﴿38﴾ (اے لوگو!) اس نے تم کو اس زمین پر (گزشتہ قوموں کا) قائم مقام بنایا ہے پس جس نے کفر کیا تو اس کے کفر کا وبال اُسی پر پڑے گا اور کفر کی وجہ سے کفار کے حق میں پروردگار کے ہاں ناخوشی بڑھتی ہی جائے گی (قانونِ الٰہی کا یہی تقاضا ہے) اور کافروں کیلیے ان کا کفر مزید خسارے کا باعث ہوگا ﴿39﴾ آپؐ کہہ دیجیے (اے پیغمبر اسلام!) بھلا ان شریکوں کے متعلق جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو تمہارا کیا خیال ہے (ذرا) مجھے دکھلا تو دو کہ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے (ہاں! بتاؤ) کیا آسمانوں میں ان کی کچھ شراکت ہے یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ (جس سے شرک پر کوئی) سند پکڑتے ہیں بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے وعدے کرتے ہیں جو محض فریب ہی فریب ہے ﴿40﴾ بلاشبہ اللہ ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے (اپنے قانون کے مطابق) کہ وہ (اِدھر اُدھر) ہٹ نہ جائیں اور اگر یہ ہٹ جائیں تو اس کے سوا کوئی ان کو تھام نہیں سکتا بلاشبہ وہ بہت بردبار بخشنے والا ہے ﴿41﴾ اور (یہ منکر) اللہ کی (بڑی) سخت قسمیں کھاتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آیا تو کسی بھی دوسری امت سے زیادہ ہدایت پالیں گے مگر جب ان کے پاس ڈرانے والا آیا[2] تو اس سے ان کی نفرت ہی میں اضافہ ہوا ﴿42﴾ دُنیا میں غرور کرنے اور بُری چالیں چلنے کے باعث ایسا ہوا اور بری چالوں کا وبال (ہمیشہ) خود بُری چالیں چلنے والوں پر پڑا، پس کیا یہ لوگ بھی اس دستور کے منتظر ہیں جو پہلی (کافر) اُمتوں کے ساتھ ہوتا رہا تو آپ (یقیناً) اللہ کے دستور کو بدلتا ہوا نہ پائیں گے اور اللہ کا دستور کبھی تبدیل نہیں ہوتا ﴿43﴾ کیا یہ لوگ کبھی زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھ لیتے ان سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا حالانکہ وہ ان سے زیادہ زور آور تھے (کیا وہ اللہ کو عاجز کر سکے؟ ہرگز نہیں) اللہ ایسا نہیں ہے کہ آسمان و زمین کی کوئی چیز اس کو عاجز کر سکے بلاشبہ وہ تو بڑا علم والا (اور) بڑی ہی قدرت والا ہے ﴿44﴾ اور اگر اللہ لوگوں کو (فوراً) ان کے اعمال پر پکڑنے لگتا[3] تو زمین پر ایک بھی چلنے پھرنے والا نہ چھوڑتا لیکن اللہ لوگوں کو ایک مدتِ معینہ تک مہلت دیتا رہتا ہے (کہ وہ اصلاح چاہیں تو کرلیں) پھر جب ان کا وقت مقررہ آجاتا ہے (تو وہ ٹل نہیں سکتا) بلاشبہ اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھ رہا ہے (کہ وہ کیا کرتے ہیں؟) ﴿45﴾

[1] زندگی میں عمر کے کسی حصہ میں بھی انسان سوچ بچار کر کے سیدھی راہ کی طرف آجائے تو اس کی گزشتہ غلطیاں اور کوتاہیاں محو ہو سکتی ہیں لیکن عمر گزر جانے کے بعد کیے گئے کاموں کے نتائج سے دوچار ہونا لازم و ضروری ہے کہ قانونِ الٰہی یہی ہے۔

[2] اس ڈرانے والے سے مراد نبی اعظم و آخر ﷺ ہیں جو تمام نبیوں اور رسولوں کے بعد تشریف لائے اور آپؐ کے بعد کوئی نیا یا پرانا رسول نہیں آئے گا۔

[3] یہ قانونِ الٰہی ہے کہ ہر عمل کا نتیجہ فوراً ظاہر نہیں ہوتا بلکہ اکثر اعمال کے نتائج میں بہت دیر تک ڈھیل دی جاتی ہے۔ جس کو قانونِ امہال سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

83 41:36

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

یا۔ سی۔۔۔ن ۞1 قرآنِ (کریم کے ربّ) کی قسم ۞2 بلاشبہ آپؐ (اے رسول ﷺ) پیغمبروں میں سے (ایک) ہیں ۞3 (آپ ﷺ) سیدھے راستے پر (گامزن ہیں) ۞4 یہ (قرآنِ کریم) غالب آنے والے پیار کرنے والے (اللہ) نے نازل کیا ہے ۞5 تاکہ آپ (اے پیغمبر اسلام!) ان لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادوں کے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا کہ وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ۞6 بے شک ان میں اکثر لوگوں پر یہ بات (ان کے اعمال کے باعث) ثابت ہو چکی ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے ۞7 بلاشبہ ہم نے (گمراہی اور شیطان کی غلامی کے) طوق ان کی گردنوں میں ڈال دیئے جو ان کی ٹھوڑیوں تک آ گئے ہیں پس ان کے سر پھنس کر رہ گئے ہیں ۞8 اور ہم نے ان کے آگے بھی ایک دیوار[1] اور پیچھے بھی ایک دیوار بنادی ہے پھر ہم نے ان کو اوپر سے بھی ڈھانپ دیا (یہ ان کے کفر کی حالت میں پختہ ہونے کا بیان ہے) پس (اب) ان کو کچھ نہیں سوجھتا ۞9 اور (اے پیغمبر اسلام ﷺ) ان کو آپؐ ڈرائیں یا نہ ڈرائیں ان کے لیے برابر ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے ۞10 آپؐ تو صرف اور صرف اس کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت کی پیروی کرنے اور بن دیکھے اللہ سے ڈرنے والا ہو، پس آپؐ اس کو مغفرت اور بڑے درجہ کے اَجر (ثواب) کی بشارت (سنا) دیجئے ۞11 بلاشبہ ہم ہی مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی وہ سب کچھ لکھتے جاتے ہیں جو (اعمال) یہ لوگ آگے بھیجتے ہیں اور ان کے اثرات (جو مرتب ہوتے ہیں) اور ہم نے ہر چیز کو ایک روشن کتاب (لوحِ محفوظ) میں لکھ دیا ہے ۞12

اور (اے پیغمبر اسلام!) آپؐ ان سے گاؤں[2] والوں کا قصہ بیان کیجئے کہ جب ان کے پاس (ہمارے) بھیجے ہوئے آئے ۞13 (پھر وہ وقت) جب ہم نے ان کی طرف دو (رسول) بھیجے تو انہوں نے ان دونوں کو جھٹلایا پھر ہم نے ایک تیسرے (رسول) سے ان کی تائید کی پھر ان تینوں نے کہا ہم تمہارے پاس (اللہ کی طرف سے) بھیجے گئے ہیں ۞14 وہ (قوم کے لوگ) بولے کہ تم تو بس ہماری ہی طرح کے انسان ہو اور رحمٰن نے کچھ نہیں اُتارا ہے تم تو محض جھوٹ بول رہے ہو (ہم تمہاری بات کیسے مان لیں) ۞15 انہوں نے کہا کہ ہمارا ربّ جانتا ہے کہ بلاشبہ ہم تمہاری طرف (اس کے) بھیجے ہوئے آئے ہیں ۞16 اور ہمارے ذمہ (اللہ کا پیغام) صاف صاف پہنچا دینا ہے ۞17 وہ (قوم کے لوگ) کہنے لگے کہ ہم نے تم کو منحوس پایا ہے (کہ تمہارے آنے سے قوم میں پھوٹ پڑ گئی) اگر تم (اس تبلیغ سے) باز نہ آئے تو ہم تم کو سنگسار کر دیں گے اور ہمارے ہاتھوں تم کو دردناک عذاب پہنچے گا ۞18 اُنہوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تو (خود) تمہارے ہی ساتھ ہے بلکہ تم خود حد سے تجاوز کرنے والے لوگ ہو (کہ تمہاری عقل پر پردے پڑ چکے ہیں) ۞19 اور ایک شخص شہر کے ایک دُور کے گوشہ سے دوڑتا ہوا آیا اور اُس نے کہا اے میری قوم (کے لوگو! یہ رسول سچے ہیں) ان رسولوں کی پیروی کرو ۞20 ان کی پیروی کرو جو تم

[1] دراصل یہ قانونِ قدرت کا بیان ہے کہ جب انسان غلطی پر غلطی کرتا جاتا ہے تو ایک وقت ایسا آ جاتا ہے کہ وہ غلطی کو غلطی تسلیم ہی نہیں کرتا پھر اُس کی اس حالت کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ اللہ نے اُس کے آگے اور پیچھے روکیں پیدا کر دی ہیں کہ اُس کی سوچ کا بدلنا محال نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

[2] ''اصحابِ قریہ'' یعنی گاؤں والوں کا قصہ بطورِ مثال بیان کیا گیا تاکہ اس کو سن کر لوگ اپنی اصلاح کی کوشش کریں لیکن افسوس کہ ہم نے سارا زور اس پر لگا دیا کہ یہ بستی کونسی بستی ہے؟ اور کون کون رسول ان کی طرف بھیجا گیا؟ یہ کس زمانہ کی بات ہے؟ اور یہ قوم کون سی قوم تھی؟ ان فرضی سوالوں اور ان کے جوابات کا لامتناہی سلسلہ ایسا چلا کہ اصل مقصد گم ہو کر رہ گیا۔

Marfat.com

سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتے اور وہ سیدھی راہ پر (گامزن) ہیں۞[21] ۞ اور مجھے کیا ہے کہ اس کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے۞[22] کیا میں اللہ کے سوا ایسوں کو معبود بناؤں کہ اگر اللہ مجھے (کوئی) تکلیف پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے (اس گرفت سے) بچا سکیں۞[23] بلاشبہ (اس وقت تو) میں صریح گمراہی میں مبتلا ہو گیا۞[24] بلاشبہ میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لایا پس اس کو سب سن لو۞[25] (جب وہ ظلم کا شکار ہوا تو اُس سے) کہا گیا کہ بہشت[1] میں داخل ہو جا (وہ) بولا کاش! کہ میری قوم کو معلوم ہو جاتا۞[26] (قیامت کے روز وہ کہے گا) کہ میرے ربّ نے مجھے بخش دیا اور مجھے عزت والوں میں شامل کر دیا۞[27] اور ہم نے اس کی قوم پر اس کے بعد آسمان سے کوئی لشکر نہیں اُتارا اور نہ (ہی) ہم کو اُتارنے کی ضرورت تھی۞[28] پس صرف ایک ہولناک آواز تھی پس وہ سب کے سب اسی دم بجھ کر رہ گئے (جل کر کوئلہ ہو گئے)۞[29] کتنا ہی افسوس ہے ان بندوں (کے حال) پر کہ کبھی ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا کہ جس کی انہوں نے ہنسی نہ اُڑائی ہو۞[30] کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہم ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں کہ اب وہ ان کے پاس کبھی بھی لوٹ کر نہیں آئیں گی۞[31] اور یہ لوگ بھی سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کیے جائیں گے۞[32]

اور ان لوگوں کے لیے مُردہ زمین (بھی) ایک نشانی ہے جسے ہم نے (آبِ رحمت سے) زندہ کر دیا اور اس سے اناج اُگایا پس وہ اس سے کھاتے ہیں۞[33] اور ہم نے اس (زمین) میں کھجور اور انگور کے باغات لگائے اور ہم نے اس میں (ان لوگوں کے لیے) چشمے جاری کیے۞[34] تا کہ یہ اُس کے پھلوں میں سے کھائیں اور ان کے ہاتھوں نے تو اس (سارے نظام) کو نہیں بنایا پھر وہ (اللہ کا) شکر کیوں نہیں ادا کرتے؟۞[35] پاک ہے وہ ذات جس نے زمین سے جملہ اُگنے والی چیزوں کے جوڑے بنائے اور خود ان لوگوں میں سے بھی اور ان چیزوں سے بھی جن کو وہ (ابھی تک) نہیں جانتے[2] (کہ قیامت تک نئی نئی چیزیں معرضِ وجود میں آئیں گی)۞[36] اور ان لوگوں کے لیے ایک نشانی رات (بھی) ہے کہ ہم اس پر سے دن کو اُتار لیتے ہیں پھر اس وقت وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۞[37] اور سورج کو (دیکھو کہ) وہ اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا چلا جاتا (نظر آتا) ہے یہ سب صاحب قدرت اور جاننے والے کا ایک مقرر کیا ہوا اندازہ ہے۞[38] اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ (اس کی حالت بدلتے ہوئے) کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتی ہے۞[39] (پھر دیکھو) نہ آفتاب کی یہ مجال ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن سے پہلے آ سکتی ہے اور یہ سب (سیارے) اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں (ان سب کا آپس میں ایک بندھن باندھ دیا گیا ہے۞[40] اور ایک نشانی ان کے لیے یہ ہے کہ ہم نے نسلِ انسانی کو (ایک وقت) بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۞[41] اور ہم نے ان کے لیے اس طرح کی اور چیزیں بھی بنا دیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں۞[42] اور اگر ہم چاہیں تو ان کو ڈبو دیں پھر نہ

[1] بہشت میں داخلہ موت کے بعد ہی ممکن ہے اس لیے بات صاف ہے کہ لوگوں نے اس اللہ کے بندہ کو مار مار کر ہلاک کر دیا اور اپنی مبارک موت کے بعد بھی اُس میں قوم کی ہدایت کا غم بدستور قائم رہا۔

[2] معلوم ہوا کہ نئی نئی ایجادات اللہ تعالیٰ کے انعامات ہیں جو ان ایجادات کے موجد ہیں وہ ان کے نام رکھیں گے اور ان ہی ناموں سے وہ معروف ہوں گی۔ قرآن کریم کی ان آیات کو پڑھ کر، سن کر، سمجھ کر، نئی نئی ایجادات کا لانا کن کا کام تھا؟ اور کن لوگوں نے اس فریضہ کو سرانجام دیا اور دیتے ہی چلے جا رہے ہیں؟ غور کرو گے تو بہت کچھ حاصل ہو گا۔

Marfat.com

ان کی فریاد پر کوئی پہنچنے والا ہو اور نہ ہی وہ بچائے جا سکیں 43 مگر یہ ہماری مہربانی ہے اور ایک وقت معین تک ان کو نفع پہنچتا رہے گا 44 اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم (اس عذاب سے) بچو جو تمہارے سامنے اور تمہارے پیچھے ہے تا کہ تم رحم کیے جاؤ 45 اور ان کے ربّ کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ان کے سامنے نہیں آتی مگر یہ لوگ اس سے روگردانی[1] کر جاتے ہیں (اور ذرا بات کو نہیں سنتے) 46 اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے تم کو دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) کچھ خرچ کرو تو کافر مومنوں سے (مخاطب ہو کر) کہتے ہیں کہ کیا ہم ان کو کھانا کھلائیں جن کو اگر اللہ چاہتا تو کھلا دیتا، تم لوگ تو کھلی گمراہی میں مبتلا ہو 47 اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ وعدہ کب آئے گا؟ اگر تم سچے ہو (تو لے کیوں نہیں آتے؟) 48 یہ لوگ صرف ایک ہولناک (چیخ کے) عذاب کا انتظار کر رہے ہیں جو (اچانک) ان کو آ پکڑے گا جب یہ لوگ (آپس ہی میں) لڑ جھگڑ رہے ہوں گے 49 پھر اس وقت یہ لوگ نہ تو کوئی وصیت کر سکیں گے اور نہ ہی اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ سکیں گے 50

اور (پھر جب دوسری بار) صور پھونکا جائے گا تو اس وقت یہ لوگ قبروں سے نکل کر اپنے ربّ کی طرف تیزی سے دوڑنے لگیں گے 51 (اس وقت) وہ کہیں گے کہ ہائے ہماری بدنصیبی کہ کس نے ہماری خوابگاہوں سے ہمیں اُٹھا دیا یہ تو وہی (روز) ہے جس کا وعدہ رحمٰن نے کیا تھا اور پیغمبروں نے (بالکل) سچ کہا تھا 52 پس وہ ایک زوردار آواز ہوگی (جیسے چیخ) جس سے وہ اچانک ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے (کہ کچھ دیر نہیں لگے گی) 53 پس آج کے دن کسی پر ذرا بھر بھی ظلم نہ ہوگا اور تم کو تمہارے اعمال کا پورا پورا[2] بدلہ ملے گا 54 بلاشبہ اہل جنت اس روز مزے کی زندگی میں ہوں گے 55 وہ (اہل جنت) اور ان کی بیگمات گھنے سایوں میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے 56 اُن کے لیے وہاں ہر طرح کے میوے ہوں گے اور جو کچھ وہ طلب کریں گے ان کے لیے حاضر ہوگا 57 پیار کرنے والے ربّ کی طرف سے (ان پر) سلام کہا جائے گا 58 اے مجرمو![3] تم آج مومنوں سے (بالکل) الگ تھلگ ہو جاؤ 59 اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم کو تاکید نہ کر دی تھی کہ شیطان کی بندگی نہ کرنا بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے 60 اور یہ کہ میری عبادت کرنا یہی صراطِ مستقیم ہے 61 اور بلاشبہ وہ تم میں سے ایک بڑی مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے پھر کیا تم کو (اتنی بھی) سمجھ نہیں تھی 62 یہ وہی دوزخ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا (کہ منکروں کا ٹھکانا ہے) 63 آج تم اپنے کفر کے باعث اس میں جا پڑو (یہ تمہارے کیے کا نتیجہ ہے) 64 آج ہم (مجرموں) کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے جو یہ لوگ کیا کرتے تھے 65 اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھیں مٹا دیں پھر یہ راستے کی طرف دوڑیں لیکن وہ اس کو کہاں سے دیکھ سکیں؟ 66 اگر ہم چاہیں تو ان کے مکان پر ان کو مسخ کر دیں کہ وہ آگے نہ

[1] اللہ کی نشانیوں سے روگردانی کیا ہے؟ یہی کہ ان کو طوطے کی طرح رٹا جائے لیکن جو ہر مقصود حاصل کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ زندوں کی تفہیم کی بجائے ثواب کی خاطر مُردوں پر ان کو پڑھا جائے جن کے متعلق فیصلہ ہے کہ ان کو اللہ کے رسول بھی نہیں سنوا سکتے۔ (۲۲:۳۵)

[2] ان آیات پر بار بار غور کرو یہ وہ سورت ہے جس کو ہمارے علمائے کرام نے مُردوں کے لیے مخصوص کر رکھا ہے تا کہ مرنے والوں کی بد اعتدالیوں اور بداعمالیوں کا ازالہ کرایا جاسکے اور سورت کا مضمون یہ کہتا ہے کہ "تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا؟" فیصلہ خود کر لو کہ بات کس کی سچی ہے اللہ کی یا ایسا کہنے والے علمائے کرام کی؟

[3] مجرم کہہ کر کن کو مخاطب کیا جا رہا ہے؟ ظاہر ہے اولاد آدم میں سے ان ہی لوگوں کو جو جرم کرتے رہے پھر ان کو کیا سزا سنائی جا رہی ہے اور سزا سنانے والا کون ہے؟ پھر اس فردِ جرم کو مُردوں پر پڑھا جا رہا ہے اور پڑھنے والے کون ہیں؟ علمائے کرام جن کو انبیاء کرام کا وارث بتایا جاتا ہے۔

Marfat.com

چل سکیں اور نہ ہی پیچھے لوٹ سکیں ❁67
اور جس کو ہم لمبی عمر دیتے ہیں تو اس کی طبعی
طاقتوں کو کم کرتے چلے جاتے ہیں (پھر وہ بچپنے کی
طرح کمزور ہو جاتا ہے) پھر بھی وہ نہیں سمجھتے ❁68 اور ہم
نے اس کو شعر کہنا سکھایا ہے اور نہ ہی یہ اس کے شایانِ
شان ہے یہ تو خالص نصیحت ہے اور واضح قرآن
(کریم) ہے ❁69 تاکہ ایسے شخص کو ڈرائے جو (عقل و
فکر کی زندگی) زندہ ہو اور کافروں پر حجت تمام کر
دے ❁70 کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اپنے ہاتھوں کی
بنائی ہوئی چیزوں میں سے ان کے لیے [1]مویشی پیدا
کیے ہیں پس وہ ان کے مالک (بنے بیٹھے) ہیں ❁71
اور ہم نے ان (جانوروں) کو ان کا مطیع کر دیا پھر ان
میں سے بعض پر وہ سواری کرتے ہیں اور بعض کو وہ
کھاتے ہیں ❁72 اور ان کے لیے ان (جانوروں) میں
فائدے ہیں اور پینے کی چیزیں (دودھ) بھی پھر یہ
لوگ کیوں شکر بجا نہیں لاتے ❁73 اور ان لوگوں نے اللہ
کے سوا دوسرے معبود قرار دے رکھے ہیں کہ شاید وہ
ان کی مدد کریں ❁74 لیکن وہ ان کی کچھ مدد نہ کر سکیں گے
اور یہ لوگ ان کے حاضر باش لشکر بنے ہوئے ہیں ❁75
پس (اے پیغمبر اسلام!) آپؐ ان کی باتوں سے غمگین
نہ ہوں ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر
کرتے ہیں ❁76 کیا انسان[2] نے نہیں دیکھا کہ ہم نے
اس کو ایک نطفے سے پیدا کیا پھر ناگہاں وہ صریح
جھگڑالو بن گیا ❁77 اور وہ ہمارے بارے میں مثالیں
بیان کرتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول گیا ہے کہتا ہے ان
ہڈیوں کو جو بوسیدہ ہو چکی ہیں کون زندہ کرے گا؟ ❁78
آپؐ کہہ دیجئے کہ ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان
کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ ہر طرح کا پیدا کرنا خوب
جانتا ہے ❁79 اور (دیکھو) وہ کارفرمائے قدرت جس
نے سرسبز درخت سے تمہارے لیے آگ پیدا کر دی
اور اب تم اس سے آگ جلاتے ہو ❁80 کیا جس
(ذات) نے آسمانوں اور زمین کو بنایا کیا وہ اس پر
قادر نہیں ہے کہ ان جیسے (انسان دوبارہ) پیدا کر
دے؟ کیوں نہیں! وہ ماہر خلاق ہر چیز کو جاننے والا
ہے ❁81 پس! اس کی شان تو یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا
ارادہ کرتا ہے تو اس سے کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی
ہے ❁82 پس پاک ہے وہ ذات جس کے قبضۂ قدرت
میں ہر چیز کا اختیار ہے اور اس کی طرف تم سب کو لوٹ
کر جانا ہے ❁83

56:37 182

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

قطار در قطار صف باندھنے والوں (کے ربّ) کی
قسم ❁1 پھر جھڑک کر ڈانٹنے والوں (کے ربّ) کی
قسم ❁2 پھر (قرآنِ کریم کی) تلاوت کرنے والوں
(کے ربّ) کی قسم ❁3 بلاشبہ تم سب کا معبود ایک (اللہ
ہی) ہے ❁4 (وہی) پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین
کا اور ان کا جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور وہی
مشرقوں کا ربّ ہے ❁5 بلاشبہ ہم ہی نے آسمانِ دُنیا کو
ستاروں کی آرائش سے مزین کیا ❁6 اور ہر شیطان
سرکش سے (ان کی) حفاظت کی ❁7 یہ شیاطین ملاءِ اعلیٰ
کی کوئی بات بھی نہیں سن سکتے اور ہر طرف سے ان پر
(انگارے) پھینکے جاتے ہیں (یعنی دھتکارے جاتے
ہیں) ❁8 (ان کو) بھگانے کے لیے اور ان کے لیے
دائمی عذاب ہے ❁9 مگر (ہاں!) جو (شیطان) کچھ

[1] اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے یہ بھی بہت بڑا احسان ہے کہ بڑے بڑے ہیوی ہیکل جانوروں کو انسان کا مطیع اور فرمانبردار بنا دیا گیا ہے اور انسان ان سے کیا کیا کام لیتا ہے پھر یہ فوائد زندہ لوگ حاصل کرتے ہیں یا مردہ، فیصلہ قارئین خود کریں۔

[2] ہر وہ شخص جو انسان کہلاتا ہے اُس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی پیدائش پر نظر کرے خصوصاً اُس وقت جب وہ باتوں میں جھگڑا کر رہا ہوتا ہے اور بحث و تمحیص میں کہیں سے کہیں نکل جاتا ہے

Marfat.com

اچک کر کوئی خبر لے بھاگے تو ایک دہکتا ہوا شعلہ اُس کا پیچھا کرتا ہے ۞10 پس آپ ان (کافروں) سے پوچھیے کہ ان کی پیدائش زیادہ مشکل ہے یا جن کو ہم پیدا کر چکے ہیں؟ بلاشبہ ان کو ہم نے لیس دار گارے[1] سے پیدا کیا ۞11 ہاں! آپ کو تعجب ہوتا ہے کہ وہ (حق کا کیوں) مذاق اُڑاتے ہیں؟ ۞12 اور جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو قبول نہیں کرتے ۞13 اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو اس کا مذاق اُڑاتے ہیں؟ ۞14 اور وہ کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے ۞15 کیا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو ہم پھر اُٹھائے جائیں گے؟ ۞16 اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟ ۞17 آپ کہہ دیجیے ہاں! اور تم ذلیل (اور رُسوا) بھی ہو گے ۞18 پس وہ (قیامت) تو بس ایک ڈانٹ ہو گی پس ناگہاں وہ دیکھنے لگیں گے ۞19 اور وہ کہیں گے ہائے ہماری بدنصیبی یہ تو جزاء کا دن ہے ۞20 (کافروں کو جواباً کہا جائے گا، ہاں!) یہی وہ فیصلے کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے ۞21

(حکم ہوگا) گھیر لاؤ ان ظالموں کو اور ان کے ہم مشربوں کو اور ان کے معبودوں[2] کو ۞22 (سب کو) اللہ کے سوا پھر ان سب کو دوزخ کی راہ پر ڈال دو ۞23 اور ان کو ذرا ٹھہرائے رکھو ان سے (کچھ) پوچھ گچھ کی جائے گی ۞24 تم کو کیا ہے کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ۞25 بلکہ اس دن وہ سب (سر جھکائے) فرمانبردار (کھڑے) ہوں گے ۞26 اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال و جواب کرنے لگیں گے ۞27 وہ (اپنے پیروں سے) کہیں گے کہ تم ہی تھے جو ہمارے پاس داہنی طرف سے آیا کرتے تھے ۞28 (پیر) کہیں گے بلکہ تم خود ہی ایمان لانے والے نہ تھے ۞29 اور (پیر مُریدوں سے کہیں گے کہ) ہمارا تم پر کچھ زور تو تھا نہیں درحقیقت تم خود سرکش لوگ تھے ۞30 پس ہم پر ہمارے ربّ کی بات ثابت ہو گئی کہ ہم کو بہرحال مزہ چکھنا ہے ۞31 پس ہم نے تم کو گمراہ کیا (اور) ہم خود بھی گمراہ تھے ۞32 غرض وہ (سب) اس روز عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہوں گے ۞33 ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں ۞34 ان کا تو یہ حال تھا کہ جب ان کو کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ لوگ تکبر کیا کرتے تھے ۞35 اور کہتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک مجنون[3] شاعر کی وجہ سے چھوڑ دیں گے ۞36 بلکہ وہ تو دین حق لے کر آیا ہے اور وہ سارے پیغمبروں کی تصدیق کرتا ہے ۞37 بلاشبہ تم کو (اپنے تکبر کے باعث) دردناک عذاب کا مزہ چکھنا ہے ۞38 اور تم کو ویسا ہی بدلہ ملے گا جیسا کہ تم عمل کیا کرتے تھے ۞39 مگر (ہاں!) جو اللہ کے مخلص بندے ہیں ۞40 یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے (اللہ کے ہاں) روزی مقرر ہے ۞41 میوے ہوں گے اور ان کی عزت ہوگی ۞42 (وہ) نعمت کے باغات میں ٹھہریں گے ۞43 تختوں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ۞44 ان پر (شرابِ لطیف کے) ساغر بھر بھر کر پھرائے جائیں گے ۞45 وہ سفید رنگ، پینے والوں کے لیے لذت بخش ہوگی ۞46 اس کو پی کر نہ سر چکرائے گا

[1] کیا روح پرور تشبیہ ہے مادہ منویہ کی جس سے انسانی پیدائش ہوتی ہے پھر جب یہی انسان باتیں بناتا ہے اور مذاق اُڑاتا ہے پھر بھی غور ہی نہیں کرتا کہ یہ مذاق کس بات پر اُڑا رہا ہوں، دوبارہ اُٹھائے جانے پر؟ کیا وہ اپنی پہلی پیدائش کو بھول گیا ہے؟

[2] یہ وہی معبود ہیں جنہوں نے مخلوق ہونے کے باوجود اللہ کے بندوں کو اپنے بندے بنانے کی کوشش کی اور اپنی طاقت کے بل وہ کچھ کر دیا جس کے کرنے کا حکم نہ تھا اور آج یوم آخرت کو خود بھی پھنس گئے اور دوسروں کو پھنسانے کا باعث بھی ہوئے جن کو عام زبان میں پیر اور مرید کے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ آخرت میں ان کا مکالمہ کیا ہوگا؟ انجام کیا؟ وضاحت اصل میں موجود ہے۔

[3] دیکھو، یہ مجنون شاعر کس کو کہا گیا، ظاہر ہے کہ نبی اعظم و آخر ﷺ کو اور معبود کن کو؟ اپنے پیروں، بزرگوں کو جن کی باتوں کو بغیر تحقیق کیے مانتے تھے اور ان کے مخلوق ہونے کے باوجود خالق کا درجہ دے رکھا تھا۔

Marfat.com

اور نہ (اس کو پی کر) لوگ بہکیں گے ۞47 اور ان کے پاس بڑی آنکھوں والی، نیچی نظر رکھنے والی عورتیں ہوں گی ۞48 گویا وہ محفوظ انڈوں کی سی ہیں ۞49 پس وہ (اہل جنت) ایک دوسرے کی[1] طرف متوجہ ہو کر پوچھیں گے ۞50 ان میں (سے) ایک کہنے والا کہے گا، ایک میرا ساتھی تھا ۞51 وہ کہا کرتا تھا کہ کیا تم بھی یقین رکھنے والوں میں سے ہو ۞52 کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم کو (ہمارے اعمال کا) بدلہ ملے گا؟ ۞53 (کہنے والا) کہے گا کیا تم جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو؟ ۞54 پس وہ جھانکے گا تو اسے دوزخ کے وسط میں دیکھے گا ۞55 (اور فوراً) بول اُٹھے گا کہ خدا کی قسم تُو تو مجھ کو ہلاک ہی کر چکا تھا ۞56 اور اگر میرے ربّ کا فضل میرے شامل حال نہ ہوتا تو میں بھی گرفتار کر کے لائے جانے والوں میں سے ہوتا ۞57 کیا پس اب تو ہم کو مرنا نہیں؟ ۞58 سوائے (اس) پہلی بار مرنے کے اور (اب) تو ہم کو عذاب بھی نہیں ہو گا ۞59 بلاشبہ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے ۞60 ایسی ہی (کامیابی) کے لیے محنت کرنے والوں کو محنت کرنا چاہیے ۞61 بھلا یہ مہمانی بہتر ہے یا زقوم کا درخت (جو مجرموں کی غذا ہے) ۞62 ہم نے اس (درخت) کو ظالموں کے لیے ایک فتنہ بنا دیا ہے[2] ۞63 وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کے سب سے نچلے حصے سے نکلتا ہے ۞64 اس کے خوشے ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر (سانپ کا پھن) ۞65 پس وہ (دوزخی) اس سے کھائیں گے پھر اس سے اپنا پیٹ بھریں گے (مجبوراً ان کو کھانا ہی پڑے گا) ۞66 پھر ان کو اس (زقوم) کے ساتھ ملا کر اوپر سے گرم پانی پلایا جائے گا ۞67 پھر ان (سب) کو آگ کے الاؤ میں واپس کیا جائے گا ۞68 بلاشبہ انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کو گمراہ پایا ۞69 چنانچہ وہ بھی ان کے نقش قدم پر دوڑے چلے جاتے ہیں ۞70 اور ان سے پہلے بہت سے اگلے لوگ بھی گمراہ ہو چکے ہیں ۞71 اور بے شک ہم ان میں بھی نصیحت کرنے والے بھیجے تھے ۞72 پھر آپ دیکھ لیجیے کہ جن کو ڈرایا گیا تھا ان کا کیسا انجام ہوا؟ ۞73 سوائے ان کے جو اللہ کے مخلص بندے تھے ۞74

اور ہم کو نوحؑ نے پکارا پس (دیکھ لو کہ) ہم کیا خوب فریاد کو پہنچنے والے ہیں ۞75 اور ہم نے اس کو اور اس کے گھر والوں کو زبردست مصیبت سے نجات دی ۞76 اور ہم نے صرف اس کی نسل کو باقی رہنے دیا ۞77 اور ہم نے آنے والے لوگوں میں ان کا ذکر (خیر) باقی رکھا ۞78 سارے جہان والوں میں نوح (علیہ السلام) پر سلام ہو ۞79 بلاشبہ ہم نیک بندوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں ۞80 بلاشبہ وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا ۞81 پھر ہم نے دوسروں کو غرق کر دیا ۞82 اور ابراہیم (علیہ السلام) بھی اسی (نوح علیہ السلام) کی پیروی کرنے والوں میں تھا ۞83 جب وہ (ابراہیم علیہ السلام) اپنے رب کے پاس قلب سلیم لے کر آیا ۞84 اور جب اس نے[3] اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کن

[1] فیصلہ کے بعد اہل جنت میں سے دو کے مکالمہ پر غور کرو جو وہ اُس وقت آپس میں کریں گے جب جنت میں موجود ہوں گے اور ان کے مکالمہ پر غور کرو پھر جس دوزخی کے ساتھ وہ مخاطب ہوں گے اور اس کو کیا کہیں گے نتیجہ خود نکال لو جو بالکل آسان ہے۔

[2] یہ وہی درخت ہے جس کو اس وقت ہماری قومی زبان اردو میں ''تھوہر'' کہا جاتا ہے اور عربی میں ''زقوم'' اور پنجابی میں ''تھوہر ڈنڈا'' کے نام سے پہچانا جاتا ہے جس کی کڑواہٹ ضرب المثل ہے، ان کا سب سے بڑا قصور یہ ٹھہرا کہ ان کے آباؤاجداد گمراہ لوگ تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے ان کی پیروی کی اور برملا کہا کہ ہم اپنے آباؤاجداد کی پیروی نہیں چھوڑ سکتے۔

[3] سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا یہ مکالمہ جو انہوں نے اپنے والد اور قوم کے سرداروں سے کیا قرآن کریم میں بار بار ذکر کیا گیا، ہمارے لیے اس میں کیا رہنمائی ہے؟ یہی کہ کلمہ حق کہنے میں انسان کو بیباک ہونا چاہیے اور ادب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے سچ کہنے میں ذرا بھی لچک اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ ہاں! کام وہی اختیار کرنا چاہئے جس کو کر گزرنے کی تم میں ہمت ہو پھر کر لینے کے بعد بے خوف وخطر اس کا اقرار کرتے رہو، نتیجہ کے تم ذمہ دار نہیں وہ اللہ پر چھوڑ دو۔

Marfat.com

چیزوں کی پرستش کرتے ہو ۞85 کیا تم جھوٹ باندھ کر
اللہ کے سوا اور معبودوں کو چاہنے والے ہو؟ ۞86 پس تم
نے ربّ العالمین کے متعلق کیا سمجھ رکھا ہے؟ ۞87 پس
(ایک روز) اس نے ستاروں کی طرف نگاہ اُٹھائی ۞88
پھر کہا کہ میری طبیعت (تمہارے معبودوں کی نسبت)
خراب ہے ۞89 پس وہ لوگ بھی اس کو چھوڑ کر (ایک روز
کہیں) چل دیئے ۞90 پھر وہ ان کے بتوں میں جا گھسا
(اور فطرتِ انسانی کے مطابق کہا) تم کو کیا ہے کہ تم
کھاتے کیوں نہیں ہو؟ ۞91 تم کو کیا ہوا ہے کہ تم بولتے
نہیں ہو؟ ۞92 پھر اس نے داہنے ہاتھ سے پوری قوّت
کے ساتھ ان پر ضربیں لگائیں ۞93 بعد ازیں قوم کے
لوگ اس کے پاس دوڑتے ہوئے آئے ۞94 (ابراہیمؑ
نے) کہا کیا تم ان کی پرستش کرتے ہو جن کو تم (خود)
تراشتے ہو ۞95 (حالانکہ) تم کو اور جو تم بناتے ہو سب کو
اللہ ہی نے پیدا کیا ہے ۞96 (قوم کے لوگوں نے) کہا
کہ اُس (ابراہیم علیہ السلام) کے لیے اس کو ایک بنیاد بناؤ
پھر اس کو دہکتی ہوئی[1] آگ میں ڈال دو ۞97 اُنہوں نے
اس کے ساتھ ایک چال چلنا چاہی اور ہم نے ان کو نیچا
دکھایا ۞98 اور اس نے کہا میں اپنے پروردگار کی طرف
جاتا ہوں، وہ مجھے راہ دکھائے گا (اس طرح وہ ہجرت
کر کے وہاں سے چلا گیا) ۞99 اے میرے پروردگار مجھ کو
نیک بیٹا عطا فرما ۞100 پس ہم نے اس کو ایک بردبار
بیٹے کی بشارت دی ۞101 پھر (وہ بیٹا) جب اس کے
ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو اس نے کہا اے
میرے بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھ کو ذبح[2]
کر رہا ہوں پھر تو بھی غور کر لے کہ تیرا خیال کیا ہے؟
(بیٹے نے) کہا جو کچھ آپ کو حکم ہوا ہے کر دیجئے آپ
ان شاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے ۞102
پھر جب دونوں نے (اللہ کا) حکم مان لیا تو (کیفیت
خواب کے مطابق بیٹے کو) کنپٹی کے بل لٹایا ۞103 اور ہم
نے اس کو ندا دی کہ اے ابراہیم (تو خوب رہا) ۞104 تو
نے اپنا خواب سچ کر دکھایا ہم نیکوکاروں کو یوں ہی بدلہ
دیتے ہیں ۞105 بلاشبہ یہ ایک آزمائش تھی بہت
بڑی ۞106 اور ہم نے ایک عظیم قربانی (باپ کا بیٹے کو دور
بسا دینے) کو اس کا فدیہ (بنا) دیا ۞107 اور ہم نے اس
کے بعد آنے والوں میں اس (کے ذکر خیر) کو باقی
رکھا ۞108 سلام ہو ابراہیم (علیہ السلام) پر (کہ وہ سلام کا
مستحق ٹھہرا) ۞109 ہم اپنے مخلص بندوں کو یوں ہی بدلہ
دیا کرتے ہیں ۞110 بلاشبہ وہ ہمارے مومن بندوں میں
سے تھا ۞111 اور ہم نے اس کو ایک (اور) بیٹے اسحٰق
(علیہ السلام) کی بشارت دی کہ وہ بھی نبی اور نیک بخت
بندوں میں سے ہوگا ۞112 اور ہم نے اس پر اور اسحٰق علیہم
السلام پر برکتیں نازل کی تھیں اور ان دونوں کی نسل
میں نیکوکار بھی ہیں اور وہ بھی جو اپنے پر ظلم کرنے والے
ہیں ۞113

اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام)
پر (بھی) احسان کیا ۞114 اور ان دونوں کو اور ان کی قوم
کو ایک بڑی مصیبت (فرعون کی غلامی) سے نجات
دی ۞115 اور ان سب کی مدد کی تو وہ لوگ غالب
رہے ۞116 اور ہم نے ان دونوں کو ایک واضح کتاب
دی ۞117 اور ہم نے ان دونوں کی سیدھی راہ کی طرف
راہنمائی کی ۞118 اور ہم نے ان کے بعد آنے والوں

[1] ان لوگوں نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے خلاف پورے علاقہ میں آگ لگا دی جتنا علاقہ اُن کے زیر اثر تھا لیکن اللہ رب کریم نے اس آگ کو ابراہیم علیہ السلام کے لیے گلزار بنا دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ابراہیم علیہ السلام محفوظ طریقہ سے نکل کر جہاں اللہ نے چاہا ہجرت کر گئے اس طرح مخالفین نے جو چال آپ کے خلاف چلی تھی اُس نے آپ کی ترقی کی راہیں کھول دیں۔

[2] خواب میں جو بیٹے کو ذبح کرنا دکھایا گیا تھا اُس کا نتیجہ کیا نکلا یہی کہ اس بیٹے کو فلسطین سے بہت دور مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کے پاس جا کر بسا دیا اور بیت اللہ جو منہدم ہو چکا تھا اُس کی تعمیر و ترقی میں ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے جو دعائیں اور التجائیں کیں اللہ رب کریم نے اُن کو ایسا منظور فرمایا کہ آج تک ان کا اثر دُنیا دیکھ رہی ہے اور قیامت تک یہ اثر دیکھا جائے گا۔

Marfat.com

میں ان (کے ذکرِ خیر) کو باقی رکھا ۞119 موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) پر سلام ہو ۞120 ہم اپنے مخلص بندوں کو یوں ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ۞121 بلاشبہ وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے ۞122 اور بلاشبہ الیاسؑ بھی رسولوں میں سے ہے ۞123 جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم ڈرتے نہیں؟ ۞124 کیا تم بعل[1] کو پکارتے ہو اور بہتر پیدا کرنے والے (اللہ) کو چھوڑ بیٹھے ہو ۞125 اللہ کو جو تمہارا سب کا اور تمہارے باپ دادوں کا پروردگار ہے ۞126 پھر انہوں نے اس کو جھٹلایا پس وہ لوگ (یقیناً) پکڑے جائیں گے ۞127 سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے (جنہوں نے تصدیق کی تھی) ۞128 اور ہم نے اس کے بعد آنے والوں میں (اس کا ذکر خیر) باقی رکھا ۞129 الیاسؑ پر سلام ہو (کہ وہ سلام کا مستحق ٹھہرا) ۞130 ہم مخلص بندوں کو یوں ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ۞131 بلاشبہ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا ۞132 اور بلاشبہ لوط (علیہ السلام) بھی ہمارے رسولوں میں سے تھا ۞133 جب ہم نے اس کو اور اس کے گھر والوں کو بچالیا ۞134 سوائے ایک بڑھیا (اس کی بیوی) کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگئی ۞135 پھر ہم نے دوسرے لوگوں کو تہس نہس کر دیا ۞136 اور بلاشبہ تم (اے مکہ والو!) صبح کے وقت ان پر سے گزرتے رہے ہو ۞137 اور رات کے وقت بھی، پھر تم کیوں عقل سے کام نہیں لیتے؟ ۞138

اور بلاشبہ یونس (علیہ السلام) بھی ہمارے رسولوں میں سے تھا ۞139 جب وہ (رسالت سے پہلے) بھاگ دوڑ کر بھری ہوئی کشتی میں پہنچا ۞140 پس وہ شامل ہو گیا لیکن دھکیلے جانے[2] والوں میں (اس کو جگہ ملی) ۞141 پس مچھلی اس کو لقمہ بنا لیتی اور وہ ملامت کیے گئے لوگوں میں ہوتا ۞142 اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا ۞143 (تو) اس کے پیٹ میں رہتا اس دن تک کہ لوگ اُٹھائے جائیں ۞144 پھر ہم نے اسے کھلے میدان میں ڈالا کہ وہ سخت بے قرار تھا ۞145 ہم نے اس کے لیے بیل دار پودے اُگائے ۞146 پھر ہم نے اس کو ایک لاکھ کی طرف بھیجا بلکہ وہ اس سے کچھ زیادہ ہی تھے ۞147 پس وہ ایمان لے آئے تو ہم نے بھی ان کو ایک وقت تک فائدہ اُٹھانے دیا ۞148 پس اب ذرا آپ ان لوگوں سے پوچھیے کہ آپ کے پروردگار کے لیے بیٹیاں[3] ہیں اور ان کیلئے بیٹے ہیں؟ ۞149 کیا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا ہے؟ کیا اس وقت وہ (وہاں) موجود تھے؟ ۞150 خوب سن لو کہ یہ بہتان باندھ کر (اتہام کے طور پر) کہہ رہے ہیں ۞151 (کہ) اللہ صاحب اولاد ہے اور بلاشبہ وہ جھوٹے ہیں ۞152 کیا اللہ نے بیٹوں کے مقابلہ میں بیٹیوں کو پسند کیا تھا؟ ۞153 تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم کیسے فیصلے کرتے ہو (جن کا سر ہے نہ پیر) ۞154 کیا تم

[1] معلوم ہوا کہ "بعل" الیاس علیہ السلام کی قوم کا معبود تھا جس کے بت بنائے گئے اور ان کی پرستش کی گئی جو قریش مکہ کے معبودوں میں بھی شمار کیا جاتا تھا۔

[2] یونس علیہ السلام کو کشتی میں سوار ہوتے وقت ایسی جگہ ملی جو محفوظ نہ تھی بلکہ نہایت خطرناک تھی لیکن انہوں نے جب کشتی میں لوگوں کو بیٹھا دیکھا تو اپنی عادت کے مطابق ان کو مخاطب ہو کر وعظ شروع کر دیا اور اپنے خطرناک مقام کی کچھ پروا نہ کی جس کا اثر یہ ہوا کہ آپ کا وعظ جاری تھا کہ آپ کو ایک محفوظ جگہ پر کھڑا ہو کر اپنا کلام جاری رکھنے کا موقع میسر آ گیا پھر جب کشتی کنارہ پر جا لگی، لوگوں نے اپنی اپنی راہ لی لیکن یونس علیہ السلام اسی میدان میں بے قراری کے عالم میں رہ گئے کیونکہ اُس وقت آپ کا کوئی مطمح نظر نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو نبوت سے نواز کر اپنی قوم کی طرف واپس جانے کا حکم دے دیا اور ساتھ ہی بتا دیا کہ جب تو قوم سے نکل کر آیا تو تیری قوم نے توبہ کر کے سیدھی راہ اختیار کر لی اب آپ واپس جا کر اپنی قوم کی اصلاح کی کوشش بدستور جاری رکھو اور آپ نے بھی کیا مزید وضاحت کے لیے عروۃ الوثقیٰ کا مطالعہ کریں۔

[3] مکہ کے لوگ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے باوجود اس کے کہ وہ بیٹی کو ایک منحوس چیز سمجھتے تھے گویا اس طرح جو چیز اپنے لیے ان کو پسند نہ تھی وہ اللہ کے لیے انہوں نے پسندیدہ قرار دی کیوں؟ اس لیے کہ یہ بات ان کے آباؤ اجداد کہتے آ رہے تھے۔

Marfat.com

(ذرا بھی) غور نہیں کرتے ۞155 کیا تمہارے پاس اس
(احمقانہ فیصلے) کی کوئی صریح دلیل ہے؟ ۞156 اگر تم
سچے ہو تو اپنی کتاب پیش کرو ۞157 اور اُنہوں نے اللہ اور
جنوں کے درمیان بھی ایک رشتہ قائم کیا ہے حالانکہ
جنات کو علم ہے کہ وہ (خدا کے سامنے) حاضر کیے
جائیں گے ۞158 اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ
بیان کرتے ہیں ۞159 مگر جو اللہ کے برگزیدہ بندے
ہیں ۞160 پس بلاشبہ (اے کافرو!) تم اور جن کی تم
پرستش کرتے ہو ۞161 کسی شخص کو (اللہ سے پھیر کر)
فتنے میں نہیں ڈال سکتے ۞162 سوائے اس کے جس کو جہنم
میں داخل ہونا ہے ۞163 اور ہم میں سے ہر ایک کا مقام
متعین ہے ۞164 اور ہم تو صف بستہ کھڑے ہونے
والے ہیں ۞165 اور ہم سب تو اس کی پاکیزگی بیان
کرنے والے ہیں ۞166 اور یہ (کفارِ مکہ تو) کہا کرتے[1]
تھے ۞167 اگر ہمارے پاس اگلے لوگوں کی کوئی نصیحت
ہوتی ۞168 تو ہم اللہ کے برگزیدہ بندے ہوتے ۞169 پھر
(کتاب آئی تو) اس سے منکر ہو گئے پس عنقریب ان
کو معلوم ہو جائے گا ۞170 اور بلاشبہ ہمارے پیغام
پہنچانے والے بندوں کے حق میں ہمارا پہلے ہی سے
حکم ہو چکا ہے ۞171 کہ بلاشبہ اُن کی مدد کی جائے
گی ۞172 اور بلاشبہ ہمارا ہی لشکر غالب رہے گا ۞173 سو
آپ ان سے کچھ عرصہ تک تعارض نہ کیجیے ۞174 اور ان کو
دیکھتے رہیے پھر عنقریب وہ (خود بھی) دیکھ لیں
گے ۞175 کیا پھر وہ ہمارے عذاب کے لیے جلدی کر
رہے ہیں ۞176 پھر جب (وہ عذاب) ان کے سامنے
آئے گا تو جن کو ڈرایا جا چکا ہے ان کے لیے وہ بہت
ہی بری صبح ہو گی ۞177 اور آپ ان سے ایک وقت تک
اعراض ہی کرتے رہیے ۞178 اور دیکھتے رہیے پھر
عنقریب وہ (خود بھی) دیکھ لیں گے ۞179 آپ کا رب
بڑی عظمت والا رب ہے ان تمام باتوں سے پاک
ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ۞180 اور سلام ہو تمام رسولوں
پر ۞181 اور اچھی تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سارے
جہانوں کا پروردگار ہے ۞182

38:38 88

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

صا...د- قرآن (کریم کے ربّ کی قسم) جو
نصیحت والا ہے ۞1 بلکہ (واقعہ یہ ہے کہ) کافر غرور اور
مخالفت میں مبتلا ہیں ۞2 ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی
اُمتوں کو ہلاک کر دیا پھر اُنہوں نے فریاد کی لیکن
(اب) رہائی کا وقت کہاں؟ ۞3 اور (یہ لوگ) اس
بات[2] پر حیرت کرنے لگے کہ ان کے پاس ان ہی میں
سے ایک ڈرانے والا آیا اور کفار کہنے لگے کہ یہ شخص
جادوگر ہے ۞4 کیا اس نے تمام معبودوں کی جگہ ایک
معبود بنا دیا یقیناً یہ بڑی تعجب کی بات ہے ۞5 اور ان
کے سردار یہ کہتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے کہ چلتے
رہو اور اپنے معبودوں پر قائم رہو، یہ بات ضرور کسی
غرض کے لیے کہی جا رہی ہے ۞6 اور یہ بات تو ہم نے
پچھلے مذاہب میں بھی نہیں سنی، ضرور یہ تو ایک گھڑی
ہوئی بات ہے ۞7 کیا ہم میں سے اس پر نصیحت
اُتاری گئی ہے؟ بلکہ وہ میری وحی کے متعلق شک میں
پڑے ہوئے ہیں اُنہوں نے ابھی میرے عذاب کا
مزہ نہیں چکھا ۞8 کیا ان کے پاس آپ کے زبردست

[1] مکہ میں سیدنا ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے بعد کوئی نبی و رسول نہ آیا تھا وہ اپنی مجلسوں میں اس کا ذکر کرتے کہ اگر ہمارے پاس کوئی ایسا رسول آیا ہوتا جیسا کہ اسحاق علیہ السلام کی قوم میں آئے تو ہم اُس رسول کی پیروی کرنے میں بہت آگے نکل جاتے لیکن جب رسول یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو ان کو اپنی یہ بات بھی یاد نہ رہی جو وہ اکثر کیا کرتے تھے اور آپ کو جھٹلانے میں پیش پیش ہو گئے، کیوں؟ اس لیے کہ آپ نے جو کچھ کہا وہ ان کے آباؤ اجداد کے کہے ہوئے کے خلاف تھا۔

[2] یہ تمام قوموں کی مشترکہ گمراہی ہے کہ اُنہوں نے رسول کو انسان سمجھ کر ماننے سے انکار کیا کیونکہ ان کا نظریہ یہی تھا کہ رسول انسان نہیں ہوتا اور یہ گمراہی آج بھی بدستور قوم مسلم کی اکثریت میں موجود ہے۔

Marfat.com

(اور) بخشش کرنے والے رب کی رحمت کے خزانے
ہیں؟ 9 ۞ یا کیا آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے
درمیان ہے اس پر ان کی حکومت ہے؟ اگر ایسا ہے تو
ان کو چاہیے کہ رسیاں تان کر (آسمان پر) چڑھ
جائیں، (اور وحی الٰہی کو روک دیں) 10 ۞ (دوسری)
جماعتوں میں سے یہ بھی (کفارِ مکہ کا) ایک ہزیمت
خوردہ لشکر ہے 11 ۞ ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم
اور عاد اور میخوں والے فرعون نے (رسولوں کی)
تکذیب کی تھی 12 ۞ اور ثمود اور قومِ لوط اور بَن کے رہنے
والے یہی وہ بڑے بڑے گروہ ہیں (جو انکار کرتے
رہے) 13 ۞ ان میں سے ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا تو
ان پر میرے عذاب کا فیصلہ ثابت ہو گیا 14 ۞
اور یہ لوگ تو صرف ایک چیخ کے منتظر ہیں جس
میں ذرا دم لینے کی گنجائش نہیں 15 ۞ اور ان لوگوں نے کہا
اے ہمارے ربّ! ہمارا حصہ یوم حساب سے قبل ہم کو
یہیں دے دے 16 ۞ اور آپ ان کی باتوں پر صبر کیجیے
اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کیجیے جو بڑا صاحب قوت
تھا اور بلاشبہ وہ (اللہ کی طرف) بہت رجوع کرنے
والا تھا 17 ۞ ہم نے پہاڑوں کو اس کے لیے مسخر کر دیا جو
صبح و شام اس کے ساتھ تسبیح کرتے تھے 18 ۞ اور پرندے
بھی اس کے ساتھ جمع ہو کر، سب اُس کے تابع فرمان
تھے 19 ۞ ہم نے اس کی حکومت کو بڑا استحکام دیا اور اس
کو حکمت دی اور قولِ فیصل سکھایا 20 ۞ اور کیا آپ کو اہل
مقدمہ کی خبر پہنچی جب وہ دیوار پھاند کر (اندر) پہنچ
گئے 21 ۞ جب وہ داؤد (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو وہ (ان
کو دیکھ کر) گھبرا گیا انہوں نے کہا خوف نہ کیجیے ہم دو
فریق ہیں ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ
ہی ہمارے درمیان انصاف کے مطابق فیصلہ کر دیجیے
اور کوئی زیادتی نہ کیجیے اور ہم کو سیدھی راہ بتا دیجیے 22 ۞
(قصہ اس طرح ہے کہ) یہ میرا بھائی ہے[1] اس کے پاس
ننانویں دُنبیاں ہیں ور میرے پاس ایک دُنبی ہے، اب
یہ کہتا ہے کہ وہ (بھی) میرے حوالہ کر دو اور بات چیت
میں مجھ کو دبا لیا ہے (اور میری سمجھ میں کچھ نہیں
آتا) 23 ۞ داؤد نے کہا کہ تیری دُنبی کو اپنی دُنبیوں سے
ملانے کا سوال کر کے اس نے تجھ پر زیادتی کی ہے اور
اکثر شریک (کار) ایک دوسرے پر زیادتی کرتے
ہیں سوائے ان کے جو اہل ایمان ہیں اور نیک عمل
کرتے ہیں اور ایسے لوگ کم ہی ہوتے ہیں اور داؤد[2] کو
خیال پیدا ہوا کہ ہم (اللہ) نے اس کو آزمایا ہے چنانچہ
وہ اپنے ربّ کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا اور (اللہ کی
طرف) رجوع کیا 24 ۞ پس ہم نے اس کو (تسلی دیتے
ہوئے) معاف کر دیا اور بلاشبہ اس کے لیے ہمارے
پاس اعلیٰ مرتبہ اور نیک انجام ہے 25 ۞ اے داؤد! ہم
نے تم کو زمین پر (اپنا) خلیفہ بنایا ہے پس تم لوگوں میں
انصاف کے ساتھ حکومت کیا کرو اور اپنی خواہش نفس
کی پیروی نہ کرو کہ کہیں وہ تم کو اللہ کی راہ سے بہکا نہ
دیں بلاشبہ جو لوگ (خواہشات کی پیروی کر کے) اللہ
کی راہ سے بہک جاتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب

[1] وہ لوگ جو اس دُنیا میں اہل ثروت ہیں اور وسائل کی کثرت رکھتے ہیں وہ تنگ وسائل والوں کو اس طرح کے مشورے دیتے آئے ہیں دے رہے ہیں اور دیتے رہیں گے۔ کیوں؟ اس لیے کہ ایسی چالوں ہی سے وہ اہل ثروت ہوئے ہیں اور دولت جمع کرنے کا نشہ ایسا ہے جو دن بدن زور پکڑتا ہے تا آنکہ وہ زیر زمین چلے جائیں۔ اگر سمجھنا مشکل ہو تو اس وقت کے زرداریوں کو دیکھ لو تمہاری ساری مشکل آسان ہو جائے گی بشرطیکہ تم سمجھنا چاہو اور کسی زرداری کے ہاتھ میں تم نے ہاتھ نہ دے رکھا ہو۔

[2] داؤد علیہ السلام سمجھ گئے کہ ان بے وقت آنے والوں کا مقصد تو کچھ اور تھا انہوں نے یہ فرضی بات بنائی تاہم اللہ کا خاص فضل نہ ہوتا تو مجھے غافل (سویا ہوا) پا کر نہ معلوم یہ کیا کر گزرتے اس طرح داؤد علیہ السلام کی توجہ مزید اللہ رب کریم کی طرف مبذول ہو گئی گویا ان سوالیوں کا بے وقت آنا آپ کے لیے مزید رجوع الی اللہ کا باعث ہوا۔ وضاحت کے لیے عروۃ الوثقیٰ میں داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کی سرگزشت کا مطالعہ کریں اور علماء کی بحثوں میں نہ آئیں۔

Marfat.com

ہے اس لیے کہ اُنھوں نے روزِ حساب کو بھلا دیا ہے۞[26]

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بے فائدہ پیدا نہیں کیا یہ ان لوگوں کا گمان ہے جو کافر ہیں چنانچہ کافروں کے لیے دوزخ کے عذاب کی سزا ہے۞[27] کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے برابر کر دیں گے جو ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں کے برابر کر دیں گے، (غور کرو کہ یہ برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟)۞[28] یہ (قرآنِ کریم) ایک مبارک کتاب ہے جس کو ہم نے (اے پیغمبر اسلام! ﷺ) آپ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور کریں[1] اور تاکہ عقل رکھنے والے اس سے نصیحت حاصل کریں۞[29] اور ہم نے داؤد کو سلیمان (علیہ السلام) (جیسا بیٹا) دیا وہ نہایت ہی خوب بندہ تھا اور بلاشبہ وہ (ہماری طرف) رجوع کرنے والا تھا۞[30] جب اس کے سامنے شام کے وقت نہایت (تیز رو) عمدہ گھوڑے پیش کیے گئے۞[31] پس وہ کہنے لگا میں نے (اس) مال کی محبت اپنے رب کے ذکر کی وجہ سے اختیار کی ہے یہاں تک کہ وہ (گھوڑے اس کی) نظر سے اوجھل ہو گئے۞[32] (اس نے حکم دیا کہ) ان کو میرے پاس واپس لاؤ (جب وہ واپس آئے) تو ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر (خود تھپکیاں دیتے ہوئے) ہاتھ پھیرنے لگا۞[33] ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کو ایک آزمائش میں ڈالا اور اس کی کرسی[2] پر ایک جسد ڈال دیا (ایک بغاوت تھی جس کو دبایا گیا) پھر اس نے رجوع کیا۞[34] اور اس نے کہا اے میرے ربّ مجھے بخش دے اور مجھے ایسی حکومت عطا فرما کہ میرے علاوہ (میرے زمانہ میں) کسی اور کو (ایسی حکومت) میسر نہ ہو بلاشبہ تو بڑا ہی دینے والا ہے۞[35] پھر ہم نے ہوا کو اس کے لیے مسخر کر دیا کہ وہ اس کے حکم سے جہاں وہ (ان کشتیوں کو لے) جانا چاہتا نرم رفتار (یعنی موافقت) سے چلتی تھی۞[36] اور ہر طرح کے معمار اور غوطہ خور شیاطین کو اس کے زیر فرمان کر دیا۞[37] اور دوسرے (بھی جو) بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے۞[38] یہ ہماری عطا ہے تُو جسے چاہے دے اور جس سے چاہے روک لے تجھ پر کوئی محاسبہ نہیں ہوگا۞[39] اور بلاشبہ اس کے لیے ہمارے ہاں اعلیٰ مرتبہ اور بہتر انجام ہے۞[40]

اور ہمارے بندے ایوبؑ[3] کا ذکر کیجیے جب اس نے اپنے ربّ کو پکارا کہ (اے میرے ربّ) مجھ کو شیطان نے ایذا اور تکلیف پہنچائی ہے۞[41] (ہم نے اس سے کہا) اپنے پاؤں سے ٹھوکر لگا (دیکھ) یہ ٹھنڈا پانی پینے اور نہانے کا ہے۞[42] ہم نے اس کو اس کے اہل دیئے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی، اپنی خاص رحمت سے اور (اس میں) اہل عقل کے لیے درسِ عبرت ہے۞[43] (ہم نے کہا کہ) پراگندہ لوگوں کو اپنے ہاتھ میں لے (جمع کر) پس دشمن پر حملہ کر اور اپنے کیے ہوئے وعدوں کے خلاف مت کر بلاشبہ ہم نے اس کو

[1] قرآنِ کریم کے نزول کا مطلب بار بار ذکر کیا جا رہا ہے کہ صرف یہ کہ اس میں غور و فکر کیا جائے اور صاحب عقل لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔ پھر غور و فکر کے لیے سمجھنا ضروری ہے اور یہی عقل کہتی ہے لیکن افسوس کہ! ہمارے علمائے کرام صرف اس کی تلاوت پر زور دیتے ہیں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور نہ قوم کو اس کی تاکید کرتے ہیں۔

[2] سلیمان علیہ السلام کی حکومت میں ایک بغاوت ہوئی جس کا ذکر کئی ایک مقامات پر کیا گیا لیکن یہ بغاوت آپ کے وقت میں ایسی دبا دی گئی کہ دوبارہ سر نہ نکال سکی تاہم آپ کی وفات کے بعد آپ کے جانشینوں میں اس نے دوبارہ سر نکالا جس سے آپ کی قائم کردہ حکومت کو اس نے بہت نقصان دیا۔ وضاحت کے لیے سرگزشت کا مطالعہ کریں۔

[3] ایوب علیہ السلام کے قصہ کو بھی دوسرے انبیائے کرام کے قصوں کی طرح دیومالائی کہانی بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی گئی ہم نے عروۃ الوثقیٰ میں ایوب علیہ السلام کی سرگزشت میں اس کی وضاحت کر دی ہے اس کی طرف مراجعت کریں۔

Marfat.com

صابر پایا❁44 اور وہ بہترین بندہ تھا، بلاشبہ وہ (اللہ کی
طرف) رجوع رہنے والا تھا❁45 اور ہمارے بندوں
ابراہیم، اسحٰق اور یعقوب (علیہم السلام) کا ذکر کیجیے
جو بڑی قوت اور بصیرت والے لوگ تھے❁46 ہم نے
ان کو بالخصوص (آخرت کے) گھر کی یاد کے لیے چن
لیا تھا❁47 اور وہ ہمارے ہاں منتخب اور پسندیدہ لوگوں
میں سے تھا❁48 اور آپؐ اسماعیل، الیسع اور ذوالکفل
(علیہم السلام) کا ذکر بھی کیجیے اور یہ سب کے سب
نیک لوگوں میں سے تھے❁49 ہمیشہ رہنے کے باغات
ہیں جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہیں❁50 وہ
وہاں (باغات میں) تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور
طرح طرح کے میوے اور مشروبات کا حکم کرتے
ہوں گے❁51 اور ان کے پاس نیچی نگاہوں والی
(باحیا) ہم سن بیویاں ہوں گی❁52 (دیکھ لو) یہ وہی
انعامات ہیں جن کا تم سے روزِ حساب آنے پر وعدہ کیا
گیا تھا❁53 بلاشبہ یہ ہمارا دیا ہوا رزق ہے جو (کبھی بھی)
ختم ہونے والا نہیں❁54 یہ (تو متقین کا حال تھا) اور
بلاشبہ سرکشوں کے لیے برا ٹھکانا ہے❁55 (وہ) دوزخ
ہے جس میں وہ ڈالے جائیں گے وہ تو بہت ہی بری
جگہ ہے❁56 یہ کیا ہے؟ کھولتا ہوا پانی اور پیپ (ہے)
اس کا مزہ چکھو❁57 اور دوسری چیزیں بھی (ان کے
لیے) اسی قسم کی ہیں❁58 یہ ایک اور فوج تمہارے ساتھ
(اس طرح) گھستی چلی آ رہی ہے، ان کے لیے بھی
کوئی خوش آمدید نہیں بلاشبہ یہ جہنم میں داخل ہونے
والے ہیں❁59 وہ (جواباً) کہیں گے بلکہ تم ہی پر خدا کی
پھٹکار ہو تم ہی تو ہو کہ یہ (عذاب) ہمارے آگے
لائے پس وہ (دوزخ) بہت ہی برا ٹھکانا ہے❁60 (بعد
میں داخل ہونے والے) کہیں گے اے ہمارے
ربّ! جو (گروہ) یہ مصیبت ہمارے آگے لایا ہے
اسے دوزخ میں دوگنا عذاب دے❁61 اور وہ (آپس
میں) کہیں گے یہ کیا بات ہے کہ ہم ان کو نہیں دیکھتے
جن کو ہم برے لوگوں میں شمار کرتے تھے❁62 کیا ہم
(یوں ہی) ان کا مذاق اُڑاتے رہتے تھے (دراصل وہ
بُرے نہ تھے) یا (یہاں ہیں اور ہماری) آنکھیں ان
سے چوک گئی ہیں❁63 بلاشبہ اہل دوزخ کا (اس طرح)
جھگڑنا بالکل سچی بات ہے❁64

(آپؐ) کہہ دیجیے سوائے اس کے نہیں کہ میں
تو ڈرانے والا ہوں اور معبود (تو) صرف اللہ ہی ہے
جو اکیلا غالب آنے والا ہے❁65 (وہی) ربّ ہے
آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اس کے درمیان ہے وہ
بڑا زبردست بہت بخشنے والا ہے❁66 (آپؐ) کہہ
دیجیے کہ وہ بڑی ہی (ہولناک) خبر ہے❁67 اور تم کسی
طرف التفات نہیں کرتے❁68 مجھے تو ملاءِ اعلیٰ کے
متعلق کوئی علم نہیں ہے جب کہ وہ (آپس میں) جھگڑ
رہے تھے❁69 مجھ کو اس لیے وحی[1] ہوتی ہے کہ میں
صاف صاف ڈرانے والا ہوں❁70 (وہ وقت یاد کرو)
جب تیرے ربّ نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے
انسان کو پیدا کرنے والا ہوں❁71 پس جب میں اس کو
ٹھیک تیار کر دوں اور اپنی طرف سے روح اس میں
پھونک دوں تو تم سب اس کے لیے (میرا نائب
ہونے کے شکریہ میں) سجدہ ریز ہو جانا❁72 پس (جب
اُس بشر کو خلیفہ بنا دیا گیا تو) سب ہی فرشتوں نے
سجدہ (شکر) ادا کیا❁73 سوائے ابلیس کے کہ اس نے
تکبر کیا اور وہ (فرشتوں سے نہیں بلکہ) کافروں میں
سے تھا❁74 اللہ نے فرمایا اے ابلیس! تجھے کس چیز نے
سجدہ (شکر) ادا کرنے سے روک دیا جس کو میں نے
اپنے ہاتھوں (قانونِ قدرت) سے بنایا، کیا تو غرور
میں آ گیا یا تو درجہ میں (اس سے) بڑا تھا؟❁75

[1] انبیاء کرام پر وحی کا جو نزول ہوا اس کی غرض قرآن کریم میں بار بار یہ بتائی گئی ہے کہ ہمارا کام اللہ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے تا کہ وہ راہِ راست کی طرف آئیں۔

Marfat.com

ابلیس[1] نے کہا میں اس سے بہتر ہوں (اس لیے کہ) تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے بنایا۞76 اللہ نے فرمایا پس تو یہاں سے نکل جا کہ تو (آدم کی فضیلت کو نہ مان کر) مردود ہے۞77 اور بلاشبہ تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت (یعنی رحمت سے دوری) رہے گی۞78 ابلیس نے کہا اے میرے ربّ! مجھ کو اس دن تک (کہ لوگ) دوبارہ اُٹھائے جائیں مہلت دے دے۞79 اللہ نے فرمایا (جا) تجھ کو مہلت دی گئی۞80 اس دن تک جس کا وقت معلوم ہے (کہ ہر چیز فنا ہو جائے گی)۞81 ابلیس نے کہا تیری عزت کی قسم میں ان سب کو ضرور گمراہ کروں گا۞82 سوائے ان کے جو تیرے مخلص بندے ہیں۞83 اللہ نے فرمایا سچ بات ہے (کہ تجھے مہلت دی گئی) اور میں سچ ہی کہتا ہوں۞84 (یاد رکھ کہ) میں دوزخ کو تجھ سے اور جو تیری راہ پر چلے ان سب سے ضرور بھر دوں گا۞85 (اور اے پیغمبر اسلام!) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں چاہتا ہوں اور نہ ہی مجھ کو تصنع آتا ہے۞86 نہیں ہے وہ (قرآنِ کریم) مگر سارے جہانوں کے لیے ایک نصیحت ہے۞87 اور کچھ عرصہ کے بعد تم کو خود (ہی) اس کا حال معلوم ہو جائے گا۞88

75 59:39

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

اس کتاب (قرآنِ کریم) کا نازل کیا جانا اللہ کی طرف سے ہے جو بڑا غالب حکمت والا ہے۞1 (اے پیغمبر اسلام!) بلاشبہ ہم نے یہ کتاب آپ پر حق کے ساتھ نازل کی ہے، پس آپ اللہ کے ہو کر خالص اُس کی بندگی کرتے رہیں۞2 یاد رکھو خالص عبادت اللہ ہی کے لیے ہے اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو معبود بنا رکھا ہے (وہ کہتے ہیں) ہم تو ان کی پرستش محض اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کا مقرب بنا دیں، بلاشبہ جن باتوں میں یہ اختلاف کر رہے ہیں اللہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا بلاشبہ اللہ ایسے آدمی کو راہِ ہدایت نہیں دکھاتا جو جھوٹا[2] اور ناشکرا ہو۞3 اگر اللہ کسی کو اولاد بنانا چاہتا تو جس کو چاہتا مخلوق میں سے چن لیتا وہ (ایسے تمام تصورات سے) پاک ہے، وہ اللہ ایک ہے (وہ) غلبہ والا ہے۞4 اس نے آسمانوں اور زمین کو درستی کے ساتھ بنایا وہ رات کو دن پر لپیٹتا اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے، سب ایک وقت معین تک چلتے رہیں گے، یاد رکھو وہی صاحب عزت، بخشنے والا ہے۞5 اس نے تم سب کو ایک نفس (جنس) سے پیدا کیا پھر اس (جنس) سے اس کا جوڑا بنایا اور تمہارے (فائدے کے لیے) جانوروں میں سے آٹھ نر و مادہ اُتارے، اس نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین تاریکیوں میں (رکھ کر) بنایا، یہی اللہ تمہارا ربّ ہے، اس کی حکومت ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں

[1] آدم اور ابلیس دو کردار ہیں اور ان کرداروں کو اپنانے والے ان کی ذریت ہیں۔ آدم کا خاصہ ہے کہ وہ بھول جاتا ہے لیکن جونہی اُس کی سمجھ میں آتا ہے کہ میں بھول گیا تو فوراً اپنی بھول کو تسلیم کرتے ہوئے اللہ سے معافی طلب کر لیتا ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ اللہ اُس کو معاف کر دیتا ہے۔ ابلیس جان بوجھ کر غلطی کرتا ہے پھر اُس کو کہا جاتا ہے کہ تو نے یہ غلطی کی تو وہ اکڑ جاتا ہے اور اپنی غلطی کو ہرگز غلطی تسلیم نہیں کرتا بلکہ اس پر دلائل قائم کرنے شروع کر دیتا ہے۔ پھر جو بھی ایسا کرتا ہے وہ ابلیس کا کردار ادا کرنے کی وجہ سے ابلیس کی ذریت قرار پاتا ہے اگرچہ وہ اس کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس لیے ضروری ہے کہ نظر آنے کے لیے ابلیس کا کردار ادا کرنے والا بشکل انسان ہو، گویا نظر آنے میں وہ انسان ہوگا لیکن کردار کے لحاظ سے ابلیس۔ اب اس کو کسی مقام پر شیطان اور کسی پر جن کہا جا سکتا ہے اسی طرح کسی مقام پر انسان بھی۔ تفصیل کے لیے عروۃ الوثقیٰ کی طرف مراجعت کریں۔

[2] اللہ اپنے بندوں کے بالکل قریب ہے اسلام کا تصور عبادت ہی یہ ہے کہ اللہ کی بندگی کے لیے کسی کو درمیان میں لانا بالکل خلاف حقیقت ہے انسان جس حالت میں بھی ہو اپنے سچے دل سے اللہ کی طرف رغبت کرے تو اللہ بندے کو آگے بڑھ کر ملتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی بندہ پسندیدہ ہے جو فقط اللہ کا ہو کر رہ جائے باقی سب جھوٹ ہے۔

Marfat.com

بھکے چلے جاتے ہو؟ ۞6 اگر تم ناشکری کرو[1] گے تو اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لیے کفر کو پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر گزاری کرو گے تو اس کو تمہارے لیے پسند فرمائے گا اور (قیامت کے دن) کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا، پھر تم سب کو اپنے پروردگار ہی کی طرف واپس جانا ہے پھر وہ تم کو تمہارے سارے اعمال بتلائے گا، وہ تو تمہارے دِلوں کے حال سے بھی باخبر ہے ۞7 اور جب انسان پر کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو وہ اپنے ربّ کو اس کی طرف رجوع ہو کر پکارتا ہے پھر جب (اللہ) اُس کو اپنے پاس سے نعمت بخشتا ہے (اس کی تکلیف دور کر کے راحت پہنچاتا ہے) تو جس کے لیے اس کو پہلے پکار رہا تھا (یعنی اللہ کو) وہ بھول جاتا ہے اور اللہ کے شریک بنانے لگتا ہے تا کہ (لوگوں کو) اس کی راہ سے بھکائے آپؐ اس سے فرما دیجئے کہ (اے کافر!) اپنے کفر کے باوجود کچھ فائدہ اُٹھا لے (بالآخر) تو دوزخیوں میں سے ہو گا ۞8 بھلا جو شخص اللہ کی بندگی میں لگا ہوا ہے رات کی گھڑیوں میں مصروفِ سجدہ اور قیام ہے، خوفِ آخرت بھی رکھتا ہے، اپنے ربّ کی رحمت کا امیدوار ہے، آپؐ فرما دیجئے کہ سمجھ والے اور ناسمجھ کہیں برابر ہوتے ہیں؟ بلاشبہ وہی سوچتے ہیں جو صاحب عقل ہیں ۞9

آپؐ (میری طرف سے) فرما دیجئے کہ اے میرے[2] بندو! جو ایمان لائے ہو اپنے ربّ سے ڈرتے رہو (یاد رکھو کہ) جن لوگوں نے اس دُنیا میں نیک کام کیے ان کے لیے بھلائی ہے اور اللہ کی زمین کشادہ ہے بلاشبہ صبر کرنے والوں کو ان کے صبر کا پورا پورا اَجر ملے گا جو (اَجر ملنے والوں کے لیے) بے حساب ہو گا ۞10 آپؐ فرما دیجئے (اے پیغمبرِ اسلام!) کہ مجھے تو حکم ملا ہے کہ میں دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اس کی عبادت کروں ۞11 اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں خود مسلمان بنوں ۞12 (اے پیغمبرِ اسلام!) آپؐ یہ بھی فرما دیجئے کہ اگر میں حکم نہ مانوں تو مجھے بڑے دن (قیامت) کے عذاب سے ڈر لگتا ہے ۞13 آپؐ کہہ دیجئے کہ میں اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اس کی عبادت کرتا ہوں ۞14 (اے کافرو!) تم اس کے سوا جس کی چاہو پرستش[3] کرو، آپؐ کہہ دیجئے کہ سب سے بڑھ کر خسارہ میں وہی رہے جنھوں نے اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن خسارہ میں ڈالا، آگاہ رہو یہ خسارہ ہی کھلا خسارہ ہے ۞15 ان کے لیے اوپر سے بھی آگ کے سائبان ہوں گے اور ان کے نیچے سے بھی (آگ کے) فرش ہوں گے یہی (وہ عذاب) ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، پس اے میرے بندو مجھ سے ڈرتے رہو ۞16 اور جو لوگ بتوں کی پرستش سے بچتے رہے اور اللہ کی طرف رجوع رہے ان کے لیے بشارت ہے پس آپؐ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے ۞17 جو لوگ بات کو سنتے ہیں پھر اس کی اچھی اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی اور یہی صاحب عقل ہیں (جو عقل کے مطابق کام کرتے ہیں) ۞18 کیا پس جس پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی تو کیا آپ ایسے شخص کو بچا سکتے ہیں جو

[1] خیال رہے کہ اللہ کی ناشکری ہی کفر ہے کیونکہ کفرانِ نعمت کا دوسرا نام ناشکری ہے۔

[2] بعض اہل سوء علماء نے ''اے میرے بندو!'' کی نسبت نبی کریم ﷺ کی طرف کی ہے جو سراسر زیادتی ہے یہ آپؐ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو خطاب ہے اور تمام لوگ خواہ وہ کون ہوں، کیسے ہوں، کہاں ہوں سب اللہ ہی کے بندے ہیں۔ کسی انسان کو یہ حق نہیں کہ وہ اللہ کے بندوں کو اپنے بندے بنا کر خطاب کرے، یہ سراسر غلو ہے جو علماء سو کرتے ہیں۔

[3] یہ حکم نہیں بلکہ ان کی آزادی کی ان کو خبر دی جا رہی ہے اور ساتھ ہی بتایا جا رہا ہے کہ اس آزادی سے آج غلط فائدہ حاصل کرو گے تو کل خسارہ میں رہو گے اس لیے خود سوچ لو تم کو مجبور نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ قانونِ الٰہی کے خلاف ہے۔

Marfat.com

آگ میں پڑ چکا ہو؟ (جبکہ اللہ کے سوا کوئی بچانے والا نہیں) ۞19 لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے بالا خانے ہیں (اور پھر) ان پر مزید بالا خانے بنے ہوئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ اللہ کا وعدہ ہے، بلاشبہ اللہ (اپنے) وعدے کا خلاف نہیں کرتا ۞20 (اے مخاطب!) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں سے پانی برسایا پھر زمین میں اس کے چشمے جاری کیے پھر اسی (پانی) سے مختلف قسم کی کھیتیاں پیدا کرتا ہے پھر وہ تیار ہو جاتی ہیں تو تُو اس کو زرد دیکھتا ہے پھر (اللہ) اس کو چورا چورا کر ڈالتا ہے بلاشبہ اس میں عقل مندوں کے لیے بڑی نصیحت ہے ۞21

کیا پس جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کشادہ کر دیا ہو پس وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے، پس خرابی ہے ان کے لیے جن کے دِل اللہ کی یاد کی طرف سے سخت ہیں، یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں ۞22 اللہ نے کتنا اچھا کلام نازل فرمایا ہے وہ کتاب (قرآنِ کریم) ہے جن کی آیتیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں اور دُہرائی جاتی ہیں جن کو پڑھنے سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کے چمڑے اور دِل نرم ہو کر اللہ کی یاد میں محو ہو جاتے ہیں، یہی اللہ کی ہدایت ہے، اللہ جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعہ ہدایت دیتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ چھوڑ دے تو اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ۞23 کیا پس وہ شخص جو قیامت کے دن بُرے عذاب کو اپنے منہ پر روک رہا ہوگا (اس کا حال کیا ہو گا؟) اور (اس وقت) ظالموں سے کہا جائے گا کہ اب (اس کا) مزہ چکھو جو تم کماتے رہے تھے ۞24 ان سے پہلے بھی لوگ جھٹلا چکے ہیں پھر (انجام کار) ان پر ایسی جگہ سے عذاب آیا کہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا ۞25 پھر اللہ نے ان کو دُنیا کی زندگی میں رُسوائی کا[1] مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی بڑا ہے کاش! یہ (لوگ) جانتے ۞26 اور بے شک ہم نے اس قرآن (کریم) میں لوگوں کے لیے ہر طرح کی مثالیں بیان کی ہیں تا کہ وہ ان پر غور کریں ۞27 (یہ) قرآن عربی (زبان میں) ہے اس میں کوئی ٹیڑھی بات نہیں تا کہ لوگ (برے انجام سے) بچیں ۞28 اللہ نے ایک مثال[2] بیان کی ہے کہ ایک (غلام) مرد ہے جس میں کئی (لوگ) شریک ہیں (جو) مختلف المزاج ہیں اور ایک شخص (ایسا) ہے جو خاص ایک ہی شخص کا (غلام) ہے، کیا ان دونوں کی حالت یکساں ہو سکتی ہے؟ تمام اچھی تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (سمجھتے) ۞29 بلاشبہ آپ کو بھی مرنا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے ۞30 پھر تم سب قیامت کے دن اللہ کے روبرو اپنے اختلافات پیش کرو گے ۞31

۞ پس اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے؟ اور جب سچی بات اس کو پہنچ جائے تو اس کو جھٹلائے کیا (ایسے) منکروں کا ٹھکانا دوزخ نہیں ہے؟ ۞32 اور وہ شخص جو سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس (سچی بات) کو سچ مانا وہی لوگ متقی ہیں ۞33 ان کے

[1] دُنیا کی زندگی میں رسوائی کن کے لیے ہے کاش کہ مسلمان اس پر غور کرتے اس لیے کہ دنیوی زندگی کی رسوائی عذابِ الٰہی ہے۔ خیال رہے کہ دُنیا میں کسی کا فقط غریب ہونا رسوائی نہیں دوسروں کے سہارے زندگی گزارنا رسوائی ہے اور یہی عذاب الٰہی ہے۔ جس کو قوم مسلم من حیث القوم تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔

[2] اس مثال پر بار بار غور کرو اور سمجھ لو کہ ایک کا غلام ہونا بہتر ہے یا کئی ایک کا جو کئی ایک کا غلام ہوگا وہ ایک کی مانے گا تو دوسروں کی نافرمانی کا مرتکب ہوگا اور جو ایک کا غلام ہے اُس کے حکم کے لیے ہر وقت یکسوئی سے تیار رہے گا کاش کہ! مسلمان صرف اللہ کی غلامی کو پسند کرتے ہوئے باقی تمام انسانوں کی غلامی کا پٹا اُتار پھینکتے جو ایک مدت سے اُنہوں نے نہایت خوبصورت سمجھ کر پہن رکھا ہے اور اب وہ اس کے عادی ہو چکے ہیں۔ اللہ ان نام کے حکمرانوں کو یہ بات سمجھا دے۔

Marfat.com

لیے ان کے پروردگار کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے، نیکوکاروں کا یہی بدلہ ہے ۞34 تاکہ اُن لوگوں نے جو بُرے عمل کیے تھے اُنہیں اللہ ان سے دور کردے اور ان کے نیک اعمال کا بدلہ ان کو عطا فرمائے جو (دُنیاوی زندگی میں) وہ کیا کرتے تھے ۞35 کیا اللہ اپنے بندہ[1] کے لیے کافی نہیں ہے؟ اور (یہ منکر) آپ کو اس (اللہ) کے سوا اوروں سے ڈراتے ہیں اور اللہ جس کو (اپنے قانون کے مطابق) گمراہ کرے اس کو کوئی راہ دکھانے والا نہیں ۞36 اور جس کو اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا کیا اللہ غالب (اور ان کافروں سے) بدلہ لینے والا نہیں؟ ۞37 اور اگر آپ (اے پیغمبر اسلام!) ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو یہ (فوراً) کہیں گے، اللہ نے، آپ فرما دیجئے بھلا بتاؤ کہ جن لوگوں کی تم اللہ کے سوا پرستش کرتے ہو اگر اللہ مجھ کو کوئی تکلیف دینا چاہے تو کیا وہ اس کی (دی ہوئی) تکلیف کو دور کرسکتے ہیں یا اللہ مجھ پر مہربانی فرمانا چاہے تو کیا وہ اس کی عنایت کو روک سکتے ہیں؟ آپ فرما دیجئے میرے لیے بس اللہ کافی ہے، اس پر بھروسہ کرنے والے بھروسہ کرتے ہیں ۞38 آپ فرما دیجئے کہ اے میری قوم (کے لوگو!) تم اپنی جگہ پر اپنا کام کیے جاؤ میں بھی کام کیے جاتا ہوں، پس تم عنقریب جان لوگے ۞39 (کہ) کس پر وہ آفت آتی ہے جو اسے (دُنیا ہی میں) رُسوا کر ڈالے اور کس پر (آخرت میں بھی) مستقل عذاب آتا ہے ۞40 ہم نے تو آپ پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کے لیے حق کے ساتھ نازل کی ہے پس اب جو راہِ ہدایت اختیار کرتا ہے وہ اپنے لیے کرتا ہے اور جو گمراہ ہوتا ہے تو اس کی گمراہی (کا وبال) اُس کے سر ہے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں ۞41

اللہ ہی جانوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور ان (جانوں) کو بھی جن پر موت طاری نہیں ہوئی نیند کے وقت (قبض کرتا ہے) پھر اُن کو روک لیتا ہے جن پر موت کا حکم صادر ہو چکا اور دوسری (جانوں) کو ایک وقت معین تک چھوڑ دیتا ہے، بلاشبہ اس میں لوگوں کے لیے جو غور وفکر کرتے ہیں (بڑی ہی) نشانیاں ہیں، (وہ جوں جوں غور کریں گے تو واضح ہوتی جائیں گی) ۞42 کیا اُنہوں نے اللہ کے سوا اور سفارشی بنا لیے ہیں، آپ فرما دیجئے کہ اگرچہ یہ سفارشی نہ قدرت ہی رکھتے ہوں اور نہ کچھ سمجھتے ہی ہوں ۞43 آپ فرما دیجئے کہ سفارش تو سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے اس کی حکومت آسمانوں اور زمین میں ہے پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے ۞44 اور جب اللہ وحدہ (لاشریک لہ) کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے قلوب[2] گرانی محسوس کرتے ہیں اور جب ایک (اللہ) کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُس وقت یہ خوش ہوتے ہیں ۞45 آپ فرما دیجئے، اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کی ان باتوں میں جن میں یہ جھگڑتے رہتے ہیں فیصلہ فرما دے، (تیرے سوا کسی سے اس کا فیصلہ ممکن نہیں) ۞46 اور اگر ظالموں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی ہو تو وہ لوگ قیامت کے دن سخت عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے سب کا سب دے ڈالیں اور (تب بھی) ان

[1] بلاشبہ اللہ اپنے بندہ کو کافی ہے ہاں! وہ بندہ جو فقط اللہ کا بندہ ہو جیسے خود نبی اعظم وآخر ﷺ فقط اللہ کے بندہ تھے اور دوسروں کو بھی فقط اللہ کا بندہ بنانے کے لیے تشریف لائے اور اللہ کے حکم سے غیروں کے بندوں کو فقط اللہ کا بندہ بنا کر اس دُنیا سے رخصت ہوئے۔

[2] نمبر 45 کا مضمون بار بار پڑھیں اور سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کریں اور دلوں کی گرانی کیا ہے؟ اس پر غور کریں دوسروں سے نہیں فقط اپنے دل سے پوچھیں دل کیا گواہی دیتا ہے؟ نیز خیال کریں کہ دل کی گرانی کم ہوئی ہے یا نہیں؟

Marfat.com

پر اللہ کی طرف سے وہ (عذاب) ظاہر ہو گا جس کا ان کو سان گمان تک نہ تھا ۞47 اور (اس دن) ان پر جو وہ بُرے کام کرتے تھے ظاہر ہو جائیں گے اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے وہ انہیں آ گھیرے گا ۞48 پس جس وقت انسان[1] کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی خاص نعمت عطا کرتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو مجھ کو میرے علم کی بنا پر ملا ہے، نہیں بلکہ یہ تو اس کی آزمائش تھی (کہ اس کی نظر کہاں پڑتی ہے) لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے ۞49 بے شک ان سے قبل بھی لوگ ایسا ہی کہا کرتے تھے (ان کو بھی اپنی اہلیت اور دولت پر ناز تھا) سو ان کا کمایا ان کے کچھ بھی کام نہ آیا ۞50 پھر ان کے (برے) اعمال کی برائیاں انہیں پر پڑیں اور ان (کفارِ مکہ[2]) میں سے جو ظالم ہیں ان پر عنقریب ان کے اعمال بد کا وبال پڑے گا اور وہ (اللہ کو اپنی تدبیروں سے کبھی بھی) ہرا نہ سکیں گے ۞51 کیا اُنہیں علم نہیں کہ اللہ جس کو چاہتا ہے فراخی سے رزق عطا کرتا ہے اور (جس کو چاہتا ہے) نپا تلا دیتا ہے، بلاشبہ اس میں ایمان والوں کے لیے بڑی ہی نشانیاں ہیں ۞52

(اے پیغمبر اسلام!) آپ فرما دیجئے (میری طرف سے کہ) اے میرے بندو! جنہوں نے (اُلٹے کام کر کے) اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں (حد سے تجاوز کیا ہے) اللہ کی رحمت سے نا اُمید[3] مت ہو، بلاشبہ اللہ سب گناہ بخش دے گا، بے شک وہ بڑا بخشنے والا، پیار کرنے والا ہے ۞53 اور اپنے رب کی طرف رجوع ہو جاؤ اور اس کی فرمانبرداری کرو اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے پھر (اس وقت) تمہاری مدد نہ کی جائے گی ۞54 اور (اے لوگو!) اس بہترین (کتاب) کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے ربّ کی طرف سے اُتاری گئی ہے قبل اس کے کہ تم پر اچانک آفت آ جائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو کہ یہ آفت کہاں سے آ گئی؟) ۞55 (باخبر کیوں کیا جاتا ہے؟ اس لیے کہ) کہیں کوئی متنفس یہ (نہ) کہنے لگے کہ افسوس ہے اس کوتاہی پر جو میں اللہ کے بارے میں کرتا رہا اور میں تو صرف ہنسی ہی اُڑاتا رہا (اور میں کتنا نا سمجھ نکلا؟) ۞56 یا کوئی کہنے لگے کہ اگر اللہ مجھ کو راہ (حق) دکھاتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں ہوتا (اور انعام پاتا) ۞57 یا عذاب کو دیکھ کر یہ کہنے لگے کہ کاش مجھے (دُنیا میں) پھر ایک بار واپس جانا ہو تو میں (بڑے) نیک کام کرنے والوں میں ہو جاؤں ۞58 ہاں! (کچھ نہیں تیرے پاس میرے احکام پہنچے تھے پھر تو نے ان کو جھٹلایا اور گھمنڈ کیا اور تو کافر کا کافر ہی رہا (تیرا شیطان تجھ پر غالب آیا) ۞59 اور آپؐ قیامت کے دن ان لوگوں کے چہرے سیاہ دیکھیں گے جو اللہ پر جھوٹ باندھتے رہے (اور بہتان لگاتے رہے) کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا دوزخ نہیں؟ (کیوں نہیں، دوزخ ہی ہونا چاہیے اور دوزخ ہی ہو گا) ۞60 اور جو لوگ اللہ سے ڈرتے رہے اللہ انہیں کامیابی کے ساتھ (جہنم سے) نجات دے گا (وہاں) نہ ان کو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۞61 اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر شئے کا نگہبان ہے (کارسازی اسی کا

[1] ہر انسان اپنی زندگی میں مصائب سے دوچار ہوتا ہے اور مصیبت کے اوقات میں ایک وقت ایسا ضرور آتا ہے کہ فقط اللہ ہی زبان پر رہ جاتا ہے بس ایسے وقت کو اپنا رہنما بنا لیں اور اس رہنمائی کو کبھی نہ بھولیں اللہ حامی و ناصر ہو۔

[2] کفار مکہ اس لیے کہ آپؐ کے پہلے مخاطبین یہی تھے اور اُنہوں نے باوجود ایک خاندان ہونے کے مخالفت کی حد کر دی اور پھر مخالفت کے طریقے وہ اختیار کیے جو نہایت دِل سوز اور انسانیت کے خلاف تھے۔

[3] اللہ کی رحمت کیا ہی عجیب چیز ہے کہ اپنے اوپر خود زیادتیاں کرنے والوں سے بھی کہا جا رہا ہے کہ اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو کیونکہ نا اُمیدی اور مایوسی موت ہے۔ اللہ سے معافی مانگ کر دیکھو کہ اس کی رحمت کیسے امنڈ کر تمہارا استقبال کرتی ہے۔

Marfat.com

کام ہے)۞[62] اس کے پاس آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں اور جو لوگ اللہ کی نشانیوں کے منکر ہوئے (اور اس کے احکام کو نہ مانا) وہی لوگ خسارے میں رہیں گے۞[63]
(اے پیغمبر اسلام!) آپ فرما دیجیے، اے نادانو! کیا تم مجھے (بھی) غیر اللہ کی پرستش کرنے کو کہتے ہو۞[64] اور بے شک آپ کی طرف (اے پیغمبر اسلام!) اور آپ سے قبل جو (پیغمبر) گزرے ہیں ان پر یہی وحی بھیجی گئی ہے کہ (اے مخاطب!) اگر تو نے شرک[1] کیا تو تیرے اعمال اکارت جائیں گے اور تو خسارہ پانے والوں میں ہوگا۞[65] بلکہ (اے انسان! تجھ پر لازم ہے کہ) تو اللہ ہی کی پرستش کر اور (اس کے) شکر گزاروں میں ہو جا۞[66] لیکن ان لوگوں نے اللہ کی قدر شناسی جیسی کرنی چاہیے تھی نہ کی حالانکہ قیامت کے دن تمام زمین اسی (اللہ) کی ایک مٹھی (قبضہ) میں ہوگی اور آسمان (کاغذ کی طرح) لپیٹے ہوئے اس کے داہنے ہاتھ (قبضہ قدرت) میں ہوں گے وہ (جسمانیت سے) پاک ہے اور لوگوں کے شرک سے بہت بالا و برتر ہے۞[67] اور (جب) صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گے بجز اس کے جس کو اللہ چاہے پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو فوراً سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے، دیکھنے لگیں گے۞[68] اور (محشر کی) زمین اپنے ربّ کے نور سے چمک اُٹھے گی اور پیغمبر اور گواہ حاضر کیے جائیں گے اور لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ ہوگا اور ان (میں سے کسی) پر (قطعاً) ظلم نہ ہوگا۞[69] اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور وہ (اللہ) خوب جانتا ہے جو کچھ یہ کرتے ہیں۞[70]
اور کافروں کو گروہ در گروہ جہنم کی طرف[2] ہانکا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور ان سے اس کے محافظ (فرشتے) کہیں گے کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے؟ جو تم کو تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے اور تم کو اِس دن کے پیش آنے سے ڈرایا کرتے تھے وہ کہیں گے ہاں! لیکن (وہ دیکھ لیں گے کہ بالآخر) عذاب کا وعدہ کافروں پر پورا ہو کر رہا۞[71] حکم ہوگا کہ دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ (اور) اس میں ہمیشہ رہا کرو پس تکبر کرنے والوں کا کیا برا ٹھکانا ہے۞[72] اور جو لوگ اللہ سے ڈرتے رہے وہ جنت کی طرف (ذوق و شوق سے) گروہ در گروہ لے جائے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے (تو ان کا خیر مقدم کیا جائے گا) اور اس کے محافظ (فرشتے) کہیں گے تم پر سلام ہو، تم پاکیزہ لوگ ہو پس اس میں ہمیشہ رہنے کے لیے داخل ہو جاؤ۞[73] اور وہ کہیں گے سب اچھی تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہم کو اس زمین کا وارث بنایا کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں، پس (دُنیا میں نیک) عمل کرنے والوں کا کیا خوب بدلہ ہے۞[74] اور آپ (اس دن) فرشتوں کو دیکھیں گے کہ عرش کے گرد حلقہ باندھے ہوئے اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ

[1] شرک کی حقیقت سمجھنے کے لیے یہ بات کفایت کرتی ہے کہ جس طرح کوئی انسان خواہ وہ کون ہو اپنی ولدیت میں کسی دوسرے کی شرکت گوارا نہیں کر سکتا بالکل اسی طرح اللہ ربّ کریم اپنے بندوں کو اپنے سوا کسی دوسرے کی بندگی پسند نہیں کرتا یہاں تک کہ جو شخص اپنی خواہش کو اللہ کے ساتھ شریک بنالے اُس کو بھی مشرک گردانتا ہے۔ (۳۵:۴۵)

[2] اس طرح کے اہانت آمیز بیانات کافروں کی تفہیم کے لیے دیئے جاتے ہیں تا کہ ان کو احساس ہو کہ دنیوی زندگی کی عزتیں آخرت میں اُن کو کام نہیں دیں گی اگر ان کو اپنی عزت کا خیال ہے تو وہ آج ہی اپنی آخرت کی عزت کا بھی سامان پیدا کرنے کے لیے اللہ کے سامنے سچے دل سے سجدہ ریز ہو جائیں اور سمجھ جائیں کہ آنے والے کل ان کی سُبکی نہ ہو۔

Marfat.com

پاکیزگی بیان کرتے ہوں گے اور (اس دن) لوگوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے ۞75

85 60:40

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

حا۔ می ... م ۞1 یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُتاری گئی ہے جو غالب آنے والے جاننے والا ہے ۞2 گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے، سخت عذاب دینے والا ہے (اور) بڑی قوت والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) اس کی طرف (سب کو) واپس جانا ہے ۞3 اللہ کی آیتوں میں وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو کافر ہیں، پس آپ کو ان لوگوں کا شہروں[1] میں چلنا پھرنا دھوکے میں نہ ڈال دے ۞4 ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم جھٹلا چکی ہے اور ان کے بعد اور اُمتیں بھی اور ہر اُمت اپنے رسول کو پکڑنے پر تل گئی (کہ قتل کر دے) اور ناحق جھگڑے نکالے تاکہ حق کو ناکام بنا دیں، بالآخر میں نے ان کی گرفت کی پھر (دیکھ لو) ہماری سزا کیسی ہوئی (اور ان کو کس طرح تباہ و برباد کیا گیا) ۞5 اور اسی طرح آپ کے رب کی بات کافروں پر ثابت ہو چکی کہ وہ دوزخی ہیں (جو دوزخ ہی میں رہیں گے) ۞6 اور وہ (فرشتے) جو عرش[2] کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے اِردگرد ہیں (سب) اپنے ربّ کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں اور اس پر (وہ) (فرشتے) ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والے لوگوں کے لیے بھی بخشش مانگتے رہتے ہیں، اے ہمارے ربّ! تیری رحمت اور علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے پس تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کر لی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا ۞7 اے ہمارے ربّ! ان کو ہمیشگی کی جنتوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا اور ان کو بھی جو ان کے آباؤ اجداد میں سے اور ان کی بیویوں میں سے اور ان کی اولاد میں سے نیک ہوں، بلاشبہ تو بڑا ہی غالب آنے والا، حکمت والا ہے ۞8 اور ان کو گناہوں سے بچا لے اور جس کو تو نے اس دن گناہوں سے بچا لیا تو اس پر تو نے (بڑی) مہربانی فرمائی اور یہی (سب سے) بڑی کامیابی ہے ۞9

بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا ان کو پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ جیسی تم کو (آج) اپنے آپ سے نفرت ہے اس سے زیادہ اللہ کو تم سے (اُس وقت) نفرت تھی جب تم کو (دُنیا میں) ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا اور تم انکار کرتے تھے ۞10 وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! تو نے ہم کو دُو[3] بار موت دی اور دو بار زندگی دی، اب ہم کو اپنے گناہوں کا اعتراف ہے پھر اب (کیا اس عذاب سے) نکلنے کی کوئی راہ ہے؟ ۞11 تمہارا یہ حال اس واسطے ہے کہ جب اللہ کو ایک کہا جاتا تھا تو تم نہیں مانتے تھے اور جب اس کے ساتھ شریک ٹھہرائے جاتے تو تم (فوراً) قبول کر لیتے تھے، اب تو

[1] قانونِ الٰہی کی تفہیم کرائی جا رہی ہے کہ دنیوی زندگی میں مال و دولت کے انبار جمع کرنے کا اصول اور ہے اور کسی کے ہاں دولت کے انبار دیکھ کر اور شہروں میں ان کے کاروبار اور کوٹھیاں، کاریں دیکھ کر دھوکا نہ کھا جانا غور کرنا کہ اس طرح کی تمام فراوانیاں گذشتہ قوموں کے وڈیروں کو بھی حاصل تھیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کی پکڑ آ گئی تو یہ تمام فراوانیاں ان کے کچھ کام آئیں؟

[2] یہ وہ استعارات ہیں جو محض اللہ رب کریم کی طاقت و قوت کے اظہار کے لیے بیان کیے جاتے ہیں کیونکہ انسان ان استعارات کے علاوہ اَن دیکھی اور اَن جھی طاقت یعنی اللہ رب کریم کو سمجھ نہیں سکتا۔ بات سمجھانے کے لیے سامع کے مطابق اس کو پیش کرنا وہ حکمت ہے جس کے اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

[3] اس دنیوی زندگی سے پہلے زمانہ کو موت کہا گیا اس طرح زندگی اور موت کے چار مراحل ہو جاتے ہیں یعنی دو بار موت اور دو بار زندگی۔ (۲:۲۸)

Marfat.com

فیصلہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جو سب سے بلند و بالا ہے۞ 12 وہی ہے جو تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لیے آسمان سے رزق اُتارتا ہے نصیحت تو وہی قبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۞ 13 پس تم خالص اعتقاد کے ساتھ اللہ کو پکارو اور اگرچہ کافر لوگ بُرا ہی کیوں نہ مانیں۞ 14 وہی (اللہ) بلند مرتبہ ہے، عرش کا مالک ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے (اپنے قانون کے مطابق) وحی بھیجتا ہے تا کہ وہ (لوگوں کو) ملاقات کے دن سے ڈرائے۞ 15 جس دن سب لوگ (برزخ سے) نکل پڑیں گے اللہ سے ان کی کوئی بات چھپی نہ ہوگی، آج کے دن کس کی حکومت ہے؟ (ندا آئے گی) اللہ کی جو واحد[1] ہے (اور) زبردست ہے۞ 16 (کہا جائے گا) آج کے دن ہر شخص کو اس کے عمل کا بدلہ دیا جائے گا (کسی پر) کوئی زیادتی نہ ہوگی بلاشبہ اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۞ 17 اور (اے پیغمبر اسلام!) آپ اُن کو نزدیک آنے والے دن سے ڈرایئے جب (گھبراہٹ سے) گھٹ کر کلیجے مُنہ کو آئیں گے (تکلیف کی انتہا ہو جائے گی) اور ظالموں[2] کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات قبول ہو۞ 18 وہ آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہوا ہے وہ بھی۞ 19 اور اللہ تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور اللہ کے سوا جن کو یہ (لوگ) پکارتے ہیں وہ تو کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے (کہ وہ اس معاملہ میں مجبور محض ہیں) بلاشبہ اللہ ہی سننے والا، دیکھنے والا ہے۞ 20

حالانکہ وہ لوگ ان سے قوت میں (بھی) زیادہ تھے اور ان نشانیوں میں (بھی) جو وہ زمین میں چھوڑ گئے ہیں (کھنڈرات بتا رہے ہیں کہ عمارت عجیب تھی) پس اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب ان کی گرفت کی اور اللہ (کے عذاب) سے ان کو کوئی بچانے والا نہ ہوا۞ 21 یہ اس لیے ہوا کہ ان کے پیغمبر ان کے لیے کھلی کھلی نشانیاں لے کر آتے رہے لیکن یہ (لوگ) کفر ہی کرتے رہے پس اللہ نے ان کو پکڑ لیا بلاشبہ وہ بڑی قوت والا (اور) سخت سزا دینے والا ہے۞ 22 اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنے احکام اور کھلی دلیل کے ساتھ بھیجا۞ 23 (موسیٰ علیہ السلام کو) فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف (پیغام دے کر بھیجا) پھر وہ کہتے رہے کہ یہ جادوگر ہے جھوٹا۞ 24 پس جب (موسیٰ) لوگوں کے پاس ہماری طرف سے (دین) حق لے کر پہنچا تو وہ بولے کہ جو لوگ اس کے ساتھ (خدا پر) ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر دو اور ان کی بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دو (اس طرح موسیٰ علیہ السلام کی جماعت کمزور ہو جائے گی) لیکن کافروں کی یہ تدبیر بھی رائیگاں ہی گئی۞ 25 اور فرعون نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو کہ موسیٰ کو قتل کر دوں[3] اور چاہیے کہ وہ اپنے ربّ کو بلا لے (اس لیے کہ) مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تمہارے دین کو بدل نہ ڈالے اور ملک میں فساد نہ بپا کر دے۞ 26 اور موسیٰ نے (بڑے اطمینان سے) کہا کہ میں تو اپنے اور تمہارے رب کی پناہ میں آچکا ہوں ہر (اس) متکبر سے جو حساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا۞ 27

کیا ان لوگوں نے زمین پر سیر و سیاحت نہیں کی کہ یہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے والوں کا کیسا انجام ہوا

اور ایک مرد جو فرعون ہی کے لوگوں میں سے تھا اور اپنے ایمان کو (اپنے دِل میں) چھپائے ہوئے تھا

[1] اوپر نمبر 12 میں گزر چکا ہے کہ ''جب اللہ کو ایک کہا جاتا تھا تو نہیں مانتے تھے'' اس لیے اس جگہ وہی بات کہی گئی جو دنیا میں اُن کو پسند نہ آئی تھی کہ دیکھیں اب کیا جواب دیتے ہیں؟ لیکن اب خاموشی کے سوا کچھ نہ کر سکیں گے۔

[2] مراد وہی ظالم ہیں جن کو ''ایک اللہ'' کہنے سے چڑھتی اور اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرا کر بہت خوش ہوتے تھے۔ (۳۹:۴۵)

[3] فرعون اپنے غصے کی حالت میں ایسا کہہ رہا ہے جو وہ کر نہ سکا حالانکہ اس کو کسی نے پکڑ نہیں رکھا تھا۔ وہ ایسا کیوں نہ کر سکا اس کا جواب نمبر 28 میں آ گیا کہ اُس کی اپنی جماعت میں بھی موسیٰ علیہ السلام کی حمایت کرنے والے لوگ موجود تھے۔

Marfat.com

وہ بولا کیا تم ایک شخص کو (محض) اس بات پر قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور (پھر) وہ تمہارے پروردگار کے ہاں سے تمہارے پاس کھلی نشانیاں لے کر آیا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اس پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو جو پیشین گوئی وہ کر رہا ہے اس میں سے کچھ تم پر پڑ کر رہے گا (تم ذلیل و ناکام ہو گے) بلاشبہ اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے تجاوز کرنے والا سراسر جھوٹا ہو ❁28 (وہ مزید کہنے لگا کہ) اے میری قوم! آج تمہاری حکومت ہے اور اس سرزمین میں تم غالب ہو پھر اگر عذابِ الٰہی آ جائے تو ہم کو اس سے کون بچا سکے گا، فرعون بولا (میں بحث نہیں کرتا) میں تو تم کو وہی بات سمجھاتا ہوں جو خود سمجھتا ہوں اور میں تم کو وہی بتاتا ہوں جو (ہر طرح) بھلائی ہی بھلائی ہے ❁29 اور اس شخص نے جو ایمان لے آیا تھا کہا کہ اے میری قوم! مجھے تم پر ایسے روز (بد) کا اندیشہ ہے جو (تم سے پہلے) دوسری قوموں پر پڑا ہے ❁30 جیسا کہ قومِ نوح، عاد و ثمود اور ان (سب) کے بعد آنے والوں کا حال ہوا اور اللہ (اپنے) بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا (ان کی تباہی ان کے اعمال ہی کا نتیجہ تھی) ❁31 اور اے میری قوم! مجھے تمہارے متعلق چیخ و پکار کے دن کا اندیشہ ہے ❁32 اس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے، کوئی تم کو اللہ سے بچانے والا نہ ہو گا اور جس کے لیے اللہ (اپنے قانون کے مطابق) راہ گم کر دے اس کو کوئی راہ دکھانے والا نہیں ہے ❁33 اور بلاشبہ تمہارے پاس (موسیٰ علیہ السلام سے) پہلے یوسفؑ (بھی) کھلی نشانیاں لے کر آیا تھا لیکن تم ان باتوں کے متعلق جو وہ تمہارے پاس لے کر آیا تھا برابر شک ہی میں پڑے رہے تھے یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گیا اور تم کہنے لگے بس اب اللہ کوئی رسول اس کے بعد نہ بھیجے گا، اس طرح اللہ حد سے بڑھنے والوں، شک کرنے والوں کو محروم ہدایت ہی رکھتا ہے ❁34 جو لوگ اللہ کی آیتوں میں بلا کسی سند کے جو ان کے پاس پہنچی ہو جھگڑتے ہیں (یہ) اللہ اور مومنوں کے نزدیک بڑی ہی بیزاری کی بات ہے اس طرح اللہ ہر مغرور، سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے (اور ان کے تکبر کے باعث قبولِ حق کی صلاحیتیں مردہ ہو جاتی ہیں) ❁35 اور فرعون نے (ازراہِ تمسخر) کہا اے ہامان[1]! (ذرا) میرے لیے ایک بلند عمارت تو بنوا دے شاید میں (اس پر چڑھ کر ان) راہوں تک پہنچ جاؤں ❁36 (جو) آسمانوں کی راہوں میں (جا ملتی ہیں) پھر موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور میں اس (موسیٰؑ) کو جھوٹا سمجھتا ہوں اور اس طرح فرعون کو اپنے برے اعمال اچھے معلوم ہوتے رہے اور وہ راہ (حق) سے روک دیا گیا اور فرعون کی ہر تدبیر تو (خود اس کی) ہلاکت کے لیے رہی ❁37

اور اس (مرد) مومن[2] نے کہا اے میری قوم! تم میری پیروی کرو (فرعون کو چھوڑ کر) میں تم کو نیکی کی راہ دِکھاؤں گا ❁38 اے میری قوم! بلاشبہ یہ دُنیا کی زندگی تو (چند روزہ) فائدہ اُٹھا لینے کی چیز ہے اور بلاشبہ آخرت ہی (در اصل) قرار و قیام کی (صحیح) جگہ ہے ❁39 یاد رکھو جس نے (دُنیا میں) برائی کی تو اس کو اس (برائی) کے برابر بدلہ ملے گا اور جس نے نیک عمل کیا خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ صاحب ایمان (بھی) ہو تو وہ سب جنت میں داخل ہوں گے اور

[1] فطرتِ انسانی ہے کہ جب اللہ کا تصور آتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے لیے آسمانوں کی طرف اشارہ کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کسی جگہ مقید نہیں اس لیے فرعون نے تمسخر کے طور پر ہامان سے یہ بات کہی جس کی کوئی حقیقت نہیں تھی۔

[2] یہ مردِ مومن فرعون کی جماعت یعنی قبطی قوم کا آدمی تھا لیکن ایمان لا چکا تھا اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تبلیغ کے کام میں ان کا معاون بن گیا تھا اور اس کی معاونت کس قدر قابلِ تحسین تھی اس کے خطاب سے ظاہر ہے جو نمبر 48 تک مسلسل چلا گیا ہے۔

Marfat.com

وہاں ان کو بے حساب رزق ملے گا (جس کا اُنہیں سان وگمان بھی نہ تھا) 40 اور اے میری قوم! یہ کیا ہے کہ میں تم کو (راہ) نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھ کو دوزخ کی طرف دعوت دیتے ہو 41 تم مجھ کو اس طرف بلاتے ہو کہ اللہ کا انکار کروں اور ایسوں کو اس کا شریک کروں جس کی میرے پاس کوئی دلیل موجود نہیں اور میں (تمہاری خیر خواہی کے لیے) تم کو غالب آنے والے بخشنے والے (اللہ) کی طرف بلاتا ہوں 42 حقیقت تو یہ ہے کہ تم جس چیز کی (عبادت کی) طرف مجھ کو بلاتے ہو وہ تو دُنیا میں پکارے جانے کے قابل ہے نہ آخرت میں اور یہ کہ ہم کو اللہ ہی کی طرف واپس جانا ہے اور بلاشبہ حد سے گزرنے والے ہی دوزخی ہیں 43 پس جو بات میں تم کو کہتا ہوں آگے چل کر تم اسے یاد کرو گے اور میں تو اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بلاشبہ سارے بندے اللہ کی نظر میں ہیں 44 پس اللہ نے اس (مردِ مومن) کو لوگوں کی بری تدبیر سے محفوظ رکھا اور آلِ فرعون کو سخت عذاب نے آ گھیرا 45 (اور عالم برزخ میں) ان لوگوں کو دوزخ کی آگ کے سامنے صبح و شام لایا جاتا ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو آلِ فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کر دیا جائے گا 46 اور (اس وقت کا ذکر کرو) جب وہ لوگ دوزخ[1] میں جھگڑیں گے تو ان کے کمزور لوگ ان لوگوں سے جو بڑے بنتے تھے کہیں گے ہم تو تمہاری پیروی کرتے تھے پس کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ کم کر سکتے ہو 47 اور وہ لوگ کہیں گے جو بڑے بنتے تھے کہ ہم سب ہی اس (آگ) میں پڑے ہیں بلاشبہ اللہ تو بندوں کے درمیان فیصلہ فرما چکا 48 اور جو لوگ دوزخ میں پڑے ہوں گے وہ دوزخ کے محافظوں سے کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے دُعا کرو کہ وہ ہم پر ایک دن تو عذاب ہلکا کر دے 49 وہ (محافظ) کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول نشانیاں لے کر نہیں گئے تھے وہ (دوزخی) کہیں گے کیوں نہیں (ہاں! گئے تھے، محافظ) کہیں گے پھر تم ہی دُعا کرو اور (جان لو کہ) کافروں کی دُعا تو (اس وقت) بس بیکار ہے 50

بلاشبہ ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی دُنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے رہے ہیں اور (اس دن بھی) جس دن[2] گواہ کھڑے ہوں گے 51 جس روز بہانے بازیاں ظالموں (مشرکوں) کے کچھ کام نہ آئیں گی اور ان پر (اللہ کی) لعنت ہوگی اور ان کے لیے بدترین گھر ہوگا 52 اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو (کتاب) ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا 53 عقل مندوں کی ہدایت اور نصیحت کیلئے 54 پس آپ صبر کریں بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کیجئے اور صبح و شام اپنے ربّ کی تسبیح وتحمید کرتے رہیے 55 بلاشبہ جو لوگ اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں (وہ بھی) بلا کسی سند (اور دلیل) کے جو ان کے پاس پہنچی ہو ان کے دِل میں بس ایک (ایسی) بڑائی (کی ہوس) ہے جس تک وہ پہنچ نہ سکیں گے پس آپ (حاسدوں سے) اللہ کی پناہ مانگتے رہیے بلاشبہ وہ سننے والا دیکھنے والا ہے 56 ہاں! (یاد رہے کہ) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے (دوبارہ) پیدا کرنے سے بڑا (کام) ہے اور لیکن اکثر لوگ (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے 57 اور اندھا

[1] دوزخ میں کمزوروں اور طاقتوروں کے مکالمہ کا ذکر کئی جگہوں پر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کمزوروں کو دنیا میں جو بات کرنے کی جرأت نہیں وہ باتیں وہاں ان سے روبرو کریں گے اس لیے کہ اُس وقت طاقتوروں کا رعب ان پر طاری نہیں ہوگا۔

[2] ''گواہ کھڑے ہونے کا دن'' وہی دن ہے جس کو قیامت کا دن کہا جاتا ہے جب نبیوں اور رسولوں سے ان کی اُمتوں پر گواہی ہوگی اور نیک وبد سب واضح ہوجائے گا۔ فرمانبرداروں کے حوصلے بلند اور نافرمانوں کے حوصلے پست ہوں گے۔

Marfat.com

(کافر) اور بینا (مومن) برابر نہیں ہو سکتے اور نہ صاحب ایمان نیکوکار اور بدکار (برابر ہو سکتے ہیں) تم بہت ہی کم غور و فکر کرتے ہو ۞58 بلاشبہ قیامت ضرور آئے گی اس میں کچھ شبہ نہیں لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت پر) ایمان نہیں لاتے ۞59 اور تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا بلاشبہ جو لوگ میری بندگی سے تکبر کرتے ہیں عنقریب وہ دوزخ میں ذلیل (وخوار) ہو کر داخل ہوں گے (اور وہاں ان کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہوگا) ۞60

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے واسطے رات بنائی تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرو اور دن کو روشن بنایا (تاکہ تم کام کاج کر سکو) بلاشبہ اللہ لوگوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے لیکن اکثر لوگ اس کا شکر ادا نہیں کرتے (بلکہ اللہ کو بھول ہی جاتے ہیں) ۞61 وہی اللہ تمہارا ربّ ہے (جو) ہر شئے کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (کہ اس کی عبادت کی جائے) پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو ۞62 اس طرح وہ لوگ (اس سے قبل) بھٹکتے پھرتے تھے جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے رہتے تھے ۞63 (لوگو!) اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو قیام کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں (بھی) بنائیں تو کیا ہی اچھی صورتیں بنائیں اور پاکیزہ چیزوں سے تم کو رزق عطا کیا، یہ ہے اللہ جو تمہارا ربّ (بھی) ہے، پس اللہ بڑی برکت والا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ۞64 وہ زندہ رہنے والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پس خلوصِ نیت کے ساتھ اس کو پکارو، تمام اچھی تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ۞65 آپ فرما دیجئے کہ مجھ کو منع کر دیا گیا ہے کہ اللہ کے سوا تم جن کو پکارتے ہو[1] میں ان کی عبادت کروں جب کہ میرے ربّ کی طرف سے میرے پاس روشن دلیلیں آ چکیں اور مجھے یہ حکم مل چکا ہے کہ میں سارے جہانوں کے پروردگار کا فرمانبردار ہوں ۞66 (لوگو!) وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر تم کو (جیتا جاگتا) بچہ بنا کر نکال لیا تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر (مزید مہلت دی) تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے کچھ پہلے ہی مر جاتے ہیں (ایسا کیوں؟ اس لیے) کہ تم اپنے مقررہ وقت کو پہنچو اور شاید تم عقل سے کام لو (اور حقیقت کو سمجھ جاؤ) ۞67 وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے پھر جب وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو اس کی نسبت یہ فرما دیتا ہے کہ ہو جا، تو وہ ہو جاتا ہے ۞68

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں (اور عجیب و غریب بحثیں کرتے ہیں) یہ کہاں بھٹکے جا رہے ہیں ۞69 (یہی لوگ ہیں) جنہوں نے (اللہ کی) کتاب کو جھٹلایا اور جو کچھ ہم نے پیغمبروں کو دے کر بھیجا (اس کو جھٹلاتے رہے) پھر وہ جلد ہی جان لیں گے ۞70 جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں پڑی ہوں گی وہ (دوزخ میں) گھسیٹے جائیں گے ۞71 (پہلے) کھولتے ہوئے پانی میں (اور) پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے ۞72 پھر ان سے کہا جائے گا کہ وہ کہاں گئے جن کو تم شریک ٹھہراتے تھے ۞73 اللہ کے سوا، وہ کہیں گے کہ (وہ) ہم سے کھوئے گئے (نظر نہیں آتے) نہیں ہم تو (اس سے) پہلے کسی کو پکارتے ہی نہ تھے[2] (وہ یہ جھوٹ بولیں

[1] اللہ کو پکارنا کیا ہے؟ اُس کی عبادت کرنا ہے اور اس پکار کا دوسرا نام دُعا بھی ہے پھر کون نہیں جانتا کہ دُعا عبادت کا مغز قرار دی گئی ہے۔ اللہ کی پکار کرنا، اللہ کی عبادت کرنا، یا اللہ سے دُعا کرنا سب مترادف ہیں۔

[2] انسان جھوٹ بول بول کر جب جھوٹ بولنے کا عادی ہو جاتا ہے تو وہ بے سوچے سمجھے بول جاتا ہے یہی حالت ان کی ہوگی کہ باتوں ہی باتوں میں وہ ایسا کہہ دیں گے حالانکہ دُنیا میں ان کا سارا جھگڑا اسی بات پر تھا اور برملا کہتے ہیں کہ وہ ہماری پکار صرف سنتے ہی نہیں بلکہ ہماری بگڑی بھی بناتے ہیں۔

Marfat.com

گے) اس طرح اللہ (اپنے قانون کے مطابق) کافروں کو گمراہ کرتا ہے ❁74 (ان سے کہا جائے گا کہ) یہ بدلہ ہے اس کا جو تم زمین میں ناحق (باطل پر) خوش ہوا کرتے تھے اور اس بات کا کہ تم اِترایا کرتے تھے ❁75 دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہنے والوں کے لیے پس مغروروں کا کیا برا ٹھکانا ہے ❁76 پس (اے پیغمبر اسلام!) صبر کیجئے بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے پس اگر ہم (آپ کو) اس کا کچھ حصہ دکھلائیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے رہتے ہیں یا ہم آپ کو وفات دے دیں بہر حال یہ ہماری طرف ہی واپس آئیں گے ❁77 اور بے شک ہم نے آپؐ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر بھیجے بعض وہ ہیں جن کا حال ہم نے آپؐ سے بیان کیا اور ان میں سے بعض وہ ہیں جن کا حال ہم نے آپؐ سے بیان نہیں کیا، کسی رسول کے لیے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ کوئی نشانی اللہ کے حکم کے بغیر لے آئے پھر جب اللہ کا حکم آ پہنچا تو فیصلہ حق کے ساتھ ہو گیا اور اس وقت اہل باطل خسارے میں رہے ❁78

وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے مویشی بنائے جن میں سے بعض پر تم سوار ہوتے ہو اور بعض کو تم کھاتے بھی ہو ❁79 اور تمہارے لیے ان میں (بہت) فائدے ہیں اور تاکہ تم ان پر سوار ہو کر جہاں جانے کا ارادہ ہو وہاں پہنچ سکو اور تم ان (چوپایہ جانوروں) پر اور کشتیوں پر سوار ہوتے ہو ❁80 اور (اللہ) تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے پھر تم اللہ کی کن کن نشانیوں سے انکار کرو گے ❁81 کیا یہ لوگ زمین پر گھومے پھرے نہیں؟ کہ دیکھ لیتے جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں ان کا کیسا انجام ہوا؟ (حالانکہ) وہ لوگ ان سے (تعداد میں بھی) زیادہ تھے اور قوت میں بھی ان سے کہیں زیادہ ہی تھے اور وہ زمین پر اپنی بہت سی نشانیاں چھوڑ گئے لیکن اُن کی یہ کمائی اُن کے کچھ کام نہ آئی ❁82 پھر جب ان کے پیغمبران کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو جو علم ان کے پاس تھا اس پر وہ نازاں رہے اور ان پر وہ (عذاب) آ پڑا جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے ❁83 پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ ہم خدائے واحد پر ایمان[1] لائے اور جن کو ہم اس کا شریک ٹھہراتے تھے ہم ان سے منکر ہوئے ❁84 پھر وہ جب ہمارا عذاب دیکھ چکے (تو اس وقت) ان کا ایمان لانا ان کے کچھ کام نہ آیا (یہ) اللہ کا طریقہ ہے جو اس کے بندوں میں چلا آ رہا ہے (کہ انکار کی سزا ہلاکت ہے) اور اس وقت وہ منکرین حق خراب و برباد ہو کر رہ گئے ❁85

54 61:41

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

حا۔می۔۔۔م ❁1 (یہ قرآن) رحمٰن ورحیم کی طرف سے نازل ہوا ہے ❁2 یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں واضح طور پر بیان کردی گئی ہیں، قرآن عربی زبان میں اُن لوگوں کے لیے ہے جو جانتے ہیں ❁3 (یہ) خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگوں نے روگردانی کی ہے وہ سنتے ہی نہیں (سمجھیں گے کیا؟) ❁4 اور وہ لوگ کہتے ہیں[2] کہ ہمارے دِل غلاف میں ہیں، اس بات سے جس کی طرف آپ

[1] مثلاً فرعون کو موسیٰ علیہ السلام ایک مدت مدید تک توحید کا درس دیتے رہے لیکن وہ مخالفت میں بڑھتا ہی چلا گیا لیکن جونہی عذاب میں گرفتار ہو گیا یعنی پانی میں ڈوبنے لگا تو برملا کہنے لگا کہ ''میں ایمان لایا'' لیکن اُس کو جواب دیا گیا کہ اب وقت نکل گیا (۱۰:۹۰،۹۱) اسی طرح دوسرے انبیاء کرام کی اُمتوں کی ہلاکت کے متعلق بھی قرآن کریم میں جگہ جگہ ذکر گزر چکا ہے۔

[2] اس بیان کو صرف ایک بار پڑھ کر آگے نہ نکل جاؤ اس کو بار بار پڑھو، کیوں؟ اس لیے کہ اس میں استعارات ہیں جو یہ لوگ خود بول رہے ہیں اور اپنے متعلق برملا کہہ رہے ہیں لیکن ان ''غلافوں''، ''ڈاٹوں'' اور ''حجابوں'' کو مرئی طور پر دیکھا نہیں جاسکتا بلکہ یہ اُن کی حالت کا بیان ہے اور اس کو قرآن کریم نے بہت سے مقامات پر اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت دے کر کہا ہے اور وہاں بھی یہ سب استعارات ہی سمجھنا چاہیے۔

Marfat.com

ہمیں بلاتے ہیں اور (کہتے ہیں کہ) ہمارے کانوں میں ڈٹ ہے اور ہمارے اور آپ کے درمیان ایک حجاب ہے پس آپ اپنا کام کیے جایئے ہم اپنا کام کیے جاتے ہیں 5 آپ فرما دیجئے میں بھی تمہاری طرح آدمی ہوں[1]، مجھ پر وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے پس تم اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اس سے بخشش طلب کرو اور ان مشرکوں کے لیے بڑی خرابی ہے 6 جو لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت (کے دن یعنی قیامت کے روز) کے بھی منکر ہیں 7 بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے 8

(اے پیغمبر اسلام!) آپ (ان سے) پوچھئے کیا تم لوگ اس (کی ذات) سے منکر ہو جس نے دو دن (ادوار) میں زمین بنائی اور تم اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو (یاد رکھو) وہی تمام جہانوں کا پروردگار ہے 9 اور اس نے اس (زمین) میں اس کے اوپر پہاڑ بنائے اور ان کے اندر بڑی برکت رکھ دی اور اس میں سامانِ معیشت مقرر کیا (صرف) چار دن (ادوار) میں، یہ بات سب پوچھنے والوں کے لیے برابر ہے 10 پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا کہ وہ دھواں (سا) تھا پھر ان کو اور زمین کو حکم دیا کہ تم دونوں خوشی سے آؤ یا ناخوشی سے، دونوں نے کہا کہ ہم خوشی سے حاضر ہیں (یہ باتیں زبانِ حال کی ہیں) 11 پھر ان سات آسمانوں کو دو دن (ادوار) میں بنایا اور ہر آسمان میں جو کچھ ہونا تھا اس کا حکم اس میں وحی کر دیا اور آسمان دُنیا کو روشنیوں کے ساتھ سجا دیا اور اس کو (اچھی طرح) محفوظ کر دیا، یہ انتظام ہے اس زبردست اور (ہر چیز کا) علم رکھنے والے کا[2] 12 پھر اگر وہ روگردانی کریں تو آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں تم کو ایک خوفناک عذاب سے ڈراتا ہوں جس طرح کا خوفناک عذاب عاد و ثمود پر آیا تھا 13 جب ان کے پاس اللہ کے رسول ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے آئے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو (تو وہ) کہنے لگے کہ اگر ہمارا ربّ چاہتا تو فرشتے بھیجتا (اور ہم ان کا کہنا مانتے) پس بلاشبہ ہم اس سے انکار کرتے ہیں جو تمہارا لایا ہوا (پیغام) ہے 14 پس جو عاد کے لوگ تھے وہ ملک میں ناحق غرور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے زیادہ زور آور کون ہے، کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ بلاشبہ وہ اللہ جس نے ان کو بنایا وہ قوت میں ان سے کہیں زیادہ ہے اور وہ ہماری آیتوں سے انکار ہی کرتے رہے 15 پھر ہم نے ایک زور کی آندھی (ان پر) نحوست کے دِنوں میں بھیجی (کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے) تاکہ ہم انہیں دُنیا میں رُسوائی کے عذاب کا مزہ چکھائیں اور آخرت کا عذاب اس سے کہیں زیادہ رُسوا کن ہوگا اور ان کی مدد بھی نہ کی جائے گی 16 اور جو ثمود تھے ہم نے ان کو ہدایت کی لیکن اُنہوں نے ہدایت کے مقابلہ میں اندھا رہنا پسند کیا، پھر ان کے اعمال کی پاداش میں (ایک) ذلت کے عذاب نے اُنہیں ایک ہولناک آواز کی صورت میں آ لیا 17 اور ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور ڈرتے

[1] مطلب یہ ہے کہ جو حوائج و ضروریات تم لوگوں کو ہیں ان سے میں بھی مستثنیٰ نہیں کھانے پینے، اوڑھنے پہننے، سونے جاگنے جیسی تمام ضروریات زندگی میرے ساتھ بھی ہیں پھر جو دعوت تم کو دے رہا ہوں خود اُس کے مطابق عمل کر کے تم کو دکھا رہا ہوں پھر تمہارے لیے اس کو تسلیم کرنا کیوں دشوار ہو رہا ہے؟

[2] نمبر 9 سے 12 تک کی عبارت کو بغور پڑھو اس کائنات کے تمام کاموں پر یہ مضمون محیط ہے۔ اس کائنات کا نظام کوئی معمولی نظام نہیں اس کا بنانے والا اور پھر اس کا چلانے والا فقط اللہ رب کریم ہے اُس نے اس پورے نظام میں کسی سے تعاون حاصل نہیں کیا اور تم سب لوگ بھی اس نظام کا حصہ ہو تمہاری موت حیات کا تعلق بھی اس نظام سے ہے پھر یہ سب کچھ دیکھ سمجھ لینے کے بعد بھی تم اُس کے ساتھ شریک ٹھہراؤ تو کیا تمہاری عقل کا جنازہ نہیں نکل گیا کہ تم کیا کر رہے ہو؟

Marfat.com

رہے بچالیا۞[18]
اور جس روز اللہ کے دشمن دوزخ کی جانب جمع کیے جائیں گے پھر وہ (مختلف گروہوں میں) تقسیم کیے جائیں گے۞[19] یہاں تک کہ جب وہ اس (دوزخ) کے پاس پہنچیں گے تو ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کی (بزبانِ حال) گواہی دیں گی[1]۞[20] اور وہ اپنی کھالوں (چمڑوں) سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی وہ کہیں گی ہم کو اس اللہ نے گویائی دی جس نے ہر چیز کو گویا کیا ہے اور اس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۞[21] اور تم (گناہ کرتے وقت اس بات سے) حجاب نہ کرتے تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں گی، بلکہ تم تو خیال کرتے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام جو تم کرتے ہو جانتا ہی نہیں ہے (اب بھی یقین آیا ہے یا نہیں؟)۞[22] اور تمہارے اس گمان سے جو تم اپنے پروردگار کے متعلق رکھتے تھے تم کو برباد کیا پس تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو گئے۞[23] اب اگر وہ صبر کریں تو (کوئی بلا نہ ٹل جائے گی) دوزخ ہی ان کا ٹھکانا ہوگا اور اگر وہ عذر کریں گے تو کوئی منت (سماجت) قبول نہ ہوگی۞[24] اور ہم نے ان کے لیے ایسے ہم نشین مقرر کر دیے تھے جو انہیں ان کے آگے اور ان کے پیچھے ہر چیز خوشنما کر کے دکھاتے تھے اور آج ان کے حق میں عذاب ثابت ہو گیا جیسا کہ ان سے پہلے جنوں اور انسانوں کے گروہوں کے حق میں ثابت ہوا تھا کیونکہ وہ سب کے سب زیاں کار تھے۞[25]
اور یہ کافر ایک دوسرے سے[2] کہتے ہیں کہ اس قرآن کو سنا ہی نہ کرو اور (جب سنایا جائے تو) اس وقت شور مچایا کرو، شاید اس طرح تم غالب رہو۞[26] پھر ہم بھی (ان) کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور ان کے برے کاموں کی جو وہ کرتے رہے ان کو سزا دیں گے۞[27] اللہ کے دشمنوں کی یہی آگ سزا ہے (جو دوزخ میں بھڑک رہی ہے) وہی ان کے ہمیشہ رہنے کا گھر ہے یہ اس (بات) کی سزا ہے کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے۞[28] اور کافر کہیں[3] گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں وہ جن اور انسان دونوں دکھا دے جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا تا کہ ہم ان دونوں کو ذلیل کرنے کے لیے انہیں اپنے پیروں کے نیچے روند ڈالیں۞[29] بلاشبہ جن لوگوں نے اقرار کیا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر (اس پر) قائم رہے، ان پر فرشتے اُترتے ہیں (جو ان سے کہتے ہیں) کہ تم مت ڈرو اور غم نہ کھاؤ (تم اللہ سے ڈرتے رہے اللہ تم سے راضی ہوا) اور تم جنت کی خوشخبری سنو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۞[30] اور ہم دُنیا میں تمہارے رفیق ہیں اور

[1] قبل ازیں بھی اس گواہی کا ایک سے زیادہ بار ذکر گزر چکا ہے کہ ان کی گواہی یہی ہے کہ ان لوگوں کو ان کے ان جوارح کے ساتھ کام کرتے دکھا دیا جائے گا اور سب دیکھ لیں گے کہ جن کاموں کا وہ انکار کرتے تھے وہ سب کے سب تو وہ خود کرتے دکھائے جا رہے ہیں پھر اس سے بڑی گواہی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کیا جو کام کرتے یہ دکھائے جا رہے ہیں وہ یہ ہیں تو یہ کان، آنکھیں اور کھالیں ان کی نہیں؟ جو اعمال کرتے دِکھائے جا رہے ہیں یہ اعمال اُن کے نہیں؟

[2] نمبر 26 میں جو کافروں کی اسکیم بتائی گئی ہے اس وقت اس کو علمائے اسلام پورا کر رہے ہیں کہ قومِ مسلم کو قرآن کریم سے اس قدر دور کر دیا ہے کہ اُس کے قریب آنے کی کوئی شکل باقی نہیں رہنے دی گئی یہاں تک قرآن پڑھنے والے تو سب ہوں لیکن سمجھنے والا کوئی نہ ہوتا کہ سب پڑھنے والے مُردوں کی بخشش کے لیے اس کو پڑھتے رہیں جس کا کوئی اشارہ بھی اسلام میں کسی جگہ موجود نہیں۔ قرآنِ کریم اللہ رب کریم نے زندہ لوگوں کے لیے نازل کیا تا کہ لوگ اس کو سمجھ کر اس کے مطابق عمل کریں علمائے کرام نے اس کو مُردوں کے لیے خاص کر دیا اس پر جتنا افسوس کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔

[3] یہ اس لیے فرمایا گیا یہ جو تم اُس وقت کہو گے جب ان کو پاؤں تلے روندنے سے تم کو کچھ فائدہ نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ تم اپنے غصہ کا اظہار کرو گے، ابھی وقت ہے سمجھنے کا تمہارے لیے بہتر ہے کہ آج ہی سمجھ لو۔

Marfat.com

آخرت میں بھی اور تمہارے لیے وہاں وہ سب کچھ موجود ہے جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لیے وہ سب کچھ جو تم مانگو موجود ہے ❁31 یہ مہمانی ہے بخشنے والے پیار کرنے والے کی طرف سے ❁32

اور اس سے بہتر کس کا قول ہے جو (دوسروں کو) اللہ کی طرف بلائے اور (خود بھی) عمل صالح کرے اور یہ کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں ❁33 کبھی بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی[1] برائی کا جواب ایسے طریقے سے دو جو اچھا طریقہ ہو اگر تم نے ایسا کیا تو تم دیکھو گے کہ جس شخص کے ساتھ تمہاری عداوت تھی وہ ایسا ہی ہو جائے گا جیسا کہ ایک دلی دوست (ہوتا ہے) ❁34 اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو تحمل سے کام لیتے ہیں اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے ہی خوش قسمت ہوتے ہیں ❁35 اور اگر شیطانی وسوسہ آپ کو کسی وقت اُبھارے تو آپ اللہ کی پناہ طلب کریں بلاشبہ وہ (اللہ) ہی سب کچھ سننے والا ہر چیز کو جاننے والا ہے ❁36 اور اس کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور چاند اور سورج ہیں پس تم نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو (بلکہ) اللہ کو سجدہ کرو (اس کی عبادت کرو) جس نے ان کو پیدا کیا اگر تم (واقعی) اس کے عبادت گزار ہو ❁37 پس (اے پیغمبر اسلام! اگر وہ سرکشی کریں تو جو آپؐ کے ربّ کے پاس (مقرب بندے) ہیں رات اور دن اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور وہ (اس کی عبادت سے) کبھی نہیں تھکتے ❁38 اور اس کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ زمین ہے جس کو تو دیکھتا ہے کہ وہ دبی پڑی ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ شاداب اور لہلہا اُٹھتی ہے بلاشبہ جس نے اس خشک زمین کو زندہ کیا وہی (قیامت کے دن) مُردوں کو زندہ کرے گا، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ❁39 بلاشبہ جو لوگ ہماری آیتوں میں کج روی کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں کیا جو شخص دوزخ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن و امان سے (جنت میں) داخل ہو گا؟ تم جو جی چاہے کرتے رہو بلاشبہ جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ دیکھ رہا ہے ❁40 جو اس قرآن (کریم) کا جب کہ وہ ان کے پاس پہنچتا ہے انکار کرتے ہیں (تو وہ سراسر جاہل ہیں) حالانکہ یہ بڑی ہی باوقار کتاب ہے ❁41 جس پر باطل کا گزر ہی نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے (کیونکہ یہ قرآن) بڑے حکمت والے اور ستودہ صفات (اللہ) کا اُتارا ہوا ہے ❁42 (اے پیغمبر اسلام!) آپؐ سے جو کچھ کہا جاتا ہے وہ وہی ہے جو آپؐ سے قبل (رسولوں سے) کہا گیا، بلاشبہ آپؐ کا ربّ بہت بخشنے والا ہے اور (منکروں کو) دردناک عذاب دینے والا ہے ❁43 اگر ہم اس قرآن کو عجمی (زبان میں) اُتارتے تو یہ لوگ کہتے کہ اس کی آیات (عربی زُبان میں) واضح طور پر کیوں نہ بیان کی گئیں (اور کیا خوب ہے کہ قرآن تو) عجمی ہے اور (رسول) عربی آپؐ فرما دیجئے (اے پیغمبر اسلام!) کہ یہ (قرآن) تو ایمان والوں کے لیے ہدایت ہے اور شفا ہے[2] اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بوجھ ہے اور یہ (قرآن)

[1] یہ سننے کے لیے معمولی بات ہے لیکن عمل کے لیے اتنی بھاری ہے کہ شاید اس کے بوجھ کو کوئی برداشت کر ہی نہیں سکتا کہ صدر اول کے بعد اس پر عمل ہوتے دیکھا یا سنا نہیں گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر جگہ عداوت بڑھتی تو دیکھی جاتی ہے لیکن کم ہوتی نظر نہیں آتی نمبر 33 سے 36 تک کا مضمون بار بار پڑھو اور سمجھ کر پڑھو اگر پڑھ نہیں سکتے کسی سے پڑھوا کر دو چار بار سنو لفظ سنو اور خود سمجھتے جاؤ بہت کچھ حاصل ہوگا انشاء اللہ۔

[2] بلاشبہ قرآن کریم شفا ہے لیکن دِلوں کی بیماریوں کے لیے تاکہ اس کو پڑھ کر سمجھ کر اس کے مطابق عمل کیا جائے اور دِلوں کے روگ ختم ہوں لیکن افسوس کہ ہمارے ہاں یہ قرآن لکھ لکھ کر، گھول گھول کر، تعویذ بنا بنا کر جسمانی بیماریوں میں استعمال کیا جانے لگا اور ہمارے علمائے کرام نے کال دخول، امساک اور عضو مخصوص کے استرخاء کے لیے قرآنی آیات نقل کر دیں اور بتایا کہ یہ ان چیزوں کے لیے اکسیر اعظم ہیں خود نہیں پڑھ سکتے تو ہم سے پڑھوا لو اور پھر اس کا اثر دیکھو، جس پر اناللہ وانا الیہ راجعون ہی پڑھا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

ان کے حق میں تاریکی ہے یہ لوگ ایسے ہیں جن کو کسی دُور افتادہ مقام سے پکارا جا رہا ہو ❁44
اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو بھی کتاب دی تھی پھر اس میں بھی (بڑے) اختلاف[1] پڑے اور اگر آپؐ کے ربّ کی طرف سے ایک بات پہلے نہ طے ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کب کا ہو چکا ہوتا اور وہ اس کی طرف سے ایسے شک میں پڑے ہیں جو ان کو چین نہیں لینے دیتا ❁45 جس شخص نے نیک عمل کیے اس نے اپنے (فائدے کے) لیے کیے اور جس نے برے عمل کیے ان کا وبال (بھی) اسی پر ہی پڑے گا اور آپؐ کا ربّ ایسا نہیں جو اپنے بندوں پر ظلم کرے ❁46 ......

❁ قیامت کا علم تو صرف اللہ ہی کی طرف لوٹایا جا سکتا ہے اور کوئی پھل اپنے شگوفوں سے نہیں نکلتا اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی بچہ جنم دیتی ہے مگر یہ اس (اللہ) کے علم میں ہوتا ہے اور جس روز وہ ان لوگوں سے پکار کر کہے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں؟ وہ کہیں گے کہ ہم تو آپ سے کہہ چکے کہ ہمیں کچھ خبر نہیں (گویا وہ صاف انکار کر دیں گے) ❁47 اور جن کو وہ پہلے (اللہ کے سوا) پکارا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گے اور وہ سمجھ لیں گے کہ اب ان کو کہیں مفر نہیں ❁48 آدمی[2] (دُنیا میں) اپنے لیے بھلائی مانگتے نہیں تھکتا اور اگر اس کو مصیبت لاحق ہو تو نا اُمید ہو جاتا ہے (اور) آس توڑ بیٹھتا ہے ❁49 اور اگر ہم اس کو تکلیف پہنچنے کے بعد اپنی رحمت کا مزہ چکھائیں تو کہنے لگتا ہے یہ تو میرا حق ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت قائم ہو گی اور اگر مجھے اپنے پروردگار کی طرف واپس جانا بھی پڑا تو اس کے پاس بھی میرے لیے بہتری ہو گی اور کافر جو عمل کیا کرتے تھے ہم ان کو ضرور بتائیں گے اور ان کو (ان کے کفر کے باعث) سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے ❁50 اور جب ہم انسان پر انعامات کرتے ہیں تو وہ (ہم سے) منہ پھیر لیتا ہے اور کروٹ بدل لیتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دُعائیں (شروع) کر دیتا ہے (گویا بہت ہی خود غرض ہے) ❁51 آپؐ فرما دیجیے بتاؤ اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے آیا ہو، پھر تم اس کا انکار کرو تو اس شخص سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہو گا جو مخالفت میں دور تک چلا گیا ہو؟ ❁52 ہم عنقریب ان کو دُنیا میں اور خود ان کی ذات میں اپنی نشانیاں دِکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر کھل جائے گا کہ یہ (قرآن) حق ہے کیا آپؐ کا ربّ ہر چیز پر گواہ ہونے کے لیے کافی نہیں؟ (یقیناً کافی ہے) ❁53 دیکھو یہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونے کے متعلق شک میں پڑے ہیں یاد رکھو کہ اللہ ہر چیز کو (ہر وقت) گھیرے ہوئے ہے ❁54

62:42   53

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

حا۔می۔۔۔م ❁1 عا۔ئی۔۔۔ن۔سی۔۔۔ن قا۔۔۔ف ❁2
(اے پیغمبر اسلام!) اس طرح اللہ جو غالب آنے والا، حکمت والا ہے آپؐ کی طرف اور جو آپؐ سے پہلے (پیغمبر) گزرے ہیں ان کی طرف وحی بھیجتا رہا

[1] لیکن ہم مسلمانوں نے اپنی کتاب قرآن کریم کے ساتھ کیا کیا؟ یہی کہ اس کو اختلافات کا پلندہ بنا کر رکھ دیا اہل کتاب بیسیوں گرہوں میں تقسیم ہوئے تھے ہم سینکڑوں گروہوں میں تقسیم ہو گئے اور سب سے بڑا ظلم یہ کیا کہ پوری قوم کی توجہ ہی قرآن کریم سے ہٹا دی اور قوم کو اپنی مذہبی پوتھیوں پر لگا دیا کہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

[2] اچھی طرح سن لو اور یاد رکھو کہ اللہ ربّ کریم کو تمہاری تمام باتوں اور کاموں کا علم ہے لیکن ایسا مت کہو کہ تمام کام اور باتیں اللہ کے حکم سے ہوتی ہیں۔ یاد رکھو علم کو حکم سے مت بدلو، علم اور حکم الگ الگ ہیں ایک نہیں۔

[3] نمبر 49 سے 54 تک کا مضمون اچھی طرح ٹھہر ٹھہر کر ایک سے زیادہ بار پڑھو یہ فطرت انسانی کا بیان ہے اور انسان مجموعہ خیر و شر ہے گویا وہ نقیضین کا حامل ہے اس لیے اس میں نقیضین یعنی ضدین اپنا رنگ دکھاتی رہتی ہیں۔

Marfat.com

ہے ۞[3] اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی برتر اور عظمت والا ہے ۞[4] بعید نہیں کہ آسمان اوپر کی جانب سے اُن پر پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے ربّ کی تسبیح اور حمد میں مصروف ہیں اور زمین والوں کے لیے بخشش طلب کرتے رہتے ہیں سُن لو (اور یاد رکھو) بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا بڑا ہی مہربان ہے ۞[5] اور (اے پیغمبرِ اسلام!) جن لوگوں نے اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا کارساز[1] بنا رکھا ہے اللہ ان کو دیکھ رہا ہے، آپ ان کے ذمہ دار نہیں ۞[6] اور اسی طرح ہم نے آپؐ پر قرآن عربی (میں) نازل کیا تا کہ آپؐ مکہ اور اس کے گرد (ونواح) کے لوگوں کو روزِ محشر سے ڈرائیں جس کے (وقوع پذیر) ہونے میں کوئی شبہ نہیں ایک گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخ میں ہوگا ۞[7] اور اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار ۞[8] کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا کارساز بنائے ہیں! (اور ان کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں) حالانکہ کارساز تو اللہ ہی ہے اور وہی مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہی ہر شئے پر قادر ہے ۞[9]

اور (اے لوگو!) جس بات میں بھی تم اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ کے حوالے ہے، وہی اللہ میرا پروردگار ہے اُسی پر میرا بھروسہ ہے اور اُسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں ۞[10] وہ آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے اس نے تمہارے لیے تمہاری[2] ہی جنس سے تمہارے جوڑے بنائے اور چوپایوں میں سے (ان کے) جوڑے (اور) تم کو اس (زمین) میں پھیلایا اس جیسا اور کوئی نہیں ہے اور وہی (سب کی فریادیں) سننے والا دیکھنے والا ہے ۞[11] آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اس کے پاس ہیں جس کے لیے چاہتا ہے رزق کو کشادہ کر دیتا ہے اور (کسی کو) ناپ تول کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ ہر شئے سے باخبر ہے ۞[12] (اللہ نے) تمہارے لیے وہی دین مقرر فرمایا جس کا حکم نوح (علیہ السلام) کو دیا تھا اور جو ہم نے آپؐ کی طرف وحی کیا اور اس کا حکم ہم نے ابراہیم اور عیسیٰ علیہما السلام کو دیا تھا کہ (اِس) دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا (لیکن اکثر لوگ اس سے ہٹ گئے) مشرکوں پر وہ بات جس کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں گراں گزرتی ہے (اور) اللہ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے اور ہر شخص جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اس کو اپنی طرف ہدایت فرماتا ہے ۞[13] اور جن لوگوں نے اختلاف ڈالا (صحیح) علم آ چکنے کے بعد آپس کی ضد کے باعث (اختلاف ڈالا) اور اگر ایک وقت معینہ تک کے لیے ایک بات آپ کے ربّ کی طرف سے طے نہ ہو چکی

[1] یہی وہ شرک ہے جس کے نام سے ہر قوم کے وڈیروں کو چڑ تھی، ہے اور رہے گی کیونکہ وہ اپنے آپ کو نچ قوموں کا کارساز سمجھتے ہیں پھر ان کو اس سے چڑ کیوں نہ ہو۔ ان کا جال چھوٹی چھوٹی بستیوں سے لے کر ملک کے دارالخلافہ تک مسلسل پھیلا ہوا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ اپنے جال کو بدلتے رہتے ہیں۔ کسی کو اس جال سے نکلتا دیکھ کر یہ کبھی خوش نہیں ہوتے۔

[2] یہ مضمون پانچ چھ بار دہرایا جا چکا ہے ہر جگہ ''تمہاری جنس سے تمہارے جوڑے'' بنانے کا ذکر ہے جس کا مطلب بالکل صاف اور واضح ہے لیکن جونہی کہا جائے کہ ''آدم کی جنس سے اُس کا جوڑا بنایا'' (۱:۴) تو اُس وقت علمائے گرامی قدر کی طرف سے فتویٰ جاری ہو جاتا ہے کہ ''دیکھو یہ کافر ہو گیا'' کیوں؟ اس لیے کہ انہوں نے آدم کے متعلق ایک کہانی گھڑی کہ آدم کا بت جب تیار ہوا، روح پھونکی گئی تو اس پر نیند طاری ہو گئی اور نیند کی حالت میں اللہ نے آدم کی بائیں پسلی سے حوا پیدا کر دی جب آدم کی آنکھ کھلی تو وہ اس کے پہلو میں موجود تھی۔ پھر اس پر انہوں نے حاشیے چڑھا چڑھا کر مضمون سینکڑوں صفحات میں پھیلا دیا اس لیے اس جگہ اگر ''آدم کی جنس سے اس کا جوڑا بنایا'' کے الفاظ کہیں تو ان کی اس کہانی کی تردید ہوتی ہے لہٰذا اسے وہ برداشت نہیں کر سکتے اور غیر قرآنی بات کو قرآن تسلیم کرانے سے مطمئن ہوتے ہیں۔ زبان اُن کے پاس ہے عوام معتقد ہیں فتویٰ لگانا اُن کو آتا ہے تو پھر آخر وہ فتویٰ کیوں نہ لگائیں جب تسلیم کرنے والے بھی کثرت سے موجود ہیں۔

Marfat.com

ہوتی تو ان کے درمیان (کب کا) فیصلہ ہو گیا ہوتا اور
جن کو (یعنی اہل اسلام کو) ان کے بعد کتاب ملی اس
کے متعلق شبہ اور اُلجھن میں پڑ گئے ❁14 پس آپ ان کو
اس (دین حق) کی طرف بلاتے رہیے اور آپ اسی پر
قائم رہیے جیسا کہ آپ کو حکم ملا ہے اور ان کی خواہشوں
کی پیروی نہ کیجئے اور فرما دیجئے کہ میں تو ہر کتاب پر جو
اللہ نے اُتاری ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھ کو اس کا حکم
ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں، اللہ ہی ہمارا
اور تمہارا پروردگار ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال اور
تمہارے لیے تمہارے اعمال ہوں گے ہم میں اور تم
میں بحث و تکرار کی ضرورت ہی کیا ہے یقیناً اللہ ہم
سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف ہم سب کو واپس
جانا ہے ❁15 اور جو لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑ[1]تے
ہیں بعد اس کے کہ ان کی بحث و تکرار اللہ کے نزدیک
فضول ہے اور ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے
سخت عذاب ہے ❁16 اللہ ہی ہے جس نے حق کے
ساتھ کتاب نازل فرمائی اور میزان بھی اور (اے
انسان!) تجھے کیا معلوم کہ شاید وہ گھڑی قریب ہی ہو
❁17 وہ لوگ جو اس پر ایمان نہیں رکھتے اس کی جلدی
مچاتے رہتے ہیں اور وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں وہ
اس سے ڈرتے رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بلاشبہ
وہ برحق ہے یاد رکھو کہ جو لوگ اس گھڑی کے آنے میں
جھگڑتے ہیں وہ بڑی ہی گمراہی میں مبتلا ہیں ❁18 اللہ
اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے جس کو چاہتا ہے رزق
دیتا ہے اور وہ بڑا ہی صاحب قوت، زبردست ہے ❁19
جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کی کھیتی

اور بڑھا دیں گے اور جو کوئی دُنیا کی کھیتی کا طالب ہے
ہم اس کو اس میں سے عطا کریں گے اور اس کے لیے
آخرت میں کچھ حصہ نہ ہوگا ❁20 کیا ان (کافروں)
کے کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے (اسلام
کے خلاف کسی دوسرے) دین کی ایسی راہ ڈالی ہے
جس کا حکم اللہ نے نہیں دیا اور اگر فیصلے کی بات نہ ہوتی
تو ان میں (کب کا) فیصلہ ہو چکا ہوتا اور بلاشبہ
ظالموں کیلئے دردناک عذاب ہے ❁21 آپ دیکھیں
گے کہ ظالم اپنے اعمال سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ
ان پر واقع ہو کر رہے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور
نیک عمل کیے وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے وہ جو
چاہیں گے ان کے پروردگار کے پاس انہیں ملے گا یہی
بڑا فضل ہے (اور حقیقی کامیابی ہے) ❁22 یہ ہے جس کی
خوشخبری اللہ اپنے بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور
جنہوں نے نیک عمل کیے کہہ دیں کہ میں تم سے اس کا
کچھ صلہ نہیں چاہتا بجز قرابت[2] کی پاسداری کے اور جو
کوئی نیکی حاصل کرے تو ہم اس کی خوبی اور بڑھا دیں
گے بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا، قدردان ہے ❁23 کیا یہ
لوگ کہتے ہیں کہ اس (یعنی آپ ﷺ) نے اللہ پر
بہتان باندھا ہے پس اگر اللہ چاہتا تو آپ کے دِل پر
مہر لگا دیتا (جیسے ان کے دِلوں پر لگی ہوئی ہے) اور
اللہ تو باطل کو مٹا دیتا ہے اور حق کو اپنے کلام سے ثابت
کرتا ہے بلاشبہ وہ تو دِلوں کے حال سے آگاہ ہے ❁24
اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور
ان کی غلطیوں سے درگزر کرتا ہے اور وہ جانتا ہے جو
کچھ تم کیا کرتے ہو ❁25 اور (وہی ہے) جو (سب کی)

[1] جھگڑا کیا ہوتا ہے؟ وہی جو بغیر کسی دلیل کے ہو یا جس کے لیے دلیلیں انسان خود گھڑے اس کے لیے کتاب و سنت میں کوئی چیز موجود نہ ہو اور اپنی اختراعی دلیلوں کو قرآن کریم کے مقابلہ میں پیش کرے۔

[2] انسانوں کے درمیان اختلاف کی کتنی کثرت موجود ہو ایک چیز جس کو انسانیت کہتے ہیں اُس کا حق تو ہمیشہ اور ہر حال میں موجود رہتا ہے پھر اس کے بعد عزیز داری اور قرابت کا حق بھی تسلیم ہے پھر اس کو غصب کرنا انسانیت سے خارج ہونے کے مترادف ہے اس لیے آپ فرما رہے ہیں کہ قرابت کی پاسداری کو ترک نہ کرو یہ تو ایک بین الاقوامی چیز ہے جس کو تمام مخالفتوں کے باوجود تسلیم کیا جاتا ہے لیکن لوگوں نے اس کے عجیب عجیب مفہوم بیان کیے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں۔

Marfat.com

دُعائیں سنتا ہے ان کی بھی جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتا ہے اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہے۞26 اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لیے رزق میں فراخی کر دیتا تو وہ زمین پر بغاوت کرنے لگتے لیکن اللہ جس قدر چاہتا ہے ایک مناسب اندازے سے اُتارتا ہے بلاشبہ وہ اپنے بندوں سے باخبر اور ان پر نگاہ رکھنے والا ہے۞27 اور وہی ہے جو لوگوں کے مایوس ہونے کے بعد آسمان سے پانی برساتا ہے اور اپنی رحمت (کا دامن) کشادہ کر دیتا ہے اور وہ بڑا کارساز، بڑی (ہی اچھی) تعریفوں کے لائق ہے۞28 اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا ہے اور ان جانداروں کا جو اس نے ان میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ جب بھی چاہے ان (سب) کو جمع کر لینے پر قادر ہے۞29

اور جو مصیبت[1] تم پر پڑتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی کا بدلہ ہے اور (اللہ تو) بہت سے گناہ معاف بھی کر دیتا ہے۞30 اور تم (اللہ کو) زمین میں عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہے۞31 اور اس کی نشانیوں میں سے سمندروں میں چلتے ہوئے جہاز ہیں جیسے پہاڑ۞32 اگر وہ (اللہ) چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے پھر جہاز سمندر کی سطح پر کھڑے رہ جائیں بلاشبہ ان (باتوں) میں ہر صبر و شکر کرنے والے کے لیے (بڑی ہی) نشانیاں ہیں۞33) یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ) ان کی بداعمالیوں (بے احتیاطیوں) کے باعث ان کے جہازوں کو تباہ کر دے اور بہت سے لوگوں سے وہ درگزر ہی کرتا ہے۞34 اور جو لوگ ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں وہ جان لیں کہ (اللہ کی گرفت سے) ان کے لیے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۞35 اور تم کو جو دیا گیا ہے وہ دنیوی زندگی کے برتنے کے لیے ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے (یہ) ان لوگوں کے لیے (ہے) جو ایمان لائے اور اپنے ربّ پر بھروسہ کرتے ہیں۞36 اور (ان کے لیے) جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے رہتے ہیں اور جب اُن کو غصہ[2] آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۞37 اور (اُن کے لیے) جو اپنے ربّ کا حکم مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا ہر کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں (مال و دولت ہو یا علم و عرفان)۞38 اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان[3] پر ظلم کیا جاتا ہے تو (مناسب طور پر) اس کا بدلہ لیتے ہیں۞39 اور برائی کا بدلہ اسی قدر برائی ہے (جس قدر اُس پر کی گئی) پس جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کر لے تو اس کا اَجر اللہ کے ذمہ ہے بلاشبہ اللہ ظالموں کو پسند نہیں فرماتا۞40 اور جو کوئی اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے تو ایسے لوگوں پر کچھ الزام (گناہ) نہیں۞41 الزام (گناہ) تو ان لوگوں پر ہے جو (کمزور) لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ناحق ملک میں سرکشی کرتے ہیں اور ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب

[1] مصیبت اللہ کی طرف سے آتی ہے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق آتی ہے اور قانون یہ ہے کہ جو انسان کرتا ہے اُس کے نتیجہ سے ہر حال میں دوچار ہو یہی بات اس جگہ بیان کی گئی ہے۔

[2] غصہ معاف کر دینا یعنی غصہ پی جانا خصوصاً اُس وقت جب اور جہاں غصہ نکالنے کی ہمت بھی موجود ہو بڑے کام کی بات ہے اور بڑے نصیب والے لوگ ہی ایسا کر سکتے ہیں۔

[3] جس پر ظلم و زیادتی کی گئی ہو اُس کا حق ہے جتنی زیادتی اُس کے ساتھ ہوئی ہے اتنا بدلہ لے لے تاہم وہ اپنے سے کمزور کو جس سے بدلہ لینا اُس کے لیے آسان ہے معاف کر دے تو کیا ہی بات ہے کیونکہ معاف کر دینا بہت کمال کی بات ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اُس کا اجر محفوظ ہے۔

Marfat.com

ہے ❁42 اور جو شخص صبر کرے اور (زیادتی کرنے والے کو) معاف کر دے تو بلاشبہ یہ بڑی ہی ہمت کے کاموں میں سے ہے ❁43

اور جس کو اللہ (اپنے قانون کے مطابق) گمراہ کر دے تو اس کے بعد اس کا کوئی رفیق نہیں اور آپؐ ظالموں کو دیکھیں گے جب وہ عذاب دیکھیں گے تو وہ کہیں گے کیا واپس جانے کی کوئی سبیل ہے؟ ❁44 اور آپؐ اُن کو دیکھیں گے کہ وہ اس کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت سے ڈرے سہمے ہوئے چھپی نگاہ سے دیکھتے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے کہ واقعی نقصان میں تو وہی رہے جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو قیامت کے دن خسارے میں ڈالا، خوب سن لو بلاشبہ کافر دائمی عذاب میں رہیں گے ❁45 اور اللہ کے سوا وہاں ان کے لیے کوئی دوست نہ ہوں گے جو ان کی مدد کر سکیں اور جن کو اللہ (اپنے قانون کے مطابق) گمراہ کر دے ان کے لیے کوئی راہ (نجات) نہیں (دُنیا میں نہ آخرت میں) ❁46 (لوگو!) اپنے پروردگار کا حکم مانو قبل اس کے کہ وہ دن آ جائے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں (موت کا دن) اس دن نہ تمہارے لیے کوئی پناہ گاہ ہو گی اور نہ تمہاری طرف سے کوئی روک ٹوک کرنے والا ہو گا ❁47 پھر (اے پیغمبر اسلام!) اگر وہ روگردانی کریں تو ہم نے آپ ﷺ کو ان پر کوئی ذمہ[1] دار بنا کر نہیں بھیجا آپؐ کا کام تو بس پہنچا دینا ہے اور جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر ان کی بد اعمالیوں کی وجہ سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو انسان بڑا ناشکرا ہے ❁48 آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کے لیے ہے وہ جو چاہتا[2] ہے پیدا کرتا ہے (سب کچھ اُس کے قبضۂ قدرت میں ہے) جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے ❁49 یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے ہر بات پر قادر ہے ❁50 اور کسی انسان کی طاقت نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے مگر ہاں! وحی یا پردے کے پیچھے سے یا (اللہ) کسی فرشتے کو بھیج دے کہ اس کے حکم سے جو اللہ چاہے وحی کرے بلاشبہ وہ بڑے مرتبے والا حکمت والا ہے ❁51 اور اسی طرح ہم نے آپؐ کی طرف ایک جاں فزا حقیقت (قرآنِ کریم) کو اپنے حکم سے بھیجا اور آپؐ نہ تو یہ جانتے تھے کہ کتاب (اللہ) کیا ہے؟ اور نہ آپؐ کو یہ خبر تھی کہ ایمان کیا ہے؟ لیکن ہم نے اس (کتاب) کو نور بنا دیا ہے اور اس کے ذریعہ ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ آپؐ راہِ حق کی ہدایت کر رہے ہیں ❁52 اس اللہ کی راہ جو آسمانوں اور زمین سب چیزوں کا مالک ہے خبردار! (یاد رکھو کہ سب کاموں کا انجام اسی کی طرف ہے) ❁53

63:43 89

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

حا۔می... م ❁1 اس کتاب روشن (کے رب) کی قسم ❁2 بلاشبہ ہم نے اس کو عربی[3] (زبان کا) قرآن بنایا

---

[1] مطلب یہ ہے کہ کسی بھی رسول کے ذمہ اللہ نے یہ بات نہیں لگائی کہ وہ قوم سے ہر حال میں اچھے کام کرائے رسول کے ذمہ صرف پیغام پہنچانا ہے پیغام پر عمل کرانا نہیں اور یہی بات آپؐ کے لیے بھی کہی جا رہی ہے۔

[2] اللہ تعالیٰ کی چاہت کا مطلب نتائج کا ظاہر ہونا ہے انسان اپنی طرف سے صحیح عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے لیکن نتیجہ اللہ پر چھوڑ دے کیونکہ عمل کرنے تک انسانی کوشش کا حصہ ہے۔ انسانی کوشش کے باوجود عمل میں کوتاہی ہونا ممکن ہے کیونکہ کوتاہی ناسمجھی کے باعث بھی ہو سکتی ہے پھر نتیجہ پر انسان کا مکمل احاطہ ممکن نہیں اس لیے آخر الکلام یہی بات ہو گی کہ اللہ ایسا ہی چاہتا ہے کہ اس کے ہاں اولاد نہ ہو۔ اولاد ہو، ممکن ہے لڑکیاں یا لڑکیاں اور لڑکے یا صرف لڑکے کیونکہ اس کا تعین انسان کے احاطہ علم سے باہر ہے پھر تمام نتائج کا یہی حال ہے۔

[3] اس بیان سے یہ بات ثابت ہے کہ جو عربی زبان نہیں بولتے اُن کے لیے ان کی زبان میں قرآنی مضامین کو نقل کر کے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

ہے تاکہ تم (بآسانی) سمجھو۞3 اور بلاشبہ یہ (قرآن) ہمارے پاس لوحِ محفوظ میں (موجود) ہے بلند مرتبہ حکمت والا ہے۞4 کیا ہم تم سے اس نصیحت کو اس لیے ہٹا لیں گے کہ تم (اپنی سرکشی میں) حد سے بڑھ گئے ہو۞5 اور ہم گزشتہ اُمتوں میں بہت سے پیغمبر بھیجتے رہے ہیں۞6 اور جو پیغمبر بھی ان کے پاس آتا (اور جب بھی آتا) وہ اس کا مذاق اُڑاتے (یہ بات ان کو ورثہ میں ملی ہے)۞7 پس ہم نے ان کو جو ان سے زیادہ زور آور تھے ہلاک کر ڈالا اور اگلوں کا یہ قصہ (قرآن میں) گزر چکا۞8 اور ان سے اگر آپ پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو یہ ضرور کہیں گے کہ ان کو زبردست علم والے نے پیدا کیا ہے۞9 وہ (ذات) جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے لیے راہیں رکھیں تاکہ تم راہ پاؤ۞10 اور (وہی ہے) جس نے آسمانوں سے ایک خاص اندازے سے پانی برسایا پھر ہم نے اس مردہ زمین کو زندہ کیا اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۞11 اور (وہی ہے) جس نے تمام[1] اقسام کی مخلوق بنائی اور تمہارے لیے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو۞12 تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر جم کر (اطمینان سے) بیٹھو پھر جب تم بیٹھ جایا کرو تو اپنے ربّ کے احسان کو یاد رکھو اور کہو کہ پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے زیرِ فرمان کر دیا اور ہم تو اس کو قابو میں نہ لا سکتے تھے۞13 اور بلاشبہ ہم کو اپنے ربّ کی طرف واپس جانا ہے۞14 اور اس کے لیے اس کے بندوں میں سے جزو (اولاد) ٹھہراتے ہیں بلاشبہ انسان بڑا ہی ناشکر گزار ہے۞15

کیا اللہ نے جو کچھ پیدا فرمایا اس میں سے اپنے لیے بیٹیاں منتخب کر لیں اور تم کو بیٹوں کے لیے مخصوص کر دیا؟۞16 اور جب ان میں کسی کو اس (لڑکی) کی خوشخبری ملتی ہے جس کو رحمٰن کی طرف منسوب کرتا ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ کڑھتا رہتا ہے۞17 کیا (اللہ) نے جو زیورات میں نشو ونما پائے اور جھگڑے کے وقت اپنی بات بھی واضح نہ کر سکے (اس کو اپنے لیے تجویز کیا ہے؟)۞18 اور اُنہوں[2] نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں عورتیں ٹھہرا لیا ہے، کیا یہ لوگ ان کی تخلیق کے وقت موجود تھے؟ اب ان کا یہ دعویٰ لکھ لیا جائے گا اور (یقیناً) ان سے باز پرس ہو گی۞19 اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ رحمٰن اگر چاہتا تو ہم ان کی پرستش نہ کرتے اس بات پر ان کے پاس کوئی سند نہیں وہ تو اٹکل سے بات کہہ رہے ہیں۞20 کیا ہم نے اس سے قبل ان کو کوئی کتاب دی تھی جس سے یہ استدلال کر رہے ہیں تو (وہ پیش کیوں نہیں کرتے؟)۞21 بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو اس راہ پر پایا

(سابقہ حاشیہ) پیش کرنا اہلِ زبان کے لیے ضروری ہے اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو عنداللہ مجرم ٹھہریں گے کیونکہ لوگوں کی سمجھ میں بات نہیں آئے گی اور وہ اس کے مطابق صحیح عمل نہیں کر سکیں گے جب کہ عمل کے لیے علم کا ہونا لازم و ضروری ہے۔

[1] مخلوق کی اتنی اقسام ہیں کہ شمار سے باہر ہیں لیکن کسی قسم کی مخلوق کے متعلق ایسا تصور موجود نہیں جو انسان کے لیے ہے کہ پہلے آدم بنائے گئے پھر اُن کی بائیں پسلی سے حوا پیدا کی گئی اور ان کے اولاد شروع ہوئی تو پہلے پہر کی بیٹی پچھلے پہر کے بیٹے سے بیاہی گئی اور پہلے پہر کے بیٹے سے پچھلے پہر کی بیٹی اور اس طرح حقیقی بہن بھائیوں سے انسانوں کی پیدائش ہوئی نہ معلوم علمائے کرام کو ان خیالات کے لیے کیا کچھ فرض کرنا پڑا اور باقی مخلوق کی بحث اُنہوں نے کیوں نہ اُٹھائی ہاں! ایسے تخیلات تفسیروں میں بھر دیئے کہ آدم سے ان تمام مخلوقات کو تخلیق کر کے دکھا دیا الامان والحفیظ۔

[2] فرشتوں کے لیے لوگوں نے طرح طرح کے تخیل پیدا کیے اور رفتہ رفتہ وہ تحریرات میں آ گئے اور آج یہ بحثیں ختم ہونے میں ہی نہیں آتیں کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں، فرشتوں کے پانچ صد سے لے کر تین تین اور دو دو تک پر ہوتے ہیں۔ فرشتے اور جن مختلف شکلیں اختیار کر لیتے ہیں اور بعض انسانوں میں حلول کر جاتے ہیں یعنی انسان کے اندر داخل ہو جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ جب کہ یہ تمام باتیں فرضی ہیں جو محض تفہیم کے لیے بنائی اور بیان کی جاتی ہیں۔

Marfat.com

ہے اور ہم انہیں کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں ﴿22﴾ اور اسی طرح جب بھی آپ ؐ سے قبل ہم نے کسی بستی میں کوئی ہدایت کرنے والا بھیجا تو وہاں کے خوشحال لوگ یہی کہتے رہے کہ ہم نے اپنے باپ داداوں کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم تو انہیں کے قدم بہ قدم چلنے والے ہیں ﴿23﴾ (ہر نبی نے یہی) کہا کہ اگرچہ میں تمہارے پاس اس سے بہتر راہِ ہدایت لے آؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا، وہ بولے کہ ہم تو تمہارا لایا ہوا (دین) نہ مانیں گے ﴿24﴾ پھر ہم نے ان سے (ان کے کیے کا) بدلہ لیا پس دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا (برا) انجام ہوا ﴿25﴾

اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو ﴿26﴾ مگر ہاں! (میں تو) اس کی (عبادت کرتا ہوں) جس نے مجھے پیدا کیا پس وہی مجھے سیدھی راہ دکھاتا ہے ﴿27﴾ اور اسی (توحید) کو وہ (ابراہیم علیہ السلام) اپنی اولاد میں ایک باقی رہنے والا کلمہ بنا دیا تا کہ لوگ شرک سے باز رہیں ﴿28﴾ بلکہ میں نے ان کو اور ان کے آبا وَاجداد کو ہر قسم کے سامان سے بہرہ مند رکھا یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور صاف صاف بیان کرنے والا رسول آ گیا ﴿29﴾ اور جب ان کے پاس حق (قرآن) آیا تو کہنے لگے یہ (تو) جادو[1] ہے اور ہم تو اس کو نہیں مانتے ﴿30﴾ اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن ان دونوں بستیوں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ ہوا؟ (کہ ان کی بات مانی جاتی) ﴿31﴾ کیا یہ لوگ آپ ؐ کے ربّ کی رحمت (خاص) کو بانٹنا چاہتے ہیں (حالانکہ) ان کی دنیوی زندگی کی روزی بھی ہم (خود) تقسیم کرتے ہیں؟ اور بعض کے درجے بعض پر بلند کرتے ہیں تا کہ ایک دوسرے سے کام لیتا رہے اور تیرے ربّ کی رحمت بہتر ہے سب چیزوں سے (جو وہ سمیٹتے ہیں) ﴿32﴾ اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی طریق پر ہو جائیں گے تو جو اللہ سے انکار کرتے ہیں ہم ان کے گھروں کی چھتوں کو چاندی کا بنا دیتے اور سیڑھیاں بھی جن پر وہ چڑھا کرتے ﴿33﴾ اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگاتے ہیں ﴿34﴾ اور سونے کے (محل) اور یہ سب سامان تو صرف دُنیا کی زندگی کو برتنے کے لیے ہے اور آخرت آپ ﷺ کے ربّ کے یہاں پرہیزگاروں کے لیے ہے ﴿35﴾

اور جو رحمٰن[2] کی یاد سے آنکھیں بند کر لے ہم اس پر اس کا ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں پس وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے ﴿36﴾ اور بلاشبہ یہ (شیاطین) ان کی راہِ حق سے روکتے رہتے ہیں اور یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم راہِ راست پر ہیں ﴿37﴾ یہاں تک کہ وہ ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا کاش! مجھ میں اور تجھ میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا پس وہ کیسا برا ساتھی ہے ﴿38﴾ اور جب تم دُنیا میں ظلم (شرک) کرتے ہی رہے تو آج تم کو اس سے کچھ حاصل نہیں یقیناً تم سب عذاب میں شریک ہو ﴿39﴾ بھلا کیا آپ بہروں کو سنائیں گے؟ یا اندھوں کو اور ان کو جو صریح گمراہی میں ہیں راہ

[1] غور کیجئے کہ رسول بھی حق اور جو کچھ لایا وہ بھی حق پھر ان دو سچائیوں کو انہوں نے کیا کہہ کر جھٹلایا "وہ کہنے لگے کہ یہ جادو ہے" کیا اُنہوں نے کسی دلیل سے اس کو جادو کہا؟ ہرگز نہیں، محض اپنی طاقت کے بل بوتے پر، کیونکہ ان کے ذہن ودماغ میں بستیوں کے وڈیروں کا تقدس قائم تھا کہ جو باتیں وڈیرے پیش کریں وہ تسلیم کی جاتی ہیں، کیا آج بھی یہی صورت حال بدستور اسی طرح قائم نہیں؟ کہ اسلام کے نفاذ پر وہ بیٹھے ہیں جو دنیا کے مانے ہوئے لفنگے اور لچے لوگ ہیں، کیوں؟ محض اس لیے کہ وہ مال و دولت کے لحاظ سے ملک کے وڈیرے تسلیم ہیں۔ پھر 35 نمبر تک اس مضمون کو پڑھیں اور یہ سمجھ کر پڑھیں کہ یہ قرآن کا بیان ہے جس کی سچائی رب کریم کی طرف سے اعلان کردہ ہے۔

[2] نمبر 36 سے نمبر 45 تک کا مطالعہ گہری نظر سے کریں، ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اگرچہ یہ زبان آپ کی ہے تاہم بار بار پڑھنے سے اس کی حقیقت مزید واضح ہوگی خصوصاً جب آج کے حالات پر اس کو منطبق کر کے دیکھیں گے تو آنکھیں کھل جائیں گی۔

Marfat.com

(ہدایت) دِکھائیں گے ۞40 پھر اگر ہم کبھی آپ کو لے گئے تو (بھی) ہم ان سے بدلہ ضرور لیں گے ۞41 یا ہم (آپ کی زندگی ہی میں) آپ کو وہ (عذاب) جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے دِکھا دیں تو یہ لوگ ہمارے بس (کنٹرول) میں ہیں ۞42 پس آپ اس کو جو آپؐ کی طرف وحی کیا گیا ہے مضبوط پکڑے رہیں بلاشبہ آپ صراطِ مستقیم پر ہیں ۞43 اور بلاشبہ یہ (قرآن) آپؐ کے لیے اور آپؐ کی اُمت کے لیے باعث نصیحت ہے اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا ۞44 اور جن پیغمبروں کو ہم نے آپؐ سے قبل بھیجا ہے ان سے پوچھ لیجیے کہ کیا ہم نے رحمٰن کے سوا اور معبود ٹھہرائے ہیں جن کی پرستش کی جائے؟ ۞45

اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون[1] اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تھا تو اس نے کہا میں تمام جہانوں کے پروردگار کا رسول ہوں ۞46 پس جب وہ ہماری نشانیاں لے کر اُن کے پاس آیا تو اس کا مذاق اُڑانے لگے ۞47 حالانکہ ہم ان کو ایک سے بڑھ کر ایک نشانی دکھاتے رہے اور ہم نے ان کو آفت میں مبتلا کیا تا کہ وہ باز آ جائیں ۞48 اور وہ (موسیٰ علیہ السلام سے) کہنے لگے اے جادوگر! اپنے ربّ سے ہمارے لیے دُعا کر اس عہد کے مطابق جو تیرے پروردگار نے تجھ سے کر رکھا ہے (تو) ہم ضرور راہ پر آ جائیں گے ۞49 پھر جب بھی ہم نے ان سے عذاب اُٹھا لیا تو وہ فوراً عہد شکنی پر اُتر آئے ۞50 اور فرعون نے اپنی قوم (کے لوگوں) میں پکار کر کہا کہ اے میری قوم کیا میرے ہاتھ میں مصر کی حکومت نہیں اور یہ نہریں جو میرے (محل کے) نیچے بہہ رہی ہیں؟ کیا تم دیکھتے نہیں؟ ۞51 کیا میں اس شخص سے بہتر نہیں جس کو (اس دُنیا میں) کچھ منزلت حاصل نہیں اور جو واضح بات بھی نہیں کہہ سکتا (وہ اپنی جماعت کا سربراہ ہونے کی کوئی دلیل نہیں رکھتا) ۞52 (غور کرو) کہ اس کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن کیوں نہیں پڑے ہوئے ہیں یا فرشتے ہی اس کے ساتھ (اس کے خادم بن کر) کیوں نہ آئے ۞53 پس اس نے اپنی قوم کی عقل گم کر دی پس اُنہوں نے اس کا کہنا مان لیا بلاشبہ وہ نافرمان لوگ تھے ۞54 پھر جب اُنہوں نے (اپنی نافرمانیوں سے) ہم کو خفا کیا تو ہم نے ان سے خوب انتقام لیا پس ان سب کو غرق کر دیا ۞55 پس ہم نے ان کو گیا گزرا کر دیا اور آنے والوں کے لیے ایک نمونہ بنا دیا ۞56

اور جب مریم کے بیٹے کا حال بیان کیا گیا تو آپؐ کی قوم کے لوگ (باتیں بنانے لگے اور) چلا اُٹھے ۞57 اور وہ بولے کہ بھلا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ (عیسیٰؑ) اُنہوں نے تو آپؐ سے محض جھگڑے کے لیے یہ بات کہی ہے درحقیقت یہ لوگ جھگڑالو ہیں ۞58 وہ تو محض ایک بندہ[2] تھا جو ہمارے بندوں ہی سے تھا جس پر ہم نے اپنا فضل کیا تھا اور بنی اسرائیل کے لیے ایک نمونہ بنایا ۞59 اور اگر ہم چاہتے تو زمین میں تمہاری جگہ تم میں سے فرشتے (خصلت لوگ) ہی تمہارے قائم مقام کر دیتے ۞60 اور بلاشبہ وہ قیامت کی نشانی ہے سو تم اس وقت کے وقوع میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرو یہی سیدھی راہ ہے ۞61 اور شیطان تم کو ہرگز روکنے نہ پائے بلاشبہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے ۞62 اور جب عیسیٰؑ نشانیاں لے کر آئے تو اُنہوں نے کہا کہ میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور اس لیے (آیا

[1] موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی داستان کا خلاصہ نمبر 46 سے 56 تک مسلسل بیان کیا گیا ہے اس پر بھی گہری نظر ڈالنے کی اپیل ہے خصوصاً دونوں کے سوال و جواب اور اس کے نتیجہ پر نظر عمیق ڈالیں اور اپنے زمانہ کے فرعونوں کو بھی نگاہ میں رکھیں۔

[2] عیسیٰ علیہ السلام کی سرگزشت کو بھی دوبارہ پڑھیں کہ اس اللہ کے بندے اور اس کی والدہ ماجدہ کے متعلق لوگوں نے کیا کیا باتیں گھڑیں اور کس طرح افراط و تفریط سے کام لیا کہ بعض نے اس کو سچا انسان سمجھنے سے بھی انکار کیا اور بعض نے اُس کو اللہ کا بیٹا اور فی نفسہ اللہ بنا ڈالا صرف اُس کو نہیں اُس کی والدہ ماجدہ کو بھی۔

Marfat.com

ہوں) کہ بعض وہ باتیں جن میں تم جھگڑتے رہتے ہو تم پر واضح کر دوں پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۝63 بلاشبہ اللہ ہی میرا رب ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے پس اس کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۝64 پھر ان میں سے ان کے متعدد فرقے بن گئے پس ان ظالموں کے لیے بڑی خرابی ہے ایک دردناک دن کے عذاب کی۝65 بس یہ لوگ تو قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ ان پر اچانک آ کھڑی ہو اور ان کو خبر تک نہ ہو۝66 (دُنیا کے) دوست و یار سب اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے۝67

اے میرے بندو! آج کے دن نہ تو تم کو خوف ہے اور نہ ہی تم غمگین ہو گے۝68 جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرمانبردار رہے۝69 (حکم ہوگا کہ) تم اور تمہاری بیویاں خوش خوش جنت میں داخل ہو جاؤ۝70 (خدام جنت) ان کے پاس سونے کی پلیٹیں اور گلاس لیے پھریں گے اور وہاں جو جی چاہے اور جو آنکھ کو اچھا لگے وہ موجود ہوگا اور (اے اہل جنت) تم اس میں ہمیشہ رہو گے۝71 اور یہی وہ جنت ہے جس کے اب تم اپنے اعمال کے صلہ میں وارث[1] بنا دیئے گئے۝72 تمہارے لیے اس میں کثرت سے میوے ہیں کہ اس سے تم کھاتے رہو۝73 بلاشبہ مجرم دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۝74 وہ (عذاب) ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ لوگ اس میں مایوس ہوں گے۝75 اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی ظالم تھے۝76 اور وہ پکاریں گے اے مالک! (داروغہ دوزخ) بہتر ہے کہ تیرا ربّ ہمارا کام ہی تمام کر دے وہ کہے گا (موت کہاں؟) تم کو تو یہاں ہمیشہ رہنا ہے۝77 بے شک ہم تمہارے پاس (دین) حق لائے لیکن تم میں اکثر حق سے ہمیشہ بیزار ہی رہے۝78 کیا انہوں نے کچھ طے کر لیا ہے؟ تو بلاشبہ ہم نے بھی طے کر لیا ہے۝79 کیا ان لوگوں کا خیال ہے کہ ہم ان کی سرگوشیاں اور مشورے نہیں سنتے؟ ہاں! کیوں نہیں ہمارے بھیجے ہوئے ان کے پاس ہی لکھتے جاتے ہیں۝80 (اے پیغمبر اسلام!) آپؐ کہہ دیجئے کہ اگر رحمٰن کے اولاد ہو تو میں سب سے پہلے اس رحمٰن کا انکار کرنے[2] والا ہوں۝81 پاک ہے آسمانوں اور زمین کا پروردگار عرش کا مالک، ان باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں۝82 پس آپؐ ان کو لغو باتوں اور کھیلوں میں پڑا رہنے دیں یہاں تک کہ ان کو اپنے اس دن سے سابقہ پڑے جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے۝83 اور وہی آسمانوں میں لائق عبادت ہے اور وہی زمین میں قابل عبادت ہے اور وہ بڑا ہی حکمت والا (سب کچھ) جاننے والا ہے۝84 اور بڑی ہی بابرکت ہے وہ ذات جس کیلئے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی بادشاہت ہے اور اس کو قیامت کا علم ہے اور اس کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۝85 اور جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ تو سفارش[3] کا اختیار

---

[1] اہل جنت کے لیے جنت اور اس کی نعمتیں ان کو وراثت میں دینے کا ارشاد اس لیے فرمایا کہ یہ ان کے اعمال کے صلہ میں سب کچھ ان کو عنایت کیا گیا اور گویا ان کا حق تھا جو وعدہ کیا گیا تھا وہ پورا ہوا۔

[2] ہمارے مترجمین کی اکثریت کہتی ہے کہ اگر رحمٰن کی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے اس کی اولاد کی عبادت کرتا لیکن ہم اس ترجمہ کو صحیح نہیں سمجھتے کیونکہ نہ رحمٰن کی اولاد کا اثبات ہو سکتا ہے اور نہ اس کی عبادت کا۔ تفصیل کے لیے عروۃ الوثقیٰ میں محولہ آیت کی تفسیر دیکھیں۔

[3] قرآن کریم میں جگہ جگہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش کی نفی کی گئی ہے لیکن بعض جگہ "باذن اللہ" کے الفاظ بھی لائے گئے ہیں اس کی تفہیم کسی مقام پر نہیں کرائی گئی اس لیے کہ یہ بات وضاحت طلب ہے کیونکہ عام خیال یہی ہے کہ "آپؐ کی سفارش کے بغیر جنت میں داخلہ ممکن نہیں" اس لیے ہر زبان پر یہ فقرہ موجود ہے کہ "اللہ کرے حضور کی سفارش نصیب ہو جائے" وضاحت کے لیے ہماری کتاب "شفاعت کیا ہے؟" کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

ہی نہیں رکھتے ہاں! جو حق کی گواہی دیں اور اس کا علم بھی رکھیں 86 اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا؟ تو یہی کہیں گے کہ اللہ نے پھر (وہ خود) کہاں بھٹکے پھرتے ہیں 87 اور (اے پیغمبر اسلام ﷺ آپ کے) کہنے کے باعث کہ اے میرے پروردگار! بلاشبہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے 88 پس آپ (بھی) ان سے درگزر کیجئے اور کہہ دیجئے کہ (تم پر) سلام ہو، عنقریب ان کو حقیقت حال معلوم ہو جائے گی 89

59　　64:44

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

حا۔ می۔۔۔م 1 روشن کتاب (کے ربّ) کی قسم 2 بلاشبہ ہم نے اس (قرآن) کو ایک مبارک[1] رات میں نازل فرمایا ہے بلاشبہ ہم ڈرانے والے ہیں 3 اس رات کو (ہم نے) ہر ایک اہم معاملہ کا فیصلہ کر دیا 4 ہماری طرف سے یہ حکم ہے بلاشبہ ہم (پہلے بھی) رسول بھیجتے رہے ہیں 5 (اور یہ قرآن) آپ کے ربّ کی طرف سے رحمت ہے بلاشبہ وہ سننے والا جاننے والا ہے 6 (اللہ ہی) پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تم یقین رکھتے ہو (تو یہ بات یقینی ہے) 7 اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے وہی تمہارا ربّ ہے اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا (بھی) 8 بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل میں مصروف ہیں 9 پس اس دن کا انتظار کیجئے جس دن آسمان سے ایک دھواں ظاہر ہو گا 10 جو لوگوں کو گھیر لے گا یہی دردناک عذاب (کی ابتداء) ہے 11 اے ہمارے ربّ! اس عذاب کو ہم سے دور کر بلاشبہ ہم ایمان لاتے ہیں 12 (اب) ان کے لیے نصیحت حاصل کرنے کا موقع کہاں؟ ان کے پاس تو (ہمارا) رسول (بات کو) واضح کر دینے والا تھا 13 پھر انہوں نے اس (رسول) سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے (یہ تو) سکھایا ہوا ہے، مجنون ہے 14 ہم تھوڑے عرصہ کے لیے عذاب دور کیے دیتے ہیں تم پھر لوٹ آؤ گے 15 جس دن ہم سخت پکڑ پکڑیں گے (اس دن ان لوگوں سے) بلاشبہ ہم بدلہ لے کر چھوڑیں گے 16 اور بلاشبہ ان سے پہلے ہم نے قوم فرعون کو آزمایا اور ان کے پاس ایک معزز رسول بھیجا تھا 17 (اس نے کہا) کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالہ کر دے میں تمہارے پاس (اللہ کی) امانت کے ساتھ بھیجا ہوا آیا ہوں 18 اور (اس نے کہا) یہ کہ اللہ کے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو میں تمہارے سامنے ایک کھلی دلیل پیش کرتا ہوں 19 اور میں اپنے ربّ اور تمہارے ربّ کی پناہ میں آ چکا ہوں اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کرو 20 اور اگر تم ایمان نہیں لاتے تو میری راہ سے ہٹ جاؤ (مخالفت نہ کرو) 21 پس (انجام کار) اس نے اپنے ربّ سے دُعا کی کہ بلاشبہ یہ لوگ مجرم ہیں 22 پھر میرے بندوں کو اس رات لے کر نکل جاؤ لوگ تمہارا تعاقب کریں گے 23 اور تو اس دریا کو تھما ہوا چھوڑے گا، بلاشبہ یہ (فرعون کا) لشکر غرق ہو کر رہے گا 24 وہ لوگ بہت سے باغ اور چشمے چھوڑ گئے 25 اور کھیتیاں اور آراستہ مکان (بھی) 26 اور (سب) ساز و سامان (بھی) جس میں وہ عیش کیا کرتے تھے 27 اسی طرح ہم نے ایک دوسری[2] قوم کو ان کا وارث بنا دیا 28 پھر ان پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین (ان کے انجام پر کسی کو افسوس نہ ہوا) اور نہ ان کو

[1] نزول قرآن کی رات کو مبارک بتایا گیا ہے لاریب یہ رات مبارک ہے اس کو لیلۃ القدر کے نام سے بھی یاد کیا گیا ہے لیکن مسلمانوں کی اکثریت نے اس رات کے متعلق عجیب طرح کا ذہن بنا رکھا ہے جس کی تفصیل کے لیے عروۃ الوثقیٰ ہی کی طرف اشارہ دیا جا سکتا ہے وہاں سے ملاحظہ کریں اس آیت کے متعلق جو عوام میں ملاؤں نے معروف کر رکھا ہے وہ سب جھوٹ کا پلندہ ہے۔

[2] دوسری قوم سے مراد بنی اسرائیل ہیں جو فرعون کی ہلاکت کے بعد اس کی چھوڑی ہوئی تمام چیزوں کے وارث بنائے گئے۔

Marfat.com

مہلت دی گئی۞[29]

اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو (فرعونیوں کے) ذلت کے عذاب سے بچالیا۞[30] فرعون سے کہ بلاشبہ وہ بڑا سرکش اور حد سے نکل جانے والوں میں سے تھا۞[31] اور بے شک ہم نے (بنی اسرائیل کو) دانستہ طور پر (اس وقت کے) تمام لوگوں پر فضیلت دی[1] تھی۞[32] اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں عطا کی تھیں جن میں صریح انعام تھا۞[33] اور بلاشبہ یہ لوگ (کفارِ مکہ بھی) کہتے تھے۞[34] کہ ہم کو تو بس پہلی بار ہی مرنا ہے اور (اس کے بعد) ہم کو دوبارہ جی اُٹھنا نہیں ہے۞[35] پس تم ہمارے باپ دادوں کو لے آؤ اگر تم سچے ہو۞[36] بھلا یہ لوگ (طاقت وقوت میں) بہتر ہیں یا قومِ تبع کے لوگ؟ اور وہ جو ان سے پہلے تھے، ہم نے ان کو غارت کیا بلاشبہ وہ (بھی) بڑے گنہگار تھے۞[37] اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور اس کو جو ان کے درمیان ہے محض تفریح طبع کے لیے نہیں بنایا۞[38] اور ہم نے ان (دونوں) کو ایک خاص مقصد کے لیے پیدا کیا لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۞[39] بلاشبہ فیصلے کا دن ان سب کے وعدہ (کیلئے) مقرر ہے۞[40] اس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہیں آئے گا اور نہ ان لوگوں کو (کہیں سے) مدد پہنچے گی۞[41] مگر جس پر اللہ رحم فرمائے بلاشبہ وہ (بڑا) زبردست بہت پیار کرنے والا ہے۞[42]

بلاشبہ زقوم کا درخت (ہی وہ درخت ہے)۞[43] جو گنہگاروں کا کھانا ہوگا (معلوم ہے کیسا؟)۞[44] جیسا پگھلا ہوا تانبا (ان کے) پیٹوں میں کھولے گا (معلوم ہے کیسے؟)۞[45] جیسے پانی کھولتا ہے۞[46] (حکم ہوگا) اس کو پکڑ لو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لے جاؤ۞[47] پھر اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی عذاب دینے کے لیے ڈالو۞[48] مزہ[2] چکھ! تو بڑا عزت والا سردار (بنا بیٹھا) تھا۞[49] بلاشبہ یہ وہی (دن) ہے جس کے بارے میں تم شک میں پڑے تھے۞[50] بلاشبہ پرہیزگار امن کی جگہ میں ہوں گے۞[51] باغات میں اور چشموں میں (سیر کریں گے)۞[52] وہ باریک، دبیز ریشمی لباس میں ملبوس ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۞[53] اس طرح، بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ان کی ازواج بنائیں گے۞[54] (اور وہ) وہاں اطمینان کے ساتھ ہر قسم کے میوے منگوائیں گے۞[55] وہاں موت کا مزہ (بھی) نہیں چکھیں گے۔ سوائے اس موت کے جو پہلے آچکی (اللہ) ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے گا۞[56] (یہی) آپ کے ربّ کا فضل ہے (اور) یہی وہ بڑی کامیابی ہے۞[57] پس ہم نے یہ قرآن آپؐ کی زبان پر آسان کر دیا ہے تاکہ (لوگ سُن کر) نصیحت حاصل کریں۞[58] آپ بھی انتظار کیجئے وہ (مخالفین) بھی انتظار میں ہیں۞[59]

37 65:45

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

حا۔می۔۔۔م۞[1] یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی، جو زبردست حکمت والا ہے۞[2] بلاشبہ

---

[1] بنی اسرائیل کو تمام لوگوں پر فضیلت دیئے جانے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات حاصل کرنے کا ذکر قرآن کریم میں بے شمار جگہ پر کیا گیا پھر ان سے یہ فضیلت اور تمام انعامات واپس لے لیے گئے، کیوں؟ اس لیے کہ وہ اپنے اعمال کے باعث اس کے اہل نہ رہے۔ پھر یہ انعامات اور فضیلت ہم کو یعنی امت محمدی کہو یا احمدی کو دی گئی لیکن اب جب کہ اپنے اعمال کے باعث ہم بھی کھو بیٹھے تو ہم کو کیا کرنا چاہیے؟ یہی کہ ہم اس کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کریں جو کوشش کرنے کا حق ہے لیکن آج ہم اس نعمت کے کھوئے جانے کو تسلیم ہی نہیں کرتے تو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کیسے کریں؟

[2] دوزخ کی بھیانک تصویر کو سامنے رکھتے ہوئے ان الفاظ پر غور کرو کہ یہ کن لوگوں کو مخاطب کر کے کہے جا رہے ہیں؟ ظاہر ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جو اس دنیا میں چندروزہ زندگی کا عیش وآرام محض دنیوی دولت کے باعث حاصل کیے ہوئے ہیں۔ یعنی ملک کے تمام سرمایہ دار، زرداری اور ان کے اعوان وانصار وغیرہ۔

Marfat.com

آسمانوں اور زمین میں مومنوں کے لیے (کتنی ہی) نشانیاں ہیں ۞[3] اور تمہاری پیدائش میں اور جانوروں میں جو اس نے پھیلا رکھے ہیں یقین رکھنے والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ۞[4] اور رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آنے جانے میں اور اس رزق میں جو اللہ آسمان سے اُتارتا ہے پھر جس سے زمین کو مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کر دیتا ہے اور ہواؤں کے پھیرنے میں ان لوگوں کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں جو عقل و فکر سے کام لیتے ہیں ۞[5] یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم ٹھیک ٹھیک آپ کو سناتے ہیں پھر (یہ لوگ) اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کن باتوں پر ایمان لائیں گے ۞[6] ہر جھوٹے گنہگار کے لیے خرابی ہے ۞[7] (جو) اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے جب اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں پھر غرور سے اپنی ضد پر اس طرح اَڑا رہتا ہے جس طرح اس نے کچھ سنا ہی نہیں، پس آپؐ اس کو ایک دردناک عذاب کی بشارت (سنا) دیجئے ۞[8] اور جب ہماری آیتوں کا اسے کچھ علم ہوتا ہے تو اس کا مذاق اُڑاتا ہے، انہیں لوگوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے ۞[9] ان کے آگے دوزخ ہے اور جو کچھ انہوں نے کمایا ہے ان کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ وہ (لوگ) جن کو انہوں نے اللہ کے سوا اپنا کارساز بنا رکھا تھا اور ان کے لیے بڑا (ہی سخت) عذاب ہے ۞[10] یہ (قرآنِ کریم) ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے ربّ کی آیتوں سے انکار کرتے رہتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے ۞[11]

اللہ وہ ذات ہے جس نے سمندروں[1] کو تمہارے کام پر لگا دیا تا کہ اس (اللہ) کے حکم سے ان میں کشتیاں چلیں اور تا کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور (یہ بھی کہ) تم اُس کا شکر ادا کرتے رہو ۞[12] اور اس نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنے حکم سے تمہارے ہی کام میں لگا رکھا ہے بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں جو غور وفکر کرتے ہیں ۞[13] اور آپؐ ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ وہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ کے دنوں کی اُمید نہیں رکھتے تا کہ وہ (اللہ) ایک قوم کو ان کے اعمال کا بدلہ دے ۞[14] جس نے نیک عمل کیے تو اس نے اپنے ہی فائدے کے لیے کیے اور جس نے برائی کی تو اس کا وبال بھی اسی پر ہے پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف واپس لوٹائے جاؤ گے ۞[15] اور ہم نے (اپنے خاص فضل وکرم سے) بنی اسرائیل کو کتاب اور حکم اور نبوت بخشی اور پاکیزہ رزق عطا کیا اور ان کو (اس وقت کے) تمام اہل عالم پر فضیلت بھی عطا کی ۞[16] اور ہم نے ان کو دین کے نہایت واضح احکام دیئے پھر انہوں نے علم کے آنے کے بعد آپس کی ضد سے اختلاف کیا بلاشبہ آپ کا پروردگار ان کے درمیان قیامت کے دن جن امور میں وہ جھگڑتے تھے فیصلہ کر دے گا (تا کہ بات ان پر واضح ہو جائے) ۞[17] پھر ہم نے آپ کو واضح راہ پر مامور کر دیا پس آپؐ اسی پر چلتے رہیں اور ان لوگوں کی خواہش پر نہ چلیں جو (دین کی) سمجھ نہیں رکھتے ۞[18] بلاشبہ اللہ کے مقابلہ میں یہ لوگ آپؐ کے کچھ بھی کام نہیں آسکتے اور بلاشبہ کفار ایک دوسرے کے دوست ہیں اور متقیوں کا دوست اللہ ہے ۞[19] یہ (قرآن) لوگوں کے لیے روشن دلائل ہیں اور (اسی طرح) یہ رحمت اور ہدایت ہے ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں ۞[20] کیا جو لوگ برائیاں کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو

[1] بات سمندروں سے شروع کی گئی ہے لیکن سمندروں تک محدود نہیں اس دنیا کی تمام چیزیں وہ جہاں بھی ہیں اور جیسی بھی ہیں سب انسانوں کی خاطر پیدا کی گئی ہیں۔ کسی چیز کے ہونے سے فی نفسہٖ اُس کا کچھ فائدہ نہیں بلکہ تمام فوائد انسان کے لیے ہیں لیکن انسان اکثر حالت میں ایسا ناشکرا ہے کہ ان سے فوائد حاصل کرنے کے باوجود تسلیم نہیں کرتا جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے۔

Marfat.com

ایمان لائے اور نیک عمل کیے (اور) ان سب کا مرنا جینا یکساں ہو جائے گا، کیا (ہی) برا حکم ہے جو وہ لگاتے ہیں ۝21

اور اس (اللہ) نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ بنایا اور (اس لیے بنایا) تاکہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے اور ان پر ذرا زیادتی نہ ہو ۝22 کیا پس آپ نے دیکھا کہ جو شخص اپنی خواہش[1] کو اپنا معبود بنالے اور اللہ (بھی) اس کو باوجود علم کے گمراہ رہنے دے اور اس کی سماعت اور اس کے قلب پر مہر کر دے اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دے (غور کیجئے کہ) ایسے شخص کو اللہ کے سوا کون راہِ راست پر لا سکتا ہے کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے ۝23 اور وہ کہتے ہیں کہ بس ہماری (زندگی) تو یہی دُنیا کی زندگی ہے، ہم جیتے اور مرتے ہیں اور ہم کو صرف زمانہ ہلاک کرتا ہے اور دراصل انہیں اس کا کچھ علم نہیں بلکہ وہ محض اٹکل (ہی) سے کام لے رہے ہیں ۝24 اور جب ہماری واضح آیات ان پر پڑھی جاتی ہیں تو ان کی حجت یہی ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر کے) لے آؤ ۝25 (اے پیغمبر اسلام!) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو زندہ کرتا ہے پھر تم کو موت دیتا ہے پھر وہی تم سب کو قیامت کے روز جمع کرے گا جس میں کچھ شک نہیں لیکن اکثر لوگ (یہ بات) نہیں سمجھتے (اور کج بحثی کرتے ہیں) ۝26

اور اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن (یقیناً) اہلِ باطل ہی خسارے میں رہیں گے ۝27 اور (اے پیغمبر اسلام!) آپ دیکھیں گے کہ (منکرین کے) سب گروہ گھٹنوں[2] کے بل بیٹھے ہوں گے، ہر اُمت کو اس کے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا (کہ) آج تم کو تمہارے عمل کا بدلہ ملے گا ۝28 یہ ہمارا مکتوب (نامۂ اعمال) ہے جو تمہیں سب کچھ ٹھیک بتلا دے گا بلاشبہ ہم تمہارے اعمال لکھ دیتے ہیں ۝29 پھر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور یہی حقیقت میں کامیابی ہے ۝30 اور جو لوگ کافر تھے (ان سے پوچھا جائے گا) کیا تم کو میری آیتیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں پس تم تکبر کرتے رہے اور تم (تو نرے) نافرمان لوگ تھے ۝31 اور جب تم سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت[3] (کے آنے) میں کچھ شک نہیں تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے؟ ہم تو اس کو محض خیالی چیز سمجھتے ہیں اور ہم کو (اس کا کچھ) یقین نہیں ۝32 اور اُن کے اعمال کی برائیاں ان کے سامنے آ جائیں گی اور وہ (بھی) جس کا مذاق اُڑاتے تھے (وہی) ان کو آ گھیرے گا ۝33 اور (اُن سے) کہا جائے گا کہ آج ہم تم کو بھلائے دیتے ہیں جیسے تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور (وہاں) تمہارا کوئی مددگار نہیں ہوگا ۝34 یہ اس لیے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اُڑایا تھا اور تم کو دُنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا پس آج یہ لوگ نہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ ہی ان کی

---

[1] غور کرو کہ خواہش کو معبود بنانے والا کون ہے؟ وہی جس کی ذاتی خواہش جو وہ چاہتا ہے پوری ہوتی رہے تو سب کچھ مانتا اور تسلیم کرتا ہے لیکن جونہی اس کی اپنی خواہش پر زد پڑے تو ہر چیز کا انکار کر دیتا ہے اور ذرا خیال نہیں کرتا کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ اپنے اوپر اور اپنے اردگرد گہری نظر ڈالو گے تو آنکھیں کھل جائیں گی اور حقیقت واضح ہو جائے گی۔

[2] گھٹنوں کے بل بیٹھنا محاورہ ہے مطلب یہ ہے کہ نتیجہ سننے کے لیے بے قرار بیٹھے ہوں گے اور ان کا اعمال نامہ یعنی نتیجہ اُن کے آنے والے وقت کا فیصلہ کر دے گا۔

[3] قیامت کو تسلیم کرنا جیسا کہ اس کے تسلیم کرنے کا حق ہے محال نہیں تو مشکل ضرور ہے اس لیے کہ زبان سے اقرار کرنے والے بھی اکثر عملاً اُس کا انکار ہی کرتے نظر آتے ہیں اور زبان سے اقرار کرنے کے بعد عملاً انکار بہت ہی خطرناک چیز ہے۔

Marfat.com

توبہ قبول کی جائے گی ۞[35] پس تمام اچھی تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو آسمانوں کا ربّ ہے اور زمین کا ربّ ہے (اور) سب جہانوں کا ربّ ہے ۞[36] اس کے لیے بڑائی (بزرگی) ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہی زبردست حکمت والا ہے ۞[37]

۞ 35 66:46

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

حا۔ می[1]...م ۞[1] اس کتاب کا نازل کیا جانا زبردست حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے ۞[2] ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے حکمت کے ساتھ اور ایک مقررہ مدت کے لیے پیدا کیا ہے اور جو لوگ (حق کے) منکر ہیں وہ نصیحتوں کو سن کر منہ پھیر لیتے ہیں ۞[3] آپ فرما دیجئے کہ ذرا یہ تو بتاؤ کہ تم جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھ کو دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کچھ پیدا کیا ہے یا وہ آسمانوں میں شریک ہیں؟ تم میرے پاس کسی کتاب کی سند اس سے پہلی (کتابوں میں سے) لے آؤ یا کچھ علم ہی سے جو (سند کے طور پر) چلا آتا ہے (پیش کردو) اگر تم سچے ہو ۞[4] اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارے جو قیامت تک اس کی پکار کو نہ پہنچ سکیں بلکہ ان کو ان کے پکارنے کی خبر تک نہ ہو (سکتی ہو) ۞[5] اور جب لوگ جمع کیے جائیں گے تو یہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت ہی سے منکر ہو جائیں گے ۞[6] اور جب ان کو ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ کافر ہیں اس حق کے بارے میں جو ان کے پاس پہنچا (کہ وہ اللہ کی کتاب ہے وہ) کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے ۞[7] کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ (اُس نے) اسے اپنی طرف سے بنا لیا ہے آپ کہہ دیجئے اگر میں نے یہ خود بنا لیا ہے تو تم اللہ کے سامنے میری کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے وہ خوب جانتا ہے جو باتیں تم اس کے متعلق بنا رہے ہو اور میرے اور تمہارے درمیان وہ گواہ کافی ہے اور وہ بہت ہی بخشنے والا بہت ہی پیار کرنے والا ہے ۞[8]

آپ کہہ دیجئے کہ میں کوئی نیا رسول نہیں آیا میں نہیں جانتا کہ مجھے کن حالات سے دوچار ہونا ہے اور تم کو کیا حالات پیش آئیں گے مجھ کو تو اس وحی کی اتباع کرنا ہے جو میری طرف آتی ہے اور میں تو واضح طور پر ڈرانے والا ہوں ۞[9] آپ کہہ دیجئے کیا تم نے دیکھا نہیں کہ یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہے اور تم اس کا انکار کیے چلے جا رہے ہو؟ اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ[2] اس جیسی کتاب پر گواہی دے رہا ہے پھر وہ خود ایمان لے آیا اور تم ہو کہ تکبر ہی کرتے چلے جا رہے ہو؟ بلاشبہ اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ۞[10]

اور جو لوگ کافر ہیں مومنوں سے کہتے ہیں کہ اگر اس (قرآن) میں کچھ بھلائی ہوتی تو لوگ ہم سے پہلے اس کی طرف سبقت نہ کرتے اور چونکہ ان کو اس (قرآن) سے ہدایت نصیب نہیں ہوئی اس لیے کہتے ہیں کہ یہ تو پرانا بہتان ہے ۞[11] اور اس (قرآن) سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب راہنما اور رحمت تھی اور یہ (قرآن) اس کی (صحیح باتوں کی) تصدیق کرنے والا

[1] حٰمٓ سے شروع ہونے والی تمام سورتیں مکی ہیں اور ان کا مضمون بھی برابر ایک ہی جیسا ہے جو نزول قرآن سے شروع ہو رہا ہے ایسا اس لیے ہے کہ مخالفین سختی سے کتاب اللہ کو اللہ کی کتاب ماننے سے انکاری تھے جتنا ان کا انکار تھا اُتنا ہی اس پر زیادہ زور دیا گیا جس سے ثابت ہوا کہ ان کے انکار کا ذرا بھر بھی اثر نبی اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ہوا اور یہی اس جگہ اصل مقصود ہے کہ مخالفین کی مخالفت کا اثر قبول نہ کیا جائے اس میں انسانی زندگی کے لیے بے شمار اسباق مخفی ہیں لیکن عقل و فکر سے کام لینے والوں کے لیے۔

[2] ''ایک گواہ'' سے مراد عبداللہ بن سلام ہیں جن کا تعلق بنی اسرائیل سے ہے وہ سچے دل سے ایمان لے آئے تھے یعنی قرآن کریم کسی بھی شخصیت کا نام اس لیے نہیں لیتا تاکہ مضمون کی وسعت نہ جاتی رہے اور دوسری شخصیتیں بھی اس میں شامل ہوتی رہیں۔ تفصیلات کے لیے عروۃ الوثقیٰ میں زیر نظر آیت کی تفسیر دیکھیں۔

Marfat.com

عربی زُبان میں ہے تاکہ (سارے) ظالموں کو ڈرائے اور نیکو کاروں کو بشارت دے ۞12 بلاشبہ جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا ربّ ہے پھر (اس پر) قائم رہے تو (آخرت میں) نہ ان کو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۞13 یہی لوگ اہلِ جنت ہیں اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ انعام ہے ان کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے ۞14 اور ہم نے انسان[1] کو حکم دیا کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے (کہ) اس کی ماں نے اس کو کئی تکلیفیں اُٹھا کر پیٹ میں رکھا اور بہت ہی تکلیف سے اس کو جنا اور (اس کا) حمل میں رہنا اور اس کا دودھ چھوڑنا (کم از کم) تیس ماہ میں مکمل ہوا یہاں تک کہ جب (وہ) اپنی پوری جوانی کو پہنچتا ہے اور چالیس سال کا ہوتا ہے (تو) کہتا ہے اے میرے ربّ! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے احسان کا شکر ادا کرتا رہوں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا ہے اور وہ نیک کام کروں جس سے تو راضی ہو اور میرے لیے میری اولاد میں خیر رکھ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمان ہوں ۞15 یہی (وہ) لوگ ہیں جن کے اچھے کاموں کو ہم قبول کرلیں گے اور ان کی برائیوں سے درگزر کریں گے (اس طور پر کہ) یہ لوگ اہلِ جنت میں سے ہوں گے اور یہ (اللہ کا) سچا وعدہ ہے جو ان (مومنوں) سے کیا جاتا ہے ۞16 اور جس (شخص) نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ میں تم سے بیزار ہوں کہ تم مجھے اس بات کا یقین دِلانا چاہتے ہو کہ میں دوبارہ اُٹھایا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے کتنی ہی اُمتیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں کہ اے بدنصیب! ایمان لے آ بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے تو وہ (یہی) کہتا ہے یہ سب اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں ۞17 یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا قول ان لوگوں کے ساتھ پورا ہو کر رہا جو ان سے قبل جنّوں اور انسانوں میں سے گزر چکے (سب کی بات ایک ہی جیسی تھی اور) بلاشبہ یہ لوگ خسارے میں رہے ۞18 اور لوگوں کے اپنے اعمال کے موافق درجے ہیں اور تاکہ (اللہ ان کو) ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے اور ان پر قطعی ظلم نہ کیا جائے ۞19 اور جس روز کافر دوزخ کے سامنے لا کھڑے کیے جائیں گے، تم نے دُنیا کی زندگی ہی میں خوب مزے اُڑا لیے اور ان سے خوب لطف اُٹھا لیا، پس آج تم کو ذلت کا عذاب دیا جائے گا (اچھی طرح سن لو) کہ یہ بدلہ ہے اس غرور کا جو تم دُنیا میں ناحق کیا کرتے تھے اور اس لیے بھی کہ تم (جان بوجھ کر) نافرمانی کرتے رہے تھے ۞20

اور (اے پیغمبر اسلام!) ان سے عاد قوم کے بھائی (ہود علیہ السلام) کا ذکر کیجیے جب اُس نے اپنی قوم کو (سرزمین) احقاف میں ڈرایا اور ان سے پہلے اور ان کے بعد بھی ڈرانے والے گزر چکے تھے (سب نے یہی کہا) کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر بڑے دن کا عذاب نہ آ جائے ۞21 وہ کہنے لگے کہ کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے برگشتہ کر دو، پس جو وعدہ ہم سے کر رہے ہو وہ لے آؤ اگر تم سچے ہو ۞22 (ہود علیہ السلام نے) کہا کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے اور میں تو جو (پیغام) دے کر بھیجا گیا ہوں وہ تم کو پہنچا رہا ہوں لیکن میں یہ دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت کی باتیں کر رہے ہو ۞23 پھر جب اُنھوں نے دیکھا کہ ایک بادل سامنے سے ان کی وادیوں کی طرف چلا آ رہا ہے تو وہ کہنے لگے یہ تو بادل کی ایک گھٹا ہے (جو) ہم پر خوب برسے گی (نہیں) بلکہ یہ تو وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی مچا رہے تھے (یہ) آندھی ہے جس میں دردناک عذاب

[1] حکم تو تمام انسانوں کو ایک جیسا ہے لیکن بعض حکم کو مان کر اپنی دُنیا اور آخرت کو سنوار لیتے ہیں اور بعض حکم عدولی کرکے اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لیتے ہیں جیسا کہ نمبر 17 میں ان کا ذکر آ رہا ہے۔

Marfat.com

(چھپا) ہے۞[24] (یہ آندھی) ہر شئے کو اپنے رب کے حکم سے اُکھاڑ پھینکے گی پس وہ ایسے (برباد) ہوئے کہ ان کے (مسمار شدہ) گھروں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا تھا (اور) اسی طرح ہم نافرمان لوگوں کو سزا دیا کرتے ہیں۞[25] اور بے شک ہم نے ان لوگوں کو ایسی طاقت دی تھی جو تم کو نہیں دی اور ان کو ہم نے کان[1] دیئے تھے آنکھیں اور دِل (بھی) دیا تھا پھر ان کے کان ان کے کچھ کام نہ آئے، نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دِل (ہی اِن کے کام آئے) اس لیے کہ وہ اللہ کی نشانیوں سے انکار ہی کرتے رہے تھے اور (انجام کار) جس چیز کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے اس نے انہیں آگھیرا۞[26]

اور (اے اہل مکہ) ہم تمہارے ارد گرد کتنی ہی بستیاں غارت کر چکے ہیں اور ہم نے اپنی نشانیاں ظاہر کیں تاکہ وہ لوگ (اللہ کی طرف) رجوع کریں۞[27] پھر ان لوگوں کو ان (معبودوں) کی طرف سے مدد کیوں نہ پہنچی؟ جن کو انہوں نے ترقی درجات کے لیے اللہ کے سوا معبود بنا رکھا تھا بلکہ وہ تو ان سے غائب ہوگئے اور یہ ہے ان کا جھوٹ اور افتراء جو وہ (اللہ پر) باندھتے تھے۞[28] اور جس وقت ہم نے آپؐ کی طرف جنوں کے ایک گروہ کو متوجہ کیا کہ وہ قرآنِ کریم سنیں، پس جب وہ وہاں پہنچے (تو) کہنے لگے خاموش رہو پھر جب وہ ختم ہوا تو وہ اپنی قوم کی طرف[2] ڈرانے کے لیے واپس گئے۞[29] وہ بولے اے ہماری قوم والو! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد نازل کی گئی ہے اور جو اپنے سے قبل (کی کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے، حق اور ہدایت کی طرف راہنمائی کرتی ہے۞[30] اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو دردناک عذاب سے محفوظ رکھے گا۞[31] اور جو کوئی اللہ کی طرف بلانے والے کی بات نہ مانے گا تو وہ زمین پر اللہ کو عاجز نہ کر سکے گا اور اللہ کے سوا اس کا کوئی مددگار نہ ہوگا وہ لوگ (نافرمان) بڑی ہی گمراہی میں (مبتلا) ہیں۞[32] کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا (غور کیا) کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے بنانے سے نہ تھکا وہ اس پر قدرت رکھتا ہے کہ مُردوں کو زندہ کردے بلاشبہ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۞[33] اور جس روز منکروں کو آگ پر لا کھڑا کیا جائے گا (کہ) کیا یہ (عذاب) برحق نہیں؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں، قسم ہے ہم کو اپنے ربّ کی کہ یہ برحق ہے حکم ہوگا اس عذاب کا مزہ چکھو جس کا تم انکار کیا کرتے تھے۞[34] پس آپ بھی صبر کیجئے جس طرح اولوالعزم پیغمبر صبر کرتے رہے اور ان (مخالفین) کے لیے (عذاب کی) جلدی نہ کیجئے جس دن (قیامت کو) وہ دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ ہے تو (وہ کہیں گے) گویا دُنیا میں دن کی ایک ساعت ہی رہے ہیں (بس یہی) پہنچانا ہے، اب وہی ہلاک ہوئے جو نافرمان رہے۞[35]

95:47　　38

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

جن لوگوں نے انکار کیا اور اُنہوں نے دوسروں کو اس کی راہ سے روکا تو اللہ نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا۞[1] اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور اس کو جو محمد (رسول اللہ ﷺ) پر نازل ہوا قبول کیا اور

[1] جو لوگ دیکھی اَن دیکھی اور سنی اَن سنی کر دیں ان کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ ان کی آنکھوں اور دلوں نے اُن کو کچھ کام نہ دیا۔ ضدی آدمی ایسا کرتے آئے ہیں، کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

[2] بات صاف ہوگئی کہ نبی کو ماننا دراصل اُس کی لائی ہوئی تعلیمات پر عمل کرنا ہے جنوں کے اس عمل نے وضاحت کر دی ہے بشرطیکہ کوئی آنکھیں اور کان رکھنے والا ہو۔ خیال رہے کہ اس جگہ جنوں سے مراد وہی لوگ ہیں جو مدنی زندگی کی جگہ صحرائی زندگی کو پسند کرتے ہیں اور صحرائی بستیوں میں رہتے ہیں لیکن مدنی انسانوں کی طرح مکلف ٹھہرائے گئے ہیں۔

Marfat.com

(جان لیا کہ) ان کے پروردگار کی طرف سے حق ہے (تو) اللہ نے ان سے ان کی برائیاں دور کر دیں اور ان کا حال سنوار دیا 2۞ یہ (فرق) اس لیے ہے کہ کافروں نے باطل کی پیروی کی اور مومنوں نے اپنے پروردگار کی طرف سے آئے ہوئے حق کی اتباع کی اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے ان کے حالات بیان فرماتا ہے (تا کہ سمجھیں) 3۞ پس (اے مسلمانو!) جب تمہارا مقابلہ کافروں سے ہو تو ان کی گردنیں اُڑا دو[1] یہاں تک کہ جب خوب قتال کر چکو تو (بچ رہنے والوں کو) باندھ لو پھر ازیں بعد یا تو احسان رکھ کر یا معاوضہ لے کر چھوڑ دو یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے یہ (حکم) اس طرح ہے اور اگر اللہ چاہتا تو ان سے انتقام لے لیتا لیکن وہ تمہاری ایک دوسرے کے ذریعہ آزمائش کرتا ہے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں تو اللہ ان کے اعمال (کبھی) ضائع نہ کرے گا 4۞ (اللہ) ان کو ہدایت دے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا 5۞ اور ان کو جنت میں داخل کرے گا جس سے ان کو متعارف کر دیا تھا 6۞ اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے (تو) وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا 7۞ اور جو لوگ کافر ہوئے ان کے لیے ٹھوکر کھا کر گرنا ہے اللہ ان کے اعمال برباد کر دے گا 8۞ (ان کی) یہ (بربادی) اس لیے ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل فرمایا اُنہوں نے اس کو پسند نہ کیا تو اللہ نے بھی ان کا کیا دھرا اکارت کر دیا 9۞ کیا پس وہ ملک میں چلے پھر نہیں کہ دیکھ لیتے، جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کا کیا انجام ہوا (کہ) اللہ نے ان پر تباہی نازل کی اسی طرح کے حالات کافروں کو بھی پیش آئیں گے (وہ تباہ و برباد ہوں گے) 10۞ یہ اس لیے کہ اللہ ایمان والوں کا کارساز ہے اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں ہے (جو ان کی مدد کرے گا) 11۞

بلاشبہ اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے جنتوں میں داخل فرما دے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ (دُنیا میں) فائدے اُٹھا رہے ہیں اور اس طرح کھاتے ہیں جس طرح چوپائے کھاتے ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے 12۞ اور کتنی ہی بستیاں تھیں جو قوت میں آپ کی اس بستی سے[2] کہیں زیادہ تھیں جس (کے رہنے والوں) نے آپ کو نکالا ہم نے ان کو غارت کر دیا پھر ان کا کوئی مددگار نہ ہوا 13۞ کیا پس وہ شخص جو اپنے ربّ کی طرف سے ایک صاف راستہ پر ہے اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جس کے برے اعمال اس کی نگاہ میں خوش نما بنا دیئے گئے ہیں؟ اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چل رہے ہیں 14۞ مثال اس جنت کی جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جو کبھی باسی ہونے والا نہیں اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ کبھی خراب نہیں ہو گا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جس میں پینے والوں کے لیے لذت ہو گی اور صاف شہد کی نہریں ہوں گی اور وہاں ان کے لیے ہر طرح کے پھل اور ان کے ربّ کی بخشش ہو گی کیا ان لوگوں کی طرح ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے اور (شدتِ پیاس میں) ان کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو بھی کاٹ کر رکھ دے گا؟ 15۞ اور ان میں بعض ایسے ہیں جو آپ

---

[1] یہ حکم میدان جنگ کا ہے جب جنگ جاری ہو تو اس وقت پوری قوت سے جنگ کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے لیکن جنگ رک جائے تو باقی رہنے والوں کو قید و بند میں رکھا جا سکتا ہے۔

[2] اس بستی سے مراد مکہ ہے لیکن مکہ سے بھی بڑی بڑی بستیاں تھیں جن کو دوسرے انبیاء کرام کی قوموں نے آباد کیا لیکن ان کے برے اعمال کے باعث ان کو تباہ و برباد کیا گیا اگر مکہ والے درست نہ ہوئے تو ان کا انجام بھی ویسا ہی ہو گا۔

Marfat.com

کی طرف کان[1] لگاتے ہیں (لیکن دِل نہیں لگاتے) یہاں تک کہ جب وہ آپؐ کے پاس سے اُٹھ کر چلے جاتے ہیں تو ان سے جو صاحب علم ہیں پوچھتے ہیں کہ ابھی اس شخص (رسول اللہ ﷺ) نے کیا کہا تھا؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دِلوں پر اللہ نے مہر لگا دی تھی اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چل پڑے ہیں ۝16 اور جو لوگ راہِ ہدایت پر ہیں (اللہ) ان کو اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور ان کو تقویٰ عطا کرتا ہے ۝17 پس وہ تو اس کے منتظر ہیں کہ ان پر قیامت آ کھڑی ہو پس بیشک اس کی نشانیاں تو آ چکی ہیں پس جب قیامت ان پر آ پہنچے گی تو اس وقت ان کو نصیحت کہاں میسر ہو گی ۝18 پس جان لو! کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو اور ایمان والے مَردوں اور ایمان والی عورتوں کے لیے بھی اور اللہ تمہارے پھرنے اور تمہارے ٹھہرنے کی (اصل) جگہ کو خوب جانتا ہے ۝19

اور جو لوگ ایمان لائے وہ کہتے ہیں کہ کوئی سورت[2] کیوں نہیں نازل ہوتی پھر جب کوئی واضح سورت نازل ہوتی ہے اور اس میں قتال (جہاد) کا ذکر ہوتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جن کے دِلوں میں بیماری ہے وہ آپؐ کی طرف ایسے دیکھتے ہیں جیسے وہ دیکھتا ہے جس پر موت کی بے ہوشی طاری ہوتی ہے (کہ وہ صرف دیکھتا ہی جاتا ہے) پھر ان کے لیے خرابی ہے ۝20 اطاعت کرنا اور اچھی بات کہنا ہے اور جب بات پختہ ہو جائے تو اگر (منافق بھی) اللہ سے سچے رہتے تو ان کے لیے بہتر ہوتا ۝21 پس اگر (اے منافقو!) تم ان سے کنارہ کش رہو (جہاد میں شریک نہ ہو) تو تم سے یہی توقع ہے کہ تم ملک میں فساد پھیلاؤ اور اپنی قرابتیں (بھی) توڑ ڈالو ۝22 یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی پھر ان کو بہرہ کر دیا پس ان کی آنکھوں کی بینائی سلب کر لی ۝23 کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے، ان کے دِلوں پر تالے پڑ گئے ہیں ۝24 بلاشبہ جو لوگ (جہاد سے) منہ پھیر گئے باوجود اس کے کہ ان پر راہِ ہدایت ظاہر ہو گئی تھی شیطان نے (اپنے خاص ڈھنگ سے) ان کو دھوکا دیا اور (ان کو) بڑی بڑی اُمیدیں دلائیں ۝25 یہ اس لیے ہوا کہ ان منافقین نے ان لوگوں سے جو اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب سے بیزار ہیں کہا کہ بعض باتوں میں ہم تمہارا ہی کہا مانیں گے اور اللہ ان کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے ۝26 پھر اس وقت ان کا کیا حال ہو گا جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے اور ان کے مونہوں اور ان کی پشتوں پر مارتے[3] جائیں گے ۝27 یہ اس لیے کہ جس چیز سے اللہ ناخوش تھا یہ اس کے پیچھے ہو لیے اور اس کی خوشنودی کو پسند نہ کیا پھر (نتیجہ یہ ہوا کہ) اس نے اپنے قانون کے مطابق ان کے اعمال برباد کر دیئے ۝28

کیا وہ لوگ جن کے دِلوں میں روگ ہے یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ ان کی دِلی عداوتوں کو ظاہر نہ فرمائے گا (جو وہ مسلمانوں سے رکھتے ہیں) ۝29 اور (اے پیغمبر اسلام!) اگر ہم چاہیں تو آپ کو وہ لوگ دِکھلا دیں تاکہ آپ ان کے چہروں سے ان کو پہچان لیں اور اندازِ کلام سے تو آپؐ ان کو پہچان ہی لیں گے اور (اے

[1] کان لگاتے ہیں یعنی آپ کی باتوں کو اچھی طرح سنتے ہیں لیکن ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ آپ کی باتوں کو سن کر دوسروں تک یعنی مخالفین اسلام تک پہنچائیں۔

[2] دِل کے کھوٹے لوگ ایسا ہی کرتے ہیں کہ وقت آنے سے پہلے ڈینگیں مارتے رہتے ہیں لیکن وقت آنے پر وہ نظر ہی نہیں آتے۔ ایسے لوگ ہر زمانہ میں رہے ہیں اور اس وقت بھی کثرت سے موجود ہیں۔

[3] یہ بات خالصتاً ایمانیات سے تعلق رکھتی ہے جب فرشتے ایسی قوتیں ہیں جو نظر نہیں آتیں تو ظاہر ہے کہ ان کی مار کیسے نظر آ سکتی ہے۔ بات واضح ہے کہ اگر فرشتوں پر ایمان ہے تو اس بات پر بھی ایمان لازم ہے۔

Marfat.com

لوگو!) اللہ کو تو تمہارے سارے اعمال کا علم ہے ❁30 اور
البتہ ہم تم لوگوں کو آزمائیں گے تاکہ معلوم کرلیں کہ تم
میں مجاہد کون ہیں اور صابر کون؟ اور (اس طرح)
تمہاری حالتوں کی تحقیق کرلیں ❁31 بلاشبہ جن لوگوں
نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا اور رسول کی
مخالفت کی اس کے بعد کہ ان پر راہِ ہدایت ظاہر ہو چکی
وہ (نافرمانی کرکے) اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور
(اللہ) ان کے سب اعمال برباد کردے گا ❁32 اے
ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی
اطاعت کرو اور (اپنی بیوقوفی سے) اپنے اعمال ضائع
نہ کرو ❁33 جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ کی راہ
سے روکا پھر وہ حالت کفر ہی میں مرگئے تو اللہ ان کو ہر
گز نہیں بخشے گا ❁34 پس تم ہمت نہ ہارو اور صلح کی دعوت[1]
نہ دینے لگو اور تم ہی غالب رہو گے اور اللہ تمہارے
ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال کم نہ کرے گا ❁35
دُنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا ہے اور اگر تم ایمان لاؤ
اور بچتے رہو تو وہ تم کو تمہارا اَجر دے گا اور تمہارے مال
طلب نہ کرے گا ❁36 اگر وہ تم سے تمہارے مال طلب
کرے اور تم کو تنگ کرے تو تم بخل کرنے لگو اور وہ
تمہاری ناگواری ظاہر کردے گا ❁37 دیکھو تم وہ لوگ ہو کہ
تم کو اللہ کی راہ[2] میں خرچ کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے تو
تم میں سے بعض لوگ بخل کرنے لگتے ہیں اور جو بخل
کرتا ہے وہ خود اپنی ذات سے بخل کرتا ہے اور اللہ تو
بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو اور اگر تم روگردانی کرو گے تو
وہ تمہاری جگہ ایک دوسری قوم کو لے آئے گا پھر وہ
لوگ تمہاری طرح کے نہ ہوں گے ❁38

29 — 111:48

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

(اے پیغمبر اسلام!) بلاشبہ ہم نے آپ کو صریح
فتح دے دی ❁1 تاکہ اللہ آپ کی اگلی اور پچھلی (آپ پر
لگائی گئی) تمام لغزشوں[3] کو ڈھانپ دے اور (اللہ چاہتا
ہے کہ) آپ پر اپنے تمام انعامات کی تکمیل کردے
(اور آپ کی راہ کی تمام رکاوٹیں دور کردے) اور آپ
کو سیدھے راستہ پر لے چلے ❁2 اور اللہ آپ کی ایسی
مدد فرمائے گا کہ اس میں غلبہ اور عزت ہو ❁3 وہی تو ہے
جس نے ایمان والوں کے دِلوں پر تسکین نازل فرمائی
تاکہ ان کے (اپنے) ایمان کے ساتھ (تائید الٰہی
سے) ان کا ایمان اور بڑھ جائے اور آسمانوں اور
زمین کے سب لشکر اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ سب
کچھ جاننے والا بہت ہی حکمت والا ہے ❁4 تاکہ ایمان
والے مَردوں اور ایمان والی عورتوں کو ان باغوں میں
داخل کرے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں وہ ان میں
ہمیشہ رہیں اور ان کی سب برائیاں (دِلی ہوں یا
جسمانی) دُور کردے اور اللہ کے نزدیک یہ بہت ہی
بڑی کامیابی ہے ❁5 اور منافق مَردوں اور منافق
عورتوں اور مشرک مَردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ
کے بارے میں بدگمانیاں رکھتے ہیں (ان کے
باعث) ان پر بُرا وقت آنے والا ہے اور اللہ کا ان پر
غضب ہوگا اور ان پر لعنت ہوگی اور ان کے لیے
دوزخ تیار ہے اور بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے ❁6 اور اللہ ہی
کے لیے آسمانوں اور زمین کے سب لشکر ہیں اور اللہ
بڑا ہی زبردست حکمت والا ہے ❁7 بلاشبہ ہم نے آپ

---

[1] یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ زیادتی کرنے والے کو صلح کی دعوت دینا تو صحیح نہیں اور ہرگز نہیں لیکن کتنی ہی زیادتی کیوں نہ ہو جب وہ خود صلح کی دعوت دے تو اس کو قبول کرنا اچھے کردار کی علامت ہے اور اچھے کردار سے بہتر دنیا میں کوئی اور چیز نہیں۔

[2] اللہ کا دیا ہوا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے دِل کا حاضر نہ ہونا بخل کہلاتا ہے جس کا تعلق دل کی اس بیماری سے ہے جس کا نتیجہ منافقت ہے جو کفر سے بھی بری چیز ہے۔ ایک سچا مسلمان اپنی بساط کے مطابق اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے ہاتھ نہیں روکتا بلکہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے اُس کا دِل انشراح پاتا ہے۔

[3] لوگوں کی طرف سے لگائے گئے الزامات مراد ہیں تفصیل کے لیے عروۃ الوثقیٰ کی طرف مراجعت کریں۔

Marfat.com

کو گواہ، خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ۞[8] (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرو اور ان کی تعظیم کرو اور اس کی پاکیزگی صبح و شام بیان کرتے رہو ۞[9] (اے پیغمبر اسلام!) بلاشبہ جو لوگ آپؐ سے بیعت[1] کرتے ہیں فی الحقیقت وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں (اس لیے کہ) اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے، پھر جو کوئی عہد (بیعت) کو توڑے تو عہد کو توڑنے کا نقصان اُس کو ہو گا اور جو اللہ سے اپنا اقرار پورا کرے تو اللہ اس کو عنقریب بہت بڑا اجر دے گا ۞[10]

دیہاتیوں میں سے جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے عنقریب آپؐ سے کہیں گے کہ ہم کو ہمارے مال اور اہل و عیال نے مشغول رکھا اس لیے آپؐ اللہ سے ہماری بخشش طلب کریں وہ اپنی زُبان سے وہ (بات) کہتے ہیں جو ان کے دِلوں میں نہیں ہے آپؐ ان سے فرما دیجیے کہ اگر اللہ تم کو نقصان پہنچانا چاہے یا تم کو فائدہ پہنچانا چاہے (تو) اللہ کے مقابلے میں تمہارے لیے کون کسی چیز کا اختیار رکھتا ہے بلکہ اللہ تو تمہارے سب کاموں سے باخبر ہے ۞[11] بلکہ تم سمجھ بیٹھے تھے کہ اللہ کا رسول اور مسلمان اپنے گھروں میں کبھی واپس نہ ہوں گے اور تمہارے دِلوں کو یہ بات بہت اچھی معلوم ہوئی اور تم نے برے برے خیالات قائم کر لیے اور تم ہلاکت میں پڑ گئے ۞[12] اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے) کافروں کے لیے دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ۞[13] اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کے لیے ہے وہ جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے سزا دے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بڑا ہی پیار کرنے والا ہے ۞[14] (مسلمانو!) جب تم غنیمتیں لینے کو چلو گے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے (جہاد میں شامل نہ ہوئے تھے) کہنے لگیں کہ ہم کو بھی اجازت دو کہ ہم تمہارے ساتھ چلیں، یہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ اللہ کا قول بدل دیں آپؐ فرما دیجیے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے اللہ نے اسی طرح فرما دیا ہے، پھر وہ کہیں گے کہ تم تو ہم سے جلتے ہو در حقیقت یہ لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہیں ۞[15] (اے پیغمبر اسلام!) آپؐ ان پیچھے رہ جانے والے گنواروں سے فرما دیں کہ جلد ہی تم کو ایک اور بڑی جنگجو قوم کے مقابلہ میں لڑنے کے لیے بلایا جائے گا تم ان سے جنگ کرتے رہو گے (تا آنکہ) وہ اطاعت قبول کر لیں پھر اگر تم اطاعت کرو گے تو تم کو اللہ بہت اچھا بدلہ دے گا اور اگر تم روگردانی کرو گے جیسے تم اس سے قبل روگردانی کر چکے ہو تو (اللہ) تم کو دردناک عذاب دے گا ۞[16] نہ اندھوں پر کوئی گناہ ہے نہ لنگڑوں پر کوئی گناہ اور نہ ہی بیماروں پر کوئی گناہ ہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو اللہ اُس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور جو کوئی روگردانی کرے گا (اللہ) اسے دردناک عذاب دے گا ۞[17]

بلاشبہ اللہ مومنوں سے خوش ہوا جب وہ درخت کے نیچے آپؐ سے بیعت[2] کر رہے تھے، پس اللہ نے جو ان کے دِلوں میں تھا ظاہر کر دیا پھر ان پر تسکین نازل فرمائی اور ان کو جلد ہی ایک فتح عطا فرمادی ۞[18] اور بہت سی غنیمتیں بھی (عطا کیں) جن سے وہ سرفراز ہوتے رہے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے ۞[19] اللہ نے تم

---

[1] بیعت معاہدے کا دوسرا نام ہے وہ معاہدہ جو کسی مخصوص کام کے لیے کیا جائے۔

[2] یہ وہ بیعت ہے جو 'بیعت رضوان' کے نام سے معروف ہے جو حدیبیہ کے مقام پر ایک خاص مقام پر کی گئی کہ اگر عثمان غنیؓ کو کفار نے فی الواقعہ قتل کر دیا تو اس جگہ بغیر خون بہا لیے واپس نہیں جائیں گے لیکن بعد ازیں واضح ہو گیا کہ عثمان غنیؓ کو قتل نہیں کیا گیا کیونکہ وہ بخیریت مکہ سے واپس آ گئے اور اس کے بعد اس جگہ صلح طے پا گئی جو صلح حدیبیہ کے نام سے معروف ہے جس کے نتیجہ میں مکہ فتح ہوا۔

Marfat.com

سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے تم ان کو (ضرور) حاصل کرو گے پس یہ غنیمت تو تم کو جلدی دے دی اور تم سے لوگوں کے ہاتھ روک دیئے اور تاکہ مسلمانوں کے واسطے ایک نمونہ قائم ہو جائے اور وہ تم کو سیدھی راہ چلائے ۞20 اور وہ ایک اور فتح (انعام فرمائے گا) جس پر تمہیں قابو نہیں لیکن وہ اللہ کے احاطۂ قدرت میں ہے اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے ۞21 اور اگر تم سے یہ کافر لڑتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر وہ نہ کسی کو دوست پاتے اور نہ مددگار ۞22 اللہ کا یہ طریقہ پہلے سے چلا آتا ہے اور آپؐ اللہ کے طریقہ میں کبھی تبدیلی نہیں پائیں گے ۞23 اور (اللہ) وہی ذات ہے جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے[1] اور تمہارے ہاتوں کو ان سے مکہ کی سرحد پر (مقامِ حدیبیہ میں) روک دیا بعد اس کے کہ اللہ نے تم کو ان پر قابو بھی دے دیا اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھتا ہے ۞24 یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانور بھی اپنی جگہ سے رکے رہے اور اگر وہ مومن مرد اور مومن عورتیں (مکہ میں) نہ ہوتیں جن کو تم نہیں جانتے تھے تو یہ احتمال تھا کہ تم ان کو بھی پیس ڈالتے پھر تم کو ان کے باعث اس کی وجہ سے نقصان پہنچتا جو اگرچہ تم بے خبری میں کرتے (پھر بھی نقصان تو تھا) اس طرح اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر دیتا ہے، ہاں! اگر وہ الگ ہو جاتے تو ہم ان میں سے کافروں کو عذاب دیتے اور وہ عذاب بھی دردناک ہوتا ۞25 (وہ وقت یاد کرو) جب کفار نے اپنے دِلوں میں ضد اور پھر نری جہالت کی ضد کو جگہ دی تو اللہ نے اپنے رسول (ﷺ) اور مومنوں (کے دِلوں) پر تسکین نازل فرمائی اور ان کو پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا اور وہی اس کے زیادہ مستحق اور اہل تھے اور اللہ ہر چیز سے خبردار ہے (کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں) ۞26 بے شک اللہ نے رسول (ﷺ) کو حقیقت کے مطابق سچا خواب[2] دکھایا کہ ان شاء اللہ تم مسجد حرام میں امن وامان سے داخل ہو گے سروں کو منڈاتے ہوئے اور بال کترواتے ہوئے تم کو کسی بات کا خوف نہ ہوگا پھر وہ جانتا ہے جو تم نہیں جانتے پھر اس نے فتح مکہ سے قبل ہی ایک فوری فتح (اور بھی) دے دی (یہ فتح خیبر تھی) ۞27 وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس دین کو تمام ادیان پر مکمل طور پر غالب کر دے اور (اس پر) اللہ ہی گواہ کافی ہے ۞28 محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ[3] آپؐ کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں (برداشت میں) سخت ہیں آپس میں رحمدل، تو دیکھتا ہے کہ وہ رکوع میں (کبھی) سجدے میں ہوتے ہیں وہ اللہ سے اس کے فضل اور رضامندی کے طلب گار ہیں ان کی علامت ان کے چہروں پر نمایاں ہے جو سجدوں کا اثر ہے ان کی تعریف توراۃ میں اور ان کے اوصاف انجیل میں ہیں ان کی مثال ایک کھیتی کی مانند ہے کہ اس نے انگوری نکالی پھر وہ مضبوط ہو گئی اور موٹی ہو گئی پھر اپنے بل پر کھڑی ہو گئی وہ کاشتکاروں کو بھی بھلی معلوم ہونے لگی تاکہ کافروں کا جی جلے اللہ نے ان

[1] دونوں فریق کے ہاتھوں کو روکنے کا مطلب ہے کہ فریقین کے درمیان جنگ نہ ہوئی بلکہ صلح ہو گئی جس کا نتیجہ مسلمانوں کے حق میں نہایت بہتر رہا۔

[2] یہ وہی خواب ہے جو مدینہ میں آپؐ نے دیکھا کہ آپؐ اپنے ساتھیوں سمیت مکہ میں ادائیگی حج کے لیے داخل ہو رہے ہیں حالانکہ کفار مکہ نے مسلمانوں پر پابندی لگا رکھی تھی کہ وہ حج کے لیے نہیں آ سکتے۔ یہ خواب دیکھ کر آپؐ مدینہ سے نکلے لیکن حدیبیہ کے مقام پر روک دیئے گئے لیکن صلح میں اس سال نہیں تو آئندہ سال حج کرنے کی اجازت طے پا گئی جس کی طرف اس جگہ اشارہ کیا گیا ہے۔

[3] افسوس کہ آج مسلمان آپس میں رحم دِل ہونے کی بجائے سخت دِل اور کافروں کے مقابلہ سخت دِل ہونے کی بجائے نرم دِل ہو گئے جس کو اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان نہ رہے۔ کاش! کہ ایسا نہ ہوتا۔

Marfat.com

(لوگوں) سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ہیں مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہے۞ 29

18　　106:49

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول سے سبقت[1] نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ سننے والا خوب جاننے والا ہے۞ 1 اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو پیغمبر (ﷺ) کی آواز سے بلند نہ کرو اور آپؐ سے اس طرح زور سے نہ بولا کرو جیسے آپس میں بولتے ہو کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۞ 2 بلاشبہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ نے تقویٰ کے لیے آزما لیا ہے (اس لیے) ان کے لیے (اللہ کی طرف سے) بخشش اور عظیم اجر ہے۞ 3 بلاشبہ جو لوگ آپؐ کو حجروں[2] کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر نا سمجھ ہیں (کہ وہ عقل سے کام نہیں لیتے)۞ 4 اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپؐ خود ان کے پاس باہر آجاتے تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوتا اور اللہ معاف کرنے والا پیار کرنے والا ہے۞ 5 اے ایمان والو! اگر کوئی جلد باز تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو کہ) کہیں تم کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو پھر تم کو اپنے کیے پر پچھتانا پڑے؟۞ 6 اور جان لو کہ (جب تک) تم میں اللہ کا رسول (ﷺ) موجود ہے اگر وہ اکثر تمہاری بات مان لیا کرے تو تم بڑی مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ نے تمہارے دِل میں ایمان کی ایسی محبت ڈال دی ہے (کہ تم اپنی بات منوانے کی کوشش ہی نہیں کرتے) اور اس (محبت) کو تمہارے دِلوں میں مزین کر دیا ہے اور کفر و فسق اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا ہے یہی لوگ راہِ حق پر ہیں۞ 7 (تمہارے دِلوں میں رسول اللہ ﷺ کے لیے جذبۂ محبت کا ہونا) اللہ کے فضل اور اس کی عنایت کے باعث ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۞ 8 اور اگر مسلمانوں[3] کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو پھر اگر ان میں ایک دوسرے پر زیادتی کرتا چلا جائے تو تم سب اس سے لڑو جو زیادتی کر رہا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے پھر اگر وہ رجوع کرے تو ان دونوں میں غیر جانبداری سے صلح کرا دو اور انصاف ملحوظ رکھو (اس لیے کہ) بلاشبہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۞ 9 بلاشبہ مسلمان تو (آپس میں) بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا دو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۞ 10

اے ایمان والو! (تم میں سے)[4] ایک جماعت دوسری جماعت کا مذاق نہ اُڑایا کرے ممکن ہے کہ وہ اس سے بہتر ہو اور نہ ہی عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اُڑایا کریں ممکن ہے کہ وہ عورتیں ان سے بہتر ہوں اور نہ اپنے لوگوں پر عیب لگاؤ اور نہ برے القاب دے کر ایک دوسرے کو بدنام کرو، ایمان لانے کے بعد (کسی کا) برا نام رکھنا گناہ ہے اور جو کوئی (ایسی حرکتوں سے) توبہ نہ کرے تو یہی لوگ ظالم کہلائیں گے۞ 11

[1] اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی باتوں کو وہ اہمیت نہ دینا جو ان کی اہمیت ہے لیکن افسوس کہ آج یہی کچھ ہو رہا ہے جس سے منع کیا گیا۔

[2] غور کریں کہ آپؐ کی زندگی میں بھی پسِ پردہ زور سے آواز دے کر پکارنا منع تھا جیسے لوگ ایک دوسرے کو پکارتے اور آواز دیتے ہیں لیکن آج مسلمانوں کی اکثریت کیا کر رہی ہے سب کی آنکھوں کے سامنے ہے۔

[3] گویا مسلمانوں کے درمیان بھی کسی غلط فہمی کی بنا پر جنگ چھڑ سکتی ہے اور فتنہ و فساد بپا ہو سکتا ہے لیکن ایسی حالت میں ضروری کیا ہے؟ کہ جتنا جلدی ممکن ہو اس کو رفع دفع کیا جائے اور زیادتی کرنے والوں کو سختی سے روکا جائے افسوس کہ آج اس ہدایت پر بھی کہیں عمل ہوتا نظر نہیں آتا۔

[4] نمبر 11، 12 کو بھی غور سے پڑھیں اور بار بار پڑھیں اور اس سے راہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کریں یہ وہ ہدایات ہیں جو اسلام کی روح رواں ہیں لیکن افسوس کہ ہر جگہ ان سے چشم پوشی کی جا رہی ہے ان پر عمل ہوتا کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ جس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔

Marfat.com

اے ایمان والو! بیشتر بدگمانیوں سے بچتے رہو بلاشبہ
بعض بدگمانیاں گناہ ہوتی ہیں اور کسی کے کھوج میں نہ
لگے رہا کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو، تم میں
سے کسی کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا
گوشت کھائے؟ سو اسکو تو تم بہت ناگوار سمجھتے ہو اور
اللہ سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ معاف کرنے والا پیار
کرنے والا ہے ۞12 اے لوگو! ہم نے تم کو مرد[1] اور عورت
سے پیدا کیا اور ہم نے تمہارے شعوب وقبائل بنا دیئے
تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم
میں عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے
ڈرنے والا ہے، بلاشبہ اللہ سب کچھ جانتا اور باخبر
ہے ۞13 اور یہ گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے
آپ فرما دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یہ کہو کہ ہم
(بظاہر) فرمانبردار ہو گئے! ابھی تک تمہارے دِلوں
میں ایمان نے گھر نہیں کیا ہے اور اگر تم اللہ اور اس کے
رسول کی (سچے دِل سے) فرمانبرداری کرو گے تو اللہ
تمہارے اعمال میں کوئی کمی نہ کرے گا بلاشبہ اللہ بڑا
بخشنے والا اور بہت ہی پیار کرنے والا ہے ۞14 بلاشبہ
مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان
لاتے ہیں پھر شک نہیں کرتے اور اللہ کی راہ میں اپنے
مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے ہیں (حقیقت
میں) یہی لوگ سچے ہیں ۞15 اے پیغمبر اسلام! آپ
ﷺ کہہ دیجئے کہ کیا تم اپنی دینداری اللہ کو جتلاتے ہو
(حالانکہ) اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو
کچھ زمین میں ہے اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے ۞16 یہ
لوگ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گئے
(اے پیغمبر اسلام!) آپ کہہ دیجئے کہ اپنے اسلام
لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا
ہے کہ اس نے تم کو ایمان کا راستہ بتا دیا اگر تم (واقعی)
سچے ہو ۞17 بلاشبہ اللہ آسمانوں اور زمین کے سب چھپے
بھیدوں کو جانتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو بھی دیکھ رہا
ہے ۞18

34:50 45

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

قا... ف قسم ہے قرآنِ مجید (کے ربّ) کی ۞1
ان (لوگوں) پر تعجب ہے کہ ان ہی میں سے ان کی
طرف ایک ڈر سنانے والا[2] آیا تو کافر کہنے لگے کہ یہ تو
عجیب بات ہے ۞2 کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی
ہو جائیں گے یہ واپس آنا بہت ہی دور (از قیاس
بات) ہے ۞3 ہم جانتے ہیں کہ زمین ان میں سے کس
قدر گھٹاتی ہے اور ہمارے پاس تو (وہ) کتاب ہے
جس میں سب کچھ محفوظ ہے ۞4 درحقیقت اُنہوں نے
حق کو جب وہ ان کے پاس آ پہنچا جھٹلایا، اب وہ
(اس) اُلجھن میں پڑے ہیں ۞5 کیا اُنہوں نے
اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کیسا بنایا
ہے اور (پھر) آراستہ کر دیا ہے اور اس میں (کوئی)
شگاف نہیں ہے ۞6 اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس پر
بوجھ ڈالے اور اس طرح کی رونق افروز چیزیں پیدا
کیں ۞7 تاکہ ہر رجوع ہونے والا بندہ بصیرت
حاصل کرے اور یاد کرے ۞8 اور ہم نے آسمان سے
بابرکت پانی برسایا پھر ہم نے اس سے باغ اُگائے
اور کھیتی کا غلّہ (بھی) ۞9 اور کھجور کے لمبے لمبے درخت

[1] تمام لوگوں کی اصل ایک ہے شعوب وقبائل محض پہچان کی خاطر ہیں لیکن آج لوگوں کی بڑائی کا انحصار قبیلہ پر ہے جو قبیلہ بڑا ہے اور من حیث القبیلہ اُنہوں نے دنیوی وسائل اکٹھے کر لیے ہیں۔ زمینوں، سرمایوں اور عہدوں پر قابض ہو گئے ہیں وہ سب کے سب وڈیرے ہیں اور وہ جو چاہیں کریں وہ کسی قانون کے پابند نہیں بلکہ قانون ان کا پابند ہو کر رہ گیا ہے۔

[2] ڈر سنانے والا چونکہ انسان تھا اُس کو اس لیے قبول نہ کیا کہ وہ انسان ہے کیونکہ ان کے ذہن میں یہ چیز بٹھا دی گئی تھی کہ بشر رسول نہیں ہوتا۔ اور جو بات رسول نے کہی وہ اس لیے ان کو راس نہ آئی کہ ان کے ذہن و دماغ میں صرف اس دنیا کی زندگی کا تصور تھا آخرت سے وہ مکمل طور پر انکاری تھے۔

Marfat.com

جن میں تہ بہ تہ خوشے ہوتے ہیں ۞10 یہ بندوں کو روزی
دینے کے لیے ہے اور اس (پانی) سے ہم نے مردہ
زمین کو زندہ کیا اس طرح (تم کو زمین سے) نکلنا ہو
گا ۞11 ان سے پہلے قومِ نوح اور کنویں والے (اصحابِ
الرس) اور ثمود بھی جھٹلا چکے ہیں ۞12 اور عاد قوم اور
فرعون اور لوط (علیہ السلام) کی قوم بھی (جھٹلا چکی) ۞13 اور
بَن کے رہنے والے اور تبع کی قوم نے بھی، ان سب
ہی نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہمارا عذاب کا وعدہ پورا ہو کر
رہا ۞14 کیا پہلی بار پیدا کر کے ہم تھک گئے ہیں؟
(نہیں) بلکہ از سرِ نو پیدا ہونے کے بارے میں یہ
(لوگ) شک میں پڑ گئے ہیں ۞15

اور بلاشبہ ہم نے انسان کو پیدا کیا (اصلاً اور نسلاً)
اور اس کے دِل میں جو وسوسے آتے ہیں ہم (ان کو)
جانتے ہیں اور ہم تو اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ
قریب ہیں ۞16 جب ملاقات[1] کرتے ہیں دو ملاقات
کرنے والے داہنے اور بائیں سے بیٹھ رہنے
والے ۞17 انسان کے منہ سے کوئی لفظ نہیں نکلتا مگر اس
کے پاس ہی ایک نگہبان تیار کھڑا ہوتا ہے ۞18 اور (اسی
طرح) جب موت کی بیہوشی طاری ہو جاتی ہے اور یہی
ہے (وہ چیز) جس سے تو گریزاں تھا ۞19 اور صور (یعنی
نرسنگھا) پھونکا جائے گا یہی وعید کا دن ہو گا ۞20 اور ہر
شخص آئے گا کہ اس کو دھکیل لانے والا دھکیل لائے گا
اور ایک گواہ ہو گا ۞21 تو اس (دن) سے بے خبر رہا اب
ہم نے تجھ پر سے پردہ ہٹا دیا تو آج تیری نگاہ تیز ہے
(کہ تو سب کچھ دیکھ رہا ہے) ۞22 اور اس کا ساتھی کہے
گا یہ ہے (اس کا اعمال نامہ) جو میرے پاس تیار
ہے ۞23 تم دونوں (لکھنے والے) ہر سرکش کافر کو جہنم
میں ڈال دو ۞24 (یہ وہی ہے) نیکی سے روکنے والا، حد
سے بڑھا ہوا، شک میں ڈالنے والا ۞25 جس نے اللہ
کے ساتھ دوسروں کو معبود ٹھہرایا، سو اس کو سخت عذاب
میں جھونک دو (کہ وہ اسی قابل ہے) ۞26 اس کا ساتھی
(شیطان) کہے گا کہ اے ہمارے رب! میں نے اس
کو گمراہ نہیں کیا بلکہ یہ (خود ہی) گمراہ ہو کر (حق سے)
دور نکل گیا تھا ۞27 (اللہ) فرمائے گا ہمارے سامنے
مت جھگڑو اور میں تم کو پہلے ہی اس عذاب سے
(رسولوں کے ذریعہ) ڈرا چکا تھا ۞28 ہمارے یہاں حکم
بدلا نہیں کرتا اور میں بندوں پر ظلم بھی نہیں کرتا ۞29

جس روز ہم دوزخ سے کہیں گے کہ کیا تو بھر گئی؟
اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ (تو لے آؤ) ۞30 اور
متقین کے لیے جنت قریب کر دی جائے گی (کہ) وہ
کچھ دُور نہ ہو گی ۞31 یہی ہے جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا
ہے کہ ہر رجوع رہنے والے اور یاد رکھنے والے کے
لیے ہو گی ۞32 جو اللہ سے بن دیکھے ڈرا اور ایک رجوع
ہونے والا دِل لے کر آیا ۞33 داخل ہو جاؤ اس (جنت)
میں سلامتی سے یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے ۞34 ان کے
لیے وہاں وہ سب کچھ ہو گا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے
ہاں (اس سے) کہیں زیادہ ہے ۞35 اور ان سے پہلے
ہم نے کتنی ہی امتوں کو ہلاک کیا ہے جو قوت میں ان
سے کہیں زیادہ تھیں اور دُنیا کے ملکوں کو انہوں نے
چھان مارا تھا لیکن کیا وہ کوئی جائے پناہ پا سکے؟ ۞36
بلاشبہ اس میں درسِ عبرت ہے اس کے لیے جس کے
پاس قلب (صمیم) ہو یا جو کان لگا کر بات سنے اور دِل
سے حاضر ہو ۞37 اور بلاشبہ ہم نے آسمانوں اور زمین کو
اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ ادوار میں پیدا کر دیا

[1] اللہ رب کریم نے انسان کو پیدا کیا اور تمام مخلوق سے اشرف ہونے کا خطاب دیا۔ اُس نے اس کے اعمال کی پرسش لازم کر دی چونکہ انسان عمل کرتا ہے اور اکثر و بیشتر بھول جاتا ہے اس لیے ایسا نظام قائم کر دیا کہ اس کی ایک ایک حرکت اس نظام کے تحت محفوظ ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس حقیقت کو مختلف طریقوں سے قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے اور سب کے سب کا ماحصل صرف اور صرف یہی ہے کہ ایک دن آئے گا کہ انسان کو اس کا کیا سب کے روبرو اس کو دکھا دیا جائے گا جس کو دیکھ کر وہ کسی چیز کا انکار نہیں کر سکے گا۔ بہتر ہے کہ وہ اس دنیا میں اپنی اصلاح کر لے تا کہ آخرت کی رسوائی سے بچ جائے۔

Marfat.com

اور ہم کو ذرا بھی تکان نہ ہوئی ۞ 38 پس آپؐ ان کی باتوں
پر صبر ہی کیجیے اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ پاکیزگی
بیان کرتے رہیے سورج نکلنے سے پہلے اور غروب
ہونے سے قبل ۞ 39 اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کیجیے
اور سجدہ ریزیوں سے فارغ ہونے کے بعد بھی (تکبیر و
تہلیل کا خیال رکھیے) ۞ 40 اور سنو جس دن[1] پکارنے والا
قریب ہی سے پکارے گا ۞ 41 جس دن سب ہی لوگ
یقیناً ایک سخت چیخ کو ٹھیک سن رہے ہوں گے یہی
(مقامِ مرقد سے) نکلنے کا دن ہوگا ۞ 42 بلاشبہ ہم ہی
سب کو زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور ہمارے ہی پاس
سب کو آنا ہے ۞ 43 جس دن زمین ان پر پھٹ جائے گی
اور وہ سب ڈرتے ہوئے نکل پڑیں گے (اس طرح
سب کو) جمع کرنا ہمارے لیے بالکل آسان ہے ۞ 44
ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں اور آپؐ
ان پر زبردستی کرنے والے نہیں پس آپؐ قرآن سے
ہر اس شخص کو نصیحت کرتے رہیے جو میرے وعدۂ
عذاب سے ڈرے ۞ 45

60 67:51

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

قسم ہے ان ہواؤں (کے رب) کی جو (بخارات
کو) اُڑانے والی ہیں ۞ 1 پھر ان (کے رب) کی جو
پانی سے لدے ہوئے بادل اُٹھانے والی ہیں ۞ 2 پھر
ان کی جو (بادلوں کو لے کر) سبک رفتاری سے چلتی
ہیں ۞ 3 پھر وہ جو (اس) اُمرِ الٰہی (بارش) کو تقسیم کرتی
ہیں ۞ 4 بلاشبہ جو وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ سچا ہے ۞ 5
اور بلاشبہ سزا و جزا کا دن ضرور آنے والا ہے ۞ 6 قسم
ہے آسمان (کے رب) کی جس پر راہیں (بنی ہوئی)
ہیں ۞ 7 بلاشبہ تم مختلف (بے جوڑ) باتوں میں پڑے
ہوئے ہو ۞ 8 اس سے وہی باز رہتا ہے جس کو (دینِ حق
سے) پھیر دیا گیا ۞ 9 غارت ہوئے اٹکل سے باتیں
بنانے والے ۞ 10 جو غفلت (یا جہالت) میں (حق کو)
بھولے ہوئے ہیں ۞ 11 وہ پوچھتے ہیں کہ سزا و جزا کا دن
کب ہوگا؟ ۞ 12 جس دن وہ آگ میں جلائے جائیں
گے (وہ وہی دن ہوگا) ۞ 13 اپنی شرارتوں کا مزہ چکھو
یہی ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے (یقین آیا ہے یا
نہیں؟) ۞ 14 بلاشبہ (اس دن) پرہیزگار باغات اور
چشموں میں ہوں گے ۞ 15 اپنے ربّ کی عطاؤں سے
سرفراز ہوں گے بلاشبہ یہ لوگ اس سے قبل نیکوکار
تھے ۞ 16 وہ راتوں میں بہت کم (ہی) سویا کرتے
تھے ۞ 17 وہ صبح کے وقتوں میں (اپنے اللہ سے) بخشش
طلب کیا کرتے تھے ۞ 18 اور ان کے مالوں[2] میں ہر
مانگنے والے اور نہ مانگنے والے کا حق ہوتا تھا ۞ 19 اور
یقین رکھنے والوں کے لیے زمین میں (اَن گنت)
نشانیاں ہیں ۞ 20 اور خود تمہارے (اپنے) نفسوں میں
بھی کیا پھر تم غور نہیں کرتے؟ ۞ 21 اور تمہارا رزق
آسمانوں میں ہے اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا گیا ہے ۞ 22
پس قسم ہے آسمان و زمین کے پروردگار کی کہ یہ بات
حق ہے، جیسے تم بولتے ہو ۞ 23

[1] غور کرو کہ اس دنیوی زندگی میں انسان کن کن ارضی وسماوی بلیات سے دوچار ہوتا ہے اور یہ بلیات کہاں سے آ کر اُس کو گھیر لیتی ہیں صرف ایک زلزلہ پر نظر دوڑاؤ کہ تم جہاں ہو وہیں اُس حالت میں کیا ہو کر رہ جاتے ہو یہ معمولی جھٹکے ہیں اور وہ قیامت کا ایسا جھٹکا ہوگا کہ اس سے تمام نظامِ ارضی وسماوی درہم برہم ہو کر رہ جائے گا اور انسان بھی اسی نظام کا ایک حصہ ہے جو معمولی جھٹکا کی برداشت بھی نہیں رکھتا تو اُس وقت اُس کی حالت کیا ہوگی؟

[2] انسانی کمزوریوں میں سب سے بڑی کمزوری یہی ہے کہ جب مال اُس کے قبضہ میں آ جاتا ہے تو وہ اُس مال پر صرف اور صرف اپنا حق سمجھتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ جیسے میں چاہوں اس کو خرچ کروں حالانکہ یہ حقیقت کے سراسر خلاف ہے انسان کا مال فقط وہ ہے جو اس نے استعمال کر لیا اور اپنی آخرت کو سنوارنے کے لیے اللہ کی راہ میں خود خرچ کیا علاوہ ازیں سب دوسروں کا مال ہے لیکن وہ اس حقیقت کو بالکل نہیں سمجھتا غور کرو کہ اُس سے کہا کیا جا رہا ہے کہ اس مال میں مانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں کا حصہ ہے تیرے لیے بہتر ہے کہ ان کو ادا کر دے۔

Marfat.com

کیا آپؐ کے پاس ابراہیم (علیہ السلام) کے مہمانوں کی خبر (نہیں) پہنچی؟ ۞24 جب وہ ان کے پاس آئے تو اُنہوں نے السلام علیکم کہا فرمایا (تم پر بھی) سلام (ہو لیکن خیال کیا کہ) یہ ناواقف لوگ ہیں ۞25 پھر جلدی سے اپنے گھر کی طرف گئے اور ایک بھنا ہوا بچھڑا[1] لے آئے ۞26 پھر اس کو ان کے سامنے رکھ دیا، کہا کہ تم کھاتے کیوں نہیں؟ ۞27 پھر دِل ہی دِل میں ان سے خوف محسوس کیا مہمانوں نے کہا تم خوف نہ کھاؤ اور اُنہوں نے اس کو ایک ہونہار بیٹے کی خوشخبری سنا دی ۞28 پھر (اتنے میں) اس کی بیوی سامنے آئی اور اپنے ماتھے (یا چہرے) پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا کہ میں تو اب بڑھیا بانجھ ہوں (اولاد کہاں؟) ۞29 وہ بولے کہ تیرے ربّ نے ایسا ہی فرمایا ہے بلاشبہ وہ بڑا حکمت والا جاننے والا ہے ۞30 ......

۞ اس نے کہا اے بھیجے گیو تمہارا کیا حال ہے؟ ۞31 اُنہوں نے کہا ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ۞32 تاکہ ہم ان پر مٹی کے بنے ہوئے پتھر (کنکر) برسائیں ۞33 جو تیرے ربّ کی طرف سے نشان شدہ ہیں جو حد سے بڑھے ہوئے ہیں ۞34 پھر ہم نے وہاں سے سارے مومنوں کو نکال لیا ۞35 پھر ہم نے مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا کوئی گھر نہ پایا ۞36 اور ہم نے اس کو ان لوگوں کیلئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ایک نشانی بنا دیا ۞37 اور موسیٰ (علیہ السلام) کے واقعہ میں بھی (نشانِ عبرت ہے) جب ہم نے اس کو فرعون کی طرف ایک واضح دلیل دے کر بھیجا ۞38 پھر اس نے مع اپنے اراکین منہ موڑا اور جادوگر اور پاگل ہونے کا الزام لگایا ۞39 پھر ہم نے اس (فرعون) کو مع اس کے لشکروں کے پکڑ لیا پھر ان کو دریا میں پھینک دیا اور وہ ملامت کیا گیا تھا ۞40 اور عاد (کے واقعہ) میں بھی (عبرت ہے) جب ہم نے ان پر ایک سخت آندھی چلائی ۞41 وہ (آندھی اتنی زبردست تھی کہ) جس چیز پر گزرتی اس کو ریزہ ریزہ کیے بغیر نہ چھوڑتی ۞42 اور ثمود بھی جب ان سے کہا گیا کہ ایک وقت تک فائدہ اُٹھا لو ۞43 پھر اُنہوں نے اپنے ربّ کے حکم سے سرکشی کی پس ان کو ایک سخت کڑک نے آ پکڑا اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے رہ گئے ۞44 پھر وہ اُٹھنے کی تاب نہ لا سکے اور نہ ہی کسی کی مدد حاصل کر سکے (بلکہ سب کے سب ہلاک ہو کر رہ گئے) ۞45 اور ان (سب) سے پہلے قومِ نوح (کا بھی یہی حال ہوا) بلاشبہ وہ لوگ بڑے نافرمان تھے ۞46

اور ہم نے آسمان کو دستِ قدرت سے بنایا اور ہم ہی صاحبِ قدرت ہیں ۞47 اور زمین کو ہم نے فرش بنایا پھر (دیکھو) ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں ۞48 اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے[2] بنائے تاکہ تم غور کرو ۞49 پھر تم اللہ کی طرف دوڑو بلاشبہ میں تمہارے پاس ڈرانے والا آیا ہوں ۞50 اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہراؤ، میں اللہ کی طرف سے تمہارے پاس صریح ڈرانے والا ہوں ۞51 اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جب کوئی رسول آیا تو اُنہوں نے اس کو جادوگر اور دیوانہ ہی کہا ۞52 کیا وہ ایک دوسرے کو وصیت کر کے مرے ہیں بلکہ وہ سرکش لوگ ہیں ۞53

[1] یہ واقعہ بیسیوں بار بیان کیا گیا ہے جس کا مطلب فقط یہ ہے کہ انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو کچھ میسر آئے وہ اس کی خدمت میں پیش کرے اور اس میں جان انجان اور اپنے بیگانے کا خیال بھی نہ کرے۔ لیکن جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ سب کے سامنے ہے۔

[2] کتاب اللہ میں صرف یہ لفظ آیا کہ ''ہم نے ہر چیز کے جوڑے بنائے'' مسلمانوں نے تلاش شروع کر دی کہ کون ہے جو جوڑا نہیں بنایا گیا؟ اور غیروں نے اس پر نظر رکھ کر وہ وہ ایجادات کر دکھائیں کہ آج خود ایجاد کرنے والے ورطۂ حیرت میں ہیں اور ایٹم کی ایجاد سے آگے نکل کر ستاروں پر کمند ڈال رہے ہیں اور ان کی تمام ایجادات کا انحصار صرف اور صرف یہ قانون قدرت ہے۔ پھر قرآن پر عمل کس نے کیا ہم نے یا غیروں نے، کیا قرآن کے عامل کو مسلمان نہیں کہتے؟

Marfat.com

پس (اے پیغمبر اسلام!) آپؐ ان سے منہ پھیر لیجئے
آپؐ پر کوئی الزام نہیں❁54 اور (ان کو) سمجھاتے رہیے
کہ بلاشبہ نصیحت ایمان والوں کو فائدہ پہنچاتی ہے❁55
اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت
کیلئے پیدا کیا ہے❁56 میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا
اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں پلائیں❁57
بلاشبہ اللہ ہی روزی دینے والا بڑا زور آور سلجھا ہوا
ہے❁58 پھر بلاشبہ ان ظالموں کا بھی (عذاب کا) حصہ
مقرر ہے جیسا ان کے ساتھیوں کا تھا پس وہ جلدی نہ
کریں❁59 پس منکرین حق کے لیے بڑی ہی خرابی ہوگی
اس دن جس (دن) کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے❁60

49　　76:52

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

قسم ہے طور (کے ربّ) کی❁1 اور لکھی ہوئی
کتاب (کے ربّ) کی❁2 جو کشادہ اوراق میں ہے❁3
اور بیت معمور (کے ربّ) کی❁4 اور اونچی چھت (کے
ربّ) کی❁5 اور اُبلتے ہوئے سمندر (کے ربّ) کی❁6
بلاشبہ آپؐ کے ربّ کا عذاب[1] واقع ہو کر رہے گا❁7
جس کو کوئی ٹالنے والا نہیں❁8 جس روز آسمان بری
طرح لرز رہا ہوگا❁9 اور پہاڑ اِدھر اُدھر اُڑنے لگیں
گے❁10 پھر اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی
ہے❁11 جو کھیل میں مصروف باتیں بناتے ہیں❁12 جس
روز وہ آتش دوزخ کی طرف دھکیل کر لے جائے
جائیں گے❁13 (کہا جائے گا) یہی وہ آگ ہے جس
کو تم جھٹلایا کرتے تھے❁14 (بتاؤ) کیا یہ جادو ہے؟ کیا
تم اسے دیکھ نہیں رہے؟❁15 (اچھا) اس میں چلے جاؤ،
اب تم صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لیے برابر ہے، تم کو محض
تمہارے اعمال کا بدلہ مل رہا ہے❁16 بلاشبہ اللہ سے
ڈرنے والے جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے❁17 ان
کے ربّ نے جو انہیں عطا کیا اس سے خوش ہوں گے
اور ان کے ربّ نے ان کو جہنم سے بچا لیا❁18 بڑے
مزے سے کھاؤ پیو یہ تمہارے ان کاموں کا بدلہ ہے جو
تم کرتے تھے❁19 وہ بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے
بیٹھے ہوں گے اور بڑی آنکھوں والی حوروں کو ہم ان
کی بیویاں بنائیں گے❁20 اور جو لوگ ایمان لائے اور
ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی اتباع کی ہم
ان کی اولاد کو ان سے ملا دیں گے اور ان کے اعمال
میں ہم کچھ کمی نہیں کریں گے، ہر شخص اپنے اعمال کی
پاداش میں گرفتار ہوگا❁21 اور ہم اُن کو دَم بدم میوے،
گوشت اور جو وہ چاہیں گے دیتے رہیں گے❁22 جس
جام کو وہ لیتے ہوں گے اس میں نہ کوئی لغو بات ہوگی
اور نہ ہی فتورِ عقل ہوگا❁23 اور ان کے اردگرد خدمت گار
لڑکے ہوں گے گویا وہ موتی ہیں جو کہیں چھپائے رکھے
تھے❁24 اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر وہ پوچھیں
گے❁25 کہیں گے اس سے قبل ہم اپنے لوگوں میں
(بھی) ڈرتے رہتے تھے❁26 پھر بلاشبہ اللہ نے ہم پر
بڑا احسان فرمایا اور ہم کو عذابِ دوزخ سے بچا لیا❁27
بلاشبہ ہم اس سے قبل دُعائیں مانگا کرتے تھے، بلاشبہ
وہ احسان کرنے والا پیار کرنے والا ہے❁28
پس آپ نصیحت کرتے رہیے کیونکہ تم اپنے ربّ
کے فضل سے نہ کاہن[2] ہو اور نہ مجنون ہو❁29 کیا یہ کہتے
ہیں کہ یہ شاعر ہے؟ ہم اس کے لیے گردش زمانہ کے

[1] اس جگہ "عذاب" سے مراد قیامت کا واقع ہونا ہے یعنی ان عوارضات کا جو قیامت کے وقوع کے ساتھ مخصوص ہیں جس کی تفصیلات دوسرے بہت سے مقامات کے ساتھ ساتھ اس جگہ بھی اصل متن میں موجود ہیں۔

[2] آگے بڑھنے سے پہلے ذرا غور کیجئے کہ نبی اعظم وآخرﷺ کی مخالفین نے کس طرح دل آزاری کی کبھی آپ کو کاہن، کبھی مجنون، کبھی شاعر، کبھی ساحر، کبھی سحر زدہ اور کبھی کان کا کچا جیسے الزامات لگائے لیکن آپؐ نے کسی کو کچھ کہا؟ نہیں اور ہرگز نہیں چوطرفہ باتیں سنیں لیکن جواب اللہ پر چھوڑ دیا جس کا نتیجہ وہی نکلا جو اللہ پر جواب چھوڑنے والوں کا نکلتا ہے کہ اللہ کی طرف سے مخالفین کو وہ جواب سنایا گیا جو تمام لوگوں کی آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا۔

Marfat.com

منتظر ہیں 30 ❁ آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ تم انتظار کرو اور
میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں 31 ❁ کیا ان کی
عقلیں ان کو یہی سکھاتی ہیں یا یہ شریر لوگ ہیں (کہ
عقل سے کام ہی نہیں لیتے) 32 ❁ کیا کہتے ہیں کہ یہ خود
بنا لایا ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ ایمان ہی نہیں
رکھتے 33 ❁ پھر یہ لوگ ایسا ہی کلام لے کر کیوں نہیں
آتے اگر یہ سچے ہیں؟ 34 ❁ کیا وہ بغیر کسی خالق کے خود
بخود پیدا ہو گئے ہیں یا اُنہوں نے (اپنے آپ کو) خود
پیدا کیا ہے 35 ❁ کیا اُنہوں نے آسمانوں اور زمین کو
پیدا کیا ہے؟ (حقیقت یہ ہے کہ) وہ یقین نہیں
کرتے 36 ❁ کیا ان کے پاس تیرے ربّ کے خزانے
ہیں یا وہ ان (خزانوں) کے مالک بن بیٹھے ہیں 37 ❁
کیا ان کے پاس کوئی (ایسی) سیڑھی [1] ہے کہ جس پر
چڑھ کر سب باتیں سن آتے ہیں، تو سن لو کہ جو کوئی ان
میں سے سن آتا ہے وہ صریح سند لائے؟ 38 ❁ کیا اس
(اللہ) کیلئے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لیے بیٹے؟ 39 ❁
کیا آپؐ ان سے کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں کہ
تاوان کے بوجھ سے وہ دبے ہوئے ہیں 40 ❁ کیا ان
کے پاس غیب ہے کہ اسے لکھتے جاتے ہیں؟ 41 ❁ کیا وہ
کوئی چال چلنا چاہتے ہیں؟ تو کافر خود ہی اپنے دامِ
فریب میں پھنس کر رہ جائیں گے 42 ❁ کیا ان کا اللہ
کے سوا کوئی اور معبود ہے؟ (یاد رہے کہ) اللہ ان کے
شرک سے پاک ہے 43 ❁ اور اگر یہ آسمان سے کوئی ٹکڑا
گرتا ہوا دیکھیں تو (مان لیں گے، ہرگز نہیں بلکہ) یہی
کہیں کہ یہ گہرا بادل ہے 44 ❁ پس آپؐ ان کو چھوڑ
دیجئے یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو دیکھ لیں جس
دن ان کے ہوش اُڑ جائیں گے 45 ❁ جس روز ان کی
چالبازی ان کے کچھ کام نہیں آئے گی اور نہ ہی ان کو
(کسی جگہ سے) مدد پہنچے گی 46 ❁ اور بلاشبہ ظالموں کے
لیے اس کے علاوہ ایک عذاب ہے لیکن ان میں سے
اکثر اس سے بے خبر ہیں 47 ❁ اور آپؐ اپنے رب کے
حکم کا انتظار کیجئے بہرحال آپ تو ہماری نظروں میں
ہیں اور آپؐ اپنے ربّ کی تسبیح اور اس کی حمد بیان
کرتے رہیے جب آپ کھڑے ہوں 48 ❁ اور رات
میں اس کی پاکیزگی بیان کیا کریں اور تاروں کے
غروب ہونے کے بعد بھی 49 ❁

62 — 23:53

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

اور قسم ہے ستارے (کے ربّ) کی جب وہ
غروب ہوا 1 ❁ تمہارا رفیق (محمد رسول اللہ ﷺ) نہ
بہکا اور نہ راہ سے بے راہ ہوا 2 ❁ اور وہ تو اپنی خواہش
(نفس) سے بات ہی نہیں کرتا 3 ❁ بلکہ وہ تو اس (اللہ)
کی طرف سے نازل ہونے والی وحی ہے 4 ❁ اس کو
زبردست قوت والے نے سکھایا ہے 5 ❁ جو بڑا زورآور
اور قائم ہونے والا ہے 6 ❁ اور وہ [2] افق اعلیٰ پر تھا 7 ❁
پھر قریب ہوا (مزید) آگے بڑھا 8 ❁ پھر دو کمانوں
کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا 9 ❁ پھر اپنے
بندہ کی طرف جو وحی کرنا چاہی وہ کی 10 ❁ نظر نے جو
کچھ دیکھا دِل نے اس میں ذرا بھی جھوٹ نہ ملایا 11 ❁
کیا تم اس سے اس بات پر جھگڑتے ہو جو اس نے
دیکھا 12 ❁ اور اس کو جو اس نے ایک بار اور بھی دیکھا 13 ❁
﴿سدرة المنتهى﴾ کے پاس 14 ❁ جس کے پاس (ہی)
جنت ماویٰ ہے 15 ❁ اس وقت سدرہ پر چھا رہا تھا جو کچھ
چھا رہا تھا 16 ❁ نہ (اس کی) نگاہ چندھیائی نہ حد سے

[1] دراصل یہ مخالفین کی باتوں کا الزامی جواب ہے جیسے اکثر جگہ یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ یہ لوگ اللہ کے لیے بیٹیاں قرار دیتے ہیں حالانکہ خود بیٹیوں کی بجائے بیٹے پسند کرتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ وہ اللہ کے لیے بیٹیوں کی بجائے بیٹے قرار دیں اللہ کے لیے اولاد قرار دینا ہی وہ ظلم عظیم ہے جو تمام ظلموں سے بڑا ظلم ہے کہ اس طرح خالق ومخلوق کے فرق کو ختم کر دیا جاتا ہے۔

[2] نمبر 7 سے 17 تک وہ استعارات ہیں جن میں بے شمار مضمون پنہاں ہے جس کو ان استعارات کی زبان میں قلمبند کیا گیا ہے تفصیل کے لیے عروۃ الوثقیٰ کی محولہ آیات کو دیکھا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

(آگے) بڑھی ۞17 یقیناً اُس نے اپنے ربّ کی بڑی
بڑی نشانیاں دیکھیں ۞18 تم بھی ذرا لاۃ[1] وعزیٰ کا حال
سناؤ (کہ وہ کیا ہیں؟) ۞19 اور منوۃ کا حال بھی جو (ان
میں) آخری تیسری ہے ۞20 کیا تمہارے لیے بیٹے اور
اللہ کیلئے بیٹیاں ہیں؟ ۞21 تب تو (تمہاری) یہ تقسیم بڑی
ہی غیر منصفانہ ہے ۞22 یہ نام محض نام ہی ہیں جو تم نے اور
تمہارے باپ دادوں نے رکھ لیے ہیں اللہ نے تو (ان
کی) کوئی سند نہیں اُتاری، یہ لوگ تو محض اپنے گمان اور
اپنی خواہش نفس پر چل رہے ہیں حالانکہ ان کے رب کی
طرف سے ان کو ہدایت پہنچ چکی ہے ۞23 کیا انسان کو وہ
سب کچھ ملتا ہے جس کی وہ تمنا کرتا ہے؟ ۞24 پس اللہ ہی
کے قبضہ میں دُنیا اور آخرت (کی بھلائی) ہے ۞25

اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں کہ انکی
سفارش کسی کے کام نہیں آ سکتی سوائے اس کے کہ اللہ
ہی جس کے لیے چاہے ان کو اجازت دے اور
(سفارش کو) پسند بھی فرمائے ۞26 بلاشبہ جو لوگ آخرت
کا یقین نہیں رکھتے (وہی لوگ ہیں جو) فرشتوں کے
زنانہ نام رکھتے ہیں ۞27 حالانکہ ان کو اس کا کچھ بھی علم
نہیں وہ تو بس گمان پر چلتے ہیں اور گمان حق کے مقابلہ
میں کسی کام نہیں آتا ۞28 پس (اے پیغمبر اسلام!) آپؐ
اس کی طرف توجہ نہ کیجئے جو ہماری یاد سے روگردانی
کرے اور سوائے دُنیا کی زندگی کے کچھ نہ چاہے ۞29
ان لوگوں کے علم کی رسائی بس یہاں تک ہی ہے (کہ
جو منہ میں آیا کہہ دیا) تیرا ربّ ہی خوب جانتا ہے کہ
کون اس کے راستہ سے بھٹک گیا اور وہ جانتا ہے کہ
کون راہِ ہدایت پر ہے ۞30 اور جو کچھ آسمانوں اور زمین
میں ہے (سب کا سب) اللہ ہی کا ہے تاکہ برائی
کرنے والوں کو ان کے عمل کا بدلہ دے اور جنہوں نے
بھلائی کی ہے ان کو نیک اجر عطا کرے ۞31۔ لوگ
بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے
بچتے رہتے ہیں مگر کچھ لغزشیں (جو ان سے ہو گئیں)
بلاشبہ آپؐ کے ربّ کی بخشش بہت ہی وسیع ہے وہ تم کو
خوب جانتا ہے جب اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا اور
جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے پس اپنے
آپ کو بڑا پاکیزہ مت جتایا کرو وہی خوب جانتا ہے کہ
پرہیزگار کون ہے؟ ۞32

کیا آپؐ نے اس شخص کو[2] دیکھ لیا جس نے منہ
پھیر لیا ۞33 اور تھوڑا سا دیا اور پھر ہاتھ کھینچ لیا ۞34 کیا اُس
کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے؟ ۞35 کیا اس کو
اس کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں
ہے ۞36 اور ابراہیم علیہ السلام کے (صحیفوں میں) جس نے
وفا کا حق ادا کر دیا ۞37 (کہ) کوئی شخص دوسرے کا بوجھ
نہیں اُٹھا سکتا ۞38 اور یہ کہ ہر انسان[3] کو وہی ملتا ہے جس
کی وہ کوشش کرتا ہے ۞39 اور بلاشبہ اس کی کوشش جلد ہی
سامنے آ جائے گی ۞40 پھر اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا
جائے گا ۞41 اور یہ کہ (سب کو) آپؐ کے رب تک
پہنچنا ہے ۞42 اور بلاشبہ وہی ہنساتا اور رُلاتا ہے ۞43 اور
بلاشبہ وہی مارتا اور جلاتا ہے ۞44 اور بلاشبہ اس نے نرو

---

[1] لاۃ، مناۃ، عزیٰ ہوں یا دوسرے بت سب کے سب اللہ کے نیک بندوں کی یاد کو تازہ رکھنے کے لیے ان کے بت بنائے گئے دراصل عبادت، پوجا پاٹ، ان بتوں کی نہیں کی جاتی تھی بلکہ صاحب بت کی کی جاتی تھی یہی حال باقی دوسری شبیہوں، روضوں اور قبروں کا ہے جو تا حال بدستور موجود ہے جو ان بتوں کے گویا قائم مقام ہیں۔

[2] اس شخص کو ایک شخصیت کے رنگ میں مفسرین نے ذکر کیا ہے لیکن اس شخص کو شخص ہی کے معنوں میں رہنے دینے سے جو وسعت مضمون میں پائی جاتی ہے اس کا مقام بہت بلند ہے کہ ان عادات وخصائل کے تمام لوگ اس میں آ جاتے ہیں اور یہی زیادہ صحیح اور بہتر ہے۔

[3] یہ وہ قانون ہے جو انسان کی پوری زندگی پر محیط ہے کہ ہر انسان اپنے عمل کا نتیجہ پائے گا کسی دوسرے کے عمل کا نہیں، کاش! کہ مسلمان بھی اس اصل عظیم کو مان لیتے جیسے مان لینے کا حق ہوتا ہے تو وہ اپنے ہاتھوں اپنی بربادی نہ کرتے اور نہ اپنے مرنے والوں کی رسومات میں اپنے خون پسینے کی کمائی برباد کرتے بلکہ اپنی زندگی میں اپنی دولت کو صرف کر کے دین ودنیا کی نیکیاں اور بھلائیاں سمیٹنے کی کوشش کرتے۔

Marfat.com

مادہ دونوں قسموں کو پیدا کیا ۞[45] (اس) بوند سے جو ٹپکنے والی ہے ۞[46] اور بلاشبہ اس کے ذمہ ہے دوسری بار پیدا کرنا ۞[47] اور بلاشبہ وہی غنی کرتا اور مفلس بناتا ہے ۞[48] اور بلاشبہ وہی شعریٰ (ستارے) کا ربّ ہے ۞[49] اور بلاشبہ اس نے عادِاوّل کو ہلاک کیا ۞[50] اور ثمود کو بھی پھر کسی کو باقی نہ چھوڑا ۞[51] اور اس سے قبل بھی قومِ نوح کو (ہلاک کیا) کہ وہ بڑے ظالم (مشرک) اور سرکش (لوگ) تھے ۞[52] اور (اس نے) بستیوں کو اُلٹا کر رکھ دیا ۞[53] پھر اس پر چھا گیا جو کچھ چھا گیا ۞[54] اب (اے انسان!) تو اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلائے گا ۞[55] یہ (محمد رسول اللہ ﷺ) کے پیغمبروں کی طرح ایک پیغمبر ہے ۞[56] آنے والی گھڑی (قیامت) آ پہنچی ۞[57] جس کو اللہ کے سوا کوئی ہٹانے والا نہیں ہے ۞[58] کیا تم کو اس بات پر تعجب ہوتا ہے ۞[59] اور تم ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو؟ ۞[60] اور تم حیران کھڑے ہو؟ ۞[61] پس اللہ ہی کو سجدہ کرو اور اُسی کی بندگی کرو ۞[62]

55 37:54

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

وہ گھڑی قریب آتی جا رہی ہے[1] اور چاند پھٹتا جا رہا ہے ۞[1] اور اگر یہ کوئی نشانی دیکھ لیتے ہیں تو اسے ٹال جاتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے ۞[2] اور اُنہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں پر چلتے رہے (حالانکہ) ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے ۞[3] اور ان کے پاس وہ خبریں پہنچ چکی ہیں جن (خبروں) میں بڑی عبرت ہے ۞[4] بڑی حکمت (کی بات تھی) پھر بھی ان کو ڈرانا کچھ فائدہ نہیں دیتا ۞[5] پس آپ ان سے اپنی توجہ ہٹا لیں (اس دن تک) جس دن ایک بلانے والا ایک ناگوار چیز کی طرف بلائے گا ۞[6] ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی اور وہ قبروں سے یوں نکل پڑیں گے گویا کہ وہ ٹڈیاں ہیں جو پھیل گئی ہیں ۞[7] اُس پکارنے والے کی طرف دوڑتے چلے جا رہے ہوں گے کافر کہتے ہوں گے یہ بڑا سخت دن ہے ۞[8] اس سے قبل نوح (علیہ السلام) کی قوم نے تکذیب[2] کی یعنی ہمارے بندے (نوح علیہ السلام) کو جھٹلایا اور کہا کہ یہ دیوانہ ہے اور ان کو جھڑکا بھی گیا ۞[9] پھر نوح (علیہ السلام) نے اپنے ربّ کو پکارا کہ میں عاجز آ گیا ہوں پس تو (ان لوگوں سے) بدلہ لے ۞[10] پھر ہم نے موسلا دھار بارش سے آسمان کے دہان کھول دیئے ۞[11] اور زمین سے چشمے بہا دیئے پھر سارا پانی ایک ہی کام کے لیے جو مقرر ہو چکا تھا جمع ہو گیا ۞[12] اور ہم نے اس (نوح علیہ السلام) کو تختوں اور میخوں والی (کشتی) پر سوار کر دیا ۞[13] وہ ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی جاتی تھی اس کا انتقام لینے کے لیے جس کا انکار کیا گیا تھا ۞[14] اور ہم نے اسے نشانی رہنے دیا پھر ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟ ۞[15] پھر میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟ ۞[16] اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا پھر ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ۞[17] (دیکھو) عاد نے جھٹلایا تھا پھر میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا تھا؟ ۞[18] ہم نے ان پر تند ہوائیں بھیجیں ایک دائمی نحوست کے دن میں (پوری قوم کو تہس نہس کر دیا) ۞[19] (تند ہوا

---

[1] قیامت کی علامات میں سے یہ علامت ہے کہ اس کائنات کا نظام درہم برہم کر کے رکھ دیا جائے زیرِ نظر آیت نے واضح کر دیا کہ یہ ہوتا ہوتا ہو گا لیکن اس کی رفتار اتنی کم ہے کہ اکثر لوگ اس کی طرف متوجہ نہیں حالانکہ جب کوئی چیز معرضِ وجود میں آتی ہے اُس کے اختتام کا سلسلہ بھی ساتھ شروع ہو جاتا ہے لیکن اکثر لوگ اُس وقت ہی اُس کو دیکھتے ہیں جب واقعہ رونما ہو جاتا ہے لیکن صاحب عقل و فکر اس کی تبدیلیوں کو بھی پیشِ نظر رکھتے ہیں افسوس کہ اس کائنات کی ان تبدیلیوں پر مسلم امہ نے بہت کم دھیان دیا جس کے نتیجہ میں وہ بہت پیچھے رہ گئے۔

[2] گذشتہ قوموں کا ذکر کر کے بتایا گیا ہے کہ گذشتہ قوموں پر جو عذاب آئے وہ بھی ان کو متنبہ کرنے کے بعد آئے اور آپ کی قوم پر جو عذاب آئے گا اُس کے متعلق بھی پہلے بتایا گیا ہے کہ آپ کی موجودگی کے باعث عذاب مؤخر ہے جونہی آپ کو قوم نے نکالا بس عذاب میں گرفتار ہو گئی۔

Marfat.com

نے) لوگوں کو اُکھاڑ پھینکا (اس طرح کہ) گویا وہ
اُکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے تھے ۞ 20 پس (دیکھو)
میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا رہا؟ ۞ 21 اور ہم نے
قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی جو
نصیحت حاصل کرے ۞ 22
ثمود نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا ۞ 23 پس وہ کہنے
لگے کیا ہم اپنے ہی جیسے ایک انسان کی پیروی کریں جو
تنہا ہے (اگر ایسا کریں تو) بلاشبہ ہم نے بڑی حماقت
اور پاگل پن کی بات کی ۞ 24 کیا ہم سب میں سے اس
پر وحی نازل ہوئی ہے (کچھ نہیں) بلکہ وہ جھوٹا ہے
شرارتی ہے ۞ 25 ان کو کل ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون
جھوٹا (اور) شرارتی ہے ۞ 26 ہم ان کی آزمائش کے
لیے ایک اونٹنی بھیجتے ہیں پھر تم انہیں دیکھتے رہنا اور صبر
سے کام لینا ۞ 27 اور اُن کو آگاہ کر دینا ان کے درمیان
پانی کی تقسیم کر دی ہے، سب اپنی اپنی باری پر حاضر ہوا
کریں گے ۞ 28 پھر اُنہوں نے اپنے صاحب کو بلایا
اس نے اس (اونٹنی) پر وار کیا پس اس کی کونچیں کاٹ
ڈالیں ۞ 29 (پھر دیکھو) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا
ہوا؟ ۞ 30 بلاشبہ ہم نے ان پر ایک سخت چیخ بھیجی پھر وہ
اس طرح ہو گئے جیسے گرایا ہوا چورا ہوتا ہے ۞ 31 اور ہم
نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا پھر ہے کوئی جو
نصیحت حاصل کرے ۞ 32 لوط (علیہ السلام) کی قوم نے بھی
پیغمبروں کی تکذیب کی ۞ 33 ہم نے ان پر پتھروں سے
لدی ہوئی ہوا چلائی سوائے لوط کے لوگوں کے کہ ہم
نے ان کو اخیر شب میں (نکل جانے کا حکم دے کر) بچا
لیا ۞ 34 محض اپنے فضل سے اسی طرح ہم اُن کو جزا
دیتے ہیں جو شکر گزاری کریں ۞ 35 اور اس نے ہماری
پکڑ سے ڈرایا پھر اُنہوں نے اس ڈرانے میں جھگڑے
نکالے ۞ 36 اور ان سے ان کے مہمانوں کو لے لینا چاہا تو
ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں کہ اب میرے عذاب
اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو ۞ 37 اور صبح سویرے ہی ان
پر دائمی عذاب آ پہنچا ۞ 38 پس میرے ڈرانے اور میرے
عذاب کا مزہ چکھو ۞ 39 اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے
آسان کر دیا پھر ہے کوئی جو نصیحت حاصل کرے ۞ 40
اور آلِ فرعون کے پاس بھی ڈر سنانے والے
پہنچے ۞ 41 اُنہوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلایا پھر ہم
نے ان کو گرفت میں لے لیا جیسے ایک زبردست
صاحب قدرت پکڑتا ہے ۞ 42 اب تم میں جو منکر ہیں کیا
ان منکر لوگوں سے بہتر ہیں یا تمہارے لیے (آسمانی)
کتابوں میں نجات لکھ دی گئی ہے؟ ۞ 43 کیا وہ کہتے ہیں
کہ ہم ایک بڑی[1] بھاری جماعت ہیں جو غالب رہیں
گے ۞ 44 عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ
پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے ۞ 45 ان کے وعدے کا
وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی ہی سخت اور تلخ
ہے ۞ 46 بلاشبہ گنہگار بڑی غلطی اور پاگل پن میں مبتلا
ہیں ۞ 47 جس دن وہ اوندھے منہ جہنم میں گھسیٹے جائیں
گے ان سے کہا جائے گا کہ آگ میں جلنے کا مزہ
چکھو ۞ 48 ہم نے ہر چیز ایک مقرر اندازے سے بنائی
ہے ۞ 49 اور ہمارا حکم تو یکبارگی ایسے ہو جائے گا جیسے
آنکھ کا جھپکنا ہے ۞ 50 اور تمہارے ہم مشرب لوگوں کو ہم
ہلاک کر چکے ہیں پھر ہے کوئی کہ سمجھے اور نصیحت حاصل
کرے؟ ۞ 51 اور جو کچھ اُنہوں نے کیا ان کے نامہ
اعمال میں درج ہے ۞ 52 اور ہر چھوٹی اور بڑی بات لکھی
ہوئی ہے ۞ 53 بلاشبہ جو پرہیزگار ہیں وہ باغوں اور
نہروں میں ہوں گے ۞ 54 ایک اعلیٰ مقام میں صاحب
اقتدار بادشاہ کے قریب ہوں گے ۞ 55

[1] کفار مکہ نبی اعظم وآخر ﷺ اور آپ کے چند معدودے ساتھیوں کو دیکھ کر ایسی باتیں کرتے تھے ان کو اللہ رب کریم کی طرف سے جواب دیا جا رہا ہے کہ تمہاری جمعیت گزشتہ جمعیتوں کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتی اگر ان کا نام ونشان نہیں رہا تو تمہاری جمعیت بھی عنقریب شکست کھا جائے گی اور تم دیکھتے ہی دیکھتے رہ جاؤ گے۔

Marfat.com

78 97:55

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

وہ رحمٰن ہے ۞1 (جس نے) قرآن کی تعلیم دی ۞2
(اس نے) انسان[1] کو پیدا کیا ۞3 اس (اللہ) نے اس
(انسان) کو بولنا سکھایا ۞4 سورج اور چاند ایک مقرر
حساب کے پابند ہیں ۞5 اور نباتات و درخت بھی
(اس کے) حکم کے مطیع ہیں ۞6 اس نے آسمان کو بلند
کیا اور اس نے میزان قائم کی ۞7 تاکہ تم تولنے میں
بے اعتدالی نہ کرو ۞8 اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور
تول کو کم مت کرو ۞9 اور اس نے زمین کو مخلوق کے لیے
پھیلایا ۞10 اس نے میوے اور کھجور کے درخت جن کے
خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں ۞11 اور اناج جس کے
ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار بوٹیاں بھی ۞12 پس
(اے جن و انس) تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن
نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ۞13 اس نے انسان کو مٹی سے جو
بجنے والی تھی پیدا کیا ہے ۞14 اور جن کو آگ کے شعلے
سے پیدا کیا ۞15 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن
نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ۞16 وہی دونوں مشرق کا ربّ ہے
اور دونوں مغرب کا ربّ بھی ۞17 پس تم دونوں اپنے
ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ۞18 اس نے دو دریا
رواں کیے جو باہم ملے ہوئے ہیں ۞19 اُن دونوں کے
درمیان پردہ ہے کہ اس سے تجاوز نہیں کرسکتے ۞20 پس تم
دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ۞21
دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں ۞22 پس
تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ۞23
اور اس کے اختیار میں وہ جہاز ہیں جو سمندر میں پہاڑ
کی طرح بلند ہیں ۞24 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن
کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ۞25

جو کچھ بھی زمین پر ہے سب فنا ہو جانے والا
ہے ۞26 اور صرف آپ کے پروردگار کی ذات باقی
رہے گی جو نہایت بزرگی اور عظمت والی ہے ۞27 پس تم
دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ۞28
آسمانوں اور زمین والے (سب) اس سے مانگتے
ہیں وہ ہر روز ایک نئی شان سے (تجلی فرماتا) ہے ۞29
پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ
گے؟ ۞30 اے جن و انس ہم فارغ[2] ہو کر تمہاری طرف
متوجہ ہوتے ہیں ۞31 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن
نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ۞32 اے جنوں اور انسانوں کے
گروہ اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کی حدود
سے کہیں نکل سکو تو نکل بھاگو تم بھاگ نہیں سکو گے مگر
اسی کے غلبہ اقتدار میں رہو گے ۞33 پس تم دونوں اپنے
ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ۞34 تم پر آگ[3] کے
شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا پھر تم (اپنی) مدد بھی
نہ کرسکو گے ۞35 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن
نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ۞36 پھر جب آسمان پھٹ جائے گا
اور وہ تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو جائے گا ۞37 پس تم
دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ۞38
پھر اس روز کسی انسان اور جن سے اس کے گناہوں

---

[1] قرآن کریم کی تعلیم اور انسان کی پیدائش کا اور اس پر کیے گئے احسانات کا ذکر اس لیے کیا جاتا ہے کہ قرآن کریم انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے غور کریں کہ اس دنیا میں جتنی ترقی ہوئی قرآن کریم کے نزول کے بعد ہوئی اور اس کا سلسلہ روز بروز بڑھتا ہی چلا گیا جس سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ دُنیا کی تمام ترقیوں کا اصل منبع قرآن کریم ہے لیکن افسوس کہ قرآن کے دعویداروں نے اس پر توجہ نہ دی۔

[2] مطلب یہ ہے کہ تمہارے حساب کے لیے ہم نے ایک وقت مقرر کر دیا ہے اور جب تک وہ وقت آ نہیں جاتا تمہارا حساب مؤخر ہے اور رہے گا۔ اس مضمون کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ اس میں انسانی تفہیم کا پہلو موجود ہے۔

[3] ''آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دینے میں'' نعمت کا پہلو کیا ہے؟ اور اس سے ملتا جلتا مضمون آگے بار بار آ رہا ہے لہٰذا خیال رہے کہ فطرت انسانی ہے کہ جس نے انسان کو تکلیف دی ہو وہ تکلیف میں مبتلا کر دیا جائے خصوصاً تکلیف دی جانے کے بدلہ میں تو انسان کے لیے اس سے بڑی خوشی اس وقت شاید ہی کوئی ہوتی ہو۔ ذرا غور کرو گے تو حقیقت کو پالو گے اور سمجھ میں آ جائے گا کہ یہ کیسی نعمت ہے۔

Marfat.com

کے متعلق سوال نہ ہو گا (کہ تو نے یہ گناہ کیا یا نہیں؟) ❁39 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁40 گنہگار اپنے حلیہ سے پہچان لیے جائیں گے پھر ان کو پیشانی کے بالوں اور پیروں سے پکڑا جائے گا ❁41 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁42 یہی دوزخ ہے جس کو گنہگار جھوٹ بتایا کرتے تھے ❁43 (وہ گنہگار) دوزخ اور اس کے کھولتے ہوئے پانی کے درمیان پھریں گے ❁44 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁45

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لیے دو باغات ہیں ❁46 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁47 یہ دونوں باغات گھنی شاخوں والے ہوں گے ❁48 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁49 اور دونوں (باغوں) میں دو چشمے بہتے ہوں گے ❁50 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁51 ان دونوں (باغوں) میں ہر طرح کے میووں کی[1] دو دو قسمیں ہوں گی ❁52 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁53 تکیہ لگائے فرشوں پر بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں باغوں کے میوے قریب ہی ہوں گے ❁54 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁55 ان میں نیچی نگاہ رکھنے والی عورتیں ہوں گی کہ ان کو ان سے پہلے کسی انسان یا جن نے چھوا تک نہیں ہو گا ❁56 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁57 یہ تو گویا یاقوت و مرجان ہیں ❁58 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁59 اور احسان کا بدلہ بھی احسان کے سوا کیا ہے؟ ❁60 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁61 اور ان دو باغوں کے علاوہ اور بھی دو باغ ہوں گے ❁62 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁63 دونوں ہی گہرے سبز رنگ کے ہوں گے ❁64 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁65 ان میں دو چشمے اُبلتے ہوں گے ❁66 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁67 ان باغوں میں میوے ہوں گے اور کھجور اور انار ❁68 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁69 ان باغوں میں بھی خوبصورت اور خوب سیرت عورتیں ہوں گی ❁70 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁71 (یہ) حوریں[2] خیموں میں مقیم ہوں گی ❁72 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁73 ان کو کسی انسان یا جن[3] نے ان سے پہلے چھوا تک نہیں ہو گا ❁74 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁75 یہ (لوگ) نادر اور نفیس سبز مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے ❁76 پس تم دونوں اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ❁77 بڑا بابرکت ہے آپ کے رب کا نام جو صاحب جلال اور عظمت ہے ❁78

96　　46:56

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

جب واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی ❁1 اس

[1] انسانی انتخاب اپنی جگہ ایک حیثیت رکھتا ہے جس سے انتخاب کرنے سے انسان کو فرحت محسوس ہوتی ہے اور اس جگہ اس کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔

[2] فطرتِ انسانی یہ بھی ہے کہ انسان جس طرح کے ماحول میں رہا ہو اس کی طبیعت اُسی ماحول میں ایڈجسٹ (Adjust) ہو جاتی ہے اور وہ اُس کو طبعاً پسند کرتا ہے اس طرح خیموں میں رہنے والوں کو ان کے خیموں کے تصور دے کر ان کی خوشی کو دوبالا کیا جا رہا ہے۔

[3] انسان اور جن کے چھونے کا ذکر کر کے واضح کر دیا کہ جس ''جن'' کا ذکر اس سورہ میں کیا گیا ہے یہ انسان ہی کی جنس سے تعلق رکھتا ہے اور ''جن'' محض اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ مدنی زندگی کی جگہ صحرائی اور پہاڑی زندگی کو پسند کرتے ہیں۔

Marfat.com

کے واقع ہونے میں کچھ بھی جھوٹ نہیں ہے❁2 وہ
پست کرنے والی بلند کرنے والی ہوگی❁3 جب زمین
کپکپا کر لرزنے لگے گی❁4 اور پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر
ریزہ ریزہ ہو جائیں گے❁5 پھر غبار ہو کر اُڑنے لگیں
گے❁6 اور تم لوگ تین حصوں میں تقسیم ہو جاؤ گے❁7
پس داہنے ہاتھ والے کیا کہنا ان داہنے ہاتھ والوں
کا❁8 اور بائیں ہاتھ والے کیا برا حال ہوگا بائیں ہاتھ
والوں کا❁9 اور سبقت لے جانے والے تو سبقت ہی
لے جانے والے ہوں گے❁10 یہی مقرب بارگاہِ
ایزدی ہوں گے❁11 نعمتوں سے بھرپور جنتوں میں❁12
ایک بڑا گروہ اگلوں میں سے❁13 اور کم پچھلوں میں
سے❁14 (مقربین) سونے کے مرصع تختوں پر ہوں
گے❁15 ایک دوسرے کے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں
گے❁16 نوجوان خدمت گزار جو ہمیشہ ایک ہی حالت پر
رہیں گے ان کے درمیان آتے جاتے ہوں گے❁17
آبخورے اور آفتابے اور پاکیزہ شراب کے پیالے
(لے کر)❁18 (جس سے) نہ دردِ سر ہوگا اور نہ عقل ہی
میں فتور آئے گا❁19 اور میوے جو وہ پسند کریں گے
(پیش کیے جائیں گے)❁20 اور پرندوں کا گوشت جس
کی وہ خواہش کریں گے❁21 اور حوریں کشادہ آنکھوں
والی❁22 جیسے پوشیدہ رکھے ہوئے موتی ہوں❁23 یہ اجر
ہوگا ان کے (نیک) اعمال کا❁24 اس (جنت) میں نہ
وہ فضول بکواس سنیں گے اور نہ ہی گناہ کی باتیں❁25 بس
ہر طرف سے سلام ہی سلام کی آواز آئے گی❁26 اور
داہنے (طرف) والے کیا کہنا ہے ان داہنی (طرف)
والوں کا❁27 بے خار بیریوں میں (ہوں گے)❁28 اور تہ
بہ تہ کیلوں میں❁29 اور لمبے لمبے سایوں میں❁30 اور
گرائے جانے والے پانیوں پر❁31 اور بہت سے
پھلوں میں ہوں گے❁32 جس کی فصل نہ ختم ہوگی اور نہ
ہی (ان کے لیے کوئی روک ٹوک ہوگی❁33 اور اونچے
فرش ہوں گے❁34 بلاشبہ (ان کے لیے ایک خاص
طرح کی) عورتیں پیدا کی ہوں گی❁35 بس ہم نے ان کو
کنواریاں بنایا ہے❁36 جو ہم عمر بھی ہوں گی اور پیار
کرنے والیاں بھی❁37 جو دائیں (طرف) والوں کے
لیے ہوں گی❁38 (داہنی طرف والوں کا) ایک بڑا[1]
(گروہ) اگلوں میں سے❁39 اور ایک بڑا گروہ پچھلوں
میں سے❁40

اور بائیں (طرف) والے کیا (برے حال میں
ہوں گے) یہ بائیں (طرف) والے❁41 گرم ہوا اور
کھولتے ہوئے پانی میں❁42 اور سیاہ دھوئیں کے سائے
میں ہوں گے❁43 نہ اس میں ٹھنڈک ہوگی اور نہ ہی
فرحت ہوگی❁44 بلاشبہ وہ اس سے پہلے بڑے خوشحال
لوگ تھے❁45 اور وہ گناہِ عظیم پر مصر رہتے تھے❁46 اور کہا
کرتے تھے کہ کیا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو
گئے تو کیا پھر ہم زندہ کیے جائیں گے❁47 کیا ہمارے
آباؤ اجداد بھی؟❁48 آپ فرما دیجئے کہ ہاں! بلاشبہ
اگلوں کو بھی اور پچھلوں کو بھی❁49 سب کو جمع کیا جائے گا
ایک مقرر دن کے مقرر وقت پر❁50 پھر بلاشبہ تم کو بھی
اے جھٹلانے والو گمراہو!❁51 یقیناً تھوہر کے درخت
سے کھانا ہوگا❁52 پھر اس سے پیٹ بھرنا ہوگا❁53 پھر اس
پر گرم پانی پینا ہوگا❁54 پھر تم ایسے پیو گے جیسے پیاس کا
مارا ہوا اونٹ[2]❁55 یہ ان کی مہمانی ہوگی قیامت کے

[1] اوپر جنت کے انعامات میں سے جو کچھ مذکور ہوا وہ نگاہ میں رکھو لیکن اس حقیقت کو ہرگز نہ بھولو کہ یہ کن لوگوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے کام کیا ہیں؟ کیا آپ کا شمار ایسوں میں ہوتا ہے جو ان انعامات کے مستحق ٹھہرتے ہیں پھر اگر کوئی کمزوری نظر آئے تو خود اصلاح کر لو کہ جب تک سانس ہے ابھی وقت باقی ہے۔

[2] پیاسا اونٹ پی جاتا ہے وہ سرد گرم، میٹھے اور کھاری میں امتیاز نہیں کرتا اس جگہ بائیں والوں کا ذکر بھی آپ نے تفصیل سے سنا، اللہ نہ کرے کہیں آپ کا شمار ان میں ہو رہا ہو تو ابھی وقت ہے اصلاح کر لو، جاگو، سونے کے لیے بہت مدت پڑی ہے۔ ابھی جاگنے کا وقت ہے خود جاگو اور دوسروں کو جگاؤ اور بائیں والوں سے نکل کر دائیں والوں میں داخل ہونے کی بھرپور کوشش کرو، اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

Marfat.com

دن❁56 (دیکھو) ہم ہی نے تم کو پیدا کیا پھر کیوں اس کو
سچ نہیں سمجھتے❁57 (کبھی غور کیا) تم نے جس نطفہ کو تم
ٹپکاتے ہو❁58 کیا اس کو تم (انسان) بناتے ہو یا ہم ہی
بنانے والے ہیں❁59 ہم ہی نے تمہارے درمیان
موت کو مقرر کیا ہے اور ہم سے کوئی آگے نہیں نکل
سکتا❁60 یہ کہ تمہاری طرح کے اور لوگ تمہاری جگہ لے
آئیں اور تم کو ایسی حالت میں پیدا کریں جس کو تم نہیں
جانتے❁61 اور تم کو پہلی پیدائش کا تو علم ہے ہی (تم دُنیا
میں رہ کر آئے ہو) پھر تم کیوں نصیحت حاصل نہیں
کرتے؟❁62 جس کو تم بوتے ہو (کبھی اس پر تم نے)
غور کیا ہے؟❁63 کیا تم اس کو اُگاتے ہو یا ہم ہی اس
کے اُگانے والے ہیں❁64 اگر ہم چاہیں تو اس کو چورا
چورا کر دیں پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ (اور جو کچھ ہونا
تھا وہ ہو جائے)❁65 (کہ) ہم تو تاوان میں پڑ
گئے❁66 بلکہ ہم تو محروم ہی رہے ہیں❁67 جو پانی تم پیتے
ہو (کبھی اس پر بھی) غور کیا ہے؟❁68 کیا تم نے اس کو
نازل کیا ہے یا ہم ہی اُتارنے والے ہیں؟❁69 اگر ہم
چاہیں تو اسے کھاری بنا دیں پھر تم شکر ادا کیوں نہیں
کرتے؟❁70 جس آگ کو تم سلگاتے ہو (کبھی اس پر
بھی) غور کیا ہے؟❁71 کیا اس کے درخت تم نے پیدا
کیے ہیں یا ہم ہی ان کے پیدا کرنے والے ہیں❁72 ہم
ہی نے تو اس کو نصیحت دینے والا اور مسافروں کے
لیے نفع کی چیز بنایا❁73 پس تو اپنے عظمت والے ربّ
کے نام کی تسبیح کر❁74

پس میں قسم کھاتا ہوں ڈوبنے والے ستاروں
(کے ربّ) کی❁75 اور بلاشبہ یہ ایک بڑی قسم ہے اگر تم
سمجھو❁76 بلاشبہ یہ قرآنِ کریم ہے❁77 جو لوحِ محفوظ میں
محفوظ ہے❁78 اس کو وہی چھوتے[1] ہیں جو پاک (دل)
ہیں❁79 وہ پروردگارِ عالمین کی طرف سے نازل کیا گیا
ہے❁80 کیا اس کلام کے متعلق تم مداہنت سے کام لے
رہے ہو؟❁81 اور (اس کی) تکذیب کو تم نے اپنا حصہ بنا
لیا ہے❁82 پس اب تمہاری (جان) حلق تک آ پہنچتی
ہے❁83 اور تم اس وقت دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ جاتے
ہو❁84 اور ہم تمہاری نسبت زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن
تم دیکھ نہیں سکتے❁85 پھر اگر تم کسی کے قانون کے پابند
نہیں ہو؟❁86 تو اس (مرنے والے) کی رُوح کو کیوں
نہیں لوٹا لیتے اگر تم سچے ہو؟❁87 پس ہاں! اگر وہ
(مرنے والا) مقرب بندوں میں سے ہے❁88 اس کے
لیے تو آرام اور آسائش مقدر ہے اور نعمتوں والی جنت
بھی❁89 اور اگر وہ اصحابِ یمین میں سے ہے❁90 تیرے
لیے سلامتی اور امن ہے کہ تو داہنی (طرف) والوں
سے ہے❁91 اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں
سے ہے❁92 تو کھولتے ہوئے پانی سے اس کی مہمانی ہو
گی❁93 اور دوزخ میں داخل ہونا ہوگا❁94 بلاشبہ یہ (سب
کچھ) یقیناً حق ہے❁95 پس تو اپنے عظمت والے ربّ
کے نام کی تسبیح کر❁96

29 94:57

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو بھی آسمانوں اور زمین
میں ہے اور وہی زبردست حکمت والا ہے❁1 اس کے
لیے آسمان اور زمین کی حکومت ہے، وہی جلاتا ہے اور
مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے❁2 وہ (اللہ ربّ
ذوالجلال والاکرام) پہلا اور آخر اور ظاہر اور پوشیدہ
ہے اور وہ سب[2] کچھ جانتا ہے❁3 وہی تو ہے جس نے

---

[1] اس جگہ چھونے سے مراد اگر اس پر عمل کرنے والے لی جائے تو مضمون میں بہت زیادہ وسعت پیدا ہو جاتی ہے لیکن افسوس! کہ وسعت شاید ہمارے مزاج ہی کے خلاف ہے کہ اس کو ہم اکثر برداشت ہی نہیں کر سکتے۔

[2] نمبر 2 اور 3 میں جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ اضداد سے ہیں لیکن اللہ رب کریم کی ذات "ضد" سے پاک ہے اس لیے ضدین کی نسبت اُس کی طرف صحیح اور درست ہے اُس کے غیر کی طرف نہیں اور یہ بھی کہ اللہ ضدین کا خالق ہے۔

Marfat.com

آسمانوں اور زمین کو چھ ادوار میں پیدا کیا پھر عرش پر مضبوطی سے قائم ہو گیا، وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمانوں سے اُترتا ہے اور جو کچھ ان کی طرف چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے ﴿4﴾ آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی کی ہے اور اس کی طرف سب کاموں کا واپس جانا ہے ﴿5﴾ (وہی) رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور جو کچھ (لوگوں کے) سینوں میں ہے اور وہ اس سے بھی باخبر ہے ﴿6﴾ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس مال میں تم کو (اللہ نے) اپنا نائب بنایا ہے اس میں سے خرچ کرو پس جو تم میں سے ایمان لاتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے ﴿7﴾ اور تم کو کیا ہوا کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ اللہ کا رسول تم کو دعوت دیتا ہے کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ اور وہ تم سے عہد بھی لے چکا ہے (اس عہد کو پورا کرو) اگر تم مومن ہو ﴿8﴾ وہی تو ہے جس نے اپنے بندے پر واضح آیتیں نازل کی ہیں[1] تاکہ تم کو تاریکیوں سے روشنی میں نکال لائے اور درحقیقت اللہ تم پر انتہائی شفقت کرنے والا پیار کرنے والا ہے ﴿9﴾ اور تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور آسمانوں اور زمین کا وارث تو اللہ ہی ہے تم میں سے جس نے فتح (مکہ) سے قبل (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا اور جہاد کیا وہ برابر نہیں ان لوگوں کا درجہ ان سے کہیں بڑھ کر ہے جنہوں نے بعد میں خرچ کیا اور جہاد کیا ویسے تو اللہ نے سب ہی سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم خرچ کرتے ہو ﴿10﴾ کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ[2] دے تو اللہ اس کو اس سے دوگنا دے اور اس کے لیے بڑا ہی عزت والا صلہ ہے ﴿11﴾ جس دن آپ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے ان کے آگے اور ان کے داہنے جانب ان کا نور دوڑتا ہوا چلا جارہا ہوگا، (ان سے کہا جائے گا) آج تم کو بشارت ہے ایسے باغوں کی جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں تم ہمیشہ رہو گے یہی وہ بڑی کامیابی ہے ﴿12﴾ اس روز منافق مرد اور منافق عورتیں اہل ایمان سے کہیں گے کہ ذرا ٹھہرو تاکہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں ان سے کہا جائے گا کہ تم پیچھے لوٹ جاؤ پھر روشنی تلاش کرو پھر ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس کے اندر کی جانب رحمت ہوگی اور اس کے سامنے باہر کی طرف عذاب ہوگا ﴿13﴾ (منافق) ان کو پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں لیکن تم نے خود اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالا اور تم منتظر رہے اور شک میں پڑے رہے اور تمہاری (آرزوؤں اور) تمناؤں نے تم کو دھوکے میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ اللہ کا فرمان[3] آپہنچا اور تم کو اللہ کے بارے میں دغاباز (شیطان) دھوکے میں ڈالے رہا ﴿14﴾ پس آج کے دن نہ تم سے کوئی فدیہ قبول ہوگا اور نہ دوسرے سارے منکروں سے، تم سب

[1] قرآن کریم کے نزول کا یہ مقصد بار بار بیان کیا گیا ہے کہ روشنی کی طرف آؤ لیکن نہ معلوم مسلمانوں کو تاریکی کیوں پسند ہے؟ آگے خود بتا دیا کہ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنا روشنی میں آنے اور مال کو سینت سینت کر رکھنے کو اندھیرے میں رہنا قرار دیا گیا ہے فیصلہ خود کر لیں کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کر کے کون خوش ہے اور جمع کر کے گن گن کر کون؟

[2] قرضِ حسنہ کے متعلق قبل ازیں بھی عرض کیا جا چکا ہے کہ یہ وہی قرض ہے جو ضروریات زندگی پوری نہ ہونے والوں کو فقط دیا جاتا ہے لیکن اُن سے واپس طلب نہیں کیا جاتا لیکن شاید ہی کوئی مسلمان اس حقیقت کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو۔

[3] اس فرمانِ الٰہی سے مراد انسان کی موت ہے پھر جو شخص اپنی موت تک دھوکے اور فریب میں رہے اس کا انجام کیسا ہوگا؟ کسی سے پوشیدہ نہیں خواہ وہ کون ہو، کہاں ہو اور کیسا ہو۔

Marfat.com

کا گھر دوزخ ہے وہی (دوزخ) تمہاری رفیق ہے اور (پھرنے کی) وہ بہت ہی بری جگہ ہے۞ [15] کیا ایمان والوں کے لیے اس کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دِل اللہ کو یاد کرنے کے وقت اور جو حق کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کے سامنے ڈر جائیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے قبل کتاب ملی تھی پھر ان پر ایک زمانہ گزرتا گیا پھر ان کے دِل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۞ [16] جان لو کہ اللہ زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے، بلاشبہ ہم نے اپنی نشانیاں تم پر واضح کر دی ہیں تا کہ تم سمجھو۞ [17] بلاشبہ صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جو اللہ کو نیک قرض دیتے ہیں ان کو دوگنا (اَجر) دیا جائے گا اور ان کے لیے بڑا ہی باعزت اَجر ہے۞ [18] اور جو لوگ اللہ اور اُس کے رسولوں (علیہم السلام) پر ایمان لاتے ہیں اپنے ربّ کے نزدیک یہی صدیق اور شہید ہیں ان کے لیے اَجر ہے اور ان کے لیے نور بھی ہے (جس کی روشنی میں وہ دُنیا میں کام کرتے رہے) اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ دوزخی ہیں۞ [19]

جان لو کہ دُنیاوی زندگی محض کھیل تماشا اور آرائش (زندگی) ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور کثرت سے مال اور اولاد کا حصول ہے جیسے بارش کہ اس سے کھیتی اُگتی ہے جو کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر وہ خوب زور پر آتی ہے تو اس کے بعد تو اس کو زرد دیکھتا ہے یہاں تک کہ وہ چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے مغفرت اور خوشنودی ہے ورنہ دُنیا کی زندگی تو دھوکا ہی دھوکا ہے۞ [20] اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف سبقت لے جاؤ اور جنت کی طرف جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کی اس وسعت کی طرح ہے اور وہ ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے جس کو وہ چاہے عطا فرمائے اور اللہ ہی صاحب فضل ہے۞ [21] کوئی مصیبت زمین پر نہیں اور نہ تمہاری ذات پر مگر وہ (علم الٰہی کی) اس کتاب میں لکھی ہوئی ہے اس سے قبل کہ ہم اس کو پیدا کریں بلاشبہ یہ اللہ پر بالکل آسان ہے۞ [22] تا کہ جو کچھ تم سے لے لیا گیا ہے اس پر غم نہ کھاؤ اور جو تم کو عطا ہوا اس پر اِترا نہ جاؤ اور اللہ کسی اِترانے والے اور شیخی بھگارنے والے کو پسند نہیں کرتا۞ [23] جو لوگ خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کرنا سکھاتے ہیں اور جو منہ موڑتے ہیں بلاشبہ اللہ تو غنی ہے اور لائق حمد (وثنا) ہے۞ [24] ہم نے اپنے رسولوں کو نشانیاں دے کر بھیجا اور ان پر کتابیں نازل کیں اور میزان[1] بھی تا کہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا اُتارا اور (حقیقت یہ ہے کہ) اس میں لوگوں کے لیے سخت خطرہ بھی ہے اور فائدے بھی، تا کہ اللہ جان لے کہ کون (بن دیکھے) اس کی اور اس کے رسولوں (علیہم السلام) کی مدد کرتا ہے بلاشبہ اللہ بڑا قوت والا غلبہ والا ہے۞ [25]

اور بلاشبہ ہم نے نوح اور ابراہیم (علیہما السلام) کو بھیجا اور ان دونوں کی نسل میں نبوت اور کتاب قائم کر دی پھر ان (کی امت) میں کچھ ہدایت یافتہ بھی ہوئے اور ان میں سے اکثر نافرمان ہی رہے۞ [26] پھر ان کے بعد ہم نے پے در پے اپنے پیغمبروں کو بھی بھیجا اور بعد ازیں عیسیٰ بیٹے مریم کو بھی بھیجا اور اس کو انجیل

[1] میزان عدل وانصاف کی علامت ہے لیکن ہم میزان یعنی ترازو بنا کر اُس کی تصویر پاس رکھتے ہیں اور عدل وانصاف کے گلے پر چھری پھیر دیتے ہیں اور پھر نظروں سے غائب کر دیتے ہیں اور میزان کی طرف اشارہ کرنے کے کام کو اسلام کا ایک اہم کام قرار دیتے ہیں۔ پھر لوہے کی سختی کی طرف اشارہ کر کے جو بات تفہیم کرائی گئی اس کی طرف جن قوموں نے دھیان دیا آج وہ مسلمانوں کو آنکھیں دکھا رہے ہیں اور مسلمان اُن کو ہنس کر دکھا دیتے ہیں۔

Marfat.com

عطا کی اور اس کے متبعین کے دِلوں میں شفقت و رحمت ڈال دی اور رہبانیت[1] جس کی ابتداء از خود انہوں نے کی ہم نے ان کو ان پر فرض نہ کیا تھا مگر اُنہوں نے اسے اللہ کی رضامندی کے لیے اختیار کیا لیکن جس طرح اس کو نباہنا چاہیے تھا نباہ نہ سکے پھر ان میں سے جو ایمان لے آئے ہم نے اُن کو اَجر دیا اور ان میں سے اکثر تو نافرمان ہی ہیں ۞27 اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تم کو اپنی خاص رحمت سے دو حصے عطا فرمائے گا اور تمہارے لیے ایک نور پیدا کرے گا تم اس کی روشنی میں چلو گے اور وہ تم کو بخش دے گا اور اللہ تو بڑا ہی بخشنے والا بہت ہی پیار کرنے والا ہے ۞28 تا کہ اہل کتاب کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کے فضل پر ان کا کچھ اختیار نہیں (کہ وہ چاہیں تو اللہ اپنا فضل کسی پر کرے ورنہ نہیں) اور یہ کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے (وہ اپنی مرضی سے) جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ ہی بڑے فضل والا ہے ۞29

۞ 22 105:58

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

بلاشبہ اللہ نے اس عورت کی بات[2] سن لی جو اپنے خاوند کے بارے میں آپ سے تکرار کر رہی تھی اور اللہ سے شکوہ کرتی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا بلاشبہ اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے ۞1 تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں وہ ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا اور وہ (اپنی بیویوں کے متعلق ایسا کہہ کر) ایک ناپسندیدہ اور خلاف واقعہ بات کہتے ہیں اور بلاشبہ اللہ بڑا معاف کرنے والا بخشنے والا ہے ۞2 جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار[3] کر بیٹھیں پھر اپنے کہنے کو واپس لینا چاہیں تو (ان کو) ایک غلام آزاد کرنا ہو گا قبل اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں (تعلق زوجین پیدا کریں) یہ اس لیے ہے کہ تم اس سے نصیحت حاصل کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے ۞3 پھر جس کو (غلام) میسر نہ ہو تو اس کو دو ماہ متواتر روزے رکھنا ہوں گے قبل اس کے کہ وہ ایک دوسرے کے قریب جائیں پھر اگر اس کی طاقت نہ رکھیں تو ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلانا ہو گا یہ اس لیے ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی قائم کردہ حدیں ہیں اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے ۞4 بلاشبہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کرتے ہیں (اور اپنی من مانیوں سے باز نہیں آتے) وہ ایسے ہی ذلیل ہوں گے جس طرح کہ ان سے پہلے کے لوگ ذلیل ہوئے اور ہم نے صاف صاف آیتیں اُتاری ہیں اور کافروں کے لیے رُسوا کن عذاب

[1] رہبانیت عیسائیوں نے گھڑی تھی لیکن ان کو راس نہ آئی اور انجام کار اس کا خلاف کرنا شروع کر دیا پھر مسلمانوں نے اس کا نام فقر اور درویشی رکھا اور وہ بھی محض نام تک ہی محدود رہ ہے۔

[2] اللہ رب کریم نے عورت کا ذکر نہیں فرمایا کہ وہ کون تھی اور نہ یہ بتایا کہ وہ کس سلسلہ میں جھگڑ رہی تھی، کیوں؟ اس لیے کہ اس کی ضرورت نہ تھی، صرف ایک بات تفہیم کرانا مقصود تھا تا کہ مسلمان اس کے مطابق عمل کریں لیکن ہمارے مفسرین نے سارا زور اسی بات پر صرف کیا اور انجام کار وہ عورت نکال کر لوگوں کے سامنے رکھ دی اور اسی طرح وہ کام بھی جس کے معاملہ میں اس نے جھگڑا کیا تھا پھر قوم کو باور کرایا گیا کہ اس طرح مانو ورنہ جماعت اسلامیہ سے آپ کا خروج ہو جائے گا۔ گویا مفسرین کو ضد ہے کہ جو بات اللہ رب کریم واضح نہ کرے اُس کو واضح کرنا ہماری ذمہ داری ہے اس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔

[3] ظہار دراصل طلاق کی ایک قسم ہے جس میں مرد اپنی بے وقوفی کے باعث اپنی بیوی کو ماں، بہن، بیٹی یا کسی دوسرے حرام رشتہ کی طرف منسوب کر دیتا ہے یعنی یہ کہ تو میری ماں، بہن ہے وغیرہ اس غلط بات کے بولنے کی مرد کو جو سزا سنائی گئی ہے وہ آگے مضمون کے اندر موجود ہے۔ مرد کو اختیار ہے کہ یا تو اس طرح بولنے کے بعد بیوی کو طلاق دے کر فارغ کر دے اگر بیوی بناتا ہے تو دی گئی تین سزاؤں میں سے جس کا وہ اہل ہو اُس کو وہ سزا واضح طور پر سنا دی جائے اگر وہ سزا پوری کر لے تو اپنی بیوی سے تعلق خاص پیدا کر سکتا ہے۔

Marfat.com

ہے ۞[5] جس دن اللہ ان سب کو دوبارہ زندہ کرے گا پھر جو کچھ وہ کیا کرتے تھے انہیں بتلا دے گا اللہ نے ان (کی ساری باتوں) کو گن رکھا ہے حالانکہ وہ انہیں بھول چکے ہوں گے اور اللہ ہر چیز سے باخبر ہے ۞[6] کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کو اس کا علم ہے تین آدمیوں[1] میں کوئی سرگوشی ایسی نہیں ہوتی جس میں وہ (اللہ) ان کا چوتھا نہ ہو اور نہ پانچ میں جس کا وہ چھٹا نہ ہو اور (تعداد میں) اس سے کم ہوں یا اس سے زیادہ (سب کی سرگوشیوں کو وہ جانتا ہے) اور وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے خواہ وہ کہیں ہوں پھر وہ قیامت کے روز ان کو بتلا دے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے بلاشبہ اللہ کو ہر چیز کا علم ہے ۞[7] کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو سرگوشیوں سے منع کر دیا گیا پھر بھی جس (کام) سے ان کو منع کیا گیا وہی کرتے ہیں اور گناہ، ظلم اور رسول (ﷺ) کی نافرمانی کے متعلق سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب وہ آپؐ کے پاس آتے ہیں تو ایسے لفظوں سے آپؐ کو سلام[2] کہتے ہیں جن لفظوں کے ساتھ اللہ نے آپؐ کو سلام نہیں بھیجا اور اپنے دِلوں میں کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں اللہ اس کی ہم کو سزا کیوں نہیں دیتا؟ ان کے لیے دوزخ کافی ہے اس میں داخل ہوں گے پس وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ۞[8] اے ایمان والو! جب تم کان میں بات کرو (یعنی سرگوشی کرو) تو گناہ، ظلم اور رسول کی نافرمانی کے متعلق نہ کرو بلکہ نیکی اور ادب کی بات کان میں کہو (اگر آدابِ مجلس کے خلاف نہ ہو) اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم کو جمع ہونا ہے ۞[9] (کافروں کا) اس طرح کی سرگوشیاں کرنا تو شیطان کی طرف سے ہے تاکہ وہ مسلمانوں کو غمگین کرے حالانکہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور ایمان والوں کو تو بس اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ۞[10] اے ایمان والو! (آدابِ مجلس کو اچھی طرح سمجھ لو اور) جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کھل کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھا کرو اللہ تم کو کشادگی عطا فرمائے گا اور جب کہا جائے کہ اُٹھ کھڑے ہو تو کھڑے ہو جایا کرو اور اللہ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان لوگوں کے جن کو علم عطا کیا گیا ہے درجات بلند کرے گا اور اللہ کو خبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو ۞[11] ایمان والو! جب تم رسول اللہ ﷺ کے کان[3] میں کوئی بات کہو تو اپنی اس سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ و خیرات کر لیا کرو یہ تمہارے لیے بہت بہتر اور پاکیزہ بات ہے پھر ہاں! اگر تم مقدور نہ رکھتے ہو تو (مضائقہ نہیں) اللہ بڑا ہی بخشنے والا پیار کرنے والا ہے ۞[12] (اے لوگو!) کیا تم ڈر گئے کہ سرگوشی کرنے سے پہلے خیرات کرنا پڑتی ہے (اچھا اگر یہ مشکل ہے تو) پس جب تم یہ نہ کر سکے اور اللہ نے تمہارے حال پر رحم فرمایا (یہ پابندی لازم نہ ٹھہرائی) تو اب نماز پڑھتے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ اور

---

[1] لوگوں کی غلط عادات میں ایک کانا پھوسی کی عادت بھی اکثر پائی جاتی ہے اور اس طرح معاشرہ میں غلط خبریں اڑائی جاتی ہیں اسلام نے ایسی باتوں سے منع کیا ہے کیونکہ اسلام صلح، امن اور آشتی کو پسند کرتا ہے بدامنی، بدنظمی اور تخریب کو بہت برا سمجھتا ہے لیکن افسوس کہ اس وقت مسلمان وہ تمام کام بخوشی سرانجام دیتے ہیں جن سے اسلام نے منع کیا ہے کیونکہ ان کا نام مسلمان طے پا گیا ہے اب وہ جو چاہیں کریں ان کے اسلام پر کچھ قدغن نہیں آتی حالانکہ یہ بات حقیقت کے سراسر خلاف ہے۔

[2] اس طرح سرگوشیاں کرنے والے اُس وقت بھی منافق تھے اور جب وہ آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تو آپؐ کے متعلق عجیب طرح کی باتیں بیان کرتے اور جب آپؐ کی مجلس میں بیٹھتے تو ایسا لگتا کہ مومنوں کی ساری صفتیں ان میں موجود ہیں۔ سلام کو اگر "سام" بغیر لام ظاہر کیے کہا جائے تو معنی موت کے ہو جاتے ہیں اور وہ اس طرح کی حرکات اکثر کرتے رہتے تھے جن کا ذکر اس جگہ کیا جا رہا ہے۔

[3] آپؐ کے کان میں بات کہنے پر پابندی لگا دی گئی تاکہ ہر وقت اس طرح کی باتوں ہی میں آپؐ کو مصروف نہ رکھ سکیں پھر اس پابندی میں جو نرمی کی گئی اُس کا ذکر بھی کر دیا تاکہ لوگ کلفت محسوس نہ کریں۔

Marfat.com

اس کے رسول (ﷺ) کے فرمانبردار رہو اور اللہ کو خوب علم ہے جو کچھ تم کرتے ہو ۝13
(اے پیغمبر اسلام!) آپ نے ان[1] لوگوں کو نہیں دیکھا جو اس قوم سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ کا غضب ہوا اور یہ لوگ نہ تم میں ہیں اور نہ ان (کفار) میں اور وہ جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں اور وہ اچھی طرح سمجھتے ہیں ۝14 اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بلاشبہ وہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں ۝15 انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پھر لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، سو ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے ۝16 (منکرین اور کفر کرنے والوں کو) ان کا مال اور ان کی اولاد ان کو ہرگز اللہ سے نہ بچا سکیں گے (بلکہ ان کی ہلاکت کا باعث ہوں گے) یہ اہل دوزخ ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے ۝17 جس دن اللہ ان سب کو اُٹھائے گا تو یہ اس کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے جس طرح کہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور خیال کریں گے کہ ٹھیک بات کہہ رہے ہیں حالانکہ بلاشبہ یہ لوگ جھوٹے ہیں ۝18 ان (منافقوں اور کافروں) پر شیطان نے قابو پالیا ہے پھر اس نے اللہ کی یاد ان سے بھلا دی، یہی لوگ شیطان کی پارٹی ہیں اور سن لو کہ شیطان ہی کی پارٹی نقصان اُٹھانے والی ہے ۝19 بلاشبہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب ہی بڑے ذلیل ہیں ۝20 اللہ نے یہ بات[2] لکھ دی ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے بلاشبہ اللہ بڑا قوت والا غلبہ والا ہے ۝21 آپ ان لوگوں کو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ایسا نہ پائیں گے کہ وہ ان لوگوں سے دوستی رکھیں جو اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں خواہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان ہی کے لوگ کیوں نہ ہوں، یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دِلوں میں ایمان ثبت کر دیا ہے اور ان کو اپنے فیض خاص سے تقویت بخشی ہے اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے یہ لوگ اللہ ہی کی جماعت ہیں یاد رکھو کہ اللہ ہی کی جماعت فلاح پانے والی ہے ۝22

101:59 24

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

اللہ ہی کی پاکیزگی بیان کرتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے ۝1 (اللہ رب ذوالجلال والاکرام) وہی ہے جس نے ان لوگوں کو جو اہل کتاب میں سے کافر ہیں ان کے گھروں سے پہلی ہی[3] بار جمع کر کے نکال دیا، تم کو گمان بھی نہ تھا کہ وہ (مدینہ سے) نکل جائیں گے اور انہیں بھی غلط فہمی تھی کہ ان کے قلعے ان کو اللہ (کے قہر) سے بچا لیں

[1] جس طرح اسلام میں مدارج ہیں بالکل اسی طرح کفر اور نفاق میں بھی مدارج ہیں۔ اس جگہ ان منافقوں کا ذکر ہے جن کا نفاق بہت حد تک گہرا اور مخالفت میں بھرپور تھا گویا یہ لوگ اپنے کردار کے باعث اپنے اسلام کی جڑیں کاٹنے والے تھے۔

[2] افسوس کہ اس لکھی ہوئی بات کو مسلمان من حیث القوم بھول چکے ہیں ان کی سوچ میں کبھی ایسا نہیں آیا کہ وہ اپنی کمزوریوں کو دیکھیں اور ان کو دور کرنے کی کوشش کریں تاکہ وہ دنیا میں اس انعام کے مستحق قرار پاسکیں جس کے وہ مستحق ٹھہرتے ہیں اور وہ دُنیا میں اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو حاصل کر سکیں اور مغلوب ہونے کی جگہ غالب آ سکیں۔ غور کریں کہ اس قانون کے مطابق بدل کون گیا ہے اللہ یا مسلمان کہلانے والے؟

[3] آپؐ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو آتے ہی مختلف گروہوں سے معاہدے کیے جن میں اہل کتاب کے مختلف گروہ بھی شامل تھے۔ آپؐ نے معاہدوں کی اس طرح پابندی کی کہ باقی گروہوں میں سے کوئی بھی ایسی پابندی نہ کر سکا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان لوگوں کو اپنے معاہدوں کی خلاف ورزی کے باعث مدینہ چھوڑنا پڑا۔ اس میں مسلمانوں کے لیے بے شمار سبق مخفی تھے لیکن اس وقت مسلمانوں کی حالت عجیب سے عجیب تر ہو چکی ہے کہ نہ خود معاہدوں کی پاسداری کرتے ہیں نہ دوسروں سے پابندی کرانے کے اہل رہے ہیں نتیجتاً جو حالت ہے سب کے سامنے ہے۔

Marfat.com

گے پھر (اللہ نے) ان کے دِلوں میں رعب ڈال دیا (اور وہ اپنی شرارتوں کے باعث نکلنے کے لیے تیار ہو گئے اور نکلتے وقت) وہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے اُجاڑ رہے تھے، پس اے اہلِ عقل و دانش! عبرت حاصل کرو۞ 2 اور اگر اللہ نے ان (یہود) کے حق میں جلاوطنی نہ لکھ دی ہوتی تو دُنیا میں ان کو (سخت) سزا دیتا اور آخرت میں تو ان کے لیے آگ کا عذاب (تیار ہی) ہے (جس سے وہ نہیں بچ سکیں گے)۞ 3 یہ اس لیے کہ اُنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کو مخالفت کی اور جو شخص اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۞ 4 کھجور کے جو درخت تم نے کاٹ ڈالے یا ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو یہ (تمہارا فعل دونوں ہی صورتوں میں) اللہ کے حکم سے تھا اور تاکہ (اللہ) نافرمانوں کو رسوا کرے۞ 5 اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسول (ﷺ) کو ان (یہود) سے دلوا دیا (اس میں تمہارا حق نہ تھا) کیونکہ تم نے اس کے لیے نہ گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ بلکہ اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ دیتا ہے (فتح و شکست اُس کے قبضہ میں ہے) اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۞ 6 جو مال (بلا جنگ کیے) اللہ نے اپنے رسول (ﷺ) کو (مخالفین کی) بستیوں سے دلوا دیا وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) ہی کا حق ہے اور (اس لیے یہ مال اللہ کی راہ میں رسول اللہ ﷺ کے حکم سے خرچ ہوگا) عزیزوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ جو لوگ تم میں دولت مند ہیں (سارا مال) انہیں میں نہ پھرتا رہے اور جو کچھ رسول (ﷺ) تم کو دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رُک جاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو، بلاشبہ اللہ کا عذاب سخت ہے۞ 7 (یہ مال) ان مفلس مہاجروں کے لیے ہے جو اپنے وطن اور مال سے جدا کر دیئے گئے ہیں (یعنی ہجرت پر مجبور کر دیئے گئے ہیں اس لیے انہوں نے ہجرت کی ہے) جو اللہ کے فضل اور اس کی رضا کی تلاش میں ہیں اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مدد کرتے ہیں یہی لوگ سچے (مسلمان) ہیں۞ 8 اور (یہ مال) ان لوگوں کا بھی ہے جو (مدینہ میں) پہلے سے موجود ہیں اور ایمان میں ثابت قدم ہیں جو شخص ان کے پاس ہجرت کر کے آتا ہے اس سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ مہاجرین کو ملتا ہے اس سے ان کے دِل میں کوئی خلش نہیں ہوتی اور ان کو اپنی ذات پر مقدم رکھتے ہیں اور اگرچہ خود ان کو شدید ضرورت ہو اور جس کو اس کے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا گیا تو وہی لوگ مراد پانے والے ہیں۞ 9 اور (یہ مال) ان لوگوں کے لیے بھی ہے جو ان (مہاجرین) کے بعد آئے یہ ان کے لیے دُعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دِلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کوئی کینہ باقی نہ رہنے دے، اے ہمارے ربّ بے شک تو بڑا ہی شفیق ہے بہت ہی پیار کرنے والا ہے۞ 10

کیا آپ نے ان [1] منافقوں کو نہیں دیکھا جو اہل کتاب میں سے اپنے کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم کو (مدینہ سے) نکال دیا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ہی نکلیں گے اور (ہر طرح تمہارا ساتھ دیں گے) تمہارے معاملہ میں کبھی کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی ہوئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۞ 11 اگر وہ نکالے جائیں گے تو یہ ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر ان سے لڑائی ہوئی تو یہ ان کی مدد بھی نہ کریں گے اور اگر مدد کریں بھی تو پیٹھ

[1] اس جگہ منافقوں اور کافروں کے درمیان جو باتیں طے پائی تھیں ان کا ذکر ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ وقت آنے پر نہ منافق اپنی باتوں پر قائم رہ سکے اور نہ کافر۔ جس سے یہ بات واضح کرنا مقصود ہے کہ جو اپنی باتوں کا پاس نہیں رکھتے وہ منافق ہوتے ہیں یا کافر وہ مومن نہیں ہو سکتے۔

Marfat.com

پھیر کر بھاگ نکلیں گے پھر ان کو (کہیں سے) مدد نہ ملے گی 12 ان کے دِلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا ڈر ہے یہ اس لیے کہ یہ لوگ سمجھ بوجھ نہیں رکھتے 13 یہ سب مل کر بھی (اے پیغمبر اسلام!) تم سے نہ لڑیں گے مگر ایسی بستیوں میں جن کے گرد فصیل ہو یا دیواروں کی آڑ میں، ان کی لڑائی تو آپس میں ہی بہت سخت ہوتی ہے تو ان کو متحد سمجھتا ہے[1] لیکن ان کے دِل الگ الگ ہیں، یہ اس لیے کہ یہ نافہم و ناسمجھ لوگ ہیں 14 جیسے ان لوگوں کا حال ہوا جو ان سے پہلے اپنی بد اعمالیوں کا مزہ چکھ چکے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے 15 جیسے شیطان[2] کا حال جو انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر پھر جب وہ کفر کرتا ہے تو کہتا ہے کہ میں تو تجھ سے بیزار ہوں میں تو اللہ سے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے ڈرتا ہوں 16 پس ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ دونوں آتشِ دوزخ میں پڑے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی ظالموں کی سزا ہے 17

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو چاہیے کہ دیکھ لے کہ اس نے کل کے لیے کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو 18 اور اُن لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا پھر اللہ نے ان کو اپنی جانوں سے بے خبر کر دیا یہی نافرمان لوگ ہیں 19 ﴿اَصۡحٰبُ النَّارِ﴾ اور ﴿اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ﴾ برابر نہیں ہو سکتے، اہلِ جنت ہی تو بامراد (کامیاب لوگ) ہیں 20 اور اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ[3] پر نازل کرتے تو آپ دیکھتے کہ وہ اللہ کے ڈر سے دَب جاتا، پاش پاش ہو جاتا اور یہ مثالیں تو ہم (ان) لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سوچیں، سمجھیں 21 اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) چھپے اور کھلے کو جاننے والا ہے وہ بے حد مہربان بہت ہی پیار کرنے والا ہے 22 اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (سب کا) بادشاہ ہے، وہ پاک ہے، سلامتی دینے والا ہے، امن دینے والا ہے، نگہبانی کرنے والا ہے، زبردست ہے (شکستہ دِلوں کو) جوڑنے والا ہے، صاحبِ عظمت ہے، اللہ لوگوں کے شرک سے پاک ہے 23 وہی اللہ پیدا کرنے والا (جہانوں کو) بنانے والا، صورت عطا کرنے والا ہے، اچھے اچھے نام اس کے ہیں جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب اس کی تسبیح کرتا ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے 24

13 91:60

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

اے ایمان والو! میرے دشمنوں[4] اور اپنے دشمنوں

---

[1] مسلمانوں نے قرآنِ کریم پر غور و فکر کرنا ترک نہ کر دیا ہوتا تو آج ان کی حالت یہ نہ ہوتی افسوس کہ اس وقت ہر وہ علامت مسلمانوں میں پائی جاتی ہے جو کفر اور نفاق کی ہے اس جگہ جس علامت کا ذکر ہے کہ وہ دیکھنے میں متحد ہیں لیکن ان کے دِل ایک دوسرے سے بالکل الگ الگ ہیں۔ اس ملکِ عزیز کے تمام حکمرانوں کا یہی حال ہے جو اس جگہ بیان کیا گیا تو پھر کیا چیز باقی رہ گئی الا یہ کہ وہ اسلام کے نام کو استعمال کر رہے ہیں اور یہ ان کی مجبوری ہے اور یہی حال مذہبی راہنماؤں کا ہے۔

[2] اس شیطان سے مراد ہر انسان کے اندر کا شیطان نہیں بلکہ وہ صلاح گیر ہیں جو اس طرح کا دوغلا پاٹ (Port) ادا کرتے ہیں گویا یہ دوست نما دشمن ہیں ان سے جو کنارہ رہنا بہت ضروری ہوتا ہے۔

[3] قرآنِ کریم اگر ایسے علوم پر مشتمل ہوتا تو وہ علوم اس میں بیان کیے جاتے لیکن اللہ ربِ کریم نے قرآنِ کریم صرف اور صرف انسانوں کی دینی اور دنیوی اصلاح کے لیے نازل کیا ہے لیکن لوگوں نے اس کو دوسرے طریقوں پر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے جس سے وہ نتیجہ نہیں نکل رہا جو اس کے نزول کے وقت نکلا تھا۔ کاش کہ قرآنِ کریم کو ماننے والے اس حقیقت کو تسلیم کرتے۔

[4] اسلام اللہ کا دین ہے جو لوگ اسلام کے دشمن ہیں وہ در اصل اللہ، اُس کے رسول اور ایمان والوں سب کے دشمن ہیں اس لیے مسلمان کہلانے والوں کو حق نہیں کہ وہ ایسے دشمنوں سے دوستی کا ہاتھ بڑھائیں اور جو لوگ ایسے لوگوں سے دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں وہ مومن نہیں ہو سکتے خواہ وہ کہاں ہوں، کیسے ہوں؟

Marfat.com

کو دوست نہ بناؤ تم ان کو دوستی کا پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس دین ہی سے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے (یعنی دین اسلام ہی کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں) وہ تو رسول اللہ کو اور تم (مسلمانوں) کو نکالتے ہیں محض اس بات پر کہ تم اللہ پر جو تمہارا ربّ ہے ایمان لائے ہو اگر میری راہ میں لڑنے کیلئے اور میری رضا کی تلاش میں نکلے ہو (پھر) تم ان کی طرف چپکے چپکے دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور تم میں سے جو بھی ایسا کرتا ہے وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا ہے ۞1 اگر وہ تم پر قابو پائیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور تم کو دست درازی اور زُبان درازی سے ایذا پہنچائیں اور وہ تو چاہتے ہیں (جس طرح وہ خود کافر ہیں) تم بھی (اُسی طرح) کافر ہو جاؤ ۞2 قیامت کے دن نہ تو تمہارے رشتہ دار ہی تمہارے کچھ کام آئیں گے اور نہ تمہاری اولاد (اللہ) تمہارے درمیان فیصلہ فرما دے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ دیکھ رہا ہے ۞3 تمہارے لیے ابراہیم (علیہ السلام) اور اس کے ساتھیوں (کی زندگی) میں ایک اعلیٰ نمونہ موجود ہے، جب اُنہوں نے اپنی قوم والوں سے کہہ دیا کہ ہم تم سے اور ان سے جن کو تم اللہ کے سوا معبود سمجھتے ہو بیزار ہیں، ہم تم سے منحرف ہیں ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے ایک کھلی دشمنی اور بغض پیدا ہو گیا ہے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لے آؤ، رہا ابراہیم (علیہ السلام) کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں آپ کے لیے مغفرت ضرور طلب کروں گا، میں اللہ کے سامنے آپ کے بارے میں کسی طرح کا اختیار نہیں رکھتا اے ہمارے ربّ ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور (ہمیں) تیری ہی طرف لوٹنا ہے ۞4 اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کا تختہ مشق نہ بنا اور اے ہمارے ربّ! ہم کو بخش دے، بلاشبہ تو ہی زبردست، حکمت والا ہے ۞5 بلاشبہ تمہارے لیے اس (ابراہیم علیہ السلام) میں ہر اس شخص کے جو اللہ کے پاس جانے کی اور آخرت کے دن کی اُمید رکھتا ہو ایک اچھا نمونہ[1] ہے اور جو پھر جائے تو اللہ بے نیاز سزاوارِ حمد ہے ۞6

عجب نہیں کہ اللہ تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تمہاری دشمنی[2] ہے دوستی پیدا کر دے اللہ (رب ذوالجلال والاکرام) بڑی قدرت والا، بڑا بخشنے والا پیار کرنے والا ہے ۞7 (اے مسلمانو!) اللہ تم کو ان لوگوں کے ساتھ نیکی کا برتاؤ اور انصاف کرنے سے منع نہیں کرتا جو نہ تو تم سے دین کے بارے میں لڑے اور نہ اُنہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا (خواہ ان کا دین و مذہب کیا ہے) اللہ تو انصاف کرنے والوں[3] کو دوست رکھتا ہے ۞8 سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تم کو ان لوگوں سے دوستی سے منع کرتا ہے جو دین کے بارے میں تم سے لڑتے ہوں اور اُنہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہو اور تمہارے نکالے جانے میں دوسروں کے شریک ہوئے ہوں اور جو ان سے دوستی کرے تو وہی

[1] نبی اعظم و آخر ﷺ نے خود سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا اسوہ حسنہ اختیار فرمایا اس طرح گویا ابراہیم علیہ السلام کا اسوہ حسنہ اور آپؐ کا اسوہ حسنہ ایک ہی ٹھہرا اور اس اسوہ حسنہ کو اختیار کرنے کا آپؐ نے اپنی امت کو حکم دیا لیکن اس وقت آپ ﷺ کی نام نہاد امت جو طریقہ اختیار کر رہی ہے وہ سب کی آنکھوں کے سامنے ہے۔

[2] اسلام اپنے ماننے والوں کو قدم قدم پر احتیاط کا حکم دیتا ہے کہ جو بات آج ممکن نہیں نظر آتی شاید کل ممکن ہو جائے جو لوگ آج تمہارے دشمن ہیں کل وہی دوست ہو جائیں اس لیے دشمنی میں جو کچھ ہو وہ اس احتیاط کے ساتھ ہو کہ کل تم کو کسی کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

[3] ہم بار بار یہ کہتے آ رہے ہیں کہ اسلام کسی کو محض اس لیے دشمن نہیں سمجھتا کہ اُنہوں نے اسلام قبول نہیں کیا بلکہ اسلام صرف اور صرف ان لوگوں کو دشمن تصور کرتا ہے جو اسلام قبول کرنے والوں کو برداشت نہ کرتے ہوئے ان کے سپے آزار ہیں کہ تم نے اسلام قبول کیوں کیا مختصر یہ کہ اسلام مدافعت کی اجازت دیتا ہے لیکن کسی پر خواہ مخواہ چڑھائی نہیں کرتا۔ نمبر 7، 8 اور 9 پر غور و فکر کرو ضروری تاکید ہے۔

Marfat.com

لوگ ظالم ہیں ۞ 9 اے ایمان والو! جب تمہارے پاس
مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کو جانچ لیا
کرو، اللہ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے پھر اگر تم کو
ان کے ایمان کا یقین ہو جائے تو انہیں کفار کی طرف
واپس نہ کرو کہ یہ عورتیں نہ ان کفار کے لیے حلال ہیں
اور نہ وہ (کفار) ان (مسلمان) عورتوں کے لیے
حلال ہیں اور ان (کافروں) کو جو کچھ ان کا (ان
عورتوں پر) خرچ ہوا ہے دے[1] دو اور تم کو ان عورتوں
سے نکاح کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں جب کہ تم
ان کے مہران عورتوں کو ادا کر دو اور جو کافر عورتیں ہیں تم
ان سے تعلقات باقی نہ رکھو، جو تم نے ان پر خرچ کیا
ہے وہ ان سے لے لو اور (اس طرح) وہ کافر بھی مانگ
لیں جو انہوں نے ان پر خرچ کیا ہو، یہ اللہ کا فیصلہ ہے
وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ بڑا علم والا
حکمت والا ہے ۞ 10 اور اگر تمہاری بیویوں کے مہروں
میں سے کچھ تمہیں کفار سے واپس نہ ملے اور پھر تمہاری
نوبت آئے تو جن لوگوں کی بیویاں اُدھر رہ گئی ہیں ان کو
اتنی رقم ادا کر دو جو ان کے دیئے ہوئے مہروں کے برابر
ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو ۞ 11
اے نبی (ﷺ) جب مسلمان عورتیں اس لیے آپؐ
کے پاس آئیں کہ ان باتوں پر[2] بیعت کریں کہ وہ کسی کو
اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں
گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو مار ڈالیں
گی اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کسی پر کوئی بہتان
باندھیں گی اور نہ ہی اُمورِ شریعت میں آپؐ کی نافرمانی
کریں گی تو آپؐ ان سے بیعت لے لیجئے اور ان کے
لیے بخشش طلب کیجئے، بلاشبہ اللہ بڑا بخشنے والا بہت ہی
پیار کرنے والا ہے ۞ 12 اے ایمان والو! ان لوگوں سے
دوستی مت کرو جن پر اللہ نے غضب نازل کیا ہے، وہ تو
آخرت سے مایوس ہو چکے ہیں ویسے ہی جیسے کافر
قبروں والوں سے ناامید ہیں ۞ 13

109:61 — 14

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

اللہ ہی کی پاکیزگی بیان کرتا ہے جو کچھ آسمانوں
اور زمین میں ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے ۞ 1
اے ایمان والو! تم (ایسی باتیں زُبان سے) کیوں
کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو؟ (یہ سراسر بد اخلاقی
ہے) ۞ 2 اللہ کو یہ (بات) بہت[3] ناگوار لگتی ہے کہ تم وہ
(باتیں) کہو جو کرتے نہیں ہو (بد اخلاق کبھی اچھے نہیں
ہوتے) ۞ 3 بلاشبہ اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس
کی راہ میں اس طرح قطار باندھ کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ
سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں ۞ 4 اور جب موسیٰ (علیہ السلام)
نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم مجھ کو
کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم کو معلوم ہے کہ میں اللہ کا
رسول ہوں تمہاری طرف (بھیجا گیا) پھر جب وہ کج
روی اختیار کرتے رہے تو اللہ نے بھی ان کے دِل پھیر
دیئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ۞ 5 اور
(وہ واقعہ یاد کرو) جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے بنی

[1] غور کرو کہ کافروں کے ساتھ معاملت میں بھی اسلام کس طرح عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے اور اپنے مخالف سے مخالف لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتا ہے۔ نمبر 10 اور 11 کو بھی بار بار پڑھو، شاید تمہاری آنکھیں کھل جائیں۔

[2] بیعت کے مفہوم پر غور کرو کہ وہ کیا چیز ہے اور مسلمانوں نے اس کو کیا بنا دیا ہے۔ بیعت دراصل رسول اللہ ﷺ یا کسی بھی نیک آدمی سے معاہدہ کرنا ہے کہ ہم کسی طرح کا کوئی غلط کام نہیں کریں گے اور نیک کاموں سے پشت نہیں پھیریں گے۔ غور کرو کہ عورتوں نے آپؐ سے کن کاموں کے کرنے اور کن کاموں کے نہ کرنے پر بیعت کی اور آپؐ نے ان سے بیعت لی اور کس طرح یہ معاہدہ طے پایا۔

[3] انسان کہے کچھ اور کرے کچھ یعنی اُس کے کہنے اور کرنے میں واضح فرق موجود ہو تو ایسے انسان کو اسلام پسند نہیں کرتا گویا انسان کی زبان اور عمل یکساں ایک ہوں تو وہ انسان ہے ورنہ انسانیت سے گر جاتا ہے اور محض حیوان رہ جاتا ہے۔ ذرا غور کرو کہ آج مذہبی راہنماؤں، سیاسی لیڈروں اور حکمرانوں کا کیا حال ہے کیا نہیں ان لوگوں کی زبان اور عمل میں یکسانیت پائی جاتی ہے؟ کیا یہ لوگ جو کہتے ہیں وہی کرتے ہیں؟

Marfat.com

اسرائیل میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف (بھیجا گیا ہوں) میں تورات کا تصدیق کرنے والا ہوں جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور خوشخبری سنانے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد[1] (ﷺ) ہے وہ کھلی نشانیاں لے کر آئے گا تو (وہ لوگ) کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے ۞ 6 اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے اسلام کی طرف دعوت دی جارہی ہو اور اللہ ظالم لوگوں کو راہِ ہدایت نہیں دکھاتا ۞ 7 یہ (منکرین حق) چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں لیکن اللہ اپنے نور (حق) کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار گزرے ۞ 8 وہی (اللہ ربّ ذوالجلال والاکرام) ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ وہ اس کو سب ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو کتنا ہی برا معلوم ہو ۞ 9

اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تم کو دردناک عذاب سے بچالے؟ ۞ 10 تم اللہ پر اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد[2] کرو اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے ۞ 11 وہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جنت جاوداں کے پاکیزہ مکانوں میں (داخل کرے گا) یہی بڑی کامیابی ہے ۞ 12 اور ایک دوسری چیز جو تم کو محبوب ہے اللہ کی طرف سے (ایک مخصوص) مدد اور جلد ہی فتح مندی (دی جائے گی) اور مومنوں کو یہ خوشخبری سنا دیجئے ۞ 13 اے ایمان والو! تم اللہ کے (دین کے) مددگار ہو جاؤ جیسے عیسیٰ ابن مریم نے اپنے حواریوں سے کہا تھا کہ کون اللہ کی راہ میں میرا مددگار بنتا ہے؟ حواریوں نے جواب دیا ہم اللہ کے معاون (اور مددگار) ہیں پھر بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور (ہم نے بھی ایمان لانے والوں کی حوصلہ افزائی کی) ایک گروہ کافر رہا پھر ہم نے ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی بالآخر وہ (ایمان والے ہی) غالب[3] رہے ۞ 14

---

[1] غور کرو کہ عیسیٰ علیہ السلام کی زبانِ اقدس سے نبی اعظم و آخر ﷺ کا اسم گرامی کیا بتایا گیا؟ واضح ہے کہ "احمد" گویا "احمد" محمد رسول اللہ ﷺ کا ذاتی نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھا گیا اور آپؐ کی پیدائش سے سینکڑوں سال پہلے بطور پیش گوئی بیان کیا گیا۔ اس سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ آپ کی طرف نسبت کر کے جو شخص محمدی ہے وہ احمدی بھی ہے اور جو احمدی ہے وہ محمدی بھی۔ پھر ہمارے علمائے گرامی قدر کو کیا ہوگیا کہ اُنہوں نے قانوناً "احمدی" کو غیر مسلم قرار دلوا دیا۔ حالانکہ ان کا حق تھا کہ وہ پورا زور دے کر یہ ثابت کرتے کہ قادیانیوں یا مرزائیوں کو حق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو "احمدی" کہلائیں کیونکہ احمدی اور محمدی ایک ہیں اور وہ بحمد اللہ مسلمان ہیں۔ اس وقت بھی یہ بات ضروریاتِ اسلام میں سے ہے کہ اس قانون میں ترمیم کی جائے اور "احمدی غیر مسلم" کے الفاظ حذف کر کے قانون میں یہ درج کیا جائے کہ "کسی بھی ختم نبوت کے منکر کو "احمدی" نہ کہا جائے وہ اپنا نام جو چاہیں خود تجویز کر کے قانون میں درج کرائیں تاکہ ان کو اس نام سے موسوم کیا جاسکے۔" اگر ایسا نہ کیا گیا تو قرآن کریم کی زیرِ نظر آیت کا انکار لازم آئے گا اور اس طرح تمام مسلمان اور خصوصاً یہ قانون بنوانے والے علماء کرام اللہ تعالیٰ کے ہاں مجرم اور باغی قرار پائیں گے خواہ وہ کون ہیں، کہاں ہیں اور کیسے ہیں؟

[2] قرآنِ کریم میں جہاد کا لفظ آتے ہی سمجھ لیا جاتا ہے کہ ہتھیار ہاتھ میں لو خواہ وہ ایٹم بم ہی کیوں نہ ہو اور بے دریغ جہاں چاہو، جیسے چاہو اور جن لوگوں پر چاہو چلا دو۔ افسوس کہ یہ مفہوم کس بدبخت اور ظالم نے باور کرا دیا جس کا جنرل ضیاء الحق کے دور سے قبل نام و نشان بھی موجود نہیں تھا۔ جہاد کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے ہماری کتاب "جہاد کیا ہے؟" کا مطالعہ کریں تمہاری آنکھیں کھل جائیں اور تم کو پتہ چلے کہ اسلام میں جہاد کیسا پاکیزہ لفظ ہے جس کو اس دور کی جہادی تحریکوں نے اپنے عمل کے باعث ناپاک بنا کر رکھ دیا ہے جن کو اُس وقت کی حکومت کی اشیر باد حاصل تھی۔

[3] قرآنِ کریم نے کن واضح اور غیر مبہم الفاظ میں عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے حواریوں کی کامیابی اور غلبہ کا ذکر کیا ہے لیکن مسلمان عیسائیوں کی نقالی اور غلط تاریخ کے سہارے آج بھی مانتے اور تسلیم کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر لٹکائے گئے اور تین دن کے بعد دوبارہ زندہ کر کے آسمان پر اُٹھا لیے گئے کہ زمین پر ان کا زندہ رکھنا اتنا مشکل ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کو آسمان پر لے جا کر بسانا پڑا۔ واہ علمائے کرام! "جو چاہے تمہارا حسن کرشمہ ساز کرے"۔

Marfat.com

110:62 11

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کی تسبیح بیان کرتا ہے جو بادشاہ ہے (ہر کمزوری سے) پاک ہے زبردست حکمت والا ہے ۞[1] وہی (اللہ) ہے جس نے (عرب کے) ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول (ﷺ) بھیجا جو ان کو اُس (اللہ) کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے صریح گمراہی میں مبتلا تھے ۞[2] اور ان میں سے دوسرے لوگوں کے لیے بھی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے اور وہ زبردست حکمت والا ہے ۞[3] یہ (حق کی تصدیق کرنا) اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنا فضل عطا کر دیتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے ۞[4] ان لوگوں کی مثال جن کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا (ایک) گدھے[1] کی طرح ہے جس پر بہت سی کتابیں لادرکھی ہوں (کیسی) بری مثال ہے اس قوم کی جس نے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلایا اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ۞[5] (اے پیغمبر اسلام!) کہہ دیجئے کہ اے یہودیو! اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم ہی تمام لوگوں میں اللہ کے دوست ہو اور کوئی نہیں تو اپنے مرنے کی آرزو کرو (مباہلہ کیلئے تیار ہو جاؤ) اگر تم سچے ہو ۞[6] اور (اے پیغمبر اسلام!) وہ کبھی (اپنے مرنے کی یعنی مباہلہ کی) تمنا نہ کریں گے ان اعمال کے باعث جو وہ اپنے ہاتھوں سے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ۞[7] آپ کہہ دیجئے (اے پیغمبر اسلام!) وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو ضرور تم کو آئے گی پھر تم اس (اللہ) کے پاس لائے جاؤ گے جو تمام چھپے اور کھلے کا جاننے والا ہے تو وہ تم کو بتادے گا جو تم کرتے رہے تھے ۞[8]

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لیے اذان[2] دی جائے تو اللہ کی یاد کی طرف مستعدی کے ساتھ چل دو اور خرید وفروخت ترک کر دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم کو سمجھ ہے ۞[9] پھر جب نماز ادا کر چکو تو زمین پر پھیل جاؤ اور (اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو جاؤ) اللہ کا فضل تلاش کرو (جو روزگار بھی تم کرتے ہو وہ کرو) اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ۞[10] اور جب وہ کچھ خرید وفروخت یا دنیوی مصروفیات دیکھتے ہیں تو ان کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں (اے پیغمبر اسلام!) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ ہر مصروفیت اور ہر تجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہترین رزق دینے والا ہے ۞[11]

104:63 11

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں

---

[1] کتاب اللہ کا علم رکھنے اور اس کو ماننے کے باوجود جو لوگ کتاب اللہ کے احکامات پر صحیح عمل نہیں کرتے ان کی مثال اللہ نے ''گدھے'' سے دی ہے کہ جس طرح گدھے پر کتابیں لادنے سے وہ عالم نہیں ہو جاتا اسی طرح یہ قوم کے علمائے کہلانے والے کتابوں کے انبار رکھنے کے باوجود ''گدھے'' ہی تصور کیے جائیں گے کیونکہ علم رکھنے کے باوجود یہ لوگ انسانیت سے عاری ہیں پھر ان کو علماء کی جگہ ''گدھے'' کیوں نہ کہیں؟ جب کہ ان کی حماقت اظہر من الشمس ہے۔

[2] قارئین سے التماس ہے کہ وہ اوپر درج کیے گئے حاشیوں کو بھی معاً اسی وقت اپنے ذہن میں حاضر رکھیں تاکہ مفہوم مزید واضح ہو جائے۔

[3] جمعہ کے روز جمعہ کی اذان کا مخصوص حکم محض اس لیے دیا گیا کہ جمعہ کی نماز سے قبل مختصر خطبہ دیا جائے گا یہ خطبہ لوگوں کو سنوانے کے لیے اذان پکاری گئی تاکہ لوگ تیار ہو کر خطبہ سننے کے لیے جلدی کریں لیکن ہمارے بعض علمائے کرام نے محض ضد میں آکر خطبہ سے پہلے کی اذان ترک کر دی اور اذان کے بعد معاً خطبہ شروع کر دیا اور لوگوں کو پہنچنے تک بات ختم کر دی تاکہ معلوم ہو جائے کہ مولوی کی ضد کے سامنے کتاب وسنت کیا چیز ہے؟

Marfat.com

کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ بھی جانتا ہے کہ بلاشبہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے[1] ہیں ۞1 انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے (اس طرح وہ) اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں کتنا ہی برا کام ہے جو یہ لوگ کر رہے ہیں ۞2 یہ (حالت) اس لیے ہے کہ وہ ایمان لائے پھر کفر کرنے لگے تو اللہ نے بھی ان کے دلوں پر مہر لگا دی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے ۞3 اور جب آپ ان کو دیکھیں تو ان کے جسم آپ کو بھلے معلوم ہوں اور جب وہ بات کریں تو آپ ان کی بات توجہ سے سنیں حالانکہ وہ لوگ لکڑیاں ہیں جو دیوار کے سہارے کھڑی کر دی گئی ہیں وہ ہر تیز آواز کو سمجھتے ہیں کہ ان پر آفت نازل ہوئی کہ ہوئی، یہی دشمن ہیں (آپ کے) اس لیے ان سے ہوشیار رہیے، اللہ ان کو غارت کرے کہاں بہکے پھرتے ہیں ۞4 اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اِدھر آؤ رسول اللہ (ﷺ) تمہارے لیے (اللہ سے) بخشش طلب کریں تو سر ہلاتے ہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ بے رُخی کرنے لگتے ہیں اور وہ تکبر کرتے ہیں ۞5 (اے پیغمبر اسلام! یہ بات) برابر ہے آپ ان کیلئے بخشش طلب کریں یا بخشش طلب نہ کریں (اس لیے کہ) اللہ ان کو بخشنے والا نہیں بلاشبہ (ایسے) نافرمان لوگوں کو اللہ (کبھی) ہدایت نہیں دیتا ۞6 یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس رہتے ہیں ان پر مت خرچ کرو یہاں تک کہ وہ (پریشان حال ہو کر) منتشر ہو جائیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے (سب کے سب) اللہ ہی کے ہیں لیکن منافق نہیں سمجھتے ۞7 وہ (منافق) کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ واپس گئے تو ہم میں جو عزت والے ہیں وہ ذلت والوں کو نکال دیں گے حالانکہ عزت (دراصل) اللہ کیلئے ہے اور اس کے رسول کیلئے اور مومنین کیلئے لیکن منافقین نہیں جانتے ۞8

اے ایمان والو! (سن لو اور یاد رکھو) تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دے اور جو کوئی ایسا کرے گا تو وہی لوگ خود نقصان اُٹھانے والے ہیں ۞9 اور (اے مسلمانو!) جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں کسی کو موت[2] آ پہنچے پھر وہ کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار! تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور کیوں نہ دی کہ میں خیرات کر لیتا اور نیک لوگوں میں ہو جاتا ۞10 اور (اللہ تعالیٰ کا قانون تو یہ ہے کہ) جب کسی کی مقررہ میعاد آ جاتی ہے تو وہ قطعاً کسی کو مہلت نہیں دیتا اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ۞11

18 108:64

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی حکومت ہے (اُس کی بادشاہی ہے اور وہی مالک حقیقی ہے) اور اس کے لیے تمام اچھی تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۞1 وہی (اللہ) ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم میں سے بعض کافر ہیں اور بعض مومن ہیں اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو اللہ (اس کو) دیکھتا ہے ۞2 اس نے آسمانوں اور زمین کو حق

[1] منافقوں نے وہی کچھ کہا جو ایک کافر کہہ کر مسلمان ہو جاتا ہے لیکن منافق سو بار کہے تو پھر بھی وہ منافق ہی رہے گا کیوں؟ اس لیے کہ منافق زبان سے جس چیز کا اقرار کرتا ہے عملاً اُس کا انکار کر رہا ہے معلوم ہوا کہ زبان کے اقرار کا انحصار عمل پر ہے اگر عمل اقرار کے خلاف ہوا تو محض اقرار کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ غور کرو اور اپنی اصلاح کی آپ کوشش کرو تا کہ اس نامراد مرض منافقت سے بچ جاؤ

[2] قرآن کریم کس طرح واضح کر رہا ہے کہ موت سے پہلے زندگی میں اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال ہی انسان کے لیے آخرت میں کام آ سکتا ہے لیکن ملائیت نے قوم کی کیسے مت مار دی کہ مرنے والے کی موت کے بعد ملاّ کو کچھ دو تا کہ وہ تمہارے مرنے والے کو پہنچا دے۔ تعجب ہے کہ لوگ قرآن کریم پر ان دھوکا بازوں کو کیسے فوقیت دینے لگے اور ان کی باتوں میں کیسے آ گئے؟

Marfat.com

کے ساتھ پیدا کیا اور اس نے تمہاری صورتیں بنائیں پھر کیسی اچھی صورتیں بنائیں اور اس کی طرف (بالآخر تم کو) لوٹ کر جانا ہے ❁3 وہ (خوب) جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اس سے بھی آگاہ ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور اللہ دلوں کی بات بھی خوب جانتا ہے ❁4 کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو[1] پہلے کافر تھے پس انہوں نے (دُنیا میں بھی) اپنے اعمال کا مزہ چکھا اور (آخرت میں بھی) ان کے لیے دردناک عذاب ہے ❁5 یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے لیکن وہ کہتے تھے کیا ہم کو (ایک) انسان راہِ ہدایت دکھائے گا پھر اُنہوں نے اس (اللہ کے رسول) کو نہ مانا اور روگردانی کی اور اللہ نے بھی (ان کی) کوئی پرواہ نہ کی اور اللہ تو بے نیاز بڑی تعریفوں والا ہے ❁6 کافروں کا خیال ہے کہ وہ ہرگز نہ اُٹھائے جائیں گے آپ کہہ دیجئے کیوں نہیں؟ میرے ربّ کی قسم تم ضرور اُٹھائے جاؤ گے پھر جو کام تم کرتے رہے تھے وہ تم کو جتائے جائیں گے اور اللہ کے لیے یہ بات بالکل آسان ہے ❁7 پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے ❁8 جس دن وہ تم سب کو جمع کرے گا وہ دن جمع ہونے کے لیے ہے، وہی دن[2] ہار جیت کا دن بھی ہے اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک کام کرے گا وہ یقیناً اس کی خطائیں دُور فرما دے گا اور اس کو باغوں میں داخل کرے گا (جو آج تک کسی آنکھ نے نہیں دیکھے) جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان ہی باغوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے ❁9 اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ دوزخی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے ❁10

(اے پیغمبر اسلام! اس دنیا میں) کوئی مصیبت اللہ کے اذن کے بغیر نہیں آتی اور جو اللہ پر ایمان لے آتا ہے وہ اس کے دِل کو (راہ) ہدایت دکھا دیتا ہے اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے ❁11 اور تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اگر تم نے روگردانی کی تو ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف واضح طور پہنچا دینا ہے ❁12 اللہ (ہی ہے) جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مومنوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں ❁13 اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے[3] دشمن ہیں پس ان سے احتیاط برتو اور اگر ان کو معاف کر دو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ بڑا ہی بخشنے والا پیار کرنے والا ہے ❁14 بلاشبہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو آزمائش ہے اور اللہ کے پاس (اس کا) بہت بڑا اَجر ہے ❁15 پس تم اللہ سے ڈرتے رہو جہاں تک تم سے ہو سکے (رسول کی باتوں کو) سنو اور مانو اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہو یہ تمہارے لیے بہتر ہو گا اور جس کو اس کے نفس کے لالچ سے بچا لیا گیا وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ❁16 اگر تم اللہ کو

---

[1] ''پہلے کافر'' یعنی پہلی قوموں اور امتوں کے کافر جو اپنے کفر کی پاداش میں اس دُنیا میں ہلاک ہوئے جیسے نوح علیہ السلام کی قوم سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام کی قوم تک کے لوگ جو گزر چکے تھے۔

[2] دنیوی زندگی کی آسانیاں جن کو میسر آتی ہیں وہ اللہ کے بندوں کی پروا نہیں کرتے اور جو کچھ منہ میں آتا ہے بک دیتے ہیں، ان کو مخاطب کر کے کہا جا رہا ہے کہ اصل ہار جیت تو وہ ہے جو اس دن ہو گی جس دن کو قیامت کا دن کہا جاتا ہے کہ ہارنے والا کہاں پہنچایا جاتا ہے اور جیت جانے والا کن انعامات کا مستحق قرار پاتا ہے۔

[3] بیوی بچے انسان کے اس طرح دشمن ہو جاتے ہیں کہ بعض اوقات انسان محض اپنی بیوی بچوں کی خاطر ایسا کام کر جاتا ہے جس کا انجام بہت برا ہوتا ہے پھر جن کی خاطر اُس نے یہ کام سرانجام دیا وہ اس کے عملاً دشمن ہی ثابت ہوئے۔ اس لیے انسان کو محتاط زندگی گزارنی چاہیے جس کا انجام بخیر ہو ہاں اگر فی نفسہٖ ان کی طرف سے زیادتی نظر آئے تو بھی درگزر کرنا ہی بہتر ہے۔

Marfat.com

قرضِ حسنہ[1] دو گے تو وہ اس کو تمہارے لیے بڑھاتا جائے
گا اور تمہاری کوتاہیاں بھی معاف کر دے گا اور اللہ بڑا
قدردان، بڑا تحمل والا ہے ۞ 17 اور (وہ) پوشیدہ اور ظاہر
کا جاننے والا ہے (اور) زبردست حکمت والا ہے ۞ 18

12 99:65

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

اے نبی کریم (ﷺ) جب تم لوگ عورتوں کو
طلاق دو تو ان کو مقرر وقت کے مطابق طلاق دو اور
(طلاق کے بعد) وقت کا اندازہ رکھو اور اللہ کا جو تمہارا
ربّ ہے تقویٰ اختیار کرو ان کو ان کے گھروں سے نہ
نکالو اور نہ وہ خود نکلیں سوائے اس کے کہ وہ ایک کھلے
گناہ کی مرتکب ہوں، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں جو
اللہ کی حدود سے تجاوز کرے گا تو وہ خود اپنے حق میں ظلم
کرے گا تجھے کیا معلوم کہ اللہ اس (طلاق) کے بعد
کوئی (اصلاح کی) صورت پیدا کر دے (دونوں میں
صلح ہو جائے) ۞ 1 پھر (طلاق رجعی میں) جب وہ اپنی
(عدت کی) مدت کے قریب ہوں تو ان کو دستور کے
مطابق رہنے دو یا معقول طریقے سے ان کو جدا کر دو
اور اپنے لوگوں میں سے دو[2] معتبر شخصوں کو گواہ بنا لو اور
وہ گواہی ٹھیک اللہ ہی کے لیے دیں ان باتوں
سے اس شخص کو نصیحت حاصل ہوتی ہے جس کو اللہ پر اور
یومِ آخرت پر یقین ہو اور جو کوئی بھی اللہ سے ڈرتا رہتا
ہے تو اللہ اس کے لیے (مصیبت سے) نکلنے کی کوئی
صورت پیدا کر دیتا ہے ۞ 2 اور اس کو روزی دیتا ہے
جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پر
بھروسہ کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے کافی ہے بلاشبہ اللہ
اپنا کام (بہر حال) پورا کر دیتا ہے بلاشبہ اللہ نے ہر
چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے ۞ 3 اور (تمہاری) وہ
(مطلقہ) عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں اگر تم
کو شبہ ہو تو ان کی (مدت) عدت تین مہینے ہے اور اس
طرح جن عورتوں کو ابھی حیض نہیں آیا (ان کی مدتِ
عدت بھی تین مہینے ہے) اور حاملہ عورتوں کی (مدت)
عدت وضع حمل ہے اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے تو وہ
(اللہ تعالیٰ یقیناً) اس کے کام میں آسانیاں پیدا کر دیتا
ہے ۞ 4 یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل
کیا ہے اور جو اللہ سے ڈرے گا تو وہ اس کے گناہ اس
سے دور کر دے گا اور اس کو بڑا اجر دے گا ۞ 5 (جن
عورتوں کو تم نے طلاق دی ہے) ان کو اپنی حیثیت کے
مطابق رہنے کا گھر دو جہاں تم خود رہتے ہو اور انہیں
تنگ کرنے کے لیے تکلیف نہ دو اور اگر وہ حاملہ ہوں تو
بچہ پیدا ہونے تک ان پر خرچ کرتے رہو اگر وہ تمہاری
خاطر دودھ پلائیں تو ان کو ان کا حق (دودھ پلائی) ادا
کرو اور آپس میں دستور کے مطابق مشورہ کر لو اور اگر
تمہاری باہم کشمکش ہے تو کوئی اور (عورت) دودھ
پلانے کے لیے مقرر کر لو ۞ 6 صاحب وسعت کو اپنی
وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے اور جس کے رزق
میں تنگی ہو اس کو چاہیے کہ جتنا اللہ نے دیا ہے اس میں
سے (بچہ کی نگہداشت پر) خرچ کرے، اللہ کسی پر
بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس قدر جتنا اس کو دیا ہے اللہ
عنقریب تنگی کے بعد (اس کیلئے) فراخی فرما دے گا ۞ 7
اور کتنی ہی بستیاں تھیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے
حکم سے اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی تو ہم نے

[1] یہ وہی قرضِ حسنہ ہے جو ضرورت مندوں اور حاجت مندوں کو محض اللہ کی رضا کے لیے دیا گیا لیکن اُن سے واپس لینے کا کوئی تقاضا نہ تھا گویا لیا صرف اُس سے جائے گا جس کی رضا کے لیے دیا گیا۔ یعنی اللہ رب کریم سے۔

[2] طلاق کے معاملہ میں جس طرح قوم مسلم چھوٹ ہو چکی ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ طلاق کو لوگوں نے مذاق بنا کر رکھ دیا ہے اس وقت ضروری ہے کہ اس نام نہاد قوم مسلم کے لوگوں کو پابند کیا جائے اور حکومت طلاق نامہ تشکیل دے کر نکاح کی رجسٹریشن کی طرح اس کی رجسٹریشن کو بھی ضروری قرار دے تا کہ ان بداعتدالیوں سے قوم بچ سکے جن بداعتدالیوں میں مبتلا ہو چکی ہے۔ طلاق نامہ پر باقاعدہ گواہوں کے دستخط ہوں اور طلاق کی ایک دو کے لحاظ سے بھی کھلی وضاحت موجود ہو۔ پہلی بار فقط ایک طلاق تحریر کی جائے ضروری ہے۔

Marfat.com

بھی ان کا سخت محاسبہ کیا اور ان کو ہم نے نرالی آفت (مصیبت) میں مبتلا کیا 8 مختصر یہ کہ انہوں نے اپنی بداعمالیوں کا مزہ چکھا اور انجام کار ان کے لیے خسارہ ہی خسارہ رہا 9 ان کیلئے اللہ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے پس اے عقل والو! اللہ سے ڈرتے رہو جو ایمان لا چکے ہو بے شک اللہ نے تمہاری طرف ایک نصیحت (کتاب) بھیج دی ہے 10 (اے مسلمانو!) تم میں اللہ تعالیٰ نے) ایک ایسا رسول (بھیجا ہے) جو تم کو اللہ کی روشن آیتیں پڑھ کر سناتا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہ ان کو تاریکیوں[1] سے نکال کر نور میں لے آئے اور جو کوئی اللہ پر ایمان لاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے اللہ اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی اور ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، بلاشبہ اللہ نے اس کو بہترین رزق عطا فرمایا 11 اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان اور انہیں کی طرح زمین بھی (اپنی خاص حکمت و قدرت سے) پیدا کی، ان میں اللہ کا حکم نازل ہوتا رہتا ہے (جو اس کے جمال وجلال کا مظہر ہے) تاکہ تم سمجھ لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور بلاشبہ اللہ کا علم ہر چیز پر محیط ہے 12

12 107:66

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

اے نبی کریم (ﷺ) آپ (اپنے اوپر) وہ چیزیں کیوں حرام[2] کرتے ہیں جو اللہ نے تیرے لیے حلال ٹھہرائی ہیں؟ کیا اپنی بیویوں (رضی اللہ عنہن) کی خوشی کے لیے؟ اور اللہ بخشنے والا بہت ہی پیار کرنے والا ہے 1 اللہ نے تمہاری قسموں کا تمہارے لیے کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا آقا ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے وہ بڑی حکمت والا ہے 2 اور جب پیغمبر اسلام نے اپنی بیویوں[3] میں سے ایک بیوی سے کوئی راز کی بات کہی پھر اس بیوی نے (کسی دوسری بی بی کو) اطلاع کر دی اور اللہ نے یہ بات پیغمبر اسلام پر بھی ظاہر کر دی تو آپ نے وہ بات کچھ تو اس کو جتائی اور کچھ سے گریز کیا (ظاہر نہ کی) پھر جب آپ نے اپنی بیوی کو وہ (مکمل) بات بتائی تو وہ بولیں کہ آپ کو کس نے بتایا؟ آپ نے فرمایا مجھے علم رکھنے والے خبر رکھنے والے نے بتایا 3 اگر تم دونوں (عورتیں) توبہ کر لو (تو مناسب ہے) کیونکہ تمہارے دل (ایک طرف) جھک گئے ہیں اور اگر تم دونوں رسول (ﷺ) کے مقابلہ میں ایک دوسرے کی معاونت کرتی رہیں تو اللہ اس (اپنے رسول) کا رفیق ہے اور جبریل اور نیک لوگ ایمان والے بھی اور اس کے بعد فرشتے بھی اس کے معاون ہیں 4 اگر (نبی ﷺ) آپ کو طلاق دے دے تو عجب نہیں کہ اس کا رب اس کو تمہارے عوض اور بیویاں عطا فرمائے جو تم سے بہتر ہوں، مسلمان، ایمان والیاں، فرمانبردار، توبہ کرنے والیاں، بیوہ اور کنواریاں 5

[1] نبی اعظم وآخر ﷺ اللہ کے حکم سے لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لائے لیکن افسوس کہ اس وقت قوم کے مذہبی راہنماؤں نے قوم مسلم کو اتھاہ اندھیروں میں دھکیل دیا اور اسلام کی روشنی آج کہیں دکھائی نہیں دیتی اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنا خاص ہاتھ دکھائے جس سے لوگ اسلام کی روشنی کی طرف آئیں۔

[2] قرآن کریم کی اس آیت سے ہمارے لیے ہدایت یہ ہے کہ ہم اچھی طرح سمجھ لیں کہ اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام اور حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے کا حق کسی انسان کو نہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہی کیوں نہ ہوں؟ خواہ اس کا باعث کچھ ہی ہو؟ علاوہ ازیں سوالوں کا تعلق ہمارے ساتھ نہیں لیکن ہم غیر متعلق سوالوں سے بحث وتکرار کرنے کے عادی ہیں جو ہمارے متعلق ہو اُس کو سننے کے لیے قطعاً تیار نہیں اگرچہ یہ روش جاہلانہ ہے خواہ کوئی اختیار کرے۔

[3] جس طرح تمام انسانوں کو اپنی نجی زندگی سے واسطہ پڑتا ہے بالکل اسی طرح انبیاء کرام اور خصوصاً نبی اعظم وآخر ﷺ کو پڑتا رہا فطرت انسانی کی تمام چیزیں آپ کے ساتھ بھی ایسے تھیں جیسے دوسرے انسانوں کے ساتھ ہیں فرق یہ ہے کہ آپ کی تمام باتوں کا انحصار فقط اللہ کی ذات پر تھا نجی زندگی تھی یا قومی زندگی۔

Marfat.com

اے ایمان والو! تم اپنے[1] آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو
اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں
گے، اس پر بڑے سخت مزاج اور زبردست فرشتے
(محافظ بنائے گئے) ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں
کرتے اور جو بھی حکم دیا جائے اسے (فوراً) بجالاتے
ہیں ۞6 اے کافرو! آج کے دن تم بہانے نہ بناؤ، تم
وہی بدلہ پاؤ گے جو تم کیا کرتے تھے ۞7
اے ایمان والو! اللہ کے آگے سچے دِل سے توبہ[2]
کرلو اُمید ہے کہ تمہارا ربّ (معاف کردے گا)
تمہارے گناہ تم سے دور کردے گا اور تم کو جنتوں میں
داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جس
دن اللہ اپنے نبی کریم (ﷺ) کو اور ان لوگوں کو جو
آپ کے ساتھ ایمان لائے رسوا نہ کرے گا، ان کا نور
ان کے آگے اور ان کی داہنی طرف دوڑتا چلا جاتا ہوگا
وہ دُعا کرتے ہوں گے کہ اے ہمارے ربّ! ہمارا نور
ہمارے لیے مکمل فرمادے اور ہم کو بخش دے اور بلاشبہ
تو ہر بات پر قادر ہے ۞8 اے نبی کریم (ﷺ)
کافروں اور منافقوں سے جہاد باللسان کیجئے اور ان پر
سختی بھی کیجئے (اگر باز نہ آئیں تو) ان کا ٹھکانہ جہنم
ہے اور وہ کیسا برا ٹھکانہ ہے ۞9 اللہ کافروں کے لیے
نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان فرماتا ہے
دونوں ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے
نکاح میں تھیں پھر دونوں نے ان (نبیوں) کی خیانت
کی پھر وہ دونوں (نبی جوان کے شوہر تھے) اللہ کے
مقابلے میں ان عورتوں کے کچھ کام نہ آئے[3] ان
(عورتوں) کو حکم ملا کہ (تم دونوں) دوزخ میں داخل
ہونے والوں کے ساتھ (دوزخ میں) داخل ہو جاؤ ۞10
اور (اسی طرح) اللہ ایمان والوں کیلئے فرعون کی بی بی
کی مثال بیان فرماتا ہے جب اس نے دُعا کی کہ اے
میرے ربّ! میرے واسطے جنت میں اپنے پاس ایک
گھر بنادے اور مجھ کو فرعون اور اس کے (کافرانہ) عمل
سے بچالے اور مجھ کو (ان) ظالم لوگوں سے نجات
دے ۞11 اور (دوسری مثال) مریم بنت عمران کی ہے
جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی (یعنی نکاح[4] کیا)
پھر ہم نے اس میں اپنی رُوح پھونک دی اور اس نے
اپنے ربّ کی باتوں کو اور اس کی کتابوں کو سچا جانا اور

---

[1] تمام مسلمانوں کے لیے یکساں حکم ہے کہ اپنی اپنی زندگیوں کی اس طرح اصلاح کریں کہ آپ لوگوں کے اہل وعیال اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی دوزخ کی آگ سے بچ سکیں جو اللہ کے نافرمانوں کے لیے تیار رکھی گئی ہے خواہ وہ کون ہوں، کہاں ہوں۔

[2] بتایا جارہا ہے کہ غلطی کا سرزد ہونا فطرتِ انسانی ہے بس یاد رکھو کہ غلطی کرنے کے بعد فوراً توبہ کی طرف رجوع کرو، اصرار نہ کرو، ضد نہ کرو، بلکہ فوراً اعتراف کرتے ہوئے اللہ سے معافی مانگ لو وہ بڑا رحیم وکریم ہے معاف کردے گا۔

[3] میاں بیوی کا تعلق کتنا قریب کا تعلق ہے کہ دونوں مل کر ایک ہوں تو انسانیت کی تکمیل ہوتی ہے لیکن خیال رہے کہ نبی کی بیوی بھی اگر اللہ کی نافرمان ہے تو نبی اُس کو اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا پھر دوسرا کون ہے جو کسی کے کام آسکے؟

[4] سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کا ذکر پیچھے بہت سے مقامات پر گزر چکا ہے۔ والدہ مریم نے ہیکل کی حفاظت کے لیے منت مانی تھی کہ اللہ مجھے لڑکا دے گا تو میں ہیکل کی نذر کروں گی لیکن ان کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے مریم کی ماں کو وحی کی کہ تیری یہ لڑکی تیرے طلب کردہ لڑکا سے بھی بلند درجہ ہوگی چنانچہ مریم ہیکل میں ہیکل کے نگران زکریا علیہ السلام کے سپرد کی گئیں۔ زکریا علیہ السلام نے اس لڑکی کی تربیت کی اور دورانِ تربیت اس لڑکی کے کمالات ملاحظہ کیے بہرحال جب وہ جوان ہوگئیں تو قانونِ فطرت کے مطابق کسی دوسری کفالت میں سپرد کی گئیں اور لڑکی کی دوسری کفالت کون نہیں جانتا وہ یہی ہے کہ کسی صالح اور جوڑ کے مرد کے نکاح میں دی جائے لیکن اس جگہ منذورہ کو کسی دوسری کفالت میں دینا رواج یہود کے خلاف تھا تاہم رواج کی مخالفت کے باوجود مریم رضی اللہ عنہا نے یہ کفالت قبول کرلی لیکن شروع میں خاوند سیدہ مریم کے تقدس کے باعث ازدواجی تعلق سے گھبراتا رہا انجام کار اللہ تعالیٰ نے حالات کو درست کیا اور سیدہ مریم کو عیسیٰ علیہ السلام جیسا فرزند عطا کیا جو دین و دنیا میں صاحب برکت اور اللہ کا رسول بنایا گیا جس نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے نبی اعظم و آخر ﷺ کی بشارت سنائی اور آپ کا نام ''احمد'' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھا گیا تھا اُس کا اعلان کیا، افسوس کہ لوگوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کو ایک اچنبھا بنادیا۔

Marfat.com

(لوگوں کی پرواہ نہ کی) وہ (مریم) فرمانبرداروں میں سے تھی ❁12

❁ 30 77:67

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں (پوری کائنات کی) بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ❁1 وہی ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے کام کرتا ہے اور وہ بڑے غلبہ والا بہت ہی بخشنے والا ہے ❁2 (اے دیکھنے والے تو اچھی طرح دیکھ کہ) اس نے درجہ بدرجہ سات آسمان بنائے تو رحمٰن کی پیدائش میں کوئی فرق نہ دیکھے گا، ذرا دوبارہ آنکھ اُٹھا کر دیکھ کیا تجھ کو کسی جگہ بھی کوئی رخنہ نظر آتا ہے ❁3 پھر بار بار آنکھ اُٹھا کر دیکھ (ہر بار) تیری نگاہ ناکام تھک کر تیری طرف لوٹ آئے گی (لیکن کوئی فتور نظر نہیں آئے گا) ❁4 اور بلاشبہ ہم نے آسمان دُنیا کو چراغوں سے مزین کیا ہے اور ان کو شیاطین[1] کے مارنے کا ذریعہ بنایا ہے اور ہم نے ان کے لیے دہکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے ❁5 اور جو لوگ اپنے پروردگار کے منکر ہیں ان کے لیے دوزخ کا عذاب ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے ❁6 جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو وہ اس کا دھاڑنا سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی ❁7 گویا مارے غضب کے پھٹ پڑے گی جب بھی اس میں (منکرین کا) کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو ان سے دوزخ کے محافظ پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہ آیا تھا؟ ❁8 وہ کہیں گے کیوں نہیں بلاشبہ ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا پھر ہم نے اس کو جھٹلا دیا اور ہم نے صاف صاف کہہ دیا کہ اللہ نے کوئی چیز نہیں اُتاری، تم خود ہی بڑی غلطی میں مبتلا ہو ❁9 اور وہ کہیں گے کاش کہ! ہم سنتے[2] ہوتے اور عقل سے کام لیتے ہوتے تو (آج) ہم دوزخیوں میں نہ ہوتے ❁10 پس وہ اپنے گناہوں کا اقرار کریں گے، بس اب دوزخ والے دور ہو جائیں ❁11 بلاشبہ جو لوگ اپنے ربّ سے بن دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے ❁12 اور تم اپنی بات پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو بلاشبہ وہ (اللہ رب ذوالجلال والاکرام) دِلوں کے راز بھی خوب جانتا ہے ❁13 بھلا جس نے پیدا کیا، کیا وہ نہ جانے گا اور وہ تو بڑا ہی باریک بیں بڑا ہی باخبر ہے ❁14

وہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے نرم بنا دیا پس تم اس کے راستوں پر چلو پھرو اور اُس کے رزق میں سے کھاؤ پیو اور اس کی طرف دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے ❁15 کیا تم اس سے جو آسمانوں میں ہے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تم کو کہیں زمین میں دھنسا نہ دے؟ پس (دیکھو لو کہ) وہ چکر کھا رہی ہے (گردش میں ہے) ❁16 کیا تم اس سے جو آسمانوں میں ہے بے خوف ہو گئے کہ وہ تم پر تند ہوا چلائے؟ تب تم جانو گے کہ میرا ڈرانا کیسا تھا ❁17 اور جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ جھٹلا چکے ہیں پھر (غور کرو کہ) ان پر میرا عذاب کیسے ہوا؟ ❁18 کیا اُنہوں نے اپنے سروں پر پرندوں کو پر پھیلائے نہیں دیکھا جو بھی سمیٹ لیتے ہیں (حالانکہ) ان کو رحمٰن کے سوا کوئی نہیں جو تھامے ہوئے ہو؟ بلاشبہ وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے ❁19 بھلا کون ہے جو تمہارا لشکر بن کر رحمٰن کے سوا تمہاری مدد کر سکے؟ بلاشبہ (اس کے) منکر

[1] شیاطین سے مراد اس جگہ وہی شریر قوتیں ہیں جو زمین میں شر پھیلانے میں شریر لوگوں کی مدد کرتی ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے شر پھیل جاتا ہے۔

[2] غلطیاں کرنے والے اور پھر غلطیاں کر کے اُن پر قائم رہنے والے لوگوں نے جو آخرت کے روز بیان دینا ہے وہ قبل از وقت بتایا جا رہا ہے تاکہ لوگ غفلت سے نکلیں اور اصلاح کی طرف آئیں اور دین میں عقل و فکر سے کام لیتے ہوئے دعوتِ اسلامیہ کو قبول کریں تاکہ آخرت کی پریشانی سے بچ جائیں۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

Marfat.com

دھوکے میں پڑے ہیں ❁20 بھلا وہ کون ہے جو تم کو رزق پہنچاتا ہے؟ اگر وہ (اللہ) اپنا رزق روک لے (تو پھر تم کیا کرو) لیکن یہ لوگ سرکشی اور نفرت میں اُلجھ کر رہ گئے ہیں ❁21 کیا وہ شخص جو منہ کے بل گرتے پڑتے چلنے والا ہو وہ سیدھی راہ پر ہوگا یا وہ شخص جو سیدھا ہموار راستہ پر چلا جا رہا ہو ❁22 آپ کہہ دیجیے (اے پیغمبر اسلام!) کہ وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تم کو کان، آنکھیں اور دِل دیئے (لیکن) تم لوگ بہت کم ہی احسان مانتے ہو ❁23 (اے پیغمبر اسلام!) آپ کہہ دیجیے کہ اس نے تم کو زمین میں پھیلایا اور (انجام کار) تم اس کے سامنے جمع کیے جاؤ گے ❁24 اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ[1] کب پورا ہوگا، اگر تم سچے ہو؟ ❁25 (اے پیغمبر اسلام!) آپ کہہ دیجیے کہ (اس کا) علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور میں تو محض واضح طور پر ڈر سنانے والا ہوں ❁26 پھر جس وقت وہ اس وعدے کو قریب آتے دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہا جائے گا کہ یہی تو ہے جس کا تم تقاضا کیا کرتے تھے ❁27 آپ کہہ دیجیے بھلا دیکھو تو کہ (تمہارے خیال کے مطابق) اگر اللہ مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرما دے تو کافروں کو (دوزخ کے) دردناک عذاب سے کون بچائے گا؟ ❁28 آپؐ کہہ دیجیے وہی بڑا مہربان ہے، ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور اس پر ہمارا بھروسہ ہے پس تم جلد ہی جان لو گے کہ صریح گمراہی میں کون پڑا ہوا ہے ❁29 آپ کہہ دیجیے دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی خشک ہو جائے تو کون ہے جو صاف ستھرا اور شیریں پانی تمہارے پاس لے آئے؟ ❁30

52 — 2:68

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

نو...ن۔ قسم ہے قلم (کے ربّ) کی اور جو وہ لکھتے ہیں (لکھنے والے) ❁1 آپ اپنے ربّ کے فضل و کرم سے مجنون نہیں ہیں ❁2 اور بلاشبہ آپؐ کے لیے ایسا اَجر ہے جو ختم ہونے والا نہیں ❁3 اور بلاشبہ آپ کا خلق عظیم الشان ہے ❁4 پس عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے ❁5 کہ کون تم میں سے دیوانہ تھا ❁6 بلاشبہ آپ کا ربّ خوب جانتا ہے کہ کون راہِ راست سے بہک چکا ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ کون راہِ ہدایت پر گامزن ہے ❁7 پس آپ[2] ان جھٹلانے والوں کی بات (بالکل) نہ سنیں ❁8 ان کی تو یہی آرزو ہے کہ آپ ذرا نرمی برتیں تو یہ بھی نرمی پر اُتر آئیں ❁9 اور آپ کسی قسمیں کھانے والے ذلیل شخص کی بات نہ مانیں ❁10 جو لوگوں کو طعنے دیتا اور چغلی کھاتا رہتا ہے ❁11 جو نیک کاموں سے لوگوں کو روکتا ہے، حد سے بڑھا ہوا بدکار ہے ❁12 جو بدزُبان (بھی) ہے اور علاوہ ازیں بدنام بھی ❁13 (ایسا) اس لیے ہے کہ وہ مال و اولاد والا ہے ❁14 جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ❁15 ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگا دیں گے ❁16 ہم نے ان کی اس طرح آزمائش کی ہے جیسے ان[3] باغ والوں کی آزمائش کی تھی جنھوں نے قسم کھائی

---

[1] قیامت کے وعدہ کے متعلق تمام اقوامِ عالم کے لوگوں کا تقریباً یہی موقف رہا ہے کہ وہ آ کیوں نہیں جاتی؟ افسوس کہ کوئی قوم بھی ایسی نہ ہوئی جو اپنی انفرادی موت سے سبق حاصل کرتی حالانکہ جو اس دنیا سے چلا گیا یعنی اُس کو موت آ گئی سمجھ لیں کہ اُس کی قیامت تو آ گئی پھر جس طرح ایک زندگی کا معاملہ ختم ہوا ضروری ہے کہ اس کائنات کا نظام بھی ختم ہو، جس کا شروع واضح ہے اُس کا ختم ہونا بھی لازم ہے اور اسی کا نام قیامت بتایا گیا ہے۔

[2] نمبر 8 سے 16 تک کا مضمون بغور پڑھیں اور اپنے زمانہ کے ان اوصاف کے حامل لوگوں سے محتاط رہیں ضروری بات ہے۔

[3] باغ والوں کے قصہ کی جو تفصیل اس جگہ دی گئی ہے وہ اگرچہ مختصر ہے لیکن فقط اس کو نگاہ میں رکھیں تو بھی باعث عبرت ضرور ہے لیکن تفصیل دیکھنا چاہیں تو عروۃ الوثقیٰ کی محولہ آیات کی تفسیر دیکھیں۔

Marfat.com

کہ وہ صبح ہوتے ہی اس کے پھل توڑ لیں گے 17❁ اور اُنہوں نے اس میں (کچھ بھی) استثناء نہ کی (ان شاء اللہ نہ کہا) 18❁ پھر اس (باغ) پر تیرے ربّ کی طرف سے ایک بار پھر جانے والی (آفت) پھر گئی اس حال میں کہ وہ سوئے ہوئے تھے 19❁ پھر صبح تک وہ (باغ) ایسا ہو گیا جیسے کٹا ہوا تھا 20❁ پھر صبح ہوتے ہی وہ ایک دوسرے کو پکارنے لگے 21❁ کہ اگر تم کو (اس کے پھل) توڑنا ہیں تو اپنے کھیت یعنی باغ میں سویرے ہی سویرے پہنچ جاؤ 22❁ پس وہ چلے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے 23❁ کہ (دیکھو) آج تمہارے پاس کوئی محتاج نہ آنے پائے 24❁ اور صبح آنے سے پہلے ہی وہ بخل کا فیصلہ کر چکے تھے 25❁ پھر جب اُنہوں نے اس کو دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم تو راستہ بھول گئے ہیں 26❁ (نہیں) بلکہ ہماری قسمت پھوٹ گئی ہے 27❁ ان میں سے جو اچھا تھا وہ بولا کہ میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ اس (اللہ) کی پاکیزگی کیوں بیان نہیں کرتے 28❁ وہ بولے پاک ہے ہمارا پروردگار بلاشبہ ہم ہی ظالم تھے 29❁ پس یہ لوگ (بھی) ایک دوسرے پر الزام رکھنے لگے 30❁ کہنے لگے ہماری شامت (اعمال) کہ ہم ہی حد سے بڑھنے والے تھے 31❁ شاید ہمارا ربّ اس سے بہتر (باغ) ہم کو بدلے میں دے دے ہم اپنے ربّ کی طرف رجوع ہوتے ہیں 32❁ اس طرح عذاب اُترا کرتا ہے اور اگر وہ جانیں تو آخرت کا عذاب دُنیا کے عذاب سے بہت بڑا ہے 33❁

بلاشبہ پرہیزگاروں کے لیے ان کے ربّ کے ہاں نعمتوں کے باغات ہیں 34❁ کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کے برابر کر دیں گے 35❁ تم کو کیا ہوا، تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ 36❁ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس سے تم پڑھ لیتے ہو 37❁ (پھر تو) یقیناً اس میں تم کو اپنی پسندیدہ باتیں مل جاتی ہوں گی؟ 38❁ کیا تم نے ہم سے قیامت تک کے لیے قسمیں لے رکھی ہیں کہ جس چیز کا تم حکم کرو گے وہ تم کو ملے گا؟ 39❁ ان سے پوچھیے کہ اس بات کا ان میں سے کون ذمہ دار ہے؟ 40❁ کیا ان کے کوئی شریک ہیں، اچھا تو اپنے ان شریکوں کو بھی وہ لے آئیں اگر وہ (وعدے میں) سچے ہیں 41❁ جس دن[1] ساق کھولی جائے گی اور لوگوں کو سجدہ کی طرف بلایا جائے گا پھر یہ لوگ (سجدہ) نہ کر سکیں گے 42❁ اِن کی نگاہیں جھکی ہوں گی ان پر ذلت چھائی ہو گی حالانکہ ان کو سجدہ کی طرف بلایا جاتا تھا اور وہ اس وقت اچھے خاصے تھے 43❁ پس تو مجھ کو اور ان کو جو اس کتاب کو جھٹلا رہے ہیں چھوڑ دے ہم ان کو درجہ بدرجہ (جہنم کی طرف) لیے جا رہے ہیں اس طرح کہ ان کو خبر تک نہیں 44❁ اور میں ان کو ڈھیل دیے جاتا ہوں بلاشبہ میری تدبیر بڑی مستحکم ہے 45❁ کیا آپؐ ان سے کوئی اُجر چاہتے ہیں کہ وہ اس تاوان کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں؟ 46❁ یا ان کے پاس غیب کی خبر ہے کہ وہ اس کو لکھ لیتے ہیں 47❁ پس آپ اپنے ربّ کے حکم کا انتظار کیجیے اور مچھلی والے[2] کی طرح نہ ہو جایئے، جب اس نے پکارا اس حال میں کہ وہ غم و غصہ کو پینے والا تھا 48❁ اگر اس کے ربّ کی رحمت اس کی دستگیری نہ کرتی تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا اور اس کی دُنیا میں مذمت کی جاتی 49❁ پھر اس کو اس کے ربّ نے منتخب

[1] ﴿يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ﴾ (جس دن ساق کھولی جائے گی) کا مطلب دو طرح بیان کیا گیا ہے ایک یہ کہ "جب سخت وقت آ پڑے گا" دوسرا یہ کہ "جب حقائق سے پردہ اُٹھایا جائے گا" اور تمام حقیقتیں بے نقاب ہو جائیں گی تو ایسے لوگ نگاہیں نیچی کر لیں گے اور شرمندہ ہو کر رہ جائیں گے جب دنیا میں نافرمان رہے تو یہاں فرمانبردار کیسے ہوں گے؟

[2] مراد یونس علیہ السلام ہیں جن سے یہ لغزش ہوئی کہ وہ قوم سے خفا ہو کر خود ہی قوم کو چھوڑ کر نکل گئے اگرچہ یہ واقعہ نبوت سے پہلے کا ہے تاہم قوم کو اس کی نافرمانی کے باعث چھوڑ دینا یعنی تبلیغ کے سلسلہ میں ناراضگی کوئی خوبی کی بات نہیں اور ہجرت ہر نبی نے اللہ کے حکم سے کی اور نبوت ملنے کے بعد کی اور بعد از ہجرت ہر قوم عذاب میں مبتلا کی گئی جیسے آپ کی قوم بھی قحط سالی میں مبتلا کر دی گئی۔

Marfat.com

فرمایا اور اس کو اپنے نیک بندوں میں شامل رکھا۞ 50 اور
کافر جب قرآنِ کریم کو سنتے ہیں تو اس طرح گھورتے [1]
ہیں (یوں معلوم ہوتا ہے) کہ وہ آپ کو اپنی نظروں
سے پھسلا دیں گے اور (جب ایسا نہیں ہو سکتا تو) وہ
کہتے ہیں کہ وہ آپ کو اپنی نظروں سے پھسلا دیں گے
اور (جب ایسا نہیں ہو سکتا تو) وہ کہتے ہیں کہ وہ تو
مجنون ہے۞ 51 اور (حقیقت یہ ہے کہ) قرآن تو سب
جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۞ 52

52 78:69

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

وہ (جس کو) واقع ہونا ہے۞ 1 وہ واقع ہونے والی
کیا ہے؟۞ 2 اور تجھ کو کیا خبر کہ وہ واقع ہونے والی کیا
ہے؟۞ 3 ثمود و عاد نے اس دِل ہلا دینے والی (گھڑی)
کو جھٹلایا۞ 4 پس ثمود تو ایک سخت (دہشت ناک) آواز
سے ہلاک کر دیئے گئے۞ 5 اور عاد کو بھی ایک نہایت تند
و تیز آندھی سے تباہ و برباد کر دیا گیا۞ 6 جس (آندھی)
کو اللہ نے ان پر سات رات اور آٹھ دن تک متواتر
مسلط رکھا، پھر تو (اے پیغمبر اسلام!) ان لوگوں کو دیکھتا
تو وہ ایسے تھے جیسے کھجور کے کھوکھلے تنے ہوتے ہیں وہ
بھی کٹے پڑے۞ 7 پھر کیا تو نے ان میں سے کسی کو بچا
ہوا دیکھا؟۞ 8 اور فرعون اور جو لوگ اس سے پہلے تھے
وہ لوگ جن کی بستیاں اُلٹ دی گئی تھیں سب ہی
خطا کار تھے۞ 9 پس ان لوگوں نے اپنے ربّ کے
رسول کی نافرمانی کی تو اللہ نے ان کو ایسی مصیبت میں
مبتلا کیا جو بڑھتی ہی چلی گئی۞ 10 جب پانی میں طغیانی
آئی تو ہم نے تم کو کشتی میں سوار کر دیا۞ 11 تا کہ اس
(واقعہ) کو ہم تمہارے لیے باعث نصیحت بنا دیں اور
یاد رکھنے والے کان اس کو یاد رکھیں۞ 12 پھر جب صور [2]
میں ایک پھونک ماردی جائے گی۞ 13 اور (اچھی طرح
سن لو اور یاد رکھو کہ) زمین اور پہاڑ اُٹھائے جائیں
گے پھر یکبارگی ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۞ 14 پس
اس وقت جس کا ہونا یقینی ہے واقع ہو جائے گی۞ 15 اور
آسمان پھٹ جائے گا پھر اس دن وہ بالکل بودا نظر
آئے گا۞ 16 اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور
اس دن تیرے ربّ کے عرش کو آٹھ فرشتے اُٹھا رہے
ہوں گے۞ 17 اس دن تم (اللہ کے سامنے) حاضر کیے
جاؤ گے، تمہاری کوئی بات بھی چھپی نہ رہے گی۞ 18 پھر
جس کو اس کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا گیا تو وہ
کہے گا کہ آؤ میرا نامہ اعمال پڑھو۞ 19 مجھے یقین تھا کہ
ایک دن میرا نامہ اعمال مجھے ملے گا۞ 20 پس وہ
(آخرت میں) خاطر خواہ زندگی بسر کرے گا۞ 21 وہ
جنت کے عالی شان باغ میں ہوگا۞ 22 جس کے میوے
جھکے ہوئے ہوں گے۞ 23 (کہا جائے گا) خوب لطف
سے کھاؤ پیو یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو تم گزشتہ دِنوں
میں بھیج چکے ہو۞ 24 اور جس کو اس کا نامۂ اعمال [3] بائیں
ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا کہ کاش مجھے میرا نامۂ اعمال
دیا ہی نہ جاتا۞ 25 اور مجھے خبر ہی نہ ہوتی کہ میرا حساب
کیا ہے؟۞ 26 اے کاش! (میری) موت مجھے ختم کر گئی
ہوتی۞ 27 (افسوس کہ) میرا مال بھی کچھ میرے کام نہ
آیا۞ 28 مجھ سے میری حکومت بھی جاتی رہی۞ 29 (حکم ہو
گا) اس کو پکڑ لو پھر زنجیر میں اس کو جکڑ لو۞ 30 پھر دوزخ
میں اسے جھونک دو۞ 31 پھر (دوزخ میں ڈالنے کے
بعد) ایک زنجیر جس کا طول ستر گز ہے اس میں اس کو
جکڑ دو۞ 32 کیونکہ وہ اللہ بزرگ و برتر پر ایمان نہیں رکھتا

[1] اپنے زمانہ کے وڈیروں کو خلاصۂ قرآنِ کریم سنا کر ذرا ملاحظہ کریں تو آپ پر تمام حقیقت کھل جائے گی۔

[2] اس طرح ایک بھیانک اور بے ہنگم آواز پیدا ہوگی اور قیامت کبریٰ کا سلسلہ مرحلہ وار شروع ہو جائے گا جس کا بیان استعارات میں جگہ جگہ آپ سنتے آرہے ہیں اور آئندہ آنے والے مضامین میں مزید بہت کچھ سنیں گے۔

[3] نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیے جانے والوں کا ذکر بھی بہت دفعہ ہو چکا اور ابھی مزید ہوگا ان کے افسوس پر غور کریں اور ان الفاظ کو سرسری نگاہ سے دیکھ کر آگے نہ بڑھ جائیں بلکہ بار بار پڑھیں اس لیے کہ کل آپ کو بھی اس سے سابقہ پڑنا ہے ان شاء اللہ عبرت حاصل ہوگی۔

Marfat.com

تھا۞33 اور نہ ہی محتاجوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا
تھا۞34 پس آج اس کا بھی یہاں کوئی ہمدرد نہیں ہے۞35
اور کوئی غذا سوائے زخموں کے دھون کے (اس کے
لیے) نہیں ہے۞36 جس کو سوائے گنہگاروں کے کوئی
نہیں کھائے گا۞37
پس قسم کھاتا ہوں ان چیزوں (کے ربّ) کی جو تم
دیکھتے ہو۞38 اور جو چیزیں تم نہیں دیکھتے۞39 کہ یہ
(قرآنِ کریم) کلام ہے ایک رسولِ کریم کا (جبریل کا
لایا ہوا)۞40 اور یہ کسی شاعر[1] کا کلام نہیں ہے تم بہت کم
ایمان لاتے ہو۞41 اور یہ کسی کاہن کا کلام (بھی) نہیں
تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۞42 یہ (تو) پروردگارِ
عالمین کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے۞43 اور اگر یہ نبی
(ﷺ) ہمارے متعلق کوئی بات از خود کہہ دیتا۞44 تو
ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۞45 پھر ہم اس کی رگِ جان
کاٹ ڈالتے۞46 پھر تم میں سے کوئی (اس کام سے
ہمیں) روکنے والا نہ ہوتا۞47 اور بلاشبہ یہ تو پرہیزگاروں
کیلئے ایک نصیحت ہے۞48 اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم
میں بعض جھٹلانے والے ہیں۞49 اور بلاشبہ یہ (جھٹلانا)
کافروں کے لیے موجب حسرت ہوگا۞50 اور بلاشبہ یہ
(قرآن) تو یقینی طور پر حق ہے۞51 پس آپ اپنے
ربّ کے نام کی تسبیح کرتے رہیے جو عظمت والا ہے۞52

44 — 79:70

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

ایک طلب کرنے والے نے اس عذاب کو طلب
کیا جو واقع ہو کر رہے گا (یہ بات یقینی ہے)۞1 جو
کافروں کے لیے ہے جس کو ٹالا نہ جا سکے گا۞2 (وہ)
اللہ کی طرف سے ہوگا جو بلندیوں کا مالک ہے۞3 (یہ
وقت ہوگا کہ) فرشتے اور جبریل اس کی طرف عروج
کریں گے اس دن جس کا اندازہ (دُنیا کے)[2] پچاس
ہزار سال ہے۞4 پس آپ صبر کریں صبر جمیل۞5 وہ ان
لوگوں کی نگاہ میں دور ہے۞6 اور ہماری نظر میں قریب[3]
ہے۞7 جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہو
گا۞8 اور پہاڑ رنگین اُون کے گالوں کی طرح ہوں
گے۞9 اور کوئی دوست[4] کسی دوست کا پرسانِ حال نہ ہو
گا۞10 حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھتے بھی ہوں گے،
گنہگار تمنا کرے گا کہ کسی طرح اس روز کے عذاب
سے بچنے کیلئے (بدلے میں) اپنے بیٹے دے دے اور
خود بچ جائے)۞11 اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو بھی۞12
اور اپنے خاندان کو بھی جس میں وہ (دن رات) رہتا
تھا۞13 اور جو لوگ زمین میں ہیں سب کو دے دے

[1] نمبر 41 سے 47 تک کا مضمون اگرچہ بالکل مختصر ہے لیکن اس اختصار کو بار بار پڑھیں اس لیے کہ قرآن کریم کے متعلق کفار نے جو الزام تراشے تھے ان کا جواب ہے اور نبی اعظم و آخر ﷺ کا اپنا کلام ہونے کی نفی تام ہے اور یہ بھی کہ نبی کا کلام بھی کلام الٰہی کے مثل نہیں ہو سکتا اس کی تحدی بیان کی گئی ہے۔

[2] کاموں کی نوعیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کا سال یعنی ایک دور کبھی انسان کے ہزار سال کے برابر اور کبھی پچاس ہزار سال کے برابر کہنے میں تضاد اس لیے نہیں کہ کسی ایک ہی کام کے متعلق ایسا بیان نہیں کیا گیا پھر اس طرح یہ بیان انسانی کلام کے مطابق دیا گیا ہے انسان بھی باتوں میں کہہ دیتا ہے کہ "کل کی بات ہے" حالانکہ اس کو سالہا سال گزر چکے ہوتے ہیں کبھی کہتا ہے میں نے یہ بات ہزار بار کہی ہے حالانکہ اُس نے گن گن کر ہزار بار نہیں کہی ہوتی بلکہ بار بار کرنے کو وہ اس طرح بیان کرتا ہے اور ہر زبان میں یہ استعارات اس طرح بولے جاتے ہیں۔

[3] جس چیز کا وقت معین ہو وہ دور تصور نہیں ہوتی کیونکہ معین وقت گزرتے زیادہ دیر نہیں لگتی انسان سو سال بھی زندہ رہے تو اس کو کل کی بات نظر آتی ہے لیکن موت کا متعین وقت بہرحال آ جاتا ہے اور پھر اُس کو ایک بار آنا ہوتا ہے اس لیے جس پر آتا ہے اُس کو باور نہیں کرایا جا سکتا۔ غور کرو گے تو بہت کچھ حاصل ہوگا۔

[4] نمبر 9 سے 28 تک مختصر فقرات کو آہستہ آہستہ پڑھیں اور ان پر غور کرتے جائیں تمہارا اپنا غور و فکر ہی تمہاری آنکھیں کھول دے گا اور اگر آپ نے مطالعہ کے وقت اپنی حالت کو بھی پیش نظر رکھا تو وہ اصلاح ہوگی جو علاوہ ازیں ممکن نہیں۔

Marfat.com

(اگر) وہ اپنے آپ کو بچا سکے ❁14 ہرگز (ایسا) نہیں،
وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے ❁15 جو کھال اُدھیڑ ڈالنے والی
ہے ❁16 وہ ہر اس شخص کو پکارے گی جس نے پیٹھ پھیری
اور روگردانی کی ہوگی ❁17 اور (مال) جمع کیا اور (اس
کو) سنبھال کر رکھا ہوگا ❁18 بلاشبہ انسان بے صبرا ہی
پیدا ہوا ہے ❁19 جب اس کو ذرا تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا
جاتا ہے ❁20 اور جب اس کو فراخی ملتی ہے تو رُک جاتا
ہے ❁21 بجز ان نمازیوں کے ❁22 جو نماز کے (سختی سے)
پابند ہیں ❁23 اور جن کے مال میں (حقداروں کا) حق
مقرر ہے ❁24 مانگنے والوں کا اور نہ مانگنے والوں کا ❁25
اور جو لوگ روزِ جزا پر یقین رکھتے ہیں ❁26 اور جو لوگ
اپنے ربّ کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں ❁27 بلاشبہ
ان کے ربّ کا عذاب نڈر ہونے کی چیز بھی نہیں ❁28 اور
وہ لوگ جو اپنے پردوں کے مقام کی حفاظت کرتے
ہیں ❁29 سوائے اپنی آزاد بیویوں اور منکوحہ لونڈیوں
کے کہ ان پر (اس طرح) کوئی الزام نہیں ❁30 ہاں! جو
شخص اس کے سوا خواہش کرے تو پھر ایسے ہی لوگ حد
سے تجاوز کرنے والے ہیں ❁31 اور جو لوگ اپنی امانتوں
اور اپنے عہد کا پاس کرتے ہیں ❁32 اور جو لوگ اپنی
گواہیوں پر قائم رہتے ہیں ❁33 اور جو لوگ اپنی نمازوں
کی حفاظت کرتے ہیں ❁34 یہی وہ لوگ ہیں جو جنت
میں عزت سے رہیں گے ❁35

پس ان کافروں کو کیا ہوگیا ہے کہ آپ کے پاس
دوڑے چلے آتے ہیں ❁36 دائیں جانب سے اور
بائیں جانب سے گروہ در گروہ ❁37 کیا ان میں سے ہر
شخص یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ نعمت کے باغوں میں داخل
کیا جائے گا؟ ❁38 ہرگز نہیں! ہم نے تو ان کو اس چیز
سے پیدا کیا ہے جس کو وہ بھی جانتے ہیں ❁39 (کہہ
دیجیے اے پیغمبر اسلام! ﷺ) پس میں قسم کھاتا ہوں
مشرقوں اور مغربوں (کے رب) کی کہ بلاشبہ ہم قادر
ہیں ❁40 اس بات پر[1] کہ ان سے بہتر لوگ ان کی جگہ لے
آئیں اور کوئی ہم کو اس ارادہ سے باز نہیں رکھ سکتا ❁41
پس آپ ان لوگوں کو چھوڑ دیں تاکہ یہ لوگ باتیں
بناتے اور کھیلتے رہیں یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن
سے جاملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ❁42 جس
دن وہ اپنی قبروں سے دوڑتے ہوئے نکل کھڑے
ہوں گے گویا وہ اپنے نشان (منزل) کی طرف
دوڑتے چلے جاتے ہوں گے ❁43 ان کی نظریں جھکی
ہوئی ہوں گی اور ذلت (کی سیاہی) ان پر چھائی ہوئی
ہوگی یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا ❁44

28   71:71

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

بلاشبہ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اس کی قوم کی
طرف بھیجا تاکہ قبل اس کے کہ ان پر (قوم کے لوگوں
پر) دردناک عذاب آئے تو اپنی قوم کو ڈرائے ❁1
(نوح علیہ السلام نے) کہا کہ اے میری قوم! میں تمہارے
لیے واضح طور پر نصیحت کرنے والا ہوں ❁2 کہ اللہ کی
بندگی کرو اور اس سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو ❁3
وہ (اللہ) تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو ایک وقت
معین تک مہلت دے گا بلاشبہ جب اللہ کا مقرر کیا ہوا
وقت آجاتا ہے تو اس میں تاخیر نہیں ہوتی، کاش تم کو
(اس بات کی) سمجھ ہوتی ❁4 (نوح علیہ السلام نے) کہا[2] اے

[1] لوگوں کے آنے جانے کی یہ تبدیلی ہم سب کی آنکھوں کے سامنے ہے لیکن دُنیا کی مٹھاس ہم کو اس پر غور کرنے نہیں دیتی مثلاً میں نے خود اپنی زندگی میں جو گیارہ آدمی اپنے گھر میں بستے دیکھے تھے آج میں ان میں سے اکیلا ہوں لیکن ان دس کا بعد میں آنے والوں نے خیال بھی محو کر دیا ہے پھر غور کریں کہ میری غفلت کی کوئی انتہا ہے اور میرے جیسا ہے کوئی بے وقوف؟

[2] نوح علیہ السلام کی قوم کی پکار اور تبلیغ نمبر 5 سے 27 تک چلی گئی ہے یہ چھوٹے چھوٹے فقرات اپنے اندر بہت بڑا وسیع مفہوم لیے ہوئے ہیں ان پر غور کریں اور اپنے زمانہ کے لوگوں کی حالت کو پیش نظر رکھیں اُس وقت کے ناموں کو آج کے ناموں سے تطبیق دے لیں ان شاء اللہ تمہاری آنکھیں روشن ہو جائیں گی اور حقیقت کو پہنچانا آپ کے لیے آسان ہو جائے گا۔ اللہ کرے کہ ایسا ہو۔

Marfat.com

میرے ربّ میں اپنی قوم کو رات دن (دینِ حق کی طرف) بلاتا رہا۞[5] لیکن میرے بلانے سے وہ (دینِ حق سے) اور زیادہ بھاگنے لگے۞[6] اور بلاشبہ جب بھی میں نے ان کو بلایا تاکہ تُو ان کو بخش دے تو اُنہوں نے اپنی اُنگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں اور اپنے اوپر کپڑے ڈال لیے اور وہ اَڑے رہے اور وہ انتہائی تکبر کرتے رہے۞[7] پھر بھی میں ان کو بآوازِ بلند بلاتا (ہی) رہا۞[8] پھر میں نے ان کو اعلانیہ (بھی) سمجھایا اور چپکے چپکے بھی۞[9] پھر میں نے ان کو کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشوالو بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا ہے۞[10] وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا۞[11] اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے لیے باغات بنادے گا اور تمہارے لیے نہریں بہادے گا۞[12] تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت پر اعتقاد نہیں رکھتے۞[13] حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح سے بنایا ہے۞[14] کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے (تمہاری خاطر) کس طرح سات آسمان تہ بہ تہ بنائے ہیں۞[15] اور ان میں چاند کو چمکنے والا اور سورج کو چراغ بنایا (جو تمہارے لیے سرتاسر فائدہ ہی فائدہ ہے)۞[16] اور اللہ ہی نے تم کو زمین سے (ایک خاص طور پر) پیدا کر دیا۞[17] پھر تم کو اس (زمین) میں لے جائے گا اور (اسی سے) تم کو دوبارہ نکالے گا۞[18] اور اللہ ہی نے تمہارے لیے زمین کو بچھا دیا۞[19] تاکہ تم اس کی کشادہ راہیں اختیار کرو۞[20]

(نوح علیہ السلام نے) کہا اے میرے ربّ انہوں نے میرا کہنا نہ مانا اور ان کی پیروی کی جن کے مال اور اولاد نے خود ان کو نقصان کے سوا کچھ فائدہ نہ دیا۞[21] اور انہوں نے بڑے بڑے فریب کیے۞[22] اور انہوں نے کہا کہ اپنے معبودوں کو ہر گز نہ چھوڑنا اور (خصوصاً) ''ود'' کو ''سواع''، ''یغوث''، ''یعوق'' اور ''نسر'' کو (بالکل) نہ چھوڑنا۞[23] اور بلاشبہ اُنہوں نے بہتوں کو گمراہ کر دیا اور (اے اللہ!) تو بھی ان ظالم لوگوں کو بس گمراہی کے سوا کچھ نہ دے۞[24] وہ اپنی خطاؤں کے باعث غرق کر دیئے گئے پھر (موت کے بعد) آگ میں ڈال دیئے گئے تو انہوں نے اللہ کے سوا کسی کو اپنا معاون و مددگار نہ پایا۞[25] اور نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میرے ربّ (اس) زمین پر کسی کافر کو بستا ہوا نہ چھوڑ۞[26] اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا تو یہ تیرے بندوں کو بہکاتے ہی رہیں گے اور ان کی اولاد بھی کافر و بدکار ہی ہو گی۞[27] اے میرے پروردگار! مجھ کو بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور جو میرے گھر میں ایمان کے ساتھ داخل ہوئے ان کو بھی اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بھی اور نہ زیادہ کر ظالموں کو مگر تباہی و بربادی میں۞[28]

28   40:72

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

آپ کہہ دیجئے کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں[1] (وحشی لوگوں) کے ایک گروہ نے (قرآنِ کریم کو) کان لگا کر سنا تو اُنہوں نے (اپنی جماعت میں جا کر) کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۞[1] کہ وہ بھلائی کی طرف راہ دکھاتا ہے پس ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور[2] ہم اپنے ربّ کا کسی کو شریک نہ بنائیں گے۞[2] اور بلاشبہ ہمارا ربّ بڑی شان والا ہے نہ اس نے کسی کو بیوی بنایا اور نہ کسی کو بیٹا۞[3] اور یہ کہ ہم میں جو بے وقوف ہیں وہ اللہ کے متعلق بے بنیاد (آوارہ) باتیں بنایا کرتے ہیں۞[4] اور ہم تو اس خیال میں تھے کہ

[1] جنوں یعنی جنگلی لوگوں نے قرآن کریم سنا اور جو اثر ان پر ہوا اللہ سے دُعا کریں کہ ہم مدنی لوگوں پر بھی اس کا کچھ پرتو پڑ جائے حالانکہ اُنہوں نے ایک بار سنا اور ہم بار بار پڑھ سن کر اُس سے کچھ اثر قبول کریں، صحیح ہے کہ اُنہوں نے عربی میں سنا اُن کی زبان عربی ہو گی لیکن

[2] اس وقت ہم بھی اُس کا آخر مفہوم ہی پڑھ رہے ہیں جو ہماری زبان میں ہے۔

Marfat.com

انسان اور جن (بھی) اللہ پر جھوٹ (بہتان) نہ باندھیں گے ❁[5] اور یہ کہ انسانوں میں سے بہت سے لوگ بعض جنوں کی پناہ لینے لگے اس طرح ان لوگوں نے ان (جنوں) کا غرور اور بڑھا دیا ❁[6] اور یہ لوگ (انسان) بھی تمہاری (جنوں کی) طرح غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ اللہ کسی کو رسول بنا کر نہ بھیجے گا ❁[7] اور یہ کہ ہم نے آسمانوں[1] (بلندیوں) کو چھوا تو ان کو ہم نے سخت پہرہ داروں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا ❁[8] حالانکہ پہلے ہم وہاں (آسمانی باتیں) سننے کے لیے جا بیٹھا کرتے تھے لیکن اب جو کوئی سننا چاہے تو وہ اپنے لیے ایک شعلہ کو اپنی گھات میں پائے گا ❁[9] اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ زمین پر رہنے والوں کے لیے کوئی برا معاملہ کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کا ربّ ان کو راہِ راست دکھانا چاہتا ہے ❁[10] اور یہ (بھی حقیقت ہے) کہ ہم میں بعض نیک ہیں اور ان سے مختلف بھی ہیں ہم بھی مختلف راستوں پر جا رہے تھے ❁[11] اور یہ بات ہم نے خوب سمجھ لی ہے کہ ہم نہ تو زمین پر اللہ کو ہرا سکتے ہیں اور نہ (اِدھر اُدھر) بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں ❁[12] اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت کی بات سن لی تو (اب) ہم اس پر ایمان لے آئے پھر جو کوئی اپنے ربّ پر ایمان لے آیا تو اس کو نہ کسی نقصان کا ڈر ہے اور نہ ہی کسی زیادتی کا (کوئی خوف) ❁[13] اور یہ کہ ہم میں سے بعض فرمانبردار ہیں اور کچھ ظالم بھی ہیں پھر جو فرمانبردار ہوئے وہی تلاشِ حق میں کامیاب ہوئے ❁[14] اور جو ظلم کرتے ہیں وہی جہنم کا ایندھن بنتے ہیں ❁[15] اور (اے پیغمبر اسلام!) اگر یہ لوگ سیدھی راہ پر چلتے تو ہم انہیں خوب سیراب کرتے ❁[16] تاکہ (فراخی کی نعمت سے) ہم ان کی آزمائش کرتے اور جو کوئی اپنے رب کی یاد سے روگردانی کرتا ہے تو اس کو وہ سخت عذاب میں داخل کر دیتا ہے ❁[17] اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کے لیے ہیں پس (اے لوگو!) تم ان میں اس (اللہ) کے سوا کسی کو مت پکارو ❁[18] اور جب اللہ کا بندہ (محمد رسول اللہ ﷺ) اُس (اللہ کو) پکارنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو لوگ اس پر ٹوٹ پڑنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں ❁[19]

(اے پیغمبر اسلام!) آپ کہہ دیں کہ میں تو اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا ❁[20] کہہ دیجئے کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے نہ ہدایت دینا ہے ❁[21] (آپ) کہہ دیجئے کہ مجھے اللہ کی گرفت سے کوئی بچانے والا نہیں اور نہ ہی میں اس کے سوا کہیں پناہ پا سکتا ہوں ❁[22] ہاں! میرا کام اللہ کی طرف سے اس کے پیغامات[2] پہنچانا ہے اور جس نے اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ (نافرمان) ہمیشہ رہیں گے ❁[23] یہاں تک کہ جب وہ اس (عذاب) کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ ہے تو اس وقت وہ جان لیں گے کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور گنتی میں بھی تھوڑے ہیں ❁[24] آپ کہہ دیجئے کہ میں نہیں جانتا کہ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا میرے ربّ نے اس کے لیے کوئی مدت دراز (مقرر)

[1] انسان جنگلی ہو یا حضری و مدنی اپنے تخیل کے لحاظ سے جتنی بلند پرواز رکھتا ہے کوئی دوسری چیز اتنی بلند پرواز نہیں رکھتی یہی وجہ ہے کہ انسان نے ستاروں پر کمندیں ڈالی ہیں اور کائنات کا چپہ چپہ اس نے چھان مارا ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ جب دنیوی باتوں کی طرف آتا ہے تو آخرت یاد نہیں رہتی اور جب آخرت کی طرف کوئی رجوع کرتا ہے تو دنیا سے غفلت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ہم مسلمانوں کی حالت ایسی ہے کہ ہم محض بحثوں میں الجھنا پسند کرتے ہیں اور اپنے مقام کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔

[2] آپ ﷺ کا جو اصل کام تھا آپ نے ساری زندگی کیا اور نہایت ذمہ داری سے کیا اللہ تو سب کچھ جانتا ہے لیکن زمانہ بھی اس کا گواہ ہے لیکن جب امت مسلمہ کی ذمہ داری کا مسئلہ آیا تو پوری امت نے اس طرف سے آنکھیں بند کر لیں اور عادت اتنی پختہ ہو گئی کہ اب آنکھیں کھولنے کو تیار ہی نہیں اللہ ہم کو سمجھ کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

کر رکھی ہے ❁[25] وہ (اللہ ربّ ذوالجلال والاکرام) عالم الغیب ہے پس وہ اپنے (اس) غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا ❁[26] مگر ہاں! جس کو رسالت[1] کے لیے پسند کر لیتا تھا تو اس کے آگے اور پیچھے محافظ (فرشتے) مقرر کر دیتا تھا (جب تک نبوت جاری تھی) ❁[27] تا کہ وہ ظاہر کر دے کہ اُنہوں نے اپنے ربّ کے پیغامات پہنچا دیئے اور اس نے ان کی تمام باتوں پر احاطہ کر رکھا ہے اور ایک ایک چیز کو اس نے گن رکھا ہے ❁[28]

20 3:73

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

اے چادر میں لپٹے ہوئے ❁[1] رات کو نماز میں کھڑا رہ مگر (رات کا) کم حصہ ❁[2] آدھی رات یا اس سے بھی کم ❁[3] یا اس سے کچھ زیادہ اور قرآنِ کریم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کر ❁[4] بلاشبہ ہم آپ پر ایک بھاری بوجھ ڈالنے والے ہیں ❁[5] بلاشبہ رات کا اُٹھنا (نفس کو) سختی سے روندتا ہے اور (منہ سے اس وقت) سیدھی بات نکلتی ہے ❁[6] بلاشبہ آپ کو دن میں بہت سی مشغولیتیں (بھی) ہوں گی ❁[7] اور آپ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتے رہیے اور سب کو چھوڑ کر (صرف) اسی کے ہو جائیے ❁[8] (وہی) مشرق و مغرب کا ربّ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو آپ اس کو اپنا کارساز بنائے رکھیے ❁[9] اور جو کچھ لوگ کہتے ہیں اس پر صبر کیجیے اور شریفانہ طور پر ان سے الگ تھلگ رہیے ❁[10] اور مجھے ان جھٹلانے[2] والوں کو جو دُنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہیں چھوڑ دیجیے اور ان کو کچھ ڈھیل دے دیجیے ❁[11] بلاشبہ ہمارے پاس قسم قسم کی بیڑیاں ہیں اور جہنم ہے ❁[12] اور گلے میں پھنسنے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب بھی ہے ❁[13] جس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں گے اور پہاڑ ریت کے بھربھرے تودے ہو جائیں گے ❁[14] بلاشبہ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر (قیامت کے دن) گواہ ہوگا جیسا ہم نے فرعون کی طرف بھیجا تھا ❁[15] پھر (ایسا ہوا کہ) فرعون نے اس رسول کا کہا نہ مانا تو ہم نے اس کو پوری طرح پکڑ لیا ❁[16] پھر اگر تم بھی (اپنے رسول کا) انکار کرتے رہو گے تو (اس عذاب سے) کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دینے والا ہے ❁[17] جس دن آسمان پھٹ جائیں گے اور اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا ❁[18] بلاشبہ یہ (قرآنِ کریم) نصیحت ہے پھر جو چاہے اپنے ربّ کی طرف راستہ اختیار کرے ❁[19]

(اے پیغمبر اسلام ﷺ) بلاشبہ آپؐ کا ربّ جانتا ہے کہ آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ قریب دو تہائی رات اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) ایک تہائی رات میں کھڑے رہتے ہو اور اللہ ہی کو رات دن کا اندازہ ہے وہ جانتا ہے (ایسے حالات پیش آئیں گے) کہ تم اس کو نباہ نہ سکو گے اس لیے اس نے تم پر مہربانی کی پس (اب) تم جتنا آسانی سے ہو سکے قرآنِ کریم پڑھ لیا کرو، اس کو علم ہے کہ تم میں بعض بیمار ہوں گے اور بعض لوگ اللہ کے فضل کی تلاش میں (کاروبار کے لیے) سفر بھی کریں گے اور بعض اللہ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے پس جتنا آسانی سے ہو سکے اس (قرآنِ کریم) سے پڑھ لیا کرو اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کو اخلاص کے ساتھ قرض دیا کرو

[1] جن کو رسول بنا کر مبعوث کیا گیا ان پر بہت سی غیب کی خبریں نازل کیں جیسے آپؐ پر قرآن کریم نازل کیا جو غیب ہی کی خبریں تھیں لیکن جب بتا دی گئیں تو اب وہ غائب نہ رہیں ہاں! جتنا آپ کو بتایا گیا کسی دوسرے کو نہیں لیکن آپؐ نے امت کو بتانے میں کسی طرح کی کمی نہیں کی لاریب اس پر ہمارا ایمان ہے۔

[2] یہ انسانی کلام کے مطابق کلام ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ ربّ کریم کو کسی نے پکڑ رکھا ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ان باتیں بنانے والوں کا جواب مطلق نہ دیں بلکہ اپنا کام کیے جائیں اور ان کا معاملہ ہم پر یعنی اللہ پر چھوڑ دیں۔ آپ اپنا سارا وقت رات میں ہو یا دن میں قرآن کریم پر غور و فکر میں صرف کریں ان کو ہم سنبھل لیں گے۔

Marfat.com

اور تم جو بھی نیک عمل اپنے لیے پہلے بھیجو گے اسے تم اللہ
کے ہاں بہتر اور اجر کے لحاظ سے بڑھا ہوا پاؤ گے اور
اللہ سے معافی طلب کرتے رہو بلاشبہ اللہ بڑا ہی بخشنے
والا، پیار کرنے والا ہے ۞20

56 4:74

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

اے چادر اوڑھنے والے ۞1 اُٹھ[1] لوگوں کو اللہ کا
خوف دلا ۞2 اور اپنے ربّ کی بڑائی بیان کر ۞3 اور اپنا
لباس پاک رکھ ۞4 اور شرک کو مٹا ڈال ۞5 اور زیادہ
طلب (کرنے کی نیت سے کسی) پھر احسان نہ کر ۞6
اور اپنے ربّ (کی رضا) کے لیے صبر کر ۞7 پھر (اس
وقت کو یاد کر) جب صور پھونکا جائے گا ۞8 سو وہ دن بڑا
ہی سخت ہوگا ۞9 کافروں کے لیے ہرگز آسان نہ ہو
گا ۞10 مجھ کو اور اُس شخص کو چھوڑ دے جس کو میں نے
اکیلا پیدا کیا ہے ۞11 اور اس کو میں نے کثرت سے مال
دیا ہے ۞12 اور اس کے ساتھ حاضر رہنے والے بیٹے
(بھی) دیئے ہیں ۞13 اور تمام سامان اسے پوری طرح
مہیا کر دیا ہے ۞14 پھر بھی اسے طمع ہے کہ اسے اور زیادہ
دوں ۞15 ہرگز نہیں، وہ ہماری آیتوں کا سخت مخالف
ہے ۞16 اسے عنقریب میں ایک بڑی چڑھائی چڑھاؤں
گا ۞17 اس نے توقف کیا اور (اپنے دِل میں) ایک
بات طے کر لی ۞18 پھر وہ غارت ہو کیسی (بری) بات
(اس نے) تجویز کی ۞19 پھر وہ غارت ہو کیسی (بری)
بات (اس نے) تجویز کی ۞20 پھر (اس نے لوگوں کی
طرف) دیکھا ۞21 پھر تیوری[2] چڑھائی اور ترش رو ہوا ۞22

پھر پیٹھ پھیری اور غرور کا اظہار کیا ۞23 پھر بولا کہ یہ کچھ
نہیں بس وہی جادو ہے جو (مدت سے) چلا آتا
ہے ۞24 نہیں ہے یہ مگر صرف ایک آدمی[3] کا کلام ہے ۞25
عنقریب میں اس کو دوزخ میں جھونکوں گا ۞26 اور تُو کیا
سمجھے کہ وہ دوزخ (کیسی چیز) ہے؟ ۞27 جو نہ باقی رکھے
اور نہ چھوڑے ۞28 وہ کھال کو جھلس دینے والی ہے ۞29
اس پر انیس (کارکن مقرر) ہیں ۞30 ہم نے دوزخ کے
یہ کارکن فرشتے بنائے ہیں (ان کی تعداد کو ہم نے
انیس 19 بنایا ہے) اور ان کی (اس) تعداد کو کافروں
کے لیے فتنہ بنا دیا ہے تاکہ اہل کتاب (اس پر) یقین
کریں (کیونکہ کتب آسمانی یعنی توراۃ وانجیل میں بھی
ان کی تعداد 19 ہی بتائی گئی ہے) اور اہل ایمان کا
ایمان (مزید) تازہ ہو جائے اور اہل کتاب اور اہل
ایمان کسی شک میں نہ پڑیں اور جن کے دِلوں میں
مرض ہے (یعنی نفاق) اور کفار کہنے لگے کہ آخر اس
بیان سے اللہ کا منشا کیا ہے؟ اس طرح اللہ جس کو چاہتا
ہے محروم ہدایت کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت
یافتہ بنا دیتا ہے اور آپ کے پروردگار کے لشکروں کو بجز
اس (یعنی اللہ) کے کوئی نہیں جانتا اور یہ (بیان) تو
لوگوں کی نصیحت کے لیے ہے ۞31

ہرگز نہیں، قسم ہے چاند (کے ربّ) کی ۞32 اور صبح
(کے ربّ) کی جب وہ (رات) پیٹھ پھیرنے لگے ۞33
اور صبح (کے ربّ) کی جب وہ روشن ہو جائے ۞34 کہ
وہ (دوزخ) ایک بہت بڑی آفت ہے ۞35 (لیکن)
لوگوں کو (پاداشِ عمل سے) ڈرانے والی ہے ۞36 ہر اُس

[1] آپ اپنا وقت زمانہ سے بالکل الگ تھلگ ہو کر اللہ کی یاد میں صرف کر رہے تھے کہ آپ کو "قُـــم" یعنی اُٹھ سے خطاب کیا گیا اور آپ بحمد اللہ ایسے اُٹھے کہ ساری زندگی اُٹھے ہی رہے اور جو کام آپ کے ذمہ لگایا گیا آپ نے اُس کو بحمد اللہ پایہ تکمیل تک پہنچا دیا جس کی شہادتیں موجود ہیں اور رہتی دنیا تک موجود رہیں گی۔

[2] کس طرح واضح کلام ہے کہ کافروں کا کام ہے تیوری چڑھانا اور ترش رو ہونا اور غرور وتکبر سے کام لینا، دنیوی مال ومتاع کو اہمیت دے کر "ہم چو ما دیگرے نیست" کی ڈینگیں مارنا۔ افسوس کہ سورۂ عبس میں اس فعل کا فاعل نبی اعظم وآخر ﷺ کو بتایا گیا جو بھی قابل تسلیم بات نہیں۔

[3] اللہ کے کلام کو کسی انسان کا کلام قرار دینا بہت بڑا ظلم ہے لیکن کافروں نے ایسا کہنے میں گریز نہ کیا اور بدقسمتی سے مسلمانوں نے عملاً اس کو وہ اہمیت نہ دی جو دینی چاہیے تھی جو قابل افسوس بات ہے۔

Marfat.com

شخص کے لیے ڈراوا ہے جو آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے
رہنا چاہے ❁37 ہر شخص اپنے[1] اعمال کے بدلے رہن
ہے ❁38 سوائے اصحابِ یمین کے ❁39 (وہ) باغوں میں
(ہوں گے) اور پوچھتے ہوں گے ❁40 مجرموں سے ❁41
(کہ) تم کو کس بات[2] نے دوزخ میں پہنچا دیا؟ ❁42 وہ
(جواباً) کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے ❁43 اور ہم
محتاجوں کو کھانا بھی نہیں کھلاتے تھے ❁44 اور حق کے
خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ ہم بھی باتیں بنایا
کرتے تھے ❁45 اور ہم جزا وسزا کے دن کو جھٹلایا کرتے
تھے ❁46 یہاں تک کہ ہم کو اس یقینی بات سے سابقہ پیش
آ گیا ❁47 اب کسی سفارش کرنے والے کی کوئی سفارش
ان کے کام نہ آئے گی ❁48 پھر انہیں کیا ہوا ہے کہ وہ اس
نصیحت سے منہ پھیرے ہوئے ہیں ❁49 گویا وہ ڈرے
ہوئے گدھے ہیں ❁50 جو شیر کو دیکھ کر بھاگ کھڑے
ہوئے ہیں ❁51 بلکہ ان میں سے ہر ایک شخص کی طلب
یہ ہے کہ اس کو کھلے ہوئے صحیفے دے دیئے جائیں ❁52
ہرگز نہیں، (حقیقت یہ ہے کہ) وہ آخرت سے نہیں
ڈرتے ❁53 ہرگز نہیں، بلکہ یہ (قرآنِ کریم) تو ایک
نصیحت ہے ❁54 پھر جو چاہے وہ اس سے نصیحت حاصل
کرے ❁55 اور (اے پیغمبر اسلام!) وہ لوگ تو نصیحت
تب ہی قبول کریں گے جب اللہ چاہے گا، وہی ہے
جس سے ڈرنا چاہیے اور وہی ہے جس سے مغفرت
طلب کرنی چاہیے ❁56

40 — 31:75

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

نہیں، میں قیامت کے دن (کے ربّ) کی قسم
کھاتا ہوں ❁1 سو نہیں، میں نفس لوامہ[3] (کے ربّ) کی
قسم کھاتا ہوں ❁2 کیا انسان یہ سمجھ رہا ہے کہ ہم اس کی
ہڈیاں ہرگز جمع نہیں کریں گے ❁3 کیوں نہیں، ہم اس
بات پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پور پور تک
درست کر دیں ❁4 دراصل انسان تو یہی چاہتا ہے کہ وہ
آئندہ بھی فسق و فجور کرتا رہے ❁5 وہ (ازراہِ تمسخر)
پوچھتا ہے کہ وہ قیامت کا دن کب ہوگا؟ ❁6 پس جب
آنکھیں چکا چوند ہو جائیں گی ❁7 اور چاند بے نور ہو
جائے گا ❁8 اور سورج اور چاند جمع ہو جائیں گے ❁9 اس
روز انسان کہے گا کہ (اب) کہاں بھاگ کر
جاؤں؟ ❁10 آج کہیں بھی پناہ کی جگہ نہیں ❁11 اس روز
ٹھکانا صرف آپ ہی کے پروردگار کے پاس ہوگا ❁12
اس روز انسان کو جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے
چھوڑا سب بتا دیا جائے گا ❁13 بلکہ انسان خود بھی اپنی
حالت پر مطلع ہوگا ❁14 اور اگرچہ وہ حیلے بہانے پیش
کرے گا ❁15 اے[4] مخاطب! اپنی زبان کو اس وقت
حرکت دینے کی ضرورت نہیں ❁16 کہ تو جلدی کرے،
ہم تیرا سارا کیا کرایا جمع کر کے تیرے سامنے پیش

[1] ''رہن'' یعنی گروی، بندھا ہوا ہے ظاہر ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال کا فیصلہ ہوگا تو ان کا قضیہ ختم ہوگا رہے صاحب یمین تو وہ وہی لوگ ہوں گے جن کے نیک اعمال اس قدر ہوں گے کہ صاحب یمین ہونا ہی ان کے لیے جنتی مقام حاصل کر لینے کا گویا سرٹیفکیٹ ہوگا۔

[2] غور کرو کہ دوزخیوں نے اپنے دوزخ میں جانے کا باعث کیا بتایا ہے نمبر 42 سے 46 تک کی شہادت کیا کہہ رہی ہے بار بار غور کرو اور ان کاموں سے بچنے کی کوشش کرو جو ان کے دوزخ میں جانے کا باعث ہوئے، ابھی وقت ہے وقت گزرنے کے بعد سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں ہوگا۔ اللہ سمجھ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

[3] نفس انسانی کے تین نام تفہیم کے لیے معروف ہیں ''نفس امارہ'' جو برائی پر اکساتا رہتا ہے ''نفس لوامہ'' جو برائی کر جاتا ہے لیکن بعد ازیں اس پر افسوس بھی کرتا ہے اور ''نفس مطمئنہ'' جو نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے اور نہایت اطمینان کے ساتھ نیکی کے کام پر لگ جاتا ہے اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ''نفس مطمئنہ'' عطا فرما دے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہو۔

[4] قیامت کے روز ہر آدمی سے یہ بات کہی جائے گی۔ یہ خطاب ہر ایک انسان سے ہے جو حساب کتاب کے لیے اللہ کے ہاں حاضر ہوگا۔ مفسرین نے اس سے مراد آپؐ لیے ہیں اور قرآن کریم کی وحی اترنے ۔ ساتھ اور آپؐ کے اس کو یاد کرنے سے جوڑا گیا ہے جو ہرگز صحیح نہیں بلکہ یہ ہر فرد کی بات ہے جیسا کہ خود مضمون کا پہلا حصہ اور آخری حصہ رہا ہے تفصیل کے لیے عروۃ الوثقیٰ کی طرف مراجعت کریں۔

Marfat.com

کریں گے اور پڑھ کر سنا بھی دیں گے ❁17 جب ہماری
طرف سے پڑھا جائے تو بھی دھیان میں لاتا جا ❁18
اگر کوئی بات وضاحت کی ہوئی تو ہم وضاحت کر دیں
گے ❁19 ہرگز نہیں، بلکہ تم لوگ دُنیا سے محبت کرتے
ہو ❁20 اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو ❁21 کتنے چہرے اُس
روز تروتازہ ہوں گے ❁22 اپنے پروردگار کے دیدار میں
محو ہوں گے ❁23 اور کتنے چہرے اس دن اُداس ہوں
گے ❁24 وہ خیال کرتے ہوں گے کہ ان پر ایسی سختی ہوگی
جوان کی کمر توڑ دے گی ❁25 ہرگز نہیں، جب جان حلق
تک پہنچ جائے گی ❁26 اور کہا جائے گا کہ ہے کوئی جھاڑ
پھونک کرنے والا ❁27 اور (مرنے والا) سمجھ لیتا ہے کہ
(اب) جدائی کا وقت آ گیا ❁28 (یہ وہ وقت ہوگا کہ)
سختی سختی سے مل جائے گی ❁29 اس دن آپ کے ربّ کی
طرف جانا ہوگا ❁30

پھر (اس نے) نہ[1] سچ مانا اور نہ نماز پڑھی ❁31 بلکہ
(اس نے) جھٹلایا اور منہ موڑا ❁32 پھر اتراتا ہوا اپنے
گھر والوں کی طرف چل دیا ❁33 تیرے لیے خرابی پر
خرابی ہے ❁34 پھر تیرے لیے خرابی پر خرابی ہے ❁35 کیا
انسان سمجھتا ہے کہ وہ ایسے ہی چھوڑ دیا جائے گا ❁36 کیا وہ
(محض) ایک منی کی بوند نہ تھا جو رحم میں ٹپکا دیا گیا؟ ❁37
پھر وہ جما ہوا خون بنا پھر (اللہ نے) اسے بنایا اور اس
کے اعضا درست کیے ❁38 پھر اس کو مرد اور عورتوں دو
صنفوں میں (تقسیم کر کے) بنایا ❁39 کیا وہ (اللہ) اس
بات پر قادر نہیں کہ مُردوں کو پھر سے زندہ کر دے؟ ❁40

31 98:76

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

ہر انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت بھی گزرا
ہے جب وہ کوئی قابل[2] ذکر چیز نہ تھا ❁1 بلاشبہ ہم نے
انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا تاکہ اس کا امتحان لیں
(اس لیے) ہم نے اس کو سننے والا اور دیکھنے والا
بنایا ❁2 ہم نے اس کو راہ دکھادی (اب وہ) شکر گزار ہو
یا ناشکرا بن کر رہ جائے ❁3 بلاشبہ ہم نے کافروں کے
لیے زنجیریں، طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی
ہے ❁4 بلاشبہ نیکوکار (جنت الفردوس میں) ایسے جام
پئیں گے جن میں کافور (ایک طرح کی ٹھنڈک) کی
آمیزش ہوگی ❁5 ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے
خاص بندے پئیں گے اور جہاں چاہیں گے اسے بہا
کر لے جائیں گے ❁6 وہ جو اپنی (جائز) منتوں کو پورا
کرتے ہیں اور اس (جزا سزا کے) دن سے ڈرتے
ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوگی ❁7 اور وہ بھی جو
مسکین، یتیم اور اسیر کو اس (اللہ ربّ ذوالجلال
والاکرام) کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں ❁8 ہم تم کو
محض اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کھانا کھلاتے
ہیں ہم نہ تو کوئی معاوضہ چاہتے ہیں اور نہ آپ کے
شکریہ کے خواہش مند ہیں ❁9 ہم تو اپنے پروردگار سے
اس دن (کے متعلق) ڈرتے ہیں جب لوگوں کے منہ
بگڑے ہوئے اور تیوریاں چڑھی ہوئی ہوں گی ❁10
پس اللہ ان کو اس دن کے شر سے بچا لے گا اور ان کو
تروتازگی اور سرور عطا فرمائے گا ❁11 اور ان کے صبر کے
بدلے ان کو جنت اور ریشمی لباس عطا ہوگا ❁12 وہ اس
میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے وہاں نہ تو وہ سورج
کی تپش محسوس کریں گے نہ سردی کی کپکپی ❁13 اور اس
کے سائے ان سے قریب ہوں گے اور میووں کے
گچھے جھکے ہوئے لٹک رہے ہوں گے ❁14 اور (خدام

[1] مضمون کا تقاضا ہے کہ اس سے کوئی ایک شخصیت ہی مراد لی گئی ہوگی لیکن اُس کا ذکر نہ کر کے قرآن کریم حسب سابق مضمون کی وسعت کو پیش نظر رکھتا ہے کہ جو لوگ بھی ایسا کرتے ہیں وہ اس سے مراد لیے جاسکیں اور قیامت تک آنے والے اس طرح کے لوگ اس میں شامل کیے جاسکیں۔

[2] یہ دور ہر انسان پر آتا ہے کہ پیدائش سے پہلے وہ کچھ بھی نہیں تھا کہ اُس کا کسی طرح کا ذکر ہوتا بلکہ پیدائش کے بعد وہ اس پوزیشن میں آتا ہے کہ اس کی اچھائی برائی، نیکی، بدی اور دوسرے تمام معاملات کا ذکر کیا جاسکے۔

Marfat.com

جنت) ان کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے پھراتے پھر رہے ہوں گے ۞15 اور شیشے بھی چاندی کے جن کو انہوں نے ٹھیک اندازے سے بھرا ہوگا ۞16 اوران کو وہاں ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں زنجبیل کی آمیزش ہوگی ۞17 اس میں ایک چشمہ ہے جس کا نام (ہی) سلسبیل ہے ۞18 اوران کے پاس بچے آئیں جائیں گے جو ہمیشہ ویسے ہی رہیں گے اگر تو ان کو دیکھے تو سمجھے کہ موتی ہیں بکھرے ہوئے ۞19 اور اس میں تو دیکھے گا کہ تجھے نعمت ہی نعمت اور بڑی بادشاہت نظر آئے گی ۞20 ان کے جسموں پر باریک سبز رنگ کی ریشم کے کپڑے ہوں گے اوران کو چاندی کے کنگن (بھی) پہنائے جائیں گے اوران کا پروردگار اُنہیں پاکیزہ شراب (بھی) پلائے گا ۞21 بلاشبہ یہ تمہارا صلہ اور تمہاری محنت ہے (جس کو) قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے ۞22

(اے پیغمبر اسلام!) ہم ہی نے آپ پر قرآن تھوڑا تھوڑا[1] (کرکے) نازل کیا ۞23 پس اپنے ربّ کے حکم پر قائم رہ اورانسانوں میں سے گنہگار اور ناشکر گزار کی اطاعت نہ کر ۞24 اوراپنے ربّ کا نام صبح وشام لیتا رہ ۞25 اور رات کے کچھ حصے میں بھی اس کو سجدہ کیا کر (بلکہ) رات کو دیر تک اس کی تسبیح کرتا رہ ۞26 بلاشبہ (اکثر) یہ لوگ دُنیا کو عزیز رکھتے ہیں اوراس دن کو جو بہت سخت ہے پس پشت ڈال دیتے ہیں ۞27 ہم نے ان کو پیدا کیا اوران کے جوڑ و بند مضبوط کیے اور جب ہم چاہیں ان جیسے لوگ ان کی جگہ بدل دیں ۞28 بلاشبہ یہ (قرآنِ کریم تو لوگوں کے لیے) نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے ربّ کی راہ اختیار کرلے ۞29 اورتم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے سوائے اس کے جو اللہ ہی کو منظور ہو بلاشبہ اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۞30 وہ جس کو چاہے اپنی رحمت میں لے لے اور ظالموں کے لیے تو اس نے دردناک عذاب تیار کر (ہی) رکھا ہے ۞31

50 33:77

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

ان نرم اورخوشگوار ہواؤں (کے ربّ) کی قسم جو (فرحت کے لیے) بھیجی جاتی ہیں ۞1 پھران تند وتیز ہواؤں (کے ربّ) کی قسم ۞2 اوران ہواؤں (کے ربّ) کی قسم جو (بادلوں کو) پھیلا دیتی ہیں ۞3 پھران ہواؤں (کے ربّ) کی قسم جو (بادلوں کو) پھاڑ کر جدا جدا کر دیتی ہیں ۞4 پھران طاقتوں (کے ربّ) کی قسم جو (دِلوں میں اللہ کی) یاد ڈالتی ہیں ۞5 حُجت تمام کرنے یا ڈرانے کے لیے ۞6 بلاشبہ تم سے جو وعدہ[2] کیا جاتا ہے وہ ضرور ہوکر رہے گا ۞7 پس (یہ وہ وقت ہوگا) جب تارے بے نور ہوجائیں گے ۞8 اور جب آسمان پھٹ جائے گا ۞9 اور جب پہاڑ اُڑنے لگیں گے ۞10 اور جب رسولوں کو معین وقت پر جمع کیا جائے گا ۞11 (یہ سب کچھ) کس دن کے لیے ملتوی رکھا گیا ہے؟ ۞12 فیصلہ کے دن کے لیے ۞13 اور (اے مخاطب!) تجھے کیا معلوم کہ وہ فیصلے کا دن کیا ہے؟ ۞14 اس دن جھٹلانے والوں کے لیے بڑی ہی خرابی ہوگی ۞15 کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہیں کر ڈالا؟ ۞16 پھر ہم ان پچھلوں کو بھی انہیں کے پیچھے بھیج دیں گے ۞17 گنہگاروں کے ساتھ ہم ایسا ہی کیا کرتے ہیں ۞18 اس دن جھٹلانے والوں

[1] ہر چیز کی ایک فطرت ہوتی ہے جو ہمیشہ اُس کے ساتھ رہتی ہے غور کریں کہ چاول پانی کی بہتات میں لگایا جاتا ہے بہتات میں تیار ہوتا ہے پکنے میں کتنے پانی کی ضرورت ہوتی ہے پھراس کو استعمال کرنے کے بعد استعمال کرنے والا پانی کو بار بار طلب کرتا ہے۔ قرآن کریم تھوڑا تھوڑا کرکے اُتارا گیا تاکہ اس کو خوب سمجھ کر پڑھا جائے پھر دل پر اُتارا گیا تاکہ ہر پڑھنے والا اس کو اپنے دل پر اُتارنے کی کوشش کرے اوراس کے مطابق آہستہ آہستہ اپنے آپ کو ڈھالتا جائے اگر اس کا خلاف کیا جائے تو وہ مؤثر ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔

[2] وعدہ سے مراد وہی قیامت کا بپا ہونا ہے پھراس کی علامات ونشانات کا بیان ہے جو نمبر 8 سے 18 تک یکساں چلا گیا ہے یہ مضمون بھی ایسا پر تاثیر ہے کہ اس کو بار بار پڑھا جائے تاکہ قاری کے دل پر اس کا اثر قائم ہو۔

Marfat.com

کے لیے بڑی ہی خرابی ہے ۞19 کیا ہم نے تم کو حقیر پانی
(کی ایک بوند)[1] سے پیدا نہیں کیا ۞20 پھر جس کو ایک
محفوظ جگہ پر (رحم مادر میں) رکھا گیا ۞21 (صرف)
ایک معین وقت تک ۞22 پھر ہم نے ایک اندازہ ٹھہرایا
پس ہم کیا ہی خوب اندازہ ٹھہرانے والے ہیں ۞23 اس
دن جھٹلانے والوں کے لیے بڑی ہی خرابی ہے ۞24 کیا
ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا ۞25 زندوں کے لیے
اور مُردوں کے لیے ۞26 اور ہم نے زمین پر اُونچے
اُونچے پہاڑ رکھ دیئے اور ہم نے تم کو میٹھا پانی (بھی)
پلایا ۞27 اس دن جھٹلانے والوں کے لیے بڑی ہی خرابی
ہے ۞28 (اب) اس (عذاب کی) طرف چلو جسے تم
جھٹلایا کرتے تھے ۞29 تم (دوزخ کے) اس سائے کی
طرف چلو جس کے تین حصے ہیں ۞30 جس میں نہ
(ٹھنڈا) سایہ ہوگا اور نہ وہ (آگ کی) لپٹ سے
بچائے گا ۞31 (بلکہ) وہ (بڑے بڑے) انگارے
برسائے گا جیسے محل (ہوتے ہیں) ۞32 گویا یہ زرد
اُونٹوں کی قطاریں ہیں ۞33 اس دن جھٹلانے والوں
کے لیے بڑی ہی خرابی ہے ۞34 یہ وہ دن ہوگا کہ وہ کچھ
بول (بھی) نہ سکیں گے ۞35 اور نہ ہی ان کو کوئی عذر پیش
کرنے کی اجازت ہوگی ۞36 اس دن جھٹلانے والوں
کے لیے بڑی ہی خرابی ہے ۞37 یہ فیصلے کا دن ہے ہم تم کو
اور پہلوں کو جمع کر لیں گے ۞38 پھر اگر تمہارے پاس
کوئی تدبیر ہے تو مجھ سے کر چلو ۞39 اس دن جھٹلانے
والوں کے لیے بڑی ہی خرابی[2] ہے ۞40
بلاشبہ متقی لوگ سایوں اور چشموں میں ہوں
گے ۞41 اور ان میووں میں ہوں گے جن کو وہ پسند
کرتے ہوں گے ۞42 اب تم مزے سے کھاؤ پیو ان
اعمال کے صلہ میں جو تم (دُنیا میں) کیا کرتے تھے ۞43
بلاشبہ ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں ۞44 اس
دن جھٹلانے والوں کیلئے بڑی ہی خرابی ہے ۞45 تم
تھوڑے[3] دن کھا پی لو اور تھوڑا سا فائدہ اُٹھا لو بلاشبہ تم
مجرم ہو ۞46 اس دن جھٹلانے والوں کے لیے بڑی ہی
خرابی ہے ۞47 اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو
تو یہ لوگ رکوع نہیں کرتے ۞48 اس دن جھٹلانے والوں
کیلئے بڑی ہی خرابی ہے ۞49 پھر آخر وہ اس (قرآن)
کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے؟ ۞50

۞ 40 80:78

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

یہ لوگ کس چیز کے متعلق آپس میں سوال کرتے
ہیں ۞1 اُس[4] عظیم خبر کے متعلق (وہ شک میں ہیں) ۞2
جس کے متعلق یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں ۞3 ہرگز
نہیں، عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا ۞4 پھر ہرگز نہیں،
عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا ۞5 کیا ہم نے زمین کو
فرش نہیں بنایا؟ ۞6 اور پہاڑوں کو میخوں کی طرح
(نہیں گاڑ دیا؟) ۞7 اور ہم نے تم کو جوڑے جوڑے
پیدا کیا ۞8 اور ہم نے تمہارے لیے نیند کو آرام کا باعث

[1] اکثر جگہ انسان کی اس پیدائش کا ذکر کر کے دراصل اُس کو اپنی اصلیت اور حقیقت یاد دلائی گئی ہے کہ وہ غور کرے کہ اُس کی پیدائش کیسے ہوئی لیکن معرضِ وجود میں آنے کے بعد وہ کیا کیا کچھ بن کر بیٹھ گیا تا کہ وہ اپنی اصلیت کی طرف واپس آئے، لیکن ایسی سوچ بہت کم ہی پیدا ہوتی ہے الا ماشاء اللہ۔

[2] نمبر 28 سے 40 تک مسلسل اہل دوزخ کا ذکر کیا گیا ہے کہ ان کو کن کن حالات سے دوچار ہونا پڑے گا اور ان کی خرابی کی صورت حال کیا ہو گی۔ اس کو پڑھ کر آگے نہ نکل جاؤ بلکہ غور کرو کہ اللہ نہ کرے ایسے حالات سے دوچار ہونا پڑا تو کیا ہوگا۔ پھر اس وقت ایسے حالات سے بچنے کی صورت ممکن ہے، اس لیے اس امکان سے ضرور فائدہ حاصل کرنا چاہیے سوچ وہی صحیح اور درست ہوتی ہے جو وقت پر فائدہ دے اور اللہ سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق طلب کرو۔

[3] نافرمانوں کی دنیوی زندگی کی آسائشوں کی طرف اشارہ کر کے ان کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ عقل کے ناخن لو ابھی وقت ہے سنبھل جاؤ۔

[4] قیامت کی خبر واقعی ایک عظیم خبر ہے لیکن اس کے حالات پڑھ، سن کر اکثر ان پر توجہ نہیں دی جاتی کیوں؟ اس لیے کہ اس پر جس طرح ایمان لانا چاہیے ہم نہیں لا رہے۔

Marfat.com

بنایا ۞9 اور ہم نے رات کو پردہ کی چیز بنایا ۞10 اور ہم
نے دن کو (حصولِ) معاش کے لیے بنایا ۞11 اور ہم
نے تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے ۞12
اور ہم نے (سورج کو) روشن چراغ بنایا ۞13 اور ہم
نے (پانی سے) بھرے بادلوں سے موسلا دھار پانی
برسایا ۞14 تاکہ ہم اس سے اناج اور سبزہ اُگائیں ۞15
اور (اس طرح) گھنے باغات (بھی) ۞16 بلاشبہ فیصلے
کے دن (قیامت) کے لیے ایک وقت مقرر ہے ۞17
جس دن صور پھونکا جائے گا (اور) تم گروہ در[1] گروہ
چلتے چلے آؤ گے ۞18 اور آسمان کھول دیا جائے گا تو اس
میں دروازے ہوں گے ۞19 اور پہاڑ چلائے جائیں
گے، پس وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے ۞20 بلاشبہ
دوزخ (دوزخیوں کی) تاک میں ہے ۞21 (جو) سرکشوں
کا ٹھکانا ہے ۞22 (اس میں) وہ مدتوں پڑے رہیں
گے ۞23 وہاں وہ ٹھنڈک نہیں پائیں گے اور نہ (ہی ان
کو) پینے کا (کچھ) مزہ آئے گا ۞24 ہاں! مگر (ان کو)
کھولتا ہوا پانی اور زخموں کا دھوون (دیا جائے گا) ۞25
(یہی ان کے اعمال کی) پوری پوری جزا ہے ۞26 اس
لیے کہ ان کو حساب (کے دن) کی اُمید ہی نہ تھی ۞27
اور ہماری آیتوں کو وہ جھٹلایا کرتے تھے ۞28 اور ہم نے
(ان کی) ہر چیز کو باقاعدہ لکھ لیا ہے ۞29 پس (اب)
مزہ چکھو (یاد رکھو کہ) ہم بھی تم پر عذاب کو بڑھائیں
گے ۞30

بلاشبہ (اب) نیکوکاروں کیلئے کامیابی ہے ۞31
(ان کیلئے) گھنے باغات ہوں گے اور انگور (بھی) ۞32
اور جواں سال ہم عمر عورتیں (ان کے نکاح میں ہوں
گی) ۞33 اور چھلکتے ہوئے جام (ان کو پیش کیے جائیں
گے) ۞34 وہ (اس جگہ) نہ فضول باتیں سنیں گے اور نہ
جھوٹ (بولیں گے) ۞35 انہیں تیرے ربّ کی طرف
سے ایسا بدلہ دیا جائے گا جو مناسب حال ہوگا ۞36
وہ آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان
ہے اُن سب کا ربّ ہے، بڑی رحمت والا ہے وہ اس
کے حضور بات کرنے کی طاقت نہیں رکھیں گے ۞37
جس دن کہ رُوح (القدس) اور (سارے) فرشتے
صف باندھ کر کھڑے ہوں گے اور وہ بات نہ کر سکیں
گے سوائے اس کے جسے رحمٰن نے اجازت دی ہوگی
اور وہ ٹھیک ٹھیک بات کہے گا ۞38 (اے پیغمبر اسلام!
ﷺ) وہ دن حق ہے، پس جو شخص چاہے اپنے ربّ
کے پاس اپنا ٹھکانا بنالے ۞39 بلاشبہ ہم نے تم کو عنقریب
آنے والے عذاب سے ڈرا دیا، اس دن ہر شخص
(اپنے) ان (اعمال) کو جو اس نے آگے بھیجے ہیں
(اپنی آنکھوں سے) دیکھ لے گا اور کافر کہے گا اے
کاش! کہ میں مٹی ہوتا ۞40

46   81:79

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

قسم ہے[2] اُن (فرشتوں کے ربّ) کی جو ڈوب کر
(جان) کھینچ لیتے ہیں ۞1 اور ان کی جو آہستگی سے نکال
لے جاتے ہیں ۞2 اور ان (فرشتوں کے ربّ) کی قسم
جو تیزی سے تیرتے پھرتے ہیں ۞3 پھر ان کی جو (حکم
ماننے میں) سبقت کرتے ہیں ۞4 پھر ان کی جو ہر کام کا
انتظام کرتے ہیں ۞5 (جس) دن لرزا دینے والی لرزا
دے گی ۞6 جس کے بعد دوسرا جھٹکا لگانے والی ہوگی ۞7
کتنے ہی دِل اس دن خوف سے کانپ رہے ہوں گے ۞8
(اور کتنے ہوں گے) جن کی آنکھیں (ندامت سے

[1] ان گروہوں سے مراد ہم مشرب لوگوں کے گروہ ہیں یعنی جن کے برے اعمال ایک جیسے ہوں گے مثلاً شرابیوں کا گروہ، زانیوں کا گروہ، کم تولنے اور ماپنے والوں کا گروہ، مال جمع کر کے رکھنے والوں اور اللہ کی راہ میں نہ خرچ کرنے والوں کا گروہ وغیرہ وغیرہ۔

[2] جس طرح قبل ازیں بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ یہ سب استعارات کے لفظی معنی اصلی مضمون تک رسائی حاصل نہیں کرنے دیتے ما حصل ان سب کا ایک ہے اور وہ ربّ ذوالجلال والاکرام کے غلبہ اور قدرت کاملہ کا بیان ہے کہ وہ اپنے قانون کے مطابق کرتا ہے جو کچھ کرتا ہے اور ایسا ہی کرتا رہے گا۔

Marfat.com

جھکی ہوں گی ۞9 وہ کہیں گے کیا ہم کو اپنے رستے پر
اُلٹے پاؤں لوٹایا جائے گا؟ ۞10 کیا جب ہماری ہڈیاں
بوسیدہ ہو جائیں گی؟ ۞11 وہ کہتے ہیں تب تو یہ واپسی
نقصان دہ ہو گی ۞12 پس سوائے اس کے (کچھ) نہیں
کہ ایک سخت آواز ہو گی ۞13 پھر وہ فوراً میدان (حشر)
میں اکٹھے ہو جائیں گے ۞14 کیا آپ کے پاس موسیٰ
(علیہ السلام) کے واقعہ کی خبر پہنچی ۞15 جب اس کے ربّ
نے طویٰ کی مقدس وادی میں اس کو آواز دی ۞16 (کہ
اے موسیٰ علیہ السلام) فرعون کے پاس جا (کیونکہ) وہ حد
سے بڑھ گیا ہے ۞17 پھر اُس سے کہہ کیا تو چاہتا ہے کہ تو
پاک (وصاف) ہو جائے ۞18 اور میں تجھے تیرے ربّ
کی طرف راستہ دکھاؤں تا کہ تو ڈر جائے ۞19 پھر اس
نے اس (فرعون) کو ایک بڑی نشانی دکھائی ۞20 پس
اس پر بھی (فرعون نے) جھٹلایا اور نافرمانی کی ۞21 پھر
اس نے روگردانی کی (اور موسیٰ علیہ السلام کے خلاف
کوششیں کرنے لگا ۞22 پس (لوگوں کو) جمع کیا اور
منادی کرائی ۞23 پھر (لوگوں کو کہا کہ) میں تمہارا ربّ
اعلیٰ ہوں ۞24 پس اللہ نے اسے آخرت اور دُنیا (دونوں)
کے عذاب میں مبتلا کیا ۞25 بلاشبہ اس میں خوف خدا
رکھنے والوں کیلئے بڑی ہی عبرت ہے ۞26
کیا تمہارا پیدا [1] کرنا مشکل ہے یا (اتنے بڑے)
آسمانوں کا بنانا؟ ۞27 (اللہ نے) ان کی بلندی کو اونچا
کیا پھر ان کو بے عیب بنایا ۞28 اور اس کی رات کو تاریک
بنایا اور اس کے دن کو ظاہر کیا ۞29 اور اس کے بعد زمین
کو پھیلا دیا ۞30 اس سے اس کا پانی اور سبزہ نکالا ۞31 اور
پہاڑوں کو (اس پر) قائم کر دیا ۞32 (یہ سب کچھ)
تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدے کے لیے
کیا ۞33 پس جب وہ بڑی آفت (یعنی قیامت) آئے
گی ۞34 اس دن انسان اپنے اعمال کو یاد کرے گا ۞35 اور
دیکھنے والے کے سامنے دوزخ ظاہر کر دی جائے
گی ۞36 پھر جس جس نے سرکشی کی ہو گی ۞37 اور دنیا کی
زندگی جو (آخرت پر) ترجیح دی ہو گی ۞38 پس بلاشبہ
دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہو گا ۞39 اور جس نے اپنے ربّ
کی شان سے خوف کھایا اور (اپنے) نفس کو گری ہوئی
خواہشات سے روکا ۞40 پس بلاشبہ جنت ہی اس کا ٹھکانا
ہو گا ۞41 یہ لوگ اس سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں
کہ وہ کب قائم ہو گی؟ ۞42 تجھے اس (کے آنے کے)
ذکر سے کیا تعلق؟ ۞43 اس (کے وقت) کی انتہا تو
تیرے رب سے متعلق ہے ۞44 تو تُو صرف اس کو جو اس
(آفت) سے ڈرتا ہے خبردار کرنے والا ہے ۞45 وہ
جس روز اس کو دیکھیں گے (ان کی حالت ایسی ہو گی
کہ) گویا وہ صرف ایک شام یا صبح (اس دُنیا میں)
رہے تھے ۞46

42 24:80

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

(کیا اس نے) تیوری [2] چڑھائی اور منہ موڑ لیا؟ ۞1
کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا ۞2 تجھے کیا خبر کہ شاید وہ
پاکیزگی اختیار کرے ۞3 یا وہ نصیحت پکڑے پس
نصیحت اس کو فائدہ دے ۞4 جو شخص پروا نہیں کرتا ۞5
پس تو اس کے لیے فکر مند ہو گا؟ ۞6 اور تجھ پر کیا ہے اگر
وہ پاکیزگی اختیار نہ کرے ۞7 اور جو شخص تیرے پاس
دوڑتا ہوا آیا ۞8 اور وہ ڈرتا ہے ۞9 پس تو اس سے غافل

[1] انسان کو بہت سے مقامات پر یہ بات باور کرائی گئی ہے کہ اے انسان تو اپنی پیدائش پر بھی غور کر اور اس کائنات کی دوسری اشیاء خصوصاً آسمان و زمین اور اس جیسی دوسری مہیب چیزوں کی پیدائش پر، پھر خود ہی فیصلہ کر کہ تیری پیدائش زیادہ مشکل ہے یا ان بڑی بڑی مہیب چیزوں کی، اپنی ذات کے متعلق کبھی غور کر کے تو دیکھ کیا ہے؟ ''کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا''۔

[2] تیوری چڑھانے کا فعل آپ کی طرف منسوب کیا گیا ہے لیکن ایسا کہنا ہرگز صحیح نہیں اور نہ ہی کبھی آپ کسی ایسے فعل کے مرتکب ہوئے اگر واقعہ وہی ہے جو عام بیان کیا جاتا ہے تو بھی عبداللہ بن ام مکتوم کو دیکھ کر منہ چڑھانے اور منہ موڑنے والا وہ کافر ہی تھا جس سے آپ گفتگو کر رہے تھے آپ کو مراد لینا سراسر نادانی ہے۔

Marfat.com

ہے 10 ہرگز نہیں، یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے 11
پس جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے 12 وہ ایسے
صحیفوں میں (درج) ہے جو مکرم (ومعزز) ہیں 13 بلند
مرتبہ صاف ستھرے ہیں 14 وہ (دور دور) سفر کرنے
والوں کے ہاتھوں میں ہے 15 جو بڑے بزرگ اور نیکو
کار ہیں 16 انسان ہلاک ہو وہ کیسا ناشکرگزار ہے 17
(اللہ نے) اس کو کس چیز سے پیدا کیا 18 ایک حقیر قطرہ
سے اس کو تخلیق کیا پھر اس کو ایک خاص انداز سے
بنایا 19 پھر اس کے لیے راہ (ہدات) آسان کر
دی 20 پھر اس کو موت دی پھر اسے قبر (عالم برزخ)
میں رکھا 21 پھر جب چاہے گا اسے دوبارہ اُٹھا کھڑا کر
دے گا 22 ہرگز نہیں، اس نے (اپنے ربّ کے) حکم کو
ادا نہیں کیا 23 پس انسان[1] کو چاہیے کہ وہ اپنی غذا کی
طرف غور کرے 24 بلاشبہ ہم نے (بادلوں سے)
خوب پانی برسایا 25 پھر زمین کو ہم نے خوب پھاڑا 26
پھر ہم نے اس میں خوب غلّہ پیدا کیا 27 اور (اس
طرح) انگور اور ترکاریاں (بھی) 28 اور زیتون اور
کھجوریں (بھی) 29 اور گھنے باغات (بھی) 30 اور
میوے اور چارہ (بھی) 31 (جو) تمہارے اور تمہارے
جانوروں کے کام آتے ہیں 32 پھر جب کان پھٹرنے
والا شور بپا ہوگا 33 اس دن آدمی اپنے بھائی سے (دور)
بھاگے گا 34 اور اپنی ماں اور باپ سے (بھی) 35 اور
اپنی بیوی اور بچوں سے (بھی) 36 اس دن ہر آدمی کی
حالت ایسی ہوگی کہ وہ اسے اپنی طرف اُلجھا دے
گی 37 کچھ چہرے اس دن روشن ہوں گے 38 ہنستے
کھلتے (اور) خوش ہوں گے 39 اور کچھ چہرے اس
دن غبار آلود ہوں گے 40 جن پر سیاہی چھائی ہوگی 41
(بس) یہی لوگ کافر بدکار ہوں گے 42

29 7:81

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

جب آفتاب کو لپیٹ[2] دیا جائے گا 1 اور جب
ستارے دھندلے ہو جائیں گے 2 اور جب پہاڑ
چلائے جائیں گے 3 اور جب دس مہینے کی گابھن
اونٹنیاں آوارہ چھوڑ دی جائیں گی 4 اور جب وحشی
(جانور) اکٹھے کیے جائیں گے 5 اور جب سمندر
بھڑکا دیئے جائیں گے 6 اور جب تمام لوگ جمع کر
دیئے جائیں گے 7 اور جب زندہ درگور کی ہوئی
(لڑکی) کے متعلق سوال کیا جائے گا 8 کہ اس کو کس
گناہ کے بدلہ میں قتل کیا گیا 9 اور جب اعمال نامے
کھولے جائیں گے 10 اور جب آسمان کی کھال اُتار
لی جائے گی 11 اور جب دوزخ دھکائی جائے گی 12
اور جب جنت (جنتیوں کے) قریب لائی جائے
گی 13 (اس وقت) ہر جان جان لے گی کہ وہ کیا لے
کر آئی ہے 14 پس نہیں، میں قسم کھاتا ہوں پلٹنے والے[3]
(ستاروں کے ربّ) کی 15 سیدھے چلنے والے اور
رُک رہنے والے (ستاروں کے ربّ) کی 16 اور

[1] انسان اپنی غذا کی طرف دھیان کرے گا تو اُس کا دھیان نظامِ قدرت کی طرف خود بخود منتقل ہو جائے گا کیونکہ یہ سارا نظام محض انسان کے فوائد حاصل کرنے کے لیے بنایا گیا ہے ورنہ اس نظام کی کسی چیز کو اُس کے ہونے سے کچھ فائدہ نہیں۔ اس طرح انسان کچھ عقل سے کام لے گا تو اُس کی سمجھ میں آ جائے گا یا وہ سمجھنے پر مجبور ہوگا کہ انسان کیا عجیب شئے ہے؟ کیا عجیب شئے بغیر کسی مقصد کے بنائی گئی ہے؟ نہیں تو پھر اس کا مقصد کیا ہے؟ فقط اللہ کی عبادت کرنا اور اُس کی رضا پر راضی رہنا۔

[2] آفتاب جیسی مہیب چیز کے نہ رہنے اور ختم ہو جانے کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے اور اس طرح سارے نظامِ سماوی کے درہم برہم ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ جس کیلئے یہ سب کچھ بنایا گیا جب وہ نہیں رہے گا تو اس سارے نظامِ کائنات کی ضرورت؟

[3] ان تمام استعارات میں نظامِ کائنات کی تشکیل اور اس کی تہدیم بیان کی گئی ہے جن لوگوں نے ان مضامین پر غور کیا ہے وہ آج اس نظامِ کائنات سے طرح طرح کے فوائد حاصل کر رہے ہیں اور ایجادات کا ایک ایسا جال بچھا دیا ہے کہ ہر چھپی چیز خود بخود ظاہر ہوتی چلی جا رہی ہے اور ''ہر راز کے کھولے جانے'' کا معاملہ بہرحال قریب آتا دکھائی دے رہا ہے۔

Marfat.com

(قسم ہے) رات (کے ربّ) کی جب کہ وہ ختم ہونے لگے ❁17 اور (قسم ہے) صبح (کے ربّ) کی جب وہ سانس لے ❁18 بلاشبہ وہ ایک بزرگ رسول کی زُبان (سے اللہ) کا کلام ہے ❁19 جو (رسول) بڑی قوّت والا اور صاحب عرش کے حضور بڑا درجہ رکھنے والا ہے ❁20 جو مطاع (بھی) ہے پھر امین بھی ہے ❁21 اور تمہارا ساتھی ہرگز مجنون نہیں ہے ❁22 اور بلاشبہ اس نے اس کو اُفق منور پر دیکھا ہے ❁23 اور وہ (اللہ سے حاصل کردہ) غیب کی خبریں بتانے میں ہرگز بخیل نہیں ہے ❁24 اور یہ (قرآنِ کریم) کسی شیطان مردود کا کلام (بھی) نہیں ❁25 پھر (اے کافرو!) تم کہاں پھرتے جارہے ہو؟ ❁26 (یہ قرآن) تو بس دُنیا جہاں (والوں) کے لیے بڑی نصیحت ہے ❁27 (خصوصاً تم میں سے) اس کے لیے جو سیدھی راہ چلنا چاہے ❁28 اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ ربّ العالمین چاہے ❁29

19 — 82:82

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

[1]

جب آسمان پھٹ جائے گا ❁1 اور جب تارے جھڑ جائیں گے ❁2 اور جب سمندر پھاڑ کر ملا دیئے جائیں گے ❁3 اور جب قبریں اُکھاڑ کر رکھ دی جائیں گی ❁4 ہر شخص جان لے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا ❁5 اے انسان! تجھ کو کس چیز نے اپنے ربِّ کریم کے متعلق دھوکا میں رکھا ❁6 جس (ذات) نے تجھے پیدا کیا پھر درست کیا پھر مناسب قوتیں بخشیں ❁7 پھر جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دے دیا ❁8 ہرگز نہیں، بلکہ تم روزِ جزا کے منکر ہو ❁9 اور بلاشبہ تم پر نگہبان مقرر کیے گئے ہیں ❁10 وہ کراماً کاتبین (شریف لکھنے والے) ہیں ❁11 وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے رہتے ہو ❁12 بلاشبہ نیک لوگ انعاماتِ الٰہی میں ہوں گے ❁13 اور بلاشبہ بدکردار دوزخ میں ہوں گے ❁14 اس میں وہ جزاسزا کے دن ڈالے جائیں گے ❁15 اور وہ اس سے غائب نہ ہوسکیں گے ❁16 اور (اے مخاطب!) تجھے کیا معلوم کہ وہ جزاوسزا کا دن کیا ہے؟ ❁17 پھر تجھے کیا خبر! کہ وہ جزاوسزا کا دن کیا ہے؟ ❁18 جس دن کوئی شخص کسی کے کچھ (بھی) کام نہ آسکے گا اور حکم اس دن (صرف) اللہ ہی کا ہوگا ❁19

36 — 86:83

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

(ناپ تول میں) کمی کرنے[2] والوں کیلئے خرابی ہے ❁1 جب وہ لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں ❁2 اور جب وہ ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو لوگوں کو نقصان میں ڈالتے ہیں ❁3 کیا یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ ان کو مرنے کے بعد (دوبارہ) زندہ ہونا ہے ❁4 اس عظیم دن میں (جس کا نام قیامت کا دن ہے) ❁5 جس دن لوگ ربّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے ❁6 ہرگز نہیں بلاشبہ بدکاروں کا نامہ اعمال قیدخانے کے دفتر میں ❁7 اور تم کو کیا معلوم کہ وہ قیدخانے کا دفتر کیا ہے؟ ❁8 (وہ) ایک کتاب ہے لکھی ہوئی ❁9 تباہی و بربادی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ❁10 جو جزاوسزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں ❁11 اور اس کو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے تجاوز کرنے والا گنہگار ہے ❁12 جب ہماری آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو پُرانے لوگوں کی کہانیاں ہیں ❁13 ہرگز نہیں، ان کے دِلوں پر ان کے

[1] زیرِ نظر پیرا میں 19 نمبر دیئے گئے ہیں اور ہر ایک نمبر اپنے اندر مضمون کا ایک سمندر رکھتا ہے اس میں جو غوطہ زن ہوگا وہ طرح طرح کے گہر نایاب حاصل کرلے گا لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ گہر ایسے ہیں جو نکالنے والے ہی کے لیے مفید ہوسکتے ہیں دوسرے کے لیے نہیں۔

[2] ناپ تول میں کمی کرنے کا فن گذشتہ قوموں میں رہ چکا ہے اور گذشتہ اقوام کی تمام ایسی امراض قومِ مسلم میں یکساں ایک جگہ جمع دیکھی جا رہی ہیں اور ان کے نقصانات بھی واضح نظر آ رہے ہیں لیکن مسلمان ہیں کہ وہ ایسی خوش فہمیوں میں مبتلا ہیں کہ سب کچھ خوشی سے برداشت کرتے ہوئے "لیموں نچوڑ" کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

Marfat.com

اعمال (بد) کا زنگ[1] چڑھ گیا ہے❁14 ہرگز نہیں،
بلاشبہ وہ اپنے ربّ کے سامنے آنے سے اس دن
روک دیئے جائیں گے❁15 پھر بلاشبہ وہ جہنم میں داخل
کر دیئے جائیں گے❁16 پھر (ان سے) کہا جائے گا
کہ یہ وہی (دوزخ) ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے
تھے❁17 ہرگز نہیں، بلاشبہ نیکوکاروں کے اعمال نامے
﴿عِلِّيِّيْنَ[2]﴾ میں ہوں گے❁18 اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ
﴿علیون﴾ کیا ہے؟❁19 (وہ) ایک لکھی ہوئی کتاب
ہے❁20 جسے مقرب لوگ (اپنی آنکھوں سے) دیکھیں
گے❁21 بلاشبہ نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے❁22
تختوں پر بیٹھے (انعاماتِ الٰہی کا) نظارہ کر رہے ہوں
گے❁23 تُو (اگر دیکھے تو) ان کے چہروں پر نعمت کی
شادابی محسوس کرے گا❁24 انہیں خالص سر بمہر (پاکیزہ)
شراب پلائی جائے گی❁25 اس پر مشک کی مُہر ہو گی اور
چاہیے کہ خواہش رکھنے والے اس کی خواہش کریں❁26
اور اس میں تسنیم کی آمیزش ہو گی (تسنیم کیا ہے؟)❁27
(تسنیم) ایک چشمہ ہے جس سے مقربین پیتے ہیں❁28
بلاشبہ جو لوگ گنہگار تھے (وہ دُنیا میں) ایمان والوں
(کو دیکھ کر اُن) پر ہنسا کرتے تھے❁29 اور جب ان
(نیکوکاروں) کے پاس سے گزرتے تھے تو ایک
دوسرے کو آنکھ[3] سے اشارے کیا کرتے تھے❁30 اور
جب اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتے تھے تو
(مسلمانوں کے خلاف) خوب خوش گپیاں ہانکتے
تھے❁31 اور جب (بھی) انہیں دیکھتے تھے تو کہتے تھے
کہ یہ لوگ تو بالکل گمراہ ہیں❁32 اور حالانکہ وہ ان
(مسلمانوں) پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے❁33 پس
آج جو لوگ ایمان لائے (ان) کفار پر ہنستے ہوں
گے❁34 تختوں پر بیٹھے (ان کا سارا حال) دیکھ رہے
ہوں گے❁35 (اور آپس میں کہیں گے) کیا کافروں کو
جو کچھ وہ کیا کرتے تھے (اس کا) پورا بدلہ مل گیا (یا
نہیں؟)❁36

84:84 25

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

جب آسمان پھٹ جائے گا❁1 اور اپنے ربّ کے
لیے کان لگائے گا اور (یہی) اسے سزاوار ہے❁2 اور
جب زمین پھیلا دی جائے گی❁3 اور جو کچھ اس میں
ہے وہ اس کو نکال[4] پھینکے گی اور خالی ہو جائے گی❁4 اور
اپنے ربّ کے لیے کان لگائے گی اور یہی اسے سزاوار
بھی ہے❁5 اے انسان! تو خوب کوشش کرنے والا
ہے (اس لیے) اپنے ربّ کی طرف (پہنچنے کی) خوب
کوشش کر (کہ تو ہی) اس سے ملنے والا ہے❁6 پس
جس کے داہنے ہاتھ میں اس کا اعمال نامہ دیا جائے
گا❁7 تو اس سے جلد ہی آسان حساب لے لیا جائے
گا❁8 اور یہ اپنے گھر والوں کے پاس خوش خوش واپس
آئے گا❁9 اور جس کو اس کا اعمال نامہ پشت کے پیچھے
سے دیا جائے گا❁10 پس وہ موت کو (خود اپنے منہ

---

[1] اس زنگ کے باعث نیکی اور بھلائی کی کوئی بات ان کے دِلوں تک پہنچ ہی نہیں رہی گندگی کے بھنورے کو اپنی گندی گولی کے ساتھ بہت پیار ہے کہ اس نے محنت سے تیار کی ہے۔

[2] ''علیین'' اور ''سجین'' دو فرضی مقام تصور کر لیے گئے ہیں اور لوگوں کو بتایا جاتا ہے کہ نیک لوگوں کی روحیں ان کے مرنے کے بعد مقام ''علیین'' اور بدکرداروں کی روحیں مرنے کے بعد مقام ''سجین'' میں ٹھہرائی جاتی ہیں لیکن یہ فرضی کہانی ہے جو دیندار لوگوں نے عوام کی تفہیم کے لیے فرض کر لی ہے۔ غور کرو کہ کیا اعمالنامے کو روح کہتے ہیں۔

[3] آنکھ کا اشارہ کیا کچھ کرتا ہے؟ وہی جو کچھ اس اشارہ کے سوا کرنا ممکن نہیں ہوتا خواہ کتنے بڑے لشکر ہی کیوں نہ ہوں؟

[4] اس وقت اس طرح کے تمام استعارات غیروں کی وساطت سے منصۂ شہود میں آ رہے ہیں بہت کچھ ظاہر ہو چکا ہے اور بہت کچھ عنقریب ظاہر ہو جائے گا اور ہم دیکھتے ہی دیکھتے تھک جائیں گے۔ غور کرو کہ کیا کیا چیزیں ہیں جو زمین نے اگل دی ہیں اور غیروں نے ان پر آگے بڑھ کر قبضہ کر لیا ہے۔

Marfat.com

سے) پکارے گا ۞ [11] اور (انجام کار) بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا ۞ [12] بلاشبہ وہ اپنے اہل وعیال میں مگن رہا کرتا تھا ۞ [13] اس نے سمجھ رکھا تھا کہ اسے کبھی واپس نہیں لوٹنا ہے ۞ [14] کیوں نہیں، بلاشبہ وہ اپنے ربّ کی نظر میں تھا ۞ [15] پس نہیں، میں شفق (کے ربّ) کی قسم کھاتا ہوں ۞ [16] اور رات (کے ربّ) کی بھی اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے ۞ [17] اور قسم ہے چاند[1] (کے ربّ) کی جب وہ مکمل ہو جائے ۞ [18] تم ضرور درجہ بدرجہ ان حالتوں کو پہنچو گے ۞ [19] پھر ان لوگوں کو کیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے ۞ [20] اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جائے تو وہ سجدہ نہیں کرتے ۞ [21] بلکہ وہ لوگ جو کافر ہیں (اس قرآن کو) جھٹلاتے ہیں ۞ [22] اور اللہ (اس کو) خوب جانتا ہے جو وہ (دلوں میں) چھپاتے ہیں ۞ [23] پس آپ ان کو دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیں ۞ [24] مگر ہاں! جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی منقطع ہونے والا نہیں ۞ [25]

22 27:85

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

قسم ہے برجوں والے آسمان (کے ربّ) کی ۞ [1] اور اس دن (کے ربّ) کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے ۞ [2] اور دیکھنے والے اور دیکھی جانے والی چیز (کے ربّ) کی ۞ [3] خندقوں[2] والے ہلاک ہو گئے ۞ [4] (ان خندقوں والے) جن میں خوب بھڑکتے ہوئے ایندھن کی آگ تھی ۞ [5] جب وہ اس (آگ) پر بیٹھے (دیکھ رہے) تھے ۞ [6] اور جو کچھ وہ ایمان والوں کے ساتھ کر رہے تھے ان کا دل (اس کی حقیقت کو) سمجھتا تھا ۞ [7] اور وہ ان سے محض اس کا بدلہ لے رہے تھے کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے جو غلبہ والا، لائق حمد وثنا ہے ۞ [8] جس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر ہے اور اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے ۞ [9] بلاشبہ جن لوگوں نے مومن مرد اور مومن عورتوں کو اذیت پہنچائی پھر توبہ نہ کی (اور اسی حالت میں مر گئے) تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور اسی طرح جلنے کا عذاب (بھی) ۞ [10] بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ان کے لیے باغات ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (اور ان کی کامیابیوں میں) یہی بڑی کامیابی ہے ۞ [11] بلاشبہ تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے ۞ [12] بلاشبہ وہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ زندہ کرے گا ۞ [13] اور وہ بڑا ہی بخشنے والا بہت ہی محبت کرنے والا ہے ۞ [14] وہ عرش کا مالک (اور) بزرگ شان والا ہے ۞ [15] جس بات کا ارادہ کرے اسے کر کے رہتا ہے ۞ [16] کیا آپ کو ان لشکروں کی خبر نہیں پہنچی؟ ۞ [17] فرعون اور ثمود (کے لشکروں) کی ۞ [18] بلکہ (حقیقت یہ ہے) کافروں کا کام ہی جھٹلانا ہے ۞ [19] اور اللہ ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے ۞ [20] بلکہ یہ قرآن بڑی (ہی) عظمت والا ہے ۞ [21] جو "لوحِ محفوظ" میں (بھی) محفوظ ہے ۞ [22]

17 36:86

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

قسم ہے آسمان اور صبح کے ستارے (کے ربّ) کی ۞ [1] اور آپ کو کیا معلوم کہ یہ صبح کا ستارہ کیا ہے؟ ۞ [2] وہ ستارہ وہ (ہے) جو بہت چمکتا ہے ۞ [3] کوئی شخص ایسا نہیں کہ اس پر (اللہ کی طرف سے) کوئی نگہبان نہ

[1] لوگوں نے چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کا مطالعہ کر کے سمندروں کی تہوں میں جو کچھ چھپا ہے اُس تک رسائی حاصل کر لی ہے اور ہمارے عید کا چاند نظر آنے اور عید منانے کا فیصلہ عدالتوں میں زیر غور ہے۔ واہ رے قوم مسلم! اور واہ رے علمائے امت مسلمہ!

[2] ایک زمانہ تھا کہ یہود ونصاریٰ مذہبی مخالفین کیلئے خندقیں تیار کرتے اور مخالفین کو ان میں جلانے کا کام کرتے تھے لیکن اس وقت یہ کام امت مسلمہ کے علمائے کرام سرانجام دے رہے ہیں۔ جو ہمارے قرآن کو ہاتھ لگا دے اس کے لیے یہ سزا اور جو ہمارا کلمہ پڑھے اُس کے لیے ایسی اور اتنی سزا اور ان سزاؤں کا ایک ایسا جال بچھا دیا گیا ہے کہ اس میں غیر مسلموں کی جگہ خود مسلمان پھنس کر رہ گئے ہیں اور تڑپ تڑپ کر جان دے رہے ہیں لیکن کوئی پرسان حال نہیں اور جال متفقہ طور پر متبحر علمائے گرامی قدر کا بنا ہوا ہے جس کے ٹوٹنے کا تصور کیا نہیں جا سکتا۔

Marfat.com

ہو ۞ 4 پس انسان کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ کس چیز سے
پیدا کیا گیا ہے ۞ 5 وہ اُچھلتے پانی (کی ایک بوند ہی)
سے تو پیدا کیا گیا ہے ۞ 6 جو پانی پیٹھ[1] اور سینہ (کی
ہڈیوں) کے درمیان سے نکلتا ہے ۞ 7 بلاشبہ وہ (اللہ)
اس کے دوبارہ لوٹانے پر (بھی) قادر ہے ۞ 8 اس دن
جب پوشیدہ بھید ظاہر کیے جائیں گے ۞ 9 پھر نہ اس کا
کچھ زور چلے گا اور نہ (ہی) اس کا کوئی معاون ہوگا ۞ 10
اور قسم ہے آسمان (کے ربّ) کی جس سے مینہ اُترتا
ہے ۞ 11 اور قسم ہے زمین (کے ربّ) کی جب وہ پھٹتی
ہے (تو سبزہ نکل آتا ہے) ۞ 12 بلاشبہ یہ (قرآن) ایک
فیصلہ کن کلام ہے ۞ 13 اور یہ کوئی لغو چیز نہیں ہے ۞ 14
بلاشبہ وہ (کافر) لوگ اپنی اپنی خفیہ تدبیروں میں لگے
ہوئے ہیں ۞ 15 اور میں (اللہ) نے بھی (ایک) خفیہ
تدبیر کردی ہے (کہ ان کی ساری تدبیریں فیل ہوں
گی) ۞ 16 پس آپ بھی کافروں کو مہلت دیجیے کہ کچھ
دن اور (ان کو) چھوڑ دیجیے ۞ 17

8:87 — 19

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

آپ اپنے ربّ کے نام[2] کی پاکیزگی بیان کیجیے ۞ 1
جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا پھر (اس کے تناسب کے
ساتھ) درست کیا ۞ 2 اور جس نے اندازہ ٹھہرایا اور
اسے ہدایت دی ۞ 3 اور جس نے (زمین سے) چارہ
اُگایا ۞ 4 پھر اس کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا ۞ 5 عنقریب ہم
آپ کو پڑھا دیں گے پھر آپ (اسے بھی) نہ بھولیں
گے ۞ 6 سوائے اس کے جو اللہ چاہے، بلاشبہ وہ (اللہ)
ہر ظاہر اور مخفی (چیز) کو (اچھی طرح) جانتا ہے ۞ 7 اور
ہم آپ کے لیے سہولت کا سامان مہیا کردیں گے ۞ 8
پس آپ نصیحت کرتے رہیے جہاں تک نصیحت کارگر
ہو ۞ 9 عنقریب نصیحت حاصل کرے گا وہ شخص جو (اللہ
سے) ڈرنے والا ہے ۞ 10 اور اس سے دور رہے گا وہی جو
بدنصیب ہوگا ۞ 11 جو (بالآخر) بڑی آگ میں جھونک
دیا جائے گا ۞ 12 پھر وہاں نہ مرے گا نہ جیئے گا ۞ 13 بلاشبہ
وہی بامُراد ہوا جس نے اپنے آپ کو پاک کر لیا ۞ 14 اور
اپنے ربّ کا نام لیا اور نماز پڑھتا رہا ۞ 15 بلکہ (حقیقت
یہ ہے) تم دُنیا ہی کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو ۞ 16 حالانکہ
آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے ۞ 17 بلاشبہ یہ (سب
کچھ) اگلے صحیفوں[3] میں بھی لکھا ہوا ہے ۞ 18 ابراہیم و
موسیٰ (علیہما السلام) کے صحیفوں میں ۞ 19

68:88 — 26

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

کیا آپ کو (دُنیا پر) چھا جانے والی کی بھی خبر پہنچی
ہے ۞ 1 اس دن کتنے چہرے اُترے ہوئے ہوں گے ۞ 2
(وہ) محنت[4] کرنے والے تھے (لیکن آخرت میں)
تھکے ہوئے ہوں گے ۞ 3 (ان محنتیوں کی جماعت)
ایک بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگی ۞ 4 ان کو کھولتے
ہوئے چشمہ سے پانی پلایا جائے گا ۞ 5 ان کا کھانا
سوائے خاردار جھاڑ کے کچھ نہ ہوگا ۞ 6 جو نہ فربہ کرے
گا اور نہ (ہی) بھوک کو رفع کرے گا ۞ 7 کتنے چہرے

---

[1] یہ نسل انسانی کی پیدائش کا ذکر ہے جو اللہ ربّ ذوالجلال والاکرام نے بیان فرمایا ہے پیٹھ سے مراد مرد کی پیٹھ اور سینہ سے مراد عورت کا سینہ، نبی اعظم و آخر ﷺ کے فرمان میں ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ نسل انسانی کی پیدائش مرد اور عورت دونوں کے ملاپ سے ہے لیکن ہمارے علمائے گرامی قدر جب معجزہ کی پچر اس میں لگا دیتے ہیں تو یہ سارا بیان ہوا ہو جاتا ہے۔ بات کس کی بھاری رہی فیصلہ خود کرلیں۔

[2] آپ ﷺ نے یہی کام سرانجام دیا اور اپنی امت کے لوگوں کو اس پر لگانے کی ہر ممکن کوشش کی پھر اس کا نتیجہ یہ رہا کہ اس دنیا میں کوئی کچا، پکا مکان ایسا نہ رہا جہاں آپ ﷺ کا پیغام نہ پہنچا ہو۔

[3] اسلام کی تعلیمات بالکل وہی ہیں جو تعلیمات دنیا کے تمام انبیاء و رسل دیتے رہے اور آج وہ سب کچھ صحیفۂ اعظم قرآن کریم میں موجود ہے۔

[4] وہ محنت کرنے والے تھے لیکن ان کی محنت ربّ ذوالجلال والاکرام کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق نہ تھی بلکہ محض اختراعی تھی غور کیجیے کہ کراچی جانے والا پشاور کی طرف سفر شروع کردے تو کتنا ہی تھک کر چور کیوں نہ ہو جائے کراچی سے دور ہی ہوگا وہاں پہنچ نہیں سکتا۔

Marfat.com

اس دن تروتازہ ہوں گے 8❁ اپنے اعمال سے وہ خوش
ہوں گے 9❁ (وہ) عالی شان جنت میں ہوں گے 10❁
جس میں وہ کوئی فضول بات نہ سنیں گے 11❁ اس میں
بہتا ہوا چشمہ ہوگا 12❁ اس میں اونچے اونچے تخت
(بچھے) ہوں گے 13❁ اور آبخورے (رینے سے)
رکھے ہوں گے 14❁ اور غالیچے (بڑے سلیقہ سے) برابر
برابر لگے ہوں گے 15❁ اور (استراحت کے لیے)
قالینیں بچھی ہوں گی 16❁ کیا یہ لوگ اونٹ پر نظر نہیں
کرتے کہ وہ (عجیب الخلقت) پیدا کیا گیا ہے 17❁ اور
آسمان کہ وہ کس طرح بلند کیا گیا ہے 18❁ اور پہاڑ کہ
کس طرح گاڑ دیئے گئے ہیں 19❁ اور زمین کہ وہ کیسے
بچھائی گئی ہے 20❁ پس نصیحت کیجئے کہ آپ تو نصیحت
کرنے والے ہیں 21❁ آپ[1] اُن پر داروغہ نہیں لگائے
گئے 22❁ مگر جس نے پیٹھ پھیر لی (روگردانی کی) اور
انکار کیا 23❁ پس اللہ اس کو (بہت) سخت عذاب دے
گا 24❁ بلاشبہ ان کو لوٹ کر ہمارے پاس آنا ہوگا 25❁ پھر
بلاشبہ ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب لینا (بھی) ہو
گا 26❁

30 10:89

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

آنے والی فجر (کے ربّ) کی قسم 1❁ اور دس
راتوں (کے ربّ) کی قسم 2❁ جفت[2] اور طاق راتوں
(کے ربّ) کی قسم 3❁ اور رات (کے ربّ) کی جب
وہ گزرنے لگے 4❁ کیا عقلمندوں کے لیے ان (کے
ربّ) کی قسم ایک بڑی قسم ہے (یا نہیں؟) 5❁ کیا تو
نے نہیں دیکھا (یا سنا) کہ تیرے ربّ نے عاد کے
ساتھ کیا کیا؟ 6❁ (عاد) اِرم سے جو بڑے بڑے
ستونوں والے تھے 7❁ جن کا مثل (اس) ملک میں
کوئی پیدا نہ کیا گیا تھا 8❁ اور ثمود کے ساتھ (کیا ہوا)
جو وادیوں میں پتھر تراشا کرتے تھے 9❁ اور فرعون
میخوں والے کے ساتھ (کیا ہوا) 10❁ جنہوں نے
اپنے ملک میں سخت فساد بپا کر رکھا تھا 11❁ اور فساد میں
وہ (مزید) بڑھتے ہی جاتے تھے 12❁ پھر تیرے ربّ
نے ان پر عذاب کا کوڑا[3] برسایا 13❁ بلاشبہ تیرا ربّ
(ایسے نافرمانوں کی) تاک میں ہے 14❁ پھر انسان کہ
جب اس کا ربّ اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس
کی عزت کرتا ہے اور اس پر نعمت نازل کرتا ہے تو وہ کہتا
ہے کہ میرے ربّ نے میری عزت کی 15❁ اور جب
(اللہ) اسے آزمائش میں ڈالتا ہے، اس کے رزق کو
تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے ربّ نے مجھے
ذلیل (وخوار) کر دیا 16❁ ہرگز نہیں، بلکہ (قصور تمہارا
ہے کہ) تم یتیم کی عزت نہیں کرتے تھے 17❁ اور نہ ہی تم
مساکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے تھے 18❁ اور تم
(وہ ہو کہ) میراث[4] کا مال سمیٹ کر کھا جاتے تھے 19❁
اور تم مال سے بہت ہی زیادہ محبت کرتے تھے 20❁ ہرگز
نہیں، (ذرا غور کرو) جب زمین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

---

[1] قرآن کریم نے بیسیوں بار یہ لفظ استعمال کیا ہے اور لوگوں پر واضح کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی لیکن مسلمان ہیں کہ ان کی اکثریت اس کو ماننے کے لیے تیار نہیں۔ داروغہ کے معنی جہاں بھی دیکھیں تو نگہبان ومحافظ ہی کے ہوں گے۔

[2] اس جگہ جفت اور طاق سے کیا مراد ہے؟ یہ نہ ختم ہونے والی بحث ہے اگر اس میں فجر اور دس راتیں بھی شامل کرلیں تو چاہے ساری عمر لکھتے رہیں لیکن سب کچھ محض دل لگی کے لیے ہوگا حقیقت تو یہ ہے کہ تمام نظام اللہ رب کریم کا ہے اور جس نے رات دن کا یہ نظام بنایا ہے اُس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی بنا کر مبعوث کر دیا ہے جس کے بعد کوئی نیا یا پرانا نبی نہیں آئے گا۔

[3] فرعون کو پانی میں غرق کر دیا اور قارون کو اور اس کے خزانوں کو زمین نگل گئی پھر جس رب نے ان کو ٹھکانے لگایا وہ آپ کے مخالفین کا بھی سدباب کردے گا آپ اپنا کام کرتے جائیں حقیقت وقت خود واضح کر دے گا کہ وہ ایسا کرتا آیا ہے۔

[4] میراث کا مال وہی جو باپ دادا سے وراثت میں ملتا ہے لیکن اکثر جس کے قبضہ میں آتا ہے وہ دوسروں کو محروم کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کبھی نہیں سمجھتا کہ پہلے تو اس کو سنبھال کر رکھ نہیں سکے تو میں کیسے رکھ لوں گا؟

Marfat.com

جائے گا ۞21 اور تیرا رب تجلی فرمائے گا اور فرشتے صفیں
باندھے کھڑے ہوں گے ۞22 اس دن دوزخ حاضر
کی جائے گی (اور) اس دن انسان پچھتائے گا لیکن
اب پچھتائے کیا ہوت؟ ۞23 وہ کہے گا کاش! میں نے
اپنی اس زندگی کے لیے کچھ آگے بھیجا ہوتا ۞24 پس اس
دن اللہ کے برابر نہ کوئی عذاب دینے والا عذاب
دے گا ۞25 اور نہ اس کی گرفت جیسی کوئی اور گرفت
کرے گا ۞26 اے وہ نفس جس نے اطمینان حاصل کر
لیا ۞27 تو اپنے ربّ کی طرف واپس چل اس طرح کہ تو
اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ۞28 پھر تو میرے
(برگزیدہ) بندوں میں شامل ہو جا ۞29 اور میری جنت
میں داخل ہو جا ۞30

20　　35:90

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

نہیں، میں اس شہر (مکہ کے ربّ) کی قسم کھاتا
ہوں ۞1 (اے پیغمبر اسلام!) آپ کو اس (حرمت
والے) شہر میں حلال کرلیا گیا ہے[1] ۞2 قسم ہے باپ اور
بیٹے (دونوں کے ربّ) کی ۞3 بلاشبہ ہم نے انسان کو
بڑی مشقت اُٹھانے والا بنایا ہے ۞4 کیا وہ خیال کرتا
ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا ۞5 وہ کہتا ہے کہ میں
نے تو ڈھیروں ڈھیر مال خرچ کر دیا ہے ۞6 کیا وہ سمجھتا
ہے کہ اسے کوئی دیکھنے والا نہیں ہے ۞7 کیا ہم نے اس[2]
کو دو آنکھیں نہیں دیں؟ ۞8 اور زُبان اور دو ہونٹ
(بھی) ۞9 اور ہم نے اُسے دونوں راستے بھی بتا
دیئے ۞10 پھر (بھی) اس نے دشوار گزار گھاٹی سے
گزرنے کی ہمت نہ کی ۞11 اور آپ کیا سمجھے کہ وہ دشوار
گزار گھاٹی کیا ہے؟ ۞12 (وہ) کسی کی گردن (مشکلات
سے) چھڑانا ہے ۞13 یا بھوک کے دن (قحط کے زمانہ
میں) کھانا کھلانا ہے ۞14 (خصوصاً) یتیم کو جو قرابت
دار بھی ہو ۞15 یا مسکین کو جو (بالکل) خاک نشین
ہے ۞16 پھر وہ ایمان والوں سے (بھی) ہو جو ایک
دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں اور رحم کی نصیحت
کرتے ہیں ۞17 یہی لوگ اصحاب[3] یمین ہیں ۞18 اور جن
لوگوں نے ہماری آیتوں کا کفر کیا وہ بائیں ہاتھ والے
(نحوست والے) ہوں گے ۞19 یہی لوگ ہیں جو آگ
میں بند کر دیئے جائیں گے ۞20

15　　62:91

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

قسم ہے سورج اور اس کی دھوپ (کے ربّ)
کی ۞1 اور چاند (کے ربّ) کی جب وہ (سورج کے)
پیچھے آتا ہے ۞2 اور دن (کے ربّ) کی جب وہ اس
(آفتاب) کو ظاہر کر دیتا ہے ۞3 اور رات (کے ربّ)
کی جب وہ اس (آفتاب) کو چھپالیتی ہے ۞4 اور آسمان
اور اس کے بنانے والے (ربّ) کی ۞5 اور زمین اور
اس کو بچھانے والے (ربّ) کی ۞6 اور انسان اور اس
کو درست کرنے والے (ربّ) کی ۞7 پس (اس اللہ
نے) نفس (انسانی پر) برائی اور تقویٰ اچھی طرح
کھول دیا ۞8 پس جس نے نفس کو پاک کیا وہ اپنے
مقصود کو پا گیا ۞9 اور جس نے اسے (مٹی میں[4]) گاڑ دیا
وہ نامراد ہو گیا ۞10 ثمود قوم نے اپنی سرکشی کے باعث

[1] حرم مکہ میں لڑائی حرام تھی، ہے اور رہے گی لیکن اگر کوئی دوسرا ایسی جگہ ایسا کام شروع کر دے تو پھر ایسی حالت میں گویا دفاع کی عام اجازت ہے اگر یہ اجازت نہ دیں تو کیا ایک فریق کو مروا دیں؟ یہی معاملہ آپؐ کے وقت میں آپؐ کے ساتھ ہوا۔

[2] انسان کو جو جوارح عطا کیے گئے ہیں یہ بھی اللہ کا اُس پر احسان ہے اگر کسی کے پاس ان میں سے کوئی عضو نہ ہو تو اُس سے اس کی قدر معلوم کرو، پھر ان تمام اعضاء کے عطا کرنے والے کا شکر کیوں ادا نہیں کرتے؟

[3] اصحاب یمین وہ کامیاب لوگ ہیں جو جنت کے مستحق قرار پائیں گے اس لیے ان کے اوصاف اپنانے کی ہر ممکن کوشش کرو تا کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑ جائے۔

[4] مٹی میں گاڑ دیا یعنی اپنی گندگی کی طرف دھیان نہ دیا اور نیکی کو پہچاننے کی کوشش ہی نہ کی اُس کا سرانجام دینا تو دور کی بات ہے۔

Marfat.com

(صالح علیہ السلام کو) جھٹلایا۞11 جب ان میں سے ایک
بدبخت اُٹھ کھڑا ہوا۞12 اس پر ان کے رسول (صالح
علیہ السلام) نے کہا کہ اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے
(کے اوقات) کا خیال رکھو۞13 پھر اُنہوں نے اس
(صالح علیہ السلام) کو جھٹلایا (اور) اونٹنی کی کونچیں کاٹ
دیں پھر ان کے پروردگار نے بھی ان کے گناہ کے
باعث ان پر عذاب نازل کیا پھر سب کو (خاک میں ملا
کر) برابر کر دیا۞14 اور وہ (اسی طرح) ان (مکہ
والوں) کے انجام کی بھی پروا نہیں کرتا۞15

21 9:92

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

قسم ہے رات (کے ربّ) کی جب وہ چھا
جائے۞1 اور دن (کے ربّ) کی جب وہ خوب روشن
ہو جائے۞2 اور (قسم ہے اس ربّ کی) جس نے نرو
مادہ پیدا کیا ہے۞3 بلاشبہ تمہاری کوششیں مختلف (قسم
کی) ہیں۞4 پس جس[1] نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور
تقویٰ اختیار کیا۞5 اور نیک بات کی تصدیق کی۞6
اسے ہم ضرور آسانی (کے مواقع) میسر کریں گے۞7
اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی کا اظہار کیا۞8 اور
اچھی بات کو جھٹلایا۞9 اسے ہم تکلیف (کا سامان) بہم
پہنچائیں گے۞10 اور اس کا مال اس کو کچھ فائدہ نہ دے
گا جب وہ ہلاکت میں گرے گا۞11 بلاشبہ ہدایت دینا
ہمارے ہی اختیار میں ہے۞12 اور بلاشبہ آخرت اور دُنیا
ہمارے ہاتھ میں ہے۞13 پس میں تم کو ایک بھڑکتی ہوئی
آگ سے خبردار کرتا ہوں۞14 اس میں سوائے بدبخت
کے کوئی داخل نہ ہوگا۞15 جس نے (حق کو) جھٹلایا اور
(سچ سے) منہ پھیر لیا۞16 اور سا سے پرہیزگاروں کو
یقیناً دور رکھا جائے گا۞17 جو اپنا مال (اللہ کی راہ میں)
خرچ کرتا ہے تاکہ تزکیہ[2] حاصل کرے۞18 اور کسی کا اس
پر احسان نہیں جس کو اتارنے کیلئے وہ خرچ کرتا ہے۞19
ہاں! مگر اپنے ربِّ اعلیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے
(دیتا ہے)۞20 اور (وعدۂ الٰہی ہے کہ) وہ شخص عنقریب
خوش ہو جائے گا۞21

11 11:93

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

قسم ہے دھوپ (کے ربّ) کی۞1 اور قسم ہے
رات (کے ربّ) کی جب وہ چھا جائے۞2 نہ آپ
کے ربّ نے آپ کو چھوڑا اور نہ ہی آپ سے وہ
ناراض ہوا۞3 اور آپؐ کیلئے ہر پیچھے آنے والی[3] گھڑی
پہلی سے بہتر ہوگی۞4 اور عنقریب آپ کو آپ کا ربّ
وہ کچھ عطا کر دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۞5 کیا اللہ
نے آپؐ کو یتیم نہ پایا پھر (بھی) آپؐ کو ٹھکانہ دے
دیا۞6 اور (اس (اللہ) نے آپؐ کو متلاشی پایا تو منزلِ
مقصود پر پہنچا دیا۞7 اور اس (اللہ) نے آپؐ کو حاجت
مند پایا تو غنی کر دیا۞8 پس (تو بھی) جو یتیم ہے اس پر
خفا نہ ہو۞9 اور سائل کو مت جھڑک۞10 اور تو اپنے ربّ
کی نعمت کا ضرور اظہار کرتا رہ۞11

8 12:94

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

کیا ہم نے آپؐ کے سینے کو (ہدایت کے لیے)

[1] اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا اپنی کامیابی کو حاصل کرنا ہے اور مال کو گن گن کر رکھنا وہ ناکامی ہے جو انسان کو روسیاہ بنا دیتی ہے۔ پھر جو شخص ایک نیکی کرتا ہے وہ نیکی پر نیکی بڑھاتا ہے اور جو برائی کی طرف رغبت کرتا ہے وہ اس میں ترقی پا جاتا ہے اور انجام کار اپنی آخرت برباد کر لیتا ہے جس طرح وقت کے سرمایہ دار زرداری وغیرہ کر رہے ہیں۔

[2] تزکیہ حاصل کرنے کا گر بتا دیا کہ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرنے میں حاصل ہوتا ہے جلیاں پانے اور حق وہو کے نعرے لگانے سے نہیں۔

[3] اللہ کا بہت بڑا احسان ہے اُس بندہ پر جس کا ہر آنے والا دن جانے والے سے بہتر رہے اور یہ وہ انعام ہے جو نبی اعظم و آخر ﷺ نے حاصل کیا۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

Marfat.com

کشادہ[1] نہیں کیا؟ ❁1 اور آپ ؐ کے اس بوجھ کو آپ
ﷺ سے اُتار کر پھینک نہیں دیا؟ ❁2 ایسا بوجھ جو آپ ؐ
کی پیٹھ توڑ رہا تھا ❁3 اور آپ ﷺ کے ذکر کو بھی ہم
نے بلند کر دیا ❁4 پس بلاشبہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی
ہے ❁5 بلاشبہ ہر تنگی کے بعد فراخی (لازم) ہے ❁6
پس جب بھی آپ ؐ کو فراغت ملے (تو اللہ کے لیے)
کوشش میں لگ جا ❁7 اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ
ہو جا ❁8

8 — 28:95

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

﴿التین﴾ اور ﴿الزیتون﴾ (کے ربّ) کی
قسم ❁1 اور طورِ سینا (کے ربّ) کی قسم ❁2 اور اس امن
والے شہر (مکہ کے ربّ) کی قسم ❁3 بلاشبہ ہم نے
انسان[2] کو موزوں سے موزوں تناسب پر بنایا ❁4 پھر ہم
نے اسے پست ترین حالت میں ڈال دیا ❁5 مگر ہاں!
جو لوگ ایمان لائے اور مناسب حال عمل کیے پس ان
کے لیے ایک نہ ختم ہونے والا نیک بدلہ ہوگا ❁6 پس
اس کے بعد کون سی چیز تجھ کو جزا و سزا کے معاملے میں
جھٹلاتی ہے ❁7 (تو ہی بتا کہ) کیا اللہ سب حاکموں
سے بڑا حاکم نہیں؟ ❁8

19 — 1:96

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

(اے پیغمبر بنائے جانے والے) اپنے ربّ کا
نام لے کر پڑھ جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا ہے ❁1
جس نے انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے پیدا کر
دیا ❁2 (اے پیغمبر اسلام!) پڑھ اور آپ ؐ کا ربّ بڑا ہی
بزرگی والا ہے ❁3 جس[3] نے قلم سے علم سکھایا ❁4 اس نے
انسان کو (وہ کچھ) سکھایا ہے جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا ❁5
ہرگز نہیں، بلاشبہ انسان حد سے (اکثر حالات میں)
نکل جاتا ہے ❁6 اس طرح کہ وہ اپنے آپ کو مستغنی
سمجھتا ہے ❁7 (اے انسان) بلاشبہ تجھ کو اپنے ربّ کی
طرف لوٹ کر جانا ہے ❁8 کیا اس شخص کو تُو نے دیکھا
جو منع کرتا ہے ❁9 ایک بندے[4] کو جب وہ نماز پڑھتا
ہے ❁10 کیا تو نے دیکھا اگر (وہ بندہ) راہِ راست پر
ہو ❁11 یا پرہیزگاری کی تلقین کرتا ہو ❁12 کیا دیکھا تو نے
اگر وہ جھٹلاتا اور (حق سے) منہ موڑتا ہو؟ ❁13 کیا وہ
نہیں جانتا کہ اللہ (اسے) دیکھ رہا ہے ❁14 ہرگز نہیں
اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر
(اسے) زور[5] سے گھسیٹیں گے ❁15 اس پیشانی کو جو
جھوٹی ہے اور خطا کار بھی ہے ❁16 پس چاہیے کہ (اب

---

[1] ہدایت کے لیے جس کا سینہ کھول دیا گیا وہ انعام الٰہی پا گیا اور اس کے تمام بوجھ خود بخود ہلکے ہو گئے۔ آپ ؐ پر پیٹھ توڑنے والا بوجھ کونسا تھا؟ ظاہر ہے کہ اللہ کے دین کی تبلیغ ہی تھی جو مکہ والوں کو پسند نہ آئی اور اُنہوں نے آپ ؐ کو امین و صادق تسلیم کرنے کے باوجود مخالفت میں تمام انسانی حدود پھلانگ دیں پھر ''مشکلیں اتنی پڑیں کہ آساں ہو گئیں'' کے اصول کے تحت آپ ؐ کا سارا بوجھ ختم ہو گیا۔

[2] انسان کی پیدائش تمام مخلوقات کی پیدائش سے بہتر اور مناسب اس لیے ہے کہ اس ساڑھے پانچ فٹ ڈھانچہ کے سامنے پوری کائنات کو مسخر کر دیا گیا جس سے جو کام لینا چاہے وہ دینے کے لیے ہمہ وقت تیار ہے اس کو دیکھ کر زبان پر فطرتاً یہ الفاظ جاری ہو جاتے ہیں کہ ''فَتَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ''

[3] یہ مضمون وہ مضمون ہے جو آپ کی بعثت کے بعد سب سے پہلے آپ ؐ پر نازل کیا گیا جس میں قلم اور علم دونوں کو آپس میں لازم و ملزوم قرار دیا لیکن یہ قرآنِ کریم کا وہ معجزہ ہے جو فقط آپ ؐ کو عطا کیا گیا حالانکہ آپ ؐ نے اس کے لیے کوئی سعی و کوشش نہیں کی لیکن افسوس کہ امت مسلمہ کے علماء گرامی قدر آج بھی اس حقیقی معجزہ کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں اور جو اس معجزہ کو تسلیم کریں ان پر طعن و تشنیع کی زبان کھول دیتے ہیں اور وہ وہ صلواتیں سناتے ہیں جو ہرگز ان کے شایانِ شان نہیں۔
اس بندے سے مراد خود نبی اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

[5] یہ وہ پیش گوئی ہے جو حرف بہ حرف پوری ہوئی اور بدر میں ان لوگوں کی پیشانیوں کے بالوں سے پکڑ پکڑ کر اجتماعی قبر کے لیے اکٹھا کیا گیا اور ایک ہی گڑھا میں سب دبا دیئے گئے۔

Marfat.com

وہ) اپنی مجلس والوں کو (حق کے مقابلہ میں) بلا لے ۞17 عنقریب ہم بھی اپنے پیادوں کو بلاتے ہیں ۞18 ہرگز نہیں (اے پیغمبرِ اسلام!) اس کی ایک نہ سن (اپنے ربّ کیلئے) سجدہ کر اور قریب سے قریب تر ہو جا ۞19

5 25:97

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

بلاشبہ ہم نے اس (قرآنِ کریم) کو شب ''قدر''[1] میں اُتارا ۞1 اور (اے مخاطب!) تُو کیا جانے کہ وہ ''قدر'' کی رات کیا ہے؟ ۞2 ''قدر'' کی رات ہزار مہینوں سے (بھی) بہتر ہے ۞3 فرشتے اور ''روح القدس'' اس (رات) میں اپنے ربّ کے حکم سے (دینی، دنیوی) اُمور لے کر اُترتے ہیں ۞4 (اس میں) سلامتی (ہی سلامتی) ہوتی ہے (اور) یہ (حال) صبح کے طلوع ہونے تک (باقی رہتا) ہے ۞5

8 100:98

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

اہلِ کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا اور مشرکین (مکہ کفر سے) باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس ایک روشن دلیل نہ آتی (چنانچہ وہ دلیل آ گئی) ۞1 (وہ) اللہ سے آنے والا ایک رسول ہے جو ان کو پاکیزہ صحیفے پڑھ کر سناتا ہے ۞2 جن میں قائم رہنے والے احکام ہیں ۞3 اور اہلِ کتاب نے آپس میں اختلاف کیا لیکن اس کے بعد وہ روشن دلیل ان کے پاس آ چکی ۞4 حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور عبادت کو اسی کیلئے مخصوص کر دیں یکسو ہو کر ثابت قدم رہنے والے ہوں نماز (باجماعت) کی پابندی کرنے والے اور زکوٰۃ ادا کرنے والے ہوں اور یہی سچا (اور سیدھا) قائم رہنے والا دین ہے ۞5 بلاشبہ جو لوگ اہلِ کتاب[2] میں سے کافر ہوئے اور مشرکین بھی دوزخ کی آگ میں داخل ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ (اللہ کے نزدیک) بدترین مخلوق ہیں ۞6 بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہی ساری مخلوق میں سب سے بہتر[3] ہیں ۞7 ان کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی وہ ان (باغات) میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، یہ اس کیلئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے (اور اسی کی رضا چاہتا ہے) ۞8

8 93:99

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

(وہ وقت یاد کرو) جب زمین زلزلہ سے ہلا ڈالی جائے گی ۞1 اور (وہ) زمین اپنے بوجھ[4] نکال (باہر) پھینکے گی ۞2 اور انسان (حیرت سے) کہے گا کہ اس کو کیا ہو گیا ہے؟ ۞3 اس دن وہ اپنی (ساری پوشیدہ) خبریں بیان کر دے گی ۞4 اس لیے کہ تیرے ربّ نے اس (زمین) کو اس کا حکم دیا ہے ۞5 اس دن لوگ مختلف گروہوں کی صورت میں جمع ہوں گے تاکہ اپنے اعمال (کے نتائج) وہ (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں ۞6 پس جس نے ذرہ

---

[1] یہ رات رمضان المبارک میں آتی ہے جو آخری عشرہ میں پائی جاتی ہے اس مبارک رات میں قرآنِ کریم کا نزول شروع ہوا اور اس رات کی فضیلت میں ہزار مہینوں سے اس کو افضل بتایا گیا اور مہینوں کا نام اس نسبت سے لیا گیا کہ اس ماہ کو اس میں شمار نہ کیا جائے جس ماہ مبارک میں یہ رات آتی ہے یعنی رمضان کو بھی اگر ان مہینوں میں شمار کیا جاتا تو یہ رات اس مبارک مہینہ میں پھر آ جاتی اور بات صحیح نہ بیٹھ سکتی۔

[2] اہلِ کتاب کے لیے ضروری تھا کہ وہ آپ کی بعثت کے ساتھ ہی آپؐ پر ایمان لے آتے کیونکہ انہوں نے آپ کی نبوت کی علامات دیکھ پڑھ لی تھیں لیکن ضد نے اُن کو آپ کی نبوت تسلیم کرنے سے باز رکھا اور یہ ضد نامراد چیز ہی ایسی ہے کہ بڑوں بڑوں کی مت مار دیتی ہے۔

[3] بہتر کام سرانجام دینے والے ہی بہتر انسان ہو سکتے ہیں۔

[4] اس جگہ اس پیرا میں آٹھ نمبر آتے ہیں جس میں پہلے پانچ نمبروں کی باتیں اس طرح کھل کر سامنے آ چکی ہیں جس طرح سورج کا طلوع ہونا ہے کہ سب ان کو دیکھ رہے ہیں اور باقی تین اپنے وقت پر واضح ہو جائیں گی۔ کیا ایمان لانے کے لیے یہ سچائیاں بس نہیں کرتیں؟

Marfat.com

برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا ۞7 اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا ۞8

11 14:100

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

قسم ہے ان گھوڑوں (کے ربّ) کی جو (بھاگ کر) ہانپنے لگتے ہیں ۞1 پھر قسم ہے ان گھوڑوں (کے ربّ) کی جن کی ٹاپ سے آگ نکلنے لگتی ہے ۞2 پھر صبح ہی صبح حملہ کرنے والوں (کے ربّ) کی قسم ۞3 ان گھوڑوں کے ربّ کی قسم جو (رات کی خنکی میں) گرد اُڑاتے ہیں ۞4 پس (اس طرح) لشکر (کفار) میں گھر جانے والوں (کے ربّ) کی قسم ۞5 انسان[1] اپنے ربّ کا بڑا ہی ناشکر گزار ہے ۞6 اور بلاشبہ وہ خود بھی (اپنے قول وفعل سے) شہادت دے رہا ہے ۞7 اور بلاشبہ وہ مال کی محبت میں بڑا ہی سخت ہے ۞8 کیا وہ نہیں جانتا اس وقت کو جب قبروں سے مُردے اُٹھائے جائیں گے ۞9 اور سینوں کے سارے راز ظاہر کردیے جائیں گے ۞10 بلاشبہ ان کا ربّ اس دن کی (ساری) حالت سے خوب (طرح) خبردار ہے ۞11

11 30:101

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

ایک شدید مصیبت[2] (آنے والی ہے) ۞1 وہ شدید مصیبت کیا چیز ہے ۞2 تجھے کیا معلوم کہ وہ شدید مصیبت کیا چیز ہے؟ ۞3 اس وقت لوگ پریشان پروانوں کی طرح ہو جائیں گے ۞4 اور پہاڑ دُھنی ہوئی اُون کی طرح ہوں گے ۞5 اس وقت جس (کے نیک اعمال) کا پلڑا بھاری ہوگا ۞6 وہ تو پسندیدہ حالت میں ہوگا ۞7 اور اُس وقت جس (کے نیک اعمال) کا پلڑا ہلکا ہوگا ۞8 اس کا ٹھکانہ ہاویہ (جہنم) ہوگا ۞9 اور تجھے کیا معلوم کہ وہ (ہاویہ) کیا ہے؟ ۞10 (وہ) دہکتی ہوئی آگ (ہی تو) ہے ۞11

8 16:102

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

(اے لوگو!) تم کو کثرتِ مال کی طلب نے غفلت میں ڈال دیا ۞1 یہاں تک کہ تم قبروں[3] میں جا پہنچے ۞2 ہرگز نہیں، عنقریب تم جان لوگے ۞3 پھر ہرگز نہیں، عنقریب تم جان لو گے ۞4 ہرگز نہیں، کاش! کہ تم یقینی علم رکھتے ہوتے ۞5 تم (اس حرصِ دُنیا کو) دوزخ (کی صورت میں) دیکھ لو گے ۞6 پھر اس کے بعد تم اسے یقین کی آنکھ سے بھی (آخرت میں) دیکھ لو گے ۞7 پھر (یاد رکھو) تم اس روز (ہر) نعمت کے متعلق سوال کیے جاؤ گے ۞8

3 13:103

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

قسم ہے زمانہ (کے ربّ) کی ۞1 بلاشبہ انسان خسارے میں رہا ۞2 مگر ہاں! جو ایمان[4] لائے اور اچھے

[1] اس جگہ انسان سے مراد انسانوں کی اکثریت ہے جن کی مخصوص علامات بیان کی گئی ہیں کہ مال کو خرچ کرنے پر ان کا جی نہیں لگتا وہ جمع کرنے کے ایسے عادی ہیں کہ اس عادت کو چھوڑنے کے لیے کبھی تیار نہیں لیکن ان کو اُس وقت معلوم ہوگا جب مردے قبروں سے اُٹھائے جائیں گے مگر اس وقت کا معلوم ہونا کچھ فائدہ مند ثابت نہ ہوگا کہ قانونِ الٰہی یہی ہے۔

[2] شدید مصیبت قیامت کی گھڑی ہی کو کہا گیا ہے کیونکہ اس میں لوگ حواس باختہ ہو جائیں گے اور زمین وآسمان کی اچانک تبدیلیاں ان کو سراسیمہ کردیں گی اس حالت میں جب ان کے اعمال نامے ان کو پیش کیے جائیں گے تو ان کی حالت مزید غیر ہو جائے گی۔

[3] انسان کو مال کی طلب اتنی ہے کہ وہ ہر وقت اسی کش مکش میں مبتلا ہو کر رہ گیا ہے اس غفلت سے نکلنا اُس کے لیے محال ہو چکا ہے مال کی حرص ختم اُس وقت ہوگی جب وہ مرنے کے بعد قبر میں گاڑ دیا جائے گا گویا قبر کی مٹی ہے جو اس کی اس حرص کو ختم کردے۔ فرمایا ایسا کیوں ہے؟ اس لیے کہ اس کو موت پر سچے دل سے یقین ہی نہیں اور وہ تب ہوگا جب سارا منظر بدل چکا ہوگا۔

[4] انسان کو خسارہ سے نکالنے والی صرف ایک چیز ہے جس کا نام ایمان ہے۔ انسان ایمان کا نام تو بہت استعمال کرتا ہے لیکن جس چیز کا نام صحیح معنوں میں ایمان ہے اُس سے پوری واقفیت حاصل کرنے کیلئے اکثر تیار نہیں ہوتا کیونکہ اس کیلئے صبر واستقلال کی ضرورت ہے جو اس کو بہت کم میسر ہے۔

Marfat.com

عمل کیے اور آپس میں ایک دوسرے کو حق کی تلقین کی
اور صبر (واستقلال) کی تاکید کرتے رہے ❁3

32:104 9

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

خرابی ہے اُس شخص کے لیے جو طعنہ زنی[1] اور عیب
جوئی کرنے والا ہے ❁1 جو مال کو (ناجائز طریقہ سے)
جمع کرتا ہے اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے ❁2 وہ خیال
کرتا ہے کہ اس کا مال اس (کے نام) کو باقی رکھے
گا ❁3 ہرگز نہیں، وہ یقیناً (اپنے مال سمیت) حطمہ[2] میں
پھینک دیا جائے گا ❁4 اور تجھے کیا معلوم کہ وہ حطمہ کیا
شئے ہے؟ ❁5 وہ (حطمہ) اللہ کی خوب بھڑکائی ہوئی
آگ ہے ❁6 جو دلوں کی تہ تک جا پہنچے گی ❁7 بلاشبہ وہ
(آگ میں) بند کردیئے جائیں گے ❁8 (وہ لوگ اس
آگ میں) لمبے لمبے ستونوں میں بندھے ہوئے
ہوں گے ❁9

19:105 5

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

کیا آپ نے نہیں دیکھا (یا سنا) کہ آپ کے
ربّ نے اصحابِ فیل[3] کے ساتھ کیا کیا؟ ❁1 کیا (اللہ
نے حملہ سے قبل ہی) ان کی تمام تدبیروں پر پانی نہیں
پھیر دیا تھا؟ ❁2 اور (یہ اس طرح کہ اللہ نے) ان پر
جھنڈ کے جھنڈ پرند بھیجے ❁3 وہ (بھی جو) ان (کی
فوج) پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے ❁4 پھر ان کو کھائے
ہوئے بھوسی کی طرح (بے حیثیت) کردیا ❁5

29:106 4

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

قریش[4] کے دِلوں کو مانوس کرنے کے لیے ❁1 ان
کو جاڑے اور گرمی کے سفر کی رغبت دلائی ❁2 پس ان
پر لازم تھا کہ وہ اس گھر یعنی کعبہ کے ربّ کی عبادت
کرتے ❁3 (اللہ وہی ذات ہے) جس نے ان کو
بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے اُمن بخشا ❁4

17:107 7

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا جو جزا وسزا کے
دن کو جھٹلاتا ہے ❁1 وہ وہی تو ہے[5] جو یتیم کو دھتکارتا
ہے ❁2 اور (کبھی) مسکین کو کھانا کھلانے کے لیے

[1] جہاں ایک برائی آتی ہے وہاں ایک پر اکتفا نہیں ہوتا ایک کے بعد ایک برائیاں اکٹھی ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور سب برائیوں کی اصل جڑ مال کی ایسی محبت ہے جو جس دِل میں گھر کر جائے وہاں برائیاں جمع ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

[2] جس چیز کو ''حطمہ'' کہا گیا ہے اس کی تحقیق میں بہت کچھ کہا گیا ہے اور ہم اس طرح کی تحقیق اس جگہ نہیں کر رہے سیدھی بات یہ ہے کہ جب اللہ رب کریم نے خود اس کی وضاحت بیان کر دی ہے کہ وہ ''اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے'' تو ہم دوسری تحقیقات کی طرف آخر کیوں جائیں گے؟ ہاں! یہ ایسی آگ ہے ''جو دِلوں کی تہ تک جا پہنچتی ہے'' وہ جیسی بھی ہے انسان کو جلا کر بھسم کر دینے والی ہے ہمیں صرف یہ سوچنا ہے کہ اللہ نہ کرے کہ ہم کہیں اس کے مستحق ٹھہریں تو اس کے شروع میں ہی بتا دیا گیا ہے کہ اس سے بچنے کی ایک اور صرف ایک صورت ہے کہ اللہ مال دے تو اللہ کی راہ میں دِل کھول کر خرچ کرو اس کو گن گن کر بالکل نہ رکھو ضرورت مندوں کی ضرورتوں کو اللہ کی رضا کیلئے پورا کرو اگر تم نے ایسا کیا تو تم اس حطمہ سے اپنے آپ کو بچا لو گے اللہ ہم کو توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اس نامراد چیز سے بچا لے۔

[3] ہاتھیوں والے کون تھے؟ جو بھی تھے اُنہوں نے بیت اللہ کو منہدم کرنے کی کوشش کی اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی کوشش کے باوجود بیت اللہ کو اپنے خاص ہاتھ سے بچا لیا اور ان کی تمام تدبیروں پر پانی پھیر دیا اور وہ اس طرح ناکام و نامراد ہوئے جیسے کھایا ہوا بھُس اپنے جسم کو ختم کر دیتا ہے اللہ قادر ہے کہ وہ چڑیوں سے بازوں کو مروا دے۔

[4] قریش پر من حیث الجماعت اللہ کا احسان تھا کہ بیت اللہ کے نزدیک رہنے اور اس کا انتظام وانصرام کرنے کے باعث اللہ نے اُن کو عزت دی تھی کہ تمام اقوام ان کا احترام کرتی تھیں اور اپنے تجارتی سفروں میں وہ بہت کامیاب و کامران تھے لیکن اُنہوں نے نبی اعظم وآخر ﷺ کی مخالفت کر کے اپنی عزت گنوا دی اور ان کا انجام دیدنی تھا۔

[5] دین میں جزا وسزا کو جھٹلانا اور غریبوں، مسکینوں، یتیموں اور حاجت مندوں کو ان کی ضروریات زندگی بہم نہ پہنچانا بلکہ ان کو روک دینا ایسی برائی ہے جس کے نتیجہ میں سوائے خسران کے کچھ حاصل نہیں ہوتا خواہ وہ کون ہوں اور کہاں ہوں؟

Marfat.com

(لوگوں کو) ترغیب نہیں دیتا۞3 پس ان نمازیوں کے
لیے بھی ہلاکت ہے۞4 جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے
ہیں۞5 (اور) جو لوگ صرف دکھاوے سے کام لیتے
ہیں۞6 اور (ایسے خسیس ہیں کہ) معمولی برتنے کی چیز
بھی مانگے نہیں دیتے۞7

15:108 3

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

(اے پیغمبر اسلام!)[1] بلاشبہ ہم نے آپ کو خیر کثیر
دیا۞1 سو تُو اپنے ربّ کی (کثرت سے) عبادت کر اور
اس کی خاطر قربانی کر۞2 اور یقین جان کہ تیرے
مخالف ہی ''اوتر'' ثابت ہوگا۞3

18:109 6

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

(اے پیغمبر اسلام!) آپ کہہ دیجئے کہ اے
کافرو![2]۞1 میں (اس طریقہ کی) عبادت نہیں کرتا جس
(طریقہ) کی تم عبادت کرتے ہو۞2 اور نہ تم (اس
طریقہ کی) عبادت کرتے ہو جس (طریقہ) کی میں
عبادت کرتا ہوں۞3 اور نہ ہی میں (ان کی) عبادت کرتا
ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو۞4 اور نہ تم (صرف اس
کی) عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۞5
تمہارا دین (طریقۂ عبادت) تمہارے لیے ہے اور
میرا دین (طریقۂ عبادت) میرے لیے ہے۞6

114:110 3

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

جب اللہ کی مدد اور کامل غلبہ آ جائے گا۞1 اور
(اے پیغمبر اسلام!) تُو اس بات کو دیکھ لے گا کہ دین
میں لوگ جوق در[3] جوق داخل ہوں گے۞2 اس وقت تُو
اپنے ربّ کی ستائش میں (مزید) مشغول ہو جا اور
اپنے پروردگار سے بخشش طلب کر بلاشبہ وہ لوٹ کر
آنے والا ہے۞3

6:111 5

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

ابولہب کے دونوں ہاتھ شل ہو گئے اور وہ تباہ و
برباد ہو کر رہ گیا۞1 اس کے مال[4] نے اس کو کچھ فائدہ نہ
دیا اور نہ اس کی کمائی اس کے کام آئی۞2 وہ عنقریب
اسی آگ میں داخل ہوگا جو شعلے مارنے والی ہوگی۞3
اور اُس کی بیوی بھی جو ایندھن اُٹھا کر لاتی ہے (آگ
میں پڑے گی)۞4 اور اس کی گردن میں کھجور کی بٹی ہوئی
سخت رسّی ہوگی۞5

22:112 4

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا[5] ہے۞1

[1] بلاشبہ جس کا انجام بخیر ہوا اور اُس کے دشمنوں کو ناکام و نامراد کیا اللہ نے اُس کو خیر کثیر عطا کر دی۔

[2] کافروں سے بغیر کسی جھجک کے کہ وہ کون ہیں اور ان کی مالی حالت کتنی سٹرانگ (Strong) ہے اور ان کا خاندان کتنا بڑا ہے اُن سے صاف صاف بات کہہ دینا وہ کلمہ حق ہے جو تمام قسم کے جہادوں سے افضل قرار دیا گیا ہے اور آپؐ نے یہ جہاد بحمد اللہ اس طرح کیا کہ بات سب پر واضح ہوگئی۔

[3] دنیا میں جس کو غلبہ حاصل ہوتا ہے لوگ اُس کی باتوں، کاموں اور دین کو اپنانے کی سرتوڑ کوشش کرتے ہیں یہی صورت حال اُس وقت آپؐ کو پیش آئی جب مکہ فتح ہو گیا چوطرفہ لوگ دین اسلام میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔ آپؐ کو حکم دیا جا رہا ہے کہ اس حالت کو دیکھو آپ ﷺ اللہ کی تحمید و تسبیح اور تہلیل میں مزید اضافہ فرما دیں تا کہ اللہ کی رحمت ٹھاٹھیں مارتی آئے۔

[4] مفسرین نے ایسے تمام مقامات میں ان اشخاص کی تلاش کی جن کے متعلق یہ احکام نازل ہوئے لیکن اللہ ربّ کریم نے کسی مقام پر بھی کسی آدمی کا نام ظاہر نہیں فرمایا کیوں؟ اس لیے کہ ایسے اوصاف کے لوگ اپنے اوصاف کو دیکھ کر اپنی اصلاح کریں تا کہ ان کا فائدہ ہو جائے اور وہ اپنے آپ کو دوزخ کے عذاب سے بچالیں اللہ توفیق بہم پہنچائے۔

[5] اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے اُس کا کوئی ہمسر و شریک و سہیم نہیں نہ اُس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ خود کسی کی اولاد ہے وہ بذاتہٖ خود ہے اور اُس کی ذات نے تمام مخلوق کو تخلیق کیا ہے اُس سے پہلے کچھ تھا نہ اُس کے بعد کچھ ہوگا۔

Marfat.com

اللہ وہ (ہستی) ہے جس کے سب محتاج ہیں (وہ کسی کا محتاج نہیں) ۞2 نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی اس کی کوئی اولاد ہے ۞3 اور (اس کی ذات وصفات میں) کوئی بھی اس کا شریک نہیں ۞4

20:113

5

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

(اے پیغمبر اسلام!) آپ[1] کہہ دیجئے کہ میں صبح کے ربّ سے پناہ طلب کرتا ہوں ۞1 ہر اس[2] شئے کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے ۞2 اور (خاص کر) ظلمت کے شر سے (پناہ چاہتا ہوں) جب وہ چھا جائے ۞3 اور (پناہ مانگتا ہوں) ان کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں ۞4 اور (ہر) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے ۞5

21:114

6

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

(اے پیغمبر اسلام!) آپ کہہ دیجئے کہ میں تمام انسانوں[3] کے ربّ سے (اس کی) پناہ طلب کرتا ہوں ۞1 (وہ ربّ) جو تمام انسانوں کا بادشاہ (بھی) ہے ۞2 (اور) تمام انسانوں کا معبود (بھی) ہے ۞3 (میں اس کی پناہ طلب کرتا ہوں) ہر وسوسہ ڈالنے والے کی شرارت سے، جو (وسوسہ ڈال کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے ۞4 (اور) جو انسانوں کے دلوں میں شبہات پیدا کردیتا ہے ۞5 خواہ وہ جنات میں سے (ہو) یا عام انسانوں میں سے ہو ۞6

[1] تعویذ، گنڈے اور جھاڑ پھونک کرنے والوں نے جو کچھ اِن دونوں سورتوں کے لیے یعنی ''الفلق'' اور ''الناس'' کے متعلق جو بیان کیا ہے اُس کی تفصیلات اتنی ہیں کہ ان کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے تو ایک بہت بڑی کتاب بن جائے اور اس سے بڑھ کر جو ہماری روایات میں ان دونوں سورتوں کے متعلق بیانات آئے ہیں ان کو یکجا کیا جائے تو ایک دو نہیں بہت سی کتابیں تیار ہو جائیں کیونکہ ان میں ایسی روایات بھی بکثرت موجود ہیں جن سے یہ بات نہایت دھڑلے سے بیان کی جاتی ہے کہ یہ دونوں سورتیں قرآن کریم کا حصہ نہیں اور ایسی روایات کا ایک بہت بڑا دفتر موجود ہے پھر ان روایات کو نبی اعظم وآخر صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم صحابی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منسوب کیا جاتا ہے اور اس طرح کی روایات احمد، بزار، طبرانی، ابن مردویہ، ابویعلیٰ، احمد بن حنبل، حمیدی، ابونعیم، ابن حبان وغیرہ میں محدثین نے مختلف سندوں سے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ سندیں بالکل صحیح ہیں۔ اس پر بس نہیں کیا گیا بلکہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ کہتے تھے ''قرآن کے ساتھ وہ چیزیں نہ ملاؤ جو قرآن کا جز نہیں ہیں۔ یہ دونوں سورتیں قرآن میں شامل نہیں ہیں یہ تو ایک حکم تھا جو نبی اعظم وآخر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا کہ آپ ان الفاظ میں خدا کی پناہ مانگیں۔'' یہاں تک کہ وہ یعنی عبداللہ بن مسعودؓ ''اِن دونوں سورتوں کو نماز میں نہیں پڑھا کرتے تھے''۔ اگر یہ بات تسلیم کرلی جائے تو قرآن کریم کی حفاظت کا کیا بنے گا جس کی اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ داری لی ہے۔ افسوس کہ وہ کون سا ظلم ہے جو مسلمانوں نے اس قرآنِ کریم سے نہیں کیا اس پر جتنا رویا جائے اتنا ہی کم ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

[2] شر اور خیر دونوں مخلوق ہیں انسان سے دونوں کا صدور ممکن ہے اس لیے حتی الامکان انسان کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ شر سے بچتے ہوئے خیر کی طرف بڑھے جس شخص نے اپنے آپ کو شر سے بچا لیا اور خیر کو اپنا لیا اللہ نے اُس پر بہت فضل کیا کیونکہ اللہ کا فضل شامل ہونے کے علاوہ ایسا ممکن نہ تھا۔

[3] اللہ ربّ کریم تمام انسانوں کا یکساں ایک جیسا رب ہے اور تمام مخلوق اس کی تخلیق ہے خصوصاً تمام انسان خواہ وہ کسی مذہب وملت سے تعلق رکھتے ہوں اُس کے بندے ہیں اس لیے تمام انسانوں کے لیے خصوصاً فرمانبرداروں کے لیے ضروری ہے کہ جو انسان کے اندر وسوسے پیدا ہوتے ہیں ان میں مبتلا نہ ہوں اس لیے ضروری ہے کہ وہ عملاً ایسے وساوس سے بچنے کی سعی وکوشش کریں اور زبان سے اللہ کی پناہ بھی طلب کرتے رہیں کہ اللہ ان کو ایسے وساوس سے اپنی امان میں رکھے اور جن وانس کی تمام شرارتوں سے محفوظ رکھے آمین یارب العالمین۔

Marfat.com

بلاشبہ میرا ربّ دُعائیں سنتا ہے

اے ہمارے ربّ! ہمیں اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچالے (201:2) اے ہمارے ربّ! ہم صبر وثبات کے پیاسوں پر صبر کے جام انڈیل دے اور ہمارے قدم دین اسلام پر جمادے اور منکرین حق کے گروہ پر ہم کو فتح نصیب فرما (250:2) اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہمیشہ زندہ ہے، ہر چیز تیرے حکم سے قائم ہے تیرے لیے نہ اونگھ ہے اور نہ نیند، آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب تیرے لیے ہے اور کون ہے جو تیری اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کے لیے زبان کھولے؟ جو کچھ سامنے ہے تو اُسے بھی جانتا ہے اور جو کچھ پیچھے ہے وہ بھی تیرے علم میں ہے۔ تیرے علم کا کوئی بھی احاطہ نہیں کرسکتا مگر یہ کہ جتنی بات کا علم تو انسان کو دینا چاہے دے دے۔ تیرا تخت آسمان وزمین کے تمام پھیلاؤ پر چھایا ہوا ہے اور اُن کی نگرانی وحفاظت میں تیرے لیے کوئی تھکاوٹ نہیں تیری ذات بڑی ہی بلند مرتبہ ہے۔ (255:2) اے ہمارے ربّ! اگر ہم سے بھول چوک ہوجائے یا ہم سے کوئی غلطی سرزد ہوجائے تو اُس کیلئے ہم پر مواخذہ نہ کر، اے ہمارے ربّ! ہم پر بوجھ نہ ڈال جیسا کہ ان لوگوں پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اے ہمارے ربّ! وہ بوجھ ہم سے مت اُٹھوا جس کے اُٹھانے کی ہم کو ہمت نہیں اور ہم سے درگزر فرما، اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مالک وآقا ہے پس کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔ (286:2) اے ہمارے ربّ! ہمیں سیدھے راستے پر لگا دینے کے بعد ہمارے دِلوں کو ڈانواں ڈول نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما یقیناً تو ہی بخشش عطا کرنے والا ہے۔ اے ہمارے ربّ! بلاشبہ تو ایک دن ہم سب کو اپنے حضور جمع کرنے والا ہے، یقیناً تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہوسکتا۔ (9,8:3) اے اللہ! شاہی وجہانداری کے مالک! تو اپنے قانون کے مطابق جسے چاہے بخش دے جس سے چاہے ملک لے لے، جسے چاہے عزت دے دے، جسے چاہے ذلیل کردے تیرے ہی ہاتھ میں ہر طرح کی بھلائی ہے اور تو نے ہر بات کے لیے ایک اندازہ مقرر کردیا ہے۔ ہاں ہاں! تو ہی ہے جو رات کو دن میں لے آتا ہے اور دن کو رات میں، جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے اور جسے چاہتا ہے بے حساب بخش دیتا ہے۔ (27,26:3) اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے ہم سے ہمارے کام میں جو زیادتیاں ہوگئی ہیں ان سے درگزر فرما۔ ہمارے قدم راہِ حق میں جمادے اور منکرین حق کے گروہ پر ہمیں فتح مند کردے (147:3) اے ہمارے ربّ! ہم نے ایک منادی کرنے والے کی منادی سنی جو ایمان کی طرف بلا رہا تھا کہ لوگو! اپنے ربّ پر ایمان لاؤ، تو ہم ایمان لے آئے پس اے ہمارے ربّ! ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کی زبانی وعدہ فرمایا ہے۔ قیامت کے روز ہمیں ذلت نہ ہو، بلاشبہ تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہوتا۔ (194,193:3) اے میرے ربّ! مجھے توفیق دے کہ میں نماز قائم کروں اور میری نسل کو بھی اس کی توفیق ملے۔ اے ہمارے ربّ! میری یہ دُعا تیرے حضور قبول ہو۔ اے میرے ربّ! جس دن اعمال کا حساب لیا جائے گا تو مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ان سب کو جو ایمان لائے بخش دیجیو" (41,40:14) آمین ثم آمین۔

Marfat.com

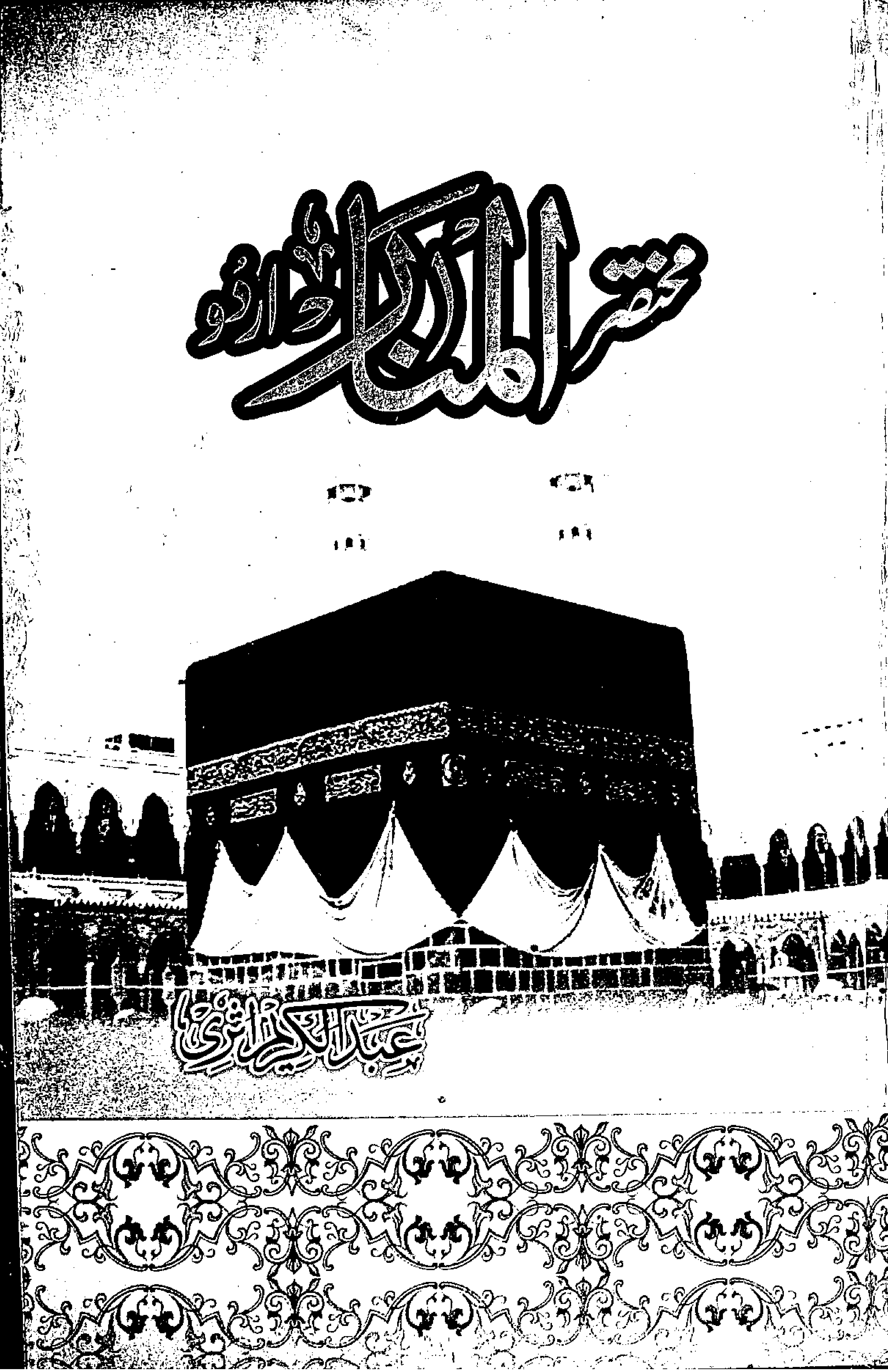

Marfat.com